مختلف مکاتب فکر کے چار سو علماء کی موجودگی میں ۲۸ ستمبر ۱۹۹۱ء کو
گورنر ہاؤس لاہور میں وزیراعظم محمد نواز شریف کو پیش کی جانے والی
تاریخی دستاویز
پیش کردہ:
ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی
سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہ
شیعہ مسلمان یا کافر؟
فیصلہ آپ کریں

مختلف مکاتب فکر کے چار سو علماء کی موجودگی میں ۲۸ ستمبر ۱۹۹۱ء کو
گورنر ہاؤس لاہور میں وزیر اعظم محمد نواز شریف کو پیش کی جانے والی

تاریخی دستاویز

پیش کردہ:

ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

سرپرستِ اعلیٰ سپاہِ صحابہ

شیعہ مسلمان یا کافر؟
فیصلہ آپ کریں

— نام کتاب —

تاریخی دستاویز

— مؤلف —

ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

تعداد: 1100

اشاعت اول: 22 فروری 1995ء

اشاعت دوم: نومبر 1995ء

— ناشر —

شعبہ نشر و اشاعت سپاہ صحابہ (پاکستان)

— ملنے کا پتہ —

مرکزی دفتر جامع مسجد حق نواز شہید

جھنگ (پاکستان) فون: 3496-0471

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

میں اپنی اس تاریخی پیشکش اور شیعہ کے کفر پر چودہ سو سال میں لگائی جانے والی سب سے کاری ضرب کو اپنے **شہید قائد حضرت مولانا حق نواز جھنگوی** رحمتہ اللہ علیہ (یوم شہادت 22 فروری 1990) کے نام منسوب کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ اس عظیم کاوش پر یقیناً ان کی روح مسرور و ممنون ہوگی کہ ان کی آرزو اور زندگی بھر کے نصب العین کی تکمیل کے لئے یہ سب سے آہنی ضرب ہے۔ جو دنیائے کفر کے سینے پر عالم اسلام کے مقدمہ کے طور پر لگائی گئی ہے۔

"تاریخی دستاویز" قائد کی شہادت کے ٹھیک پانچ سال بعد ان کے یوم شہادت 22 فروری 1995ء کو پیش کی جا رہی ہے۔

ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہم اعلان

زیر نظر مجموعہ ——— تاریخی دستاویز

میں شیعہ مذہب کی بنیادی کتابوں اصول کافی وغیرہ اور معتبر تصانیف حق الیقین وغیرہ اور ثقہ مجتہدین ملا باقر مجلسی، نعمت اللہ الجزائری اور عصر حاضر میں شیعہ کے امام خمینی، پاکستان ہندوستان اور عرب ممالک کے مؤلفین و مصنفین کی تصانیف کا عکس بمع سرورق کتاب درج کیا گیا ہے۔ ——— اب ان ثقہ کتابوں کی عکسی دستاویز کا انکار کرنا شیعہ کے لئے ممکن نہ ہوگا۔ اس کتاب کی اشاعت کے بعد شیعہ کو تقیہ کا حربہ چھوڑ کر جرأت کے ساتھ اقبال جرم کرنا چاہئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زیر نظر مجموعہ (تاریخی دستاویز) میں اگر ایک کتاب بھی جعلی ہو یا ایک بھی عبارت من گھڑت ہو یا ایک اشاعت بھی غیر حقیقی ہو یا حوالہ مندرجہ اصلی نہ ہو تو ایک ایک حوالہ پر دس دس ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ ہماری اس پیشکش کو دنیا کی کسی بھی عدالت میں چیلنج کیا جاسکتا ہے۔

فہرست

2 شیعہ اور عقیدہ تحریف القرآن الکریم

3 شیعہ اور عقیدہ رسالت و ختم نبوت و توہین انبیاء

4 شیعہ کی طرف سے اہل بیت اور خاندان نبوت کی توہین

5 شیعہ اور عقیدہ امامت

6 شیعہ اور صحابہ کرامؓ و خلفاء راشدینؓ

7 شیعہ اور متفرق مسائل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

تاریخی دستاویز کی اشاعت

لیجئے، آج ہم آپ کے سامنے ایک ایسی دستاویز اور ایسا تاریخ ساز آئینہ پیش کر رہے ہیں، جس کو تقیہ کی سیاہ چادر کے نیچے نہایت ہوشیاری سے چھپایا گیا تھا۔ جس کی سڑاند ایک طرف تاریخ اسلام کو مسخ کر رہی تھی، دوسری طرف محمدی شریعت کی بنیادوں کو منہدم کر رہی تھی۔ ایک طرف اسلام کے نام پر کفر پھیلایا جارہا تھا، دوسری طرف اسلام اسلام کی رٹ لگا کر سبائیت و رافضیت اور شیعیت کو فروغ دیا جارہا تھا۔

1400 سو سال سے شیعہ نے تقیہ کے باعث اپنے آپ کو بطور مسلمان متعارف کرایا ہے۔ حالانکہ توحید و سنت سے لیکر شرعی احکام تک ہر جگہ شیعہ کے عقائد اسلام سے متصادم ہیں۔ کلمہ طیبہ کی تبدیلی ہو، تحریف قرآن کا عقیدہ ہو، صحابہ کرامؓ کی تکفیر ہو ہر ایک کو پوری امت کے علماء متفقہ طور پر کفر قرار دے چکے ہیں۔ بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث علماء میں کوئی بھی مذکورہ عقائد کو اسلام قرار نہیں دیتا۔ لیکن شیعہ نے یہ عقیدہ اپنا کر ذرائع ابلاغ اور ایرانی انقلاب کے ذریعے اپنے آپ کو امت مسلمہ کے مقابلے میں اسلام کا علمبردار اور داعی شریعت اسلامیہ قرار دیا ہے۔ جبکہ حقائق سے اس دعویٰ کا کوئی تعلق نہیں۔ 6 ستمبر 1985ء، سپاہ صحابہ کے قیام کے بعد سے ملک میں کھلے عام جب شیعہ کا کفر نمایاں ہوا اور امت مسلمہ کے

سامنے علماء کے فتاویٰ جات اور شیعہ کے کفر کی اصلی حقیقت واضح ہوئی تو سوال پیدا ہوا کہ ——— شیعہ کے اصل عقائد پر مشتمل شیعہ کی بنیادی کتب کہاں ہیں؟ ——— ان کے اصلی ماخذ کون کون سے ہیں؟ ——— اس سوال کا جواب دینے کے لئے شیعہ کی اصلی کتب کا عکس پیش کرنا عصر حاضر کی اہم ضرورت تھی۔

تاریخی دستاویز سات (7) درج ذیل ابواب پر مشتمل ہے۔ ہر باب کے عنوان کے مطابق اصل کتابوں کے ٹائٹیل اور قابل اعتراض صفحات کا عکس لف ہے۔ ہم نے اپنی طرف سے کسی عبارت کی تشریح اور ترجمہ بھی مناسب نہیں سمجھا۔ تاکہ ثقاہت میں کوئی فرق پیدا نہ ہو۔ عربی اور انگریزی پڑھنے والوں کے لئے صرف سرخیوں کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

زیر نظر کتاب ——— دنیا بھر کے شیعہ کے تقیہ اور جھوٹ کے تمام دروازے بند کرنے کے لئے کافی ہوگی۔ کیونکہ آج جس شیعہ سے بھی آپ بات کریں کہ آپ صحابہ کرامؓ کو کافر سمجھتے ہیں؟ ——— یا قرآن کی تحریف کا عقیدہ رکھتے ہیں؟ ——— تو ان کا جواب ہوتا ہے کہ ہم پر یہ الزام جھوٹا ہے۔ صرف سپاہ صحابہ ہم پر یہ غلط بہتان لگا رہی ہے۔ ہم نے کبھی صحابہ کرامؓ کو برا نہیں کہا، نہ قرآن کی تبدیلی کا عقیدہ رکھتے ہیں، نہ کلمہ طیبہ میں اضافہ کے قائل ہیں۔

تاریخی دستاویز ——— شیعہ کی دو سو بتیس (232) کتابوں کا عکسی آئینہ ہے۔ ایک ایک عنوان پر کئی کئی درجن کتابوں کا حوالہ اور اصلی عبارات درج ہیں۔ ان کے ایک ہی جگہ تحریر ہونے اور ایک ہی جلد میں دو سو بتیس (232) کتابوں کے منظر عام پر آجانے کے بعد یقیناً تقیہ کا حربہ ناکام رہے گا۔ ——— یا تو انہیں اپنے مذہب ہی کا انکار کرنا پڑے گا ——— یا وہ اقبال جرم کر کے کھلے طور پر نمایاں ہو جائیں گے۔

ایرانی انقلاب کے بعد شیعہ کے تمام کفریہ لٹریچر کی اشاعت ہی نے چوراہے میں ان کا بھانڈا پھوڑ دیا ہے ——— ان کتابوں کی اشاعت کے بعد اب ہم نے صرف آئینہ ہی پیش کیا ہے۔ اس دستاویز پر تنقید کرنے والوں کو صرف یہی کہا جائے گا۔

آئینہ ہم نے دکھایا تو برا مان گئے

شیعہ کو چاہئے کہ اس کتاب کی اشاعت پر ——— چیں بہ جبیں نہ ہوں کہ ان کا اصلی چہرہ انہی کی کتابوں سے پیش کیا گیا ہے۔

"تاریخی دستاویز" ـــــ کی ایک بات بطور خاص ملحوظ رکھی جائے کہ اس کے مقدمہ میں راقم نے مفکر اسلام مولانا منظور احمد نعمانی کی طرف سے شیعہ کے کفریہ عقائد اور ان پر ہند و پاک' بنگلہ دیش کے چار سو علماء کی طرف سے شیعہ کے خلاف فتویٰ کفر کو من و عن نقل کیا ہے۔ تاکہ کتاب مذکورہ کے مندرجات کی ثقاہت مزید واضح ہو سکے۔

مقدمہ کتاب میں درج ذیل عنوانات شامل ہیں:۔

(1)ـــــ عالم اسلام کے سربراہوں کے نام اہم پیغام۔

(2)ـــــ شیعہ کے پیشواء خامنہ ای کے نام سپاہ صحابہ کے قائد اور خادم کا اہم خط۔

(3)ـــــ وزیر اعظم نواز شریف کے اجلاس کی کارگزاری اور تاریخی دستاویز کا ابتدائی مسودہ حکومت کے اجلاس میں پیش کرنے کی تفصیل۔

(4)ـــــ فرقہ واریت کے خاتمہ کی حکومتی کمیٹی کی مکمل رپورٹ۔

(5)ـــــ شیعہ کا مختصر تعارف۔

(6)ـــــ شیعہ کے کفریہ عقائد۔

(7)ـــــ شیعہ کے بارے میں چودہ سو (1400) سالہ علماء اور اکابرین اسلام کی رائے۔

(8)ـــــ شیعہ کے کفر پر چار سو (400) علماء کا فتویٰ از مفکر اسلام مولانا منظور احمد نعمانی۔

(9)ـــــ شیعہ سے مسلمانوں کا اصل اختلاف کن باتوں پر ہے۔

(10)ـــــ چند شبہات اور ان کے جوابات۔

... .

"تاریخی دستاویز" کی اشاعت کا کام یوں تو ڈھائی سال سے زیادہ عرصہ تک جاری و ساری رہا۔ اس کے لئے جس قدر محنت و کاوش کی گئی ابتداء میں اس کا تصور بھی ہمارے حاشیہ خیال میں نہ تھا۔ فوٹوسٹیٹ اور عکسی اوراق کی ترتیب' ترتیج' تہذیب' اصلی ماخذوں کا حصول کم از کم پچاس ہزار (50,000) صفحات کی چھان پھٹک۔ ایران' پاکستان اور ہندوستان

کی قدیم کتب کے لئے نمائندوں کا تقرر ——— تاریخی دستاویز کے تمام عکسی صفحات پر اردو کے بعد عربی اور انگریزی کی سرخیوں کی تنصیب بڑا کٹھن اور صبر آزما مرحلہ تھا۔ اس عظیم اور تاریخی مجموعہ میں تقریباً 25 سے زائد حضرات جن میں علماء، مناظر، صاحب قلم، مترجم، ماہرین تزئین و آرائش اور پریس کے اہل کار شامل ہیں۔ قابل ذکر شخصیات میں شیخ ایوب، فضیلۃ الشیخ مولانا محمد مکی، فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی، مفسر قرآن حضرت مولانا سعید احمد عنایت اللہ، حضرت مولانا سیف الرحمٰن (مکہ مکرمہ)، حضرت مولانا صاحبزادہ عبدالباسط (جدہ)، مخدوم مکرم مولانا محمد ضیاء القاسمی، مناظر اسلام مولانا علی شیر حیدری، قاری عطاء الرحمٰن شہباز، حضرت میاں فضل حق (مکہ مکرمہ)، مولانا محمد اعظم طارق، محمد یوسف مجاہد، شیخ حاکم علی، شیخ اشفاق، ملک محمد اسحاق، ایم آئی صدیقی، جناب غوری، جناب قریشی، جناب طاہر محمود انجینئر، جناب خالد عمران، قاری عبدالغفار سلیم اور برادر امجد اقبال، ان کے علاوہ برطانیہ کے ایک صاحب خیر کے تعاون اور محبت کا اعتراف نہ کرنا مناسب نہیں۔ ———

تاریخی دستاویز کی اشاعت پر خدائے کریم کا جتنا بھی شکر کیا جائے کم ہے۔

ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

رئیس العام سپاہ صحابہ و مہتمم

جامعہ عمر فاروق الاسلامیہ سمندری فیصل آباد (پاکستان)

24 دسمبر 1994ء

مقدمہ کتاب

تاریخی دستاویز

دنیا بھر کے شیعوں کے نام عالم اسلام کا مقدمہ

اور فتویٰ کفر پر ناقابل تردید براہین کا مجموعہ ہے

"تاریخی دستاویز" عالم اسلام کی طرف سے شیعہ کے تمام گروہوں، فرقوں اور طبقات، ایران، شام، لبنان، بحرین، قطر، کویت، پاکستان، افغانستان، ایشیائی، افریقی، یورپی اور دنیا کے ہر ہر گوشے میں مقیم شیعہ پر ایسا مقدمہ، دعویٰ اور استغاثہ ہے، جس کا جواب دیئے بغیر انہیں مسلمان کہلانے اور اسلامی کمیونٹی میں شمولیت کی دعویداری کا کوئی حق نہیں۔ مسلمانوں کے کئی مکاتب فکر میں مختلف فروعی اختلاف ہیں اور بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث حنفی غیر حنفی دنیا بھر میں ایک ارب سے زائد مسلمان ہیں، ان میں کئی گروہ اختلافات میں بہت آگے ہیں۔ لیکن کسی گروہ کی طرف سے اختلافات کی وسعت و شدت اور لہجے کی تلخیوں کے باوجود کلمہ طیبہ کی تبدیلی، عقیدہ تحریف قرآن، تکفیر صحابہؓ، ایسے امام مہدی کے ظہور کا

عقیدہ جس کے ذریعے ام المومنین حضرت عائشہؓ کو زندہ کر کے انہیں کوڑے مارنے اور حضرات شیخین حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ کو قبروں سے نکال کر انہیں سولی پر چڑھانے کا عقیدہ وضع نہیں کیا گیا، ظاہر ہے جملہ مسلمانوں میں کوئی شخص ان من گھڑت اور بے بنیاد عقائد کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ ——— ایرانی انقلاب فروری 1979ء کے بعد جناب خمینی کی حکومت کی طرف سے ایسے تمام لٹریچر کی اشاعت اور انہی کفریہ عقائد کے بار بار اظہار کے بعد ——— اب پوری امت مسلمہ پر یہ بات لازم ہوگئی ہے کہ خمینی کی طرف سے تقیہ کی منسوخی کے اعلان کے بعد ——— ایسے کفریہ عقائد کے اظہار اور اعتقاد رکھنے والوں کو اسلامی سوسائٹی سے خارج کرنے کا کھلم کھلا اعلان کرے۔ ——— جب تک اس تاریخ ساز چارج شیٹ کا جواب نہیں دیا جاتا، اس وقت تک ان کے ساتھ یہودیوں، عیسائیوں، ہندوؤں اور قادیانیوں کا معاملہ کیا جائے۔ ——— خدانخواستہ اگر کفر اور اسلام میں تمیز نہ کی گئی تو اسلام کی اصل صورت مسخ ہو کر رہ جائے گی۔ ——— "تاریخی دستاویز" کو ہم براہین و دلائل کا منبع قرار دیتے ہوئے ——— عالم اسلام کی طرف سے شیعہ کے خلاف ایسے دعوے اور مقدمہ کی حیثیت دے رہے ہیں۔ ——— جس کا جواب دنیا بھر کے شیعہ پر لازم ہے، یہ جواب دعویٰ ایرانی حکومت اور دنیا بھر کے شیعوں کی طرف سے سامنے آنا ضروری ہے۔ ——— چودہ سو سال سے امت مسلمہ کے علماء اور مفتیان عظام کی طرف سے جو فتویٰ کفر چلا آرہا ہے، زیر نظر "تاریخی دستاویز" ——— عالم اسلام کی طرف سے اسی فتویٰ کے مضبوط دلائل اور انکشاف حقائق و براہین کی سب سے مستند کڑی ہے۔

تاریخی دستاویز کی اشاعت کے موقع پر دو اہم خط

پہلا خط

دنیا بھر کے مسلم سربراہوں اور اسلامی حکومتوں کے نام

زیر نظر مجموعہ ”تاریخی دستاویز“ اسلام کے نام پر جنم لینے والے شیعہ فرقہ کے خلاف ایسی چارج شیٹ ہے۔ جس کے بعد شیعہ کو مسلمان کہلانے کا کوئی حق حاصل نہیں۔

جس گروہ کے یہ عقائد ہوں۔

(1)...... کلمہ طیبہ کے دو جز (الف) لا الہ الاللہ (ب) محمد رسول اللہ کی بجائے پانچ اجزاء ہیں۔
(الف) لا الہ الا اللہ (ب) محمد رسول اللہ (ج) علی ولی اللہ (د) وصی رسول اللہ (ہ) خلیفتہ بلافصل (از کتاب اصول کافی)
(از شیعہ مذہب حق ہے، ٹائٹیل و صفحہ 324، 325) (از ادیان عالم اور فرقہ ہائے اسلام کا تقابلی مطالعہ)

(2)...... اصلی قرآن کی سترہ ہزار آیات ہیں اور موجودہ قرآن نامکمل ہے۔ (از کتاب اصول کافی)

(3)...... بارہ (12) اماموں کا رتبہ انبیاء سے بلند ہے۔ (از کتاب اصول کافی)

(4)...... آنحضرت ﷺ کے بعد تین کے علاوہ تمام صحابہ کرامؓ کافر و مرتد ہو گئے تھے۔
(از حیات القلوب جلد 2، صفحہ 923) (از بحار الانوار جلد ہشتم)

یہ باتیں انکی کتابوں کے عکسی آئینے میں موجود ہوں۔ اس کے بعد ان کو کسی طرح بھی مسلمان کہلانے کا کوئی حق حاصل نہیں۔ اس لئے دنیا بھر کے مسلم حکمرانوں' علماء اسلام' مفتیان عظام اور اسلامی مفکرین سے ہماری گزارش ہے کہ شیعہ چونکہ اپنے عقائد کفریہ قطعیہ۔یقینیہ کی بنیاد پر کافر و مرتد ہے' اس لئے انہیں مکمل طور پر اسلامی سوسائٹی سے خارج کردیا جائے' جو شخص مذکورہ عقائد کے حاملین کو بھی مسلمان سمجھنے پر مصر ہے اسے خود اپنے آپ کو کافر تسلیم کرلینا چاہئے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ کلمہ طیبہ کے دو جز ماننے والا بھی مسلمان ہو' پانچ جز ماننے والا بھی مسلمان ہو۔ تحریف قرآن کا عقیدہ رکھنے والا بھی مسلمان ہو اور عدم تحریف کا متفقہ اسلامی عقیدہ رکھنے والا بھی مسلمان ہو۔ صحابہ کرامؓ کو اسلام کی مقدس شخصیات اور رہبر جماعت قرار دینے والا بھی مسلمان ہو اور انہیں کافر قرار دینے والا بھی مسلمان ہو ـــــــــــ شیعہ کے عقائد کفریہ چونکہ ان کی کتابوں سے ظاہر ہوچکے ہیں اور دنیا کے تمام شیعہ کی متفقہ اور مسلم کتابوں کا عکسی آئینہ اس دستاویز میں پیش کیا جارہا ہے۔ اس لئے ایسے عقائد رکھنے والا مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے نزدیک لاریب کافر ہے۔

از

ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

(رئیس العام سپاہ صحابہ)

دوسرا خط

دنیا بھر کے شیعہ کے پیشواء جناب خامنہ ای '

ایرانی حکومت اور دنیا بھر کے شیعہ زعماء کے نام اہم خط

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم '

والسلام علی من اتبع الھدی ط

آنجناب کو اس وقت دنیا بھر میں شیعہ فرقہ کے نزدیک مرجع تقلید اور نائب امام کی حیثیت حاصل ہے۔ چند ایک کو چھوڑ کر اکثریتی شیعہ آبادی آپ کو مسلمہ پیشوا اور مقتدا تسلیم کرتی ہے۔ اس لئے ہم نے ضروری سمجھا کہ حقیقی اور مسلمہ کتابوں کا عکسی آئینہ پیش کر کے اسلام اور اہل اسلام کی طرف سے اتمام حجت کر دیا جائے۔

بحیثیت سپاہ صحابہ کے سربراہ میری ذمہ داری ہے کہ میں کسی مداہنت اور مسامحت و مصلحت کی بجائے حقائق کا مکمل آئینہ آپ کے سامنے رکھ دوں۔

آنجناب کی خدمت میں خصوصی طور پر گذارش ہے کہ زیر نظر مجموعہ "تاریخی دستاویز" میں شیعہ مذہب کی دو سو بتیس (232) کتابوں کا عکس پیش کیا گیا ہے۔ اس مجموعہ کی جملہ کتب شیعہ مذہب کے ہاں مسلمہ حیثیت کی حامل ہیں۔ جناب محمد بن یعقوب کلینی کی اصول کافی اور محقق طوسی کی تہذیب الاحکام سے لیکر ملا باقر مجلسی کی جلاء العیون' حق الیقین وغیرہ اور جناب خمینی کی الحکومتہ الاسلامیہ اور کشف الاسرار سمیت دو سو (200) سے زائد کتابوں کا آئینہ آپ کے سامنے پیش

ہے۔ اس مجموعہ کی جملہ کتب کی روشنی میں عالم اسلام کے تمام مکاتب فکر کے نزدیک ایسے عقائد کا حامل قطعی طور پر مسلمان نہیں ہو سکتا۔

آپ ایک ایسے ملک کے پیشواء اور سربراہ ہیں جو شیعہ اکثریتی آبادی کا ملک ہے۔ اس موقع پر ہم آنجناب سے ضروری وضاحت کے طلبگار ہیں۔

کیا آپ ان کتابوں اور ان میں درج شدہ عقائد و افکار سے متفق ہیں۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو آپ کو کسی طرح بھی مسلمان کہلانے کا کوئی حق حاصل نہیں! اگر آپ کا جواب نفی میں ہے تو آپ پر لازم ہے کہ ان تمام کتب سے ایرانی ریڈیو، ٹیلی ویژن پر بیزاری کا اعلان کریں اور اصول اربعہ سمیت تمام کتب کو دریا برد کرنے کا اعلان کریں۔

"تاریخی دستاویز" کی اشاعت کے بعد اب تقیہ اور مسامحت کے تمام دروازے بند ہو چکے ہیں۔ دجل و فریب اور جھوٹ کے دریچوں پر حقائق اور انکشافات کی روشنی چھاچکی ہے۔ اب یہ نہیں ہو سکتا کہ شیعہ کلمہ طیبہ، تحریف قرآن، عقیدہ امامت اور تکفیر صحابہ کے عقائد کا حامل بھی ہو اور پھر وہ اپنے آپ کو مسلمان بھی کہلاتا رہے۔

سپاہ صحابہ ـــــ آنجناب سے درخواست کرتی ہے کہ اگر آپ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے شیعہ سنی تنازعہ کا خاتمہ چاہتے ہیں ـــــ یا اپنے آپ کو اسلامی برادری میں شامل رکھنا چاہتے ہیں تو آپ کو بہرصورت "تاریخی دستاویز" میں شامل تمام شیعہ کتب اور ان میں شامل عقائد سے بیزاری اور برأت کا اعلان کرنا ہوگا۔ راقم کو آپ کی وضاحت کا انتظار رہے گا۔

آپ کے جواب کا منتظر

ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

رئیس العام سپاہ صحابہ

جامعہ عمر فاروق الاسلامیہ سمندری فیصل آباد (پاکستان)

24 دسمبر 1994ء

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رپورٹ

(فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی)

اتحاد بین المسلمین کمیٹی

—— مقرر کردہ ——

وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان

جناب محمد نواز شریف صاحب

—— زیر صدارت ——

مولانا محمد عبد الستار خان نیازی

وفاقی وزیر مذہبی امور، حکومت پاکستان

2 جولائی 1992ء ، منعقدہ اسلام آباد (پاکستان)

اہم نوٹ

ان سفارشات میں "اتحاد بین المسلمین کمیٹی" کا جو نام دیا گیا ہے، یہ صریحاً بددیانتی ہے۔ جب اس کمیٹی کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اس وقت اس کا نام "فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی" تھا۔ ——— جب آخری سفارشات ترتیب دی گئیں تو نام تبدیل کر دیا گیا ہے۔ یہ وزارت مذہبی امور کی طرف سے صریحاً کذب بیانی کے مترادف ہے۔ علاوہ ازیں سپاہ صحابہ کا نام جان بوجھ کر سفارشات سے نکالا گیا، حالانکہ پہلے اجلاس کی شق نمبر3 اور دوسرے اجلاس کی شق نمبر2 کا فیصلہ سپاہ صحابہ کی طرف سے پیش کردہ "تاریخی دستاویز" کی روشنی میں قابل اعتراض لٹریچر کی ضبطی اور مصنفین کو سخت سے سخت سزا دینے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

سپاہ صحابہ شیعہ سنی تنازعہ کے خاتمہ کی کمیٹی کا نام "اتحاد بین المسلمین کمیٹی" رکھنے سے شدید اختلاف رکھتی ہے۔ کیونکہ ہمارے نزدیک شیعہ مسلمان نہیں۔ ہم آج بھی فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی کے نام ہی سے اس کمیٹی کا تذکرہ کرتے ہیں۔

ہمارے مؤقف کی تائید اگلے صفحات میں آنے والے ان دنوں کے اخبارات کے تراشوں سے ہوگی۔

از مؤلف

ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

(فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی)

اتحاد بین المسلمین کمیٹی کی تشکیل

ملک میں اتحاد و یگانگت اور بھائی چارے کی فضا قائم کرنے اور فرقہ واریت کے خاتمہ کے لئے، ایک اسلامی فلاحی معاشرے کے قیام کے خواب کی عملی تعبیر اور شریعت اسلامیہ کے عملی نفاذ کیلئے اقدامات تجویز کرنے کے ضمن میں وزارت مذہبی امور نے وزیراعظم پاکستان کے اعلانات کی روشنی میں تعمیل ارشاد کرتے ہوئے وزیراعظم کی خدمت میں ایک خلاصہ نمبر7 (ا) اے ڈی ایس / آر اینڈ آر / 91 مورخہ 14 نومبر 1991ء پیش کیا۔ جس میں درج ذیل تین کمیٹیوں کی تشکیل کے بارے میں تجویز پیش کی گئی:۔

(ا)——— فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی (اتحاد بین المسلمین کمیٹی)

(2)——— اسلامی فلاحی ریاست کمیٹی

(3)——— نفاذ شریعت ورکنگ گروپ

وزیراعظم نے ان تینوں کمیٹیوں کے قیام کی منظوری دی اور یوں وزارت مذہبی امور میں منجملہ دیگر کمیٹیوں کے جناب مولانا محمد عبدالستار خان نیازی وفاقی وزیر مذہبی امور کی زیر صدارت ایک 30 رکنی کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔

(وزیراعظم کی خدمت میں پیش کردہ خلاصے کا انگریزی متن بر ضمیمہ 2)

(الف) اراکین کمیٹی:

(ا)——— جناب مولانا محمد عبدالستار خان نیازی — وفاقی وزیر مذہبی امور، حکومت پاکستان، اسلام آباد

(2)——— جناب سینیٹر مولانا سمیع الحق — دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک صوبہ سرحد

(3)——— جناب مولانا سید محمد عبدالقادر آزاد — خطیب بادشاہی مسجد لاہور

(4)——— جناب مولانا عبدالتواب صدیقی — 636-سی-عمر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

(5)——— جناب مولانا عبدالرؤف ملک — 84-اے حبیب اللہ روڈ گڑھی شاہو لاہور

(6)——— جناب مولانا عبدالمالک — منصورہ ملتان روڈ لاہور
(7)——— جناب علامہ علی غضنفر کراروی — 17-لیک روڈ لاہور
(8)——— جناب قاری عبدالحمید قادری — 459-صغیر روڈ صدر بازار لاہور کینٹ
(9)——— جناب علامہ ریاض حسین شاہ — ڈائریکٹر اتفاق سنٹر ماڈل ٹاؤن لاہور
(10)——— جناب پروفیسر ساجد میر — 106-راوی روڈ لاہور
(11)——— جناب مولانا ضیاء القاسمی — 14-اے غلام محمد آباد فیصل آباد
(12)——— جناب صاحبزادہ حاجی فضل کریم — جامعہ رضویہ فیصل آباد
(13)——— جناب مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی — جامع مسجد محمدی سمندری ضلع فیصل آباد
(14)——— جناب مولانا محمد شریف — شیخ الحدیث جامعہ رضویہ مقابل گورنمنٹ کالج بھکر
(15)——— جناب علامہ محمد تقی نقوی — مدرسہ مخزن العلوم شیعہ میانی ملتان
(16)——— جناب حافظ محمد تقی — (دفتر جے یو پی) متصل صدر دواخانہ صدر کراچی
(17)——— جناب مولانا شاہ محمد تراب الحق — میمن مسجد، کھوڑی گارڈن کراچی
(18)——— جناب علامہ مرزا یوسف حسین — 5-ای-3-بی ناظم آباد کراچی
(19)——— جناب مولانا محمد ادریس داہری — شاہ پور جہانیاں ضلع نوشہرہ فیروز سندھ
(20)——— جناب پیر سید محمد امیر شاہ قادری — 1371-کوچہ آغا پیر جان یکہ توت پشاور
(21)——— جناب مولانا اشرف علی قریشی — جامع اشرفیہ پشاور
(22)——— جناب پیر شمس الامین — پیر آف مانکی شریف نوشہرہ صوبہ سرحد
(23)——— جناب سید محمد عبدالحلیم — بام خیل صوابی صوبہ سرحد
(24)——— جناب مولانا لقمان حکیم — صدر اہلسنت والجماعت گلگت
(25)——— جناب مولانا محمد بشیر — ڈاک خانہ راٹو تحصیل استور ضلع دیا میر گلگت
(26)——— جناب مولانا محمد عبداللہ خلجی — رئیسائی سٹریٹ شلدرہ کوئٹہ
(27)——— جناب مولانا فتح محمد باروزئی — جامعہ فیض العلوم نقشبندیہ متصل پاور ہاؤس سی بلوچستان
(28)——— جناب پیر محمد فیض علی فیضی — آستانہ فیضیہ، 1056-بی سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی
(29)——— جناب علامہ ریاض حسین نقوی — مرکز اثنا عشری جی 2/6 اسلام آباد
(30)——— جناب مظہر رفیع — سیکرٹری، وزارت مذہبی امور اسلام آباد

سپاہ صحابہ اور تحریک جعفریہ

پر پابندی کے لئے وزیر اعظم کا اجلاس

جون 1991ء کو پاکستان میں بڑھتے ہوئے شیعہ سنی اختلافات کے باعث اس وقت کے وزیر اعظم نے فیصلہ کیا کہ اہلسنّت کی جماعت "سپاہ صحابہ" اور شیعہ کی تنظیم "تحریک نفاذ فقہ جعفریہ" پر پابندی لگا دی جائے۔ اس سلسلے میں انہوں نے چاروں صوبوں کے وزرائے اعلیٰ، چیف و ہوم سیکرٹری صاحبان اور آئی جی حضرات کو اسلام آباد میں طلب کیا۔

اکثریت کی طرف سے پابندی کے فیصلہ کی تائید ہوئی، چند حضرات کی رائے تھی کہ پابندی سے قیادت تو گرفتار ہوجائے گی اور انتہا پسندوں کو کھل کر لاقانونیت پھیلانے کا موقع مل جائے گا۔ اس موقع پر پنجاب کے ایک اعلیٰ افسر نے رائے دی کہ پابندی سے پہلے دونوں جماعتوں کو بلا کر ان سے بات کرلی جائے، ایک دوسرے کے اختلافات کی روشنی میں دونوں جماعتوں کو ایک ضابطہ اخلاق کا پابند بنایا جائے، بعد میں جو بھی خلاف ورزی کرے گا اس کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے۔ مذکورہ اعلیٰ افسر کی تجویز پر پابندی کا فوری فیصلہ تبدیل کر دیا گیا۔ متذکرہ صدر اعلیٰ سطحی اجلاس کی روشنی میں ملک بھر کے تمام مکاتب فکر کا اجلاس 28 ستمبر 1991ء کو طلب کرنے کا فیصلہ ہوا۔ بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث اور شیعہ کے نمائندے طلب کئے گئے۔ 28 ستمبر کے اجلاس میں چار سو (400) علماء ومشائخ اور تمام مذہبی دینی جماعتوں کے سربراہ شریک تھے۔ اجلاس میں تحریک جعفریہ کی طرف سے اس کا سربراہ نہیں آیا بلکہ ان کی طرف سے پانچ (5) نمائندے بھیجے گئے۔ جبکہ سپاہ صحابہ کی طرف سے راقم (ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی)، مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا محمد اعظم طارق اور مولانا عبدالمجید ہزاروی شریک ہوئے۔ ملکی تاریخ میں پہلی مرتبہ حکومت نے مسئلہ کی سنگینی کا احساس کرکے، شیعہ سنی تنازعہ کو ختم کرنے کی سنجیدہ کوشش کا آغاز کیا۔

28 ستمبر 1991ء کے تاریخ ساز اجلاس کی مکمل کارروائی

اور وزیر اعظم کے حکم سے فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی کی تشکیل

فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی کی مفصل رپورٹ اور اس کا فیصلہ

حکومت پاکستان ایک عرصہ سے اس بات پر کبیدہ خاطر تھی کہ سپاہ صحابہ آئے دن شیعہ کے کفر اور صحابہ دشمنوں کے خلاف اپنے موقف کو بڑی وضاحت کے ساتھ جلسوں میں بیان کر رہی ہے۔ اس جماعت کے اجتماعات کی مقبولیت اس حد تک پہنچ گئی تھی کہ ملک کی کوئی بھی جماعت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔ قائدین سپاہ صحابہ کے دورے اور دن رات کی محنت و کاوش نے مولانا حق نواز کی شہادت کے بعد صرف دو سال کے عرصہ میں جماعت کو ملک کے ہر گھر اور ہر شہر تک پہنچا دیا۔ حکومتی رپورٹوں کے مطابق یہ جماعت ہر سیاسی اور مذہبی جماعت کے لئے خطرہ بن گئی تھی۔ ادھر ایرانی حکومت کے بار بار احتجاج نے حکومت کو مجبور کر دیا کہ وہ سپاہ صحابہ کی سرگرمیوں کا نوٹس لے۔ کئی ایجنٹوں نے سپاہ صحابہ پر پابندی لگانے کی تجویز پیش کی۔ اس کے لئے چاروں وزراء اعلیٰ کا اجلاس بلایا گیا۔ پابندی کی بجائے وزیر اعظم پاکستان نے 28 ستمبر 1991ء کو گورنر ہاؤس لاہور میں ملک بھر کی تمام مذہبی جماعتوں کا اجلاس طلب کیا۔ اجلاس کا ایجنڈا یہ تھا کہ ملک میں شیعہ سنی تنازعہ کیسے ختم ہو؟ فرقہ واریت کے خاتمے کے لئے کیا لائحہ عمل اختیار کیا جائے؟ شیعہ کو کافر کیوں کہا جاتا ہے؟ سپاہ صحابہ سے اس بات پر وضاحت طلب کی جائے کہ وہ کھلے عام شیعہ کو کافر کیوں کہتی ہے؟ وزیر اعظم کا یہ اقدام بلاشبہ تاریخی نوعیت کا حامل تھا کہ انہوں نے سپاہ صحابہ پر پابندی لگانے کی بجائے اس کے قائدین کو بلا کر انکا مؤقف سننے کا فیصلہ کیا۔

سپاہ صحابہ کی تاریخ میں پہلا موقع تھا کہ حکومت کے اعلیٰ سطحی ادارے کی طرف سے بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث، جماعت اسلامی اور شیعہ کے ساتھ خصوصی طور پر سپاہ صحابہ کو طلب کیا گیا۔

سپاہ صحابہ کو جب وزیر اعظم کی طرف سے دعوت نامہ موصول ہوا تو اس میں شمولیت کے سوال پر مرکزی مجلس عاملہ کا اجلاس طلب کیا گیا۔ سپاہ صحابہ کے بارے میں حکومتی اداروں میں ملکی حالات اور شیعہ کے سامنے بیٹھ کر انکی کفریات کو آشکار کرنے کے موضوعات کو مد نظر رکھ کر اسمیں شمولیت کا فیصلہ کیا گیا۔ 28 ستمبر کے اجلاس میں شرکت کے لئے باضابطہ تیاری کی گئی۔ حال ہی میں پاکستان میں کراچی، لاہور اور ایران سے شائع ہونے والی تمام کتابوں کو جامع منظور الاسلامیہ لاہور میں چار روز پہلے جمع کر دیا گیا۔ اس کے لئے سپاہ صحابہ ضلع رحیم یار خان کے صدر ملک محمد تحٰق نے سب سے نمایاں کردار ادا کیا۔ انہوں نے شیعہ کی ایک سو گیارہ (111) کتابیں لاہور پہنچا دیں۔ قائد سپاہ صحابہ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی کے صوصی حکم پر سپاہ صحابہ کے ایک سینئر ساتھی صدیقی صاحب ملک اسحٰق اور شاہد صاحب نے حضرت مولانا سیف اللہ خالد صاحب کی نگرانی میں

مذکورہ کتابوں سے قابل اعتراض صفحات کے فوٹو سٹیٹ پر مشتمل ایک یاد داشت تیار کی۔ یہ یادداشت ابتداء میں دو سو چالیس (240) صفحات پر مشتمل تھی۔ اس طرح 50 نقول تیار کرکے اصل کتابیں اور دستاویزات 28 ستمبر کو گورنر ہاؤس پہنچا دی گئیں۔ اجلاس میں سپاہ صحابہ کی طرف سے قائد سپاہ صحابہ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی، مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا محمد اعظم طارق اور مولانا عبدالمجید ہزاروی نے شرکت کی۔ شیعہ کی طرف سے ساجد نقوی خود تو نہ آئے لیکن ان کے نمائندے افتخار حسین نقوی اور ریاض نقوی نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں جمعیت علماء اسلام کے دونوں گروپ، جماعت اسلامی، جماعت اہلسنت، جمعیت علماء پاکستان، جمعیت اہلحدیث اور ملک کے نامور جید علماء کرام اجلاس میں موجود تھے۔ اجلاس میں خطیب پاکستان مولانا محمد ضیاء القاسمی نے اپنے ولولہ انگیز خطاب میں فرمایا سپاہ صحابہ اور پوری سنی قوم کا مطالبہ ہے کہ صحابہ کرام اور اہل بیت عظامؓ کے گستاخ کو سزائے موت دی جائے۔ اس خطاب کے فوراً بعد ریاض حسین نقوی نے اپنی تقریر میں اس مطالبہ کی تائید کردی لیکن اپنی تقریر میں انہوں نے سپاہ صحابہ پر تشدد اور یزید کی حمایت کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ پاکستان کا کوئی شیعہ صحابہ کرامؓ کی گستاخی کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔ خمینی صاحب نے بھی امت کو وحدت کا درس دیا ہے۔ سپاہ صحابہ انڈیا کے ایجنٹوں کے ایماء پر خواہ مخواہ ہم پر صحابہؓ دشمنی کا الزام لگا رہی ہے۔ اگر ہم صحابہؓ کے خلاف ہوتے تو ان کے گستاخ کے لئے سزائے موت کی تائید کیوں کرتے۔ ریاض حسین نقوی نے اپنی تقریر میں ایسے شاطرانہ اور مکارانہ انداز میں تقیہ کرتے ہوئے گفتگو کی کہ پوری مجلس میں بریلوی، اہلحدیث اور بعض دیوبندی علماء اور حکومت نے اس کے موقف کی تائید کردی۔

کئی آوازیں بلند ہوئیں کہ جب شیعہ بھی صحابہؓ کے حامی ہیں تو سزائے موت کا مطالبہ اور کافر کافر کا نعرہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ اس فضا نے پورے ماحول کو مکدر کردیا۔ وزیراعظم سمیت تمام علماء اور نمائندے شیعہ لیڈر کی تائید کرنے لگے اس طرح سزائے موت کا مطالبہ اور سپاہ صحابہ کا موقف صدالصحرا ہوتا نظر آیا۔ ریاض نقوی کے خطاب کے بعد وزیراعظم نے محفل برخاست کرنے کا اعلان کردیا۔ عین اس موقع پر (راقم) خادم سپاہ صحابہ ضیاء الرحمٰن فاروقی نے کھڑے ہوکر کہا، ریاض نقوی نے جھوٹ بول کر جس مکاری کا مظاہرہ کیا ہے مجھے اس کے جواب کے لئے وقت دیا جائے۔ میاں نواز شریف نے کہا میں تمام علماء کا خطاب سن چکا ہوں، مجھے سب لوگوں کی بات سمجھ میں آگئی ہے، اب ریاض نقوی کی تقریر کے بعد کسی اور تقریر کی ضرورت نہیں۔ اس لئے محفل برخاست کی جاتی ہے خادم سپاہ صحابہ نے زور دیکر کہا شیعہ لیڈر نے غلط بیانی کی انتہا کر دی ہے اس کے جواب کے بغیر یہاں سے کوئی نہیں جاسکتا، آپ کو اس کا جواب سننا پڑے گا۔ تقریباً سات منٹ تک مجمع میں سناٹا رہا۔ خادم سپاہ صحابہ اور وزیراعظم میں وقت پر تکرار ہوتا رہا۔ بالآخر وزیراعظم نے کہا اپنی جگہ پر کھڑے ہوکر بتائیں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ راقم نے کہا سب سے پہلی بات یہ ہے کہ یزید کے بارے میں جس مؤقف کی بات ریاض نقوی نے کی ہے وہ بے بنیاد ہے جب سے سپاہ صحابہ قائم ہوئی ہے اس وقت سے لیکر آج تک سپاہ صحابہ کے کسی ایک چھوٹے سے چھوٹے کارکن نے بھی زبان و قلم سے یزید کی تعریف نہیں کی اگر یہ بات غلط ہو تو ابھی ثبوت پیش کیا جائے۔ یزید کے بارے میں جو موقف امام ابوحنیفہ سے لیکر مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا احمد رضا بریلوی اور مولانا ثناء اللہ امرتسری کا ہے، وہی ہمارا ہے، ہم نے کبھی یزید کی وکالت نہیں کی۔ اس پر محفل کے تمام بریلوی علماء داد و تحسین دینے لگے، انہوں نے کہا کہ ہم بھی پہلے اس غلط فہمی میں تھے کہ سپاہ صحابہ یزید کی وکالت کرتی ہے بعد ازاں راقم نے کہا میرے پاس اس وقت خمینی صاحب کی کتاب کشف الاسرار ہے اس کے صفحہ

119 پر صاف طور پر خمینی نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو کافر لکھا ہے' اس پر پورے ہال میں سناٹا طاری ہوگیا۔ وزیراعظم مولانا نیازی کی طرف دیکھنے لگے' مولانا عبدالستار خان نیازی نے بلند آواز سے کہا کتاب ہمارے پاس بھیجو' فوراً انہیں کتاب پیش کی گئی اس کے بعد میں نے کہا تحفہ جعفریہ نامی یہ کتاب لاہور سے شائع ہوئی جس کو شیعہ عالم غلام حسین نجفی نے لکھا ہے۔ یہ مولف جامعۃ المنتظر لاہور کا صدر مدرس ہے۔ آج بھی وہاں موجود ہے۔ کتاب کی عبارت ملاحظہ فرمائیں! خلفاء ثلاثہ کا نام آلہ تناسل پر لکھا جائے تو انزال تاخیر سے ہوگا۔ (تحفہ جعفریہ صفحہ 250)

بس پھر کیا تھا پورا مجمع غیض وغضب کا شکار ہوگیا۔ تمام حکمران کانوں کو ہاتھ لگانے لگے' ایک لیڈر نے کہا! یہ کام کسی مسلمان کا نہیں ہوسکتا۔ انڈیا کے ایجنٹوں کا کام ہے۔ خادم سپاہ صحابہ نے کہا میرا چیلنج ہے اگر یہ کتاب غلام حسین نجفی نے نہ لکھی ہو اور لاہور سے نہ چھپی ہو تو ہم اپنا موقف تبدیل کرلیں گے۔ وفاقی وزیر مولانا عبدالستار خان نیازی نے اعلان کیا کہ اس کافر کو سخت سزا دی جائے گی۔ اب ساری محفل کا رنگ تبدیل ہوگیا تھا۔ جب اجلاس برخاست ہوا تو راقم کے پاس بڑے بڑے علماء نے آکر کہا کہ آج ہماری غلط فہمی دور ہوگئی۔ حضرت مولانا تقی عثانی نے فرمایا "آپ نے اہلسنت کی وکالت اور صحابہ کرامؓ کی حمایت کا حق ادا کردیا ہے۔"

اجلاس کے آخر میں راقم فاروقی نے وزیراعظم کو شیعہ کی ایک سو گیارہ (111) کتابوں کے قابل اعتراض صفحات کے اصل فوٹو سٹیٹ پر مشتمل دو سو چالیس (240) صفحات کی تاریخی یادداشت پیش کی۔ اس وقت وزیراعظم نے کہا ان تمام قابل اعتراض کتابوں کی ضبطی اور مصنفین کو سزا دینے کے لئے وزارت مذہبی امور میرے خصوصی حکم سے ایک کمیٹی تشکیل دے گی۔ جس میں ملک کے تمام مکاتب فکر کے تین تین نمائندے شریک کئے جائیں گے۔ چنانچہ اس حکم کے نتیجے پر فرقہ واریت کے خاتمے کے لئے کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جس کا پہلا اجلاس 20 جنوری 1992ء کو منعقد ہوا۔ اجلاس میں سپاہ صحابہ کی طرف سے حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی' راقم ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی اور مولانا محمد اعظم طارق نے شرکت کی۔ یہ اجلاس 20 جنوری کو وزارت مذہبی امور کے ہیڈ کوارٹر اسلام آباد میں صبح کو دس بجے حضرت مولانا عبدالستار خان نیازی کی صدارت میں ہوا۔ مبصرین کا کہنا ہے یہ اجلاس ملکی تاریخ میں اپنی نوعیت کا منفرد مثالی نمائندہ اجتماع تھا۔ اجلاس میں سب سے زیادہ قابل غور بات مجاہد ملت مولانا عبدالستار نیازی کا وہ جذبہ صادقہ تھا جس میں صحابہ کرامؓ کی محبت ٹپکتی تھی۔ انہوں نے بار بار صحابہ کرامؓ کی گستاخی کو جڑ سے اکھاڑنے کا عزم کر رکھا تھا۔ اجلاس میں معمول کے مطابق آراء کا آغاز ہوا' سیکرٹری مذہبی امور جناب مظہر رفیع نے نہایت خوبصورت انداز میں مقاصد پر روشنی ڈالی' اجلاس میں خادم سپاہ صحابہ نے کہا فرقہ واریت کے خاتمے کے لئے سب سے اہم بات یہ ہے کہ جب تک صحابہ کرامؓ کے گستاخ کے لئے سزائے موت مقرر نہ کی جائے اس وقت تک شیعہ سنی تنازعہ کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ راقم فاروقی نے خمینی کا تمام لٹریچر اور شیعہ کی مختلف کتابیں اجلاس میں پیش کیں۔ اس پر ریاض نقوی نے کہا کشف الاسرار کا جو نسخہ میرے پاس گھر میں موجود ہے۔ اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف کوئی بات نہیں۔ میں نے کہا اسی پر میں بات ختم کرتا ہوں اگر خمینی کی کتاب کشف الاسرار کے کسی نسخے میں یہ عبارت نہ دکھا سکا' تو میں اپنے آپ کو جھوٹا اور فسادی تسلیم کرلوں گا۔ یہاں بھی ریاض نقوی جھوٹ بول رہے ہیں۔ اس لئے ابھی وہ نسخہ گھر سے منگوائیں کیونکہ ان کا گھر اسلام آباد میں ہی موجود ہے۔ اس پر نقوی صاحب سکتے میں آگئے۔ اب ان کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔

مولانا عبدالستار خان نیازی نے مداخلت کرتے ہوئے کہاکہ ہر قابل اعتراض کتاب ضبط ہوگی اور ہر پاکستانی مصنف کو سزا دی جائے گی۔ اس کے بعد خلفاء راشدین کے ایام پر خصوصی پروگرام نشر کرنے کا مطالبہ ہوا۔ علماء دیو بند اور سپاہ صحابہ کی طرف سے مولانا محمد عبداللہ اسلام آباد، حضرت مولانا عبدالقادر آزاد، مولانا عبدالروف ملک، مولانا محمد ضیاء القاسمی، خادم سپاہ صحابہ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی، شیعہ کی طرف سے ریاض نقوی اثنا عشری مرکز اسلام آباد معہ تین نمائندے، بریلوی علماء کی طرف سے حضرت مولانا عبدالستار نیازی وفاقی وزیر مذہبی، حضرت شاہ تراب الحق، صاحبزادہ فضل کریم، حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد شریف رضوی بھکر، حضرت مولانا عبدالتواب صدیقی، صاحبزادہ مولانا اچھروی، مولانا عبدالمالک (جماعت اسلامی) اجلاس میں کراچی کے علامہ شاہ تراب الحق اور شیخ الحدیث مولانا محمد شریف رضوی نے کہا آنحضرت ﷺ کی گستاخی پر سزائے موت کا مطالبہ حکومت نے تسلیم کرلیا۔ لہٰذا اب صحابہ کرامؓ اور اہل بیت عظامؓ کے گستاخ کو بھی سزا دی جائے۔ اس کے بغیر جھگڑا کبھی ختم نہیں ہوسکتا۔ اجلاس میں پہلی مرتبہ گلگت، اسکردو، آزاد کشمیر کے علاوہ ملک کے تمام حساس علاقوں کے بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث اور جماعت اسلامی کے چالیس نمائندوں نے شرکت کی۔ اختتام کے بعد گیارہ سفارشات مرتب کرکے حکومت کو بھیجی گئیں تاکہ کابینہ کی منظوری کے لئے انکوائری کا حصہ بنا دیا جائے۔ وزارت مذہبی امور کی گیارہ سفارشات تیار کی گئیں ہیں۔ سفارشات کے علاوہ راقم ضیاء الرحمٰن فاروقی، شیخ الحدیث مولانا محمد شریف رضوی اور مولانا عبدالتواب صدیقی پر مشتمل ایک تین رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جو ایک ماہ کے اندر اندر تمام قابل اعتراض کتابیں جمع کرکے آئندہ ہونے والے اجلاس میں پیش کرے گی۔

2 جولائی 1992ء کا اجلاس

20 جنوری کے اجلاس کے فیصلہ کے بعد راقم فاروقی نے تاریخی دستاویز جو ابتداء میں صرف ایک سو گیارہ (111) کتابوں کے دو سو چالیس (240) صفحات پر مشتمل تھی۔ (اور اب زیر نظر مجموعہ میں ڈیڑھ سال کی کاوش کے بعد دو سو بتیس (232) کتابوں کے چھ سو (600) سے زائد حوالہ جات پر مشتمل سات سو چوالیس صفحات کی تیار شدہ تاریخی مواد پر حاوی ہے) اس دستاویز کے مطابق چھ (6) ماہ میں تمام کتابوں کے اصلی نسخے جمع کئے گے۔ حضرت مولانا محمد شریف آف بھکر (جمعیت علماء پاکستان) اور مولانا عبدالتواب اچھروی (جماعت اہلسنت) کی مشاورت سے ہم نے یہ تمام کتب 2 جولائی 1992 کے اجلاس میں پیش کیں۔ ——— اس پر پورے اجلاس میں تحیر و استعجاب پیدا ہوگیا۔ پہلی مرتبہ شیعہ لٹریچر کی سڑاند اور تعفن نے اہلسنت اور حاضرین کے پورے ماحول میں ارتعاش پیدا کردیا۔ شیعہ لیڈر ریاض حسین نقوی اور وزارت حسین نقوی نے 111 کتابوں کا آینہ دیکھ کر پھر پینترا بدلا، تحریک جعفریہ کے دونوں نمائندوں نے کہا ہم اس لٹریچر کو نہیں مانتے، راقم فاروقی نے کہا اسمیں تو اصول کافی جیسی کتابیں بھی ہیں اور خمینی کا لٹریچر بھی موجود ہے۔ انہوں نے ہمیں بتایا کہ تحریک جعفریہ کی طرف سے تو کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی۔ راقم نے اسی وقت اجلاس میں اعلان کیا تحریک جعفریہ کی شائع شدہ یہ کتاب ''صحیفہ انقلاب'' خمینی کا آخری وصیت نامہ میرے ہاتھ میں ہے۔ آخری صفحہ پر ''شائع شدہ

تحریک نفاذ فقہ جعفریہ پاکستان" درج ہے۔ اس کے صفحہ 46 پر خمینی نے کہا "آج کی ایرانی قوم اور اس کی کروڑوں کی آبادی حضور ﷺ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور سے افضل ہے۔" ـــــــ کتاب پیش ہوتے ہی تحریک جعفریہ کے نمائندوں کی ہوائیاں اڑگئیں ـــــــ انہوں نے کہا جب ہم نے یہ کتاب شائع کی تھی ہمیں اس عبارت کا علم نہ تھا۔ مولانا عبدالستار نیازی نے فرمایا، تم غلط کہتے ہو، تمہارے بارے میں جو مواد سپاہ صحابہ نے پیش کیا ہے۔ اس سے بات ثابت ہوگئی ہے کہ یہ تمام کتابیں واقعی قابل اعتراض ہیں، واقعی تم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گستاخی کے مرتکب ہو۔ کراچی کے ممتاز بریلوی عالم دین مولانا شاہ تراب الحق نے فرمایا "آج ہم پر یہ حقیقت واضح ہوگئی ہے کہ سپاہ صحابہ کا موقف حقائق پر مبنی ہے مولانا فاروقی نے جو کتابیں پیش کی ہیں وہ اصل ہیں، یہ تمام کتابیں جب تک موجود ہیں، شیعہ سنی تنازعہ ختم نہیں ہوسکتا، پہلے ان تمام کتابوں کو ضبط کرو، دریا برد کرو، ورنہ ہم خود سپاہ صحابہ کی تائید کے لئے ہر سطح پر آواز بلند کریں گے۔"

2 جولائی کے اجلاس کی یہ کارگزاری ایک طرف شیعہ کے لئے پیغام اجل کا کام دے رہی تھی۔ دوسری طرف حکمران پریشان تھے کہ اب تو سپاہ صحابہ کا مقدمہ ثابت ہوچکا ہے۔ اسی وقت اجلاس کے خاتمہ کا اعلان کرتے ہوئے مولانا عبدالستار خان نیازی صدر اجلاس نے فرمایا "اب میرا صرف یہ کام ہے کہ میں سپاہ صحابہ کی طرف سے پیش کردہ تمام کتابوں کو ضبط کراکر دم لوں گا۔ اگر میں کتابیں ضبط نہ کراسکا تو وزارت مذہبی امور سے استعفیٰ دے دوں گا۔"

مولانا عبدالستار خان نیازی کی طرف سے اخلاص کے ساتھ کتابوں کی ضبطی اور مصنفین کو سزا دینے کی کوشش کی گئی، چنانچہ اوائل 1993ء میں انہوں نے حتمی سفارشات جو 20 جنوری اور 2 جولائی 1992ء کے اجلاسوں کی سفارشات کا نچوڑ تھیں۔ وزیراعظم نواز شریف کی خدمت میں پیش کیں۔ لیکن میاں نواز شریف ـــــــ تمام تر وعدوں کے باوجود اپنی ہی قائم کردہ "فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی" کی سفارشات کو عملی جامہ نہ پہنا سکے۔ ـــــــ اور اس طرح حکومت کے کروڑوں روپے سے ملک بھر کے علماء و مشائخ کے قائم کردہ اجلاسوں اور سفارشات کو صرف ریکارڈ کا حصہ بنادیا گیا۔ ـــــــ یہ سفارشات نیازی کمیٹی کے نام سے آج بھی وزیراعظم سکریٹریٹ پاکستان میں محفوظ ہیں۔

اپریل 1993ء کو نواز شریف صاحب کی حکومت کا خاتمہ ہوا، اس کے بعد انہوں نے کہا "اگر میں اب بحال ہوگیا تو عمل کرواؤں گا" بحالی کے بعد راقم نے پھر ایک اجلاس میں نواز شریف صاحب کو کمیٹی کی سفارشات پر عمل درآمد کے لئے کہا تو انہوں نے پھر وعدہ کیا ـــــــ پھر انہوں نے حکومت چھوڑ دی اور اس طرح شیعہ سنی تنازعے کا اصل حل نکالنے کی بجائے یہ سفارشات حکمرانوں کی عدم دلچسپی، بدنیتی اور عدم توجہی سے بالائے طاق رکھدی گئیں۔ ـــــــ

انتہائی افسوس کے ساتھ میں آج پھر دہرا رہا ہوں کہ اگر وزیراعظم نواز شریف صاحب ہماری زیر نظر تاریخی دستاویز کی تمام کتابوں کو اپنی قائم کردہ کمیٹی کی سفارشات کے مطابق ضبط کرلیتے اور مصنفین کے لئے سخت قانون پاس کرلیتے ـــــــ تو آج پاکستان میں شیعہ سنی تنازعہ اس حد تک نہ جاتا کہ روزانہ کسی نہ کسی جگہ لاشیں بکھر رہی ہیں۔ ـــــــ اور فسادات کا یہ سلسلہ دراز ہورہا ہے۔ ـــــــ ان کتابوں پر پابندی کے بغیر اس تنازعہ کا خاتمہ ناممکن ہے۔ آج بھی ان سفارشات پر عمل کراکے ہم آنے والے خوفناک حالات سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

مختلف اجلاسوں میں (فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی)

اتحاد بین المسلمین کمیٹی کی منظور کردہ ابتدائی تجاویز و سفارشات

(الف) (فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی) اتحاد بین المسلمین کمیٹی کے اجلاس منعقدہ 20 جنوری 1992ء کی ابتدائی سفارشات:

(1)— سب سے اول یہ کہ "زندہ رہو اور زندہ رہنے دو" کے عالمگیر اصول پر عمل کیا جائے۔ ہر شخص اپنے اپنے مسلک پر قائم رہے اور کسی دوسرے کے مسلک پر تنقید نہ کرے۔ ہر شخص اپنے مسلک کا "حسن" بیان کرے اور دوسرے کے مسلک کی خامیاں تلاش نہ کرے۔ نہ اپنی طرف سے کوئی سخت بات کہے۔ دوسروں کو موقع نہ دے کہ وہ کوئی ناگوار بات کریں۔ خذ ما صفا ودع ما کدر پر عمل کریں۔ دوسروں کی بات کو سننے کے لئے تحمل و برداشت پیدا کریں۔

(2)— مسلمانوں کے اتحاد کا مرکز اللہ تعالیٰ کی ذات اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ اس لئے جملہ علمائے کرام اور دینی رہنماؤں کے اپنے افکار کو اسی نکتے پر مرکوز کرنا چاہئے اور ہر حال میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور آل اطہار اور اکابرین ملت کے احترام کا اہتمام کریں۔

(3)— صحابہ کرامؓ، خلفاء راشدینؓ اور اہل بیت عظامؓ کے خلاف ہر قسم کے لٹریچر اور کتابوں پر فی الفور پابندی لگا کر ان کو فوراً ضبط کیا جائے۔

(4)— مساجد اور دینی اداروں میں لاؤڈ سپیکر کے استعمال کو محدود کیا جائے اور ماسوائے اذان کسی بھی خطبہ یا تقریر یا بیان کو مسجد یا اس ادارے سے باہر نشر نہ کیا جائے۔ کیونکہ اس سے نہ صرف اختلاف کی فضا ابھرتی ہے بلکہ آس پاس رہنے والے بیمار اور طالب علموں کے امن و سکون میں بھی خلل پیدا ہوتا ہے۔

(5)—— فرقہ وارانہ اختلافی مسائل کا جائزہ لینے اور اتفاق کی فضا پیدا کرنے کیلئے ایک سب کمیٹی تشکیل دی جائے۔ جو اس مقصد کیلئے ٹھوس، مثبت اور قابل عمل تجاویز تیار کرے اور ایک متفقہ ضابطہ اخلاق بھی تیار کیا جائے۔

(6)—— اتحاد بین المسلمین کمیٹیاں صوبائی، ضلعی اور تھانے کی سطح پر بھی قائم کی جائیں جو اپنے اپنے دائرہ کار میں اتحاد و اتفاق کی فضا قائم کرنے کیلئے کام کریں اور جو اختلافات پیدا ہوں ان کا سدباب کریں۔

(7)—— فرقہ وارانہ اختلافات کو مٹانے کیلئے جو قوانین موجود ہیں ان کے عملی نفاذ کا اہتمام کیا جائے۔ قرارداد مقاصد اور علمائے کرام کے متفقہ 22 نکات پر عمل کو یقینی بنایا جائے۔

(8)—— فرقہ وارانہ فضا پیدا کرنے میں جو اندرون و بیرون ملک سازشیں ہو رہی ہیں ان کا سدباب کیا جائے۔

(9)—— ملک کے تمام صوبوں میں مذہبی امور کی وزارتیں قائم کی جائیں اور ملک کے جملہ اوقاف کو وزارت مذہبی امور سے منسلک کیا جائے۔

(10)—— صحابہ کرامؓ اور اہل بیت عظامؓ اور اکابرین امت کے دن سرکاری سطح پر تعطیل کی جائے اور ٹی۔وی اور ریڈیو پر خاص طور سے اس سلسلے میں پروگرام نشر کیئے جائیں جن میں تمام مکاتب فکر کی نمائندگی ہو۔

(11)—— ہماری دینی درسگاہیں مسلکی تبلیغ ترک کر کے تعمیر اخلاق کیلئے کام کریں گی۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ دینی مدارس کے نصاب تعلیم میں تاریخ اسلامی اور بین الاقوامی روابط کو شامل کیا جائے اور عظمت اسلام، اسباب زوال امت، مغرب کی اخلاقی زبوں حالی، اشاعت اسلامی اور حالات حاضرہ جیسے موضوعات پر معلومات کو بھی نصاب کا حصہ بنایا جائے۔

(ب) (فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی) اتحاد بین المسلمین کمیٹی کے اجلاس منعقدہ 2 جولائی 1992ء کی ابتدائی سفارشات:

کمیٹی نے متفقہ طور پر درج ذیل سفارشات منظور کیں:

(1)—— سب سے پہلے " زندہ رہو اور زندہ رہنے دو" کے عالمگیر اصول پر عمل کیا جائے۔ ہر شخص اپنے اپنے مسلک پر قائم رہے اور کسی دوسرے کے مسلک پر تنقید نہ کرے۔ ہر شخص اپنے مسلک کا "حسن" بیان کرے اور دوسرے کے مسلک کی خامیاں تلاش نہ کرے۔ نہ کوئی ایسی بات کہے جو دوسروں کو ناگوار گزرے۔ دوسروں کی بات کو سننے کے لئے تحمل اور برداشت پیدا کرے۔

(2)—— قومی سطح پر ایک ہسٹاریکل ریسرچ بورڈ قائم کیا جائے جو سنی اور شیعہ محققین اور علماء پر مشتمل ہو۔ صحابہ کرامؓ، خلفاء راشدینؓ اور اہل بیت عظامؓ کے بارے میں پیش کردہ لٹریچر فوراً ضبط کیا جائے اور منصفین کو کڑی سے کڑی سزائیں (سزائے موت) دی جائیں۔

(3)—— اتحاد بین المسلمین کمیٹی کا اجلاس مناسب وقفوں کے ساتھ باقاعدگی سے منعقد کیا جائے۔ نیز صوبائی و ضلعی و مقامی سطح پر ایسی اتحاد کمیٹیاں قائم کی جائیں۔ جن کے اجلاس باقاعدگی سے ہوا کریں اور یہ کمیٹیاں اپنے اپنے علاقوں میں دورے کر کے عوام سے رابطہ مستحکم کریں اور اتحاد بین المسلمین کی فضا کو اجاگر کریں۔

(4)—— اتحاد بین المسلمین کی فضا کو مستحکم کرنے کیلئے ممتاز علمائے کرام کے تاریخی 22 نکات اور وزیراعظم کے ایماء پر پچاس علمائے کرام کے مرتب کردہ ضابطہ اخلاق کو مشعل راہ بنایا جائے اور ہر سطح پر ان بنیادی اصولوں پر عمل کرایا جائے۔ وزارت مذہبی امور علمائے کرام کے بائیس نکات اور مذکورہ ضابطہ اخلاق کو شائع کرنے کا اہتمام کرے۔

(5)—— فرقہ وارانہ اختلافات کو مٹانے کیلئے جو ملکی قوانین موجود ہیں حکومت ان کے عملی نفاذ کا اہتمام کرے۔

(6)—— کمیٹی کے جملہ ارکان اس بات کا وعدہ کرتے ہیں کہ وہ فوری طور پر اپنے اپنے علاقوں میں جا کر عاشورہ محرم کے دوران امن و امان کے قیام کا اہتمام کریں گے اور بعد ازاں ان اصولوں پر عمل کریں گے جن سے امن و امان کی فضا مستقل بنیادوں پر قائم ہو۔

(7)—— (فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی) اتحاد بین المسلمین کمیٹی کے سابقہ اجلاسوں اور آج کے اجلاس میں منظور کی گئی قراردادوں پر موثر طور پر عمل درآمد کیا جائے تاکہ خاطر خواہ نتائج برآمد ہوں۔

(8)—— ملک کے ممتاز علمائے کرام جو اتحاد بین المسلمین کے داعی ہوں انہیں پاکستان ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر موقع دیا جائے کہ وہ اتحاد اسلامی کے موضوع پر تقاریر کریں اور لوگوں میں ذرائع ابلاغ کی وساطت سے اتحاد و اتفاق کی فضا ہموار ہو۔

(9)—— دیواروں پر، ریل گاڑیوں میں، بسوں میں اور دیگر جگہوں پر فرقہ وارانہ اور دل آزار نعروں اور عبارتوں کی تحریر پر فی الفور پابندی عائد کی جائے اور اس بات کا اہتمام کیا جائے کہ ایسی عبارات آئندہ تحریر نہ ہوں۔

(10)—— (فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی) اتحاد بین المسلمین کمیٹی کے اجلاس کی روداد اور اس کی سفارشات کو باقاعدہ شائع کیا جائے۔

اتحاد بین المسلمین کمیٹی (فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی)

کی منظور کردہ تجاویز و سفارشات پر مبنی حتمی رپورٹ

(1)—— سب سے اول یہ کہ " زندہ رہو اور زندہ رہنے دو " کے عالمگیر اصول پر عمل کیا جائے۔ ہر شخص اپنے اپنے مسلک پر قائم رہے اور کسی دوسرے کے مسلک پر تنقید نہ کرے۔ ہر شخص اپنے مسلک کا " حسن " بیان کرے اور دوسرے کے مسلک کی خامیاں نہ تلاش کرے۔ نہ اپنی طرف سے کوئی سخت بات کہے۔ دوسروں کو موقع نہ دے کہ وہ کوئی ناگوار بات کریں۔ خذ ما صفادہ ماکدر پر عمل کریں۔ دوسروں کی بات کو سننے کے لئے تحمل و برداشت پیدا کریں۔

(2)—— مسلمانوں کے اتحاد کا مرکز اللہ تعالیٰ کی ذات اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کی اطاعت سے عشق ہے۔ اس لیئے جملہ علمائے کرام اور دینی رہنماؤں کو اپنے افکار و نظریات کو اسی نکتے پر مرکوز کرنا چاہئے اور ہر حال میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ، اہل بیت اطہارؓ اور اکابرین ملت کے احترام کا اہتمام کریں۔

(3)—— آئندہ شائع ہونے والے ایسے اختلافی لٹریچر کا سدباب و اختساب کیا جائے۔ صحابہ کرامؓ، خلفاء راشدینؓ اور اہل بیت عظامؓ کے خلاف تمام کتابیں فی الفور ضبط کی جائیں اور مصنفین کو کڑی سزائیں دی جائیں۔

(4)—— مساجد اور دینی اداروں میں لاؤڈ سپیکر کے استعمال کو محدود کیا جائے اور ماسوائے اذان کسی بھی خطبہ یا تقریری یا بیان کی آواز کو مسجد یا اس ادارے سے باہر نشر نہ کیا جائے کیونکہ اس سے نہ صرف اختلاف کی فضا ابھرتی ہے بلکہ آس پاس رہنے والے بیمار اور طالب علموں، عبادت گزاروں اور اوراد و اشغال میں مصروف مسلمانوں کے امن و سکون میں بھی خلل پیدا ہوتا ہے۔

(5)—— فرقہ وارانہ اختلافی مسائل کا جائزہ لینے اور اتفاق و اتحاد کی فضا پیدا کرنے کیلئے ایک سب کمیٹی تشکیل دی جائے جو اس مقصد کیلئے ٹھوس مثبت، اور قابل عمل تجاویز تیار کرے اور ایک متفقہ اور تمام فرقوں کیلئے قابل قبول ضابطہ اخلاق بھی مرتب کیا جائے۔

ضابطہ اخلاق مندرجہ ذیل چیدہ چیدہ نکات پر مشتمل ہو:

(1)۔۔۔ مسلمانوں کے درمیان اتحاد و اتفاق قائم کرنا۔

(2)۔۔۔ مختلف مکاتب فکر کے درمیان صلح، محبت، رواداری اور افہام و تفہیم کی فضا قائم کرنا اور خلوص نیت سے اس پر عمل کرنا۔

(3)۔۔۔ دوسرے مسالک کے اکابرین کا احترام کرنا۔

(4)۔۔۔ علماء، خطباء اور مصنفین کی تقریروں اور تحریروں میں توازن و اعتدال پیدا کرنے کیلئے کوشش کرنا۔

(5)۔۔۔ ایسے بیانات سے احتراز کرنا جن سے دوسروں کی دل آزاری ہوتی ہو۔

(6)۔۔۔ قول و فعل میں ہم آہنگی اور مطابقت پیدا کرنے کیلئے مل جل کر کام کرنا۔

(7)۔۔۔ ذرائع ابلاغ کو استعمال کر کے لوگوں کے درمیان اخوت و بھائی چارے کیلئے سعی کرنا۔

(8)۔۔۔ مسلمانوں کے مقامات مقدسہ کے احترام اور تحفظ کو یقینی بنانا۔ نیز اقلیتی فرقوں کے تحفظ اور ان کے مقامات مقدسہ کی حفاظت کرنے کے انتظامات کرنا۔

(9)۔۔۔ نوجوان اور جدید رجحانات رکھنے والے طبقے اور طلباء و طالبات کے مسائل معلوم کر کے ان کے اسلامی نقطہ نظر سے حل کیلئے تحقیقی بنیادوں پر ایسا لٹریچر مرتب کرنا جس سے وہ مستفید ہو سکیں۔

(10)۔۔۔ وقتاً فوقتاً وزارت مذہبی امور میں تمام مکاتب فکر کے علماء کا مجتمع ہو کر اپنی کارکردگی کا جائزہ لینا اور آئندہ کیلئے نئے اقدامات تجویز کرنا۔

(11)۔۔۔ ایسی مساعی جمیلہ کو عمل میں لانا جس سے عوام الناس میں علماء و مشائخ کا اعتماد بحال ہو۔

(12)۔۔۔ جذباتی نعروں اور دل آزار خطبوں سے پرہیز کرنا۔

(13)۔۔۔ جمعتہ المبارک کے خطبوں میں ایسی تقریریں کرنا جن سے مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق میں مدد ملے۔

(14)۔۔۔ مسلکی تنازعات کو باہمی مشوروں اور افہام و تفہیم کے اصولوں کی روشنی میں طے کرنا۔

(15)۔۔۔ حکومت کو وقتاً فوقتاً ایسے مشورے دینا جن سے مسلمانوں کے درمیان محبت و یکجہتی پیدا ہو۔

(16)۔۔۔ پبلک پلیٹ فارم سے اپنے مخالفین کے خلاف طعن و تشنیع سے مکمل اجتناب کرنا۔

(17)۔۔۔ امہات المومنینؓ، صحابہ کرامؓ، اہل بیت اطہارؓ، اولیائے امت، تابعین، تبع تابعین اور تمام مسلمانوں کا ادب و احترام کرنا۔

(18)۔۔۔ دوسروں کے حقوق کی پاسداری اور اپنے فرائض کی بجا آوری میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا۔

(19)۔۔۔ قومی و ملکی معاملات و حالات میں تمام مکاتب فکر کے علماء کا کماحقہ متحد رہنا۔

(20)۔۔۔ پاکستان کی سالمیت و تحفظ اور اس کی ترقی کیلئے خلوص نیت سے کام کرنا۔

وطن عزیز میں بوجوہ فرقہ واریت کشیدگی و افتراق و انتشار کا عنقریب اپنے مضرت رساں پنجے گاڑنے میں مصروف عمل ہے' جس سے ملت اسلامیہ کی وحدت و اتحاد کو زبردست خطرہ لاحق ہے اور پاکستان دشمن قوتیں اپنے مذموم مقاصد کے حصول کیلئے وطن عزیز کی سالمیت اور آزادی کو داؤ پر لگانا چاہتی ہیں جبکہ دوسری طرف وزیراعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان جناب محمد نواز شریف کی ولولہ انگیز قیادت ملک کو مختلف النوع بحرانوں سے نکال کر حقیقی اسلامی فلاحی مملکت بنا کر اسے اقوام عالم میں ایک ترقی یافتہ ممالک کی صفوں میں کھڑا کرنا چاہتی ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے اور تقاضائے وقت بھی کہ ملک میں امن و سلامتی' صلح و آشتی اور اسلامی رواداری کی فضا پیدا ہو اور ملک بھر سے فرقہ واریت طبقاتی اور گروہی جنگ و جدل کا خاتمہ ہو تاکہ نہ صرف اندرون ملک بلکہ بیرون ملک بھی قوم و ملک کا وقار بحال ہو اور ملک ترقی و خوشحالی کی شاہراہ پر گامزن ہو سکے۔

"یہ ضابطہ اخلاق آپ سب کیلئے ایک رہنما کام دے گا۔" اس پر عمل کرنا اور دوسروں کو اس پر عمل کرنے کی ترغیب دینا آپ کا اور ہم سب کا قومی اور دینی فریضہ ہے۔

(6)—— اتحاد بین المسلمین کیٹیاں صوبائی' ضلعی اور تھانے کی سطح پر بھی قائم کی جائیں۔ جو اپنے اپنے دائرہ کار میں اتحاد و اتفاق کی فضا قائم کرنے کیلئے کام کریں اور جو اختلافات پیدا ہوں ان کا سدباب کریں۔

(7)—— فرقہ وارانہ اختلافات کو مٹانے کیلئے جو قوانین موجود ہیں۔ ان کے عملی نفاذ کا اہتمام کیا جائے۔ قرارداد مقاصد اور ملت کے جلیل القدر 33 علمائے کرام کے متفقہ 22 نکات پر عمل کو یقینی بنایا جائے۔

(8)—— فرقہ وارانہ فضا پیدا کرنے میں جو اندرون و بیرون ملک سازشیں ہو رہی ہیں ان کا سدباب کیا جائے۔

(9)—— ملک کے تمام صوبوں میں مذہبی امور کی وزارتیں قائم کی جائیں اور جملہ اوقاف کو وزارت مذہبی امور سے منسلک کیا جائے۔

(10)—— صحابہ کرامؓ' اہل بیت عظامؓ اور اکابرین کے دن سرکاری تعطیل کی جائے اور ٹی۔وی اور ریڈیو پر خاص طور سے اس سلسلے میں پروگرام نشر کیئے جائیں۔ جن میں تمام مکاتب فکر کی ترجمانی ہو۔

(11)—— ہماری دینی درسگاہیں مسلک کی مثبت و تعمیری تبلیغ کے ساتھ ساتھ اصلاح اخلاق کیلئے کام کریں — ضرورت اس بات کی ہے کہ دینی مدارس کے نصاب تعلیم میں تاریخ اسلام اور بین الاقوامی روابط کو شامل کیا جائے اور عظمت اسلام' اسباب زوال امت' مغرب کی اخلاقی زبوں حالی اور اشاعت اسلام اور حالات حاضرہ جیسے مضامین کو بھی نصاب کا حصہ بنایا جائے۔

Annexure-I
IMMEDIATE

Prime Minister's Secretariat (Public)
Islamabad

No.2875/AS(HH)/91,

November, 3, 1991.

Subject:- SECTARIAN PEACE:

The Prime Minister is quite concerned about the repeated recurrence of sectarian tension/hostilities and the resultant killings and arson at number of known trouble spots in the country. To put an end to the senseless loss of life and property and to maintain sectarian peace and amity, the Prime Minister has been pleased to direct that:-

I) Ministry of Religious Affairs and Minorities Affairs should set up a Committee of respected and well reputed Ulema representing all sects/regions to advise the Government and to use their goodwill in the community in pre-empting and defusing the sectarian tension wherever it develops.

The Committee may comprise 20/25 members under the Chairmanship of Minister for Religious Affairs and Minorities Affairs himself or his nominee. The members of the Committee should be known for their spirit of mutual tolerance and accommodation.

The Committee should meet at least once a month, discuss/exchange views about any sectarian issues cropping up in any area and devise strategy to settle the dispute by visiting the affected atrea(s)/place(s) and by meeting the local Ulema of various sects to elicit their cooperation for restoration of sectarian harmony.

The Committee may also associate and apprise senior members of the Administration/Police and public representatives like Senators, MNAs, MPAs to sort out any local differences regarding holding of religious congregations/ceremonies/processions - their timings and routes etc.

The members of the committee may remain personally present to ensure that such occassions pass-off peacefully in the affected area.

II) All the Provincial Governments may take similar measures to identify their sectarian trouble spots, hot-headed and fire-brand trouble makers and take appropriate action to pre-empt/neutralize them well in time to avoid outbreak of any active hostilities.

III) Ministries of Interior and Information and Federal Security Agencies like Intelligence Bureau and I.S.I. would coordinate their efforts with the Ministry of Religious Affairs to assist them in effectively tackling the issues.

IV) The Ministry of Religious Affairs and Minorities Affairs would make a monthly report of the efforts made and results achieved in this regard for information of the Prime Minister.

Further appropriate action may kindly be taken for compliance of the Directive of the Prime Minister please.

Sd/-
(MUHAMMAD NAWAZ MALIK)
ADDITIONAL SECRETARY(HA)

MR. Mazhar Rafi,
Secretary, Religious Affairs,
Islamabad.

Copy to:

1. Mr. Jamshed Burki,
Secretary Interior,
Islamabad,

2. Mr. Tanvir Ahmed Khan,
Secretary Information,
Islamabad.

3. Maj. Gen. Muhammad Asad Durrani,
Director General, I.S.I,
I.S.I. Directorate,
Islamabad.

4. Brig(Retd) Imtiaz Ahmed,
Director Intelligence Bureau,
Islamabad.

Sd/-
(MUHAMMAD NAWAZ MALIK)
ADDITIONAL SECRETARY(HA)

Annexure-II

GOVERNMENT OF PAKISTAN
MINISTRY OF RELIGIOUS AFFAIRS

No. 7(1)ADS/R&R/91 Islamabad, the November 14, 1991.

SUMMARY FOR PRIME MINISTER

SUBJECT: **SECTARIAN PEACE-CONSTITUTION OF ITTEHAD BAINAL MUSLIMEEN COMMITTEE, ISLAMIC WELFARE STATE COMMITTEE AND NIFAZ-E-SHARIAT WORKING GROUP.**

In pursuance of Prime Minister's desire (Annex-I) a representative convention of Ulama/Mashaikh belonging to major schools of thought and religio-political parties was held in the Punjab Governor's House, Lahore, on 28th September, 1991. The Prime Minister was pleased to grace the occasion and preside over the meeting. The themes of the convention were:-

(1) Defusing Sectarianism and creating unity and amity amongst Muslims;

(2) Requirements of an Islamic Welfare State.

List of the Ulama/Mashaikh who attended the convention is at Annex-II.

2. Ulama belonging to various schools of thought including Brelvi, Deobandi, Ahle Hadith, Shias and Anjuman Sipahe Sahaba etc. spoke on the occasion and it was unanimously resolved to set up a Committee which would work for inter-sectarian harmony. The Prime Minister was pleased to direct the Minister for Religious Affairs to announce its inception as soon as the Committee is finalised. In the meantime, a directive dated 3rd November, 1991 on the subject was received from Prime Minister Secretariat which is annexed-III.

3. Minister for Religious Affairs has accordingly constituted the Ittehad Bainal Muslimeen Committee (Annex-IV).

4. Prime Minister had also decided to hold a meeting with Ulama and Scholars and to constitute a committee for advising the government on measures for establishing an Islamic Welfare State in the same meeting. Minister for Religious Affairs accordingly constituted a committee on the subject (Annex-V).

5. In his address in the concluding session of National Seerat Conference, held on 22nd September, 1991, at Islamabad, Prime Minister had also announced that a working group for implementation of the provisions of Sharia be formed under Chairmanship of Minister for Religious Affairs. Moreover, the Prime Minister had also declared in the Ulama Mashaikh National Conference, held on 15th August, 1991, at Islamabad, under the auspices of Zia-ul-Haq Shaheed Foundation that Maulana Muhammad Abdus Sattar Khan Niazy will implement the Shariat Act passed by the Government. Similarly, on the eve of foundation laying ceremony of Bab-e-Pakistan on 14th August, 1991, at Lahore, the Prime Minister had declared that Maulana Muhammad Abdus Sattar Khan Niazy, being with them, will ensure enforcement of Shariat in the country.

6. Minister for Religious Affairs accordingly constituted also the Nifaz-e-Shariat Working Group (Annex-VI).

7. The Minister for Religious Affairs called a press conference on 5th November, 1991 and briefed the Journalists about the composition and Terms of Reference of the three committees, namely,

(i) Ittehad Bainal Muslimeen Committee.

(ii) Islamic Welfare State Committee.

(iii) Nifaz-e-Shariat Working Group.

The names of the members and terms of reference of the Committees are at Annex-IV, V, VI.

8. These Committees would meet once a month regularly as directed. A separate Directorate will have to be established in the Ministry of Religious Affairs for providing Ministerial support to these committees.

9. Since the members of the Committees are from different parts of the country and the meetings will have to be held once every month for which no budgetary provision exists during the current financial year, the Ministry of Finance may be directed to allow sufficient funds for the purpose.

10. The Prime Minister's directive dated November 3, 1991 wherein it has been desired that the Committee should meet atleast once a month and also visit in local area where their presence is necessary to pre-empt/neutralise the defferences and breakup of any law and order situation due to sectarian differences is placed below at Annex-III.

11. The Prime Minister may kindly see for information and approve the proposal made in paras 8, 9 and 10.

12. The Minister for Religious Affairs has seen and authorised the submission of the Summary.

Sd/-

MAZHAR RAFI
SECRETARY
14 NOV 1991

<u>Principal Secretary to Prime Minister</u>

PRIME MINISTER 'S SECRETARIAT

13. The Prime Minister has been pleased to approve the proposals in paras 8, 9 and 10 of the Summary.

Sd/-

MUHAMMAD NAWAZ MALIK
ADDITIONAL SECRETARY (H.A)

Mr. Mazhar Rafi,
Secretary,
Ministry of Religious Affairs.

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC CERTIFIED پاکستان کے ہر روزنامہ سے زیادہ

THE DAILY JANG LAHORE

روزنامہ جنگ لاہور

رجسٹرڈ نمبر 8160

فون 305820 305824

SUNDAY, SEPTEMBER 29, 1991

صفحات 12

جلد 12	اتوار 19 ربیع الاول 1412ھ 29 ستمبر 1991ء 13 اسوج 2048ب	شمارہ 339

وزیر اعظم محمد نواز شریف گورنر ہاؤس لاہور میں علماء کرام سے خطاب کر رہے ہیں مذہبی امور کے وزیر مولانا عبدالستار نیازی ان کے ساتھ کھڑے ہیں

شان صحابہؓ میں گستاخی کی سزا موت ہوگی' سپاہ صحابہؓ اور فقہ جعفریہ میں اتفاق رائے

گورنر ہاؤس میں مذہبی سیاسی جماعتوں کے اجلاس کے دوران فرقہ واریت بھڑکانے والے ہر قسم کے لٹریچر پر بھی پابندی لگانے کی تجویز منظور

دونوں جماعتوں نے اگر اجلاس کے دوران طے ہونے والے امور کی خلاف ورزی کی تو پھر ان تنظیموں پر پابندی لگانے پر سنجیدگی سے غور ہو گا

لاہور (حامد میر سے) انجمن سپاہ صحابہ اور تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے درمیان اس امر پر اتفاق رائے ہو گیا ہے کہ جس طرح شان رسالتؐ میں گستاخی کی سزا موت ہے اسی طرح شان صحابہؓ میں گستاخی کی سزا بھی موت ہوگی یہ اتفاق رائے گزشتہ روز گورنر ہاؤس لاہور میں وزیر اعظم نواز شریف کی سربراہی میں مذہبی سیاسی جماعتوں

باقی صفحہ 3 کالم 5 پر

بقیہ: اتفاق رائے

ـــ منعقد ہونے والے اجلاس میں سامنے آیا۔ اجلاس میں فرقہ واریت کو بھڑکانے والے ہر قسم کے لٹریچر پر پابندی لگانے کے [illegible] دونوں تنظیموں کے ذرائع نے "جنگ" کو علیحدہ علیحدہ بتایا ہے کہ وزیر اعظم نے جھنگ کے واقعات کی تحقیقات کیلئے ایک اعلیٰ عدالتی کمیشن قائم کرنے اور فرقہ واریت کے خاتمے کیلئے ایک با اختیار علماء بورڈ قائم کرنے کی ہدایت بھی کر دی ہے۔ عدالتی کمیشن جھنگ میں دو فرقوں سے تعلق رکھنے والے افراد کے قتل کی تحقیقات کرے گا جبکہ علماء بورڈ قابل اعتراض لٹریچر پر پابندی کی سفارش کرنے کے علاوہ ایسا لٹریچر تحریر کرنے والے کے خلاف سزا بھی تجویز کرے گا۔ انجمن سپاہ صحابہ کے ذرائع کے مطابق اجلاس میں وزیر اعظم کو 250 صفحات پر مشتمل ایک ایسی دستاویز پیش کی گئی جس میں 110 ایسی کتابوں کے حوالے موجود تھے جن میں شان صحابہ میں گستاخی کی گئی ہے۔ ذرائع کے مطابق انجمن سپاہ صحابہ کے سرپرست اعلیٰ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی نے وزیر اعظم کو "کشف اسرار" اور "تحفہ حنفیہ" نامی کتابوں سے اقتباسات بھی پڑھ کر سنائے انجمن سپاہ صحابہ کی سپریم کونسل کے چیئرمین مولانا ضیاء القاسمی نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ شان صحابہ میں گستاخی کرنے والے کی سزا موت ہونی چاہئے جسکی تائید تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے علامہ افتخار حسین نقوی اور علامہ ریاض حسین نقوی نے کی۔ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ نے اجلاس میں اتحاد بین المسلمین کی ضرورت پر زور دیا اور مطالبہ کیا کہ علامہ عارف الحسینی کے قتل کی تحقیقات کی جائیں۔ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ نے دہشت گردی اور فرقہ واریت کے بڑھتے ہوئے رجحان کو غیر ملکی طاقتوں کی سازش قرار دیا اور یقین دلایا کہ وہ فرقہ واریت کے خاتمے کیلئے اپنا کردار ذمہ داری سے ادا کرے گی۔ وزیر اعظم نواز شریف نے اجلاس کے شرکاء کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایک دوسرے کو کافر کہنے سے ملکی فضا خراب ہوتی ہے لہٰذا ایک دوسرے کو کافر کہنے کا رجحان ختم ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ وہ خود جھنگ کا دورہ کریں گے اور حالات کا جائزہ لیں گے اعلیسرکاری حلقوں کا کہنا ہے کہ پہلی دفعہ فقہ جعفریہ اور سپاہ صحابہ کی اعلیٰ قیادت کو آمنے سامنے بٹھا کر بعض امور پر اتفاق رائے کروایا گیا ہے لیکن اگر دونوں طرف سے اجلاس میں طے کئے جانے والے امور کی خلاف ورزی کی گئی تو پھر ان تنظیموں پر پابند لگانے کے بارے میں سنجیدگی سے غور کیا جائے گا۔

شہید اسلام علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ کا فتویٰ

عالم اسلام کے نامور مفکر اور ادیب علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ نے ''الشیعہ والقرآن'' ۔ ''الشیعہ والتشیع'' اور ''الشیعہ و اہل بیت'' جیسی معرکتہ الاراء کتابیں تصنیف کرکے شیعہ کے کفر اور غیر اسلامی نظریات کو عالم اسلام میں نمایاں کرنے میں تاریخی کردار ادا کیا ہے۔ اسی جرم کی پاداش میں قائد اہلسنت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی کی شہادت سے ایک سال قبل 23 مارچ 1987ء کو علامہ صاحب موصوف کو شہید کیا گیا۔

علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ نے ''الشیعہ والتشیع'' میں واضح طور پر تحریر کیا ہے:۔

''شیعہ مذہب کے عقائد جاننے والا کسی دلیل سے بھی شیعہ کو مسلمان قرار نہیں دے سکتا۔ شیعہ نے ہندوؤں، سکھوں، یہودیوں اور عیسائیوں کے مقابلے میں اسلام کی توہین ایسے انداز سے کی ہے جس کے بعد اس گروہ کے کفر میں کوئی شک باقی نہیں رہا۔ میں اہل حدیث اور عالم اسلام کے ہر مسلمان سے کہوں گا ''خمینی اور اس کے پیروکاروں کے خلاف جدوجہد جاری رکھیں۔''

شیعہ کا مختصر تعارف

آنحضرت ﷺ کے واضح ارشادات کے بعد یہودیت کا مستقبل سرزمین عرب میں تاریک ہوگیا۔ ایک طویل عرصہ تک یہودیوں کی ستم کاریوں، عہد شکنیوں اور تیشہ زنیوں سے اسلام کا سینہ چھلنی ہوتا رہا۔ آنحضرت ﷺ مدنی زندگی میں یہودیت کی جفا کاریوں کا شکار رہے۔ آپ کو مشرکین مکہ کی واضح دشمنی اور کھلے عام عداوت سے وہ دکھ نہ پہنچا جو یہود کی محلاتی سازشوں، من گھڑت قسم کی پھیلائی ہوئی افواہوں اور آئے دن کے بغض وعناد سے آلودہ چالبازیوں سے ذہنی کوفت قلبی صدمہ، پریشانیوں کی ٹیس اٹھانا پڑی۔

آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد فتنوں کا آغاز ہوا۔ کئی قبائل زکوٰۃ سے منحرف ہوگئے۔ یہود کی ایک آبادی جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کی پیرو کار بن گئی۔ اگر نظر غائر سے ان تمام بستیوں اور قبیلوں کا جائزہ لیا جائے تو واضح طور پر ان کے درپردہ یہود کی کارستانی ہی نظر آئے گی۔

آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد قریب تھا کہ گلشن رسالت خزاں آلود ہوتا..... مگر ساقی بزم افروز کی مے وحدت اور بادبہاری نے صدیق اکبرؓ ایسا اولوالعزم مدبر ورثہ میں چھوڑ دیا تھا جس کی نادرہ روز گار کاوش اور بے مثال استقلال نے اسلام کے جہاز کو کلفتوں، عداوتوں، سازشوں اور ابرسیاہ بن کر اٹھنے والی مخالف ہواؤں کے تھپیڑوں سے ساحل مراد پر پہنچا دیا۔ یہودیت دم بخود ہوکر رہ گئی۔ عہد فاروقی میں اسلام کی شوکت وحشمت چار دانگ پھیلی تو یہود و مجوس دانت پیس کر رہ گئے۔ اسلام کا نیراقبال اوج ثریا کی بلندی پر پہنچ گیا۔ تو یہود نے دسیسہ کاریوں، زیر زمین سازشوں اور خفیہ سرگرمیوں کے ذریعے اسلام کو زک پہنچانے کا منصوبہ بنایا۔

حضور ﷺ مرض وفات میں فرماتے تھے۔ عائشہؓ میں نے خیبر میں جو کھانا کھایا تھا میں اس کا اثر برابر محسوس کرتا رہا۔ اسی زہر کے اثر سے میں اپنی رگ کٹتی دیکھتا ہوں۔ (صحیح بخاری)

آنحضرت ﷺ کے مبارک عہد میں حضرت عائشہؓ پر تہمت کے پس پردہ انہی یہودیوں کی سازش کار فرما تھی۔

ایک بدوی سردار کنانہ ربیع نے دھوکے سے حضرت محمود بن مسلم کو شہید کیا۔ (سیرت ابن ہشام صفحہ ۸۵ جلد ۲)

وادی ام القراء میں حضرت محمد ﷺ کی موجودگی میں ایک تیر سے آپ کے خادم خاص حضرت مدعم شہید ہوئے۔

حضرت عمرؓ کی شہادت کے ایک دن پہلے جیفونہ یہودی اور حضرت عمرؓ کے قاتل فیروز ابو لؤلؤ مجوسی کو ایک ساتھ مدینہ منورہ میں دیکھا

حضور ﷺ کی آخری وصیت

حضور ﷺ کی آخری وصیتوں میں ایک وصیت یہ تھی۔

اخرجو الیھود من جزیرۃ العرب یہود کو جزیرہ عرب سے نکال دو۔

آنحضرت ﷺ کے ان واضح اور غیر مبہم ارشادات پر عمل کرنے کا فخر واعزاز حضرت عمرؓ کو حاصل ہوا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے خیبر' فدک' وادی قراء وغیرہ سے تمام یہود کو عرب سے شام کی طرف جلاوطن کردیا۔

شیعہ مذہب کا بانی

جزیرۃ العرب کے جنوب میں یمن ایک ملک ہے صنعا اس کا مشہور دارالحکومت ہے یہاں یہودیوں کی کثیر آبادی تھی عبداللہ بن سباء اس خاندان کا ایک فرد تھا نہایت شاطرانہ جوش و خروش اور غیظ و غضب سے لبریز تھا۔ اس کا دماغ سازش منصوبہ بندی جوڑ توڑ اور پروپیگنڈے میں اپنی مثال آپ تھا۔

چھوٹے سے قد کا یہ یمنی یہودی اپنی فطرت اور صلاحیت کے بل بوتے پر بڑی سے بڑی مجلس میں باہمی نزاع' اختلاف واشتقاق' عداوت' وشقاوت پیدا کرنے میں یدطولیٰ رکھتا تھا۔ اسلام کے خلاف بڑی بڑی جنگوں سے جب اسلام کو نقصان نہ پہنچایا جاسکا تو یہ شخص فریب کاری اور فتنہ سامانی کے اسلحہ سے لیس ہو کر ازخود مدینہ منورہ چلا آیا۔ اس نے اسلام میں تخریب کا یہ پروگرام مرتب کیا کہ مسلمان بن کر ہی مسلمانوں میں خلاف پیدا کر کے اندر ہی اندر اسلام کی جڑیں کھودی جائیں اور اسلام سے یہود نے جو چرکے کھائے ہیں۔ ان کا انتقام لیا جائے۔

عبداللہ بن سباء کی ابتدائی کارگزاری

ابن سباء کی اسلام دشمن تحریک کے بغور مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے دین اسلام کی بیخ کنی اور مسلمانوں میں تفریق کا بیج بونے کے لئے دو محاذ منتخب کئے ایک سیاسی اور دوسرا مذہبی۔ پاکستان کے مشہور مورخ اور سکالر علامہ سید نور الحسن بخاریؒ جنوری 1984ء میں ملتان میں جن کا انتقال ہوا ہے' نے اپنی بلند پایہ تصنیف "کشف الحقائق" میں ابن سبا کے دونوں محاذوں کا تجزیہ درج ذیل الفاظ میں کیا ہے۔

> سیاسی محاذ اس طرح قائم کیا کہ امیر المومنین حضرت عثمان غنی ؓ اور ان کے امراء و عمال (گورنروں) کے خلاف جھوٹا اور بے بنیاد پروپیگنڈہ کر کے عوام کے دلوں میں ان کے خلاف نفرت وعداوت کے جذبات اس حد تک مشتعل کئے کہ انہیں معزول کر دیا جائے...... نظام مملکت کے اس اضمحلال کے بعد اسلامی سلطنت کمزور ہو جائے گی۔ مسلمانوں میں باہمی انتشار و تفرقہ پیدا ہوگا۔

مذہبی محاذ اس طرح قائم کیا کہ سیدھے سادھے دین فطرت کے صاف اور واضح عقیدوں میں تبدیلی پیدا کی جائے۔ توحید و رسالت پر حملہ کیا جائے۔ اسلام کے بنیادی حقائق کو مسخ کرکے عوام کو گمراہ کیا جائے۔ اس طرح مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کیا جائے۔ اور ان میں اعتقادی تفرقہ ڈال کر فرقہ بندی کا بیج بویا جائے۔ تاکہ یہ علیحدہ علیحدہ فرقوں اور گروہوں میں بٹ جائیں۔ (کشف الحقائق صفحہ 27)

نامور مؤرخ امام ابن جریر طبریؒ (متوفی 310ھ) کے الفاظ میں ابن سبا کا مختصر تعارف اور اس کی مکارانہ ذہنیت کے چند شاہکار ملاحظہ ہوں۔

عبداللہ بن سبا صنعاء (یمن) کا رہنے والا ایک یہودی تھا اس کی ماں حبشن تھی۔ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں (بظاہر) اسلام لایا۔ پھر مسلمانوں کے شہروں میں گھوم پھر کر ان کو گمراہ کرنے لگا۔

اس نے اپنی مہم کا آغاز حجاز سے کیا پہلے بصرہ، کوفہ اور پھر شام آیا۔ اہل شام میں سے کوئی شخص بھی ان کے جھانسے میں نہ آیا۔ بلکہ انہوں نے اسے شام سے نکال دیا۔ پھر وہ مصر آیا۔ یہاں اس نے کافی عمر گزاری وہاں کے لوگوں سے کہنے لگا۔ اس شخص پر تعجب آتا ہے جو کہتا ہے یا گمان رکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ واپس آئیں گے۔ لیکن حضرت محمد ﷺ کے واپس آنے کا انکار کرتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ ان الذی فرض علیک القرآن لرادک الی معاد پس حضرت محمد ﷺ (حضرت عیسیٰؑ کی نسبت اس دنیا میں دوبارہ آنے کے زیادہ مستحق ہیں۔) اس نے رجعت کا عقیدہ وضع کیا۔ جسے بعض لوگوں نے مان لیا۔ پھر اس نے کہا ہزار نبی ہو گزرے ہیں ہر نبی کا وصی (جسے وصیتیں کی جائیں اور خفیہ ہدایات دی جائیں) ہوتا ہے اور حضرت علیؓ (حضرت) محمد ﷺ کے وصی ہیں پھر کہنے لگا (حضرت) محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور (حضرت) علی خاتم الاوصیاء ہیں۔ اس کے بعد کہنے لگا۔ جس شخص نے رسول اللہ ﷺ کی وصیت کو زمانے اور (حضرت) علیؓ وصی رسول پر غالب آکر امت مسلمہ کی زمام کار اپنے ہاتھ میں لے لے۔ اس سے بڑا ظالم اور کون ہوگا۔؟

اس کے بعد ان سے کہنے لگا۔ (حضرت) علیؓ رسول اللہ ﷺ کے وصی ہیں تم اس معاملے میں اقدام کرو، اور حضرت عثمانؓ کو اس منصب خلافت سے ہٹا دو اور اس مہم کا آغاز اپنے حکام اور گورنروں پر طعن و اعتراضات سے کرو، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرکے لوگوں کو اپنی طرف مائل کرو پس اس نے (تمام ممالک میں) اپنے داعی اور ایجنٹ پھیلا دیئے۔ (طبری صفحہ 378 جلد 3)

ایران کے مجوسی اور سبائیوں کا گٹھ جوڑ

ان لوگوں کے دلوں میں کینہ کی پہلی چنگاری اس روز بھڑکی جب نبی کریم ﷺ نے 6 ہجری میں باقی بادشاہوں کو دعوت نامہ ہائے مبارک لکھتے وقت پرویز شاہ ایران کو بھی دعوت نامہ لکھا۔ پرویز نے بغیر پڑھے اسے چاک کرکے اپنے گورنر کو جو یمن کا عامل تھا لکھا کہ محمد ﷺ کو گرفتار کرکے دربار میں پیش کرے۔ مگر جب بازان کے فرستادہ حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو آپؐ نے فرمایا کہ آج شب تمہارے بادشاہ پرویز کو اس کے بیٹے نے قتل کر دیا ہے اور پرویز کے نامہ چاک کرنے پر آپؐ نے پہلے ہی فرما دیا تھا کہ پرویز نے میرا نامہ (رقعہ) مبارک نہیں چاک کیا بلکہ اپنی سلطنت کو چاک کیا ہے۔

مشہور شیعہ مورخ حسین کاظم زادہ کی زبان سے سنئے......

جس دن سعد بن ابی وقاصؓ نے خلیفہ دوئم کی جانب سے ایران کو فتح کیا..... ایرانی اپنے دلوں کے اندر کینہ وانتقام کا جذبہ پالتے رہے۔ یہاں تک کہ شیعہ فرقہ کی بنیاد پڑجانے سے پورے طور پر اس کا اظہار کرنے لگے۔ صاحبان واقفیت واطلاع اس بات کو بخوبی جانتے اور مانتے ہیں کہ شیعیت کی بنیاد ابتداء میں اعتقادی مسائل نظری ونقلی اختلافات کے علاوہ ایک سیاسی مسئلہ پر بھی تھی آگے چل کر اس سیاسی مسئلہ کو یہی مصنف واضح کرکے لکھتا ہے کہ ایرانی ہرگز اس بات کو کبھی نہ بھول سکتے تھے نہ معاف کرسکتے تھے اور نہ قبول کرسکتے تھے۔ کہ مٹی پر ننگے پاؤں پھرنے والے عربوں نے جو جنگل وصحرا کے رہنے والے تھے ان کی مملکت پر تسلط کرلیا ہے۔ ان کے قدیم خزانوں کو لوٹ کر غارت کردیا ہے اور ہزاروں لوگوں کو قتل کردیا ہے۔

آگے چل کر یہی مصنف لکھتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے مدائن اور اس کے مفتوح علاقوں کے ہزاروں ایرانی قیدیوں کو آزاد کردیا۔ اس طرح تمام قیدی آزاد ہوگئے۔

ایرانیوں کی نفرت کا ایک اور واقعہ بھی اسی حسین کاظم زادہ صاحب کی زبانی سنئے........

ہرمزان ایرانی کو جو خوزستان کا سابق اور یکے از دو بزرگ زادگان وصاحب افسران تھا معہ ایک اور شخص کے قتل کردیا۔ کیونکہ ابو لؤ لؤ (حضرت عمرؓ کا قاتل) اکثر ہرمزان کے پاس جاتا رہتا تھا۔

حضرت عثمانؓ نے سیاست کو عدالت پر ترجیح دے کر خون بہا اپنے پاس سے دے کر عبیداللہ کو آزاد کردیا۔ حالانکہ حضرت علیؓ نے عبیداللہ کو قصاص میں قتل کردینے کا مشورہ دیا تھا۔

مصنف یہ واقعہ لکھنے کے بعد اس پر حاشیہ آرائی کرتے ہوئے لکھتا ہے اس معاملے نے ایرانیوں کے دلوں میں عمرؓ و عثمانؓ کے خلاف غصہ اور کینہ کو بھڑکایا اور حضرت علیؓ امیر المومنین کے ساتھ ان کی محبت کو اور زیادہ کردیا۔ ایرانی جو اپنے بادشاہ اور سرپرست سے محروم ہوگئے تھے اس دن سے حضرت علیؓ کو اپنا حامی اور مہربان سمجھنے لگے۔ ان کے اور ان کی اولاد کے حق میں اپنے اخلاص ومحبت کا اظہار کرنے لگے۔

حالانکہ یہ سب جھوٹ اور فریب ہے حضرت عثمانؓ نے عبیداللہؓ کو ہرمزان کے بیٹے تبازان کے حوالے کیا تھا ہرمزان بظاہر مسلمان تھا مگر درپردہ پکا اسلام دشمن مجوسی تھا اور اس کا بیٹا قبازان پکا مسلمان تھا اور اپنے باپ کی سازش سے بھی واقف تھا۔ اس عبیداللہ کو فتر کہ للہ یعنی اللہ کے واسطے چھوڑ دیا تھا۔

طبری اس واقعہ پر الگ عنوان قائم کرکے تبصرہ کرتا ہے۔ (طبری صفحہ 23 جلد 5)

حضرت عثمانؓ نے اپنے پلے سے کوئی خون بہا نہیں ادا کیا تھا یہ صرف عجمی سازش کی سحرکاری ہے اور لطف یہ کہ بڑے بڑے محققین اور مورخین نے اسے درست تسلیم کرلیا۔ اس طرح لونڈی اور غلام بنانے والا پہلا واقعہ بھی سراسر غلط ہے صرف اہواز کے مقام پر بغاوت ہوئی تو حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے بغاوت کچل کر وہاں کے لوگوں کو گرفتار کیا۔ مگر حضرت عمرؓ کے حکم سے سب چھوڑ دیئے گئے۔

مدائن کی فتح کے وقت بھی سب نے جزیہ دینا قبول کیا اور ذمی بنکر رہنا قبول و منظور کیا اور وہ بدستور اپنی جائیدادوں اور املاک پر قابض رہے صرف جلولا کی جنگ میں مال غنیمت کے علاوہ غلام اور لونڈیاں مسلمان لشکریوں کے ہاتھ میں آئیں ان میں اعلیٰ خاندان کی لڑکیاں بھی تھیں حضرت عمرؓ سبایا الجلوت سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ ایک دفعہ عبداللہ بن سبا نے حضرت ابو الدرداء کے سامنے بھی بڑے محتاط انداز میں اپنے خیالات کا اظہار کیا تو انہوں نے صاف کہہ دیا کہ تم مجھے یہودی معلوم ہوتے ہو۔ (حقیقت مذہب شیعہ ص 63)

عبادہ بن صامتؓ سے اس قسم کی گفتگو کی تو انہوں نے پکڑ کر دمشق میں حضرت معاویہؓ کے پاس بھیج دیا۔ انہوں نے اس کو شام سے نکال دیا۔

تاریخ میں شیعیت پر اجمالی نظر

بلاشبہ شیعہ مذہب کا بانی ٹھگنے قد اور کالے رنگ والا یمنی یہودی عبداللہ بن سبا تھا تاہم اس مذہب کی ابتدائی کارگزاری سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہو و مجوس اور عیسائیت کی اسلام دشمنی اور غیض و غضب نے شقاوت کی جو آخری شکل اختیار کی اور تین غیر مسلم طاقتوں کی ستم کاریوں سے جو مرکب اور ملغوبہ تیار ہوا اسی کا نام شیعیت یا سبائیت ہے۔ بعض لوگوں نے انہی کو رافضیت کا نام دیا۔

اس وقت دنیا میں تقریباً (70) ستر سے زائد مختلف الخیال اور مختلف العقائد گروہ اپنے آپ کو سچا شیعہ کہلانے کے مدعی ہیں۔ چنانچہ مشہور مستشرق ہنرلامن اپنی مشہور تالیف (اسلام معتقدات و آئین) میں لکھتا ہے: "حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جاہ طلب کثیر التعداد احباب نے تھوڑے ہی دنوں میں شیعہ جماعت کو بہت سے ایسے فرقوں میں منقسم کر دیا جو برابر ایک دوسرے پر سب و شتم کرتے تھے یہ لوگ سیاسی فہم و فراست سے عاری، رشک و حسد میں مبتلا اور منصب امامت کے بارے میں آپس ہی میں جو شدت کے ساتھ لڑتے جھگڑتے تھے وہ حکومت کے خلاف حزب مخالف کی صفت رکھتے تھے۔ ان لوگوں کی سازشوں اور ایسے لوگوں کی بغاوتوں کے حالات سے جو ناقص طور سے منظم کی گئیں۔ پہلی دو صدی کے واقعات ان سے بھرے پڑے ہیں۔

(ترجمہ: سر ڈینس ڈائریکٹر شعبہ السنیہ شرقیہ لنڈن یونیورسٹی صفحہ 143)

لندن کی مشہور لیوزک کمیٹی نے سلسلہ مذاہب مشرق کی چھٹی کتاب "مذہب تشیع" کے نام سے 1933ء میں شائع کی۔ اس کے مولف ڈوائٹ ایم ڈونالڈسن ہیں یہ صاحب (16) سولہ برس مشہد (ایران) میں رہے موصوف اپنی کتاب کے صفحہ نمبر 41 پر رقمطراز ہیں۔

"خلافت کے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دعاوی کو ان کے دوست محض سیاسی نصب العین نہیں بلکہ قضاوقدر کی طرف سے ان کا مقرر کردہ حق تصور کرتے تھے............ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک پرجوش واعظ عبداللہ بن سبا نے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی غرض سے ساری مملکت میں سیاحت کی تھی۔"

شیعہ کے کفریہ عقائد

تلخیص متفقہ فتویٰ (تاریخی فیصلہ صفحہ ۳۸)

قرآن مجید کے بارے میں شیعہ کا نقطۂ نظر

- تحریف اور تغیرو تبدل کے واقع ہونے میں قرآن، تورات و انجیل ہی کی طرح ہے اور منافقین امت پر مسلط ہو کر حاکم بن گئے وہ قرآن میں تحریف کرنے کے بارے میں اسی طریقہ پر چلے جو طریقہ بنی اسرائیل نے اختیار کیا۔ (فصل الخطاب صفحہ 70 بحوالہ بنیات صفحہ 62)

- وہ قرآن جو جبرئیلؑ، محمد ﷺ پر لے کر نازل ہوئے تھے اس میں سترہ ہزار آیتیں تھیں۔ (اصول کافی صفحہ 671 بحوالہ بنیات صفحہ 56)

- اصل قرآن میں بہت سا حصہ ساقط کر دیا گیا ہے۔ (صافی شرح اصول کافی جز ششم صفحہ 75 بحوالہ ایضاً صفحہ 56)

- جو روایات صاف طور پر بتاتی ہیں کہ قرآن میں عبارت، الفاظ اور اعراب کے لحاظ سے تحریف ہوئی ہے ان روایات کے صحیح ہونے اور ان کی تصدیق کرنے پر ہمارے اصحاب کا اتفاق ہے۔ (بحوالہ ایضاً صفحہ 65)

- یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ جو قرآن ہمارے پاس ہے وہ پورے کا پورا اس طرح نہیں ہے جس طرح محمد ﷺ پر نازل ہوا تھا بلکہ اس میں کچھ حصہ ایسا ہے جو اللہ تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے قرآن کے خلاف ہے اور کچھ حصے میں تغیرو تحریف واقع ہوئی ہے اور اس میں سے بہت سی چیزیں نکال دی گئی ہیں۔ (دیباچہ تفسیر صافی بحوالہ احسن الفتاویٰ جلد ۱، صفحہ 75)

- قرآن میں سے جو کچھ نکالا گیا ہے یا اس میں تحریف اور ردوبدل کیا گیا ہے اگر میں ان سب کو بیان کروں تو بات بہت لمبی ہو جائے اور وہ چیز ظاہر ہو جائے جس کے اظہار کی تقیہ اجازت نہیں دیتا۔ (احتجاج طبری مطبوعہ ایران صفحہ 128 بحوالہ ایضاً صفحہ 75)

- قرآن مجید میں ایسی باتیں بھی ہیں جو خدا نے نہیں کیں۔ (احتجاج طبری صفحہ 25 بحوالہ ایضاً صفحہ 81)

..... موجودہ قرآن میں خلافِ فصاحت اور قابل نفرت الفاظ موجود ہیں۔ (طبری صفحہ 30 بحوالہ ایضاً)

..... موجودہ قرآن کو اولیاء الدین کے دشمنوں نے جمع کیا۔ (ایضاً)

..... موجودہ قرآن کی ترتیب خدا کی مرضی کے خلاف ہے۔ (فصل الخطاب صفحہ 30 بحوالہ ایضاً)

..... حضرت علی کا نام قرآن میں کئی مقامات سے نکال دیا گیا۔ (دیباچہ تفسیر صافی بحوالہ ایضاً صفحہ 75)

..... آیت **ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فازفوزاً عظیماO** (پ نمبر22 س احزاب ' آیت 71) اس طرح نازل ہوئی تھی۔ **ومن یطع اللہ و رسولہ فی ولایۃ علی والائمۃ من بعدہ فقد فازفوزاً عظیماًO** یعنی جس نے حضرت علی اور ان کے بعد کے اماموں کے بارے میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی پس اس نے بہت بڑی کامیابی پائی۔
(اصول کافی صفحہ 262 بحوالہ ایضاً صفحہ 79)

..... آیت **فبدل الذین ظلموا قولاً غیرالذی قیل لھم فانزلنا علی الذین ظلموا رجزاً من السمآء بما کانو یفسقون** (پ نمبرا آیت نمبر51) اس طرح نازل ہوئے تھے۔ **فبدل الذین ظلموا ال محمد حقھم قولاً غیرالذی قیل لھم فانزلنا علی الذین ظلموا ال محمد حقھم رجزاً من السمآء بما کانو یفسقونO** یعنی ظالموں نے کہنے کے باوجو آل محمد کے حق کو بدل دیا اور آل محمد کے حق میں ظلم کرنے کی وجہ سے نافرمانوں پر ہم نے آسمانی عذاب نازل کیا۔ (اصول کافی صفحہ 267 بحوالہ ایضاً صفحہ 71)

..... آیت: **ولو انھم فعلوا ما یوعظون بہ لکان خیرالھم** (پ نمبر5' س نساء' آیت نمبر66) یہ اس طرح نازل کی گئی تھی۔ **ولو انھم فعلوا ما یوعظون بہ فی علی لکان خیرالھم** یعنی اگر یہ لوگ علی کے بارے میں کی گئی نصیحت پر عمل کریں تو ان کے لئے بہتر ہوگا۔ (اصول کافی صفحہ 268 بحوالہ ایضاً)

..... جو دعویٰ کرے کہ اس نے پورا قرآن جس طرح کہ وہ نازل ہوا ہے جمع کر لیا ہے وہ انتہائی درجہ کا جھوٹا ہے۔ پورا قرآن تو صرف حضرت علی اور ان کے بعد اماموں نے جمع کیا ہے۔ (صافی کتاب الحجہ بحوالہ بنیات صفحہ 102)

..... قرآن جس طرح نازل ہوا تھا اس کو رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے مطابق صرف امیرالمومنین علیہ السلام نے آپ کی وفات کے بعد چھ مہینے مشغول رہ کر جمع کیا تھا۔ جمع کرنے کے بعد اسے لے کر ان لوگوں کے پاس آئے جو رسول اللہ ﷺ کے بعد خلیفہ بن گئے تھے۔ آپ نے فرمایا! اللہ کی کتاب جس طرح نازل ہوئی ہے' وہ یہ ہے' پس ان سے عمر بن خطاب نے کہا کہ ہم کو تمہاری اور

تمہارے اس قرآن کی ضرورت نہیں تو امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ آج کے دن کے بعد اس کو نہ تم دیکھ سکو گے اور نہ کوئی اور دیکھ سکے گا جب تک کہ میرے بیٹے مہدی علیہ السلام کا ظہور ہو گا۔ اس قرآن میں بہت سی زیادات ہیں اور یہ تحریف سے خالی ہے۔ ..... جب مہدی ظاہر ہوں گے تو موجودہ قرآن آسمان کی طرف اٹھالیا جائے گا اور وہ اس قرآن کو نکال کر پیش فرمائیں گے، جس کو امیر المومنین علیہ السلام نے جمع فرمایا تھا۔

(انوار النعمانیہ، جلد دوم، طبع ایران، از سید نعمت اللہ الموسوی الجزائری صفحہ 357 تا صفحہ 364 بحوالہ بنیات صفحہ 59)

امامت کے بارے میں شیعہ کا نقطۂ نظر

(تاریخی فیصلہ صفحہ ۴۴)

- ..... نبی کریم کے بعد آں حضرت کے بارہ خلیفہ تھے، وہ حضرت علی سے لے کر امام مہدی تک بارہ امام برحق ہیں۔ جس طرح نبی کریم کو اللہ تعالیٰ نے نبی بنایا ہے اسی طرح .... بارہ اماموں کو خدا نے بنایا ہے۔ یہ بارہ امام نبی کریم کی طرح ہر گناہ سے پاک ہیں۔

(کیا ناصبی مسلمان ہیں؟ از غلام حسین نجفی صفحہ 253)

- ..... امامت اللہ عزو جل کی طرف سے متعین شخصوں کے لئے ایک عہد ہے امام کو بھی یہ حق نہیں ہے کہ اپنے بعد کے لئے نامزد امام کے سوا کسی دوسرے کی طرف امامت منتقل کر دے۔ (اصولی کافی صفحہ 170 بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 161)

- ..... امامت کا مرتبہ نبوت کے مرتبہ سے بالا تر ہے۔ (حیاۃ القلوب از باقر مجلسی جلد سوم طبع ایران صفحہ 201، بحوالہ بنیات صفحہ 78)

- ..... حق بات یہ ہے کہ کمالات و شرائط اور صفات میں پیغمبر اور امام کے درمیان کوئی فرق نہیں ہوتا۔

(حیات القلوب از باقر مجلسی جلد 3، صفحہ 3، بحوالہ ایضاً صفحہ 110)

- ..... ہمارے مذہب کی ضروریات یعنی بنیادی عقائد میں یہ عقیدہ بھی ہے کہ ہمارے اماموں کا وہ مقام ہے کہ اس تک کوئی مقرب فرشتہ اور کوئی نبی مرسل بھی نہیں پہنچ سکتا۔ (الحکومت الاسلامیہ از خمینی طبع ایران صفحہ 52 بحوالہ ایضاً صفحہ 79)

- ..... ائمہ اطہار سوائے جناب سرور کائنات ﷺ کے دیگر تمام انبیاء اولوالعزم وغیرہم سے افضل و اشرف ہیں۔

(احسن الفوائد فی شرح العقائد شیخ صدوق از محمد حسین مجتہد صفحہ 406 بحوالہ ایضاً)

- ..... ہمارے ائمہ معصومین کی تعلیمات قرآن کی تعلیمات ہی کے مثل ہیں۔ وہ کسی خاص طبقے اور کسی خاص دور کے لوگوں کے لئے مخصوص نہیں ہیں۔ وہ ہر زمانے اور ہر علاقے کے تمام انسانوں کے لئے ہیں اور قیامت تک ان تعلیمات کو نافذ کرنا اور ان کی اتباع کرنا واجب ہے۔ (الحکومتہ الاسلامیہ از خمینی صفحہ 113 بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 38)

نبی ﷺ کے بعد امیر المومنین علیہ السلام امام تھے' ان کے بعد حسن امام تھے' ان کے بعد حسین امام تھے' ان کے بعد .... جو اس کا انکار کرے وہ ایسا ہے جیسا کہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کی معرفت کا انکار کیا۔ (اصول کافی صفحہ 106 بحوالہ ایضاً صفحہ 121)

علی علیہ السلام کی ولایت کا مسئلہ انبیاء علیہم السلام کے تمام صحیفوں میں لکھا ہوا ہے اور اللہ نے کوئی ایسا رسول نہیں بھیجا جو محمد ﷺ کے نبی ہونے پر اور علی علیہ السلام کے وصی ہونے پر ایمان لانے کا حکم نہ لایا ہو اور اس نے اس کی تبلیغ نہ کی ہو۔
(اصول کافی صفحہ 276 بحوالہ ایضاً صفحہ 122)

حضرت علی کو فضیلت کا وہی درجہ اور مقام حاصل ہے جو محمد ﷺ کو حاصل تھا۔ (اصول کافی بحوالہ بنیات صفحہ 109)

اللہ نے بندوں پر علی کی اطاعت اسی طرح فرض کی تھی جس طرح محمدؐ کی اطاعت لوگوں پر فرض تھی۔ (رجال کشی صفحہ 265 بحوالہ ایضاً)

حضرت علی کی افضلیت بعد النبی کا منکر کافر ہے۔ (تحفہ حنفیہ از غلام حسین نجفی صفحہ 17)

جب قائم آل محمد (مہدی) ظاہر ہوں گے۔..... سب سے پہلے ان سے بیعت کرنے والے محمد ہوں گے اور ان کے بعد علی ہوں گے۔
(حق الیقین از باقر مجلسی مطبوعہ ایران صفحہ 139 بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 179)

جب ہمارے قائم (مہدی) ظاہر ہوں گے تو وہ عائشہ کو زندہ کریں گے اور اس پر حد جاری کریں گے۔ (ایضاً)

اللہ تعالیٰ ازل سے اپنی وحدانیت کے ساتھ منفرد رہا۔ پھر اس نے محمد اور علی اور فاطمہ کو پیدا کیا' پھر یہ لوگ ہزاروں صدیاں ٹھہرے رہے' اس کے بعد اللہ نے دنیا کی تمام چیزوں کو پیدا کیا۔ پھر ان مخلوقات کی تخلیق پر ان کو گواہ بنایا' ان کی اطاعت اور فرماں برداری ان تمام مخلوقات پر فرض کی اور ان مخلوقات کے معاملات ان کے سپرد کر دیئے۔ پس یہ حضرات جس چیز کو چاہتے ہیں حلال کر دیتے ہیں اور جس چیز کو چاہتے ہیں حرام کر دیتے ہیں۔ (اصول کافی صفحہ 278 بحوالہ ایضاً صفحہ 125)
یہاں محمد' علی اور فاطمہ سے مراد یہ تینوں حضرات اور ان کی نسل سے پیدا ہونے والے تمام ائمہ ہیں۔
(الصافی شرح اصول کافی جز سوم حصہ دوم صفحہ 149۔ بحوالہ ایضاً صفحہ 126)

امام معصوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و توفیق اس کے ساتھ ہوتی ہے۔ اللہ اس کو سیدھا رکھتا ہے۔ وہ غلطی' بھول چوک اور لغزش سے محفوظ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ معصومیت کی اس نعمت کے ساتھ اس کو مخصوص رکھتا ہے' تاکہ وہ اس کے بندوں پر اس کی حجت ہو اور اس کی مخلوق پر شاہد ہو۔ (اصول کافی صفحہ 121 بحوالہ ایضاً)

امام کی دس خاص نشانیاں ہیں۔ وہ بالکل پاک و صاف پیدا ہوتا ہے' ختنہ شدہ پیدا ہوتا ہے' پیدا ہو کر زمین پر آتا ہے تو اسطرح آتا ہے کہ دونوں ہتھیلیاں زمین پر رکھے ہوتا ہے اور بلند آواز سے کلمۂ شہادت پڑھتا ہے' اس کو کبھی جنابت (یعنی غسل کی ضرورت) نہیں

ہوتی، سونے کی حالت میں صرف اسکی آنکھ سوتی ہے اور دل بیدار رہتا ہے، اسکو کبھی جمائی نہیں آتی، نہ وہ کبھی انگڑائی لیتا ہے، وہ جسطرح آگے کی جانب دیکھتا ہے ایسطرح پیچھے کی جانب سے بھی دیکھتا ہے، اسکے پاخانہ میں مُشک کی سی خوشبو آتی ہے اور زمین کو اللہ کا حکم ہے کہ وہ اس کو چھپالے اور نگل لے اور جب وہ رسول اللہ ﷺ کی زرہ پہنتا ہے تو وہ اسے بالکل فٹ آتی ہے اور جب کوئی دوسرا وہی زرہ پہنتا ہے چاہے وہ لمبا ہو ٹھینگا وہ زرہ اسکو ایک بالشت بڑی رہتی ہے۔ (اصول کافی صفحہ 246، بحوالہ ایضاً صفحہ 128)

..... علی کی فضیلت محمد کی فضیلت جیسی ہے اور محمد کو اللہ کی تمام مخلوق پر فضیلت حاصل ہے اور علی کے کسی حکم پر اعتراض کرنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ اللہ اور اس کے رسول پر اعتراض کرنے والا ہے، کسی بڑی یا چھوٹی بات پر ان کا انکار کرنے والا، اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے درجہ پر ہے۔ امیرالمومنین اللہ کا وہ دروازہ تھے کہ ان کے سوا کسی اور دروازہ سے اللہ تک نہیں پہنچا جا سکتا، وہ اللہ کا ایسا راستہ تھے جو کوئی اس کے سوا کسی اور راستے پر چلا وہ ہلاک ہو جائے گا اور اسی طرح تمام ائمہ ہدیٰ کے لئے یکے بعد دیگرے فضیلت جاری ہے۔ (اصول کافی کتاب الحجہ۔ بحوالہ ایضاً صفحہ 133)

..... مولیٰ علی کا ہر فعل عین اسلام اور عین قرآن ہے اور آں جناب کے مخالفین خواہ عائشہ ہو، معاویہ ہو، مالک (بن انس) ہو اور ابن تیمیہ ہو یہ نواصب ہیں۔ (تحفۂ حنفیہ از غلام حسین نجفی صفحہ 70)

——— آل رسول کی روایات میں ناصبی کو کتے اور خنزیر سے زیادہ نجس کہا گیا ہے۔ (ایضاً صفحہ 195)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، کے بارے میں شیعہ کے کفریہ عقائد

(تاریخی فیصلہ صفحہ ۴۸)

..... رسول اللہ ﷺ کے دنیا سے رحلت فرما جانے کے بعد سوائے چار افراد علی ابن ابی طالب، مقداد، سلمان اور ابو ذر کے سواسب مرتد ہو گئے۔ (حیات القلوب از باقر مجلسی صفحہ 267 بحوالہ بینات صفحہ 106)

مرتد سے مراد ایسا کافر ہے جو اسلام لانے کے بعد دوبارہ کافر ہو جائے اور شرعی حکم کے مطابق یہ واجب القتل ہوتا ہے۔ (از مرتب)

..... جو تم نے ماں کے صحابہ، صحابہ کی رٹ لگائی ہوئی ہے، ان میں بقول تمہارے افضل تو تمہارے تین خلفاء ہیں اور کئی سو سال گزر چکے ہیں آج تک تمہارا بڑے سے بڑا عالم بھی ان بے چاروں کا ایمان تک ثابت نہیں کر سکا۔ (تحفہ حنفیہ از غلام حسین نجفی صفحہ 55)

..... اصل بات یہ ہے کہ ہمارے اور ہمارے برادران اسلام میں جو کچھ نزاع ہے وہ صرف اصحابِ ثلاثہ (ابوبکر، عمر، عثمان) کے بارے میں ہے۔ اہل سنت ان کو بعد از نبی تمام اصحابِ امت سے افضل جانتے ہیں اور ہم ان کو دولتِ ایمان و ایقان اور اخلاص سے تہی دامن جانتے ہیں۔ (تجلیاتِ صداقت از محمد حسین مجتہد صفحہ 204 بحوالہ بینات صفحہ 18)

ابوبکر و عمر اور ان کے رفقاء دل سے ایمان نہیں لائے تھے، انہوں نے (در طمع ریاست خود را بدین پیغمبر چسپانده بودند) خود کو حکمرانی کی لالچ میں پیغمبر علیہ السلام کے دین کے ساتھ چپکا رکھا تھا۔ (کشف الاسرار از خمینی صفحہ 112 بحوالہ بینات صفحہ 50)

شیخین (ابوبکر و عمر) قرآن کے واضح احکام کی مخالفت کیا کرتے تھے۔

(کشف الاسرار از خمینی صفحہ 115 زیر عنوانات "مخالفتہائے ابوبکر بانص قرآن" اور "مخالفتِ عمر با قرآن خدا") (بحوالہ ایرانی انقلاب از نعمانی صفحہ 61)

ابوبکر و عمر یہ دونوں قطعی کافر ہیں ان دونوں پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت۔

(الجامع الکافی، کتاب الروضہ صفحہ 62، بحوالہ بینات صفحہ 43)

جہنم میں ایک صندوق ہے جس میں بارہ آدمی بند ہیں۔ چھ پچھلی امتوں کے اور چھ اس امت کے ...... پچھلی امتوں کے چھ آدمی تو یہ ہیں: قابیل، نمرود، فرعون، صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا قاتل، بنی اسرائیل میں سے وہ دو آدمی ہیں جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ان کے دین کو بدل ڈالا اور ان کی امتوں کو گمراہ کیا۔ اور اس امت کے چھ آدمی یہ ہیں۔ دجال، ابوبکر، عمر، ابوعبیدہ بن الجراح، سالم مولیٰ حذیفہ، سعید بن العاص۔ (جلاء العیون باقر مجلسی صفحہ 147، بحوالہ بینات صفحہ 44)

شیطان نے اللہ تعالیٰ سے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ تو نے مجھ سے زیادہ بدبخت کوئی مخلوق پیدا نہیں کی ہوگی، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے ایسی مخلوق بھی پیدا کی ہے جو تجھ سے بھی زیادہ بدبخت ہے۔ تو جہنم کے داروغہ کے پاس جا تاکہ وہ تجھ کو اس مخلوق کی صورت اور اس کی جگہ دکھلا دے تو میں جہنم کے داروغہ کے پاس گیا...... وہ مجھے جہنم کی طرف لے گیا...... وہ مجھے جس طبقے میں لے جاتا اس میں سے ایسی آگ نکلتی جو اس سے پہلے سب طبقوں کی آگ سے زیادہ تاریک اور زیادہ گرم ہوتی یہاں تک کہ وہ مجھے جہنم کے ساتویں طبقہ میں لے گیا...... میں نے جہنم کے اس ساتویں طبقہ میں دو آدمیوں کو دیکھا کہ ان کی گردنوں میں آگ کی زنجیریں ہیں اور ان کو اوپر کی جانب لٹکا دیا گیا ہے اور ان کے سر پر دو گروہ ہیں اور ان دونوں پر آگ کے گرز مارتے ہیں۔ میں نے کہا یہ دونوں کون ہیں؟ اس نے کہا...... یہ ابوبکر اور عمر ہیں۔ (حق الیقین باقر مجلسی صفحہ 509، 510 بحوالہ بینات صفحہ 46)

پس ان دو منافق مردوں (ابوبکر و عمر) اور دو منافق عورتوں (عائشہ و حفصہ) نے باہم اتفاق کر لیا کہ آں حضرت ﷺ کو زہر دے کر شہید کر دیا جائے۔ (حیات القلوب جلد 2، صفحہ 745 بحوالہ ایران انقلاب صفحہ 222)

جو کردار نوح اور لوط نبی کی بیویوں نے ان نبیوں کے خلاف ادا کیا تھا وہی کردار جناب عائشہ بنت ابی بکر اور جناب حفصہ بنت عمر نے اپنے شوہر پیغمبر اسلام کے خلاف ادا کیا۔ (سہم مسموم از غلام حسین نجفی صفحہ 20)

جس طرح نوح اور لوط کی بیویاں طیبات میں داخل نہیں اسی طرح جناب عائشہ اور حفصہ بھی طیبات میں داخل نہیں۔ (ایضاً صفحہ 21)

..... کسی عاقل کیلئے اس بات کی گنجائش نہیں کہ وہ عمر کے کافر ہونے میں شک کرے پس خدا و رسول کی لعنت ہو عمر پر اور اس شخص پر جو اسکو مسلمان سمجھے اور ہر اس شخص پر جو کہ عمر پر لعنت کرنے کے معاملہ میں توقف کرے۔ (جلاء العیون باقر مجلسی صفحہ 45 بحوالہ بینات صفحہ 45)

..... عائشہ ناصبہ ہو کر مری ہے۔ (تحفہ حنفیہ از غلام حسین نجفی صفحہ 41)
آل رسول کی روایات میں ناصبی کو کتے اور خنزیر سے زیادہ نجس کہا گیا ہے۔ (ایضاً صفحہ 115)

..... ہم نے ان (عائشہ) کے ماں ہونے کا انکار کب کیا ہے مگر اس سے ان کا مومنہ ہونا تو ثابت نہیں ہوتا ماں ہونا اور ہے اور مومنہ ہونا اور۔ (تجلیاتِ صداقت محمد حسین مجتہد صفحہ 478) (بحوالہ بینات صفحہ 19)

..... ہم ایسے خدا کو پوجتے اور جانتے ہیں کہ جس کے کام عقل کے مطابق ہوں نہ کہ اس خدا کو جو یزید، معاویہ اور عثمان جیسے ظالموں اور بدقماشوں کو حکومت دے دے۔ (کشف الاسرار از خمینی صفحہ 107، بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 61)

..... ابن عمر کافر تھا (تحفہ حنفیہ از نجفی صفحہ 41)—— انس بن مالک بھی منافقین اشرار اور مخالفین اہل بیت اطہار سے تھا (ایضاً صفحہ 34)—— عبداللہ بن مسعود کافر مرتد تھا (ایضاً صفحہ 36)—— عبداللہ بن زبیر کافر اور مرتد تھا (ایضاً صفحہ 35)—— ابو موسیٰ اشعری منافقین اشرار، ملعونین احمد مختار اور دشمنان اہل بیت اطہار سے تھا (ایضاً صفحہ 37)—— ابو ہریرہ صرف پیٹ بھرنے کی خاطر نبی کریم کے ساتھ لگا ہوا تھا۔ (ایضاً صفحہ 32) —— بلی کا باپ صحابی، ابو هریرۃ کافر ہوگیا۔ (ایضاً صفحہ 267)

..... ان الذین امنوا ثم کفروا ثم امنوا ثم کفروا ثم ازدادو کفرالم یکن اللہ لیغفرلھم ولا لیھدیھم سبیلاً ○ (پ نمبر 5، سورۃ نساء آیت نمبر 137) (بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے پھر کافر ہو گئے، پھر ایمان لائے پھر کافر ہو گئے پھر وہ کفر میں بڑھ گئے، ایسے لوگوں کی نہ تو اللہ بخشش فرمائے گا اور نہ انہیں ہدایت دے گا) قرآن مجید کی یہ آیت ابوبکر، عمر، عثمان کے بارے میں نازل ہوئی ہے یہ تینوں شروع میں رسول اللہ ﷺ پر ایمان لائے اور جب ان کے سامنے حضرت علی کی ولایت و امامت کا مسئلہ پیش کیا گیا...... تو یہ تینوں اس سے منکر ہو کر کافر ہو گئے...... پھر حضور کے فرمانے سے امیر المومنین کی بیعت کر کے ایمان لے آئے، رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد امیر المومنین کی بیعت کا انکار کر کے پھر کافر ہو گئے اور پھر کفر میں اتنے بڑھ گئے کہ انہوں نے ان لوگوں سے بھی بیعت لے لی جو امیر المومنین سے بیعت کر چکے تھے یہاں تک کہ ان میں ایمان کی معمولی ترین مقدار بھی باقی نہ رہی۔ (اصول کافی صفحہ 265، بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 158)

..... ان الذین ارتدوا علی ادبارھم من بعد ما تبین لھم الھدی (پ نمبر 26، سورۃ "محمد" آیت نمبر 25) جب ہدایت واضح ہو کر ان کے سامنے آگئی تو وہ لوگ کفر کی حالت میں پلٹ کر مرتد ہو گئے) اس آیت میں ابوبکر، عمر اور عثمان مراد ہیں جو امیر المومنین علی علیہ السلام کی ولایت ترک کر دینے کی وجہ سے مرتد ہو گئے۔ (ایضاً)

ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان (پ نمبر26، س حجرات آیت نمبر7) اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل میں ایمان کی محبت پیدا کر دی اور تمہیں کفر، فسق یعنی بدترین گناہ اور عصیان یعنی نافرمانی سے نفرت دلائی) اس آیت میں ایمان سے امیر المومنین علیہ السلام کفر سے اول (ابوبکر) فسق سے ثانی (عمر) اور عصیان سے ثالث (عثمان) مراد ہیں۔ (اصول کافی صفحہ 269 بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 158)

صاحب الامر (امام مہدی) مکہ معظمہ کے بعد مدینہ جائیں گے۔ ...... حکم دیں گے کہ دونوں (ابوبکر و عمر) کو ان کی قبروں سے باہر نکالا جائے۔ ...... ان کا کفن اتار کر ان کی لاشوں کو ایک بالکل سوکھے درخت پر لٹکا دیا جائے۔ ...... وہ سوکھا درخت جس پر لاشیں لٹکائی جائیں گی ایک دم سرسبز ہو جائے گا۔ ...... اور جب خبر مشہور ہو گی تو لوگ ...... دیکھنے کے شوق میں دور دور سے مدینہ آجائیں گے۔ ...... ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ جو لوگ ان لوگوں سے محبت و عقیدت رکھتے ہیں وہ الگ کھڑے ہو جائیں۔ ...... اس کے بعد صاحب الامر فرمائیں گے۔ ان دونوں (ابوبکر و عمر) سے بیزاری کا اظہار کرو ورنہ تم پر ابھی خدا کا عذاب آئے گا۔ وہ لوگ جواب دیں گے ہم ان کے بجائے تم سے بیزاری ظاہر کرتے ہیں اور ان لوگوں سے جو تم پر ایمان لائے اور جنہوں نے تمہارے کہنے سے ان بزرگوں کو قبروں سے نکال کر ان کے ساتھ توہین کا معاملہ کیا۔ ان لوگوں کا جواب سن کر امام مہدی کالی آندھی کو حکم دیں گے کہ ان سب کو موت کے گھاٹ اتار دے۔ پھر امام مہدی حکم دیں گے کہ ان دونوں کی لاشوں کو درخت سے اتارا جائے پھر ان دونوں کو قدرتِ الٰہی سے زندہ کریں گے اور حکم دیں گے کہ تمام مخلوق جمع ہو پھر یہ ہو گا کہ دنیا کا آغاز سے اس کے ختم تک جو بھی ظلم اور جو بھی کفر ہوا ہو گا اس سب کا گناہ ان دونوں پر لازم کیا جائے گا۔ ...... جو بھی خون ناحق کیا گیا ہو گا، کسی عورت کے ساتھ جہاں کہیں بھی زنا کیا گیا ہو گا، جو سود یا حرام مال کھایا گیا ہو گا اور جو ظلم و ستم امام غائب کے ظہور تک دنیا میں کیا گیا ہو گا۔ ان سب کو ان دونوں کے سامنے گنایا جائے گا۔ ...... وہ دونوں اقرار کریں گے کہ اگر پہلے ہی دن خلیفہ برحق یعنی حضرۃ علی کا حق وہ غصب نہ کرتے تو ان گناہوں میں سے کوئی بھی نہ ہوتا۔ اس کے بعد صاحب الامر حکم دیں گے کہ جو لوگ موجود ہیں وہ ان دونوں سے قصاص لیں اور ان کو سزا دی جائے۔ ...... پھر صاحب الامر حکم دیں گے کہ ان دونوں کو درخت پر لٹکا دیا جائے اور آگ کو حکم دیں گے کہ ان دونوں کو درخت سمیت جلا کر راکھ کر دے اور ہوا کو حکم دیں گے کہ ان کی راکھ کو دریاؤں پر چھڑک دے۔ ...... اس طریقہ سے دن رات میں ان دونوں کو ہزار بار موت دی جائے گی اور زندہ کیا جائے گا۔ اس کے بعد خدا جہاں چاہے گا ان کو لے جائے گا اور عذاب دیتا رہے گا۔

(حق الیقین باقر مجلسی صفحہ 145۔ بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 214 تا صفحہ 219)

شیعہ کے بارے میں

پہلے اکابرین اسلام کے فتاویٰ جات

⊙..... **رسول اللہ ﷺ:**

"جب تم دیکھو کہ لوگ میرے اصحاب کو بُرا کہہ رہے ہیں تو تم فوراً کہو اللہ کی لعنت ہو تمہارے شر پر"۔ (رواہ الترمذی) (بینات صفحہ 155)

⊙..... **حضرت علی رضی اللہ عنہ:**

"اگر میں اپنے شیعوں کو جانچوں تو یہ زبانی دعویٰ کرنے والے اور باتیں بنانے والے نکلیں گے اور اگر ان کا امتحان لوں تو یہ سب مرتد نکلیں گے"۔ (روضۂ کلینی صفحہ 107، بحوالہ احسن الفتاویٰ جلد اول صفحہ 84)

⊙..... **امام شعبی رحمتہ اللہ علیہ (تابعی):**

میں تمہیں خواہشات کے غلام اور گمراہ رافضیوں سے اور ان کے شر سے بچنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ کیونکہ یہ مسلمانوں سے نفرت و بغض رکھتے ہیں۔ (منہاج السنۃ جلد 1، صفحہ 7، بحوالہ بینات صفحہ 130)

⊙..... **امام مالک رحمتہ اللہ علیہ (تبع تابعی):**

امام صاحب نے سورۃ فتح کے آخری رکوع کی آیت لیغیظ بھم الکفار کو رافضیوں کے کفر کی قرآنی دلیل قرار دیا اور یہ اصول بیان فرمایا کہ جو صحابہ سے جلے وہ کافر ہے اور اس سلسلہ میں علماء کی کثیر تعداد نے امام صاحب کی تائید کی ہے۔

(الاعتصام جلد 2، صفحہ 1261 بحوالہ بینات صفحہ 122، 125، 154)، تفسیر ابن کثیر و تفسیر روح المعانی پارہ نمبر 26 سورۃ فتح آخری رکوع)

محدث ابوذرعہ رازی رحمتہ اللہ علیہ:

"جب تو کسی آدمی کو دیکھے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ میں سے کسی کو ناقص قرار دے رہا ہے۔ پس تو سمجھ جا کہ یقیناً وہ زندیق ہے۔ (الاصابہ فی تمیز الصحابہ جلد ۱، صفحہ 10، بحوالہ بینات صفحہ 156)

ابن حزم اندلسی رحمتہ اللہ علیہ (پانچویں صدی ہجری):

پورا فرقہ امامیہ چاہے اس کے متقدمین ہوں یا متاخرین اس بات کا قائل ہے کہ قرآن بدل ڈالا گیا ہے اور اس میں وہ کچھ بڑھایا گیا ہے جو اس میں نہیں تھا اور اس میں سے بہت کچھ کم بھی کیا گیا ہے۔ (النحل فی الملل جلد 3، صفحہ 181، بحوالہ ایضاً صفحہ 81)

روافض مسلمانوں میں شامل نہیں۔ (النحل ج نمبر2، صفحہ 78 بحوالہ ایضاً صفحہ 82)

قاضی عیاض مالکی رحمتہ اللہ علیہ (چھٹی صدی ہجری):

"جو شخص ایسی بات کہے کہ جس سے امت گمراہ قرار پائے اور صحابہ کرامؓ کی تکفیر ہو ہم اسے قطعیت کے ساتھ کافر قرار دیں گے"

——— "اسی طرح ہم اس شخص کو بھی قطعیت کے ساتھ کافر قرار دیں گے جو قرآن کا یا اس کے کسی ایک حرف کا انکار کرے یا اس میں کوئی تبدیلی کرے یا زیادتی کرے"

——— "اسی طرح ہم غالی شیعوں کو ان کے اس قول کی وجہ سے قطعی کافر قرار دیتے ہیں کہ ان کے اماموں کا درجہ نبیوں سے اونچا ہے"۔ (کتاب الشفاء، جلد 2، صفحہ 286، 281، 290، بحوالہ ایضاً صفحہ 82، 83)

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ (چھٹی صدی ہجری):

"شیعوں کے تمام گروہ اس پر متفق ہیں کہ امام کا تعین اللہ تعالیٰ کے واضح حکم سے ہوتا ہے، وہ معصوم ہوتا ہے۔——— حضرت علی تمام صحابہ سے افضل ہیں۔——— رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت علی کو امام و خلیفہ نہ ماننے کی وجہ سے چند ایک کے سوا تمام صحابہ مرتد ہو گئے۔——— ان کا عقیدہ ہے کہ امام کو دنیا اور دین کی تمام چیزوں کا علم ہوتا ہے۔——— یہودیوں نے تورات میں تحریف کی اسی طرح روافض بھی اپنے اس دعویٰ کی وجہ سے کہ قرآن میں تبدیلی کی گئی ہے، قرآن مجید میں تحریف کے مرتکب ہوئے ہیں۔ (غنیتہ الطالبین صفحہ 156 تا 162، بحوالہ ایضاً صفحہ 82 تا 85)

امام فخرالدین رازی رحمتہ اللہ علیہ:

رافضیوں کی طرف سے قرآن مجید کا تحریف کا دعویٰ اسلام کو باطل کر دیتا ہے۔ (تفسیر کبیر بحوالہ ایضاً صفحہ 118)

علامہ کمال الدین ابن ہمام رحمتہ اللہ علیہ (ساتویں صدی ہجری):

اگر رافضی صدیق و عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کا منکر ہے تو وہ کافر ہے۔ (فتح القدیر جلد اول باب الامامت بحوالہ ایضاً صفحہ 88)

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمتہ اللہ علیہ (آٹھویں صدی ہجری):

۔ عصر حاضر کے ان مرتدین سے اللہ کی پناہ! یہ لوگ کھلم کھلا اللہ، اس کے رسول ﷺ، اس کی کتاب اور اس کے دین کے دشمن ہیں۔ اسلام سے خارج ہیں۔ ــــ یہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں سے عداوت رکھنے والے ہیں اور اسی طرح کے مرتد اور کافر ہیں جیسے وہ مرتدین تھے جن سے صدیق رضی اللہ عنہ نے جنگ کی تھی۔ (منہاج السنۃ جلد 2، صفحہ 198 تا 200، بحوالہ ایضاً صفحہ 26)

ــــ اگر کوئی صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کو جائز سمجھ کر کرے تو وہ کافر ہے۔ .... صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کرنے والا سزائے موت کا مستحق ہے .... جو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان میں گالی بکے وہ کافر ہے۔ .... رافضی کا ذبیحہ حرام ہے۔ حالانکہ اہل کتاب (یہودیوں اور عیسائیوں) کا ذبیحہ جائز ہے اور روافض کا ذبیحہ کھانا اس لئے جائز نہیں کہ شرعی حکم کے لحاظ سے یہ مرتد ہیں۔
(الصارم المسلول صفحہ 575 بحوالہ ایضاً 85 تا 87)

فتاویٰ بزازیہ (نویں صدی ہجری):

ــــ ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا منکر کافر ہے، عثمان، علی، طلحہ، زبیر اور عائشہ رضی اللہ عنہم کو کافر کہنے والے کو کافر کہنا واجب ہے۔ (جلد 6، صفحہ 318، بحوالہ بینات صفحہ 157)

علامہ ابو السعود شیخ الاسلام و مفتی اعظم سلطنت عثمانیہ (دسویں صدی ہجری):

شیعوں سے جنگ جہاد اکبر ہے اور ان سے جنگ میں ہمارا جو آدمی مارا جائے گا وہ شہید ہوگا۔ ــــ شیعہ اسلامی فرقوں سے خارج ہیں۔ ــــ ان کا کفر ایک سطح پر نہیں رہتا بلکہ بتدریج بڑھتا رہتا ہے۔ ــــ ہمارے گزشتہ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ ان پر تلوار اٹھانا جائز ہے اور یہ کہ ان کے کافر ہونے میں جس کو شک ہو وہ خود کفر کا مرتکب قرار دیا جائے گا۔ چنانچہ امام اعظم، امام سفیان ثوری، امام اوزاعی کا مسلک یہ ہے کہ اگر یہ لوگ توبہ کر کے اسلام میں آجائیں تو انہیں قتل نہیں کیا جائے گا اور امید کی جا سکتی ہے کہ دوسرے کافروں کی طرح توبہ کے بعد ان کی بخشش ہو جائے گی لیکن امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام لیث بن سعد اور بہت سے ائمہ کبار کا مسلک یہ ہے کہ نہ ان کی توبہ قبول کی جائے گی اور نہ ان کے اسلام لانے کا اعتبار کیا جائے گا بلکہ حد جاری کرتے ہوئے ان کو قتل کر دیا جائے گا۔ (رسائل ابن عابدین شامی طبع سہیل اکیڈمی لاہور جلد ا، صفحہ 369، بحوالہ بینات صفحہ 27)

علامہ علی قاری رحمتہ اللہ علیہ (گیارہویں صدی ہجری):

یہ لوگ اکثر صحابہ کے کفر کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ ـــــ اس لئے ان کے کفر پر سب کا اجماع ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں۔

(تتمہ مظاہر حق۔ بحوالہ ایضاً صفحہ 87)

ـــــ جو شخص شیخین (ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ) کی خلافت کا انکار کرے تو وہ کافر قرار دیا جائے گا کیونکہ ان دونوں کی خلافت پر صحابہ کا اجماع ہے۔ (شرح فقہ اکبر صفحہ 198، بحوالہ ایضاً صفحہ 112)

حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ (گیارہویں صدی ہجری):

ـــــ صحابہ پر طعن کرنا درحقیقت پیغمبر پر طعن کرنا ہے۔ جس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی توقیر نہ کی وہ رسول اللہ ﷺ پر ایمان لایا ہی کب؟ .... جو احکام شرعیہ قرآن و احادیث کی راہ سے ہم تک پہنچے ہیں وہ صحابہ کے ذریعے سے ہی تو پہنچے ہیں۔ صحابہ قابل طعن ہوں گے تو انہوں نے جو چیزیں نقل کی ہیں وہ بھی قابل طعن ہوں گی۔ .... ان میں سے کسی پر طعن و تبرا کرنا دین پر طعن کرنا ہے۔ (مکتوب امام ربانی بنام مرزا فتح اللہ شیرازی بحوالہ ایضاً صفحہ 152)

ـــــ اس میں شک نہیں کہ شیخینؓ صحابہؓ میں سب سے افضل ہیں۔ پس یہ بات ظاہر ہے کہ ان کی تکفیر بلکہ تنقیص بھی کفر، زندیقی اور گمراہی کا موجب ہے۔ (ردِ روافض صفحہ 31، بحوالہ ایضاً صفحہ 12)

فتاویٰ عالمگیری:

رافضی اگر شیخین (صدیق رضی اللہ عنہ و فاروق رضی اللہ عنہ) کی شان میں گستاخی کرے اور ان پر لعنت کرے تو وہ کافر ہے۔ .... روافض دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام وہ ہیں جو شریعت میں مرتدین کے ہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد 2، صفحہ 268، 269 بحوالہ ایضاً صفحہ 88)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ (بارہویں صدی ہجری):

ـــــ شیعوں کی اصطلاح میں امام معصوم ہوتا ہے، اس کی اطاعت فرض ہوتی ہے۔ اللہ کی طرف سے مخلوق کی ہدایت کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔ اس پر باطنی وحی آتی ہے۔ پس درحقیقت وہ ختم نبوت کے منکر ہیں۔ اگرچہ زبان سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء کہتے ہیں۔ (تفہیمات الہیہ صفحہ 244، بحوالہ ایضاً صفحہ 78)

ـــــ اگر کوئی خود کو مسلمان کہتا ہے لیکن بعض ایسی دینی حقیقتوں کی جن کا ثبوت رسول اللہ ﷺ سے قطعی ہے ایسی تشریح و تاویل کرتا ہے جو صحابہؓ، تابعین اور اجماع امت کے خلاف ہے۔ تو اس کو زندیق کہا جائے گا۔ ـــــ وہ لوگ زندیق ہیں جو کہتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ اہل جنت میں سے نہیں ہیں۔ ـــــ جو یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ لیکن اس

کامطلب یہ ہے کہ آپ کے بعد کسی کو نبی نہ کہا جائے گا۔ لیکن نبوت کی جو حقیقت ہے یعنی کسی انسان کا اللہ کی طرف سے مبعوث ہونا اس کی اطاعت کا فرض ہونا اور اس کا معصوم ہونا' یہ سب ہمارے اماموں کو حاصل ہے۔ تو یہ عقیدہ رکھنے والے زندیق ہیں اور جمہور متاخرین حنفیہ و شافعیہ کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ واجب القتل ہیں۔ (مسویٰ شرح مؤطا جلد دوم' بحوالہ ایضاً صفحہ 91)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ (تیرہویں صدی ہجری):

فرقہ امامیہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت سے منکر ہیں اور کتب فقہ میں مذکور ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا جس نے انکار کیا وہ اجماع امت کا منکر ہوا وہ کافر ہو گیا۔۔۔۔ حنفی مسلک کے مطابق امامیہ شیعہ شرعی حکم کے لحاظ سے مرتد ہیں۔
(فتاویٰ عزیزیہ' بحوالہ بینات صفحہ 158' 163)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ:

شیخین (ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ) کو برا بھلا کہنے سے کافر ہو جاتا ہے۔ (مالا بدمنہ بحوالہ بینات صفحہ 138)

۔۔۔۔ جو شیعہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگاتے ہیں وہ مومن نہیں ہیں۔ (تفسیر مظہری اردو جلد 8 صفحہ 306)

درمختار (حنفی مسلک کا فقہی مجموعہ):

شیخین میں سے کسی ایک کو برا بھلا کہنے والا یا ان میں سے کسی پر طعن کرنے والا کافر ہے اور اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔
(درمختار جلد 4' بحوالہ بینات صفحہ 158)

علامہ ابن عابدین شامی رحمتہ اللہ علیہ:

جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائے یا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکار کرے تو اس کے کفر میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں۔
(ردالمختار جلد 2' صفحہ 294' بحوالہ بینات صفحہ 81)

مولانا عبدالباری فرنگی محلی رحمتہ اللہ علیہ:

جو اہل اہواء دعویٰ اسلام کے باوجود ضروریات دین میں سے کسی بات کے منکر ہوں۔ خواہ ان کا انکار کسی رکیک تاویل ہی کی بنیاد پر ہو ان کے کفر میں اور ترکہ کے مستحق نہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں جیسا کہ غالی روافض کا معاملہ ہے جو قطعیات دین کی تکذیب اور ادعاء تحریفِ قرآن وغیرہ کی وجہ سے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں۔ (بینات صفحہ 117)

مولانا رشید احمد گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ:

شیعہ بے ادب ہر چند کلمۂ توحید زبان سے کہے لیکن مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اگر ایک آیت قرآن شریف کا کوئی کلمہ گو منکر و مکذب ہو تو وہ کافر ہوتا ہے۔ کلمہ پڑھنے اور قبلہ کی طرف منہ کرنے سے مومن نہیں ہوتا۔ ..... اذیت محبوبہ رسول خدا' اذیت رسول اللہ ہے اور موذی رسول کا کافر ہے۔ ..... ایسے شریروں کی تکفیر و تفسیق ہر مسلمان پر واجب ہے۔ (ہدایتہ الشیعہ صفحہ 14' بحوالہ بینات صفحہ 138)

مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمتہ اللہ علیہ (چودہویں صدی ہجری):

محققین کے نزدیک سبی روافض کافر بحکم مرتد ہیں۔ لہٰذا ان کا ذبیحہ حلال نہیں۔

(فتاویٰ مظاہر علوم اول صفحہ 213، کتاب الذبائح بحوالہ بینات صفحہ 126)

فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ:

——— رافضی تبرائی جو حضرات شیخین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، فاروق اعظم رضی اللہ عنہ، خواہ ان میں سے ایک کی شان پاک میں گستاخ کرے اگرچہ صرف اسی قدر کہ انہیں امام و خلیفہ برحق نہ مانے۔ کتبِ معتدہ فقہ حنفی کی تصریحات اور عامہ ائمہ ترجیح و فتویٰ کی تصحیحات پر مطلقاً کافر ہیں۔

——— یہ حکم فقہی تبرائی رافضیوں کا ہے اگرچہ تبراو انکار خلافتِ شیخین رضی اللہ عنہما کے سوا ضروریات دین کا انکار نہ کرتے ہوں۔ **والاحوط مافیہ قول المتکلمین انھم ضلال من کلاب النار و کفار دبہ ناخذ** (یعنی یہ گمراہ ہیں، جہنم کی آگ کے کتے ہیں اور کافر ہیں) اور روافض زمانہ تو ہرگز صرف تبرائی نہیں علی العموم منکران ضروریات دین اور باجماع مسلمین یقیناً قطعاً کفار مرتدین ہیں۔ یہاں تک کہ علماء کرام نے تصریح فرمائی کہ جو انہیں کافر نہ جانیں وہ خود کافر ہے۔ ——— بہت سے عقائد کفریہ کے علاوہ وہ کفر صریح میں ان کے عالم، جاہل، مرد، عورت، چھوٹے، بڑے سب بالاتفاق گرفتار ہیں!

کفر اول:

قرآن عظیم کو ناقص بتاتے ہیں۔ .... اور جو شخص قرآن مجید میں زیادت، نقص یا تبدیل، کسی طرح کے تصرف بشری کا دخل مانے یا اسے محتمل جانے بالاجماع کافر و مرتد ہے۔

کفر دوم:

ان کا ہر متنفس سیدنا امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہ الکریم و دیگر ائمہ طاہرین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو حضرات عالیات انبیاء سابقین علیہم الصلوت و التحیات سے افضل بتاتا ہے اور جو کسی غیر نبی کو نبی سے افضل کہے بہ اجماع مسلمین کافر بے دین ہے۔

——— بالجملہ ان رافضیوں بترائیوں کے باب میں حکم قطعی اجماعی یہ ہے کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں۔ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے۔ ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے۔ (معاذ اللہ)، مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہر الٰہی ہے۔ اگر مرد سنی اور عورت ان خبیثوں کی ہو جب بھی ہرگز نکاح نہ ہوگا۔ محض زنا ہوگا اولاد الزنا ہوگی۔ باپ کا ترکہ نہ پائے گی اگرچہ اولاد بھی سنی ہی ہو کہ شرعاً ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں، عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی، نہ مہر کی کہ زانیہ کے لئے مہر نہیں۔ رافضی اپنے کسی قریب حتیٰ کہ باپ بیٹے، ماں بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پا سکتا۔ ان کے مرد، عورت، عالم، جاہل کسی سے میل جول، سلام کلام سب سخت

کبیرہ اشد حرام جو ان کے ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر پھر بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے باجماع تمام ائمہ دین خود کافر بے دین ہے اور اس کے لئے بھی یہی احکام ہیں جو ان کے لئے مذکور ہوئے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو بگوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کر کے سچے پکے مسلمان سنی بنیں۔ (ردالرفضہ بحوالہ بینات صفحہ 117، 118، 222)

..... مولانا محمد انور شاہ کاشمیری رحمتہ اللہ علیہ:

اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ میں سے کسی ایک کی خلافت کا منکر بھی کافر ہے۔
(اکفار الملحدین صفحہ 51 ایضاً صفحہ 156)

..... مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنوی رحمتہ اللہ علیہ:

شیعہ اثنا عشری قطعاً خارج از اسلام ہیں۔ ہمارے علماء سابقین کو چونکہ ان کے مذہب کی حقیقت کماحقہ معلوم نہ تھی بوجہ اس کے کہ یہ لوگ اپنے مذہب کو چھپاتے ہیں اور کتابیں بھی ان کی نایاب تھیں لہٰذا بعض محققین نے بنابر احتیاط ان کی تکفیر نہیں کی تھیں مگر آج ان کی کتابیں نایاب نہیں رہیں اور ان کے مذہب کی حقیقت منکشف ہوگئی۔ اس لئے تمام محققین ان کی تکفیر پر متفق ہو گئے ہیں۔ ضروریات دین کا انکار قطعاً کفر ہے۔ اور قرآن شریف ضروریات دین میں سب سے اعلیٰ و ارفع چیز ہے اور شیعہ بلا اختلاف کیا ان کے متقدمین اور کیا متاخرین سب کے سب تحریف قرآن کے قائل ہیں۔ ان کی معتبر کتابوں میں زائد از دو ہزار روایات تحریف قرآن کی موجود ہیں۔ .... ان کے علماء کا اقرار رہا ہے کہ یہ روایات متواتر ہیں۔ تحریف قرآن پر صریح الدلالتہ ہیں۔ .... شیعوں کا کفر بر بنائے عقیدہ تحریفِ قرآن محل تردد نہیں ہے۔ .... لہٰذا شیعوں کے ساتھ مناکحت قطعاً ناجائز اور ان کا ذبیحہ حرام ان کا چندہ مسجد میں لینا ناروا ہے۔ ان کا جنازہ پڑھنا یا ان کو جنازہ میں شریک کرنا جائز نہیں ہے۔ ان کی مذہبی تعلیم ان کی کتابوں میں یہ ہے کہ سینوں کے جنازہ میں شریک ہو کر یہ دعاء کرنا چاہئے کہ یا اللہ! اس کی قبر کو آگ سے بھر دے اور اس پر عذاب نازل کر۔ (بینات صفحہ 170، 171)

اس فتویٰ کو مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، مولانا عبدالرحمٰن امروہیؒ، مولانا اعزاز علیؒ، مولانا مفتی مہدی حسن شاہ جہان پوریؒ، مولانا قاری محمد طیبؒ، مولانا مفتی محمد شفیعؒ سمیت متعدد اکابر علماء اور اصحاب فتویٰ کی تصدیق اور حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی علیحدہ تحریر میں توثیق حاصل ہے۔

..... مولانا مفتی محمود رحمتہ اللہ علیہ:

اگر کوئی شیعہ .... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت باندھتا ہے یا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا منکر ہے یا خلفائے ثلاثہ کو برا بھلا کہنا جائز سمجھتا ہے تو وہ خارج از اسلام ہے۔ (بحوالہ رجسٹر فتاوی مدرسہ قاسم العلوم ملتان جلد 5، استفتاء نمبر 1017) (بینات صفحہ 222)

استفتاء

از مفکر اسلام مولانا منظور احمد نعمانی (انڈیا)

حضرات علماء کرام و مفتیان عالم اسلام و اصحاب فتویٰ

آپ حضرات نے گزشتہ اوراق میں شیعہ اثنا عشریہ کی بنیادی اور مسلم کتابوں کی وہ عبارات اور ان کے اکابر کے اقوال پر جو شیعہ مذہب میں سند کا درجہ رکھتے ہیں، ملاحظہ فرمائیے۔ جن کے مطالعہ کے بعد اس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔ اندریں صورت قرآن وسنت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں کہ ایسا گروہ جو

(1)۔۔۔ موجودہ قرآن کو محرف (تبدیل شدہ) اور شراب خور خلفاء کی کتاب کہنے والا

(2)۔۔۔ شیخینؓ اور تمام صحابہ کرامؓ کو کافر قرار دینے والا

(3)۔۔۔ منصب نبوت سے منصب امامت کو برتر جاننے والا

ہو، مسلمان ہوسکتا ہے یا نہیں......؟

آپ کے سامنے ان عبارات کے ساتھ ساتھ امت کے متقدین علماء اور اکابرین اسلام کی آراء بھی آچکی ہیں اب آپ حضرات سے درخواست ہے کہ ان سب چیزوں کے منظر عام پر آجانے کے بعد آپ کے نزدیک شیعہ اثناء عشریہ کی شرعی حیثیت کیا ہے اس گروہ کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے قرآن وسنت کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں۔

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

شیعہ اثنا عشریہ اور حالیہ ایرانی انقلاب کے قائد روح اللہ خمینی کے عقائد کفریہ خیالات باطلہ کے بارے میں حضرت مفکر اسلام مولانا محمد منظور نعمانی صاحب مدظلہ کے استفتاء کے جواب میں محدث کبیر حضرت علامہ مولانا حبیب الرحمٰن الاعظمی دامت برکاتہ اور ہندو پاک کے اکابر علماء ومفتیان کرام نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ بالکل درست ہے ہم اس کی مکمل تائید واتفاق کرتے ہیں۔ استفتاء میں شیعہ اثنا عشریہ کی بنیادی و معتبر کتابوں سے ان کے جو مذہبی معتقدات نقل کئے گئے ہیں اور اس دور میں ان کے امام و قائد روح اللہ خمینی کی کتاب "کشف الاسرار" ودیگر کتابوں سے خمینی کے جن نظریات و فرمودات کی نشان دہی کی گئی ان عقائد و نظریات کے حامل بلاشبہ کافر و مرتد ہیں۔ لہٰذا شیعہ اثنا عشریہ اور خمینی یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ استفتاء میں ان کے کفریہ عقائد کے ثبوت میں ناقابل تردید کافی حوالہ جات ہیں۔ اس لئے مزید حوالہ جات اور دلائل بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ایک مسلمہ بات ہے کہ کسی شخص کے ایمان و کفر کا مدار اس کے اعتقادات و نظریات پر ہے۔ جن چیزوں پر ایمان لانا اور یقین کرنا اسلام نے ضروری قرار دیا ہے اور جن اشیاء کو علماء اسلام و حضرات متکلمین نے ضروریات دین کے نام سے موسوم کیا ہے۔ ان میں سے کسی ایک کا انکار موجب کفر ہے لہٰذا جمیع ضروریات دین پر ایمان لانے سے ایمان کا تحقق ہوتا ہے۔ اس پر ہر زمانہ کے علماء کا اجماع ہے۔ بحرالعلوم حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ اپنی بے نظیر تصنیف "اکفار الملحدین" میں لکھتے ہیں کہ "**اجماع الامة علی تکفیر من خالف الدین المعلوم بالضرورة** (ص ۶۲)" یعنی ضروریات دین کے مخالف ومنکر کی تکفیر پر پوری امت کا اجماع ہے۔ ویسے تو ان کے عقائد باطلہ و خرافات اور وجوہ کفر و ارتداد بے شمار ہیں۔ ان میں چند اسباب کفر درج ذیل ہیں۔

(1)—— پوری امت کا اس پر اتفاق ہے کہ تیس پارہ قرآن مجید جو ہمارے سامنے موجود ہے۔ بعینہ یہی لوح محفوظ میں ہے۔ از اول تا آخر منزل من اللہ ہے۔ اس میں کسی قسم کی تحریف و تبدیلی نہیں ہوئی۔ پورے قرآن کا انکار جس طرح کفر ہے۔ اسی طرح کسی ایک آیت کا انکار بھی کفر ہے۔ اس پر تمام امت کا اجماع ہے مگر شیعہ اثنا عشریہ اس قرآن پاک کو محرف سمجھتے ہیں اور اس میں تبدیلی و تحریف کے قائل ہیں حالانکہ یہ سراسر کفر ہے۔

(2)—— دور صحابہؓ سے آج تک امت کا اجماع ہے کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپؐ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہ ہوگا۔ لہٰذا خصوصیات نبوت، وحی، شریعت، عصمت وغیرہ بھی قیامت تک بند ہیں۔ مگر یہ شیعہ لوگ اگرچہ برملا عقیدہ ختم نبوت کے انکار کی جرأت نہیں کرتے مگر درپردہ یہ لوگ اجراء نبوت کے قائل ہیں۔ کیونکہ ان کا عقیدہ امامت انکار ختم نبوت کو مستلزم ہے۔ لہٰذا یہ لوگ درحقیقت تقیہ کی وجہ سے اپنے اماموں کے لئے لفظ نبی کے استعمال کرنے سے تو گریز کرتے ہیں۔ مگر درحقیقت یہ لوگ اپنے آئمہ کے لئے خصوصیات نبوت ثابت کرتے ہیں۔ یعنی اپنے آئمہ کو منصوص از خدا، معصوم اور ان کے پاس وحی وشریعت آنے کے قائل ہیں۔ نیز ان

کو احکام شریعت کو منسوخ کرنے کا اختیار بھی دیتے ہیں۔ بلکہ روح اللہ خمینی کی تحریر کے مطابق ان کے آئمہ درجہ الوہیت تک پہنچے ہوئے ہیں۔ یہ تو سراسر کفر و شرک ہے۔ روح اللہ خمینی نے اپنی کتاب الحکومۃ الاسلامیۃ میں خامہ فرسائی کی ہے۔ کہ فان لامام مقام محمودا و درجة سامية و خلافة تكوينيه تخضع لولا يتها و سيطرتها جميع ذرات هذا الكون و ان من ضروريات مزهبنا ان لائمتنا مقاما لا يبلغه ملك مقرب ولا نبی مرسل الی ان قال وقد وردعنهم (ء) ان لنا مع الله حالات لايسعها ملك مقرب ولا نبی مرسل ومثل هذه المنزلة موجودة لفاطمةالزهرا عليهم السلام / الخ الحكومت الاسلاميه (ص ۵۲) اس کے کفر کے ثبوت کے لئے یہ حوالہ ہی کافی ہے۔

(3)—— یہ لوگ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عظمت و براءت اور پاک دامنی کی بابت قرآن میں صریح نازل ہونے کے باوجود العیاذ باللہ ان پر تہمت نبوت کے خلاف کھلی ہوئی بغاوت ہے اور آپ کے گھرانے کے ساتھ تو انتہائی عناد اور گستاخی کا بین ثبوت ہے یہ بھی موجب کفر ہے۔

(4)—— ان کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد العیاذ باللہ تین صحابی کے علاوہ تمام صحابہ کرام مرتد ہو گئے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی نبوت ایک مہمل اور بیکار شئی ہے یہ بھی موجب کفر ہے۔

(5)—— یہ لوگ خلفاء ثلاثہ کو منافق خائن اور محرف قرآن سمجھتے ہیں خلیفہ اول حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت پر تمام صحابہ کرام کا اجماع قائم ہوا تھا۔ بلکہ صاحب نورالانوار کے قول کے مطابق ان کی خلافت پر پوری امت کا اجماع قائم ہوگیا اور اجماع کے مراتب میں سب سے قوی اجماع صحابہ کرامؓ کا اجماع ہے۔ نیز نورالانوار میں یہ مذکور ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت کا منکر کافر ہے۔

(6)—— نیز یہ لوگ رجعت ارواح کے قائل ہیں۔ حالانکہ یہ ایک ایسا سراسر فاسد اور باطل عقیدہ ہے اور تمام اکابر علماء امت کا اجماع ہے کہ کوئی شخص مرنے کے بعد اس دنیا میں دوبارہ واپس نہیں آئے گا۔ شیعہ اثناء عشریہ کا مشہور عقیدہ کہ ظہور امام مہدیؑ کے بعد سب سے پہلے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ نیز امام مہدی حضرات شیخین ابوبکر صدیق و عمر رضی اللہ عنہما کو سزا دیں گے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر حد جاری کریں گے۔ انکا یہ عقیدہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاف توہین بھی ہے اور آپ کی زوجہ مطہرہ حضرت صدیقہؓ کی شان میں شدید گستاخی بھی جو یقیناً حضور ﷺ کے لئے باعث ایذا بھی ہے۔

بہرحال مزکورہ بالا کفریہ عقائد کی بنا پر فرقہ اثنا عشریہ اور ان کے قائد روح اللہ خمینی کے کفر و ارتداد اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے میں کسی شک وشبہ و تاویل کی گنجائش نہیں ہے۔ (واللہ اعلم وعلمہ اتم)

از مفتی ولی حسن مفتی اعظم پاکستان

جامع اسلامیہ، بنوری ٹاؤن، کراچی

بھارت، بنگلہ دیش اور پاکستان کے

دیوبندی، بریلوی اور اہلحدیث علماء کے جوابات

حضرت مولانا منظور احمد نعمانی کی طرف سے شیعہ کے تین اہم کفریہ عقائد پر جس رائے کا اظہار کیا گیا تھا اور جس طرح حضرت مصنف ممدوح نے ان عقائد کی بنیاد پر شیعہ اثنا عشریہ کے کفر پر دلائل بیان فرمائے تھے اور پھر انہی دلائل کی روشنی میں جب استفتاء کیا گیا تو ہندو پاک تمام علماء نے مولانا منظور احمد نعمانی کی رائے کی تصدیق کی ہے۔ حضرت مولانا نعمانی کی رائے کے مطابق شیعہ اثنا عشریہ اپنے عقائد کفریہ کی بنیاد پر کافر و مرتد ہیں۔ ——— علماء کے نام اور تصدیقات ملاحظہ ہوں۔

تصدیقات علماء پاکستان

علماء سرحد

اسیر مالٹا یادگار سلف حضرت مولانا عزیر گل صاحب رحمتہ اللہ علیہ،

اسیر مالٹا حضرت شیخ الہند رحمتہ اللہ علیہ کے خادم خاص، اکابر دیوبند کی یادگار حضرت مولانا محمد عزیر گل صاحب جو کچھ عرصہ قبل فوت ہو گئے ہیں کی خدمت اقدس میں حاضری کا شرف حاصل ہوا اور آپ کو استفتاء اور فتویٰ پڑھ کر سنایا گیا تو اس پر خوشی کا اظہار فرمایا اور بہت دعائیں دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ فتویٰ وقت کا اہم تقاضا اور ضرورت ہے کیونکہ ان کے عقائد اب بالکل واضح ہو گئے ہیں اور مسلمانوں کو کھل کر ایذا پہنچانے کے درپے رہتے ہیں۔ آپ سے دستخط کی درخواست کی گئی تو فرمایا کہ میں اس فتوے کی توثیق کرتا ہوں۔ بینائی نہیں رہی جس کی وجہ سے پندرہ سال سے قلم نہیں اٹھایا اور ہاتھ میں رعشہ بھی ہے اسلئے دستخط سے معذور سمجھیں۔ دوبارہ درخواست کی گئی کہ تبرک کے لئے ہم چاہتے ہیں کہ اس پر آپ کے دستخط ہوں تو از راہ شفقت اس درخواست کو قبول فرمایا اور حضرت نے ہاتھ پکڑوا کر فتوے پر دستخط فرمائے۔

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اس سے پہلے شیعوں کے کفر کا فتویٰ مولانا عبدالشکور لکھنوی لکھ چکے ہیں جس پر ہمارے تمام اکابر نے دستخط فرمائے تھے۔ اس طرح شیعوں پر کفر کا فتویٰ علمائے دیوبند کا متفقہ موقف ہے۔

حضرت مولانا فقیر محمد صاحبؒ خلیفہ مجاز حکیم الامت حضرت تھانوی قدس سرہ و سرپرست اعلیٰ جامعہ امداد العلوم ' پشاور و دیگر علماء و اساتذہ جامعہ

شیعہ پکے کافر ہیں ان کے کفر کو اور ان کی شناعت کو ہمارے حضرت مجدد ملت نور اللہ مرقدہ ' بھی اپنے فتویٰ اور ملفوظات میں بار بار بیان فرما چکے ہیں علماء دیوبند نے جب شیعوں کے کفر کا فتویٰ دیا تو اس پر مولانا عبدالماجد دریا بادی کے اشکالات کے ہمارے حضرت قدس سرہ نے جواب دیئے شیعوں کا پورا دین اور مذہب کلمہ سے لے کر نماز جنازہ اور دفن تک ہر ہر چیز اسلام اور مسلمانوں سے مختلف ہے۔ ان کا سب سے بڑا کفر یہ ہے کہ یہ موجودہ قرآن کو محرف مانتے ہیں امامت کے قائل ہیں اور صحابہؓ کو مرتد و منافق سمجھتے ہیں اس لئے یہ کافر ہیں اور میں مفتی صاحب کے فتوے کی تصدیق و توثیق کرتا ہوں جو علماء اور مشائخ شیعوں کے خلاف علمی و عملی کام کر رہے ہیں وہ جہاد کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی نصرت و مدد فرمائے اور ان کو کامیاب فرمائے۔ میں ہر وقت ان لوگوں کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔

(حضرت مولانا) فقیر محمد (مدظلہ) سرپرست اعلیٰ جامعہ امداد العلوم ' پشاور

ہم اپنے بزرگ اور قابل صد احترام علماء کرام کی تائید کرتے ہوئے روافض اثنا عشریہ کے اسباب کفر پر ان کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔

محمد حسن جان شیخ الحدیث جامعہ امداد العلوم ' پشاور

روافض کی کتب کے مطالعہ سے ان کی تکفیر خود بخود معلوم ہوتی ہے۔

امان اللہ (استاذ حدیث جامعہ امداد العلوم)

عبدالرحمٰن (ناظم جامعہ امداد العلوم)

محمود (مدرس جامعہ امداد العلوم)

حضرت مولانا عبدالحق رحمتہ اللہ علیہ و علماء دار العلوم حقانیہ ' اکوڑہ خٹک ' ضلع پشاور

حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ مفتی اعظم پاکستان فقہ اور فتاویٰ میں ہمارے مقتدا اور امام ہیں اور ہم مقتدی حضرات فتاویٰ میں صرف آپ کی اقتدار کرتے ہیں اس لئے اس فتویٰ کی تصدیق و توثیق کی حضرت مفتی صاحب کے فتوے کے بعد کوئی ضرورت نہیں۔ آپ کا فتویٰ ہم تمام علماء دیوبند اور خدام کے لئے حجت اور دلیل ہے آپ کے حکم کے پیش نظر سعادت کے لئے دستخط کر رہا ہوں ورنہ حضرت مفتی صاحب کے دستخط ہم سب کی طرف سے کافی ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب مدظلہ اور حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ کے اس جہاد کو قبول فرمائے۔ ان بزرگوں نے اس فتنہ کا بروقت احساس کیا اور اس مرض کو سرطان بننے سے قبل ہی امت

مسلمہ سے کاٹ کر علیحدہ کرنے کی کوشش کی میں ادنیٰ خادم کی حیثیت سے اس جدوجہد اور جہاد میں حضرت مفتی صاحب کا ساتھ دوں گا اللہ تعالیٰ اس سعی کو قبول فرمائے۔

حضرت مولانا عبدالحق مہتمم و شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک و رکن قومی اسمبلی پاکستان

میرا مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن مدظلہ کے جواب سے اتفاق ہے بلاشک وشبہ یہ فرقہ مرتد ہے اس سے نکاح حرام اور کالعدم ہے۔

محمد فرید عفی عنہ مفتی واستاذ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

سمیع الحق نائب مہتمم واستاذ حدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک و رکن ایوان بالا پاکستان

عبدالقیوم حقانی استاذ دارالعلوم حقانیہ — عبدالحلیم استاذ دارالعلوم حقانیہ
غلام الرحمٰن استاذ دارالعلوم حقانیہ — انوار الحق استاذ دارالعلوم حقانیہ

مدرسہ نجم المدارس وعلماء کلاچی — ڈیرہ اسماعیل خان

حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ کا اثنا عشری شیعوں کے بارے میں فتویٰ لفظ بلفظ دیکھا۔ فتویٰ یہی ہے افسوس کہ اس کے عدم اظہار میں ...... خیر ہو چکی ہے اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں۔

(قاضی عبدالکریم غفرلہ مہتمم مدرسہ نجم المدارس کلاچی)

قاضی عبداللطیف کلاچوی فاضل دارالعلوم دیوبند رکن ایوان بالا پاکستان

قاضی عبدالحلیم نائب مہتمم مدرسہ عربیہ نجم المدارس — قاضی محمد نسیم ناظم مدرسہ نجم المدارس
محمد زمان مدرس نجم المدارس — امان اللہ مدرس نجم المدارس
قاضی محمد اکرم مدرس نجم المدارس — غلام علی مدرس نجم المدارس

محمد ہارون کلاچی، گلاب نور کلاچی، حافظ عبدالواحد کلاچی، عزیز الرحمٰن کلاچی، عبداللہ کلاچی، حبیب الرحمٰن کلاچی

دارالعلوم سرحد پشاور

الجیب مصیب

محمد ایوب جان بنوری مہتمم و شیخ الحدیث دارالعلوم سرحد — عبداللطیف مفتی دارالعلوم سرحد پشاور
عبداللہ مدرس دارالعلوم سرحد — شفیع الدین مدرس دارالعلوم سرحد
سمیع اللہ مدرس دارالعلوم سرحد — جلیل الرحمٰن مدرس دارالعلوم سرحد
شہاب الدین مدرس دارالعلوم سرحد — احسان الحق مدرس دارالعلوم سرحد

مرکزی دار القراء —— نمک منڈی پشاور

الجواب صحیح:

محمد جان شیخ الحدیث مرکزی دار القراء پشاور   محمد فیاض مہتمم مرکزی دار القراء نمک منڈی پشاور

جامعہ اشرفیہ پشاور

محمد اشرف قریشی —— مدیر صدائے اسلام و مہتمم جامعہ اشرفیہ پشاور

دار العلوم ہادیہ پشاور

الجواب صحیح

رحمت ہادی مہتمم دار العلوم ہادیہ پشاور   سعید الرحمٰن ناظم اعلیٰ دار العلوم ہادیہ پشاور

مدرسہ معراج العلوم بنوں

جو استفتاء میرے سامنے آیا اور اس میں فرقہ اثنا عشریہ کے عقائد ہیں کی رو سے یقیناً اس قسم کے عقائد رکھنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے اس سے مسلمانوں جیسا معاملہ کرنا ناجائز ہے۔ اس قسم کے عقائد رکھنے والی جماعت جب کہ کافر ہے اور پھر آپ کو یہ مسلمان ظاہر کرتے ہیں اور عامۃ المسلمین کو گمراہ کرتے ہیں اس تلبیس میں نہ پھنسیں ان سے اظہار برات کر کے ان کے کفر و کفریات عام طور پر مشتہر کریں۔

فضل غنی مفتی مدرسہ معراج العلوم بنوں

ایسے عقائد رکھنے والے کافر ہیں اور ان سے مسلمانوں جیسا معاملہ نہیں ہونا چاہئے۔

صدر الشہید مہتمم مدرسہ معراج العلوم بنوں

اس قسم کے عقائد رکھنے والا جو کہ استفتاء میں مذکور ہیں خواہ وہ فرقہ اثنا عشریہ ہو یا اور ہو وہ کافر ہے۔

عبد الروف مدرس معراج العلوم بنوں   روشان مدرس معراج العلوم بنوں

احمد شاہ مدرس معراج العلوم، مجیب الرحمٰن مدرس معراج العلوم، سعد اللہ مدرس معراج العلوم۔

جامعہ مدنیہ تجوید القرآن بنوں

ایسے عقائد والے کافر ہیں۔ حضرت گل مہتمم جامعہ مدنیہ تجویز القرآن و خطیب جامع حق نواز خان بنوں

جامعہ مدنیہ اسماعیل

صحیح عقائد تک ایسے عقائد رکھنے والے کسی رعائت کے مستحق نہیں ہیں۔

حافظ سید حبیب شاہ ناظم اعلیٰ جامعہ مدنیہ

عبید اللہ مدرس جامعہ مدنیہ　　عبد الغنی مدرس جامعہ مدنیہ

جامعہ علوم شرعیہ بنوں

مبسملاً وحامداً ومصلیاً ومسلماً

امابعد حضرات علماء کرام کے فتاویٰ جات دربارہ شیعہ حضرات خصوصاً اثنا عشریہ نظر سے گزرے تفصیل کا موقع تو نہیں ہے البتہ قرآن پاک۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں ان کے عقائد بالکل واضح کفر ہے ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا سلوک قطعاً حرام ہے ان کے ساتھ رشتے ناطے نکاح کے حرام ہیں ان کے عقائد سے عوام الناس کو آگاہ کرنا علماء کرام کا فرض ہے لہٰذا بندہ علماء کرام کے فتوؤں کی من وعن تائید کرتا ہے۔

(فقط) ننگ اسلاف حضرت علی عثمان

مہتمم مدرسہ عربیہ علوم شرعیہ بنوں

جامعہ حلیمیہ پیزو ضلع بنوں

الجواب صحیح　محمد حسن مہتمم جامعہ حلیمیہ

محمد شفیع مدرس جامعہ حلیمیہ　　جان محمد مدرس جامعہ حلیمیہ

حضرت علی جامعہ حلیمیہ　　محمد انور مدرس جامعہ حلیمہ

علماء و خطباء بنوں

الجواب صحیح　حاجی محمد جاذب خطیب جامع مسجد داس چوک بنوں

محمد زمان خطیب جامع مسجد حافظ جی عیدگاہ لکی روڈ بنوں　　عبد الرحمٰن خطیب جامع مسجد مدنی

غیاث الدین ڈومیل وزیر ضلع بنوں　　غیاث الدین سواتی مندہ خیل بنوں

زرولی شاہ مہتمم مدرسہ عربیہ کنز العلوم بنوں　　عمر خان مہتمم مدرسہ اسلامیہ خزینۃ العلوم تاجہ زئی بنوں

عبد الغفار تاجہ زئی　　قاری نور الرحمٰن شیری خیل بنوں

محمد طیب کوثر، ناظم اعلیٰ مدرسہ انوار العلوم میرا خیل بنوں   عمر خان خطیب جامع مسجد ننگر خیل بنوں
شیر محمد خطیب جامع مسجد تجوڑی بنوں

دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت ضلع بنوں

الجواب صحیح   فضل اللہ مہتمم دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت   حمید اللہ جان، ناظم اعلیٰ دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت
الجواب حق والحق احق بالاتباع حبیب اللہ مفتی دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت
تاج محمد مدرس دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت   محمد کمال مدرس دار العلوم لکی مروت
محمد کفایت اللہ // // //   اصلاح الدین // //

جامعۃ العلوم الاسلامیہ لکی مروت ضلع بنوں

الجواب حق فماذا بعد الحق الا الضلال عزیز الرحمٰن — مفتی جامعۃ العلوم الاسلامیہ لکی مروت ضلع بنوں
الجواب صحیح (قاری) فضل الرحمٰن مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ لکی مروت

جامعہ عثمانیہ مچن خیل لکی مروت ضلع بنوں

الجواب صحیح —— عبد المتین مہتمم جامعہ عثمانیہ موضع مچن خیل لکی مروت بنوں

علماء و خطباء لکی مروت

الجواب صحیح —— عزیز الرحمٰن خطیب جامع مسجد قریشاں لکی مروت
حبیب اللہ لکی مروت،   نعمت اللہ لکی مروت

دار العلوم انجمن تعلیم القرآن، محلہ پراچگان کوہاٹ

اثناء عشری شیعہ کے بارے میں احقر کے سامنے پاکستان کے مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب دامت برکاتہم اور ہندوستان کے محدث جلیل حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی دامت برکاتہم کے تفصیلی جواب و فتاویٰ پیش کئے گئے۔ ہمیں بھی حرف بہ حرف ان کے جواب سے اتفاق ہے اور ہمارے نزدیک بھی اثنا عشری رافضی بلاریب کافر ہیں۔ ان کے ساتھ غیر مسلموں جیسا سلوک کرنا چاہئے —— واللہ اعلم بالصواب

(مولانا) معین الدین خادم دار العلوم انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ

دار العلوم اسلامیہ چارسدہ

ہم اس فتوے کی حرف بحرف تائید کرتے ہیں۔

گوہر شاہ غفرلہ ۔ مہتمم دار العلوم،
روح الامین غفرلہ شیخ الحدیث دار العلوم
معتمد باللہ عفی عنہ، مدرس
(مولانا) ایاز احمد غفرلہ، مدرس

قمر الزمان عفی عنہ، دار العلوم
غلام محمد صادق مدرس
فخر الاسلام کان اللہ لہ، مدرس

دار العلوم اسلامیہ عربیہ تخت بھائی مردان

میں تہہ دل سے مفتی ولی حسن بنوری ٹاؤن کراچی کی طرف سے شائع شدہ فتویٰ کی تصدیق کرتا ہوں۔ واللہ اعلم

(مولانا) محمد امین گل عفی عنہ

شیخ الحدیث دار العلوم اسلامیہ عربیہ

دار العلوم نعمانیہ اتمان زئی

الجواب صحیح ــــــــ روح اللہ عفاء اللہ عنہ، مہتمم دار العلوم نعمانیہ

علماء کرام و مفتیان عظام ضلع مردان صوبہ سرحد

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى- امابعد فقد طالعنا الفتوى فى حق الشيعة الشنيعة وطالعنا بعض الحوالجات فهى حقة مطابقة الشريعة الغراء المخالفة عن تلك الفتوى مخالفة عن الحق وماذا بعد الحق الا الضلال

حمد اللہ مہتمم دار العلوم مظہر العلوم ڈگئی وامیر جمعیت علماء اسلام ضلع مردان

قاضی نور الرحمٰن سرپرست اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مردان

سعید اللہ امیر مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مردان

عبد الغنی صدر مدرس دار العلوم الاسلامیہ انوار العلوم ڈانگ بابا مردان

محمد ابراہیم خطیب جامع مسجد گجو خان روڈ مردان

معین الدین ناظم اعلیٰ دارالعلوم اسلامیہ عربیہ رستم وناظم جمعیت علماء اسلام ضلع مردان

حافظ حسین احمد مہتمم دارالعلوم تحفیظ القرآن الکریم پار ہوتی مردان

پیرزادہ عبدالحبیب ناظم اعلیٰ جمعیت العلماء اسلام تحصیل مردان مقام گجرات

احمد عبدالرحمٰن الصدیق ایم اے مدیر نظارۃ العارف مسجد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نوشہرہ صدر ضلع پشاور

دارالعلوم نعمانیہ ڈیرہ اسماعیل خان

ہم حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانی کے استفتاء کے جواب میں حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا محمد مفتی ولی حسن ٹونکی کے فتویٰ کی مکمل تائیدُتوثیق کرتے ہیں۔

علاؤ الدین مہتمم دارالعلوم نعمانیہ

سراج الدین نائب مہتمم دارالعلوم نعمانیہ

عطاء اللہ شاہ مفتی دارالعلوم نعمانیہ

عبدالحمید مدرس امیرعباس مدرس

علماء و خطباء ڈیرہ اسماعیل خان

الجواب صحیح ــــــ غلام رسول خلیفہ مجاز حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری ڈیرہ اسماعیل خان

// // // محمد رمضان خطیب جامع مسجد قوۃ الاسلام ڈیرہ اسماعیل خاں

// // // سراج الدین مرؔوت صدر مدرس دارالعلوم فرقانیہ عثمانیہ ڈیرہ اسماعیل خان

// // // مولانا غلام بادشاہ خطیب مدنی مسجد ڈیرہ اسماعیل خاں

// // // مولانا عبدالرشید ڈیرہ اسماعیل خاں مولانا فیض اللہ فاضل دیوبند ڈیرہ اسمٰعیل خاں

علماء پنجاب

حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

فقیر مندرجہ فتاویٰ سے متفق ہے شیعہ اپنے عقائد کفریہ کی وجہ سے بلاشک کافر ہیں۔

فقیر ابوالخلیل خان محمد خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ راولپنڈی

قرآن کریم کی تحریف، شیخین کی تکفیر اور مسئلہ امامت (جو عقیدہ ختم نبوت کے منافی ہے) کی بنا پر مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی مدظلہ، کے فتویٰ کی تائید ہے۔

سعید الرحمٰن مہتمم جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ راولپنڈی

جامعہ العلوم الاسلامیہ الفریدیہ اسلام آباد

مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن کے فتویٰ کے بعد شیعہ اثنا عشریہ کے کفر میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہم مفتی صاحب کے فتویٰ کی تائید کرتے ہیں۔

محمد عبداللہ مدیر جامعہ العلوم الاسلامیہ الفریدیہ اسلام آباد

عبدالمتین ناظم جامعہ العلوم الاسلامیہ الفریدیہ اسلام آباد

محمد شریف، عبدالباسط، عبدالعزیز، عبدالغفور، ظہور احمد

خطیب بادشاہی مسجد لاہور

الجواب صحیح ـــــــ عبدالقادر آزاد (خطیب بادشاہی مسجد لاہور)

جامعہ مدنیہ اٹک شہر

احقر اکابر علماء کرام کے ارشادات سے پورا متفق ہے۔

محمد زاہد الحسینی غفرلہ، مہتمم جامعہ مدنیہ اٹک شہر

الجواب صحیح ـــــ محمد نصیر الحسینی، مدرس جامعہ مدنیہ اٹک شہر

جامعہ اشرفیہ لاہور

لقد اصاب من اجاب ـــــ محمد عبداللہ مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور

الجواب صحیح ـــــ محمد مالک کاندھلوی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

المجیب مصیب ـــــ محمد موسیٰ البازی عفی عنہ، استاذ حدیث و تفسیر جامعہ اشرفیہ لاہور

انجمن خدام الدین لاہور و علماء لاہور

الجواب صحیح محمد اجمل قادری امیر انجمن خدام الدین لاہور

المجیب مصیب (قاری) محمد اجمل خان مرکزی ناظم جمعیت علماء اسلام پاکستان و مہتمم مدرسہ عربیہ رحمانیہ لاہور

الجواب صحیح سید نفیس الحسینی خلیفہ مجاز حضرت مولانا عبد القادر رائے پوری''

اصاب من اجاب واجاد فی الجواب وماذا بعد الحق الا الضلال (ابو محمد قاسمی لاہور)

جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

الجواب صواب بلا ارتیاب ـــــ ابو الزاہد محمد سرفراز صدر مدرس و شیخ الحدیث مدرسہ نصرۃ العلوم

دار العلوم فیصل آباد

الجواب صحیح ـــ مفتی زین العابدین مفتی و مہتمم دار العلوم فیصل آباد

دار العلوم فیض محمدی فیصل آباد

الجواب صحیح ـــ محمد انور کلیم اللہ مہتمم دار العلوم فیض محمدی

الجواب صحیح ـــ ضیاء الحق مفتی دار العلوم فیض محمدی و خطیب مرکزی جامع مسجد فیصل آباد

// // محمد عابد مدرس دار العلوم فیض محمدی

// // محمد الیاس مدرس اشرف المدارس فیصل آباد

جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑپکا ضلع ملتان

الجواب صحیح ـــــ عبد المجید شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑپکا

مدرسہ عربیہ دار الہدیٰ بھکر

الجواب صحیح ـــــ محمد عبد اللہ مہتمم مدرسہ عربیہ دار الہدیٰ بھکر

جامعہ خیرالمدارس ملتان کے مفتیان اور علماء کرام کی آراء

شیعہ اثنا عشریہ رافضیہ مندرجہ ذیل کفریہ عقائد کے قائل ہیں۔

(۱) موجودہ قرآن کریم غیر محفوظ و ناقص ہے۔ اس میں تحریف و کمی بیشی کی گئی ہے (۲) عقیدہ امامت (۳) سوائے تین چار کے باقی تمام صحابہ مرتد و کافر ہیں (۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بہتان اور الزام تراشی جو تکذیب قرآن کو مستلزم ہے۔

واضح رہے کہ شیعوں کے یہ کفریہ عقائد شیعہ مذہب کی انتہائی معتبر اور مستند کتابوں میں درجہ شہرت و تواتر کے ساتھ منقول ہیں اور ان کے مجتہدین بلا تاویل ان کفریات کو اپنا عقیدہ قرار دیتے ہیں۔

لہٰذا شیعہ اثنا عشریہ رافضیہ جو عقائد بالا کے قائل ہیں کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں مسلمانوں سے ان کا نکاح شادی بیاہ جائز نہیں حرام ہے مسلمانوں کے لئے ان کے جنازے میں شرکت جائز نہیں ان کا ذبیحہ حلال نہیں — (واللہ العلم)

عبدالستار عفاء اللہ عنہ مفتی خیرالمدارس ملتان

اگر کوئی شیعہ کہتا ہے کہ ہمارے یہ عقائد نہیں تو وہ اپنی مذہبی کتابوں سے بے خبر ہے یا تقیہ کرتا ہے کیونکہ تقیہ (جھوٹ) ان کے مذہب میں عبادت ہے اگر وہ اپنے دعویٰ میں سچا ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ ایسے تمام مجتہدین کی تکفیر کرے جو تحریف قرآن وغیرہ عقائد کفریہ کے قائل ہیں۔ ——— فقط

الجواب صحیح — محمد عبداللہ عفاء اللہ عنہ، نائب مفتی خیرالمدارس ملتان

ما اجاب بہ المفتی عبدالستار دامت برکاتہم فیہ الکفایہ وعلیہ المعول بل الحق الذی لامحیص عنہ

محمد اسحاق غفرلہ مفتی جامعہ قاسم العلوم ملتان

جامعہ قاسم العلوم ملتان

مذکورہ بالا استفتاء اور حضرات مفتیان کرام کے فتاویٰ میں دلائل کے ساتھ واضح کیا گیا ہے کہ شیعہ تحریف قرآن کریم کے قائل ہیں افک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے قائل ہیں صحبت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے منکر ہیں جبرائیل علیہ السلام کے وحی لانے میں غلطی کا قول کرتے ہیں سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جائز اور کار خیر سمجھتے ہیں اور عقیدہٴ امامت الصلوۃ والسلام کے لئے ثابت ہیں۔ الحاصل امور دین میں سے مسائل ضروریہ کے منکر ہیں لہٰذا یہ عقائد رکھنے والے شیعہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

الجواب صحیح —— محمد انور شاہ غفرلہ مفتی واستاذ حدیث جامعہ العلوم ملتان

اصاب من اجاب —— منظور احمد نائب مفتی جامعہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح —— فیض احمد مہتمم جامعہ

علماء بلوچستان

مدرسہ مظہر العلوم شاہدرہ کوئٹہ و علماء بلوچستان

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن مدظلہ کے فتویٰ کی ہم تائید و توثیق کرتے ہیں۔

عبدالغفور مہتمم مدرس مظہر العلوم شاہدرہ کوئٹہ — انوار الحق خطیب جامع مسجد کوئٹہ

عبدالمنان ناصر لورالائی بلوچستان — آغا محمد مدرسہ دار العلوم اسلامیہ لورالائی

عبدالستار صدر سواد اعظم اہلسنّت بلوچستان — عبدالقیوم نائب صدر سواد اعظم اہلسنّت بلوچستان

مولانا بخش مہتمم مدرسہ عربیہ صدیقیہ مستونگ ضلع قلات و ناظم اعلیٰ سواد اعظم اہلسنّت بلوچستان

مدرسہ مطلع العلوم بروری روڈ کوئٹہ

حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن کا فتویٰ وقت کی اہم ضرورت ہے۔

الجواب صحیح — عبدالواحد مہتمم مدرسہ مطلع العلوم کوئٹہ — الجواب صحیح — حافظ حسین احمد ناظم و مدرس مطلع العلوم کوئٹہ

علماء سندھ

سندھ کی مشہور مذہبی شخصیت حضرت مولانا عبدالکریم صاحب دامت برکاتہم پیر شریف والوں کا فتویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی ۔ اما بعد

راقم الحروف سے شیعہ کے متعلق فتویٰ طلب کیا گیا۔ حضرت امام مالک رحمتہ اللہ علیہ نے جو فتویٰ دیا ہے۔ وہ صاحب المذہب اور مدینہ منورہ کے بڑے عالم اور قرون اولیٰ المشہودۃ بالخیر زمانہ کی شخصیت ہیں میں ان کے فتویٰ کا تابع ہوں۔

فقط — عبدالکریم قریشی، ساکن پیر شریف قمبر ضلع لاڑکانہ

نوٹ :- امام مالک رحمتہ اللہ علیہ نے شیعوں کے کفر کا فتویٰ دیا ہے جیسا کہ مقدمہ اور فتاویٰ میں حوالہ کے ساتھ مذکور ہے۔

مدرسہ اشرفیہ سکھر و علماء سکھر

شیعہ کافر ہیں ہم مفتی ولی حسن ٹونکی کے فتویٰ کی تصدیق و تائید کرتے ہیں۔

محفوظ احمد مفتی و مدرس مدرسہ اشرفیہ سکھر
خلیل احمد بندھانی مدرس مدرسہ اشرفیہ سکھر

عبدالہادی مدرس مدرسہ اشرفیہ سکھر

الجواب صحیح ـــــ محمد سلیم خطیب مسجد اقصیٰ نواں گوٹھ سکھر

الجواب حق ـــــ بلاارتیاب محمد بشیر مبلغ ختم نبوت سکھر

الجواب صحیح ـــــ حضرت مولانا حافظ محمود اسعد صاحب ہالیجوری سجادہ نشین خانقاہ ہالیجی شریف سندھ۔

حضرت مولانا غلام محمد صاحب پنہور شیخ الحدیث جامعہ شمس الہدیٰ خیرپور میرس سندھ۔ شیعہ کافر اور زندیق ہیں۔

حضرت مولانا مفتی غلام قادر صاحب جامعہ دارالہدیٰ ٹھیڑی خیرپور میرس سندھ۔

مناظر اسلام حضرت مولانا سید عبداللہ شاہ صاحب بخاری سکر سندھ۔ شیعوں سے بڑا اسلام کا دشمن کوئی نہیں۔

الجواب صحیح ـــــ محمود اسعد ہالیجوی سجادہ نشین خانقاہ ہالیجی شریف سندھ

غلام محمد۔ شیخ الحدیث جامع شمس الہدیٰ کولاب جھیل خیرپور۔

الجواب صحیح ـــــ غلام قادر غفرلہ ٹھیٹھری۔

سید عبداللہ شاہ بخاری ـــــ سکھر شیعوں سے بڑا اسلام کا کوئی دشمن نہیں۔

مدرسہ مدینۃ العلوم سکھر

میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی ولی حسن ٹونکی کے فتویٰ کی تائید کرتا ہوں۔

عبدالمجید مہتمم مدرسہ مدینۃ العلوم سکھر

علماء حیدر آباد کی آراء

شیعہ اثناء عشریہ کافر ہیں کیونکہ یہ قرآن کے منکر ہیں صحابہ کرامؓ کو مرتد سمجھتے ہیں' عقیدہ امامت کے اعتبار سے ختم نبوت کے منکر ہیں ہم سب مفتی اعظم پاکستان ولی حسن ٹونکی کی تصدیق کرتے ہیں۔

عبدالروف مہتمم و شیخ الحدیث مدرسہ مفتاح العلوم حیدر آباد
عبدالحق مدرس مدرسہ مفتاح العلوم حیدر آباد

عبدالسلام صدر سواد اعظم اہلسنت حیدر آباد
عبدالمتین خطیب جامع مسجد وحدت کالونی حیدر آباد

جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی

الجواب بمعلهم الحق والصواب

اثنا عشری شیعہ فرقہ جو ضروریات دین اور اسلام کے مسائل قطعیہ کا منکر ہو مثلاً حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت کا قائل ہو یا قرآن کے بارے میں حضرت جبرائیلؑ کی غلطی کا قائل ہو یا صدیق اکبرؓ کے صحابی ہونے کا منکر ہو (وامثال ذالک) تو یہ بالاتفاق کافر ہیں جن کے بارے میں علماء حق پہلے بھی کفر کا فتویٰ دے چکے ہیں۔ لہٰذا ایسے غلط عقائد رکھنے والوں سے سلسلہ مناکحت اور ان کا ذبیحہ نذر و نیاز کی چیزیں کھانا اور ان کی نماز جنازہ پڑھنا یا ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا اسی طرح ان کو مسلمانوں کا حاکم یا سربراہ بنانا یہ سب ناجائز اور حرام ہیں۔

قال فی الشامية نعم لاشك فی تكفير من قذف السيدة عائشهؓ اوانكر صحبة الصديقؓ اواعتقدالالوهية فی علیؓ اوان جبرائيلؑ غلط فی الوحی ونحو ذلك من الكفر الصريح (شامی صفحہ ۳۲۱ جلد ۳، فتاویٰ دارالعلوم مفتی شفیع صفحہ ۱۳۴ جلد ۲)

ايضا فيه وبهذا ظهران الرافضی ان كان ممن يعقد الالوهية فی علیؓ اوان جبريل غلط الوحی اوكان ينكر صبحة الصديق اويقذف السيدة الصديقةؓ فهم كافر لمخالفة القواطع المعلوم من الدين بالضرورة الخ شامی (صفحہ ۳۱۴ جلد ۲) وايضا فيه وحرم نكاح الوثنية الخ وكل مذهب يكفر معتقده شامی (صفحہ ۳۱۴ جلد ۲) وايضا فيه (صفحہ ۴۵۷ جلد ۷) وشرطها ستة اسلام الميت وطهارته الخ درمختار (صفحہ ۲۴۰ جلد ۱) وشرط كون الذابح مسلمان الخ درمختار (صفحہ ۲۰۸ جلد ۵)

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب اور مولانا محمد منظور نعمانی صاحب نے روافض کے کفر کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے ہم اس کی تائید کرتے ہیں۔

نظام الدین شامزی رئیس دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی نمبر ۲۵

عنایت اللہ استاذ حدیث جامعہ فاروقیہ کراچی
محمد انور استاذ حدیث جامعہ فاروقیہ کراچی
حمید الرحمٰن استاذ حدیث جامعہ فاروقیہ کراچی
محمد عادل خان نائب مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی
عبید اللہ خالد مدرس جامعہ فاروقیہ کراچی
محمد یوسف ناظم جامعہ فاروقیہ کراچی
محمد زیب استاذ حدیث جامعہ فاروقیہ کراچی
سعید حسن نائب مفتی جامعہ فاروقیہ کراچی
روزی خان استاذ حدیث جامعہ فاروقیہ کراچی
عبدالسلام بلوچستانی معین مفتی جامعہ فاروقیہ کراچی
محمد طاہر وٹو معین مفتی جامعہ فاروقیہ کراچی

جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی

فاضل مستفتی نے شیعہ عقائد کو ان کی کتابوں کے حوالوں سے واضح کردیا ہے ان عقاید کفریہ کی وجہ سے شیعہ اثنا عشریوں کا کفر بالکل

واضح ہے جیسا کہ حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ العالی نے فتویٰ دیا ہے ہم مفتی صاحب کے فتوے کے ایک ایک لفظ کی تائید کرتے ہیں کہ شیعہ بلاریب وشک کافر ہیں ان سے مسلمانوں جیسا برتاؤ کرنا جائز نہیں۔

فقط واللہ اعلم بالصواب کتبہ خالد محمود جامعہ بنوریہ

محمد نعیم مہتمم جامعہ بنوریہ کراچی
عبدالحمید ناظم تعلیمات جامعہ بنوریہ کراچی
محمد اسلم شیخوپوری مدرس جامعہ بنوریہ کراچی
احمد ممتاز مفتی ومدرس جامعہ بنوریہ کراچی
محمد عمر فاروق مدرس جامعہ بنوریہ کراچی
محمد حسین مدرس جامعہ بنوریہ کراچی
مشتاق احمد مدرس جامعہ بنوریہ کراچی
فیاض الرحیم فیصل مدرس جامعہ بنوریہ کراچی
ظفر احمد مدرس جامعہ بنوریہ کراچی
محمد مظہر مدرس جامعہ بنوریہ کراچی

الجواب صحیح ــــ مزمل حسین کاپڑیا نائب مدیر ماہنامہ اقراء ڈائجسٹ کراچی

الجواب صحیح ــــ محمد جمیل خان معاون مدیر ماہنامہ اقراء ڈائجسٹ کراچی

الجواب صحیح ــــ محمد کفایت اللہ معین ناظم تعلیمات جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

مدرسہ فرقانیہ طیبہ کراچی

چونکہ روافض صحابہ کرامؓ کو کافر کہتے ہیں اور اللہ کی کتاب قرآن مجید میں تحریف کے قائل ہیں۔ اس لئے یہ پکے کافر ہیں۔ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ میں اس کی تصدیق کرتا ہوں۔

(فقط) محمد طیب نقشبندی بقلم خود خادم مدرسہ فرقانیہ طیبہ و خطیب جامع مسجد صابری ٹرسٹ گارڈن کراچی نمبر ۳

الجواب صحیح ــــ زریں شاہ ہاشمی خطیب جامع مسجد یٰسین لی مارکیٹ کراچی

جامعہ اسلامیہ درویشہ کراچی

میں مفتی ولی حسن صاحب کے فتویٰ کی حرف بہ حرف تائید کرتا ہوں۔

محمد حمزہ اپنے شاہ مہتمم جامعہ اسلامیہ درویشہ سندھی مسلم سوسائٹی کراچی

مجھے مفتی صاحب کے فتویٰ سے اتفاق ہے۔

تاج علی شاہ ناظم جامعہ اسلامیہ درویشہ کراچی

بنگلہ دیش کے ممتاز مراکز افتاء ' دینی مدارس اور اکابر علماء و اصحاب فتویٰ کے فتاویٰ و تصدیقات

فتویٰ جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

شیعہ اثنا عشریہ اور حالیہ ایرانی انقلاب کے قائد روح اللہ خمینی کے عقائد کفریہ خیالات باطلہ کے بارے میں حضرت مفکر اسلام مولانا محمد منظور نعمانی صاحب مدظلہم کے استفتاء کے جواب میں محدث کبیر حضرت علامہ مولانا حبیب الرحمٰن الاعظمی دامت برکاتہم اور ہندوپاک کے اکابر علماء ومفتیان کرام نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ بالکل درست ہے ہم اس کی مکمل تائید واتفاق کرتے ہیں۔ استفتاء میں شیعہ اثنا عشریہ کی بنیادی و معتبر کتابوں سے ان کے جو مذہبی معتقدات نقل کئے گئے ہیں اور اس دور میں ان کے امام وقائد روح اللہ خمینی کی کتاب "کشف الاسرار" ودیگر کتابوں سے خمینی کے جن نظریات وفرمودات کی نشان دہی کی گئی ان عقائد و نظریات کے حامل بلاشبہ کافر و مرتد ہیں۔ لہٰذا شیعہ اثنا عشریہ اور خمینی یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ استفتاء میں ان کے کفریہ عقائد کے ثبوت میں ناقابل تردید کافی حوالہ جات ہیں۔ اس لئے مزید حوالہ جات اور دلائل بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ایک مسلمہ بات ہے کہ کسی شخص کے ایمان و کفر کا مدار اس کے اعتقادات و نظریات پر ہے۔ جن چیزوں پر ایمان لانا اور یقین کرنا اسلام نے ضروری قرار دیا ہے اور جن اشیاء کو علماء اسلام و حضرات متکلمین نے ضروریات دین کے نام سے موسوم کیا ہے۔ ان میں سے کسی ایک کا انکار موجب کفر ہے لہٰذا جمیع ضروریات دین پر ایمان لانے سے ایمان کا تحقق ہوتا ہے۔ اس پر ہر زمانہ کے علماء کا اجماع ہے۔ بحرالعلوم حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ اپنی بے نظیر تصنیف "اکفار الملحدین" میں لکھتے ہیں کہ "**اجماع الامة علی تکفیر من خالف الدین المعلوم بالضرورة** (ص ۶۲) یعنی ضروریات دین کے مخالف ومنکر کی تکفیر پر پوری امت کا اجماع ہے۔ ویسے تواتر

کے عقائد باطلہ و خرافات اور وجوہ کفر و ارتداد بے شمار ہیں۔ ان میں چند اسباب کفر درج ذیل ہیں۔

(1)۔۔۔ پوری امت کا اس پر اتفاق ہے کہ تیس پارہ قرآن مجید جو ہمارے سامنے موجود ہے۔ بعینہ یہی لوح محفوظ میں ہے۔ از اول تا آخر منزل من اللہ ہے۔ اس میں کسی قسم کی تحریف و تبدیلی نہیں ہوئی۔ پورے قرآن کا انکار جس طرح کفر ہے۔ اسی طرح کسی ایک آیت کا انکار بھی کفر ہے۔ اس پر تمام امت کا اجماع ہے مگر شیعہ اثنا عشریہ اس قرآن پاک کو محرف سمجھتے ہیں اور اس میں تبدیلی و تحریف کے قائل ہیں حالانکہ یہ سراسر کفر ہے۔

(2)۔۔۔ دور صحابہؓ سے آج تک امت کا اجماع ہے کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپؐ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہ ہوگا۔ لہٰذا خصوصیات نبوت، وحی، شریعت، عصمت وغیرہ بھی قیامت تک بند ہیں۔ مگر یہ شیعہ لوگ اگرچہ برملا عقیدہ ختم نبوت کے انکار کی جرأت نہیں کرتے مگر درپردہ یہ لوگ اجراء نبوت کے قائل ہیں۔ کیونکہ ان کا عقیدہ امامت انکار ختم نبوت کو مستلزم ہے۔ لہٰذا یہ لوگ درحقیقت تقیہ کی وجہ سے اپنے اماموں کے لئے لفظ نبی کے استعمال کرنے سے تو گریز کرتے ہیں۔ مگر درحقیقت یہ لوگ اپنے آئمہ کے لئے خصوصیات نبوت ثابت کرتے ہیں۔ یعنی اپنے آئمہ کو منصوص از خدا، معصوم اور ان کے پاس وحی و شریعت آنے کے قائل ہیں۔ نیز ان کو احکام شریعت کو منسوخ کرنے کا اختیار بھی دیتے ہیں۔ بلکہ روح اللہ خمینی کی تحریر کے مطابق ان کے آئمہ درجہ الوہیت تک پہنچے ہوئے ہیں۔ یہ تو سراسر کفر و شرک ہے۔ روح اللہ خمینی نے اپنی کتاب الحکومۃ الاسلامیۃ میں خامہ فرسائی کی ہے۔ کہ

فان لامام مقام محمودا و درجة سامية و خلافة تكوينية تخضع لولا يتها و سيطرتها جميع ذرات هذا الكون و ان من ضروريات مزهبنا ان لائمتنا مقاما لا يبلغه ملك مقرب و لا نبي مرسل الى ان قال و قد ورد عنهم (ع) ان لنا مع الله حالات لا يسعها ملك مقرب و لا نبي مرسل و مثل هذه المنزلة موجودة لفاطمة الزهرا عليهم السلام / الخ الحكومت الاسلاميه (ص ۵۲) اس کے کفر کے ثبوت کے لئے یہ حوالہ ہی کافی ہے۔

(3)۔۔۔ یہ لوگ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عظمت و برأت اور پاک دامنی کی بابت قرآن میں صریح نازل ہونے کے باوجود العیاذ باللہ ان پر تہمت نبوت کے خلاف کھلی ہوئی بغاوت ہے اور آپ کے گھرانے کے ساتھ تو انتہائی عناد اور گستاخی کا بین ثبوت ہے یہ بھی موجب کفر ہے۔

(4)۔۔۔ ان کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد العیاذ باللہ تین صحابی کے علاوہ تمام صحابہ کرام مرتد ہوگئے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی نبوت ایک مہمل اور بیکار شئی ہے یہ بھی موجب کفر ہے۔

(5)۔۔۔ یہ لوگ خلفاء ثلاثہ کو منافق خائن اور محرف قرآن سمجھتے ہیں خلیفہ اول حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت پر تمام صحابہ کرام کا اجماع قائم ہوا تھا۔ بلکہ صاحب نورالانوار کے قول کے مطابق ان کی خلافت پر پوری امت کا اجماع قائم ہوگیا اور اجماع کے مراتب میں سب سے قوی اجماع صحابہ کرامؓ کا اجماع ہے۔ نیز نورالانوار میں یہ مذکور ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت کا منکر کافر ہے۔

(6)—— نیز یہ لوگ رجعت ارواح کے قائل ہیں۔ حالانکہ یہ ایک ایسا سراسر فاسد اور باطل عقیدہ ہے اور تمام اکابر علماء امت کا اجماع ہے کہ کوئی شخص مرنے کے بعد اس دنیا میں دوبارہ واپس نہیں آئے گا۔ شیعہ اثناء عشریہ کا مشہور عقیدہ کہ ظہور امام مہدیؑ کے بعد سب سے پہلے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ نیز امام مہدی حضرات شیخین ابوبکر صدیق و عمر رضی اللہ عنہما کو سزا دیں گے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر حد جاری کریں گے۔ انکا یہ عقیدہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاف توہین بھی ہے اور آپ کی زوجہ مطہرہ حضرت صدیقہؓ کی شان میں شدید گستاخی بھی جو یقیناً حضور ﷺ کے لئے باعث ایذا بھی ہے۔

بہرحال مذکورہ بالا کفریہ عقائد کی بنا پر فرقہ اثنا عشریہ اور ان کے قائد روح اللہ خمینی کے کفر و ارتداد اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے میں کسی شک وشبہ و تاویل کی گنجائش نہیں ہے۔ (واللہ اعلم و علمہ اتم)

کتبہ ! شمس الدین قاسمی غفرلہ مہتمم جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

و ناظم عمومی جمعیت علماء اسلام، بنگلہ دیش —۱۹ رجب المرجب ۱۴۰۸ ہجری

تصدیقات حضرات اساتذہ جامعہ حسینیہ و دیگر علمائے کرام

ہم مندرجہ ذیل دستخط کنندگان اس فتوے کی تصدیق اور اس کے ساتھ پورے اتفاق کا اظہار کرتے ہیں۔

احسان الحق عفی عنہ، شیخ الحدیث جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد مصطفےٰ آزاد استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

خیرالانام عفی عنہ استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

قاسم کشور گنجی استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

مستفیض الرحمٰن محدث جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

عبدالخالق غفرلہ استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

منیرالزمان غفرلہ محدث جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد شمس الحق غفرلہ استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد عمران مظہری استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد طیب عفی عنہ استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد نعمت اللہ غفرلہ استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد عبدالقادر عفی عنہ استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد کمال الدین استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد عبدالمالک استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد رضاالکریم خان استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد عبدالخالق لکشامی استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد امین اللہ غفرلہ امام عرض آباد جامع مسجد

محمد عبدالقدوس محدث جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

اشرف علی محدث قاسم العلوم مدرسہ کملا

عبدالمالک حلیم مہتمم ہاٹہزاری مدرسہ چاٹگام

محمد شفیق الحق غفرلہ مہتمم جامعہ محمودیہ سبحانی گھاٹ سلہٹ

محمد عبدالحق غفرلہ خادم دارالعلوم درگاہ پور سنام گنج

محمد شفیق الحق غفرلہ شیخ الحدیث و رئیس مظاہر العلوم گاسیاڑی و صدر جمعیت علماء اسلام سلہٹ

محمد عبدالفتاح المدرس المنتدب بجامعۃ قاسم العلوم درگاہ شاہ جلال سلہٹ

محمد عبدالکریم غفرلہ صدر ادارہ قومیہ سلہٹ

محمد منصورالحسن غفرلہ رائے پوری سابق محدث دارالسلام سلہٹ

محمد نورالامین غفرلہ خادم دارالافتاء مدرسہ اسلامیہ تانتی بازار کتوالی ڈھاکہ

محمد زکریا الجامعہ الاسلامیہ مومن شاہی

محمد اشرف علی غفرلہ مہتمم دارالعلوم مدینہ بشوناتھ سلہٹ

نام نہیں پڑھا جا سکا۔

قاضی معتصم باللہ مہتمم و شیخ الحدیث مالی باغ جامعہ ڈھاکہ

نام نہیں پڑھا جا سکا۔

جعفر احمد غفرلہ خادم مالی باغ جامعہ ڈھاکہ

محمد اشرف علی خان اللہ محدث جامعہ عربیہ قاسم العلوم کملا

محمد عبدالخالق غفرلہ جامعہ عربیہ امدادالعلوم فرید آباد ڈھاکہ

عبدالقدوس غفرلہ جامعہ عربیہ امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ

عبدالحمید دارالقرآن شمس العلوم مدرسہ مالی باغ چودھری پارہ

محمد عبدالعلیم نظامی مہتمم مدرسہ امدادیہ دارالعلوم سبلوک ڈی سکشن ۱۲ میرپور ڈھاکہ

محمد زکریا خطیب بیت الامان جامع مسجد دھان منڈی ڈھاکہ

محی الدین خان ایڈیٹر ماہنامہ مدینہ ڈھاکہ

محمد نورالاسلام مدرسہ مخزن العلوم کھیل گاؤں جوراستہ ڈھاکہ

محمد سراج الاسلام نائب المدیر الجامعہ اسلامیہ دارالعلوم مدینہ ڈھاکہ

محمد ضیاء المتین قاسمی پیش امام تاڑا مسجد ارمانی ٹولہ ڈھاکہ بنگلہ دیش

محمد حسین احمد غفرلہ بارہ کوئی خادم الحدیث دارالعلوم ڈھاکہ دکھن مہتمم جامعہ اسلامیہ بارہ کوٹ

محمد نور اللہ غفرلہ خادم دارالافتاء جامعہ اسلامیہ یونسیہ برہمن باڑیہ بنگلہ دیش

(دستخط نہیں پڑھے جا سکتے) خادم دارالافتاء مدرسہ معین الاسلام

محمد ظل الحق محدث و ناظم تعلیمات جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مدرسہ سنام گنج

محمد عبدالحکیم عفی عنہ خادم دارالافتاء مدرسہ اسلامیہ تانتی بازار کتوالی ڈھاکہ

(دستخط نہیں پڑھے جا سکتے) مہتمم جامعہ اسلامیہ دارالعلوم قاطعہ سنام گنج صدر نظام المدارس سنام گنج

محمد عبدالشکور باگھاپوسٹ باگھا مدرسہ سلہٹ

محمد ظہیرالحق ناظم جمعیت علماء اسلام بنگلہ دیش

محمد ابوالخیر مالی باغ جامعہ ڈھاکہ

محمد عبدالاحد مالی باغ جامعہ ڈھاکہ

نور حسین غفرلہ محدث مالی باغ جامعہ ڈھاکہ

مطیع الرحمٰن جامعہ عربیہ امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ

ابوسعید جامعہ عربیہ امدادالعلوم فرید آباد ڈھاکہ

مفتی محمد وقاص غفرلہ ایم پی (سابق) شیخ الحدیث دارالعلوم کھلنا

محمد عبدالعزیز اسلامی یونیورسٹی اسٹوش طلمانکائیل

ابوالبشر محمد اسحٰق غفرلہ پیر صاحب شاہتلی چاندپور

محمد عطاء الرحمٰن خان المدیر المساعد الجامعۃ الامدادیہ کشور گنج بنگلہ دیش

محمد عبدالقدوس غفرل مہتمم جامعہ اسلامیہ عربیہ کتوالی روڈ ڈھاکہ

فضل الرحمٰن مدیر جامعہ عربیہ فرید آباد ڈھاکہ

عبدالرشید سابق شیخ الحدیث جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد فضل الحق غفرلہ استاد مدرسہ دارالقرآن تارا مسجد ڈھاکہ

محمد نورالاسلام عفاء اللہ عنہ، استاد الحدیث دارالعلوم الحسینیہ علماء بازار فینی احمد حسن (ہارون) عفاء اللہ عنہ

محمد تاج الاسلام گوہری باہو بل جسی گنج

احقر ابو طیب خادم آئی بازار مدرسہ کرانی گنج ڈھاکہ

برہان الدین مہتمم جامعہ حسینیہ میمن سنگھ

حسین احمد نعمانی خطیب شاہی مسجد رانی بازار بھرپ کشور گنج

محمد حسین احمد غفرلہ بارہ کوئی خادم الحدیث دارالعلوم حسینیہ ڈھاکہ دکھن و مہتمم جامعہ اسلامیہ بارہ کوئی سلہٹ

محمد عمران استاد الحدیث بالجامعہ الحسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد عبدالعزیز بڑا کٹرہ مدرسہ ڈھاکہ

محمد عبدالجلیل مدیر کرادی دارالعلوم مدرسہ نرسنگھدی

محمد عبداللہ عفاء اللہ عنہ' مدرس کرادی دارالعلوم مدرسہ نرسنگھدی

محمد شفیق الرحمٰن امام درگاہ مسجد گلاب باغ

محمد اشرف علی مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

محمد عبدالخالق غفرلہ فرید آباد مدرسہ ڈھاکہ

محمد شمس الدین عفی عنہ

محمد عبدالحق مہتمم مدرسہ اسلامیہ مدینۃ العلوم ماشی کارا — کوملا

محمد ابو احمد مدرس مدرسہ مخزن العلوم کھیل گاؤں ڈھاکہ

محمد عبدالرزاق سلہٹ

شمس الدین میرپور ڈھاکہ

محمد ہارون الرشید مفسر جامعہ عربیہ دارالعلوم کھکنی سراج گنج

محمد عزیز الرحمٰن عفاء اللہ عنہ

عبدالقادر قدم تلی شام پور ڈھاکہ

عبدالباری رانی پور ڈھاکہ

محمد ہارون الرشید ترابو سراج العلوم مدرسہ ترابو روپ گنج نرائن گنج

احقر صفی اللہ غفرلہ معلم آئی بازار مدرسہ کرانی گنج ڈھاکہ

امداد الحق شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مدینہ بشونات سلہٹ

محمد افضل الحق مفتی و محدث عباسیہ عالیہ مدرسہ موکتاگاچہ مومن شاہی

احقر عبدالمومن غفرلہ رئیس الجامعۃ المدینۃ بنی گنج حبیب گنج

محمد نور الاسلام غفرلہ سلہٹ

(دستخط نہیں پڑھے جاسکے)

محمد معظم حسین غفرلہ محدث کرادی دارالعلوم مدرسہ ڈھاکہ

محمد سعید مدرس کرادی دارالعلوم مدرسہ نرسنگھدی

محمد یوسف مدرسہ مالی باغ ڈھاکہ

محمد ابوالکلام آزاد مدرسہ الاسلامیہ

محمد زکریا سندیسی استاد الحدیث فرید آباد مدرسہ ڈھاکہ

قاری محمد علی عفاء اللہ عنہ

محمد عبدالخالق غفرلہ

(دستخط نہیں پڑھے جاسکے)

محمد عبدالعزیز استاد حدیث مدرسہ دارالعلوم دیولگرام

محمد اصحب الرحمٰن ناظم تعلیمات مدرسہ دارالعلوم دیولگرام سلہٹ

عبدالقادر قاسمی خانقاہ مجددیہ چلاش دھن باڑی ٹانگائیل

فقیر محمد عبداللطیف ڈھاکہ

حسین احمد غفرلہ جامعہ سعیدیہ حبیب گنج

محمد ابراہیم کمال شام پور ڈھاکہ

عبدالرزاق چودھری علی نگر سلہٹ

عبدالرب ننگی بازار مدرسہ غازی پور ڈھاکہ

محمد انور حسین تاج محل روڈ محمد پور ڈھاکہ
مجیب الرحمٰن جامعہ اسلامیہ مومن شاہی
امداد اللہ جامعہ امدادیہ کشور گنج
تنعیم بن مولانا انور شاہ کشور گنج
محمد منظور الاسلام مالی باغ جامعہ ڈھاکہ
ڈاکٹر ابو الحسن چڑیارہ مومن شاہی
نور الاسلام گورائی سنورا نوغاؤں
قاضی محمد عبد السلام رشیدی، ہسپتال روڈ ہبی گنج
محمد ہمایوں کبیر مدرسہ محمدیہ عربیہ جاترا باڑی
مولانا ابو الہاشم شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ عربیہ ڈھاکہ
ذاکر حسین چودھری بارہ مدرسہ ڈھاکہ
عبد الاول امام ٹاؤن مسجد ہبی گنج
رشید احمد مہتمم مدینۃ العلوم اسلامیہ عربیہ مدرسہ بروڑا کملا
مشتاق احمد جامعہ دینیہ موتی جیل ڈھاکہ
قاسم کملائی عرض آباد مدرسہ میرپور ڈھاکہ
محمد اسماعیل مخزن العلوم مدرسہ کھیل گاؤں ڈھاکہ
شمس الاسلام ہاٹ ہزاری مدرسہ
حبیب اللہ مانک گنج
عتیق الرحمٰن غفر گاؤں مومن شاہی
محمد انیس الحق جامعہ حسینیہ میرپور ڈھاکہ

رشید احمد اطہر منزل کشور گنج
محمد عبد الستار جامعہ امدادیہ کشور گنج
بشیر احمد صدر اشرف العلوم مدرسہ کشور گنج
سلطان احمد علماء بازار
کمال دیوان کالی گنج
محمد اختر الزمان خالد قاضی علاؤ الدین روڈ، ڈھاکہ
روح الامین بصرا پار یہاٹ فیروز پور
ابو ماعذ (معصوم) جامعہ عربیہ امدادیہ فرید آباد
جلال الدین مدرسہ محمدیہ جاترا باڑی
حسین احمد مدرسہ رائے پورا نرشندی
عبد الاحد دار القرآن مدرسہ ڈھاکہ
محمد ادریس ہورویا قربانیہ جامع العلوم مدرسہ (بروڑا) کملا
محمد لطیف الرحمٰن ہورویا قربانیہ جامع العلوم مدرسہ بروڑا کملا
محمد مصطفیٰ کمال پاشا خان عفی عنہ
محمد عثمان غنی شوبھڈا کیرانی گنج ڈھاکہ
عبد المالک استاد تکولی، مدرسہ میمن سنگھ
عبد القادر استاد حدیث بالجامعۃ العربیہ قاسم العلوم ظفر آباد
محمد عبد الکریم خطیب بیت النور جامع مسج تیج گاؤں
احقر نعمت اللہ استاد جامعہ عربیہ ڈھاکہ
شیخ الحدیث جامعہ اعزازیہ جسریل اسٹیشن

ادارة الافتاء والارشاد والبحوث العلميه

الجامعة الاسلامیہ، پٹیا چٹاگانگ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرقہ شیعہ کی کتب معتبرہ جیسے اصول کافی، تہذیب، استبصار وغیرہ موجودہ انقلاب ایران کے قائد خمینی صاحب کی تصنیف کشف الاسرار، الحکومۃ الاسلامیہ کا مطالعہ کرنے والوں پر یہ بات واضح ہوجائے گی کہ اس فرقہ شیعہ شنیعہ کے عقائد کفریہ صرف ان تین میں منحصر نہیں جو استفتاء میں مرقوم ہیں بلکہ ان کے علاوہ بہت سے عقائد کفریہ اور بھی ہیں جن پر نہایت وثوق کے ساتھ کہا جاسکتا ہے۔ کہ علمائے اسلام واہل اسلام پر ضروری ہے کہ اس فرقہ شیعہ اور استفتاء میں مذکورہ عقائد رکھنے والوں کی تکفیر کریں۔ لہٰذا موجودہ شیعہ جس نام کے ساتھ بھی موسوم ہو اس کے کافر مرتد خارج از اسلام ہونے میں کسی قسم کا شبہ نہیں ہے البتہ سوچنے کا مقام یہ ہے کہ اہل اسلام میں سے جو اس فرقہ باطلہ کی تکفیر میں تردد کرتے ہیں ان کا حکم کیا ہوگا۔ اس موضوع پر ممتاز فقہاء محدثین کرام کی تحریریں اوردلائل کافی ہیں مزید استکمال کی خاطر ذیل کی چند عبارات مرقوم ہیں جو ان فتاویٰ میں نہیں آئیں۔

امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی متوفی ۳۲۱، اپنی کتاب العقیدہ الطحاویہ میں رقمطراز ہیں:-

نحب اصحاب رسول الله ﷺ ولانفرط فی حب احدهم ولانبتراٴ من احدمنهم ونبغض من يبغضهم وبغير الخير يذكرهم ولانذكرهم الابالخير وحبهم دين وايمان واحسان وبغضهم كفرو نفاق وطغيان صفحه ۵۲۸ وفی شرحها فمن اضل ممن يكون فی قلبه غل علی خيارالمومنين وسادات اولياء الله بعد النبيين بل قدفضلهم اليهود والنصاری بخصلة قيل لليهود من خيراهل ملتكم قالوا اصحاب موسی و قيل للنصاری من خيرملتكم قالو اصحاب عيسی وقيل للرافضة من شر اهل ملتكم قالوا اصحاب محمد الخ صفحه ۳۲-۵۳۱۔

شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ، اپنی کتاب "الرد علی الرافضہ" میں رقمطراز ہیں:-

من اعتقد عدم صحة حفظه (القرآن) من الاسقاط واعتقد ماليس منه انه منه فقد كفرويلزم من هذارفع الوثوق بالقرآن كله وهويورى الى هدم الدين (صفحہ ۱۴) دفيه (صفحہ ۱۷) والايات والاحاديث ناصة على افضيلة الصحابه واستقامتهم على الدين ومن اعتقد مايخالف كتاب الله وسنة رسوله فقد كفرماشنع مذهب قوم يعتقدون ارتداد ميں اختاره الله لصحبة نبيه ونصرة ذينه-(والله اعلم وعلمه اتم)

حاصل یہ کہ جو شیعہ کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر و فاسق اور گمراہ ہیں۔

(کتبہ) محمد شمس الدین عفی عنہ،
نائب مفتی جامعہ اسلامیہ پٹیہ ۱۳-۱۴۰۸/۶

الجواب صحیح ــــ مفتی عبدالرحمٰن رئیس دارالافتاء المرکزیہ بنگلہ دیش
ومفتی الجامعۃ الاسلامیہ، پٹیا (مہر)
محمد یونس رئیس الجامعۃ الاسلامیہ (مہر)

المجیب مصیب ــــ احقر محمد اسحق عفی عنہ، استاد حدیث جامعہ اسلامیہ پٹیہ
نعم ماجاب العبد احمد غفرلہ شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ

(دستخط نہیں پڑھے جاسکے)
العبد محمد اسحٰق غفرلہ استاد حدیث وفقہ جامعہ اسلامیہ پٹیہ
محمد عبدالحلیم بخاری استاذ حدیث جامعہ اسلامیہ پٹیہ
رفیق احمد غفرلہ استاد تفسیر وحدیث جامعہ اسلامیہ پٹیہ
(دستخط نہیں پڑھے جاسکے) استاد درجہ عربیہ جامعہ اسلامیہ پٹیہ
محمد لقمان غفرلہ استاد الفنون جامعہ اسلامیہ پٹیہ

نور الاسلام غفرلہ استاد حدیث جامعہ اسلامیہ پٹیہ
احقر عبدالمنان غفرلہ استاد درجہ عربیہ جامعہ اسلامیہ پٹیہ
نذیر الاسلام غفرلہ استاد درجہ عربیہ جامعہ اسلامیہ پٹیہ
(دستخط نہیں پڑھے جاسکے) استاد درجہ عربیہ جامعہ اسلامیہ پٹیہ
محمد انور غفرلہ استاد ادب عربی جامعہ اسلامیہ پٹیہ
محمد ابو طاہر قاسمی استاد الادب العربی جامعہ اسلامیہ پٹیہ

احقر عبد المعبود غفرلہ استاذ القرآت والتجوید جامعہ اسلامیہ پٹیہ
کبیر احمد استاذ درجہ عربیہ جامعہ اسلامیہ پٹیہ
انوار العظیم غفرلہ استاذ حدیث جامعہ اسلامیہ پٹیہ
سید سراج الاسلام استاذ جامعہ اسلامیہ پٹیہ
بندہ محمد موسیٰ غفرلہ استاذ القرآت والتجوید جامعہ اسلامیہ پٹیہ
محمد نور الحق غفرلہ راموی استاذ درجہ الادب العربی جامعہ اسلامیہ پٹیہ
احقر عبد اللہ استاذ درجہ حفظ جامعہ اسلامیہ پٹیہ
العبد مظفر احمد غفرلہ استاذ تفسیر وفقہ جامعہ اسلامیہ پٹیہ
احقر عبد الغنی غفرلہ خادم القرآن والتجوید جامعہ اسلامیہ پٹیہ

الجامعۃ الاسلامیۃ العبیدیہ' نانوپور چٹاگانگ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امابعد سوجب خود اثنا عشری شیعوں کے قلم سے ان کے عقائد کفریہ مخفیہ کرابعۃ النہار ظاہر ہوگئے جیسے

(۱) سوائے چار حضرات کے ارتداد کل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

(۲) عقیدہ تحریف قرآن

(۳) کائنات کے ذرے ذرے پر آئمہ معصومین کی تکوینی حکومت قائم ہے۔

(۴) قذف سید ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

(۵) انکار خلافت خلفاء ثلاثہ خصوصا خلافت شیخین رضی اللہ عنہم اوران کی شان میں عقیدہ ارتداد وغیرہ وغیرہ یہ عقائد تو ایسے مہلک ہیں جو صرف ضروریات دین کے انکار کے ضامن نہیں بلکہ انکار نبوت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ والہ اصحابہ اجمعین کی کفالت کا بار بردار بھی بن گئے ہیں جن میں کسی طرح گنجائش تاویل نہیں ہے فلہذا اس سلسلہ میں اس فرقہ باطلہ کے حق میں نقل عبارت فتاوی عالمگیر پر کفایت کرنے کے ساتھ ساتھ کچھ تفریعات وتتمہ لکھ دینا مناسب سمجھتا ہے۔

عبارتہ وھولاء القوم خارجون عن ملۃ الاسلام واحکامھم احکام المرتدین

یعنی یہ فرقہ رافضی شیعہ خارج عن الاسلام ہیں اور ان کے احکام مرتدوں کے احکام ہیں۔

(۱) سو جب وہ خارج عن الاسلام اور مرتد ہیں ساتھ ساتھ تجربہ شاہد ہے کہ وہ ہر صحیح عقائد کی اسلامی اسٹیٹ کو دنیا سے بے نشان کرکے اپنا مذہبی و سیاسی اقتدار جمانے کے لئے علی الدوام کوشاں ہیں اور ہزارہا صحیح عقائد والوں کو قتل اور بے عزت کیا ہے اور اب بھی کرتے ہیں اور آئندہ کے لئے بھی اسی سازش میں انکا مذہبی وضدی جوش ابل رہا ہے بنابریں اگر وہ کسی حکومت اسلامیہ کے باشندے ہوں تو حکومت کی جانب سے وہ قابل قتل بلکہ واجب القتل ہیں۔

(۲) وہ امامت صغریٰ و کبریٰ کسی کے لائق نہیں ہیں۔

(۳) ان کے پیچھے نماز واجب الاعادہ ہے۔

(۴) ان کی حکومت کی جڑ اکھاڑ دینے کے لئے انفرادی واجتماعی تحریک وکوشش کرنا اہل اسلام کا خصوصاً ہر اہل حکومت اسلامیہ کا فریضہ ہے۔

(۵) زیارت حرمین شریفین زادھما اللہ شرفا کے لئے ان کو اجازت نہ دینا بلکہ ان کو اس سے روکنے کے لئے ہر امکانی کوشش کرنا حکومت سعودیہ پر خصوصاً اور ہر حکومت اسلامیہ پر عموماً لازم ہے

لقوله عليه الصلوة والسلام من راى منكم منكرا فليغيره بيده فان لم يستطع فبلسانه فان لم يستطع فبقلبه وذلك اضعف الايمان۔

امید ہے کہ علماء دین ومفتیان کرام کے فتاوے کا یہ مجموعہ مختلف زبانوں میں طبع ہو کر اہل اسلام کے ہر حلقہ میں پہنچ جاوے بالآخر اس سلسلہ میں علماء کرام کے متفق الآرا فیصلہ کو ایکجا اور اشاعت کرنے کے لئے اتنی عالمگیری کدوکاوش گوارہ کرنے والے حضرات کے لئے عموماً اور اس کے محرک اول مجاہد ملت حضرت مولانا منظور احمد نعمانی صاحب عمت فیوضہم کے لئے خصوصاً ہم تہ دل سے شکر گزار ہیں۔ فجزاهم الله عنا وعن جميع المسلمين خير الجزاء وصلى الله على خير خلقه محمد واله واصحابه اجمعين۔

کاتب الحروف، سعید احمد غفرلہ

مفتی جامعہ عبیدیہ ۱۱-۶/ ۱۴۰۸ھ

اثنا عشری شیعوں کے بارے میں جناب مفتی صاحب مدظلہ کی پیش کردہ رائے گرامی کے ساتھ ہم متفق ہیں۔

سلطان احمد غفرلہ

۸/۶/۱۱ھ رئیس الجامعہ

احقر محمد ہارون غفرلہ، شیخ الحدیث جامعہ

احقر محمد شمس الدین غفرلہ، نائب ناظم تعلیمات جامعہ

احقر ضمیر الدین غفرلہ معین مہتمم جامعہ

احقر محمد سلمان غفرلہ نائب مہتمم صاحب جامعہ

بندہ محمد نسیم عفی عنہ، نائب مفتی جامعہ ۱۱ / ۶ / ۱۴۰۸ھ

الجامعتہ العربیہ امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ

باسمہ سبحانہ و تعالی — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد! شیعہ اثنا عشریہ کے جو عقائد ان کے لٹریچر سے معلوم ہوتے ہیں منجملہ (۱) قرآن کریم کو محرف ماننا (۲) شرعی احکام کی تحلیل و تحریم میں کسی کو مختار ماننا (۳) شیخین کی تکفیر کرنا، بلاشبہ یہ عقائد سراسر کفر ہیں۔

ان عقائد کی بنیاد پر یہ لوگ یقیناً کافر اور مرتد ہیں۔ فقط واللہ اعلم و علمہ احکم

(کتبہ) ابو سعید ۱۹۸۸ / ۲۱ / ۲ (مہر دار الافتاء جامعہ عربیہ امداد العلوم)

شیعہ اثنا عشریہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ فضل الرحمٰن مہتمم جامعہ عربیہ امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ

مجمع البحوث الاسلامیہ العلمیتہ بنگلہ دیش

الجواب باسمہ تعالیٰ! صورت مسئولہ میں شیعہ اثنا عشریہ کے بارے میں فاضل مستفتی حضرت علامہ مولانا محمد منظور احمد نعمانی دامت برکاتہم نے شیعوں کے جن بنیادی عقائد کفریہ کو ان کی مستند کتابوں سے حوالہ کے ساتھ نقل فرمایا ہے۔ ان میں ہر عقیدہ ایسا ہے کہ ان کے کفر اور ارتداد کے لئے کافی ہے جبکہ شیعوں کے مذکورہ بالا عقائد باطلہ کے علاوہ بے شمار کفریات ایسے ہیں کہ ان کو دیکھ کر اور پڑھ کر کوئی ایماندار آدمی انہیں مسلمان نہیں کہہ سکتا نہ انہیں مسلمان سمجھ سکتا ہے۔

تحریف قرآن کا عقیدہ مسئلہ امامت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں شیعوں کا عقیدہ کہ العیاذ باللہ تمام صحابہ تین کے علاوہ مرتد ہوگئے تھے .... یہ امور ایسے ہیں کہ جن کو شیعوں نے اپنے دین کے بنیادی عقائد کی حیثیت دی ہے اور یہ سب امور پوری امت مسلمہ کے نزدیک اسلام سے انکار بلکہ سراسر کفر الحاد اور زندقہ ہے۔

واضح رہے کہ روافض اور شیعوں کی تکفیر کا فیصلہ کوئی نیا مسئلہ نہیں ہے بلکہ زمانہ قدیم سے فقہا اور محدثین کرام نے ان کے عقائد کفریہ کی بنا پر انہیں کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔

امام دار الہجرت امام مالکؒ ابن حزم اندلسی، امام شاطبی، شیخ عبد القادر جیلانی حنبلیؒ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ حنبلی، مجدد الف ثانیؒ حنفی، شاہ ولی اللہ دہلوی، شاہ عبد العزیز حنفی، قاضی عیاض مالکیؒ ملا علی قاری حنفی بحر العلوم حنفی اور اصحاب فتاویٰ میں سے صاحب فتح القدیر ابن ہمام، سلطان عالمگیر رحمتہ اللہ علیہ کے زمانہ میں دو سو علماء اور مفتیان کرام کا مرتب کردہ فتاویٰ عالمگیری کا فیصلہ اور علامہ ابن عابدین شامی کے فتویٰ کے بعد روافض کی تکفیر میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا ہے جبکہ اب سے تقریباً پچاس سال قبل امام اہل السنۃ والجماعۃ حضرت مولانا عبد الشکور لکھنوی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی ایک اجتماعی فتویٰ ترتیب دے کر شائع کیا تھا جس میں اس وقت دار العلوم دیوبند کے تمام مدرسین اور مفتیان کرام کے علاوہ بہت سے علماء کرام کے دستخط تھے خاص کر مولانا مفتی مسعود صاحب مفتی محمد شفیع صاحب مہتمم دار العلوم کورنگی کراچی مولانا رسول رسول خان صاحب حضرت مولانا اصغر حسین صاحب دیوبندی مولانا محمد انور چاند پوری مولانا ابراہیم بلیاویؒ مولانا خلیل احمد مراد آبادی مولانا سید حسین احمد مدنی مفتی مہدی حسن

شاہجہان پوری، حضرت مولانا عبدالرحمٰن امروہی، مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ صاحب وغیرہ اکابر علماء دیوبند اور بہت سے علماء اہل حدیث کے دستخط ثبت ہیں اور جماعت بریلوی کے بانی مولانا احمد رضا خان نے روشیعہ پر ایک مبسوط فتویٰ تحریر کرکے رد الرفضہ کے نام سے شائع کیا ہے۔

ان اکابر کے فتاویٰ کے بعد بھی اگر شیعوں کی تکفیر میں کسی کو شبہ ہے تو اس پر بڑی حسرت کی بات ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے سینہ کو حق بات کے سمجھنے سے تنگ کر دیا ہے اور تاحال گمراہی میں چھوڑ رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔

اس لئے ہمارا ادارہ "مجمع البحوث الاسلامیہ العلمیہ بنگلہ دیش" کے اراکین نے متفقہ طور پر حضرت علامہ مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی (ہندوستان) کے جواب اور حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن خان ٹونکی۔ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن پاکستان کے جواب سے اتفاق کیا اور ان کے فتویٰ کی توثیق کر دی۔ اور یہ فیصلہ دیا ہے کہ شیعہ اثنا عشری جن کے عقائد مذکورہ بالا کفریات کے علاوہ دوسرے بے شمار کفریات اور زندقہ پر مشتمل ہیں۔ وہ کافر ملحد اور زندیق ہیں جب تک وہ ان کفریات سے توبہ نہیں کرتے ان سے کسی قسم کا اسلامی رشتہ تعلقات جائز نہیں ہے ان سے مناکحت جائز نہیں ان کی نماز جنازہ میں شرکت کرنا ناجائز نہیں۔ ان کو مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کرنا جائز نہیں شیعہ مسلمانوں کا وارث نہ ہوگا۔

فقط واللہ اعلم

(کتبہ) محمد انعام الحق چاٹگامی ۸ / ۵ / ۱۴۰۸ھ

تصدیقات اراکین مجمع البحوث الاسلامیہ العلمیۃ بنگلہ دیش

مفتی عبدالسلام صاحب چاٹگامی، مشیر خاص مجمع البحوث الاسلامیہ العلمیہ بنگلہ دیش، ـــ مفتی بشیر احمد صاحب کملائی، ـــ مفتی جسیم الدین صاحب چاٹگامی، ـــ مفتی محمود الحسن صاحب چاٹگامی، ـــ مفتی شہید اللہ کسنوی، ـــ محمد حفظ الرحمٰن کملائی، ـــ محمد بذل الرحمٰن بریسالی، ـــ محمد عبدالحئ بریسالی تاج الاسلام کشور گنجی، ـــ شہاب الدین فیروز پوری، ـــ محمد رستم کھلنوی، ـــ فیض اللہ چاند پوری، ـــ محمد شہید اللہ گوپال گنجی، ـــ محمد عبدالرشید گوپال گنجی، ـــ مولانا شمس الرحمٰن مومن شاہی، ـــ محمد بلال الدین کملائی، ـــ محمد عبدالقادر شریعت پوری، ـــ عبدالحکیم، نترکونا، ـــ محمد ابو موسیٰ کشور گنجی، ـــ محمد حسن چاٹگامی، ـــ محمد عبدالغفار فریدپوری، ـــ محمد یونس علی فرید پوری، ـــ شہید الاسلام فرید پوری، ـــ ابوالبشر شریعت پوری، ـــ کفایت اللہ سندیپی، ـــ محمد اسحاق ڈاکوی، ـــ محمد مسعود الرحمٰن فرید پوری، ـــ ابو جعفر فرید پوری، ـــ روح الامین فرید پوری، ـــ شفیق الرحمٰن بہروی، ـــ نور اللہ ہاتیوی، ـــ محمد ابراہیم حس مطلوب کملائی، ـــ عزیز الحق سلہٹی، ـــ سعید الرحمٰن رنگپوری، ـــ عبداللہ ڈاکوی، ـــ محمود الحسن مومن سنگھ، ـــ مجتبیٰ چاٹگامی، ـــ ایوب چاٹگامی، ـــ محب اللہ چاٹگامی۔

جامع العلوم چاٹگام، بنگلہ دیش

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امابعد اللہ تعالیٰ پوری امت محمدیہ ناجیہ کی طرف سے حضرت العلام مولانا منظور احمد نعمانی دامت برکاتہم کو جزائے خیر بخشے کہ اس پیرسالی میں انہوں نے انتھک محنت سے فرقہ اثنا عشریہ بالخصوص امام خمینی کے متعلق کما حقہ نقاب کشائی فرمائی۔

شیعہ فرقہ اثنا عشریہ کے کفر کے متعلق جو وجوہ حضرت مستفتی دامت برکاتہم نے پیش کی ہیں ان کی روشنی میں ہم سب اس فرقہ ضالہ ومضلہ کے متعلق کفر کے فتویٰ پر متفق ہیں۔

جو تفصیل حضرت مستفتی مدظلہم اور اکابر مفتیان کرام نے پیش کی اس پر مزید کچھ تفصیل کی ضرورت نہیں ہے۔

(فقط) احقر اظہار الاسلام عفاء اللہ عنہ، خادم دار الافتاء و مہتمم مدرسہ جامع العلوم (مہر) شہر چاٹگام بنگلہ دیش ۲۸ / ۶ / ۱۴۰۸ھ

من اجاب اصاب محمد عاصم عفاء اللہ عنہ، مدرس جامع العلوم شہر چاٹگام

قد اصاب من اجاب احقر عبد المالک قطبی عفی عنہ، مدرس مدرسہ جامع العلوم اللالخان بازار شہر چاٹگام

احقر رفیق الدین عفاء اللہ عنہ، مدرس مدرسہ جامع العلوم شہر چاٹگام

قد اصاب المجیب رفیق احمد عفی عنہ، مدرس جامع العلوم لالخان بازار چاٹگام

مولانا عبید الحق صاحب سابق رئیس الاساتذہ مدرسہ عالیہ ڈھاکہ

ہمارے بزرگ محترم حضرت مولانا منظور احمد نعمانی مدظلہ العالی نے اپنے استفتاء میں فرقہ شیعہ اثناء عشریہ اور آیت اللہ خمینی کے خلاف اسلام جن عقائد آراء کو مستند حوالوں سے پیش کیا ہے اس کے بعد اس فرقہ کے بارے میں مزید اور تحقیقات کی ضرورت اور تردد کی گنجائش نہیں۔

بنابریں بندہ بھی حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی اور دار العلوم دیوبند اور مفتی ولی حسن کی طرف سے دیئے ہوئے جوابات سے بشرح صدر پوری طرح متفق ہے کہ موجودہ ایرانی شیعہ فرقہ اثناء عشریہ خارج از اسلام ہے اس فرقہ کے ساتھ، قادیانی اور فرقہ بہائیہ کی طرح غیر مسلم کا سا معاملہ رکھنا چاہئے۔

احقر عبید الحق غفرلہ (خطیب جامع مسجد بیت المکرم ڈھاکہ) یکم رجب المرجب ۱۴۰۸ھ مطابق ۲۰ فروری ۱۹۸۸ء

تصدیقات اساتذہ کرام جامعہ اسلامیہ عربیہ ڈھاکہ

محمد علی عفاء اللہ عنہ، ۔ محمد نور الامین غفرلہ، ۔ محمد عبد الرشید غفرلہ، ۔ محمد عبد القدوس، ۔ محمد عبد المتین، ۔ خلیل احمد غفرلہ،

الجامعہ الاسلامیہ عزیز العلوم بابو نگر، چٹاگانگ

یہودی لیڈر یا چیلا عبداللہ بن سبا کی بناکردہ پارٹی یا جماعت "فرقہ شیعہ" کے حالیہ رہبر روح اللہ خمینی (علیہ ماعلیہ) نے اپنی رسوائے زمانہ تصانیف میں صحابہ کرام بالخصوص حضرات شیخین (ابوبکر صدیق عمر فاروق) رضی اللہ عنہما کی شان میں وہ دلخراش گستاخیاں کیں جن سے پورے عالم اسلام کی روح تڑپ اٹھتی ہے۔ چنانچہ (۱) اپنی فارسی تصنیف "کشف الاسرار" (ص ۱۴۴) میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر قرآن کے صریح احکام کی مخالفت کا الزام لگایا ہے اس سے بڑھ کر گالی وگستاخی اور کیا ہوسکتی ہے؟ (۲) اور کتاب مذکور (ص ۱۵۰) میں حضرت عمرؓ کو صاف الفاظ میں کافر اور زندیق کہا ہے (۳) نیز کتاب مذکور اور اپنی عربی تصنیف "الحکومۃ الاسلامیۃ" کے متعدد صفحات میں ایسی باتیں لکھیں جن سے حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ کی خلافت کا سراسر انکار ہوتا ہے۔

خمینی صاحب کے مذکورہ بالا عقائد کی بنا پر ان کے اور ان جیسوں کے بارے میں علمائے اسلام اور جماعت مسلمین کے دوٹوک فیصلے سنئے۔

۱)—— علامہ محقق ابن الہمام ارقام فرماتے ہیں:

"اور اگر کوئی شخص ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت کا منکر ہے تو وہ کافر ہے" (فتح القدیر، صفحہ ۲۴۸، جلد ۱)

۲)—— فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ:

"رافضی اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کرے اور ان پر لعنت کرے تو وہ کافر ہے۔" (عالمگیری جلد ۲، صفحہ ۲۶۸ - ۲۶۹)

۳)—— شیخ الاسلام ابن تیمیہ ارقام فرماتے ہیں:

"محمد بن یوسف الفریابی سے دریافت کیا گیا ایسے آدمی کے بارے میں جو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں گالی گلوچ بکے، تو انہوں نے فرمایا! کہ وہ کافر ہے۔ پوچھا گیا کہ ایسے آدمی کی نماز جنازہ پڑھی جائے؟ آپ نے فرمایا! "نہیں"۔ (الصارم المسلول صفحہ ۵۷۰)

۴)—— نیز ابن تیمیہ نے مختلف اسانید سے لکھا ہے کہ:

"حضرت علیؓ نے ابوبکرؓ اور عمرؓ پر سب وشتم کرنے والوں کو مشرک کہا اور انہیں قتل کردینے کا حکم کیا ہے" (کتاب مذکور صفحہ ۵۸۳)

ان نقول اور تصریحات وغیرہ کی بنا پر خمینی صاحب دائرہ اسلام سے بالکل خارج اور کافر ہیں اگر انتقال کرے تو مسلمانوں کو ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھنی چاہئے۔ ہمارے مخدوم حضرت علامہ مولانا محمد منظور نعمانی دامت برکاتہم نے اس سلسلہ میں جو عالمانہ فاضلانہ تحقیقات فرمائی ہیں وہ موبموحق اور حقیقت کے موافق ومطابق ہیں۔ ومابعد ذلک الاالضلال

کتبہ محمد جنید بابو نگری (صدر دار الافتاء) خادم حدیث نبوی، جامعہ بابو نگر چاٹگام ۱۰/ ۶/ ۸ھ

شیعیت درحقیقت یہودیت کا دوسرا رخ ہے جو تقیہ جیسا بدنما داغ کے سہارے مسلمانوں میں گھس پڑا، اور مسلمانوں کی ایک جماعت کو ضروریات دین کا منکر بنا کے کافر یہودیوں کی جماعت بھاری کردی تو یہ ایک کافر جماعت ہے جو ضروریات دین کے ایک بڑے حصے سے منکر ہوگئی خصوصا فرقہ اثنا عشریہ امامیہ جس کی سرکردگی اس وقت ایک شاطر بددین خمینی کے ہاتھ ہے جس کے کفر میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

تحریف قرآن کا عقیدہ جو مسلمانوں کے ہاں صریح عقیدہ کفر ہے وہ انکے ہاں مذہب مسلمات میں سے ہے مسئلہ امامت کے پردے میں

انکار ختم نبوت کا عقیدہ جو مسلمانوں کے ایک جانکاہ فتنہ کفر ہے وہ ان کے ہاں دینی ضروریات میں سے ہے حضرت شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سب وشتم اور لعن وطعن جو اسلام میں اہل اسلام کے لئے قطعاً موجب کفر ہے وہ ان کا مذہبی وظیفہ ہے ــــ وغیرہ وغیرہ لہٰذا ان کے کفر میں شک گنجائش نہیں ہے محقق علام حضرت مولانا نعمانی دامت برکاتہم نے اس سلسلے میں جو کچھ تحقیقات تحریر فرمائی ہیں ذرہ ذرہ صحیح اور بالکل عین حق مطابق ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دونوں جہاں میں سرخرو فرمائیں۔ (آمین ثم آمین)

(کتبہ) محمود حسن عفاء اللہ تعالیٰ عنہ،

خادم دارالافتاء بالجامعہ الاسلامیہ عزیز العلوم بابو نگر بنگلا دیش ۸ / ۸ / ۱۴۰۸ھ فرقہ شیعہ اثنا عشریہ امامیہ کے عقائد کفریہ کی بنا پر کا ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ تعجب ہے اس نام نہاد اسلامی جماعت پر جو اس فرقہ کے غالی امام خمینی کو امام المسلمین کے لقب سے یاد کرتی ہے۔ــــ
ہذا ماعندی واللہ اعلم بالصواب

محمد اسحٰق غفرلہ، شیخ المحدثین جامعہ، بابو نگ

احقر محمد محب اللہ غفرلہ، مہتمم جامعہ اسلامیہ عزیز العلوم بابو نگر

احقر محمد حبیب اللہ غفرلہ، محدث جامعہ اسلامیہ عزیز العلوم بابو نگر

احقر محمد یونس غفرلہ، ناظم تعلیمات جامعہ اسلامیہ عزیز العلوم بابو نگر

محمد عبد الباری ناظم دارالاقامہ جامعہ بابو نگر

ایک زمانہ میں شیعہ اور فرقہ اثنا عشریہ امامیہ کے درمیان میں فرق سمجھا جاتا تھا لہٰذا فتاویٰ بھی امتیازی حیثیت سے دیا جاتا تھا غا بعد زمانہ اور بعض دوسری وجوہات سے فی الحال وہی فرقہ اثنا عشریہ امامیہ ہی فرقہ شیعہ کی حیثیت سے موجود ہے بنابریں خارج از اسلام کا فتویٰ اور حک شیعوں پر ہی ہوگا اگر اخلاف قیاس کہیں کہیں کوئی شیعہ اس کے خلاف عقیدہ رکھتا ہو تو وہ شیعہ اس فتویٰ کفر کی زد سے خارج ہی رہے گا۔

فقط ننگ اکابر، محمد عبد الرحمٰن غفرلہ، شیخ الحدیث جامعہ بابو نگ

دارالعلوم معین الاسلام، ہاٹ ہزاروی، چٹاگانگ

الحمد للہ الاھلہ والصلوۃ لاھلھا، بعد الحمد والصلوۃ موجودہ دور حد درجہ ابتلاء اور آزمائش کا دور ہے فرق باطلہ کی روز بروز ترقی ہوتی رہی۔ ادھر علماء حق کی جانب سے قلمی اور لسانی جہاد بھی چلتا رہا۔ یوں تو اہل قبلہ کی تکفیر میں علماء حق انتہا درجہ کی احتیاط سے کام لیتے ہیں لیکن اسکے باوجود بھی اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اہل قبلہ میں سے جو فرقہ بھی ضروریات دین کا منکر ہو وہ قطعی کافر ہے خواہ وہ اپنے اسلام اور ایمان کا کتنے ہی زور وشور سے دعویٰ کرتا رہے۔ خمینی اور فرقہ اثنا عشریہ امامیہ کے عقائد کے بارے میں فاضل محترم رئیس التحریر محافظ دین متین علامہ محمد منظور نعمانی دامت برکاتہم نے جس تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی ہے اور ان کی مستند کتابوں سے جس کثرت سے حوالہ پیش انکے کفر ہونے میں شک نہیں ہو سکتا۔ تفصیل اگر دیکھنی ہو تو ماہنامہ بینات کراچی خصوصی اشاعت خمینی اور اثنا عشریہ کے بارے میں علماء کرام کا متفق فیصلہ اور فاضل محترم علامہ منظور نعمانی صاحب کی "ایرانی انقلاب" ضرور مطالعہ فرمائیں۔

احمد شفیع غفرلہ، خادم دارالعلوم معین الاسلام ہاٹ ہزاری

ذیل میں بنگلہ دیش کے جن حضرات اہل علم کے اسمائے گرامی پیش کئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی مفتی اعظم پاکستان کے اس فتوے پر اپنے تصدیقی دستخط ثبت فرمائے تھے۔ جو الفرقان کی خصوصی اشاعت بابت ماہ دسمبر میں شائع ہوچکا ہے۔۔۔۔ ان حضرات کے اسمائے گرامی اور ان کے دستخطوں کی فوٹو کاپی مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب جامعہ اسلامیہ کراچی کے توسط سے ادارہ الفرقان کو موصول ہوئی تھی۔۔۔۔ مفتی صاحب موصوف کے شکریہ کے ساتھ ان حضرات کے اسمائے گرامی پیش کئے جا رہے ہیں۔

حضرت مولانا عبدالمنان صاحب شیخ الحدیث مدرسہ عالیہ فینی نواکھالی

حضرت مولانا فضل الحق صاحب شیخ الحدیث رئیس الجامعۃ القرآنیہ العربیہ لالباغ ڈھاکہ

مولانا محب اللہ صاحب استاذ جامعہ قرآنیہ ڈھاکہ

مولانا غلام مصطفیٰ صاحب // // //

مولانا موسیٰ صاحب // // //

حضرت مولانا عبدالمتین صاحب مہتمم مدرسہ امدادیہ عربیہ شیخ برچر نور سندی خلیفہ حضرت حافظ جی حضور مدظلہ'

حضرت مولانا عبدالمنان صاحب شیخ الحدیث استاذ جامعہ عربیہ فرید آباد ڈھاکہ

مولانا عطاء اللہ صاحب استاذ جامعہ قرآنیہ ڈھاکہ

مولانا قاری ابوریحان صاحب // // //

مولانا غلام مصطفیٰ صاحب // // //

مولانا محمد عمر صاحب دار العلوم خادم دالعلوم گوہرڈانگا گوپال گنج

مولانا عبدالرزاق صاحب سیکرٹری جماعت خادم الاسلام بنگلہ دیش

حضرت مولانا حمید اللہ صاحب مہتمم مدرسہ نوریہ اشرف آباد (کرنگی چر) ڈھاکہ

امیر شریعت حضرت مولانا قاری احمد اللہ صاحب اشرف آباد

مولانا محب اللہ صاحب استاذ مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

مولانا صدیق الرحمٰن صاحب استاذ مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

مولانا ابو طاہر صاحب مصباح استاذ مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

مولانا محبوب الرحمٰن صاحب استاذ مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

مولانا اشرف علی صاحب استاذ مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

مولانا عبدالباری صاحب خادم جامعہ عربیہ امدادالعلوم فرید آباد ڈھاکہ بنگلہ دیش

حضرت مولانا عبدالحیٔ صاحب شیخ الحدیث مدرسہ نوریہ اشرف آباد (کرنگی چر) ڈھاکہ

مولانا عظیم الدین صاحب محدث مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

مولانا فاروق احمد صاحب استاذ مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

مولانا اسماعیل صاحب استاذ مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

مولانا شمس الرحمٰن صاحب استاذ مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

مولانا بشیر احمد صاحب استاذ مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

مولانا محمد عبدالجبار صاحب معین ناظم وفاق المدارس العربیہ بنگلہ دیش

اساتذہ کرام جامعہ فرید آباد

مولانا فضل الرحمٰن صاحب مہتمم جامعہ

مولانا عبدالسمیع صاحب استاذ جامعہ

مولانا محمد روح الدین استاذ جامعہ

مولانا عبدالقدوس صاحب محدث

مولانا محمد سخاوت حسین استاذ جامعہ

اساتذہ کرام جامعہ مدنیہ اسلامیہ قاضی بازار سلہٹ

حضرت مولانا محمد حبیب الرحمٰن صاحب، استاذ الحدیث و رئیس الجامعہ

مولانا محمد اسحاق صاحب شیخ الحدیث

مولانا محمد نظام الدین صاحب، استاذ الحدیث و ناظم تعلیمات

اساتذہ کرام جامعہ قاسم العلوم درگاہ شاہ جلالؒ سلامت

حافظ مولانا اکبر علی رئیس الجامعہ

مولانا محب الحق مفتی جامعہ قاسم العلوم

مولانا ابو الکلام زکریا صاحب خادم دار الافتاء

مولانا محمد ناظر حسین صاحب استاذ حدیث

مولانا محمد عطاء الرحمٰن صاحب استاذ حدیث

جامعہ اسلامیہ دار العلوم مدنیہ جاترا باری ڈھاکہ

مولانا محمود حسن مہتمم جامعہ اسلامیہ جاترا باری

مولانا سراج الاسلام صاحب نائب مہتمم

مولانا ہدایتہ اللہ صاحب مدظلہ شیخ الجامعہ

مولانا صلاح الدین صاحب مدظلہ

مولانا حافظ رفیق احمد صاحب ناظم تعلیمات

مولانا عبد المجید صاحب استاذ جامعہ

مولانا عبد الحق صاحب استاذ جامعہ

مولانا عبد الحق صاحب (حقانی) استاذ جامعہ

مولانا انوار الحق صاحب استاذ جامعہ

مولانا عبد المنان صاحب استاذ جامعہ

مولانا محمد ادریس صاحب استاذ جامعہ

مولانا ضیاء الاسلام سابق مدرس لال باغ جامعہ قرآنیہ ڈھاکہ

مولانا محمد اسحاق مہتمم مدرسہ دار العلوم موتی جھیل ڈھاکہ

مولانا محمد یعقوب استاذ مدرسہ دار العلوم موتی جھیل ڈھاکہ

مولانا محمد کلیم اللہ مہتمم مدرسہ نورانی تعلیم القرآن

مولانا انوار الحق استاذ مدرسہ نورانی تعلیم القرآن

مولانا محمد فیض اللہ استاذ مدرسہ نورانی تعلیم القرآن

مولانا قاری منظور الٰہی صاحب استاذ مدرسہ نورانی تعلیم القرآن

اساتذہ کرام جامعہ محمدیہ عربیہ محمد پورہ ڈھاکہ بنگلہ دیش-۱۲۰۷

جناب حضرت مولانا مفتی منصور الحق صاحب دامت برکاتہم

جناب حضرت مولانا حفیظ الرحمٰن استاذ الحدیث

جناب حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب محدث جامعہ

جناب حضرت مولانا علی اصغر صاحب استاذ الحدیث

بنگلہ دیش کے متفرق مقامات کے علماء کرام

مولانا حبیب اللہ مصباح
مولانا محمد عبدالحق مہتمم دارالعلوم درگاہ پور سلہٹ
مولانا محمد عبدالشہید مدرسہ دارالسنۃ کلمو کافن
مولانا محمد عبدالاول مہتمم جامعہ محمودیہ سلہٹ
مولانا محمد عبدالکریم صدر آزاد دینی ادارہ، سلہٹ
مولانا محمد یونس علی دارالعلوم حسینیہ ڈھاکہ
مولانا محمد شفیق الحق مہتمم جامعہ محمودیہ سلہٹ
سیف اللہ اختر، امیر حرکۃ الجہاد الاسلامی

حضرات علماء برطانیہ کا فتویٰ و تصدیقات

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ○

مولانا یعقوب اسماعیل قاسمی ڈیوزبری

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ العالی نے اپنے استفتاء میں شیعہ اثنا عشریہ کی متقدمین ومتاخرین، نیز موجودہ دور کے ان کے امام روح اللہ خمینی کی کتابوں سے ان کے مندرجہ ذیل تین عقیدے نقل فرمائے ہیں۔

(1)—— شیعہ اثنا عشریہ کا عقیدہ ہے کہ حضرات شیخین ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما (نعوذ باللہ) کافر، منافق اور ملعون ہیں۔

ہم مسلمانوں کا عقیدہ حضرات شیخین کے بارے میں یہ ہے کہ ان دونوں کا مومن صادق اور جنتی ہونا قرآن کریم اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے اس لئے ان کو کافر کہنا اور مومن ومسلم نہ سمجھنا قرآن کریم کی اور ایک ایسی دینی حقیقت کی تکذیب کرنا ہے جو رسول اللہ ﷺ سے قطعیت سے ثابت ہے ایسی کسی ایک بات کا بھی انکار موجب کفر ہے۔

(2)—— شیعہ اثنا عشریہ کا موجودہ قرآن کے بارے میں یہ عقیدہ ہے کہ وہ محرف ہے اور اس میں حضرات خلفاء ثلاثہ (رضی اللہ عنہم) نے تحریف اور ردو بدل کر دیا ہے اور یہ وہ اصلی قرآن کریم نہیں ہے جو حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا تھا اصلی قرآن کریم تو امام غائب اپنے ساتھ لے کر غار میں روپوش ہوگئے ہیں جو آخری زمانہ میں اس کو لے کر باہر نکلیں گے —— (نعوذ باللہ)

تمام مسلمانوں کا قرآنی آیت کریمہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون ہم ہی نے قرآن کو نازل کیا ہے؟ اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں کے تحت بالاتفاق یہ عقیدہ ہے کہ موجودہ قرآن کریم ہی وہ اصل کتاب اللہ ہے جو اللہ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ پر نازل کی گئی تھی اور اس میں کسی قسم کا تغیر وتبدل نہیں ہوا نہ ہی کسی حرف یا زبر زیر میں تحریف

ہوئی ہے اس لئے موجودہ قرآن کریم کے بارے میں تحریف اور تغیر و تبدل کا عقیدہ رکھنا قرآن کی تکذیب اور کفر بین ہے۔

(3)—— شیعہ اثنا عشریہ کے بنیادی عقیدوں میں ایک عقیدہ امامت کا ہے جو ان کی کتابوں میں واضح طور پر تفصیل سے مذکور ہے۔ بلکہ عقیدہ امامت اس فرقہ کی مذہبی اساس و بنیاد ہے اس عقیدہ امامت کے بارے میں جو تفصیلات شیعوں کی مستند کتابوں میں ہیں جو استفتاء میں پیش کردی گئی ہیں ان کی بنیاد پر یہ عقیدہ بلاشبہ امت مسلمہ کے مسلّمہ عقیدہ ختم نبوت کی نفی کرتا ہے جو ضروریات دین میں سے ہے اور اس کا انکار بلاشبہ موجب کفر ہے۔

فرقہ اثنا عشریہ کے یہ تینوں عقیدے ان کے متقدین و متاخرین کی کتابوں سے ثابت ہیں کتابوں کی عبارتیں استفتاء میں درج کردی گئی ہیں۔

الغرض مذکورہ بالا تینوں عقیدوں کی وجہ سے شیعہ اثنا عشریہ کے دائرہ اسلام سے خارج ہونے میں کوئی شک شبہ نہیں۔

واللہ اعلم و علمہ اتم واحکم

احقر خادم العلماء یعقوب اسماعیل قاسمی غفرلہ (ڈیوز بری۔یو۔کے)

تصدیق و تائید فرمانے والے حضرات علماء کرام شہر باٹلی (Batley)

مولانا ابراہیم غفرلہ نوسارکا —— مولانا عبدالروف لاجپوری —— مولانا ایوب ہاشمی عفی عنہ کھولوڈیہ —— مولانا محمد شعیب عفی عنہ —— مولانا ابراہیم احمد کرولیا —— مولانا محمد یوسف غفرلہ دیوان —— مولانا عبدالحیٔ سیدات غفرلہ —— مولانا ہاشم ابراہیم راوت غفرلہ۔

حضرات علماء کرام شہر بولٹن (Bolton)

مولانا قاری یعقوب ابراہیم قاسمی (خطیب طیبہ مسجد بولٹن) —— مولانا اسماعیل حافظ علی (مدرس دارالعلوم بری) —— مولانا فیض علی شاہ عفی عنہ (سابق استاذ دارالعلوم دیوبند) —— مولانا عمرجی محمد (مدرس دارالعلوم۔بری) —— مولانا عبدالحق غفرلہ کمبولوی (وطنی نسبت) —— مولانا موسیٰ محمد کتھاروی (وطنی نسبت)۔

حضرات علماء کرام شہر پرسٹن (Preston)

مولانا اسماعیل غفرلہ بھڑکودروی (وطنی نسبت) —— مولانا یعقوب شیخ دیولوی غفرلہ —— مولانا اسماعیل کتھاروی —— مولانا ابراہیم اچھودی غفرلہ —— مولانا ابراہیم محمد پٹیل۔

حضرات علماء کرام شہر گلوسٹر (Gloucester)

مولانا محمد یوسف لولات عفی عنہ — مولانا ابراہیم یوسف قاضی غفرلہ — مولانا موسیٰ ابراہیم کھولوڈیہ عفی عنہ — مولانا اسماعیل سورتی غفرلہ — مولانا عبدالصمد کھروڈوی غفرلہ — مولانا عبدالصمد ندوی غفرلہ مولانا آدم بانسروڈ۔

حضرات علماء کرام شہر کاونٹری (Coventry)

مولانا احمد علی عفی عنہ کاونٹری — مولانا غلام رسول ہتھوڑوی غفرلہ کاؤنٹری — مولانا محمد اسماعیل غفرلہ کاؤنٹری — مولانا سلیمان بن احمد دار چھیہ غفرلہ کاؤنٹری — مولانا یوسف سیدات غفرلہ دیولوی — مولانا مقصود احمد عبد القادر غفرلہ۔

حضرات علماء کرام شہر ننی ٹن (Noneton)

نحمده، ونصلي على رسوله الكريم - اما بعد ایرانی انقلاب، خمینی اور شیعہ اثنا عشریہ فرقہ کے متعلق قدیم اور جدید اکابرین وبزرگان دین کی تحریرات اور فتاویٰ ہم نے بغور دیکھے اور اس سے ہم اتفاق کا اظہار کرتے ہیں۔

مولانا بندہ احمد میاں بن یوسف منگیرا (خیر گامی) غفرلہ، مولانا ایوب محمد غفرلہ،
مولانا اسماعیل محمد جوگواڑی، مولانا عباس محمد عفاء اللہ عنہ،
مولانا اسماعیل یوسف وانیا غفرلہ،

حضرات علماء کرام شہر بلیک برن (Blackburn)

مولانا غلام محمد راوت عفی عنہ — مولانا ہارون راوت غفرلہ — مولانا معین الدین حیدر آبادی عفی عنہ — مولانا شبیر احمد لونت غفرلہ — مولانا ولی اللہ آدم غفرلہ — مولانا عبدالصمد مولانا اسماعیل غفرلہ — مولانا محمد فاروق مفتاحی غفرلہ — مولانا یعقوب اسماعیل کاوی غفرلہ — مولانا اسماعیل احمد واڑی غفرلہ — مولانا احمد سعید بن سیدات فلاحی — مولانا محمد اسماعیل یوسف پٹیل عفی عنہ — مولانا عبدالحمید غفرلہ — مولانا عبدالجلیل قاسمی غفرلہ — مولانا علی بھائی مایت غفرلہ — مولانا غلام رسول مظاہری عفی عنہ،

حضرات علماء کرام شہر ڈیوزبری (Dewsbury)

مولانا عبدالرشید ربانی غفرلہ ناظم اعلی جمعیت علماء برطانیہ ڈیوزبری (انگلینڈ) — مولانا سید عبدالاحد قادری غفرلہ،

حضرات علماء کرام شہر گلاسگو (Glasgow)

مندرجہ بالا شیعی عقیدے بلاشبہ موجب کفر ہیں۔

مولانا مقبول احمد غفرلہ خطیب مرکزی جامع مسجد گلاسگو مولانا محمد اسلم لاہوری عفی عنہ، مسجد النور گلاسگو

حضرات علماء کرام شہر لسٹر (Leicester)

مولانا محمد عبدالکریم ہارٹینگ ٹن روڈ لسٹر ـــ مولانا احمد علی صوفی ـــ مولانا محمد یوسف سورتی غفرلہ امام مسجد فلاح ـــ مولانا محمد یعقوب پانڈور ـــ مولانا غلام محمد عفاء اللہ عنہ ـــ مولانا محمد فقیر کانگوئی ـــ مولانا غلام محمد عالی پوری ـــ مولانا محمد یعقوب قاری ـــ مولانا یوسف اسماعیل عفی عنہ ـــ مولانا عبدالغنی کاپھوی ـــ مولانا محمد عمران غفرلہ ـــ مولانا آدم لونت غفرلہ خطیب جامع مسجد۔

میں حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی مدظلہ کے فتوے کی تائید کرتا ہوں۔ اقبال احمد الاعظمی لسٹر

(یہ مولانا اقبال احمد الاعظمی دارالافتاء ریاض کے مبعوث ہیں۔)

حضرات علماء کرام شہر بریڈفورڈ (Bradfoed)

مذکورہ بالا تینوں عقیدے رکھنے والے یقیناً کافر ہیں۔

مولانا محمد شمیر الدین غفرلہ ـــ مولانا عبدالغنی عفی عنہ ـــ مولانا لطف الرحمٰن خطیب جامع مسجد بریڈ فورڈ ـــ مولانا عبدالرحمٰن حسن غفرلہ ـــ مولانا احمد پانڈور غفرلہ ـــ مولانا اسماعیل بسم اللہ عفی عنہ ـــ مولانا حسن محمد مٹنگاروی۔

حضرات علماء کرام شہر برسٹل (Bristol)

مولانا عبدالرحمٰن عفی عنہ ـــ مولانا محمد سلیمان لاجپوری غفرلہ ـــ مولانا الیاس عبداللہ غفرلہ،

حضرات علماء کرام شہر ولسال (Walsall)

مذکورہ بالا عقائد کا جو بھی معتقد ہو اور کسی بھی فرقہ سے اس کا تعلق ہو اس کے کفر میں شک وشبہ نہیں ہے۔

مولانا عبدالاول غفرلہ ـــ مولانا غلام محمد بارڈولی عفی عنہ ـــ مولانا محمد بھولا غفرلہ ـــ مولانا ضمیرالدین بنگلہ دیشی ـــ مولانا محمد عثمان سورتی ـــ مولانا عبدالحق گورا ـــ مولانا محمد حسن پردھانوی غفرلہ صدر مرکزی جمعیت علماء برطانیہ،

فتویٰ علمائے مانچسٹر (Manchester)

اگر کوئی شخص حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو کافر سمجھے، قرآن مجید کو محرف سمجھے اور عقیدہ ختم نبوت کی نفی کرنے والا عقیدہ امامت رکھے چاہے ہو اپنے آپ کو مسلمان کہلائے وہ شخص یقیناً کافر ہے۔

(کتبہ) حبیب الرحمٰن غفرلہ امام مدینہ مسجد مانچسٹر

فتویٰ جناب مولانا صہیب حسن صاحب (مبعوث دارالافتاء ریاض، لندن)

شیعہ اثنا عشریہ کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کے بعد آئمہ کے معصوم ہونے کا عقیدہ اور بیشتر صحابہ کرام بشمول عشرہ مبشرہ کے حق میں مذموم ہرزہ سرائی بلکہ ارتداد کا عقیدہ رکھنا انہیں دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔

صہیب حسن (لندن) ۲۱ / رمضان ۱۴۰۸ھ

فتویٰ جناب مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

خطیب مرکزی جامع مسجد ولور ہمپٹن (انگلینڈ)

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی ولا نبوۃ بعدہ

مجھے محقق العصر عارف باللہ ترجمان اہل السنۃ والجماعۃ حضرت اقدس مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ کی تحقیق پر مکمل اعتماد ہے بنا بریں ایسے لوگوں (روافض وشیعہ) کہ جو تحریف قرآن کے قائل ہوں یا حضرات شیخین یعنی افضل البشر بعد الانبیاء حضرت صدیق اکبر اور افضل الصحابہ وانقہ الامتہ بعد الصدیق حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر لعن طعن تکفیریا تفسیق کریں اور ائمہ کرام کو معصوم عن الخطاء صاحب وحی اور تحریم وتحلیل میں مختار سمجھتے ہوں کافر اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ اتنا کچھ جاننے کے بعد بھی اگر کوئی ایسے لوگوں کو مسلمان کہے لایعنی وعبث تاویل وتوجیہ سے ان کی تکفیر میں تامل و توقف کرے اسے ملحد و زندیق سمجھتا ہوں نمازا بعد الحق الا الضلال۔

حضرت العلام مولانا نعمانی مدظلہم کو حق تعالیٰ شانہ پوری امت کی طرف سے اپنی شایان شان جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے اس عظیم خدمت کو سرانجام دے کر امت مسلمہ پر حقیقت کماحقہ واضح فرمادی۔

محمد ابراہیم سیالکوٹی عفی عنہ، (فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور)

برطانیہ میں مقیم حضرات علمائے کرام کی اجتماعی توثیق

برطانیہ میں مقیم علماء کی ایک تنظیم حزب العلماء یو-کے' کی دعوت پر ۲ اپریل ۱۹۸۸ء کو برطانیہ کے علماء کرام کا ایک اہم اجلاس وہاں کے ممتاز عالم دین مولانا موسیٰ کرماڑی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں علماء کی کئی نمائندہ تنظیموں کی طرف سے سو سے زیادہ علماء کرام نے شرکت کی۔ اس اجلاس میں خمینی اور اثنا عشریہ کی تکفیر کے مسئلہ پر بھی غور کیا گیا اور اس سلسلہ میں ایک تجویز متفقہ طور پر منظور کی گئی۔ حزب العلماء (یو' کے) کے سیکرٹری مولانا یعقوب مفتاحی صاحب نے مذکورہ تجویز اور ممتاز شرکاء اجلاس کے اسماء گرامی کی فہرست الفرقان کے اس خصوصی شمارہ میں اشاعت کے لئے ارسال فرمائی ہے۔ ذیل میں وہ تجویز بعینہٖ مولانا یعقوب مفتاحی صاحب کے شکریہ کے ساتھ شائع کی جارہی ہے۔

برطانیہ کے علماء کرام کا یہ نمائندہ اجلاس اس کی تصدیق کرتا ہے حقیقت میں اثنا عشری شیعوں کے خلاف اسلام عقائد مثلاً ختم نبوت کا انکار اور تحریف قرآن کے قائل ہونے کی وجہ سے بلاشبہ یہ لوگ کافر و مرتد ہیں۔

منجانب:۔ حزب العلماء یو-کے' جمعیت علماء برطانیہ' مرکزی جمعیت علماء یو-کے۔

احقر یعقوب مفتاحی' سیکرٹری حزب العلماء یو-کے۔

21, PALM STREET, BLACKBURN (LANG'S) U.K.

اجلاس میں شریک ہونے والے علماء کرام کے اسماء گرامی

حضرت مولانا اسماعیل کتھاروی صدر حزب العلماء

حضرت مولانا یعقوب مفتاحی سیکرٹری حزب العلماء

حضرت مولانا عبد الرشید ربانی سیکرٹری جمعیت علماء

حضرت مولانا احمد پاندور صدر جمعیت علماء

حضرت مولانا محمد حسن صدر مرکزی جمعیت علماء

حضرت مولانا فضل حق نائب سیکرٹری مرکزی جمعیت علماء

حضرت مولانا لطف الرحمٰن نائب صدر مرکزی جمعیت علماء

حضرت مولانا فتح محمد لہر' خزانچی جمعیت علماء

حضرت مولانا عبد اللہ خزانچی حزب العلماء

حضرت مولانا ولی اللہ ناظم نشر و اشاعت حزب العلماء

حضرت مولانا موسیٰ کرماڈی سرپرست حزب العلماء

حضرت مولانا اسماعیل حاجی ناظم شرعی پنچایت حزب العلماء

حضرت مولانا قاری سلیمان خطیب مسجد انیس الاسلام

حضرت مولانا مفتی محمد مصطفیٰ خطیب مسجد لندن

حضرت مولانا اسماعیل اکوبت خطیب مسجد قوۃ الاسلام

حضرت مولانا قاری حنیف خطیب مسجد توحید الاسلام

حضرت مولانا مفتی عبد الصمد مدرس دار العلوم بری

حضرت مولانا قاری اسماعیل مدرس دار العلوم بری

حضرت مولانا قاری نور محمد خطیب جامع مسجد بریڈ فورڈ

حضرت مولانا ابراہیم خطیب مسجد میرسٹن

حضرت مولانا یعقوب خطیب طیبہ مسجد

حضرت مولانا یعقوب خطیب زکریا مسجد

حضرت مولانا ولی اللہ خطیب مکی مسجد
حضرت مولانا عبدالرزاق خطیب جامع مسجد برنلی
حضرت مولانا عبیدالرحمٰن کیمل پوری خطیب مسجد
حضرت مولانا محمد از ہر شیفیلڈ
حضرت مولانا یعقوب آچھودی صدر مدرس
حضرت مولانا اسماعیل بھوتا خطیب مسجد لندن
حضرت مولانا عثمان خلیفہ صاحب
حضرت مولانا محمد اقبال صاحب
حضرت مولانا قاری عبدالجلیل منی پور خطیب مسجد
حضرت مولانا احمد علی مانیک پوری خطیب جامع مسجد
حضرت مولانا حافظ ابراہیم صوفی
حضرت مولانا یعقوب بخش صاحب
حضرت مولانا یوسف کرماڈی صاحب
حضرت مولانا ہاشم یعقوب صاحب
حضرت مولانا ولی اللہ آدم صاحب
مولانا امداد اللہ قاسمی
مولانا محمد خورشید
حاجی محمد یٰسین گل
حضرت مولانا یعقوب متادار صاحب
حضرت مولانا عبداللہ احمد صاحب
حضرت مولانا یعقوب آدم صاحب
حضرت مولانا منصور احمد صاحب
حضرت مولانا محمد کوتھی خطیب مسجد لنکاسٹر
حضرت مولانا محمد موسیٰ بری
حضرت مولانا یوسف صاحب
حضرت مولانا عبدالحق ڈیسائی پرسٹن

حضرت مولانا سلمان خطیب مسجد ہنرلنگٹن
حضرت مولانا فاروق خطیب مسجد برمنگھم
حضرت مولانا محمد اسلم زاہد خطیب مسجد
حضرت مولانا حافظ احمد خطیب مسجد
حضرت مولانا عبدالرشید کاوی خطیب مسجد لندن
حضرت مولانا موسیٰ علی نائب مہتمم بچوں کا گھر آمود
حضرت مولانا محبوب کرماڈی خطیب مسجد چورلی
حضرت مولانا محمد نعیم صاحب خطیب مسجد
حضرت مولانا احمد سیدات صاحب
حضرت مولانا صالح سیدات صاحب
حضرت مولانا یعقوب من من صاحب
حضرت مولانا یعقوب قلموی صاحب
حضرت مولانا عمر منوری صاحب
حضرت مولانا داؤد مفتاحی صاحب
حضرت مولانا قاری عبدالرشید ٹیلر صاحب
مولانا امداد الحسن نعمانی
مولانا فاروق احمد صدام مسجد
قاری محمد طیب عباسی لندن
حضرت مولانا داؤد کتھاروی صاحب
حضرت مولانا حسن صاحب خطیب مسجد
حضرت مولانا محمد امین صاحب خطیب مسجد لیڈز
حضرت ابراہیم کھیپی صاحب
حضرت مولانا محمد ابراہیم خطیب مسجد لنکاسٹر
حضرت مولانا فضل الحق خطیب مسجد مانچسٹر
حضرت مولانا اسماعیل صاحب دولور ہمٹن
حضرت مولانا فاروق ڈیسائی پرسٹن

حضرت مولانا فاروق ڈیسائی بولٹن
حضرت عبدالحمید صالح صاحب
حضرت مولانا مفتی عنایت مفتاحی بلیک برن
حضرت مولانا علی محمد صاحب برمنگھم
حضرت مولانا رفیع الدین صاحب
حضرت مولانا موسیٰ کتھاروی صاحب
حضرت مولانا بلال صاحب لندن
حضرت مولانا یوسف باری والا
حضرت مولانا زبیر احمد صاحب
حضرت مولانا اکرم صاحب
حضرت مولانا عبدالاحد صاحب
حضرت مولانا ابراہیم جوگواری صاحب
حضرت مولانا ابراہیم بھیات صاحب برمنگھم
حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب

حضرت مولانا داؤد لسبادا بولٹن
حضرت مولانا قاری عبدالغفور صاحب
حضرت مولانا حافظ ہاشم صاحب
حضرت مولانا ایوب کھڑودوی صاحب
حضرت مولانا یعقوب ہرتیعیج صاحب
حضرت مولانا رفیق احمد لسٹر
حضرت مولانا شیر صاحب لندن
حضرت مولانا عثمان سلیمان صاحب
حضرت مولانا مسعود احمد صاحب خطیب مسجد
حضرت مولانا سمیرالدین بہاری
حضرت مولانا ابراہیم بوبات صاحب
حضرت مولانا یوسف جھنگاریا صاحب
حضرت مولانا قاری آدم کتھاروی صاحب
حضرت مولانا اسد اللہ طارق

ہندوستان کے بعض دینی اداروں و علماء کرام کے وہ جوابات جو بعد میں موصول ہوئے

جامعہ اسلامیہ عربیہ مسجد ترجمہ والی بھوپال

مع تصدیقات اساتذہ جامعہ و دیگر علماء بھوپال

شہر بھوپال کے ہم خادمان علم دین خصوصاً جامعہ اسلامیہ عربیہ مسجد ترجمہ والی کے اساتذہ حضرت مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ کے اس سوال پر جو خمینی فرقہ اثنا عشریہ کے متعلقہ ہے جس کا جواب حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی مدظلہ العالی امیر شریعت ہند نے دیا ہے حرف

بہ حرف تائید کرتے ہیں اور ان حضرات کی جرات وہمت کی داد دیتے ہیں جنہوں نے ہمت اور عزیمت کے ساتھ یہ فیصلہ دیا ہے اور ان اسلام دشمنوں کے خلاف کفر کا فتویٰ صادر فرمایا۔ جن سے ہمیشہ اسلام کو نقصان پہنچا ہے اور اب یہ فرقہ باطلہ کلمہ حق اریدبہ الباطل کے ساتھ میدان میں آکر حرمین شریفین کو میدان جنگ بنا رہا ہے۔ جس کے متعلق خدا کا فرمان ہے **من دخلہ کان امنا** وہاں حامین خمینی اللہ اکبر خمینی رہبر کا نعرہ لگاکر بجائے عبادت اور حج کے شور کرتے ہیں اور نعرہ بازی کرتے ہیں جو غیر مسلموں (مشرکین) کے لئے قرآن نے کہا ہے **وما کان صلاتھم عند البیت الامکاء وتصدیۃ** یہ مشرکین کی عبادت کے طریقہ کی تائید کرتے ہیں۔ خدا نے تو مسلمانوں کو خاموش رہ کر اور عجز و انکساری کے ساتھ عبادت کا حکم دیا۔ **کما قال تعالی ادعوا ربکم تضرعا وخیفۃ** اسلامی طریقہ کو چھوڑ کر مشرکین کے طریقہ کو اختیار کرتے ہیں بلاشک یہ اسلام کے محارج ہیں ایسے لوگوں کو تو حج اور مسجد نبوی کی زیارت سے روکا جائے **اللھم حفظنا من شرورتھم۔** **واللہ علم بالصواب**

المجیب محمد عبدالرزاق عفی عنہ، مفتی اعظم و امیر شریعت مدھیہ پردیش و ناظم جامعہ اسلامیہ عربیہ بھوپال

سید عابد وجدی قاضی دارلقضاء بھوپال

عبداللطیف نائب قاضی دارالقضاء بھوپال

احمد سعید مجددی غفرلہ، خانقاہ مجددیہ بھوپال

محمد علی غفرلہ نائب مفتی بھوپال واستاذ حدیث وفقہ

دارالعلوم تاج المساجد بھوپال

الجواب صحیح — محمد ابراہیم (نائب صدر المدرسین جامعہ اسلامیہ عربیہ)

الجواب صحیح والمجیب صحیح — سید محمد فاضل

الجواب صحیح — محمد الیاس قاسمی مدرس جامعہ

الجواب صحیح — قاسمی مدرس جامعہ وامام وخطیب جامع مسجد بھوپال

الجواب صحیح — حضرت مولانا محمد مہدی حسن مدرس جامعہ

الجواب صحیح — محمد اسحاق قاسمی مدرس جامعہ

الجواب صحیح — عبدالباسط مفتاحی مدرس جامعہ

الجواب صحیح — عبدالحفیظ جامعہ مدرس جامعہ

الجواب صحیح — رشید الدین قاسمی مدرس جامعہ

الجواب صحیح — فضل الرحمن قاسمی مدرس جامعہ

الجواب صحیح — ابوالکلام قاسمی مدرس جامعہ

الجواب صحیح — رحیم اللہ قاسمی مدرس جامعہ

الجواب صحیح — محمد مصطفیٰ ہاشمی القاسمی مفتی جامعہ

الجواب صحیح — شمس الدین آفریدی مدرس جامعہ

الجواب صحیح — (نام نہیں پڑھا جاسکا) نائب ناظم جامعہ

الجواب صحیح — محمد ایوب مظاہری مدرس جامعہ

الجواب صحیح — محمد نعمان ندوی استاذ حدیث دارالعلوم تاج المساجد ورکن شوریٰ دارالعلو ندوۃ العلماء لکھنؤ

الجواب صحیح — محمد شرافت علی ندوی استاذ // // // // //

الجواب صحیح — ڈاکٹر حمید اللہ ندوی // // // // //

الجواب صحیح — محمد اسحاق خان، قاضی محکمہ شرعیہ سابیہ شاہجہاں پور، ایم۔پی

الجواب صحیح — عبدالوحید قاسمی غفرلہ

دارالعلوم اسلامیہ ماٹلی والا بھروچ گجرات

باسمہ الکریم

حامداً ومصلیاً:- فرقہ امامیہ اثنا عشریہ کے سلسلہ میں الفرقان کی خصوصی اشاعت (شمارہ ۱۰/ ۱۲/ اکتوبر تا دسمبر ۱۹۸۷ء) میں حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب مدظلہ کا استفتاء اور محدث کبیر محقق عصر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم کا مدلل ومفصل جواب ازاول تاآخر ہم لوگوں نے بغور پڑھا اور ہندوپاک کے مفتیان کرام اور علماء امت کی تائیدات وتصدیقات بھی پڑھیں۔

محدث کبیر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم اور دیگر مفتیان کرام اور علماء امت نے اپنے اپنے جوابات میں قرآن واحادیث اور اجماع امت سے اس فرقہ باطلہ کے متعلق جو فیصلے صادر فرمائے ہیں ہم سب اس کی مکمل تائید وتصدیق کرتے ہیں اور اس فرقہ کو اس کے عقائد کی روشنی میں دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

سعید احمد دیولوی خادم دارالافتاء بدارالعلوم ماٹلی والا بھروچ (۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۸ھ)

الجواب صحیح ـــــ یعقوب احمد دستوی عفی عنہ، مہتمم دارالعلوم ماٹلی والا بھروچ

فرقہ امامیہ اثنا عشریہ کو میں ان کے کفریہ عقائد کی بناپر کافر سمجھتا ہوں اور ان کی تکفیر کو اپنے لئے باعث اجر سمجھتا ہوں۔

محمد ابوالحسن علی غفرلہ (شیخ الحدیث دارالعلوم اسلامیہ عربیہ عید گاہ روڈ بھروچ گجرات)، ـــــ عبدالحنان استاذ حدیث، ـــــ علی حق آدم دستوی استاذ حدیث، ـــــ اقبال ٹنکاروی استاذ فقہ عربی محمد صالح عفی عنہ استاذ ادب دارالعلوم، ـــــ نذیر احمد دیولوی غفرلہ استاذ تفسیر، ـــــ یعقوب عبداللہ کرماڈی غفرلہ استاذ عربی، ـــــ رشید احمد غفرلہ استاذ عربی ادب ابراہیم خانپوری استاذ عربی۔

تصدیق جناب مولانا منہاج الحق قاسمی وحضرات اساتذہ جامعہ حیات العلوم مراد آباد

حامداً ومصلیاً ومسلماً، اما بعد

شیعی مذہب اور اثنا عشری دین جو درحقیقت اب تک "عقیدہ کتمان" کے غلیظ پردوں میں چھپ کر یہودی طور طریقوں اور منافقانہ خصائل کے باوجود اسلام کا لباس زیب تن کرکے خود اسلام کی بیخ کنی کے لئے خفیہ اور یہودیانہ سازشوں میں مشغول رہا ہے۔ ـــــ اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق کماحقہ اجر جزیل عطا فرمائے حضرت مولانا محمد منظور نعمانی دامت برکاتہم کو جنہوں نے امت کے مرحومین میں اصحاب دعوت وعزیمت کے اسوہ حسنہ کو اختیار فرماکر شیعیت سے متعلق کتاب "ایرانی انقلاب" امام خمینی اور شیعیت تصنیف فرمائی نیز خمینی اور اثنا عشریہ کے بارے میں نہایت جامع اور مفصل استفتاء مرتب فرماکر اصل شیعوں کے "عقیدہ کتمان) کے غلیظ پردوں کو چاک کردیا ہے۔ اور مزید برآن جلیل علامتہ العصر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی دامت برکاتہم کے تحقیقی وتفصیلی جواب استفتاء اور دیگر علماء کرام کے تفصیلی اور تصدیقی جوابات سے

اب یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں اور واضح ہوگئی ہے کربلا شک وشبہ اثنا عشریہ عقائد کے ماننے والے کافر و مرتد ہیں۔
واللہ اعلم وعلمہ اتم (کتبہ) بندہ معراج الحق قاسمی سنبھلی عفاء اللہ عنہ،

احقر بھی تحریر بالا سے اتفاق کرتا ہے۔
احقر۔ الطاف الرحمٰن خادم دار الافتا جامعہ حیات العلوم　　احقر۔ محمد شفیع غفرلہ مدرس جامعہ حیات العلوم مراد آباد
احقر بھی تحریر مندرجہ بالا کی توثیق کرتا ہے۔ بندہ محدم زکوٰۃ قلزم حیاتی نقشبندی حیات العلوم

دارالعلوم جامع الہدیٰ مراد آباد

حامداً ومصلیا ومسلما اما بعد حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب نعمانی کے مبسوط ومفصل استفتاء اور محدث کبیر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی اور مفتی اعظم حضرت مولانا محمود حسن صاحب گنگوہی کے مبرہن وبصیرت افروز اور حق وحقیقت مبنی جوابات اور دیگر علماء کرام ومفتیان عظام کی تائیدات کا بغور مطالعہ کیا شیعوں کے فرقہ اثنا عشریہ کے عقائد خبیثہ سے پوری واقفیت اور قرآن وسنت کے دلائل کی روشنی میں ہم ان سب فتاویٰ کی تائید کرتے ہیں۔

نسیم احمد غازی مظاہری صدر مدرس دارالعلوم جامع الہدیٰ مراد آباد

الجواب صحیح ــــ محمد علم قاسمی غفرلہ، مہتمم جامع الہدیٰ مراد آباد　　الجواب صحیح ــــ محمد عبدالرحمٰن، نقشبندی، مجددی۔
الجواب صحیح ــــ عبدالروف قاسمی مفتی دارالعلوم جامع الہدیٰ　　الجواب صحیح ــــ محمد وسیم استاذ دارالعلوم جامع الہدیٰ
الجواب صحیح ــــ محمد خالد استاذ دارالعلوم جامع الہدیٰ

مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور سہارنپور

فرقہ اثناء عشریہ تحریف قرآن کا قائل ہے باستثناء چند تمام صحابہ کرام خصوصاً حضرات شیخین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو کافر اور مرتد مانتا ہے بارہ حضرات کو امام معصوم مانتا ہے۔ اور امام معصومین کا درجہ ان کے یہاں نبی سے بڑھ کر ہے۔
اس لئے اسلاف واکابرامت نے ہمیشہ اس فرقے کی تکفیر کی ہے امام دارالحرہ سیدنا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے آیت لیغیظ بھم الکفار سے اس فرقے کی تکفیر کو قول مستنبط کیا ہے (کما فی التفسیر لابن کثیر) وغیرہ۔ بندہ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی مدظلہ العالی کے جواب کی حرف بحرف تائید کرتا ہے اور اثناء عشری شیعہ کو کافر قرار دیتا ہے۔

فقط احقر عبدالعزیز (مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور، ضلع سہارنپور)

الجواب صحیح ــــ

محمد عباس مظاہری خادم، مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور　　ظہور احمد مظاہری غفرلہ مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور

محمد طاہر مظاہری مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور
محمد غانم عبدالاحد مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور
سید مہدی حسن غفرلہ مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور
ریاض احمد مظاہری مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور
محمد احمد غفرلہ مظاہری مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور
محمد ایوب قاسمی مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور
سید عبدالرحیم مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور

اہلسنّت والجماعت علماء بریلی کے تاریخ ساز فتاویٰ

جو شخص شیعہ کے کفر میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔

- ❖ ـــــ غوث وقت حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمتہ اللہ علیہ
- ❖ ـــــ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا بریلوی رحمتہ اللہ علیہ
- ❖ ـــــ حضرت خواجہ قمرالدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ
- ❖ ـــــ دارالعلوم حزب الاحناف لاہور کا فتویٰ
- ❖ ـــــ دارالعلوم غوثیہ لاہور کا فتویٰ
- ❖ ـــــ جامعہ نظامیہ رضویہ کا فتویٰ

شیعوں کے بارے میں غوث وقت
سید پیر مہر علی شاہ صاحبؒ گولڑہ شریف کا فتویٰ

حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑویؒ نے فرمایا۔

"جس شخص یا فرقہ میں یہ (شیعوں والے) اوصاف ہوں وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ایسے شخص یا گمراہ فرقہ سے حسب اقتضاء الحب للہ والبغض للہ خلط ملط ہونا اور رسم و راہ رکھنا منع ہے "شیخین" حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بر

کہنے والا "جمہور المسلمین" کے نزدیک کافر ہے ایسے اشخاص سے برتاؤ کرنا اور اتحاد رکھنا بالکل ممنوع ہے۔

(آفتاب ہدایت صفحہ ۱۰۵، ناشر مدنی مسجد، چکوال)

اعلیٰ حضرت بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کا اہم فتویٰ

بالجملہ ان رافضیوں، تبرائیوں (شیعوں) کے باب میں حکم قطعی اجماعی یہ ہے کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے، ان کے ساتھ مناکحت (نکاح) نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے، معاذ اللہ مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہر الٰہی ہے اگر مرد سنی اور عورت ان خبیثوں میں سے ہو، جب بھی ہرگز نکاح نہ ہو گا۔ محض زنا ہو گا۔ اولاد ولد الزنا ہوگی باپ کا ترکہ نہ پائے گی، اگرچہ اولاد بھی سنی ہی ہو کہ شرعاً ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں، عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی نہ مہر کی کہ زانیہ کے لئے مہر نہیں۔

رافضی اپنے کسی قریب حتیٰ کہ باپ بیٹے، ماں بیٹی کا ترکہ بھی نہیں پاسکتا، سنی تو سنی کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ خود اپنے مذہب رافضی کے ترکے میں اس کا اصلاً کچھ حق نہیں، ان کے مرد عورت عالم جاہل کسی سے میل جول، سلام کلام سب سخت کبیرہ اشد حرام ہے۔ جو ان کے ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر پھر بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے باجماع تمام ائمہ دین خود کافر بے دین ہے اور اس کے لئے بھی یہی احکام ہیں جو ان کے لئے مذکور ہوئے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو بگوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کر کے سچے مسلمان بنیں۔ وباللہ التوفیق واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلیہ جل مجدہ، اتم

کتبہ عبدہ المرتب: احمد رضا بریلوی (ردالرفضہ، صفحہ ۲۳، ناشر: مرکزی مجلس رضا، پوسٹ بکس نمبر ۲۲۰۶۔ لاہور)

اعلیٰ حضرتؒ کی تصانیف رد شیعیت میں

اعلیٰ حضرت نے رد شیعیت میں "ردالرفضہ" کے علاوہ متعدد رسائل لکھے ہیں۔ جن میں سے چند ایک یہ ہیں۔

1)......... الادلۃ الطاعنۃ (روافض کی اذان میں کلمہ خلیفہ بلافصل کا شدید رد)

2)......... اعالی الافادہ فی تعزیۃ الھند و بیان الشھادۃ (۱۳۲۱ھ) (تعزیہ داری اور شہادت نامہ کا حکم)

3)......... جزاء اللہ عدوہ باباۂ ختم النبوۃ (۱۳۱۷ھ) (مرزائیوں کی طرح روافض کا بھی رد)

4)......... اللمعۃ الشمعہ، شیعۃ الشفعہ (۱۳۱۲ھ) (تفضیل و تفسیق سے متعلق سات سوالوں کا جواب)

5)......... شرح المطالب فی مبحث ابی طالب، (۱۳۱۶ھ) (ایک سو کتب تفسیر و عقائد وغیرہا سے ایمان نہ لانا ثابت کیا)

ان کے علاوہ رسائل اور قصائد جو سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی شان میں لکھے ہیں وہ شیعہ و روافض کی تردید ہیں۔

حضرات خواجہ قمرالدین سیالویؒ کا فرمان (بحوالہ مذہب شیعہ مع ضمیمہ)

حضرت خواجہ قمرالدین سیالویؒ کا یہ فرمان بہت ہی مشہور ہے کہ "اگر اوپر بہتے ہوئے پانی سے سؤر پانی پی لے تو اس سے پینا جائز ہے اور اگر شیعہ وہاں سے پانی پی لے تو پینا جائز نہیں کیونکہ وہ نجس اور دشمن صحابہؓ ہیں۔"

سیال شریف کا تازہ فتویٰ

شیعیت اسلام کے خلاف بدترین سازش ہے اور یہود و مجوس وغیرہ کی اسلام سے بدلہ لینے کی مذموم کوشش جس کو صرف اسلام کا لیبل لگا کر پیش کیا گیا ہے۔ جو کہ درحقیقت یہودی اور مجوسی نظریات اور اعمال واخلاق کا ایک چربہ ہے اور معجون مرکب، اسے اسلام، قرآن و اہل بیت سے قطعاً کوئی تعلق اور واسطہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ اہل اسلام اور عالم اسلام کو اس مذموم اور ناپاک سازش اور فریب کاری سے محفوظ فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

(شیخ الحدیث محمد اشرف سیالوی، خادم دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام، سیال شریف، ۲ صفر ۱۴۰۹ھ)

دارالعلوم حزب الاحناف لاہور پاکستان کا فتویٰ

الجواب: جس فرقہ کے لوگوں کے یہ عقائد ہوں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو منافق ماننے اور قرآن کریم کو غیر صحیح سمجھے اور متعہ کو جو باجماع امت حرام ہے۔ اس کو جائز سمجھے۔ ایسے فرقہ کو ضرور بالضرور غیر مسلم اقلیت ٹھہرانا ضروری ہے۔ ان کو مسلمان ماننا غلطی ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

(احقر العباد مولوی محمد رمضان، مفتی دارالعلوم حزب الاحناف، لاہور)

دارالعلوم غوثیہ لاہور کا فتویٰ

الجواب: جن لوگوں کے ایسے عقائد ہیں جیسے استفتاء میں لکھے گئے ہیں وہ بلاشک وشبہ دائرہ اسلام سے خارج اور غیر مسلم قرار پاتے ہیں۔ ان کا غیر مسلم قرار پانا ان کے زندیق و ملحد ہونے کی صورت میں ہوگا۔ ملحد و زندیق وہی لوگ ہیں جو ضروریات دین کا نام لیں لیکن ضروریات دین کے منکر ہوں جیسے مرزائی قادیانی اور دوسرے بددین جو اللہ تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ یا شریعت مطہرہ پر ایمان بھی ظاہر کرتے ہیں مگر ان کی شان میں کھلی تنقیص بھی کرتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ درحقیقت اسلام سے خارج ہیں۔ ان کا حکم یہ ہے کہ علمائے دین کے ذریعے حکومت ان پر حق واضح کرے تاکہ حجت تمام ہو اگر باز آجائیں تو انہی کا فائدہ، ورنہ ان کا خاتمہ کرنا بھی حکومت اسلامیہ کا فریضہ ہے۔ اقلیت قرار دینے کا کوئی معنی نہیں بنتا۔"

(فقط) مفتی غلام سرور قادری (ممبر) مرکزی زکوٰۃ کونسل اسلام آباد، دارالعلوم غوثیہ، لاہور

جامعہ نظامیہ رضویہ کا فتویٰ (الجواب ھو الموفق للصواب)

جو شخص یا گروہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عفت و عصمت میں طعن کرتا ہے وہ سورہ نور کی آیات کا منکر ہے جن میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی براءت بیان کی گئی ہے اور قرآن کا منکر کافر ہے اور جو شخص موجودہ قرآن کو کلام اللہ نہیں مانتا وہ قرآن کریم کی آیت کریمہ: "انا نحن نزلنا الذکر وانالہ لحافظون" کا منکر ہوتا ہے اور معصوم صرف انبیاء اور ملائکہ ہیں اور خلافت اسی طرح حق ہے جس ترتیب پر خلفاء اربعہ کی خلافت ہوئی ہے اور خلفاء اربعہ میں فضیلت بھی اسی ترتیب پر ہے۔ عقائد نسفی میں ہے:

وافضل البشر بعد نبینا ابوبکر الصدیق ثم عمر الفاروق ثم عثمان ذوالنورین ثم علی المرتضی وخلافتھم علی ھذا الترتیب ایضاً رضی اللہ تعالی عنھم۔

ترجمہ: حضرت ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کو غاصب کہنا غلط اور گمراہی ہے کیونکہ انہوں نے خلافت خود حاصل نہیں کی بلکہ ان کو مہاجرین اور انصار نے متفقہ طور پر خلیفہ منتخب کیا تھا۔ حضرت علیؓ نے بھی ان سے بیعت سرعام کی تھی۔ صحابہؓ کو برا کہنا اور گمراہ قرار دینے والا خود کو لعنت کا مستحق قرار دیتا ہے۔

ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قال رسول اللہ ﷺ اذارائیتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنتہ اللہ علی شرکم۔

مسلم و بخاری کی متفقہ علیہ روایت ہے:

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال، قال النبی ﷺ لاتسبوا اصحابی فلوان احدکم انفق مثل احدذھبا مابلغ مدا حدھم ولا نصیفہ یا نصفہ

پس استفتاء میں مذکورہ غلط اور گمراہ کن نظریات رکھنے والا شخص مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ہوسکتا۔ ایسے شخص یا گروہ سے مسلمانوں کو تعلق رکھنا، ان کے جلسوں اور جلوسوں میں شامل ہونا ناجائز اور حرام ہے بحکم قرآن

"فلاتقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین"

"مسلمانوں کو چاہئے کہ ایسے لوگوں کو اپنے معاشرے سے خارج کردیں اور ان کے ساتھ کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں۔"

فقط، واللہ اعلم بالصواب

عبدالطیف مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری گیٹ، لاہور

(ماخوذ: "تبیان البیان" مرتبہ قاضی عبدالرزاق، خطیب مرکزی جامع مسجد گلگت)

شیعہ سے امت مسلمہ کا
اصل اختلاف کن باتوں پر ہے

سپاہ صحابہ کے تمام کارکنوں اور عام مسلمانوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ شیعہ سے مسلمانوں کا اصل اختلاف مروجہ مسائل پر نہیں، تعزیہ، متعہ، تقیہ، تکفیر صحابہ وغیرہ اختلاف کی اصل اساس نہیں بلکہ شیعہ سے امت مسلمہ کا اختلاف مسئلہ امامت پر ہے اس کے مقابلے میں مسلمانوں کو نظریہ خلافت کو فروغ دینا چاہئے شیعہ کتب سے ثابت ہے کہ نبوت کے بعد اسلام میں نظریہ امامت کو فروغ دیا گیا ہے اس سے آگے بڑھ کر یہ کہ امامت کا رتبہ بھی نبوت سے آگے مانا گیا ہے جیسا کہ اصول کافی کی عبارت حسب ذیل ہے۔

"رتبہ امامت برتر از نبوت است" (اصول کافی جلد ۱)

جبکہ دنیا بھر کا مسلمان یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اسلام نے نبوت کے بعد امامت کی بجائے خلافت کو فروغ دیا ظاہر ہے کہ امامت کا معنی آگے ہونا اور خلافت کا مفہوم پیچھے ہونا ہے تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قرآن وحدیث کے واضح ارشادات کے مطابق اسلام نے صحابہ کرامؓ کے ذریعے نبوت کے بعد خلافت کو فروغ دیا ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملو الصلحت لیستخلفنھم فی الارض

وعدہ کیا اللہ نے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے عمل کئے کہ ضروری بالضرور ان کو زمین میں خلیفہ بنائے گا۔

شیعہ کے عقیدہ امامت کا تصور یہ ہے کہ امامت ایک ایسا منصب ہے جو نبوت کی طرح عطیہ الہٰی ہے امام کا انتخاب براہ راست خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ امام انبیاء کی طرح معصوم عن الخطاء مفترض الطاعہ اور مامور من اللہ ہوتا ہے جبکہ مسلمانوں کے نزدیک یہ تمام صفات صرف انبیاء کا خاصہ ہیں امامت کا یہ مفہوم قرآن و حدیث اور دنیائے عرب کی کسی لغت میں پایا نہیں جاتا امامت کے اسی من گھڑت عقیدہ کو ثابت کرنے کے لئے شیعہ نے کتنی ٹھوکریں کھائی ہیں اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس بے بنیاد نظریہ کو سہارا دینے کے لئے عقیدہ بدا گھڑا گیا پھر جب سوال ہوا کہ اسلام میں امامت اگر اتنا اہم منصب تھا تو قرآن عظیم میں کہیں بھی اس کا ذکر کیوں نہ کیا گیا چنانچہ اسی سوال کا جواب نہ

پاکر عقیدہ تحریف قرآن ایجاد ہوا کہ یہ کتاب خود نامکمل ہے اگر یہ خدا کا اصلی اور مکمل قرآن ہوتا تو اس میں بارہ اماموں کا بھی ذکر ہوتا، اصلی قرآن غار میں امام مہدی کے پاس ہے جیسا کہ اصول کافی کی عبارت سے ظاہر ہے؟

اسی خود ساختہ عقیدہ امامت کے اثبات کے لئے اسلام کی ساری تصویر تبدیل کر دی گئی جب یہ سوال ہوا کہ عقیدہ امامت اگر واقعی اتنا اہم تھا تو صحابہ کرامؓ خلفاء راشدین کی پوری جماعت اگر دس لاکھ احادیث رسول آپ ؐ سے روایت کی جاسکتی ہیں تو امامت کے بارے میں کوئی لفظ ان سے منقول نہیں اس پر کہا گیا کہ چار صحابہ کرامؓ کے علاوہ باقی تمام صحابہ کرامؓ تو مرتد ہوگئے تھے۔ جیسا کہ اصول کافی کی عبارات اس پر شاہد ہیں؟

گویا کہ امامت کے اثبات کے لئے شیعہ اور ان کے اساطین کو کتنے پاپڑ بیلنے پڑے ہیں یہ ایک الگ کہانی ہے۔

اندریں صورت یہ بات واضح ہوگئی کہ شیعہ کا عقیدہ امامت اس کے مذہب کی اساس ہے ۱۲ اماموں کا تصور اور اثنا عشری فرقہ اسی عقیدہ امامت کے تصور سے عبارت ہے شیعہ مذہب کی پوری عمارت اس عقیدہ پر کھڑی کی گئی ہے کہ یہ عقیدہ شیعہ سے مسلمانوں کے اختلاف کی بنیاد ہے آپ حیران ہوں گے کہ قرآن و حدیث کے پورے ذخیرے میں کوئی صحیح روایت اس عقیدہ کی تائید نہیں کرتی۔

شیعہ کے عقائد کی تمام جزئیات امامت کے اسی عقیدہ کے گرد گھوم رہی ہیں۔ سپاہ صحابہ کے کارکن پر لازم ہے کہ وہ جس دشمن کے خلاف برسرپیکار ہے اس سے اصل اختلاف کو اچھی طرح سمجھ کر آگے بڑھے صرف چند عبارتوں ہی پر اختلاف کو آخری شکل نہ دے بلکہ اسے جاننا چاہئے کہ تقیہ، متعہ، تعزیہ کے مسائل اصل میں امامت کے جعلی عقیدہ کے فروغ کے لئے گھڑے گئے ہیں۔ شیعہ کا عقیدہ امامت مسلمانوں سے الگ ایک من گھڑت اور دیو مالائی کہانی کا ثمرہ ہے جس کا قرآن وحدیث میں کوئی تصور نہیں۔

بعض روایات کا غلط مفہوم بیان کرنے اور قرآنی آیات کی غلط اور بے بنیاد تشریحات سے عقائد کی عمارت کھڑی نہیں کی جاسکتی۔

ہمارے کارکنوں پر لازم ہے کہ عقیدہ خلافت کو فروغ دیکر اسلام کی اس سچی تصویر کو عام کریں، یہی وجہ ہے کہ امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ نے خلافت راشدہ کے بارے میں فرمایا

"خلافت راشدہ ہی اصل دین ہے"

چند شبہات اور ان کے جوابات

جب سے سپاہ صحابہ نے شیعہ کے کفریہ عقائد کے باعث علی الاعلان شیعہ کے کفر کو واضح کرنا شروع کیا اور صدیوں سے اس کفر پر پڑی ہوئی تقیہ کی سیاہ چادر کو تار تار کیا تو دفعتاً دنیا بھر کے کئی دانشوروں' علماء اور اسلامی سکالروں کی طرف سے اسے نہایت تعجب اور حیرت کی نگاہوں سے دیکھا گیا۔

دنیا بھر کے ایشیائی' افریقی اور یورپیئن مسلمانوں کا ایک گروہ جو شیعہ کے عقائد سے یکسر نا آشنا ہے۔ انہوں نے سپاہ صحابہ کے نصب العین کو تشدد اور انتہا پسندی سے تعبیر کیا۔ پاکستان کی حد تک تو جملہ اسلامی زعماء کے سامنے کافی حد تک شیعہ کے عقائد آشکار ہو چکے ہیں۔ لیکن دنیا کے دوسرے ملکوں میں پاکستانی تارکین وطن کے علاوہ وہاں کے مقامی مسلمانوں کو شیعہ عقائد سے متعارف کرانا از حد ضروری ہے۔

زیر نظر کتاب تاریخی دستاویز جس کی سرخیوں کا ترجمہ تین زبانوں میں شائع کیا جارہا ہے اور شیعہ کی اصلی کتابوں کے عکسی صفحات کو من و عن طباعت کے زیور سے آراستہ کیا جارہا ہے۔ مجھے امید ہے اس کی اشاعت سے لاعلمی کا یہ غبار چھٹ جائے گا۔

تاہم مختلف حلقوں کی طرف سے ایک سوال کیا جاتا ہے۔ کہ شیعہ 1400 سو سال سے ایک اسلامی فرقہ کے طور پر معروف ہے ان کے کفر کا مطالبہ پہلے کیوں نہیں کیا گیا۔ تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ شیعہ دنیا کا ایسا مذہب ہے جس میں تقیہ (جھوٹ) جیسا ہتھکنڈہ پورے مذہب کو چھپانے اور اپنے عقائد کو پوشیدہ رکھ کر خود کو اسلامی برادری میں شامل رکھنے میں بہت معاون رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کفریہ عقائد رکھنے کے باوجود شیعہ ہر دور میں مسلمان حکمرانوں' مسلمان لیڈروں' مسلمان مصنفین' مسلمان اہل قلم اور مسلمان علماء میں شامل رہا ہے۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ حضرت امام مالکؒ سے لیکر مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ تک ہر دور میں جس عالم اور اسلامی شخصیت سے اس کا مقابلہ ہوا یا کسی بھی دور کے اسلامی مفکر سے شیعہ کا واسطہ پڑا اس عالم اور شیخ نے شیعہ کو کافر قرار دیا۔

حضرت امام مالکؒ' حضرت امام ابو حنیفہؒ' حضرت امام احمد بن حنبلؒ' حضرت امام ابن تیمیہؒ' حضرت مجدد الف ثانیؒ' حضرت شاہ ولی اللہ دھلویؒ کی تصریحات اسی مقدمہ کتاب میں موجود ہیں۔ اب جبکہ اثنا عشری کے پیشوا جناب خمینی نے تقیہ سے منہ باہر نکال کر اپنے مذہب کا کھلم کھلا اظہار کرنا شروع کیا تو کفر کی سڑاند سے سارے عالم میں تعفن پھیل گیا۔ اس لئے یہ بات جان لینی چاہئے کہ شیعہ کبھی بھی مسلمان نہیں رہا۔ تقیہ کے بل بوتے پر اگر شیعہ نے کسی سوسائٹی' ماحول' علاقہ' شہر یا ملک کو فریب دیا تو اس سے اس کے کفریہ عقائد کو اسلامی قرار نہیں دیا جاسکتا۔

اس شبہ کے جواب کو ہم شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کی اس تصریح پر ختم کرتے ہیں۔

"روافض ہمیشہ یہود و نصاریٰ ، تاتاری اور مشرکین کے ساتھ رہے ہیں۔ تاتاری کفار کے اسلامی ملکوں میں راہ پانے میں سب سے زیادہ شیعہ کا دخل تھا۔ شام میں عیسائیوں کی انہوں نے پوری پوری مدد کی یہاں تک کہ مسلمانوں کے بچوں کو ان کے ہاتھوں غلاموں کی طرح فروخت کردیا تھا۔ عیسائیوں کے بیت المقدس پر قبضہ میں بھی ان کا بڑا حصہ تھا۔ ——— ان کے عقائد کفریہ کی بنا پر کافروں اور منافقوں کے زمرہ میں ان کی شمولیت لازم ہے۔ جو شخص بھی ان حالات کا مشاہدہ اور ان کے عقائد کا مطالعہ کرچکا ہے۔ وہ انہیں مسلمانوں سے بالکل الگ سمجھتا ہے۔ .... ان کی تمام تر کوشش یہی رہی ہیں کہ اسلام کو منہدم کرکے اس کی وحدت کو پارہ پارہ کیا جائے ——— اور اسلام کے ساتھ ان کے معاملہ کی تاریخ بالکل سیاہ ہے۔ (منہاج السنۃ صفحہ ۱۱۰ ج ۴)

دوسرا شبہ: دوسرا شبہ یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ اسلامی عقائد کی کتابوں میں لکھا ہے کہ اہل قبلہ کو کافر نہ کہا جائے حالانکہ شیعہ بھی خانہ کعبہ کو قبلہ مانتے ہیں اور اسی کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے ہیں۔

وضاحت: اہل قبلہ کی اصطلاح استعمال کرنے والے متکلمین و فقہاء کے نزدیک اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو نہ تو ضروریات دین میں سے کسی کا انکار کرتے ہیں اور نہ ہی ان میں سے کسی کے قطعی مفہوم میں تبدیلی کرتے ہیں۔ (احسن الفتاویٰ جلد اول صفحہ 70)

اہل قبلہ کے اس اصطلاحی مفہوم کی رو سے شیعہ کا کفر واضح ہے اور اگر اہل قبلہ کے معنی "بیت اللہ" کو قبلہ ماننے والے لئے جائیں تو پھر نہ قادیانیوں کو کافر قرار دیا جا سکتا ہے کیونکہ وہ بھی کعبہ شریف ہی کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے ہیں اور نہ ہی ابوجہل، ابولہب، امیہ بن خلف وغیرہ مخالفین اسلام کو کافر کہا جا سکتا ہے کیونکہ یہ سب خانہ کعبہ کو قبلہ مانتے تھے اور اسی کا طواف کرتے تھے۔ حالانکہ ایمان اور عقل سلیم رکھنے والا کوئی شخص بھی ان کے کفر کا انکار نہیں کر سکتا۔

تیسرا شبہ: شیعہ خود کو مسلمان کہتے ہیں اور اسلام کی نسبت پسند کرنے والوں کو اس نسبت سے خارج کرنا ایک غیر مناسب فعل ہے جبکہ اسلام ایسا دین ہے جو تنگیٔ دائرہ کی بجائے وسعت حلقہ کا تقاضا رکھتا ہے۔

وضاحت: رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلام کا دعویٰ نہ رکھنے والے کافروں سے پہلے اسلام کا دعویٰ رکھنے کے باوجود ختم نبوت اور زکوٰۃ کا انکار کرنے والوں کے خلاف جہاد کیا اور اپنے اس عمل سے قیامت تک کے لئے راہنمائی فرمادی کہ جو شخص دین کی بنیادی حقیقتوں میں سے کسی حقیقت کا انکار کرے وہ دعویٰ اسلام کے باوجود کافر مرتد اور واجب القتل ہے۔ چنانچہ ان کے عقیدے سے آگاہ

ہوتے ہی ہمارا فرض ہے کہ بلا تاخیر اس کے کفر و ارتداد کو بے نقاب کرنے کے لئے کوشاں ہو جانا چاہئے اب جبکہ شیعوں کے عقائد منظر عام پر آچکے ہیں ان سے آگاہ ہونے والے ہر مسلمان پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ان کے کفر و ارتداد کے اعلان و اظہار میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے تاکہ مسلمان ان کے دجل و فریب سے بچ جائیں کیونکہ بقول مولانا مفتی رشید احمد صاحب مدظلہ ' العالی

"شیعہ کا کفر دوسرے کفار سے بھی زیادہ خطرناک ہے اس لئے کہ یہ بطور تقیہ مسلمانوں میں گھس کر ان کی دنیاوی و آخرت دونوں برباد کرنے کی تگ و دو میں ہر وقت مصروف کار رہتے ہیں اور اس میں کامیاب بھی ہو رہے ہیں"۔ (بینات صفحہ 165)

چوتھا شبہ: کہا جاتا ہے کہ شیعہ ' قادیانیوں سے بھی بدتر کافر ہیں حال آنکہ قادیانی اسلامی عقائد میں سے ایک بنیادی عقیدے ختم نبوت کے منکر ہیں اور شیعہ تو ختم نبوت کے قائل ہیں۔

وضاحت: شیعہ یقیناً قادیانیوں سے بڑھ کر کافر ہیں کیونکہ قادیانی رسول اللہ ﷺ کے لئے خاتم النبین کے الفاظ مانتے ہیں مگر اس کی حقیقت بدل دیتے ہیں یعنی اس کے قطعی مفہوم میں تبدیلی کر دیتے ہیں۔ اسی طرح شیعہ بھی ختم نبوت کے صرف الفاظ کے قائل ہیں اور ان کا عقیدہ امامت ختم نبوت کی حقیقت کا صاف انکار ہے ! دوسرے یہ کہ قادیانی قرآن مجید کو اصل حالت میں مانتے ہیں مگر اس کے معانی میں تحریف کرتے ہیں جبکہ شیعہ قرآن مجید کی محفوظیت ہی کے منکر ہیں نیز صرف معنوی ہی نہیں بلکہ لفظی اور معنوی دونوں قسم کی تحریفوں کے مرتکب ہیں۔ تیسرے یہ کہ قادیانی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اس طرح مخالفت نہیں کرتے جب کہ شیعہ صحابہ کرام کی مخالفت تو درکنار ان کے ایمان ہی کے منکر ہیں حتیٰ کہ ان کے ایمان و صداقت کی جو خبر قرآن مجید اور احادیث متواترہ میں موجود ہے اس کے بھی قطعی انکاری ہیں۔ چوتھے یہ کہ قادیانیوں کی اذان' نماز اور دیگر فقہی مسائل تقریباً تقریباً وہی ہیں جو مسلمانوں کے ہیں جبکہ کلمہ سے لے کر تدفین تک کے ہر مسئلہ میں شیعہ ' مسلمانوں سے الگ ہیں۔

پانچواں شبہ: اگر شیعہ کفر میں اتنے بڑھے ہوئے ہیں تو پھر اس سے پہلے ان کے کفر کا اعلان و اظہار اس شدومد سے کیوں نہیں کیا گیا۔

وضاحت: مسلمانوں کو اپنے بارے میں غلط فہمی اور دھوکہ میں رکھنے کے لئے اپنے کفریہ عقائد کو چھپانا شیعوں کے دین کا حصہ ہے' جسے وہ تقیہ کہتے ہیں ان کے مذہب میں تقیہ کی کتنی اہمیت ہے اس کا اندازہ ان کی ان روایات سے کیا جا سکتا ہے:۔

- دین کے دس حصوں میں سے نو حصے تقیہ میں ہیں جو تقیہ نہیں کرتا وہ بے دین ہے"۔(اصول کافی صفحہ 482 بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 229)

- "جو شخص تقیہ نہیں کرتا اس میں ایمان ہی نہیں" (اصول کافی صفحہ 484 بحوالہ ایضاً صفحہ 230)

- "تقیہ واجب ہے اور اس کا ترک کرنا اس وقت تک جائز نہیں جب تک کہ حضرت القائم (امام مہدی) کا ظہور نہیں ہو جاتا پس جو کوئی

ان کے ظہور سے پہلے اسے چھوڑے، گا وہ اللہ کے دین سے اور امامیہ کے دین سے نکل جائے گا اور اپنے اس عمل سے اللہ تعالیٰ' اس کے رسول اور ائمہ معصومین کی مخالفت کرے گا۔ (احسن الفوئد شرح اعتقادیہ صفحہ 472 بحوالہ بینات صفحہ 71)

شیعہ گروہ کی شروع ہی سے کوشش رہی کہ اپنے عقائد پر پردہ ڈالتے ہوئے مسلمانوں میں شامل رہیں مگر جن علماء پر ان کے کفریہ عقائد یا کوئی ایک کفریہ عقیدہ بھی قطعی طور پر ظاہر ہو گیا تو انہوں نے نہ صرف ان کے کفر کا برملا اعلان کیا بلکہ دیگر علماء کو بھی اس اظہار کی نصیحت کی: مثلاً امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ اپنے رسالہ "رد روافض" کے آخر میں تحریر فرماتے ہیں:-

"چونکہ شیعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برائی سے یاد کرتے ہیں اور ان کو برا بھلا کہنے کی گستاخی کرتے ہیں اس لئے علماء اسلام کے لئے واجب و لازم ہے کہ شیعوں کی تردید کریں اور ان کے مفاسد کو ظاہر کریں۔" (بینات صفحہ 35)

اور جن علماء کو ان کے کسی ایک کفریہ عقیدہ سے بھی قطعی آگاہی حاصل نہ ہو سکی۔ انہوں نے انہیں تو کافر قرار نہ دیا۔ البتہ وہ اصول و قواعد بیان کر دیئے جن کی روشنی میں شیعہ عقائد سے آگاہ ہونے والا فرد کسی تذبذب کے بغیر باسانی شیعہ کے کفر کا فیصلہ کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شیعہ گروہ جتنا پرانا ہے اس کے کفر کے فیصلہ کا سلسلہ بھی اتنا ہی پرانا ہے۔

چھٹا شبہ: شیعہ کے کفر کا فتویٰ اگر اسلاف نے دیا ہے تو بھی وہ محدود ہے اور اگر اب بھی ان کے خلاف کفر کے فتویٰ کو محدود اور انفرادی رہنے دیا جائے تو کیا حرج ہے؟

وضاحت: البتہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلاف کے ہاں شیعوں کو کافر قرار دینے کی مثالیں موجود ہیں مگر ان کے فیصلہ میں اجتماعیت' کثرت و وسعت اور وہ زور و شور موجود نہیں جس کی ضرورت اب محسوس کی جا رہی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ جس زور و شور سے شیعوں نے اپنے عقائد اور تشخص کا اظہار ایرانی انقلاب کے بعد کیا ہے اس سے پہلے کبھی نہیں کیا' دوسرے یہ کہ ان کی کتابوں کی اشاعت اور دیگر ذرائع سے ان کے عقائد کی آگاہی کی جو سہولیات اب ہیں اس سے پہلے کبھی نہیں تھیں' تیسرے یہ کہ جدید ذرائع ابلاغ کی وجہ سے ان کے کفر کے اعلان و اظہار کے جتنے مواقع اب میسر ہیں اسلاف کو حاصل نہیں تھے اور قاعدہ یہ ہے کہ جس طرح یہ ضروری ہے کہ علماء کرام جب تک کسی کے بارے میں کفر کی قطعی وجوہات سے مکمل و مستند معلومات کے ذریعے آگاہ نہ ہوں اس کے بارے میں کفر کا فتویٰ نہ دیں۔ اسی طرح ان پر یہ بھی فرض ہے کہ کسی کے کفریہ عقائد کے قطعی طور پر سامنے آجانے کے بعد دوسرے مسلمانوں کو اس سے بچانے کے لئے اس کے کفر کا برملا اعلان و اظہار کر دیں۔

خمینی کے آنے کے بعد شیعہ اثنا عشریہ نے اسے امام غائب کا نمائندہ قرار دے کر بین الاقوامی طور پر جس شدومد کے ساتھ خود کو اسلام کا حقیقی نمائندہ بنا کر پیش کیا ہے اور اتحاد بین المسلمین کے دلفریب نعرے سے صاف دل و خوش گمان مسلمانوں کو دھوکے میں رکھنے کی کوشش کی

ہے اس کا تقاضا ہے کہ مسلمانوں اور غیر مسلموں دونوں میں ان کے کفرو ارتداد کی بھرپور اشاعت کی جائے تاکہ:۔

- عام مسلمان ان کے دجل و فریب اور گمراہ کن نظریات سے بچ جائیں۔

- مسلمان اہل علم و دانش میں یہ احساس و ادراک پیدا ہو جائے کہ شیعیت مسلمانوں کے لئے اخروی اور دنیاوی ہر دو لحاظ سے عظیم فتنہ ہے جسے ایک طاقت ور حکومت کی سرپرستی ہی نہیں بلکہ اس کے بھرپور وسائل بھی حاصل ہیں نیز یہ کہ یہود و نصاریٰ کو اسلام دشمنی میں جتنی ضرورت شیعوں کی ہے شیعوں کو بھی اتنی ہی ضرورت یہود و نصاریٰ کی ہے۔ کیونکہ یہود و نصاریٰ حرمین شریفین کے تقدس کو (عیاذاً باللہ) پامال کرنے کی پرانی حسرت رکھتے ہیں جبکہ شیعہ بھی امام غائب کے، غار سے نکل کر مکہ مکرمہ اور پھر مدینہ منورہ میں آنے اور شیخین کے مبارک جسموں کو قبروں سے نکال کر بے حرمتی کرنے کے فرضی افسانہ کو اس وقت تک حقیقت بنا کر پیش نہیں کر سکتے جب تک کہ حرمین شریفین پر ان کا قبضہ نہ ہو۔

- غیر مسلم معترضین برِاسلام کو یہ معلوم ہو جائے کہ شیعہ اہل اسلام میں سے نہیں تاکہ وہ شیعوں کے غیر اسلامی' غیر انسانی اور غیر اخلاقی عقائد و نظریات کو اسلام سے منسوب کر کے اسلام کو اپنے اعتراضات کا نشانہ نہ بنا سکیں۔

- وہ غیر مسلم جو دین حق کے متلاشی ہونے کی وجہ سے اسلام میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ وہ غلط فہمی کی وجہ سے شیعوں کو مسلمان سمجھتے ہوئے۔ ان میں شامل ہو کر جہنم کے ساتویں طبقے کا ایندھن نہ بن جائیں اور قیامت کے دن گمراہ ہونے والے یہ انسان اہل اسلام پر حجت قائم کرنے والے نہ ہو جائیں اور یہ بات یقینی ہے کہ شیعوں کے کفر کی اشاعت میں سستی کرنے والوں اور مسلمانوں کی حیثیت سے شیعہ کے ساتھ منعقدہ تقریبات میں شرکت کرنے والوں کے پاس قیامت کے دن اللہ کے حضور اس حجت کے جواب میں کوئی عذر مسموع نہیں ہوگا اور انہیں اس وقت اس حقیقت کا لاحاصل پچھتاوا ہوگا کہ وہ لاشعوری طور پر شیعوں کے مسلمان ہونے کی تصدیق کرتے رہے اور ان کے مذموم عزائم کا آلۂ کار بنتے رہے۔

ساتواں شبہ: جو شیعہ ان کفریہ عقائد کا انکار کرتے ہیں اور خاص طور پر قرآن مجید کو اہل سنت کی طرح ہر تحریف سے محفوظ اصل قرآن سمجھتے ہیں انہیں کافر کیسے قرار دیا جا سکتا ہے۔

وضاحت: قرآن مجید کے بارے میں تحریف کا کفریہ عقیدہ ہی ان کے کفرو ارتداد کا واحد سبب نہیں بلکہ ان کا ہر عقیدہ ہی نہیں ہر عقیدہ کا جز انہیں کافر قرار دینے کے لئے کافی ہے۔

اگر بالفرض اسی عقیدے ہی کو سامنے رکھا جائے تب بھی کسی شیعہ کا تحریف قرآن کے عقیدے کا انکار محض تقیہ ہے کیونکہ ان کے مذہب کی بنیادی کتاب اصول کافی میں یہ عقیدہ پوری تفصیل سے موجود ہے اور یہ کتاب ان کے عقیدے کے مطابق ان کے امام غائب کے سامنے غار میں پیش کی گئی اور انہوں نے یہ کہا کہ یہ کتاب ہمارے شیعوں کے لئے پوری طرح کافی ہے اس لئے اس کا نام کافی رکھا گیا اور ان کے امام غائب

کا یہ قول ان کی اس کتاب کے سرورق پر چھپا ہوا ہے اب اگر کوئی شیعہ تحریف قرآن یا کسی اور کفریہ عقیدہ کا انکار کرتا ہے جو اصول کافی میں موجود ہے تو اس کا یہ انکار اپنے بنیادی عقیدے یعنی عقیدہ امامت کا انکار ہے اور امامت کے انکار پر وہ شیعہ رہ ہی نہیں سکتا۔

اصول کافی کے علاوہ تحریف قرآن اور دیگر کفریہ عقیدے باقر مجلسی کی کتابوں جلاء العیون، حق الیقین، حیات القلوب وغیرہ میں موجود ہیں اور شیعوں کو دینی معلومات کے لئے ان کتابوں کے مطالعہ کی نصیحت خمینی نے بھی اپنی کتاب کشف الاسرار میں کی ہے۔

(کشف الاسرار صفحہ 121۔ بحوالہ بینات صفحہ 44)

نوری طبرسی کی تین سو اٹھانوے (398) صفحات کی کتاب فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب جیسا کہ نام سے ظاہر ہے۔ خالصتاً تحریف قرآن کے اثبات میں لکھی گئی ہے اور اس کتاب کے مصنف نوری طبرسی کو شیعہ دنیا میں عظمت و تقدس کا یہ مقام حاصل ہے کہ اسے انہوں نے نجف اشرف میں "مشہد مرتضوی" کی عمارت میں دفن کیا ہے جو ان کے نزدیک روئے زمین کا مقدس ترین مقام ہے۔

اب اگر کوئی شیعہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ شیعوں کے مذکورہ کفریہ عقائد سے انکار تقیہ کی وجہ سے نہیں کر رہا تو پھر اسے چاہئے کہ ان عقائد کے حامل مصنفین و مجتہدین کو اپنا اکابر اور دینی رہنما تسلیم کرنے کی بجائے انہیں علانیہ کافر قرار دے اور ان کی ان کتابوں کو احترام و ادب سے رکھنے کی بجائے علی الاعلان جلا ڈالے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو یقیناً وہ بھی یہی عقائد رکھتا ہے اور بلاشک و شبہ کافر ہے۔

آٹھواں شبہ: اگر شیعہ عقیدہ امامت کی وجہ سے کافر ہیں تو حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی بھی تو امامت کے قائل ہیں۔

وضاحت:

ا: شیعہ صرف اپنے عقیدہ امامت ہی کی وجہ سے کافر نہیں بلکہ ان کے وجوہات کفر متعدد ہیں بلکہ ان کے عقائد مجموعہ کفریات ہیں۔

ب: شیعوں کا کسی کو امام کہنا یا ماننا کفر نہیں بلکہ امامت کے جس تصور اور مفہوم کو انہوں نے اختیار کر رکھا ہے وہ کفر ہے اور دیگر کفریہ عقائد کا بنیادی سبب ہے: مثلاً: خلافت شیخین رضی اللہ عنہما کا انکار، اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان کا انکار قرآن مجید میں تحریف وغیرہ یہ تمام کفریہ عقیدے ان کے اسی عقیدہ امامت کے منطقی نتائج ہیں۔

ج: شیعوں کے عقیدہ کے مطابق ان کا امام اللہ تعالیٰ کی طرف سے نامزد ہوتا ہے، معصوم ہوتا ہے، کمالات وصفات نبوت کا حامل ہوتا ہے۔ اس کا قول و فعل شرعی حکم کا درجہ رکھتا ہے، وہ اپنے منصب کی وجہ سے ذاتی طور پر اطاعت کئے جانے کا حق رکھتا ہے، اس کی اطاعت انبیاء کی طرح اطاعت کئے جانے کا حق رکھتی ہے، اس کی اطاعت انبیاء کی اطاعت کی طرح فرض ہوتی ہے۔ جبکہ مقلدین اپنے امام کے بارے میں ان میں سے کوئی تصور نہیں رکھتے۔ ان کا امام اللہ تعالیٰ کی طرف سے نامزد نہیں ہوتا، معصوم نہیں۔ اس کا کوئی قول یا فعل شریعت کا درجہ نہیں رکھتا اور نہ ہی اس نے شریعت میں اپنا کوئی ذاتی قول داخل کیا ہے۔ اس کی اطاعت نہ فرض ہے نہ ہی مقصود بالذات ہے۔ بلکہ ذاتی پسند و ناپسند کی خواہشاتی غلامی اور لاعلمی و کم علمی کی گمراہی سے بچنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ یعنی اہل سنت کے

نزدیک کسی علم کا امام وہ فرد ہوتا ہے جو اس علم میں وسیع معلومات اور مکمل مہارت رکھتا ہے اس لئے ان کے نزدیک فقہ کے امام سے مراد وہ دیانت دار اور صاحب تقویٰ فرد ہے جو فقہ یعنی دین کی سمجھ رکھتا ہے' قرآن و حدیث کا وسیع علم رکھتا ہے اور قرآن و حدیث و آثار صحابہ سے شرعی احکام اخذ کرنے کی مکمل صلاحیت رکھتا ہے ایسے شخص کی تقلید کا مطلب صرف اور صرف یہ ہے کہ مقلد اپنے امام کے کسی قول کو قرآن و حدیث حتیٰ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے مقابلہ میں قبول نہیں کرتا بلکہ وہ اسے اس اعتماد کی وجہ سے قابل عمل سمجھتا ہے کہ یہ میرے امام کی ذاتی رائے نہیں بلکہ شریعت کا وہ حکم ہے جو میرے امام نے دیانت و امانت اور خدا خوفی سے کام لیتے ہوئے اپنی علمی پختگی' اجتہادی صلاحیت اور کمال محنت سے قرآن و حدیث سے اخذ کر کے بیان کیا ہے اور مقلد واضح شرعی احکام میں قرآن و حدیث پر نہیں بلکہ اپنے علم پر اپنے امام کے علم کو ترجیح دیتا ہے۔ اختلافی مسائل میں حدیث و آثار صحابہ پر نہیں بلکہ اپنی تحقیق پر اپنے امام کی تحقیق کو ترجیح دیتا ہے اور غیر واضح احکام میں اس کے اجتہاد کو دوسرے مجتہدین کے اجتہاد پر ترجیح دیتا ہے' چار اماموں میں تقلید کو اس لئے محدود سمجھتا ہے کہ قرآن و حدیث سے ماخوذ شرعی اصول و احکام کا مکمل مجموعہ ان چار کے علاوہ کسی اور فقہی امام کا موجود نہیں نیز یہ کہ ایسے تمام اختلافی مسائل جن کی ہر صورت صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے عمل کے مطابق جائز قرار پاتی ہے ان چار فقہی مجموعوں کے اندر موجود ہے اور کوئی شرعی مسئلہ جو جواز کا درجہ رکھتا ہے ان کے اندر موجود ہے اور کوئی شرعی مسئلہ جو جواز کا درجہ رکھتا ہے ان سے باہر نہیں۔ اور پھر ہر مقلد فقہ کے ان چاروں مجموعوں میں سے کسی ایک مجموعہ کا خود کو صرف اس لئے پابند کر لیتا ہے کہ وہ ایک مسئلہ کی اختلافی صورتوں میں سے کسی ایک صورت کو اختیار کرنے کے لئے اپنی ذاتی پسند و ناپسند کا تابع ہو کر اپنی نفسانی خواہشات کا غلام نہ بن جائے کیونکہ قرآن و حدیث کے واضح احکام کے مطابق شریعت میں خواہشات کی غلامی حرام اور کھلی ہوئی گمراہی ہے۔ پاک و ہند میں رہنے والے مقلدین امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کی تقلید اس لئے بہتر سمجھتے ہیں کہ اس خطہ میں فقہ حنفی کے علماء کی عظیم اکثریت موجود ہے اور اس وجہ سے دینی مسائل میں جو رہنمائی آسانی کے ساتھ فقہ حنفی سے حاصل ہو سکتی ہے وہ یہاں دیگر ائمہ کرام کے مقلد علماء کی جماعت کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے دوسرے فقہی مجموعوں سے حاصل نہیں ہو سکتی۔

نواں شبہ: جب یہودی' عیسائی اور ہندو وغیرہ دوسرے کافروں کے خلاف کافر ہونے کا نعرہ نہیں لگتا تو پھر شیعوں کے خلاف یہ نعرہ کیوں لگایا جاتا ہے۔ کافر کافر شیعہ کافر کا نعرہ پہلے نہیں لگتا تھا۔

وضاحت: دوسرے کافر مسلمان ہونے کا دعویٰ نہیں رکھتے ان کا غیر مسلم ہونا مسلمانوں میں اور خود ان سمیت تمام غیر مسلموں میں معروف و مسلم ہے۔ جبکہ شیعہ مسلمان ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں اور مسلم و غیر مسلم دنیا میں ان کے مسلمان ہونے کی غلط فہمی بھی موجود ہے اس لئے جب تک مسلم و غیر مسلم دونوں پر ان کا کفر و ارتداد واضح نہیں ہو جاتا اس وقت تک ان کے کافر ہونے کا اعلان اور اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اس کی مثال یوں ہے ہے کہ اگر کوئی شخص کسی اور شخصیت کی ملکیت پر دعویٰ نہیں رکھتا تو صاحب ملکیت اس کے غیر مالک ہونے کے اعلان کی ضرورت محسوس نہیں کرتا مگر جب غیر حقیقی مالک ملکیت کا غلط دعویٰ کرتا ہے تو پھر حقیقی صاحب ملکیت کے لئے

ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ اس وقت تک جھوٹے مدعی کے خلاف پر زور احتجاج اور غیر معمولی حفاظتی اقدامات کرے جب تک کہ جھوٹے دعویٰ کو باطل تسلیم نہیں کر لیا جاتا اور حقیقی مالک کو جھوٹے مدعی کی بے جا مداخلت سے نجات نہیں مل جاتی۔

دسواں شبہ: خمینی نے اقتدار میں آکر جس شدت کے ساتھ اپنے آپ کو اسلام کا علمبردار کہا' اس کے جواب میں ہمارے پاس کوئی حکومت نہ تھی۔ ہم اس کفر کو اسلام کے دعوے سے روکنے کیلئے یہ نعرہ لگا کر امت مسلمہ سے کفر کو علیحدہ کیا ہے۔ کیا نعروں سے بھی کوئی مسئلہ حل ہوا ہے۔

وضاحت:

ا: فرد کی سطح سے بین الاقوامی سطح تک یہ حقیقت واضح ہو جائے کہ شیعیت مسلمانوں کا حصہ نہیں ہے بلکہ کفر و ارتداد کی ایک مستقل شاخ ہے۔

ب: پاکستان آئینی طور پر ایک سنی اسٹیٹ بن جائے کیونکہ یہ اسلامی ملک ہے اور اسلامی عقائد کے امین اور دین اسلام کی حقیقی روح صرف اور صرف اہلسنت ہیں۔ دوسرے یہ کہ اس ملک کی عظیم ترین اکثریت سنی ہے اور جمہوری اصول و روایات کے مطابق بھی اسے سنی اسٹیٹ قرار دیا جانا ضروری ہے۔

ج: شیعہ کے خلاف کفر کا نعرہ ایک احتجاج ہے تاکہ قادیانیوں کی طرح ان کو بھی غیر مسلم تسلیم کیا جائے۔ شیعہ کے عقائد کے مطابق ان کا کفر واضح ہو چکا ہے۔ لیکن پاکستان کے قانون میں ان کو کافر قرار دلوانا ہماری اہم ترجیحات میں شامل ہے اس لئے ہم اپنے نمائندوں کو پارلیمینٹ میں بھیجتے ہیں اور وہاں ہم نے جو ناموس صحابہؓ بل پیش کیا ہے وہ شیعہ کے کفر کو منوانے کی پہلی کڑی ہے۔

خلاصہ کلام

حرمین شریفین میں شیعہ کا داخلہ روکنا امت مسلمہ کی مشترکہ ذمہ داری ہے!

قارئین نے تاریخی دستاویز کے مقدمہ میں جن عنوانات کا مطالعہ کیا ہے اس سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ شیعہ کائنات کا بدترین اور غلیظ ترین کافر ہے۔ اس کے لئے ہم نے مفکر اسلام مولانا منظور احمد نعمانی کی طرف سے چار سو (۴۰۰) علماء کے دستخطوں سے شیعہ پر فتویٰ کفر کو من وعن نقل کیا ہے۔ گزشتہ دور کے علماء کے فتاویٰ جات کے بعد تاریخی دستاویز کی اشاعت کے ساتھ ہی ——————— دنیا بھر کے ہر مسلمان پر خواہ وہ کسی بھی سوسائیٹی میں رہتا ہو، مسلمانوں کے کسی مکتب فکر سے متعلق ہو، فقہاء کے کسی طبقے سے ان کا رشتہ ہو لازم ہے کہ وہ زیر نظر تاریخی دستاویز کو سامنے رکھ کر اپنے اپنے شہر ملک اور مسلک کے اکابرین کی تصدیق تحریری طور پر اس دستاویز کے ساتھ لف کر کے ہمیں روانہ کریں تاکہ 58 ملکوں کے مفتیان، علماء اور مشائخ آئمہ حرمین کی آراء سامنے آجانے کے بعد تاریخی دستاویز کے حوالے سے عالم اسلام کے متفقہ فتاویٰ جات کا ایک دیوان ترتیب دیا جاسکے۔ بعد ازاں انہی فتاویٰ جات کی روشنی میں سعودی حکومت سے درخواست کی جائے کہ عیسائیوں، یہودیوں اور اب قادیانیوں کی طرح شیعہ کا داخلہ بھی ان کے غیر مسلم ہونے کی وجہ سے حرمین شریفین میں روک دے۔

ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

رئیس العام سپاہ صحابہ

24 دسمبر 1994ء

شیعہ کتب کا آئینہ

الباب الاول

الشّیعةُ و عقیدةُ التوحیدِ

Chapter I

The Shias and the faith of oneness of Allah Almighty

تاریخی دستاویز کے اس باب میں شیعہ کتب کی سترہ (17) کتابوں کے تیس (30) حوالہ جات ہیں۔
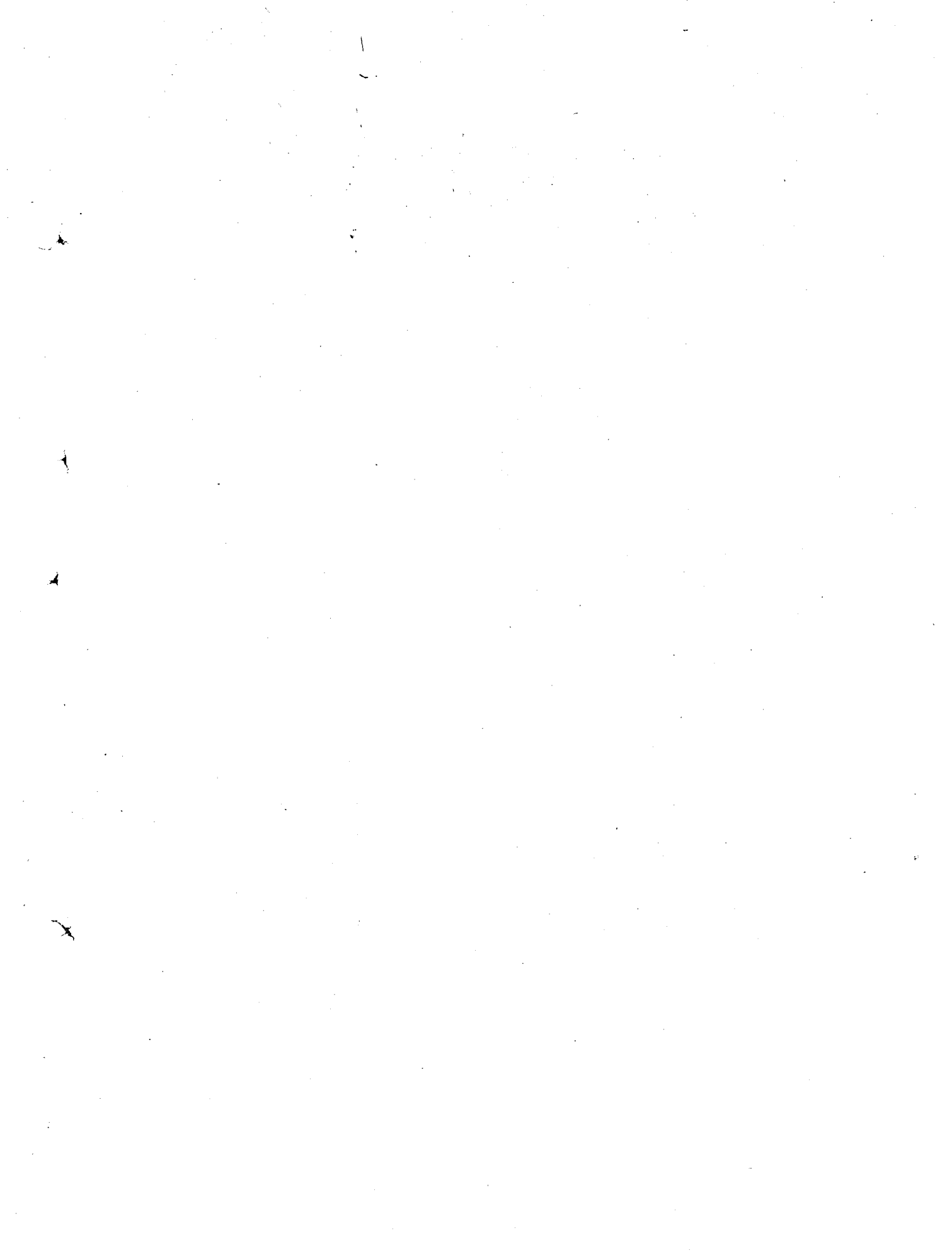
الاصول

من

الکافی

تألیف

ثقۃ الاسلام ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق

الکلینی الرازی رحمہ اللہ

المتوفی سنۃ ۳۲۸/۳۲۹ ھ

مع تعلیقات نافعۃ مأخوذۃ من عدۃ شروح

صححہ و علق علیہ علی اکبر الغفاری

نھض بمشروعہ

الشیخ محمد الآخوندی

الطبعۃ الثالثۃ

۱۳۸۸

الجزء الاول

الناشر

دار الکتب الاسلامیۃ

مرتضی آخوندی

تہران - بازار سلطانی

تلفن ۲۰۴۱۰

اللہ کی طرف بدا یعنی جھوٹ کی نسبت کا اقرار

بنسبة البداء (الکذب) الی الله

BIDA (GOD TELLS A LIE) A SHI'ATE DOCTRINE

الاصول من الکافی جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ طبع ایران

ج۱ — كتاب التوحيد — ١٤٨

٩ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن الحسن بن محبوب ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ما بدا لله في شيء إلا كان في علمه قبل أن يبدو له .

١٠ ـ عنه ، عن أحمد ، عن الحسن بن علي بن فضال ، عن داود بن فرقد ، عن عمرو بن عثمان الجهني ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إن الله لم يبد له من جهل .

١١ـ علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى ، عن يونس ، عن منصور بن حازم قال : سألت أباعبدالله عليه السلام هل يكون اليوم شيء لم يكن في علم الله بالأمس ؟ قال : لا ، من قال هذا فأخزاه الله ، قلت : أرأيت ماكان وما هوكائن إلى يوم القيامة أليس في علم الله ؟ قال : بلى قبل أن يخلق الخلق .

١٢ ـ علي ، عن محمد ، عن يونس ، عن مالك الجهني قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : لو علم الناس مافي القول بالبداء من الأجر ما فتروا عن الكلام فيه .

١٣ـ عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن خالد ، عن بعض أصحابنا ، عن محمد بن عمرو الكوفي أخي يحيى ، عن مرازم بن حكيم قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول: ما تنبأ نبي قط ، حتى يقر لله بخمس خصال: بالبداء والمشيئة والسجود والعبودية والطاعة .

١٤ ـ وبهذا الإسناد ، عن أحمد بن محمد ، عن جعفر بن محمد ، عن يونس ، عن جهم ابن أبي جهمة ، عمن حدثه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إن الله عز وجل أخبر محمداً صلى الله عليه وآله بما كان منذ كانت الدنيا ، وبما يكون إلى انقضاء الدنيا ، وأخبره بالمحتوم من ذلك واستثنى عليه فيما سواه .

١٥ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن الريان بن الصلت قال : سمعت الرضا عليه السلام يقول ما بعث الله نبياً قط إلا بتحريم الخمر وأن يقر لله بالبداء .

١٦ـ الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد قال : سئل العالم عليه السلام كيف علم الله ؟ قال : علم وشاء وأراد وقدر وقضى وأمضى ؛ فأمضى ما قضى ، وقضى ما قدر ، وقدر ما أراد ، فبعلمه كانت المشيئة ، و بمشيئته كانت الإرادة ، و بإرادته كان التقدير ، وبتقديره كان القضاء ، وبقضائه كان الإمضاء ؛ والعلم متقدم على المشيئة ، والمشيئة

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب مستطاب

الشافی

جلد دوم

ترجمہ

اصول کافی

جلد دوم

مترجمہ

ادیب اعظم مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ

شمیم بک ڈپو ناظم آباد ۲ کراچی

شیعہ کا بناء اسلام میں کلمہ طیبہ کا انکار

انکار اهل تشیع للکلمة الطیبة من بناء الاسلام

REFUSAL OF KALIMAH TAYYABA BY SHI'ITE

ماخذ: ترجمہ اصول کافی جلد دوم — ۲۳ — کتاب الایمان والکفر

عن ابی جعفر قال بنی الاسلام علی خمس الولایه والصلوٰة والزکوٰة وصوم شهر رمضان والحج.

فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ ولایت نماز۔ زکوٰۃ روزہ۔ رمضان کا اور حج۔

۔ عن ابی جعفر قال بنی الاسلام علی خمس الصلوٰة والزکوٰة والصوم والحج والولایة ولم ینادِ بشیٔ ما نودی بالولایة یوم الغدیر

امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے۔ کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ نماز۔ زکوٰۃ۔ روزہ۔ حج اور ولایت اور کسی کا ان میں سے اس طرح اعلان نہیں کیا گیا جس طرح ولایت کا اعلان روز غدیر کیا گیا تھا۔

۱۔ عن عیسی بن السری قال قلت لابی عبد الله حدثنی عما بنیت علیه دعائم الاسلام اذا انا اخذت بها زکی عملی ولم یضرنی جهل ما جهلت بعده فقال شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله والاقرار بما جاء به من عند الله وحق فی الاموال من الزکاة والولایة التی امر الله عز وجل بها ولایة آل محمد فان رسول الله قال من مات ولم یعرف امامه مات میتة جاهلیة قال الله عز وجل اطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فکان علی ثم صار من بعده حسن ثم من بعده حسین ثم من بعده علی بن الحسین ثم من بعده محمد بن علی ثم هکذا یکون الامر ان الارض لا تصلح الا بامام ومن مات ولم یعرف امامه مات میتة جاهلیة واحوج ما یکون احدکم الی معرفته اذا بلغت نفسه ههنا قال واهوی بیده الی صدره یقول حینئذ لقد کنت علی امر حسن.

راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا مجھے بتایئے کہ اسلامی ستونوں کی بنیاد کس چیز پر ہے تاکہ ان کو اخذ کرکے میرا عمل پاک ہو جائے اور اس کے بعد جہالت مجھے نقصان نہ دے۔ فرمایا گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور ان تمام باتوں کا اقرار کرنا جو آنحضرت خدا کی طرف سے لائے۔ اور اپنے مال میں زکوٰۃ کو حق سمجھنا اور وہ ولایت جس کا خدا نے حکم دیا ہے۔ ولایت آل محمد ہے۔ اور رسول اللہ نے فرمایا ہے جو شخص مرگیا۔ اور اس نے اپنے امام کو نہ پہچانا۔ تو وہ کفر کی موت مرا۔ اور خدا نے فرمایا ہے۔ اللہ کی اطاعت کرو۔ اور اطاعت کرو رسول کی۔ اور ان اولی الامر کی۔ جو تم میں سے ہوں۔ وہ علیؑ ہیں۔ پھر حسنؑ پھر حسینؑ پھر علیؑ بن حسینؑ پھر محمد بن علی پھر اسی طرح یہ امر جاری رہے گا۔ روئے زمین کی اصلاح نہیں ہوسکتی مگر امام سے۔ جو شخص مرگیا اور امام کو نہ پہچانا۔ وہ کفر کی موت مرا۔ تم میں سے ہر ایک معرفت امام کا اس وقت زیادہ محتاج ہوگا۔ جب اس کا دم یہاں تک پہنچے گا۔ (وقت مرگ) اور اشارہ کیا اپنے صدر کی طرف اور کہے گا اس وقت معلوم ہوا۔ کہ میں اچھے عقیدہ پر تھا۔

۱۰۔ عن ابی الجارود قال قلت لابی جعفر یا ابن رسول الله هل تعرف مودتی لکم وانقطاعی الیکم وموالاتی ایاکم قال فقال نعم قال فقلت فانی اسئلک مسئلة تجیبنی فیها فانی مکفوف البصر قلیل المشی ولا استطیع زیارتکم کل حین قال هات حاجتک قلت اخبرنی بدینک الذی

ابو الجارود نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا یا ابن رسول اللہ آپ جانتے ہیں جو محبت مجھے آپ سے ہے اور آپ کے دشمنوں سے میرا قطع تعلق ہے۔ اور خصوصیت کے ساتھ آپ سے محبت ہے۔ فرمایا ہاں۔ میں نے کہا میں ایک مسئلہ دریافت کرتا ہوں۔ مجھے جواب دیجئے میں اندھا ہوں چلنے کی طاقت کم رکھتا ہوں۔ اس لئے آپ

ان اقرنها بها وبدأ بالصلوٰة قبلها وقال رسول الله الزكاة تذهب الذنوب قلت والذى يليها فى الفضل قال الحج قال الله عز وجل ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا ومن كفر فان الله غنى عن العالمين وقال رسول الله لحجة مقبولة خير من عشرين صلاة نافلة ومن طاف بهذا البيت طوافا احصى فيه اسبوعه واحسن ركعتيه غفر الله له وقال فى يوم عرفه ويوم مزدلفه ما قال قلت فماذا يتبعه قال الصوم قلت وما بال الصوم صار آخر ذلك اجمع قال قال رسول الله الصوم جنة من النار قال ثم قال ان افضل الاشياء ما اذا فاتك لم تكن منه توبة دون ان يرجع اليه فتؤديه بعينه ان الصلوٰة والزكاة والحج والولاية ليس يقع شى مكانها دون ادائها وان الصوم اذا فاتك او قصرت او سافرت فيه اديت مكانه اياما غيرها وجزيت ذلك الذنب بصدقة ولا قضاء عليك وليس من تلك الاربعة شى يجزيك مكانه غيره قال ثم قال ذروة الامر وسنامه ومفتاحه وباب الاشياء ورضا الرحمن الطاعة للامام بعد معرفته ان الله عز وجل يقول من يطع الرسول فقد اطاع الله ومن تولى فما ارسلناك عليهم حفيظا اما لو ان رجلا قام ليله وصام نهاره وتصدق بجميع ماله وحج جميع دهره ولم يعرف ولاية ولى الله فيواليه ويكون جميع اعماله بدلالته اليه ما كان له على الله جل وعز حق فى ثوابه ولا كان من اهل الايمان ثم قال اولئك المحسن منهم يدخله الله الجنة بفضل رحمته۔

قال قلت لابى عبد الله اخبرنى بدعائم الاسلام التى لا يسع احدا التقصير عن معرفة شى منها الذى

کے بعد اس کا ذکر کیا ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ زکوٰۃ گناہوں کو دور کرتی ہے میں نے کہا۔ اس کے بعد کون افضل ہے۔ فرمایا حج خدا نے فرمایا ہے خدا کے لئے ان لوگوں پر خانہ کعبہ کا حج فرض کیا گیا ہے جو وہاں پہنچنے کی قدرت رکھتے ہیں۔

اور جس نے انکار کیا تو اللہ دونوں عالموں سے بے پرواہ ہے۔ اور رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ ایک حج مقبول بہتر ہے بیس نافلہ نمازوں سے اور جو خانہ کعبہ کا طواف کرے۔ اور سات سات بار گھومے۔ اور دو رکعت اچھے طریقہ سے بجا لائے۔ تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا اور آنحضرت نے یوم عرفہ اور یوم مشعر الحرام بیان فرمایا۔ میں نے کہا حج کے بعد کون افضل ہے۔ فرمایا روزہ۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ روزہ سپر ہے آتش دوزخ سے پھر فرمایا۔ افضل اشیاء وہ ہے۔ کہ جب وہ تم سے فوت ہو جائے۔ تو اس کے سوا چارہ کار نہ ہو کہ اس کو بجا لایا جائے اور بعینہ ادا کیا جائے۔ نماز۔ زکوٰۃ حج اور ولایت ایسی عبادتیں ہیں کہ کوئی شے ان کی قائم مقام نہیں ہوتی۔ اور بغیر ادا کئے چارہ کار نہیں لیکن روزہ اگر فوت ہو جائے۔ یا نقص ہو یا ماہ رمضان میں سفر ہو۔ تو جو روزے قضا ہو جائیں۔ تو دوسرے وقت ان کو ادا کیا جا سکتا ہے۔ اور اس گناہ کا بدلہ صدقہ سے ہو جائے گا۔ اور قضا بجا لانا ضروری نہ ہو گا۔ لیکن ان چار کے لئے ایسا نہیں۔ پھر فرمایا۔ امر الٰہی کی چوٹی یا بلندی اس کی کنجی اور باعث رضائے رحمٰن طاعت امام ہے اس کی معرفت کے بعد۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اور جس نے روگردانی کی (تو کرے) اے رسول! ہم نے تم کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔ آگاہ ہو اگر کوئی شخص قائم اللیل اور صائم النہار ہو۔ اور اپنا تمام مال راہ خدا میں دے دے اور تمام عمر حج کرے۔ لیکن ولایت ولی اللہ کو نہ پہچانتا ہو۔ اور اس کے اعمال اس کی رہنمائی میں نہ ہوں۔ تو اللہ کے نزدیک نہ اس کا کوئی ثواب ہے۔ اور نہ وہ اہل ایمان سے ہے۔ پھر فرمایا۔ جو لوگ ان میں نیکوکار ہیں۔ اللہ ان کو اپنی رحمت سے داخل جنت کرے گا۔

راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا مجھے اسلام کے وہ ستون بتائیے جن میں کسی چیز کی کمی کی گنجائش نہیں۔ اور اگر ان میں سے کوئی چیز کم ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجت

خلافت رسالت نبوت امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام مامر فہار مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

شمیم بک ڈپو۔ ناظم آباد ۲۔ کراچی ۱۸

سنہ ۱۹۸۸ء

اہل تشیع کے نزدیک ایمان اور کفر کے، شرائط!

امام باقر نے فرمایا ہماری محبت ایمان ہے ہمارا بغض کفر ہے

شروط الایمان والکفر عند الشیعہ الاثنا عشریة

قال ابوجعفر حبنا ایمان وبغضنا کفر .

PRINCIPLES OF FAITH PERTAINING TO IMAN AND KUFR. OUR OBEDIENCE IS IMAN AND OUR DISOBEDIENCE IS INFEDILITY. SAID IMAM BAQIR.

وہ اطاعت میں ہمارے غلام ہیں اور امردین میں ہمارے سوالی ہیں لوگوں کو چاہیئے کہ وہ یہ بات غائب لوگوں تک پہنچادیں

۱۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: نَحْنُ الَّذِينَ فَرَضَ اللهُ طَاعَتَنَا، لا يَسَعُ النَّاسُ إِلاَّ مَعْرِفَتَنَا وَلا يُعْذَرُ النَّاسُ بِجَهَالَتِنَا، مَنْ عَرَفَنَا كَانَ مُؤْمِناً وَمَنْ أَنْكَرَنَا كَانَ كَافِراً وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنَا وَلَمْ يُنْكِرْنَا كَانَ ضَالاً حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْهُدَى الَّذِي افْتَرَضَ اللهُ عَلَيْهِ مِنْ طَاعَتِنَا الْوَاجِبَةِ فَإِنْ يَمُتْ عَلَى ضَلالَتِهِ يَفْعَلُ اللهُ بِهِ مَا يَشَاءُ.

۱۱- امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم وہ ہیں جن پر اللہ نے اپنی اطاعت فرض کی ہے لوگوں کو بدُوں ہماری معرفت کے چارہ نہیں اور ہم سے جاہل رہنا قبول نہ ہوگا جس نے ہم کو پہچانا وہ مومن ہے اور جس نے اقرار نہ کیا وہ کافر ہے اور جس نے ہم کو نہ پہچانا لیکن انکار نہ کیا وہ گمراہ ہے جب تک اس ہدایت کی طرف نہ لوٹے جس کو اللہ نے ہماری اطاعت واجبہ کی صورت میں فرض کیا ہے پس اگر وہ اسی گمراہی کی حالت میں مرگیا تو اللہ جو سزا چاہے گا اسے دے گا۔

۱۲ - عَلِيٌّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ أَفْضَلِ مَا يَتَقَرَّبُ بِهِ الْعِبَادُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ. قَالَ: أَفْضَلُ مَا يَتَقَرَّبُ بِهِ الْعِبَادُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ طَاعَةُ اللهِ وَطَاعَةُ رَسُولِهِ وَطَاعَةُ أُولِي الْأَمْرِ. قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: حُبُّنَا إِيمَانٌ وَبُغْضُنَا كُفْرٌ.

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ بندہ کے لئے تقرب الی اللہ کا بہترین ذریعہ کیا ہے فرمایا خداوند عالم کی اطاعت اس کے رسول کی اطاعت اور اولی الامر کی اطاعت۔ فرمایا امام محمد باقر نے ہماری محبت ایمان ہے اور ہمارا بغض کفر۔

۱۳ - مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: أَعْرِضُ عَلَيْكَ دِينِيَ الَّذِي أَدِينُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ؛ قَالَ: فَقَالَ: هَاتِ قَالَ: فَقُلْتُ: أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَالْإِقْرَارَ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَأَنَّ عَلِيّاً كَانَ إِمَاماً فَرَضَ اللهُ طَاعَتَهُ، ثُمَّ كَانَ بَعْدَهُ الْحَسَنُ إِمَاماً فَرَضَ اللهُ طَاعَتَهُ، ثُمَّ كَانَ بَعْدَهُ الْحُسَيْنُ إِمَاماً فَرَضَ اللهُ

اہل تشیع کے دین کی تعریف!

علیؑ اور انکے بعد حسنؑ، حسینؑ امام ہیں اللہ نے ان کی اطاعت فرض کی یہی اللہ اور اس کے ملائکہ کا دین ہے

تعریف الدین عند الا ثنا عشریة : علی ثم الحسن و الحسین وعلی ائمة فرض اللہ طاعتھم. ھذا دین اللہ و دین ملائکة

DEFINITION OF ISLAM BY SHI'ATE "ALI" ﷺ HAZRAT "HASSAN" ﷺ AND HAZRAT HUSSAIN ﷺ ARE IMAMS AND GOD HAS MADE THEIR OBEDIENCE OBLIGATIORY)

الشافی ۴۲ کتاب الحجت

طاعَتَهُ ، ثُمَّ كانَ بَعْدَهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ إماماً فَرَضَ اللهُ طاعَتَهُ ـ حَتَّى انْتَهَى الأَمْرُ إِلَيْهِ ـ ثُمَّ قُلْتُ : أَنْتَ يَرْحَمُكَ اللهُ . قالَ : فَقالَ : هٰذا دِينُ اللهِ وَدِينُ مَلائِكَتِهِ .

۱۳- میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا میں اپنا عقیدہ جس پر خدا بدلہ دے گا آپ کے سامنے پیش کروں۔ فرمایا۔ بیان کرو۔ میں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ وحدہٗ لا شریک ہے اور محمد اس کے عبد و رسول ہیں اور اقرار ان تمام باتوں کا جو خدا کی طرف سے لے کر آئے اور یہ کہ علی امام ہیں اللہ نے ان کی اطاعت فرض کی ہے اس کے بعد حسنؑ امام ہیں اللہ نے ان کی اطاعت فرض کی ہے ان کے بعد حسینؑ اور ان کے بعد علی بن الحسینؑ اور ان کے بعد آپؑ امام ہیں اور ان سب کی اطاعت اللہ نے فرض کی ہے حضرت نے فرمایا۔ یہی اللہ اور اس کے ملائکہ کا دین ہے۔

١٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشامِ بْنِ سالِمٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي إِسْحاقَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قالَ : قالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : اعْلَمُوا أَنَّ صُحْبَةَ الْعالِمِ وَاتِّباعَهُ دِينٌ يُدانُ اللهُ بِهِ وَطاعَتَهُ مَكْسَبَةٌ لِلْحَسَناتِ مَمْحاةٌ لِلسَّيِّئاتِ وَذَخِيرَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَرِفْعَةٌ[2] فِيهِمْ فِي حَياتِهِمْ وَجَمِيلٌ بَعْدَ مَماتِهِمْ .

۱۴- امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جان لو صحبت عالم اور اس کی پیروی وہ دین ہے جس کی جزا اللہ دے گا اور اس کی اطاعت سے نیکیاں حاصل ہوں گی اور بدیاں محو ہوں گی اور ذخیرۂ حسنات ہے مومنین کے لئے اور ان کے درجات کی بلندی ہے ان کی زندگی میں اور رحمت خدا ہے بعد ان کے مرنے کے۔

١٥ - مُحَمَّدُ بْنُ إِسْماعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شاذانَ ، عَنْ صَفْوانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حازِمٍ قالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ اللهَ أَجَلُّ وَأَكْرَمُ مِنْ أَنْ يُعْرَفَ بِخَلْقِهِ ، بَلِ الْخَلْقُ يُعْرَفُونَ بِاللهِ ، قالَ : صَدَقْتَ ، قُلْتُ : إِنَّ مَنْ عَرَفَ أَنَّ لَهُ رَبّاً فَقَدْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَعْرِفَ أَنَّ لِذٰلِكَ الرَّبِّ رِضاً وَسَخَطاً ، وَأَنَّهُ لا يُعْرَفُ رِضاهُ وَسَخَطُهُ إِلّا بِوَحْيٍ أَوْ رَسُولٍ ، فَمَنْ لَمْ يَأْتِهِ الْوَحْيُ فَيَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَطْلُبَ الرُّسُلَ فَإِذا لَقِيَهُمْ عَرَفَ أَنَّهُمُ الْحُجَّةُ وَأَنَّ لَهُمُ الطّاعَةَ الْمُفْتَرَضَةَ ، فَقُلْتُ لِلنّاسِ : أَلَيْسَ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله كانَ هُوَ الْحُجَّةَ مِنَ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ ؟ قالُوا : بَلَى ، قُلْتُ : فَحِينَ مَضَى صلى الله عليه وآله مَنْ كانَ الْحُجَّةَ ؟ قالُوا : الْقُرْآنُ فَنَظَرْتُ فِي الْقُرْآنِ فَإِذا هُوَ يُخاصِمُ بِهِ الْمُرْجِئُ وَالْقَدَرِيُّ وَالزِّنْدِيقُ الَّذِي لا يُؤْمِنُ بِهِ حَتّى يَغْلِبَ الرِّجالَ بِخُصُومَتِهِ ، فَعَرَفْتُ أَنَّ الْقُرْآنَ لا يَكُونُ حُجَّةً إِلّا بِقَيِّمٍ ، فَما قالَ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ كانَ حَقّاً ، فَقُلْتُ لَهُمْ : مَنْ قَيِّمُ الْقُرْآنِ ؟ فَقالُوا ابْنُ مَسْعُودٍ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

جلد دوم

ترجمہ

اصول کافی

جلد دوم

مترجمہ

ادیب اعظم مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ

شمیم بک ڈپو ناظم آباد ۲ کراچی

مشہور آفسٹ پریس کراچی

اسلام کے بنیادی رکن کلمہ کا انکار

الانکار رکن الاسلام الاساسیؒ الکلمۃ

DENIAL OF THE FUNDAMENTAL PRINCIPLE OF ISLAM.

شافی ترجمہ اصول کافی جلد دوم — ۳۰ — کتاب الایمان والکفر

منهاجه فحلاله حلال الی یوم القیامة وحرامه حرام الی یوم القیامة فهؤلاء اولوا العزم من الرسل علیهم السلام

نبی جو انبیا مرادا وصیائے عیسیٰ) ان کے بعد آئے انہوں نے شریعت عیسوی پر عمل کیا۔ ان کے بعد حضرت محمد مصطفےٰ قرآن لے کر آئے اور ان کی شریعت وسنت نبی پس حلال محمدی قیامت تک کے لئے حلال ہے۔ اور حرام محمدی قیامت تک کے لئے حرام ہے پس یہ ہیں اولوالعزم رسول

باب ۱۲

دعائم اسلام

۱۔ عن ابی جعفرؑ قال بنی الاسلام علی خمس علی الصلوٰۃ والزکاۃ والصوم والحج والولایہ ولم ینادبشئ کما نوذی بالولایہ۔

۲۔ عن عجلان ابی صالح قال قلت لابی عبد الله اوقفنی علی حدود الایمان فقال شهادة ان لا اله الا الله وان محمداً رسول الله والاقرار بما جاء به من عند الله وصلوٰۃ الخمس واداء الزکوٰۃ وصوم شهر رمضان و حج البیت وولایة ولینا وعداوة عدونا والدخول مع الصادقین۔

۳۔ عن الصادق علیه السلام قال اثافی الاسلام ثلاثة الصلوٰۃ والزکاۃ والولایة لاتصح واحدة منهن الا بصاحبتیها۔

۴۔ عن ابی جعفر قال بنی الاسلام علی خمس علی الصلوٰۃ والزکوٰۃ والصوم والحج والولایة ولم ینادبشئ کما نودی بالولایة فاخذ الناس باربع وترکوا هذه یعنی الولایة

۵۔ عن ابی جعفر قال بنی الاسلام علی خمسة اشیاء علی الصلوٰۃ والزکوٰۃ والحج والصوم والولایه قال زرارہ فقلت وای شئ من ذالک افضل فقال الولایه افضل لانها مفتاحهن والوالی هو الدلیل علیهن قلت ثم الذی یلی ذالک فی الفضل فقال الصلوٰۃ ان رسول الله قال الصلوٰۃ عمود دینکم قال قلت ثم الذی یلیها فی الفضل قال الزکوٰۃ

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے نماز۔ زکوٰۃ صوم۔ حج اور ولایت اور اسلام اس شان سے کسی چیز کے ساتھ نہیں پکارا گیا جتنا ولایت کے ساتھ۔

راوی کہتا ہے میں نے ابوعبداللہ سے کہا مجھے حدود ایمان سے آگاہ کیجئے۔ فرمایا گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور حضرت جو کچھ خدا کی طرف سے لائے اس کا اقرار پنجگانہ نماز اور زکوٰۃ دینا اور ماہ رمضان کا روزہ اور بیت اللہ کا حج ہمارے ولی کی ولایت کا اقرار اور ہمارے دشمنوں سے عداوت رکھنا اور صادقین کے ساتھ رہنا۔

فرمایا صادق آل محمدؐ نے اسلام کے بنیادی پتھر تین ہیں نماز زکوٰۃ اور ولایت ان میں سے کوئی بغیر اپنے دو کے صحیح نہیں۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے نماز زکوٰۃ صوم۔ حج اور ولایت اور اسلام کی سب سے نمایاں چیز ولایت۔ لوگوں نے چار کو لیا اور ولایت کو چھوڑ دیا۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر نماز۔ زکوٰۃ حج۔ روزہ اور ولایت زرارہ نے پوچھا۔ ان میں افضل کون ہے۔ فرمایا۔ ولایت اس لئے کہ وہ ان سب کی کنجی ہے اور والی ان سب چیزوں کی طرف ہدایت کرنے والا ہے میں نے کہا اس کے بعد کون افضل ہے فرمایا۔ نماز۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ نماز تمہارے دین کا ستون ہے میں نے کہا اس کے بعد فرمایا زکوٰۃ۔ خدا نے

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

جلاء العیون

جلد دوم

تالیف خاتم المحدثین ملا محمد باقر مجلسی رحمۃ اللہ علیہ ابن علامہ محمد تقی مجلسی طہرانی ایرانی اعلی اللہ مقامہما و مترجمہ علامہ سید عبد الحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

نظر ثانی مقدمہ و حاشیہ

سید الواعظین رئیس المتکلمین زبدۃ العلماء فاضل جلیل جناب ابو البیان مولانا السید ظہور الحسن صاحب قبلہ کوثر بھریلوی خطیب شیعہ ملتان

ملنے کا پتہ

حمایت اہلبیت وقف رجسٹرڈ

شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس لاہور

آئمہ بطور الٰہ

أئمة أم آلهة

IMAMS AS GOD

جلاء العیون جلد دوم از ملا باقر مجلسی شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس لاہور۔

۸۵

سریان حقیقت محمدیہ است در ذرائد موجودات و افرادِ ممکنات پس آنحضرت در ذرات مصلیان موجود و حاضر است پس مصلی را باید کہ ازیں معنی آگاہ باشد و ازیں شہود غافل نہ شود تا انوار قرب و اسرار معرفت منور و فائز گردد اشعۃ اللمعات کتاب الصلوٰۃ بعض عارفین نے کہا ہے کہ تشہد میں یہ خطاب اس لئے ہے کہ حقیقت محمدیہ موجودات کے ذرہ ذرہ میں اور ممکنات کے ہر فرد میں سرایت کئے ہے پس حضور علیہ السلام نمازیوں کی ذات میں موجود اور حاضر ہیں نمازی کو چاہیے کہ اس معنی سے آگاہ رہے اور اس شہود سے غافل نہ ہو تاکہ قربت کے نور اور معرفت کے بھیدوں سے واقف ہو جائے غرضیکہ سنی اور شیعہ علماء نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ محمد و آل محمد علیہم السلام ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں اور یہ ان ہی کی صفت ہے نہ کہ خدا کی صفت ہے کیونکہ خداوند کریم وہ ذات ہے لا یجری عَلَيْهِ زَمَانٌ ولا يشتمل عليه مكانٌ خدا پر نہ زمانہ گزرتا ہے کیونکہ زمانہ سفلی اجسام پر زمین میں رہ کر گزرتا ہے ان کی عمریں ہوتی ہیں جیسے چاند سورج انسان وغیرہ لہذا خدا کو ہر جگہ حاضر ناظر کہنا بے دینی ہے یہ صفت محمد و آل محمد علیہم السلام کی ہے اور ان میں یہ صفت بالذات نہیں بلکہ بعطائے الٰہی ہے اور اس کو ماننا عین ایمان ہے مولا نے کائنات کا ایک وقت میں چالیس جگہ حاضر ہونا حیات رسالت میں ثابت ہے جناب مولائے امیر المومنین نے فرمایا ہے۔ مومن۔ منافق۔ کافر مشرک کوئی آدمی نہیں مرتا جب تک میں اس کے سرہانے جا کر حکم نہ دوں ایک وقت میں روئے زمین پر کتنی موتیں واقع ہو رہی ہیں ہر جگہ علی موجود ہے اور جب نکیرین قبر میں آتے ہیں تو سرہانے مولا کی کرسی لگتی ہے فرشتے تیرا رب کون ہے رسول کون ہے دین کیا ہے قبلہ کیا ہے اور امام کیا ہے کتاب کیا ہے ان تمام سوالوں کے جواب کے بعد جب میت بتا دیتی ہے اللہ میرا رب ہے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم میرا نبی ہے اور اسلام میرا دین ہے قرآن میری کتاب ہے اور کعبہ میرا قبلہ ہے جناب علی میرا پہلا امام ہے اور امام حسن سے لیکر امام مہدی علیہ السلام تک نام بتا دیتا ہے اس وقت فرشتے پوچھتے ہیں۔ مَاتَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ۔ صحیح بخاری باب المیت اور مشکوٰۃ باب المیت کیا کہتا ہے تو اس مرد کے بارے میں یعنی پانچوں سوالوں کے جواب دینے پر نجات ہی نجات ہے اس پر کہ یہ کرسی پر بیٹھنے والا کون ہے صاحب عرفان مومن فوراً بتا دے گا یہ میرا مولا علی ہے ایک وقت میں کتنی قبریں بنتی ہیں روئے زمین پر اور ہر جگہ مولا قبر میں تشریف لاتے ہیں امام زین العابدین نے فرمایا جہاں اور جب مجلس امام حسین علیہ السلام بپا ہوتی ہے چہاردہ

ربّ علی ہیں

(رب علی ہیں قرآن نے جس کو رب کہا وہ ساقی کوثر علی ہیں)

علی ھوالرب! حیث ذکر فی القرآن الرب فالمراد بہ صاحب الکوثر "علی"

ALI IS GOD

(SHIA BELIEF)

جلاء العیون جلد دوم از ملا باقر مجلسی شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس لاہور۔

۶۶

ہر ایک نبی نے مصائب میں پکارا ہے رب کو اب قرآن میں دیکھئے رب سے کون مراد ہے سورہ معل اتی میں ارشاد باری تعالیٰ ہو رہا ہے۔ وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا۔ میدان حشر میں روز قیامت جماعت مومنین کو جب قیامت کی گرمی سے اُن کا برا حال ہو رہا ہوگا زبان شدت پیاس سے سوکھ کر مانند چوب خشک ہو رہی ہوگی آواز گلے سے نہ نکلتی ہوگی اس وقت ان کا رب اُن کو پاک خوشبودار ٹھنڈا پانی پلائے گا عالم اسلام کا اتفاق ہے وہ ٹھنڈے اور میٹھے پانی کا چشمہ حوض کوثر ہے اور جناب ابوبکر روایت کرتے ہیں فرمود رسولخدا (ص) ساقی حوض علی مرتضیٰ بود مدارج النبوۃ جناب خاتم النبین نے ارشاد فرمایا ہے کہ ساقی حوض کوثر مولا علی علیہ السلام ہیں یعنی قرآن نے جس کو رب کہا وہ ساقی کوثر علیؑ ہے انبیاء نے تبلیغ فرمائی توحید کی معبود کی اور اللہ کی جب آفات آئیں تو پکارا ہے رب (علیؑ) کو اب بھی مصائب میں پکارنا اپنے اپنے حالات کے تحت علی کو سنت انبیاء اور قرآن پاک ہے اور رب کا معنی ہے مشکل کشا پرورش کنندہ نگہبان۔

ظاہری پیدائش سے قبل وجود. محمد وآل محمد علیہم السلام عالین ہیں اور تخلیق عالمین سے قبل تخلیق کے ساتھ اور نیز بعد میں ہر زمانہ میں ہر نبی کے ساتھ ان عالین کا وجود رہا ہے۔ لفظ رب بتلاتا ہے یہ موجود تھے۔ جناب عبداللہ اور جناب ابوطالب کے گھر سرزمین مکہ میں تو یہ لوگ بشر میں آتے ہیں۔ رسول کے متعلق ہے لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ اے حبیب اگر تو نہ ہوتا تو میں افلاک کو پیدا نہ کرتا۔ یعنی خلقت افلاک سے قبل وجود محمدی تھا اور جناب سرکار رسالت فرماتے ہیں اَنَا وَعَلِیٌّ مِنْ نُوْرٍ وَّاحِدٍ میں اور علی ایک نور سے ہیں لہذا نور محمدی تھا تو نور علی بھی تھا جب یہ دونوں تھے تو نورِ فاطمہ بھی تھا دیگر ائمہ بھی تھے۔ تو کیا یہ صرف انبیاء کی مدد کرتے رہے یا تمام مخلوق کی تمام مخلوق کی جس نے پکارا اس اور جس نے نہیں پکارا اس کی بھی جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا وجود اور مدد کرنا وجود لباس بشریہ محمدیہ وعلویہ اور فاطمیہ سے دو ہزار سال پہلے امریکہ جس کو دنیا میں کوئی جانتا بھی نہ تھا اِدھر کی دنیا صرف اپنے کو دنیا سمجھتی اور کہتی تھی تو سرزمین امریکہ میں ایک راہبہ دِل گبوی رہا کرتی تھی لوگ اس کے پاس اپنی حاجات لے کر جاتے اور اس سے دعا کرواتے چنانچہ ہر طرح کی مصیبت میں لوگ آتے حتی کہ اولاد کے لئے بھی پہلے تو اس راہبہ نے صاف انکار کر دیا کہ وہ اولاد دینے کی اہل

ولایت علی کے اقرار کے بغیر مسلمان نہیں ہو سکتا ہے

لا یکون مسلماً من لم یقر بولایۃ علی رضی اللہ عنہ

IT IS OBLIGATORY TO ACCEPT ALI'S WILAYA FOR A MUSLIM.

من نا قصر انا ابا یحبنی و یبغض هذا البعض علیا۔ (تفسیر براۃ الانوار) حضرت علیؑ نے فرمایا کہ صحابہ نے رسول پاکؐ سے عرض کیا۔ یا نبی فرمایئے کیا ہر ایک لا الٰہ الا اللہ کہنے والا مومن ہے۔ فرمایا ہماری عداوت یہود و نصاریٰ کے ساتھ ملحق کر دیتی ہے۔ تحقیق تم لوگ ہرگز جنت میں داخل نہیں ہو سکتے۔ جب تک مجھ سے محبت نہ کرو گے اور جو مجھ سے محبت رکھتا ہو اور علی سے بغض رکھتا وہ کاذب ہے۔ وفی تفسیر الامام انہ لا یکون مسلما من قال ان محمد الرسول اللہ فاعترف بہ ولم یعترف علیا وصیہ و خلیفتہ وخیر امتہ و قال ان تمام الاسلام باعتقاد ولایۃ علیا ولا ینفع الاقرار بالنبوۃ مع جحد امامۃ علی کما لا ینفع الاقرار بالتوحید مع جحد النبوۃ (تفسیر امام حسن عسکری ص۱۲)

امام حسن عسکریؑ نے فرمایا کہ جناب محمد مصطفیٰ کی رسالت کے اقرار سے اور صرف لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے سے انسان مسلمان نہیں ہو سکتا۔ جب تک علی کے وصی خلیفہ اور افضل امت ہونے کا اقرار نہ کرے۔ تکمیل اسلام اقرار ولایت علی سے ہی ہے اور انکار امامت علی کے اقرار نبوت محمدؐ کو کوئی فائدہ نہیں جس طرح منکر نبوت کو اقرار توحید کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔ ترمذی جلد دوم

عن ابن عباس قال نظر رسول اللہ الی علی فقال لا یحبک الا مومن ولا یبغضک الا منافق

جناب ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول پاکؐ نے حضرت علیؑ کی طرف نظر فرما کر فرمایا کہ اے علی جو تیرے ساتھ محبت رکھے گا مگر مومن اور تیرے ساتھ بغض نہ رکھے گا مگر منافق۔ اچھی طرح معلوم ہو گیا مندرجہ بالا احادیث سے کہ صحابہ کے لئے مسلم و مومن ہونے کے لئے توحید۔ نبوت کے اقرار کے ساتھ ساتھ محبت اہل بیت رسولؐ کا اقرار کرنا بھی واجب تھا۔ جو ان تینوں شرائط میں سے کسی ایک سے پھر جانے نبوت و محبت اہل بیت کا اقراری۔ توحید کا انکاری۔ توحید، نبوت کا اقراری محبت اہل بیت کا انکاری۔ وہ نا شر رسولؐ ایمان سے خارج بلکہ قیامت تک دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے لئے ان تینوں کا اقرار لازم ہے اور ان تینوں کے مجموعہ کا نام ہے کلمہ طیبہ۔ لہٰذا جنہوں نے زیارت رسولؐ کی اور رسول پاکؐ کے دست مبارک پر بیعت کر کے ان تینوں کلمات کا اقرار کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور ان تینوں کلمات پر وفات پائی وہ ہیں صحابی رسولؐ۔ ان کی توہین کرنے والا ان کو قتل کرنے والا۔ ان کو بے گھر کرنے والا۔ ان کو سب کرنے والا۔ ان کو گالیاں دینے والا اسلام سے خارج ہے۔ کیونکہ یہ صحابہ رسولؐ بڑی عزت کے مالک تھے۔ ہمارے زمانے کے چار ہزار ولیوں کی طاقت عبودیت سمٹ کر ایک مقام پر آ جائے لیکن پھر بھی یہ مقام صحابہ کے بال کے ہم پلہ بھی نہیں ہو سکتا۔ رسالت مآبؐ کا ارشاد گرامی ہے۔ عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ

اردو ترجمہ
حیات القلوب
جلد سوم
در بیانِ امامت
مؤلفہ
علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ
مترجمہ
مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزا پوری
ناشر
امامیہ کتب خانہ
مغل حویلی۔ اندرون موچی دروازہ
لاہور
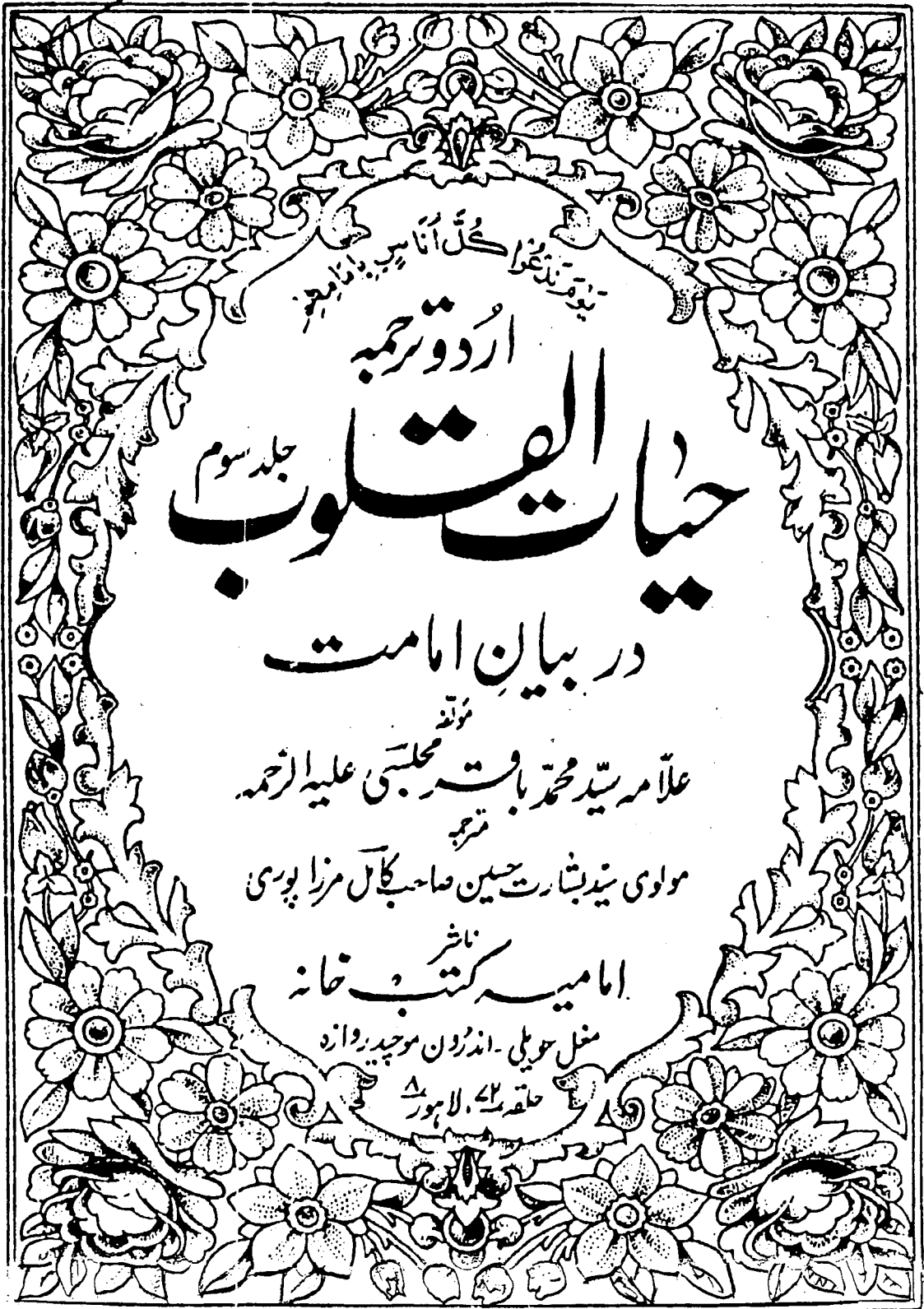
توحید باری تعالیٰ اور انکار

الکفر بتوحید اللہ تعالیٰ

DENIAL OF TAWHEED.

کی ہے کہ خدا نے لوگوں کو روز الست اپنی معرفت پر پیدا کیا ہے اور توحید لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ عَلِیٌّ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰهِ پر یہاں تک داخل توحید ہے اور اگر امامت امیرالمومنینؑ کا اقرار نہیں کیا ہے خدا کی وحدانیت کا اس کا اقرار درست نہیں ہے اور وہ مشرک ہے۔

ایضاً بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے خداوند عالم کے اس ارشاد اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا کُفْرًا لَّمْ یَکُنِ اللّٰهُ لِیَغْفِرَ لَهُمْ وَ لَا لِیَهْدِیَهُمْ سَبِیْلًا کی تفسیر میں روایت ہے یعنی جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہوگئے۔ پھر ایمان لائے پھر کافر ہوگئے پھر ان کا کفر زیادہ ہوا تو ممکن نہیں کہ خدا ان کو بخشے۔ اور نہ ان کی راہ خیر و نجات کی جانب ہدایت فرمائے گا۔ حضرت نے فرمایا کہ یہ آیت، اول و دوم و سوم کے حق میں نازل ہوئی ہے جو ابتدا میں زبانی ایمان لائے پھر کافر ہوگئے یعنی اپنے کفر کو ظاہر کیا جس وقت کہ پیغمبر خداؐ نے ان پر ولایت امیرالمومنینؑ پیش کیا اور فرمایا مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ یعنی جس کا میں مولا اور حاکم ہوں اُس کے علی مولا اور پیشوا ہیں۔ پھر جب حضرتؐ نے ان کو بیعت کرنے کے لئے فرمایا تو مجبوراً زبان سے اقرار کیا اور بیعت بھی کی۔ اس کے بعد جبکہ پیغمبر نے رحلت فرمائی تو بیعت سے مکر گئے اور کفر میں ترقی حاصل کی اور ان لوگوں پر جنہوں نے غدیر خم میں امیرالمومنینؑ سے بیعت کی تھی سختی کی کہ فلاں کی بیعت کریں، یا امیرالمومنینؑ پر بیعت کے لئے سختی کی لہٰذا اس گروہ کے لئے قطعی خیر و نیکی اور ایمان کا کچھ حصہ باقی نہیں رہا اور اس آیت اِنَّ الَّذِیْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓی اَدْبَارِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدَی الشَّیْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ وَ اَمْلٰی لَهُمْ (پ۲۶ سورہ محمدؐ آیت ۲۵) کی تفسیر میں فرمایا کہ بیشک جو لوگ دین سے برگشتہ ہوگئے اپنے پیچھے لوٹ گئے یعنی اسی حالت کفر پر جس پر کہ تھے اس کے بعد جبکہ ہدایت ان پر ظاہر ہو چکی تھی شیطان نے ان کے لئے ضلالت کو زینت دی اور ان کی آرزوئیں دراز کر دیں۔ حضرت نے فرمایا کہ وہ اول و دوم و سوم ہیں۔ امیرالمومنین کی ولایت اختیار کر کے ایمان سے برگشتہ ہوگئے

ایضاً انہی حضرتؑ نے اس ارشاد رب العزت وَ مَنْ یُّرِدْ فِیْهِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ (پ۱۷ سورہ الحج آیت ۲۵) کی تفسیر میں فرمایا یعنی جو شخص امر حرام کا

جلد اول

از مجلدات تفسیر کبیر

منہج الصادقین

فی الزام المخالفین

از تصنیفات عارف ربانی

ملا فتح الله کاشانی

با مقدمه وپاورقی وتصحیح کامل آقای حاج میرزا ابوالحسن شعرانی

باکشف الایات صحیح

بسرمایه

کتابفروشی اسلامیه

تهران خیابان بوذرجمهری تلفن ۲۱۹۶۶۲

چاپ افست اسلامیه

متعہ پروردگار کی سنت ہے (استغفر اللہ)

المتعة من سنت الله (استغفر الله)

HUTTA IS THE PRACTICE OF GOD.

(ج۲) سورة النساء ـ ٤ (٤٩٤)

کرده وهر که مخالفت آن کند مخالفت من کرده وهر که مخالفت من کند مخالفت خدا کرده وهر که مخالفت خدا کرده ازاهل دوزخ باشد. وبدانید که متعه امریست که حقتعالی مرا بآن مخصوص ساخته بجهت شرف من بر غیر من از انبیای سابق هر که یکبار درمدت عمر خود متعه کند از اهل بهشت باشد وهر گاه متمتع ومتمتعه باهم بنشینند فرشتهٔ برایشان نازل گردد وحراست ایشان کند تا آنکه از آن مجلس برخیزند واگر باهم سخن کنند سخن ایشان ذکر وتسبیح باشد وچون دست یکدیگر را بدست گیرند هر گناهی که کرده باشند از انگشتان ایشان ساقط شود وچون یکدیگر رابوسه نهند حقتعالی بهر بوسهٔ حجی وعمرهٔ برای ایشان بنویسد وچون خلوت کنند بهر لذتی و شهوتی حسنهٔ برای ایشان بنویسند مانند کوههای برافراشته، بعد از آن فرمود که جبرئیل مرا گفت یارسول الله ﷺ حقتعالی میفرماید که چون متمتع ومتمتعه برخیزند وبغسل کردن مشغول شوند درحالتیکه عالم باشند بآنکه من پروردگار ایشانم واین متعه سنت من است بر پیغمبر من و من بملائکه خود گویم ای فرشتگان من نظر کنید باین دو بندهٔ من که برخاسته اند وبغسل کردن مشغولند ومیدانند که من پروردگار ایشانم گواه شوید بر آنکه من آمرزیدم ایشان را، وآب برهیچ موئی از بدن ایشان نگذرد مگر که حقتعالی بهرموئی ده حسنه برای ایشان بنویسد وده سیئه محو کند وده درجه رفع نماید. پس امیرالمؤمنین علیه السلام برخاست و گفت «انا مصدقك» من تصدیق کننده ام ترا یارسول الله ﷺ چیست جزای کسیکه دراین باب سعی کند؟ فرمود «له اجرهما» مر اورا باشد اجرمتمتع ومتمتعه. گفت یارسول الله اجر ایشان چه چیز است؟ فرمود چون بغسل مشغول شوند بهر قطرهٔ آب که ازبدن ایشان ساقط شود حقتعالی فرشتهٔ بیافریند که تسبیح وتقدیس او سبحانه کند وثواب آن ازبرای غاسل ذخیره باشد تا روز قیامت، ای علی هر که این سنت را سهل فرا گیرد واحیای آن نکند ازشیعهٔ من نباشد ومن از او بری باشم. ونیز درروایت آمده که رسول خدای ﷺ روزی با اصحاب نشسته بود و ازهرجانب سخنی میگذشت وازجمله سخن متعه درمیان آمد آنحضرت فرموذای مردمان هیچ میدانید که متعه راچه فضیلت وثوابست؟ گفتندنه یارسول الله! فرمود جبرئیل اکنون برمن نازل شد و گفت ای محمد حق ترا سلام می رساند و بتحیت و اکرام مینوازد و ـ می فرماید کـه امت خودرا بمتعه کردن امر کن کـه آن ازسنن صالحان است هر که روز قیامت بمن رسد ومتعه نکرده باشد حسنات اوبقدر ثواب متعه ناقص باشد، ای محمد درهمی که مؤمن صرف متعه کند نزد خدای افضل از هزار درهم است کـه درغیر آن انفاق نماید، ای محمد دربهشت جمعی ازحورالعین هستند که حقتعالی ایشان را ازبرای اهل متعه آفریده ای محمد چون مؤمنی مؤمنهٔ راعقد متعه کند ازجای خود برنخیزد تا که حق تعالی او را بیامرزد ومومنه را

الجزء الثانی

الأنوار النعمانية

تأليف

العالم الجليل المحدث المتبحر السيد نعمة الله الموسوي الجزائري ره

المتوفى سنة ١١١٢

بنفقة

الحاج محمد باقر کتابچی حقیقت | الحاج سید هادی کتابچی هاشم

شارع تربیت | سوق المسجد الجامع

تبریز | ایران

مطبعة «شرکت چاپ»

(بانی مذہب شیعہ)

عبد اللہ ابن سبا نے امامت کے واجب ہونے اور علی کے سچا رب ہونے اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا تھا

اول من اظهر القول بوجوب امامة على عبد الله بن سبا وان عليًا هو الا له حقًا

ABDULLAH - ABIN - SABAH MAINTAINED THE INDISPENSABILITY
OF IMAMAT AND CLAIMED THAT ALI WAS THE TRUE LORD.

الانوار النعمانیہ جلد دوم تالیف نعمت اللہ الموسوی الجزائری المتوفی ۱۱۱۲ھ (طبع ایران)

-۲۳٤- نورفي بيان الفرق واديانها ج ۲

وخلقه لامن قام به وحلّ فيه ؛ ولايرى الله فى الاخرة، والعبد خالق لفعله ؛ ومرتكب الكبيرة لامؤمن ولا كافر،واذا مات بلاتوبة يخلدفي النار ،ولا كرامات للأولياء ، ويجب على الله رعاية ماهو الأصلح ؛والأنبياء معصومون، وشارك ابوعلى فى هذا كلّه ابا هاشم ثمّ إنفرد عنه بأنّ الله تعالى عالم بذاته بلاايجاب صفة هى علم ولاحالة توجب العالمية،وكونه تعالى سميعاً بصيراً معناه انّه حىّ لاآفة به ويجوز الإيلام للعوض

ومنهم البهشميّة انفردابو هاشم عن ابيه بامكان إستحقاق الذمّ والعقاب بلامعصية مع كونه مخالفا للاجماع والحكمة ؛وبأنّه لاتوبة عن كبيرة مع الإصرار على غيرها عالما بقبحه ؛ ويلزمه ان لايصلح إسلام الكافر مع أدنى ذنب أصرّ عليه ؛ولاتوبة مع عدم القدرة فلا يصحّ توبة الكاذب عن كذبه بعد ما صار أخرس ؛ولاتوبة الزانى عن زناه بعد ماجبّ ، ولا يتعلّق علم واحد بمعلومين على التفصيل ؛ولله أحوال لامعلومة ؛ولامجهولة ولا قديمة ولا حادثة ،قال الأمدى هذا تناقض اذلا معنى لكون الشئ حادثا الاّ انّه ليس قديماً ولا لكونه مجهولا الاّ انّه ليس معلوما

الفرقة الثانية من الفرق الاسلاميّة الشيعة ، وهم الّذين شايعوا عليّا عليه السلام وقالوا انّه الإمام بعد رسول الله صلى الله عليه وآله بالنصّ ، امّا جليّا و إمّا خفيّا ؛واعتقدوا انّ الإمامة لاتخرج عنه وعن اولاده ؛ فان خرجت فامّا بظلم يكون من غيرهم ، وإمّا ببيعة منه اومن أولاده ، وهم اثنان وعشرون فرقة اصولهم ثلاث فرق ، غلاة ،وزيديّة ، وإماميّة ، امّا الغلاة فثمانية عشر

السبائيّة قال عبدالله بن سبا لعلىّ عليه السلام أنت الإله حقّا فنفاه علىّ عليه السلام الى المدائن ، وقيل انّه كان يهوديّا فاسلم ، وكان فى اليهوديّة يقول فى يوشع بن نون وفى موسى مثل ماقال فى علىّ ، وقيل انّه أوّل من أظهر القول بوجوب امامة علىّ ، ومنه تشعّبت أصناف الغلاة ؛ وقال ابن سبا انّ عليّا عليه السلام لم يمت ولم يقتل ؛ وانّما قتل ابن ملجم شيطانا تصوّر بصورة علىّ وعلىّ عليه السلام فى السحاب ؛ والرعد صوته ،والبرق ضوئه ؛ وانّه ينزل بعد هذا الى الأرض ويملأها عدلا ؛وهؤلاء يقولون عند سماع الرعد عليك السلام

نہ ہم اس رب کو مانتے ہیں نہ اس رب کے نبی کو مانتے ہیں جس کا خلیفہ ابوبکر ہو

ان الرب الذی خلیفة نبیه ابوبکر لیس ربنا ولا ذلك النبی نبینا

WE NEITHER ACCEPT THAT GOD NOR PROPHET WHOSE SUCCESSOR IS ABU-BAKR ﷛.

الانوار النعمانیہ جلد دوم تالیف نعمت اللہ الموسوی الجزائری المتوفی ۱۱۱۲ھ (طبع ایران)

-۲۷۸- نور فی حقیة دین الامامیة ج ۲

الصفات ذاتیّة واعترض شیخهم فخر الدین الرازی علیهم بأنّه (بانخ) قال انّ النصاری کفروا لأنّهم قالوا انّ القدماء ثلثة والاشاعرة أثبتوا قدماء تسعة

أقول فالاشاعرة لم یعرفوا ربّهم بوجه صحیح بل عرفوه بوجه غیر صحیح فلافرق بین معرفتهم هذه وبین معرفة باقی الکفّار لأنّه مامن قومٍ ولاملّة الاّ وهم یدینون بالله سبحانه ویثبتونه ؛ وانّه الخالق سوی شرذمة شاذّة وهم الدهریّة القائلون ومایهلکنا الاّ الدهر ؛ وأسوء الناس حالا المشرکون اهل عبادة الأوثان ومع هذا فهم انّما یعبدون الأصنام لتقرّبهم الی الله سبحانه زلفی کما حکاه عنهم فی محکم الکتاب بطریق الحصر فتکون الأصنام وسائل لهم الی ربّهم ، فقد عرفوا الله سبحانه بهذا الباطل وهو کون الاصنام مقرّبة الیه وکذلك الیهود حیث قالوا عزیر ابن الله ، والنصاری حیث قالوا المسیح بن الله ، فهما قد عرفاه سبحانه بأنّه ربٌّ ذوولد فقد عرفاه بهذا العنوان ؛ وکذلك من قال بالجسم والصورة والتخطیط ؛ وذلك لما عرفت فی أوّل الکتاب من أنّ الکلّ قد طلبوا معرفته وخاضوا بحار وحدانیته ، وکانت مضایق وعرة وسبلا مظلمة ، فمن کان له دلیل عارف عرف الله سبحانه ، ومن کان دلیله أعمی مثله خاض معه بحار الظلمات ؛ومازاده کثرة السیر الاّ بعداً ، فالاشاعرة ومتابعوهم أسوء حالا فی باب معرفة الصانع من المشرکین والنصاری ، وذلك انّ من قال بالولد او الشریك لم یقل انّه تعالی محتاج الیهما فی ایجاد أفعاله وبدائع محکماته؛ فمعرفتهم له سبحانه علی هذا الوجه الباطل من جملة الأسباب الّتی أورثت خلودهم فی النار مع إخوانهم من الکفّار ، وأفادتهم الکلمة الاسلامیة حقن الدماء والأموال فی الدنیا ؛ فقد تباینا وانفصلنا عنهم فی باب الربوبیّة ؛ فربّنا من تفرّد بالقدم الأزل وربّهم من کان شرکاؤه فی القدم ثمانیة

ووجه آخر لهذا لاأعلم الاّ انّی رأیته فی بعض الأخبار ، وحاصله انّا لم نجتمع معهم علی إله ولا علی نبیٍّ ولاعلی امام ، وذلك انّهم یقولوا انّ ربّهم هوالّذی کان محمّد ﷺ نبیّه وخلیفته بعده ابوبکر ، ونحن لانقول بهذا الربّ ولابذلك النبیّ ، بل نقول انّ الرب الّذی خلیفة نبیّه ابوبکر لیس ربّنا ولاذلك النبیّ نبیّنا ووجه آخر لکنّه جواب عن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترا اپنے ایک جام پہ نازاں ہے ساقیا | چودہ پیالے میں پلا کے مجھے مخمور کر گیا
بتلائے دیتا ہوں ابھی میخانوں کا پتا | بطحا و کاظمین و خراسان و سامرا

خورشید مرا، برج شرف میں ہے!
اک کربلا میں اک مرا ساقی نجف میں ہے!

چودہ (۱۴) ستارے

(معہ اضافہ)

یعنی

حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام کے حالاتِ زندگی

مؤلفہ

تاج المتکلمین نجم الواعظین مورخِ یگانہ فخر العلماء حضرت حجۃ الاسلام الحاج مولانا مولوی السید نجم الحسن کراروی

ناظم اعلیٰ، پاکستان مجلسِ علماء، ممبر حج کمیٹی مرکزی حکومتِ پاکستان

ناشران

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی اندرون موچی دروازہ

لاہور

شیعت کے (۱۴) چودہ خدا

اربعة عشر (١٤) آلهة للشيعة الاثنا عشرية !!

FOURTEEN SELF CREATED GODS OF SHI'ITE.

چودہ ستارے (مع اضافہ) از سید نجم الحسن، ممبر ج کمیٹی مرکزی حکومت پاکستان طبع امامیہ کتب خانہ لاہور

۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

ہوتے نہ گر ازل میں "چودہ ستارے" ہادی
مٹی خراب ہوتی آدم سے رہنما کی

چودہ ستارے سے مراد حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام ہیں جن میں سرخیل انبیا خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وشفیع روز جزا خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا اور بارہ امام علیہم السلام شامل ہیں۔ یہ وہ ذوات ہیں جو خالق کائنات کی طرح بے مثل و بے نظیر ہیں۔ یہ جب عالم نور میں تھے، انھوں نے ملائکہ کو تسبیح و تحمید کا سبق دیا۔ جبریل کو علم معرفت سے بہرہ ور کیا۔ آدم و حوا جو گرے ہوئے آنسوؤں کی طرح بے وقعت ہو چکے تھے انھیں شرف انسانیت میں توبہ کے ذریعہ سے عروج و فروغ بخشا، اور جب عالم ظہور میں آئے تو عقول انسانی کو علم و معرفت کی جلا دے کر چمکایا۔ گمراہوں کو رہبری کا جادہ مستقیم بتایا۔ جنت میں جانے کا راستہ دکھایا۔

ان کی مدح سرائی کے لیے زبان قدرت ناطق۔ ان کی وضاحت حالات کے لیے اوراق قرآن شاہد۔ انسان کی کیا مجال کہ ان کے کشف حالات کے لیے قلم اٹھا سکے۔ حالات و اوصاف ان کے لکھے جا سکتے ہیں جن کی کنہ معلوم اور حقیقت آشکار ہو، اور جن کو دنیا میں آزاد زندگی بسر کرنے کا موقع ملا ہو۔ یہ وہ ذوات ہیں جن کے سمجھنے سے عقل انسانی قاصر اور فہم انسانی معذور ہے۔ میں نے اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے دعائے توفیق اور کتب کی مدد سے لکھا ہے مجھے ہرگز اس کا دعوی نہیں کہ میں ان حضرات کے حالات کا ایک شمہ بھی لکھ سکا ہوں۔ بہرحال احباب کی خواہش تھی کہ میں ان کے حالات قلم بند کروں۔ اس لیے قلم اٹھایا اور کچھ نہ کچھ لکھ دیا۔ ع

گر قبول افتد زہے عز و شرف

میں نے اس کی پوری سعی کی ہے کہ واقعات صحیح الفاظ و عبارت موجز و مختصر اور حالات درست لکھے جائیں۔ تاریخ ولادت و شہادت کی صحت پر بھی پوری قوت صرف کی جائے اور میں نے اس کی سعی بلیغ میں بھی دریغ نہیں کیا کہ صحیح تاریخ منظر عام پر آجائے۔ میں نے اپنی بساط کے مطابق اس کی بھی کوشش کی ہے کہ جو واقعات بعض معاصرین نے غیر مناسب لکھ دیئے ہیں وہ بھی صاف ہو جائیں اور اعتراض

باسمہ سبحانہ

هٰذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوقِنُوْنَ

منتخب

بصائر الدرجات

ترجمہ و تالیف

الفاضل الجلیل محمد بشیر بن شیر محمد

الناشر

مکتبۃ الساجد
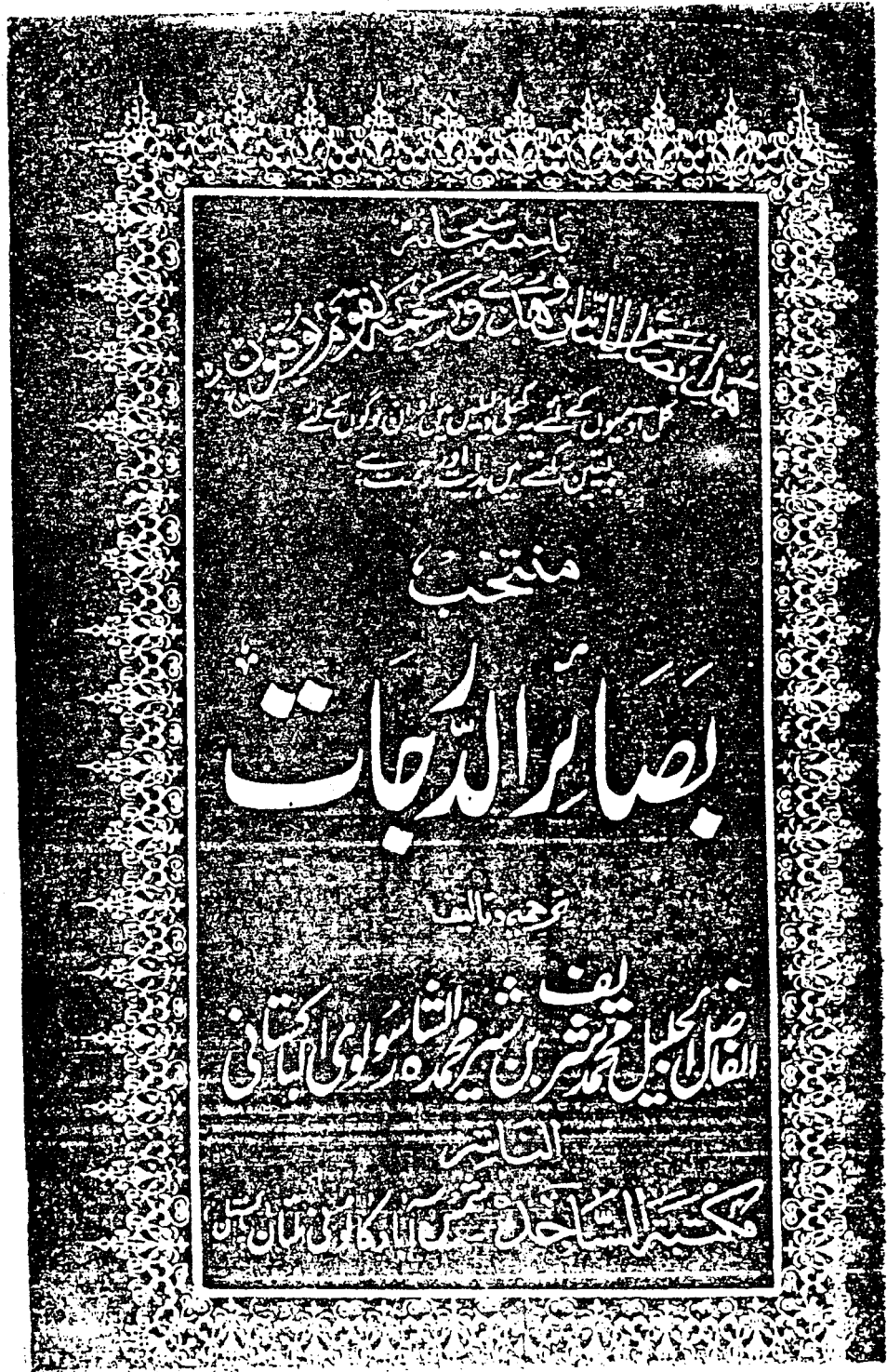
حضرۃ علیؓ کی خدائی کا اعلان کھلا کفر و شرک

الا دعاء بالالوهية على كرم الله وجهه (كفر و شرك واضح)

A DECLARATION OF ALI'S DIVINE ATTRIBUTES.

بصائر الدرجات از فاضل الجلیل محمد شریف بن شیر محمد شاہ رسولوی الباکستانی

۲۲

الْعَجِيْبَاتِ وَاَنَا قَرْنٌ مِنْ حَدِيْدٍ وَاَنَا
عَبْدُ اللّٰهِ وَاَخُوْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (ص) وَاَنَا
اَمِيْنُ اللّٰهِ وَخَازِنُهٗ وَعَيْبَةُ سِرِّهٖ وَحِجَابُهٗ
وَوَجْهُهٗ وَصِرَاطُهٗ وَمِيْزَانُهٗ وَاَنَا الْحَاشِرُ
اِلَى اللّٰهِ وَاَنَا كَلِمَةُ اللّٰهِ الَّتِيْ
يَجْمَعُ بِهَا الْمُفْتَرِقَ وَيُفَرِّقُ بِهَا الْمُجْتَمِعَ
وَاَنَا اَسْمَاءُ اللّٰهِ الْحُسْنٰى وَاَمْثَالُهُ الْعُلْيَا
وَاٰيَاتُهُ الْكُبْرٰى وَاَنَا صَاحِبُ الْجَنَّةِ
وَالنَّارِ اُسْكِنُ اَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاُسْكِنُ
اَهْلَ النَّارِ النَّارَ اِلَيَّ تَزْوِيْجُ اَهْلِ الْجَنَّةِ
وَاِلَيَّ عَذَابُ اَهْلِ النَّارِ وَاِلَيَّ اِيَابُ الْخَلْقِ
جَمِيْعًا وَاَنَا الْاِيَابُ الَّذِيْ يَؤُوْبُ اِلَيْهِ كُلُّ
شَيْءٍ بَعْدَ الْقَضَاءِ اِلَيَّ حِسَابُ الْخَلْقِ جَمِيْعًا
وَاَنَا صَاحِبُ الْهَنَاتِ وَاَنَا الْمُؤَذِّنُ
عَلَى الْاَعْرَافِ وَاَنَا بَارِزُ الشَّمْسِ وَاَنَا
دَابَّةُ الْاَرْضِ وَاَنَا قَسِيْمُ النَّارِ وَاَنَا خَازِنُ
الْجِنَانِ وَصَاحِبُ الْاَعْرَافِ وَاَنَا اَمِيْرُ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَيَعْسُوْبُ الْمُتَّقِيْنَ وَاٰيَةُ
السَّابِقِيْنَ وَلِسَانُ النَّاطِقِيْنَ وَخَاتَمُ
الْوَصِيِّيْنَ وَوَارِثُ النَّبِيِّيْنَ وَخَلِيْفَةُ رَبِّ
الْعَالَمِيْنَ وَصِرَاطُ رَبِّيَ الْمُسْتَقِيْمُ وَفُسْطَاطُهٗ
وَالْحُجَّةُ عَلٰى اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ
وَمَا فِيْهِمَا وَمَا بَيْنَهُمَا اَنَا احتج الله عليكم

کئی بار حملہ کروں گا، کئی بار انتقام لوں گا میں
عجیب و غریب سلطنتوں کا مالک ہوں گا میں رہے
کا قرن ہوں، میں اللہ کا بندہ ہوں، رسول اللہ کا
بھائی ہوں میں امین اللہ ہوں، اللہ کا خزانچی
اس کے راز کی صندوق اس کا پردہ چہرہ
صراط اور میزان ہوں میں اللہ کی طرف اکٹھا
کرنے والا ہوں۔ میں اللہ کا وہ کلمہ ہوں جس
سے الگ لوگ اکٹھے ہو جاتے ہیں میں اللہ کے
اسمائے حسنہ ہوں اور اس کے بلند امثال ہوں اور
اس کے آیات کبریٰ ہوں میں جنت اور دوزخ
کا مالک ہوں، بہشتی کو بہشت اور جہنمی کو جہنم
میں ٹھہراؤں گا، جنتیوں کی شادی میں کروں گا
جہنمیوں کو عذاب میں دونگا میری طرف تمام
خلق لوٹ کر آئے گی میں وہ ایاب ہوں جس کے
پاس موت کے بعد ہر چیز آئے گی۔ میں تمام مخلوق
سے حساب لوں گا میں صاحب صفات ہوں اعراف
پر میں اذان دوں گا، میں سورج کو نکالتا ہوں میں
دابۃ الارض ہوں میں جہنم کی تقسیم کرنے والا ہوں
جنت کا خزانچی ہوں صاحب اعراف ہوں میں امیر
المومنین متقین کا سردار ہوں سابقین کی آیت ہوں
بولنے والے کی زبان ہوں خاتم الوصیین ہوں انبیاء
کا وارث ہوں رب العالمین کا خلیفہ ہوں اپنے رب کا
صراط مستقیم ہوں زمینوں اور آسمانوں اور ان کے

خدائی صفات کے حامل امام

الائمة یتمتعون بالصفات الالوهیة

POSSESSION OF DIVINE ATTRIBUTES BY IMAM.

بصار الدرجات از فاضل الجلیل محمد شریف بن شیر محمد شاہ رسولوی الباکستانی

۲۴

فی ابتداء خلقکم وانا الشاهد یوم
الدین وانا الذی علمت علم المنایا
والبلایا والقضایا وفصل الخطاب و
الانساب واستحفظت آیات النبیین
المستخفین المستحفظین وانا صاحب
العصا والمیسم وانا الذی سخرت لی
السحاب والرعد والبرق والظلم والانوار
والریاح والجبال والبحار والنجوم والشمس
والقمر وانا الذی اهلکت عادا وثمود واصحاب
الرس وقرونا بین ذلک کثیرا وانا
الذی ذللت الجبابرة وانا صاحب
مدین ومهلک فرعون ومنجی موسی (ع)
وانا القرن الحدید وانا فاروق الامة
وانا الهادی وانا الذی احصیت کل
شیء عددا بعلم الله الذی اودعنیه
وبسره الذی اسره الی محمد صلی الله
علیه وآله واسره النبی (ص) الی وانا
الذی انحلنی ربی اسمه وکلمته و
علمه وفهمه یا معشر الناس اسألونی
قبل ان تفقدونی اللهم انی اشهدک و
استعدیک علیهم ولا حول ولا قوة الا
بالله العلی العظیم والحمد لله متبعین
امره۔

درمیان جو کچھ ہے ان کے لئے حجت ہوں ابتدائی
پیدائش کے وقت سے تم پر حجت خدا ہوں میں
جزائے روز کا گواہ ہوں، میں وہ ہوں جو علم منایا
بلایا، قضایا فصل الخطاب اور انساب کا
عالم ہوں میں نے انبیاء کی آیات کو یاد کیا ہوا ہے
میں عصا و میسم کا مالک ہوں میں وہ ہوں جس کے
بادل، رعد و بجلی، تاریکی اور روشنیاں
ہوائیں، پہاڑ، سمندر، ستارے، سورج اور چاند
تابع کر دیئے گئے ہیں، میں وہ ہوں جس نے عاد، ثمود
اصحاب الرس اور بہت ساری قوموں کو ہلاک کیا
ہے میں وہ ہوں جس نے بڑے بڑے جابروں کو ذلیل
کیا ہے، میں صاحب مدین ہوں، فرعون کو میں نے
ہلاک کیا، موسیٰ کو میں نے نجات دی میں لوہے کا
قرن ہوں، میں فاروق امت ہوں میں ہادی ہوں
میں وہ ہوں جس نے ہر چیز کو ایک ایک کر کے گن
لیا ہے، اللہ کے اس علم کے ساتھ جو مجھے ودیعت
کیا گیا ہے اور اس راز کے ذریعے جس کو اللہ نے
محمد کو آگاہ کیا اور اس راز کو نبی نے مجھے آگاہ کیا میں وہ
ہوں جسے میرے رب نے اپنا نام، حکم، علم اور فہم عطا کیا
اے لوگو! جو کچھ چاہو میرے مرنے سے پہلے مجھ سے پوچھ
لو اے اللہ میں تجھیں گواہ بناتا ہوں اور ان پر تیری
مدد چاہتا ہوں نہیں ہے کوئی طاقت اور قوت مگر اللہ
عظیم کے ساتھ تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں اور اس کے امر کی اتباع کرتے ہیں۔

ریاض المصائب جدید
مصنفہ
عمدۃ الذاکرین عالیجناب
مولانا سید ریاض الحسن صاحب قبلہ
ناشران
امامیہ کتب خانہ مغل حویلی
اندرون موچی دروازہ حلقہ ۴۲ لاہور

خود ساختہ کلمہ کا اقرار اور تمام ملائکہ علیہم السلام کی توہین

الاقرار بکلمة مختلفه واهانة جميع الملائكه

AN ACCEPTANCE OF SELF CREATED KALIMAH AND INSULT OF AN ANGELS.

ریاض المصائب جدید از سید ریاض الحسن امامیہ کتب خانہ لاہور

۷۸

کھڑے کُل لشکر کو شکست دی۔ اب لوگ سمجھے کہ یہ ابنِ عباسؓ نہیں
ہیں، بلکہ خود علیؑ ابنِ ابی طالب ہیں اور شاید اسی استقلال کو دیکھ کر رسولؐ
نے ہمیشہ علمداری کا عہدہ انھیں کے سپرد کیا۔ اس لیے کہ علمدار کی قوت
پر فوج کی قوت موقوف ہے۔ اگر علمدار سے کسی وقت سُستی ظاہر
ہو تو فوج لڑ نہیں سکتی۔ یہی وجہ تھی کہ ہر غزوہ میں عَلَم ان ہی جناب کے
ہاتھ میں ہوتا تھا، لطف یہ ہے کہ قیامت کے دن بھی اس خدمت کو
سلب نہیں کیا، علمداری کے عہدے کے واسطے انھیں کا انتخاب
ہوگا، شان اس عَلَم کی یہ ہوگی کہ طول میں ہزار سال کی راہ تک بلند
اور قبضہ اس کا نقرئی ہوگا، اور وسط کا حصہ زمرد سبز کا سنان
یاقوت سُرخ کی تین پھریرے ہوں گے، ایک نور کا دنیا کے مشرقی حصے
کو گھیرے ہوئے۔ دوسرا مغرب میں تیسرا خانۂ کعبہ کو اپنے سائے میں لیے
ہوئے اور اس پھریرے پر تین سطریں قلم قدرت سے لکھی ہوں گی۔ پہلے
میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، دوسرے میں الحمد للہ رب العالمین اور تیسرے
میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علیؑ ولی اللہ۔ ملائکہ کو حکم ہوگا کہ اس عَلَم کو
اٹھائیں جب کوئی ملک نہ اُٹھا سکے گا تو دستِ قدرت سے آواز آئے
گی۔ اَین اَسد اللہ الغالب۔ کہاں ہیں شیر خدا علیؑ ابنِ ابی طالبؑ
اس ندا کو سن کر وہ جناب مجمع محشر سے اُٹھیں گے اور اس عَلَم کو جسے
ملائکہ نہ اٹھا سکتے ہوں گے، مثل گلدستے کے لیے ہوئے پھریرا سر پر تاج
کی طرح لہراتا ہُوا، صراط پر سے عبور کریں گے۔ کوئی نبی مُرسل اور ملک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

(کہہ دو) یہی میرا راستہ ہے میں لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہوں میں اور میرا پیرو (دونوں) مضبوط دلیل پر ہیں اور خدا ہر عیب و نقص سے پاک ہے اور میں مشرکین سے نہیں (ترجمہ فرمان)

کتابِ مستطاب

اصول الشریعۃ فی عقائد الشیعۃ

از افاداتِ عالیہ
صدر المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین سرکار علامہ الشیخ محمد حسین صاحب قبلہ مدظلہ مجتہد العصر
صدر مؤتمر علماء شیعہ پاکستان

ناشر
مکتبۃ السبطین، کوٹ فرید سرگودھا
قیمت [illegible] روپے

علیحدہ کلمہ طیبہ کا اقرار

الاقرار بكلمة غير الكلمة الطيبة .

AN ACCEPTANCE OF SEPERATE KALIMAH.

اصول الشریعہ فی عقائد الشیعہ از شیخ محمد حسین مجتہد العصر صدر موتمر علماء شیعہ پاکستان

۴۲۲

داریں اور مخالفت کو موجب ہلاکت کونین جانتے ہیں۔ اور ان کے مقابلین کو اس منصب جلیل کا نااہل اور مقام اہلبیت کا غاصب سمجھتے ہیں۔ مگر یہ فرقہ دیگر تمام غیر اثنا عشری فرقوں کی طرح ائمہ طاہرین کی خلافت و امامت کا منکر ہے۔ وہ ان معصوم و مقدس ہستیوں سے روحانی رشتہ توڑ کر آل رسول کے مخالفین سے اپنا رشتہ جوڑتا ہے۔ اور انہی لوگوں کو اپنا دینی و دنیوی ہادی و راہنما اور آں حضرت کے خلفاء اور خلق کے پیشوا مانتا ہے۔ اور یہ امر عیاں راچہ بیان کا مصداق ہے مسئلۂ امامت کے تمام مباحث کو بالتفصیل دیکھنے کے خواہشمند حضرات ہماری کتاب "اثبات الامامت" کی طرف رجوع فرمائیں۔

نواں فرق عقیدۂ افضلیت — ہم نہ صرف یہ کہ ائمہ اہل بیت کو تمام اُمت محمدیہ سے اشرف و افضل جانتے ہیں بلکہ سرکار خاتم الانبیاء کے سوا باقی عام مخلوق تو درکنار دوسرے انبیاء و مرسلین اور ملائکہ مقربین سے بھی ان ذوات مقدسہ کو افضل و اعلیٰ سمجھتے ہیں۔ اس مطلب کے ثبوت کے لئے ہماری کتاب احسن الفوائد کے اوراق شاہد ہیں۔ مگر فرقہ وہابیہ دیگر جمہور اہل سنت کی طرح اپنے شیخین کو ائمہ طاہرینؑ سے افضل سمجھتا ہے اور اس نظریہ کے مخالف کو نہ صرف خطاکار بلکہ شرعی تعزیر کا سزاوار قرار دیتا ہے۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ الدہلوی اپنی کتاب ازالۃ الخفاء ص۲۲۱ مقصد اول میں لکھتے ہیں "ہر کہ مرتضیٰ را تفضیل دہد بر شیخین مبتدع است و مستحق تعزیر" یعنی جو شخص حضرت مرتضیٰ (علیؑ) کو شیخین (ابوبکر و عمر) پر فضیلت دیتا ہے وہ بدعتی ہے اور تعزیر کا مستحق ہے۔" مگر با ایں ہمہ ہمارے کرم فرماؤں کی نظر میں شاہ ولی اللہ مسلمان عالم دین اور ان کے معتقدین داخل زمرۂ مسلمین مگر ائمہ طاہرینؑ کو بجز ختمی مرتبتؐ دیگر تمام کائنات سے افضل ماننے والے قابل گردن زدنی اور بے دین ہیں۔ والی اللہ المشتکیٰ وھو خیر الحاکمین۔

دسواں فرق کلمۂ ولایت — یہ بات بھی محتاج بیان نہیں ہے کہ ہمارا کلمۂ شہادت، توحید و رسالت اور شہادت ولایت سے مرکب ہے (یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰہِ وَخَلِیْفَتُہٗ بِلَا فَصْلٍ) مگر اس فرقہ کا کلمہ دیگر عام اسلامی فرقوں کی طرح صرف شہادت توحید و رسالت پر مشتمل ہے۔ (یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ) وہ شہادت ولایت کو جائز و جزو کلمہ نہیں سمجھتے لیکن ہم کلمۂ طیبہ کے اس حصہ کو اسلام کا جزو مکمل و متمم جانتے ہیں۔ جیسا کہ آیت اکمال دین (الیوم اکملت لکم دینکم الآیۃ) کے شان نزول سے واضح و عیاں ہے۔ (شیعی کلمہ کے ثبوت کے لئے کتاب مودۃ القربیٰ ص۲۲ مودۃ ششم ملاحظہ ہو)

گیارھواں فرق تقلید شخصی — ہم فروع دین میں صحت و قبولیت اعمال کے لئے تین باتوں میں سے کسی ایک بات کو مکلف کے لئے ضروری سمجھتے ہیں۔ (۱) خود مجتہد ہو (۲) کسی جامع الشرائط مجتہد کا مقلد ہو۔ (۳) یا پھر محتاط ہو اور موارد و مواقع احتیاط کو سمجھ کر اس پر عمل درآمد کرے۔ مگر فرقہ وہابیہ تقلید شخصی کے سخت مخالف ہے اسی لئے اسے غیر مقلد گروہ کہا جاتا ہے۔ اور اس نے تقلید شخصی کی رد میں بڑی بڑی ضخیم کتب تالیف کی ہیں بطور مثال شاہ نذیر حسین محدث دہلوی کی کتاب "معیار الحق" دیکھی جا سکتی ہے۔

من گھڑت کلمہ کی تصریح

التصریح با الکلمة المخترعة

EXPLANATION OF SELF CREATED KALIMAA

شیعہ مذہب حق ہے (حق ۱۴ معصومین) مصنف عبد الکریم مشتاق

۳۲۵

توحید و رسالتؐ کے ساتھ اقرار ولایت کو ضروری سمجھا اور یہ کہا "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفتہ بلا فصل"۔

سُنّی خلفاء کا غلبہ عارضی تھا

میں نے یہ بھی بھانپ لیا کہ سُنّی خلیفوں کا اعزاز ان کی مادی حکومتوں سے وابستہ ہے ورنہ روحانی حکومت میں ان کو کوئی منصب حاصل نہیں ان کو عارضی طور پر غلبہ حاصل رہا۔ اور تھوڑے ہی عرصہ بعد یہ تسلّط اور غلبہ دوسروں کے ہاتھ آ گیا۔ مگر شیعہ خلیفوں کی شان یہ ہے کہ ان کو حکومت ارضی کے بغیر ہی وہ سلطانی نصیب ہے کہ آج تک دُنیا میں ان کا سکّہ جاری ہے۔ کروڑوں دلوں پر ان کی حکمرانی ہے۔ پس میں نے عارضی غلبہ پر دائمی غلبہ کو فوقیت دی۔

میں نے مغضوب علیہم کی راہ ترک کر دی

میں نے صحیح بخاری میں خاتون جنت سیدة النساء العالمین کی ناراضگی سُنی خلفاء کے خلاف اس شدت سے محسوس کی کہ سیدہؑ نے ان سے تا دم وفات کلام کرنا مناسب نہ سمجھا۔ پھر مجھے رسولؐ کی حدیث بھی بخاری میں ملی کہ جس نے فاطمہؑ کو ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا میں یہ بھی جانتا تھا کہ رسولؐ کی ناراضگی خدا کے غضب کا سبب ہے لہٰذا مجھے موذی "مغضوب علیہم" کے زمرے میں نظر آئے جبکہ ہر روز نماز میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرتے ہوئے میں دُعا کرتا تھا کہ اے خُدا مجھے سیدھی راہ پر قائم رکھ جو ان لوگوں کا راستہ ہے جن پر تیرا انعام ہوا نہ کہ ان کی راہ جن پر تیرا غضب ہوا اور جو گمراہ ہوئے کلام ربانی کے اس دعائیہ اقتباس کی لاج رکھنے کے لئے میں نے ضروری سمجھا

مسلمانوں سے علیحدہ کلمہ طیبہ کا اظہار

لا الہ اللہ محمد رسول اللہ دلیل ایمان نہیں

اظہار كلمة غير كلمة المسلمين .

لا اله الا الله محمد رسول الله ليس بدليل الايمان .

SEPERATE KALIMAH TAYYABA (SELF MADE) INSTEAD OF ORIGINAL ISLAMIC KALIMA TAYYABA.

شیعہ مذہب حق ہے (حق ۱۴ معصومین) مصنف عبد الکریم مشتاق

۳۲۴

مرزا حیرت نے اپنی کتاب شہادت میں صاف اعلان کیا کہ
"علی سے جو محبت رکھنا ضروری دین وجزو ایمان کہا جاتا ہے یہ
بالکل غلط ہے۔ صوفی لوگ جو ان کو ہادی اسلام اور پیشوائے
اولیائے کرام کہتے ہیں یہ ان کا دھوکا ہے۔
(کتاب مذکورہ صفحہ ۱۴۰-۱۳۹)

رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب علی المرتضیٰ علیہ
السلام کو "ایمان کل" اور "خیر البریہ" کے القابات سے نوازیں اور
ان کی سنت کی پیروی کے جھوٹے دعویدار اُن کے بغض کو شرط
ایمان کہیں اور اُن سے دشمنی کو اہل سنن کی شرط قرار دیں۔ میرے
ضمیر نے "ایمان کل" کو پسند کیا اور اہل سنن کو چھوڑ دینے پر
شدید دباؤ ڈالا۔ لہٰذا بے اختیار ایمان پر ایمان لے آیا۔ اور نفاق
کے بت کو توڑ کر اعلان کر دیا کہ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
علی ولی اللہ وصی رسول اللہ وخلیفتہ بلا فصل"

سنی کلمہ پر اعتبار نہیں ہے

میں نے خدا کی عطا کردہ عقلی صلاحیتوں کو کام
میں لاتے ہوئے بغور فیصلہ کر لیا کہ جب سنیوں کا کلمہ "لا الٰہ
الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھ لینا دلیل ایمان نہیں بلکہ اس کے
اقرار پر بھی خدا نے صحابہ کو منافق قرار دے دیا اور دور حاضر
میں احمدی اس کلمہ گوئی کے باوجود کافر ہیں لہٰذا سمجھ لیا کہ اس کلمے
کا کوئی اعتبار نہیں کلمہ حق وہی ہے جو قبول و مقبول ہو۔ لہٰذا
قرآن میں "الکلمہ طیبہ" میرے لئے رہنما بنا کہ کلمہ جمع ہے اور تین
سے کم پر جمع کا اطلاق نہیں لہٰذا طیب کلمات تین ہوں گے پس

محرف کلمہ طیبہ کا اقرار

الا قرار بكلمة الشهادتين المحرفة .

AN ACCEPTANCE OF CHANGED KALIMAH TAYYABA.

شیعہ مذہب حق ہے (حق ۱۴ معصومین) مصنف عبد الکریم مشتاق

۳۱۱

علیؑ ولی اللہ تحریراً اور تقریراً ثابت ہے"

پس جب احادیث سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم
تام تحریراً وتقریراً ثابت ہے کہ توحید و رسالتؐ کے ساتھ علیؑ کی امامت
خلافت اور وصایت کا اقرار کیا جائے تو اس تیسرے عہد کو کلمہ
میں شامل کرنا عین اطاعت خدا و رسولؐ ہے اور اس کی مخالفت
بلا جواز ہے یہی وجہ ہے کہ اس ولایت کو مسلم و منافق میں کسوٹی
بنایا گیا اور ترمذی شریف اور دیگر کتب صحاح کی روایات
کے مطابق منافق و مسلم کی پہچان بغض علیؑ سے کی جاتی تھی۔
ہم اگر غور و انصاف کریں تو معلوم ہو جائے گا کہ موحد کی
پہچان لا الٰہ الا اللہ سے ہوتی ہے۔ مسلم کی پہچان محمد رسول اللہ سے
ہوتی ہے اور مومن و منافق میں تمیز علی ولی اللہ سے ہوتی ہے۔
پس سید عقیل حیدر دام اقبالہ نے جو دلیل بیان کی ہے دل کو
لگتی ہے کہ اقرار ولایت علویہ کے بعد منافقت کا قلع قمع از خود
ہو جاتا ہے لہذا کوئی عفر ولایت یہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ حضورؐ کے
بعد کوئی دوسرا نبیؐ آ کرے گا۔ بلکہ وہ سلسلہ امامت کو سلسلہ
ہدایت سمجھتا ہے مگر جو منکر ولایت ہوتے ہیں کبھی وہ دبے الفاظ میں
للچاتے ہیں کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو ہوتا " مگر
کچھ سال بعد لا الٰہ الا اللہ محمد رسول " کہنے والے نفی خاتم النبیین
کی پرواہ کئے بغیر غلام احمد جیسے سُنی عالم کی نبوت فاسقہ پر ایمان لا کر

مسلمانوں کے کلمہ طیبہ کا انکار اور خود ساختہ کلمہ طیبہ کا اعلان

انکار الکلمة الطیبة و اعلان کلمة الشیعیة المخترعة

DENIAL OF ISLAMIC KALIMAH TAYYABA AND DECLARATION OF SELF MADE KALIMAH.

مبلغ اعظم ناشر مبلغ اعظم اکیڈمی خوشاب

۱۳۷

مِنْ نَفْسِہٖ قَالُوْا بَلٰی قَالَ اَللّٰھُمَّ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ۔ فرمایا جس کا میں مولا ہوا کرتا تھا اس کا حیدرِ کرارؑ مولا ہے ۔

جب علیؑ کا ہاتھ پکڑ کے مَنْ کُنْتُ مَوْلَا کہا تو آوازِ قدرت آئی میرے محبوب! ایسے نہیں کچھ ہاتھوں سے بھی کر کے دکھا ۔ مسند ابو طیالسی سے پڑھتا ہوں ، ص۲۳ سے پڑھتا ہوں ، حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ رسولِ خداؐ نے تبرکات کا صندوق منگایا ، کھول کر اس سے ایک پگڑی نکالی عَنْ عَلِیٍّ عَمَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَوْمَ غَدِیْرِ خُمٍّ مولا علیؑ فرماتے ہیں کہ غدیر خم پر رسولِ خداؐ میرے سر پہ پگڑی کے پیچ آپ باندھ رہے تھے جب آخری پیچ باندھ رہے تھے تو عرشِ اعظم سے آواز آئی اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ۔ کہ میں نے آج دین مکمل کر دیا اور نعمت پوری کر دی لا تو خدا کے بندے ! لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ دین ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بھی دین ہے مگر کامل تب ہوتا ہے جب عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہ آجائے ورنہ کامل نہیں ہوتا ۔

کہتے ہیں مولا کے معنی وہ نہیں ہیں جو تم کہتے ہو ، میں کہتا ہوں جھگڑا کیسا پتہ کر لو کہ حضورؐ کس معنی میں مولا ہیں جس معنی میں حضورؐ مولا ہوئے اسی معنی میں علیؑ بھی مولا ہوں گے ۔ بخاری شریف ص ـــــ پہلی جلد ـــــ صفحہ نمبر ۳۲۳ ـــــ

حضرت ابو ہریرہ راوی ۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّ النَّبِیَّ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَ اَنَا اَوْلٰی بِہٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ فَاَیُّمَا مُؤْمِنٌ مَاتَ وَتَرَکَ مَالًا فَلْیَرِثْہُ عَصَبَتُہٗ مَنْ کَانُوْا وَمَنْ تَرَکَ دَیْنًا اَوْ ضِیَاعًا فَلْیَاْتِنِیْ فَاَنَا مَوْلَاہُ ۔

جب کوئی آدمی فوت ہو جاتا ، لوگ آتے کہ یا رسول اللہ ! آپ اس کا جنازہ

کلمہ طیبہ میں تبدیلی کا اقرار

الاقرار بالتحریف فی الکلمۃ الطیبۃ

AN ACCEPTANCE OF ALTERATION IN THE KALIMAH TAYYABA.

مبلغ اعظم ناشر مبلغ اعظم اکیڈمی خوشاب

مجلس ۴ — ۵۷ — جناب امیرؑ کا زرہ بیچنا اور جبرئیلؑ کا خریدنا

جواہرات دُند مرجان تھے۔ فرمایا اسے لے جا اور اپنے مال کے ساتھ اسے بھی رکھدے۔ تیرا مال اور زیادہ ہو جائے گا۔ پھر فرمایا کہ فاطمہؑ کے بارے میں مجھے کوئی دخل نہیں ہے وہ خدا کی کنیز خاص ہے اس کا اختیار اسی کے دستِ قدرت میں ہے جسے چاہے دے۔ بہرکیف یہ عقد جناب فاطمہؑ کا علیؑ بن ابیطالب کے ساتھ ہوا۔ اولاً آسمان پر حکم خدا سے پہلی یا چھٹی ذی الحجہ کو ۲ھ ہجری میں زمین پر واقع ہوا۔

محمود فرشتہ کا آنا

منقول ہے کہ رسولؐ خدا بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک فرشتہ آیا جس کے چوبیس منہ تھے۔ حضرت نے فرمایا اے اخی جبرئیل میں نے کبھی اس ہیئت سے تم کو نہیں دیکھا تھا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! میں جبرئیلؑ نہیں ہوں میرا نام محمودؑ ہے۔ مجھے خداوند عالم نے بھیجا ہے کہ آپ کو اس کا پیام پہنچاؤں وہ یہ ہے کہ آپ ایک نور کو دوسرے نور کے ساتھ تزویج کر دیں۔ پوچھا کس کو کس کے ساتھ کہا ارشاد خدا یہ ہے کہ ہم نے تو آسمان پر علیؑ کا عقد فاطمہؑ کے ساتھ کر دیا ہے اب آپ بھی زمین پر دونوں کا عقد کر دیجئے فرمایا سمعاً و طاعۃً بسر و چشم مجھے منظور ہے۔ جب وہ فرشتہ یہ پیام پہنچا کے چلا تو آپ نے دیکھا کہ اس کے دونوں شانوں کے درمیان لکھا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ اَیَّدْتُهٗ بِهٖ رسول خدا نے پوچھا کب سے یہ تمہارے شانوں کے درمیان لکھا ہوا ہے؟ اس نے کہا چوبیس ہزار برس قبل آدمؑ کے۔[1]

عقد جناب سیدہ سلامؑ علیہا

رسولؐ اللہ نے جناب امیرؑ کو بلا بھیجا۔ جب آئے فرمایا اے علیؑ مجھے خدا کی جانب سے حکم ہوا ہے کہ تمہارا عقد فاطمہؑ کے ساتھ کر دوں۔ اے علیؑ! مہر کے لئے تمہارے پاس کیا ہے؟ عرض کی یا رسولؐ اللہ! آپ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ ایک اسپ ایک شتر آب کش اور ایک تلوار اور ایک زرہ ہے۔ فرمایا اسپ و تیغ جہاد کے لئے تمہارے واسطے ضروری ہے اور شتر آبکش کی بھی ہمیشہ حاجت ہے مگر زرہ کی تمہارے ایسے شجاع کے لئے ضرورت نہیں ہے۔ بغیر زرہ کے بھی تم دشمنوں پر غالب رہو گے۔ اسے جا کر بیچ کے قیمت لے آؤ کہ جہیز فاطمہؑ کا سامان کیا جائے۔

جناب امیرؑ کا زرہ بیچنا اور جبرئیلؑ کا خریدنا

جب جناب امیرؑ زرہ لے کر بازار کی طرف چلے راہ میں ایک اعرابی سے ملاقات ہوئی اس

[1] بحوالہ الانوار ج ۱ ص ۱۴۳۔
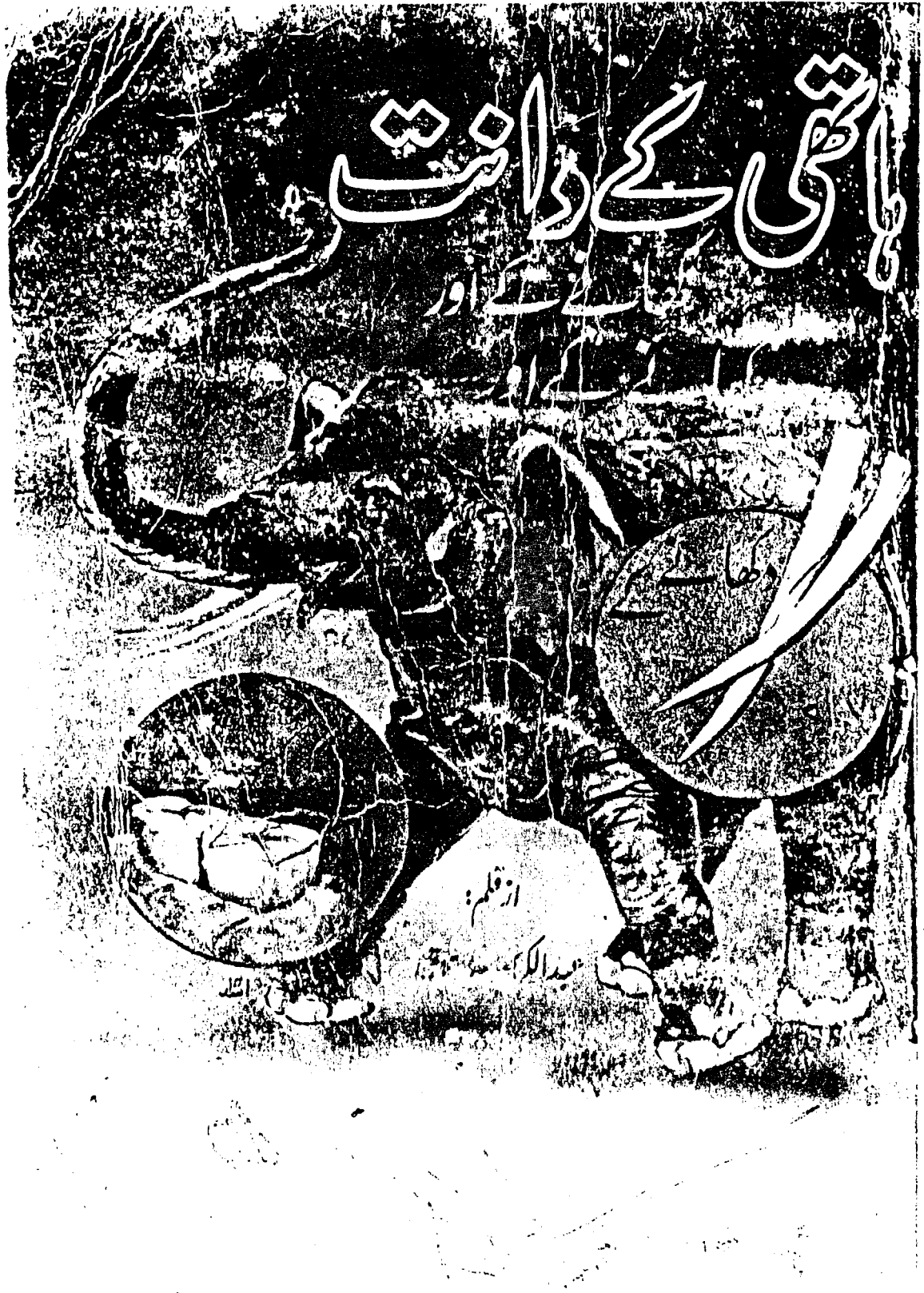
ہاتھی کے دانت
ازقلم:

علیؓ سے مدد مانگنا شرک نہیں بلکہ سنت خاتم الانبیاء ہے

الا ستعانة بعلی لیس بشرک بل ھی سنة خاتم الانبیاء

TO ASK FOR HELP FROM ALI (RA) IS NOT A POLYTHEISM BUT A WAY OF THE HOLY PROPHET (SAW).

ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور جلد دوم از عبد الکریم مشتاق

۴۱

درود کا تحریر کرنا تو "ص" ہر جگہ لکھا گیا ہے۔ حضرت کے لفظ کو لکھنا ضروری نہیں رہتا حضرت جی! اور "صلی اللہ علیہ وسلم" کا جملہ ہمارے نزدیک ادھورا ہے۔ ہم ادھورا درود شریف قلم کر کے ناراضگی رسولؐ مول لینا پسند نہیں کرتے۔ کیونکہ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ مجھ پر دُم کٹا درود نہ بھیجا کرو۔ پھر یہ کہ درود کا حکم اس وقت ہے جب آپؐ کا نام نامی لیا جائے۔ تاہم اگر سرکار کے اسم گرامی کے بعد ہم نے "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" لکھنے میں کسی جگہ سہو کیا ہے تو ہم اس بھول کے لئے توبہ کرتے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسولؐ سے اس کی معافی مانگتے ہیں۔ برادر عزیز! اگر خدائی عہدیداروں کے اقتدار واختیار کو مان لینا، اللہ کے اقتدار اعلیٰ سے اس کی عملاً معطلی ہے تو یہ انداز فکر اور روش فہم انتہائی گھٹیا ہیں۔ خدائے قدوس کی بادشاہت، عظمت اور جلالت کا حقیقی اعتراف یہی ہے کہ اس کے مقرر کردہ اہل کاروں کی ہدایات کے مطابق اس کے قوانین کی اطاعت کی جائے۔ نہ کہ اس کے مقرر کردہ عمال سے بغاوت کر کے براہ راست حاکم اعلیٰ کی اطاعت کا زبانی دعویٰ کیا جائے۔

مفوضہ کے بارے میں جو اشارہ فاضل مجیب نے کیا ہے احقر نے اپنی کتاب "شیعہ مذہب حق ہے" میں اس کا جواب دے دیا ہے۔ باقی دشمن جلے یا مرے میں تو "یا علی مدد" کہہ کر رزق، اولاد، صحت، فتح حاجت بر آری مولا مشکل کشاؑ سے چاہوں گا میں اسے شرک نہیں سمجھتا، علیؑ سے مدد مانگنا میرے نزدیک سنت انبیاءؑ ماسبق ہی نہیں سنت خاتم الانبیاءؐ ہے

ادیان عالم اور فرقہ ہائے اسلام
دہریت
تعدیدیت
انسانیت
مصنف سید علی حیدر نقوی
بی۔اے

شیعہ کے علیحدہ کلمہ کا کھلا اعلان

اعلان صريح لكلمة الشيعة غيرالكلمة الطيبة .

DECLARATION OF SEPERATE KALIMAH TAYYABA OF SHIA RELIGION.

ادیان عالم اور فرقہ ہائے اسلام کا تقابلی مطالعہ از سید علی حیدر نقوی

بہرحال کلمہ عقائد کا زبانی اظہار ہے اور دین کی حقیقت کا تعلق عقیدے سے ہے ورنہ کلمہ تو قادیانی بھی پڑھتے ہیں لیکن ان کو غیر مسلم قرار دیدیا گیا کیونکہ دل سے ان کا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ محمد رسول اللہ آخری نبی ہیں چنانچہ ایک صحیح اور سچے مسلمان کے لیے تین شرطیں ہیں۔

۱- عقیدے کا زبان سے اقرار کیا جائے۔
۲- عقیدے کے اصولوں کو دل سے مانا جائے
۳- عقیدے کے مطابق عمل اختیار کیا جائے۔

شیعہ اور سنی کلمہ میں فرق

شیعہ کلمہ	سنی کلمہ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَخَلِیْفَتُہٗ بِلَا فَصْل	لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

نوٹ: شیعہ کلمہ میں خدا کی یکتائی اور محمد مصطفیٰ کی رسالتؐ کی گواہی دینے کے بعد یہ بھی گواہی شامل ہے کہ امام المتقین علی المرتضیٰ خدا کے ولی ہیں اور رسول خدا کے وصی یا نائب بلا شرکت غیرے خلیفہ رسولؐ ہیں (کیونکہ شیعہ عقیدے میں نبوت کی خلافت یا امامت محض شرعی یا روحانی عہدہ ہے اور حکومت نہیں) اس طرح اس کلمہ میں رسولؐ کے بعد حضرت علیؑ کے مقام کا اقرار اور اعتراف ہوتا ہے۔ اہلسنت کے امام فقہ شافعی فرماتے ہیں (بحوالہ ینابیع المودۃ ص۸)

علی حبہ جنہ - قسیم النار والجنہ
وصی مصطفیٰ حقا - امام الانس والجنہ

فرمایا رسولِ خدا نے
"میرے اہل بیتؑ کی مثال
کشتی نوحؑ کی مانند ہے

2- علی ولی اللہ کے بغیر کلمہ طیبہ قول مردود ہے

الکلمة الطیبة قول مردود بغیر (الکفر الواضح) علی ولی اللہ

KALIMAH TAYYABA WITHOUT ALI WALI ULLAH IS FALSE.

رسول کے روبرو کلمہ پڑھنا بھی دلیل ایمان نہیں

لہٰذا ایمان یا اسلام کے لئے محض لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

۲۸۴

کہہ دینا ہرگز کافی نہیں ہے۔ سورۂ منافقون میں خداوند ذوالجلال والاکرام نے ایسی کلمے کا اقرار بحضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی مسلمان ہونے کی دلیل نہیں مانا۔ پس شیعہ نے توحید و رسالت کے ساتھ جزو ولایت علیؑ کے اقرار کو شرط ایمان قرار دیا ہے تو وہ اس لحاظ سے مقید ترین ہے۔ کہ کلمہ مستند و مقبول ہو جاتا ہے اور لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ قول مردود ہونے سے قطعی طور پر محفوظ رہتا ہے ہرگز یہ خدشہ نہیں رہتا کہ یہ کلمہ دلیل ایمان نہیں۔ امیرالمومنین کی ولایت و خلافت کا اقرار اس لئے ضروری ہے۔ یہ حکم کتاب و سنت سے براہین واضحہ سے ثابت ہے۔ میں یہ مفصل اثبات اپنی کتاب "علی ولی اللہ" میں پیش کر چکا ہوں اقرار ولایت علیؑ کو کتب اہلسنت سے مدلل طریقہ پر جزو ایمان ثابت کر چکا ہوں۔

دوٹوک فیصلہ

اگر کلمہ ایمان لانے کی دلیل ہے تو میں قاضی صاحب کے اعتراف ہی کی اساس پر دوٹوک فیصلہ پیش خدمت کرتا ہوں۔ قاضی جی نے اپنی زیر بحث کتاب کے ص ۴۹ پر لکھا ہے کہ "ان (علی) کی محبت کو ہم جزو ایمان تسلیم کرتے ہیں"۔ یعنی جب تک "ولایت علیؑ" تسلیم نہ کی جائے ایمان کا جزو دائرہ سے جدا رہتا ہے اور ولایت علیؑ کے بغیر ایمان ناقص رہتا ہے اگر "ولایت علیؑ" فی الواقع اہل سنت کے نزدیک ایمان کا جزو ہے تو پھر جب تک اقرار کلمہ ایمان میں اس جزو کو شامل نہ کیا جائے گا ایمان اپنے جزو سے محروم رہ کر کامل نہیں بلکہ ادھورا رہے گا۔ واضح ہو کہ اکثر اہلسنت "ولایت" کا مطلب محبت ہی لیتے ہیں۔ پس اگر کلمہ پڑھنے کا مقصد اظہار ایمان ہے تو پھر ضروری ہوگا کہ مکمل ایمان لایا جائے

ناشر شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس ریلوے روڈ - لاہور

خداجب راضی ہوتا ہے فارسی میں باتیں کرتا ہے خداجب ناراض ہوتا ہے توعربی میں باتیں کرتا ہے

اذا كان الله راضياً يتكلم باللغة الفارسية

و اذا كان غاضبا يتكلم باللغة العربية.

WHEN GOD BECOMES HAPPY HE TALKS IN PERSIAN
WHEN HE BECOMES ANNOYED TALKS IN ARABIC.

١٦٣

...الیاقات صفحہ ۹۷ ۳ و تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۲۱۵ و صحیح بخاری جلد ۳ صفحہ ۴ ۴ ۱ و جواہر البیان جلد ۴ ...۹۰ ۲ و لباب التاویل جلد ۷ صفحہ ۵۰ ۲ و مسند امام حنبل جلد ۲ صفحہ ۷ ۱۷ میں مرقوم ہے کہ جب سورۂ جمعہ نازل ہوئی اور آنحضرت اس آیت پر پہنچے وَ اٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ یعنی اور دوسرے وہ لوگ جو عرب کے علاوہ ہیں اصحاب کرام نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ وہ قوم جو عرب کے علاوہ اس دین کو قبول کرے گی اور عرب جلد ہی ملحق ہو جائے گی وہ کونسی قوم ہے تو آپ نے حضرت سلمان فارسی کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ یہ اور ان کی قوم فارسی یعنی ایرانی ہیں اور فرمایا کہ اگر ایمان زمین سے اٹھ کر ستارۂ ثریا میں چلا جاتا تو بھی یہ قوم وہاں سے لے آتی۔

ان آیات اور احادیث متفق علیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سلمان فارسی کی قوم کے لئے آنحضرت نے بار بار پیش گوئی فرمائی ہے اور دین و ایمان و علوم کے لئے دور ہو جانے کی صورت میں ایرانی قوم کو ان چیزوں کے واپس لے آنے کی قابلیت و صلاحیت کا حامل قرار دیا ہے۔

فارسی زبان کی شان

بعض احادیث میں وارد ہوا ہے کہ خدا جب رحمت اور مہربانی کی باتیں کرتا ہے تو فارسی زبان میں کرتا ہے اور جب ناراضی اور عذاب کی باتیں کرتا ہے تو عربی زبان میں کرتا ہے۔ جیسا کہ تفسیر روح البیان (دوسری طبع استنبول جلد دہم صفحہ ۴۰۸ قسطنطنیہ) میں مرقوم ہے۔

انصار مدینہ

وہ چار سو علماء جن کو ملک تبع نے مدینہ میں آباد کیا تھا کہ آنحضرت کی تشریف آوری کا انتظار کریں جن کا ذکر مفصل اس جلد دوم میں آئے گا ان علماء کی اولاد مدینہ میں آباد ہوئی اور یہ آنحضرت کی نصرت و مدد کے انتظار میں ایک ہزار سال سے آنکھیں لگائے رہے۔ ان ہی میں سے ابو ایوب انصاری صحابی رسول ہیں اور ان ہی کے دادا نجار کی بیٹی بی بی سلمٰی سے جناب رسالت مآبؐ کے دادا ہاشم کا نکاح ہوا جس سے شیبۃ الحمد یعنی عبدالمطلب پیدا ہوئے۔ ابو ایوب انصاری آنحضرتؐ کے ننھیالی رشتہ دار ہیں۔ اور اسی رشتہ کی وجہ سے آنحضرت کو مدینہ بہت پسند تھا۔ کیونکہ اس خاندان نے حضور کی نصرت کے انتظار میں ایک ہزار سال گزارے اور پھر اپنے ارادۂ نصرت کو پورا کر دکھایا۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

غریق تقصیر

محمد بشیر
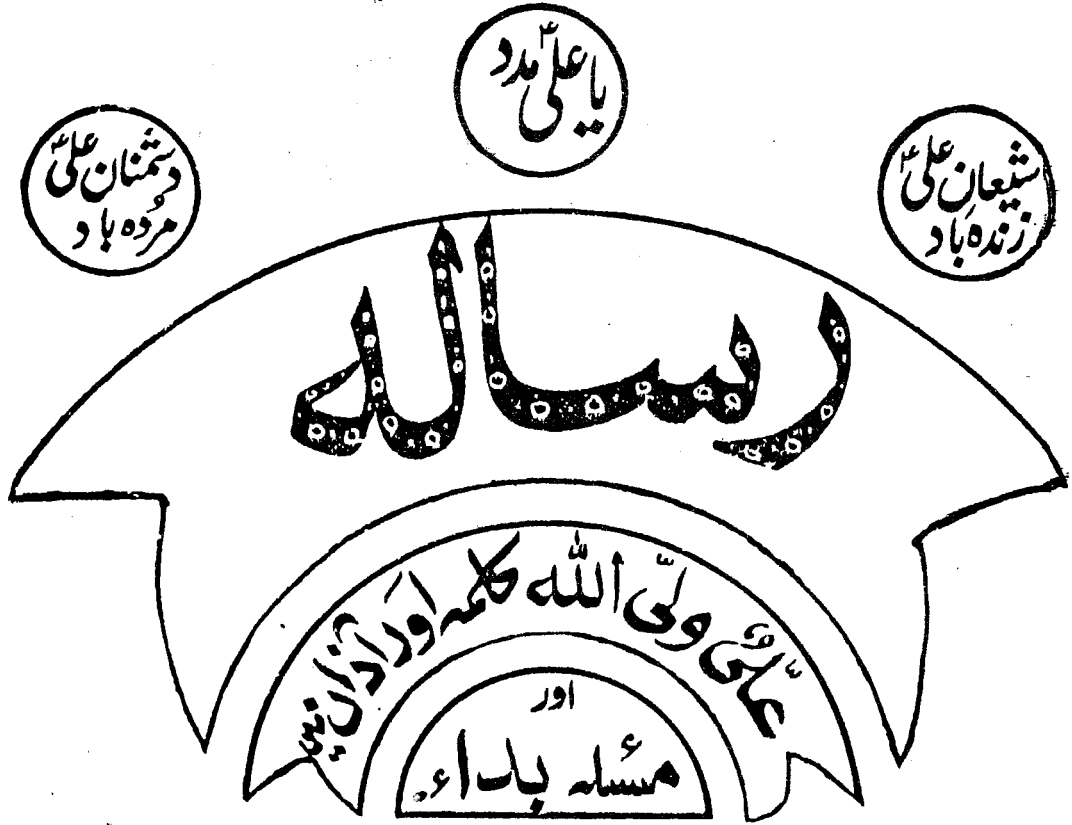
اس رسالہ میں کلمہ اور آذان اور مسئلہ بدا میں اہلسنت کی کی طرف سے شیعوں پر کیے گئے اعتراضات کا قرآن و سنت کی روشنی میں جواب دیا گیا ہے

ازقلم حقیقت رقم

شیر پاکستان خادم مذہب علی شاہ مرداں

وکیل آل محمدؐ علامہ غلام حسین نجفی فاضل عراق

خدا کی طرف بدا کی نسبت اور کذب باری تعالیٰ کا اعلان

نسبة البدا الى الله و اعلان كذب الله سبحانه .

GOD TELLS A LIE (ACCORDING TO SHIATE BELIEF OF BIDA.

رسالہ علی ولی اللہ کلمہ اور ازان میں مسلہ بدا ۷۹ تالیف شیر پاکستان غلام حسین نجفی لاہور

تفسیر مظہری کی عبارۃ | ذهب عن قومه مغاضباً لربه اذ كشف عن قومه العذاب بعد ما وعدهم وكره ان يكون بين قوم جربوا عليه الخلف فيما وعدهم الخ

جناب یونس رب تعالیٰ سے غضب ناک ہو کر قوم کو چھوڑ کر چلے گئے جب انکو معلوم ہوا کہ قوم سے عذاب ٹل گیا ہے اور میرا وعدہ غلط ہو گیا ہے۔ اور اس قوم میں رہنا یونس نبی نے ناپسند کیا کہ جس نے انکی وعدہ خلافی کا تجربہ کر لیا۔

منکرین بداء مولانا صاحبان کو دعوت فکر

ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے ہم نے تین عدد آیات قرآنی صحت بداء کے لئے پیش کی ہیں اور تمام اہل سنت علماء کو دیانت اور انصاف کی رو سے دعوت فکر دی ہے کہ وہ ان آیات کے بارے تحقیق فرما دیں۔ جس مطلب کو یہ آیات قرآنی روشن کرتی ہیں ہم شیعہ مذہب والے اسی مطلب کو بداء کہتے ہیں۔ اور کچھ ملاؤں جو اولاد حلالہ ہیں انہوں نے اپنی طرف سے کچھ جھوٹے الزامات بنا کر ہمارے خلاف ہرزہ سرائی کی ہے ہم ان نبو امیہ کے کتوں پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ انکی غلط بیانی سے نہ ہی ہمارا کوئی نقصان ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہی ابوبکر اور عمر کی جھوٹی خلافت کی ہلتی ہوئی چولوں کو تقویت مل سکتی ہے۔

ہم قوم معاویہ خیل کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ کراچی سے لے کر درہ خیبر تک اگر کوئی دیوبندی مولانا ہمارے ساتھ اس مسئلہ بداء میں تبادلہ خیالات کرنا چاہتا ہے تو ہم ہر وقت حاضر ہیں۔

انسائیکلوپیڈیا حضرت علی
براہین الطالب فی علی بن ابی طالب
جلد ۲
وسیلہ انبیاء
مصنفہ
محقق وحید جناب مولانا طالب حسین کرپالوی
جعفریہ دار التبلیغ امام بارگاہ
سانڈہ کلاں
لاہور
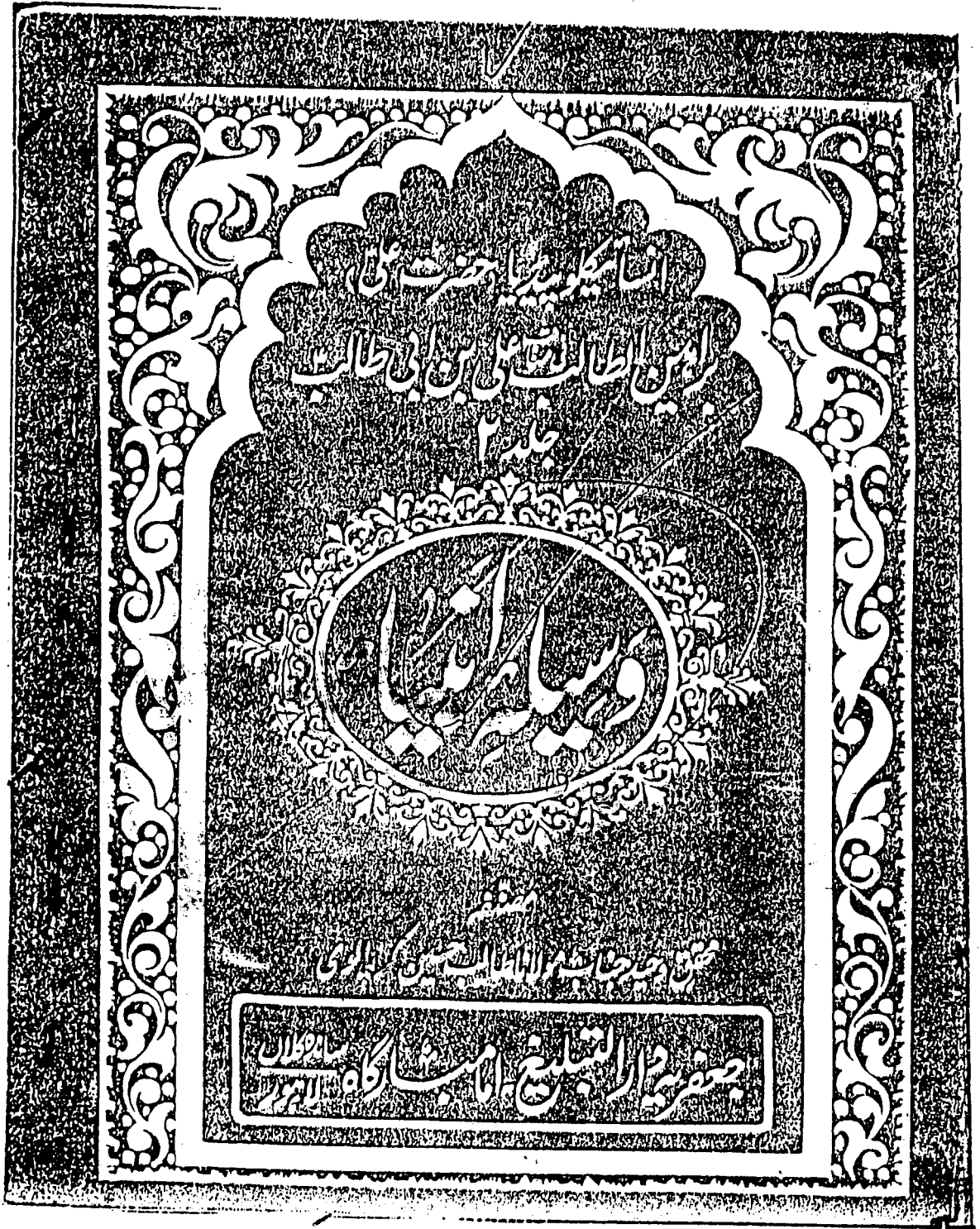
ایمان اسی کا مکمل ہے جو تین جز والے کلمے کا اقرار کرتا ہے

لایثبت الایمان الا لمن یقر بالکلمة ذات أجزاء الثلاثة

A FAITH ON THREE PARTS OF THE KALIMAH TAYYABA MEANS COMPLETION OF "EEMAAN"

وسیلہ انبیاء جلد دوم از طالب حسین کرپالوی جعفریہ دار التبلیغ سانده لاہور

۱۷۹

اپنی کتاب کا علم نہیں رکھتا تھا کس قدر جہالت کی دلیل ہے۔

آیات اور روایات میثاق سے واضح ہوگیا کہ حضور اکرمؐ سب نبیوں کے سردار اور ان کی کتب کے عالم ہیں۔ اگر نور کے ایک حصے کو یہ کمال حاصل ہے کہ وہ انبیاء سابقہ کی کتب و صحائف کا عالم ہے تو اس نور کے دوسرے حصے کا ضرور یہ اعلان ہونا چاہیئے کہ اگر میرے لئے مسند بچھا دی جائے اور میں اس پر بیٹھ جاؤں تو میں تورات والوں کے لئے ان کی تورات کے مطابق اور انجیل والوں کے لئے ان کی انجیل کے مطابق اور زبور والوں کے لئے ان کی زبور کے مطابق اور قرآن والوں کے لئے ان کے قرآن کے مطابق فیصلہ کروں (مناقب خوارزمی ص۵۵، مقتل خوارزمی ص۴۴۔ الفاضل ص۳، شرح مقاصد ص۲۲، جلد۲، مطالب السؤل ص۲۶، ینابیع ص۷۵ سطر آخر، کوکب دری ص۲۹۸ مودة القربیٰ ص۱۲۱ سطر۳)

لتنصرنه ۔ اس جملے میں تمام انبیاء علیہم السلام کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصرت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اب یہ بات طے ہے کہ حضور اکرمؐ کے ظاہری زمانے میں کوئی بھی نبی نہیں تھا سب آپ سے پہلے تشریف لائے اور اپنے فریضے کی ادائیگی کرتے ہوئے واپس تشریف لے گئے۔ اب یہ بات دو حال سے خالی نہیں یا تو نعوذ باللہ خدا نے سچ نہیں فرمایا یا وہ وقت تلاش کیا جائے جس وقت یہ انبیاء آئے یا آئیں گے اور حضرت محمد مصطفیٰ کی نصرت کریں گے۔ واقعی یہ مشکل مقام ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم رسول اللہؐ کے در پر جائیں اور ان کے نور کے شرکاء آئمہ علیہم السلام سے دریافت کریں اور جب ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ واقعی انبیاء نے حضور اکرمؐ کا ظاہری زمانہ نہیں پایا۔ لہذا قیامت سے پہلے یہ سارے نبی دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے اور حضور اکرمؐ کے وصی کی اعانت کرکے خدا کے وعدے کو پورا کریں گے۔

اقررتم ۔ اس جملے سے واضح ہوا کہ انبیاء کرام نے خدا کی توحید، حضور اکرمؐ کی نبوت اور حضرت علیؑ کی ولایت کا اقرار کیا۔ لہذا ماننا پڑے گا کہ اگر انبیاء یہ تینوں اقرار نہ کرتے تو وہ نبی بنتے نہ رسول تو جب ان تین اجزا کے اقرار کے بغیر انبیاء کی نبوت نہیں رہ سکتی تو ہمارا ایمان کیسے رہے گا۔ لہذا ایمان اسی کا مکمل ہوگا جو کلمے میں ان تینوں اجزا کا اقرار کرتا ہوگا۔

یوم میثاق خدا کی توحید، حضرت محمد مصطفیٰ کی نبوت اور حضرت علیؑ کی ولایت کا ارواح انبیاء نے اقرار کیا لہذا تسلیم کرنا پڑے گا کہ خدا کے ساتھ ساتھ اس وقت حضور اکرمؐ اور حضرت علی علیہما السلام موجود تھے۔

ان روایات سے واضح ہوا کہ تمام انبیاء نے حضرت علیؑ کی ولایت کا اقرار کیا لہذا حضرت علیؑ ان سے

الباب الثانی

الشّیعةُ و عقیدةُ تحریفِ القرآنِ الکریمِ

Chapter II

The Shias and the belief of the perversion of the Holy Quraan

تاریخی دستاویز کے اس باب میں شیعہ کتب کی تیس (30) کتابوں کے انچاس (49) حوالہ جات ہیں۔
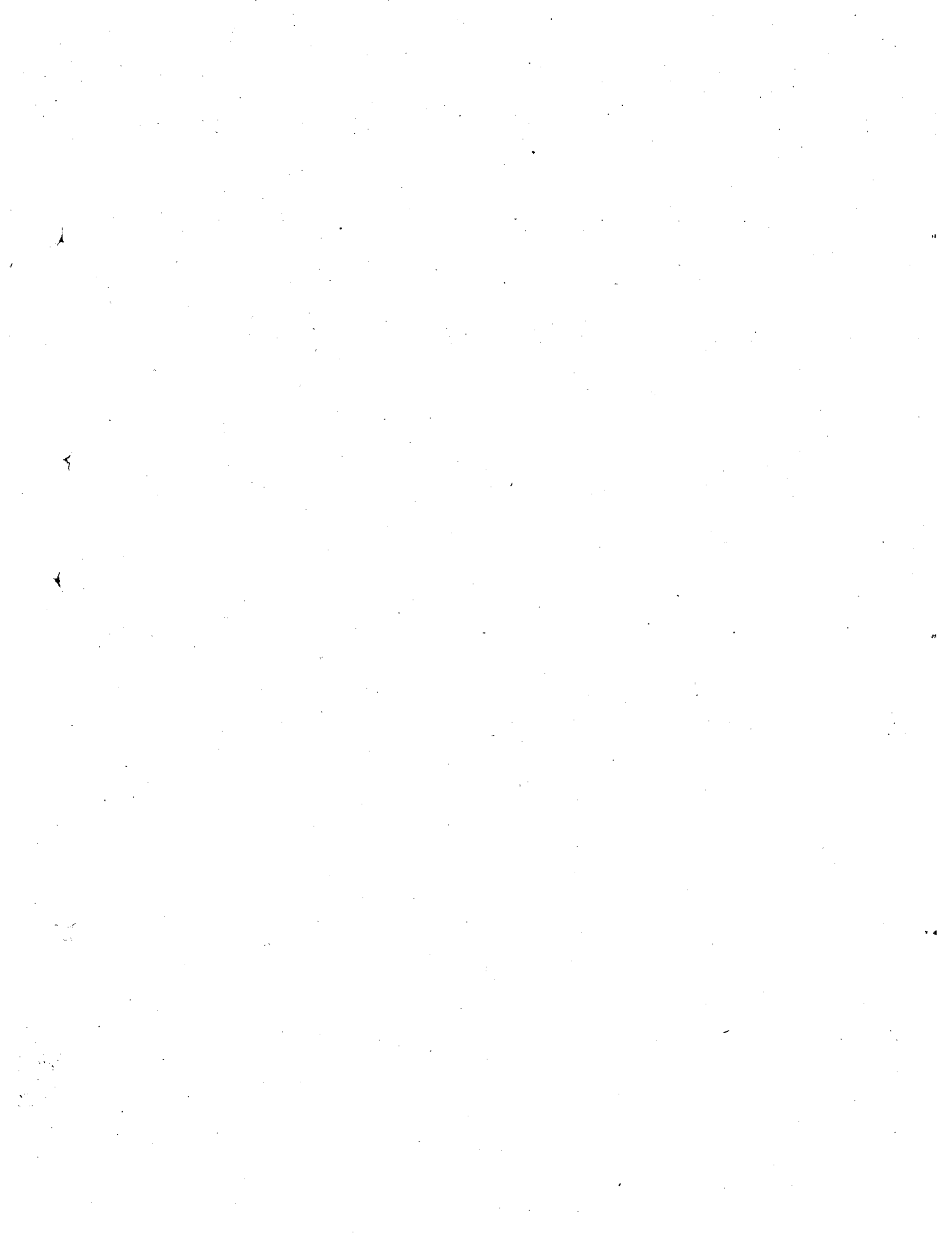
ترجمہ

اُصولِ کافی جلد دوم

جنت البقیع ماضی

حال
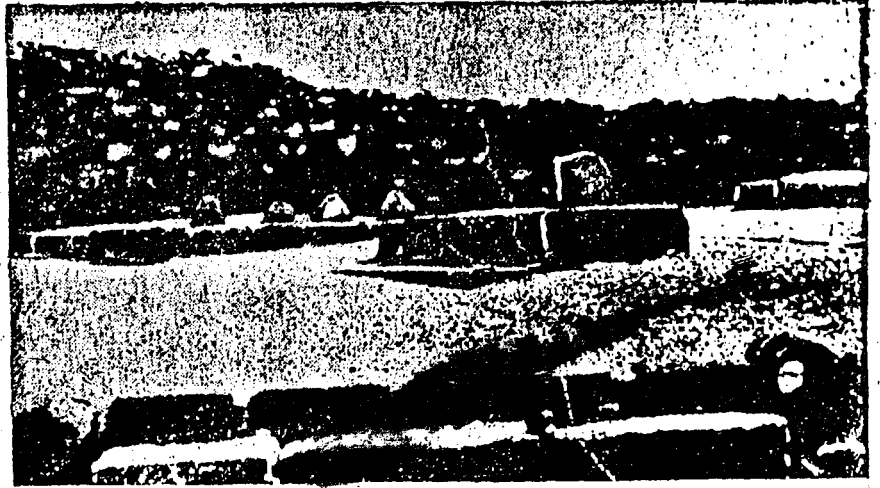
حضرت ادیب اعظم

مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ

امروہوی

اصل قرآن میں سترہ ہزار آیات ہیں۔ عقیدہ الاثنا عشریہ

لم یشعر بذلک فقال سبحان الله ذلک من الشیطان ما بھذا نعتوا انما ھو الدین والرقۃ والدمعۃ والوجل۔

ہاتھ پاؤں کاٹ لئے جائیں۔ تو ان کو خبر نہ ہو۔ حضرت نے یہ سن کر فرمایا سبحان اللہ یہ عمل شیطان ہے۔ ان کا وصف نرمی طبیعت رقت قلب۔ اشک باری اور خوف خدا سے ہونا چاہیئے۔

★ عبد اللہ بن الحکم نے جابر سے اور انھوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے یہی حدیث بیان کی ہے۔

باب ۱۱

قرآن کتنی دیر پڑھے اور کتنی مدت میں ختم کرے

۱۔ قلت لابی عبد الله علیه السلام اقرء القرآن فی لیلۃ قال لا یعجبنی ان تقرأہ فی اقل من شھر۔

راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا میں قرآن کو ایک رات میں پڑھتا ہوں۔ فرمایا مجھے یہ پسند نہیں۔ کہ تم قرآن کو ایک ماہ سے کم میں پڑھو۔

۲۔ عن علی بن ابی حمزۃ قال دخلت علی ابی عبد الله فقال له ابو بصیر جعلت فداک اقرأ القرآن فی شھر رمضان فی لیلۃ فقال لا قال ففی لیلتین قال لا قال ففی ثلاث قال ھا واشار بیدہ ثم قال یا ابا محمد ان لرمضان حقا وحرمۃ لا یشبھہ شیء من الشھور وکان اصحاب محمد یقرأ احدھم القرآن فی شھر او اقل ان القرآن لا یقرأ ھذرمۃ ولکن یرتل ترتیلا واذا مررت بآیۃ فیھا ذکر الجنۃ فقف عندھا وتعوذ بالله من النار۔

راوی کہتا ہے میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں تھا۔ کہ ابو بصیر نے کہا۔ میں ماہ رمضان میں ایک رات کو ایک قرآن ختم کرتا ہوں۔ فرمایا یہ درست نہیں۔ انہوں نے کہا تو پھر دو رات میں ختم کروں۔ فرمایا نہیں۔ انہوں نے کہا تو تین رات میں فرمایا ہاں اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ پڑھو پھر فرمایا اے ابو محمد ماہ رمضان کا بڑا حق ہے۔ اور اس کی وہ حرمت ہے جس کے مثل کوئی عظمت نہیں باقی مہینوں کے لئے حضرت رسول خدا کے اصحاب قرآن کو پڑھتے ایک مہینہ یا کچھ کم میں۔ قرآن کو سرعت سے نہ پڑھنا چاہیئے۔ بلکہ ترتیل سے پڑھا جائے۔ اور جب ایسی آیت پڑھو جس میں ذکر جنت ہو تو رک جاؤ۔ اور عذاب جہنم سے پناہ مانگو۔

۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قلت له فی کم اقرء القرآن فقال اقرأہ اخماسا او اسباعا اما ان عندی مصحفا مجزی اربعۃ عشر جزءا۔

راوی نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ کتنے دن میں میں قرآن کو ختم کروں۔ فرمایا پانچ دن یا سات دن میں۔ میرے پاس قرآن کا ایک ایسا نسخہ ہے جو چودہ اجزا پر تقسیم کیا گیا ہے کہ ہر ماہ میں دو بار ختم ہو۔ (صاحب الصافی نے اس حدیث کے تحت لکھا ہے۔ کہ حضرت کا مقصد یہ ہے۔ کہ موجودہ قرآن میں چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیتیں ہیں۔ اور ہم اہل بیت کے قرآن میں ۱۷ ہزار آیتیں ہیں۔ ہمارا قرآن چودہ اجزا میں اس لئے رکھا گیا ہے کہ ہم چودہ دن میں سے ہر روز ایک ہزار دو سو چار آیتیں پڑھ کر چودہ دن میں ختم کر دیں۔

۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجت
خلافت رسالت نبوت امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمتہ

مترجمہ
مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی
بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی
مصنف دو صد کتب

ناشر
شمیم بک ڈپو۔ ناظم آباد ۲۔ کراچی ۱۸
سنہ ۱۹۸۸

قرآن الٰہی بمقابل قرآن شیعت

قرآن اللّٰہ و فی مقابلۃ قرآن الشیعۃ

THE COMPARISON BETWEEN THE HOLY QURAN AND SHIA QURAN. (WHICH WAS COMPILED BY HAZRAT ALI AND WILL BE BROUGHT BY IMAM GHAIB NEAR QIYAMAH)

ذکر صحیفہ و جفر و جامعہ و مصحف فاطمہ علیہا السلام

فِيهِ ذِكْرُ الصَّحِيفَةِ وَالْجَفْرِ وَالْجَامِعَةِ وَمُصْحَفِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ

الشافی | ۱۲۳ | کتاب الحجت

پاس جامعہ ہے لوگ کیا جانیں جامعہ کیا ہے میں نے کہا حضور بتائیں جامعہ کیا ہے۔ فرمایا وہ ایک صحیفہ ہے ستر ہاتھ لمبا رسول اللہ کے ہاتھ سے، اور رسول اللہ نے اس کو اپنے دہن مبارک سے بیان فرمایا اور حضرت علی نے اپنے ہاتھ سے اس کو لکھا اس میں تمام حلال و حرام کا ذکر ہے اور ہر اس شے کا جس کی احتیاج لوگوں کو ہوتی ہے یہاں تک کہ ہلکے سے خراش کی دیت کا بھی ذکر ہے پھر آپ نے اپنا دست مبارک میرے اوپر رکھا اور فرمایا۔ اے ابو محمد مجھے اجازت ہے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں آپ کا ہوں جو چاہیے کیجیے۔ حضرت نے اپنی دونوں انگلیوں سے چٹکی لے کر فرمایا اس کی دیت کا بھی ذکر ہے یہ آپ نے ذرا تند لہجے میں کہا۔ میں نے کہا واللہ علم یہ ہے حضرت نے فرمایا صرف اتنا ہی نہیں ہے پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا۔ ہمارے پاس جفر بھی ہے لوگ کیا جانیں جفر کیا ہے۔ میں نے پوچھا حضور جفر کیا ہے فرمایا وہ ایک ظرف ہے آدم کے وقت سے جس میں اوصیا اور انبیاء کے علم کا ذکر اور ان تمام علماء کے علم کا جو بنی اسرائیل میں ہو چکے ہیں۔ میں نے کہا بس علم تو یہی ہے فرمایا۔ صرف یہی نہیں ہے پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا۔ ہمارے پاس مصحف فاطمہ بھی ہے لوگ کیا جانیں کہ وہ کیا ہے؟ میں نے کہا کہ وہ کیا ہے؟ فرمایا تمہارے اس قرآن سے (بلحاظ تفصیل و توضیح احکام) وہ مصحف تین گنا زیادہ ہے۔ تمہارے قرآن میں ایک حرف ہے یعنی اجمال ہے میں نے کہا واللہ علم یہ ہے۔ فرمایا۔ صرف یہی نہیں، پھر خاموش رہ کر فرمایا۔ ہمارے پاس علم ما کان و ما یکون ہے قیامت تک کے واقعات کا۔ میں نے کہا واللہ اس کو علم کہتے ہیں فرمایا ہاں اس کے علاوہ بھی ہے میں نے پوچھا وہ کیا ہے فرمایا۔ جو حادثے رات اور دن میں ہوتے ہیں اور جو ایک امر دوسرے کے بعد اور ایک شے دوسری شے کے بعد دنیا میں ہوتی ہے اور قیامت تک ہوتی رہے گی ہمیں اس کا بھی علم ہے

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَبْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: تَظْهَرُ الزَّنَادِقَةُ فِي سَنَةِ ثَمَانٍ وَعِشْرِينَ وَمِائَةٍ وَذٰلِكَ أَنِّي نَظَرْتُ فِي مُصْحَفِ فَاطِمَةَ (ع)، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ؟ قَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَمَّا قَبَضَ نَبِيَّهُ صلى الله عليه وآله دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ (ع) مِنْ وَفَاتِهِ مِنَ الْحُزْنِ مَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَأَرْسَلَ اللهُ إِلَيْهَا مَلَكاً يُسَلِّي غَمَّهَا وَيُحَدِّثُهَا، فَشَكَتْ ذٰلِكَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ: إِذَا أَحْسَسْتِ بِذٰلِكِ وَسَمِعْتِ الصَّوْتَ قُولِي لِي، فَأَعْلَمَتْهُ بِذٰلِكَ فَجَعَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَكْتُبُ كُلَّمَا سَمِعَ حَتَّى أَثْبَتَ مِنْ ذٰلِكَ مُصْحَفاً قَالَ: ثُمَّ قَالَ: أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ مِنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَلٰكِنْ فِيهِ عِلْمُ مَا يَكُونُ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ ۱۲۸ھ میں فلاسفہ (لعہد بنی عباس) ظاہر ہوں گے (جو منکر اسلام و توحید ہوں گے یہ میں نے مصحف فاطمہ میں دیکھا ہے میں نے پوچھا مصحف فاطمہ کیا ہے۔ فرمایا جب رسول اللہ کا انتقال ہو گیا تو جناب فاطمہ پر ہجوم غم و اندوہ ہوا ایسا کہ جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ خدا نے ان کے پاس

تورات، زبور، انجیل، صحف ابراہیمی اور مصحف فاطمہؓ کی قرآن مجید پر فضیلت

تفضيل التوراة و الانجيل و الزبور ومصحف ابراهيم و مصحف فاطمه على القرآن عند الشيعة .

SUPERIORITY OF DIVINE BOOKS HOLY TEXTS AND MUSHAF - E FAITMA OVER HOLY QURAN (THE LAST AND COMPLETE DIVINE BOOK WHICH WAS REVEALED ON PROPHET MUHAMMAD (SAW)

الشافی ترجمہ اصول الکافی جلد دوم ترجمہ مفسر قرآن سید ظفر حسن نقوی ناشر ظفر شمیم بک ڈپو ناظم آباد ۲ کراچی ۱۸، طبع ۱۹۸۸ء

الشافی ۲ — ۱۲۴ — کتاب الحجت

اس غم میں تسلی دینے کے لئے ایک فرشتہ بھیجا جس نے ان سے کلام کیا۔ حضرت فاطمہؑ نے یہ واقعہ امیر المومنین علیہ السلام سے بیان کیا۔ حضرت نے فرمایا۔ اب جب یہ فرشتہ آئے اور تم اس کی آواز سنو تو مجھے بتانا۔ چنانچہ جب پھر فرشتہ آیا تو حضرت فاطمہ نے آگاہ کیا۔ امیر المومنین علیہ السلام فرشتے کی تمام باتوں کو لکھتے جاتے تھے یہاں تک کہ وہ باتیں اس مصحف میں لکھی گئیں پھر فرمایا اس میں حلال وحرام کا ذکر نہیں بلکہ آئندہ ہونے والے واقعات کا ذکر ہے۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ عِنْدِي الْجَفْرَ الْأَبْيَضَ ، قَالَ : قُلْتُ : فَأَيُّ شَيْءٍ فِيهِ ؟ قَالَ: زَبُورُ دَاوُدَ وَ تَوْرَاةُ مُوسَى وَ إِنْجِيلُ عِيسَى وَصُحُفُ إِبْرَاهِيمَ وَ الْحَلَالُ وَ الْحَرَامُ؛ وَ مُصْحَفُ فَاطِمَةَ ، مَا أَزْعُمُ أَنَّ فِيهِ قُرْآناً وَفِيهِ مَا يَحْتَاجُ النَّاسُ إِلَيْنَا وَلَا نَحْتَاجُ إِلَى أَحَدٍ حَتَّى فِيهِ الْجَلْدَةُ وَ نِصْفُ الْجَلْدَةِ وَ رُبْعُ الْجَلْدَةِ وَ أَرْشُ الْخَدْشِ ؛ وَ عِنْدِي الْجَفْرَ الْأَحْمَرَ ، قَالَ : قُلْتُ : وَ أَيُّ شَيْءٍ فِي الْجَفْرِ الْأَحْمَرِ ؟ قَالَ : السِّلَاحُ وَ ذَلِكَ إِنَّمَا يُفْتَحُ لِلدَّمِ يَفْتَحُهُ صَاحِبُ السَّيْفِ لِلْقَتْلِ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُاللهِ ابْنُ أَبِي يَعْفُورٍ : أَصْلَحَكَ اللهُ أَيَعْرِفُ هَذَا بَنُو الْحَسَنِ ؟ فَقَالَ: إِي وَاللهِ كَمَا يَعْرِفُونَ اللَّيْلَ أَنَّهُ لَيْلٌ وَالنَّهَارَ أَنَّهُ نَهَارٌ وَلَكِنَّهُمْ يَحْمِلُهُمُ الْحَسَدُ وَطَلَبُ الدُّنْيَا عَلَى الْجُحُودِ وَالْإِنْكَارِ وَلَوْ طَلَبُوا الْحَقَّ بِالْحَقِّ لَكَانَ خَيْراً لَهُمْ .

۳۔ راوی کہتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا میرے پاس صندوق سفید ہے۔ میں نے پوچھا۔ اس میں کیا ہے فرمایا زبور داؤد، توریت موسیٰ، انجیل عیسیٰ، صحف ابراہیم، حلال وحرام اور مصحف فاطمہ ہے۔ نہیں گمان کرتا میں کہ اس میں قرآن ہے اس میں ہر وہ چیز ہے کہ جس سے لوگ ہماری طرف محتاج ہوں ہم کسی کی طرف محتاج نہیں اس میں (سزا کے لئے) ایک کوڑے، نصف کوڑے اور ربع کوڑے تک کا ذکر ہے اور خراش کی دیت کا بھی اور میرے پاس صندوق سرخ بھی ہے میں نے کہا وہ کیا شئے ہے فرمایا اس میں ہتھیار ہیں وہ خونریزی کیلئے کھولا جائیگا کھولے گا اس کو صاحب ذوالفقار (مراد قائم آل محمدؐ) عبداللہ ابی یعفور نے کہا۔ اللہ آپؑ کی نگرانی کرے۔ اولاد امام حسن اس کو جانتی ہے فرمایا اسی طرح جیسے رات کو جانتے ہیں کہ وہ رات ہے اور دن کو جانتے ہیں کہ دن ہے لیکن حسد ان پر سوار ہے اور طلب دنیا نے ان کو انکار پر آمادہ کر دیا ہے اگر حق کو سچائی کے ساتھ طلب کرتے تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ فِي الْجَفْرِ الَّذِي يَذْكُرُونَهُ لَمَا يَسُوؤُهُمْ ، لِأَنَّهُمْ لَا يَقُولُونَ الْحَقَّ وَالْحَقُّ فِيهِ ، فَلْيُخْرِجُوا قَضَايَا عَلِيٍّ وَفَرَائِضَهُ إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ وَسَلُوهُمْ عَنِ الْخَالَاتِ وَالْعَمَّاتِ [1]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجت

خلافت رسالت نبوت امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی ومنتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دوصد کتب

ناشر

شمیم بک ڈپو۔ ناظم آباد ۲۔ کراچی ۱۸

سنہ ۱۹۸۸ء

ائمہ (اوصیاء) کے علاوہ کسی کے پاس نہ پورا قرآن ہے نہ قرآن کا پورا علم

انه لم يجمع القران الا الائمة وانهم يعلمون علمه كله

NO ONE POSSESS COMPLETE KNOWLEDGE OF HOLY QURAN EXCEPT IMMAMS.

الاصول من الكافی جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ طبع ایران

ـ۲۲۸ـ كتاب الحجّة ج۱

فقلت كما كان يقول في سجوده ، ثمَّ اندفع فيه بالسريانيّة فلا والله [1] ما رأينا قسّاً ولاجاثليقاً أفصح لهجة منه به[2] ثمَّ فسّره لنا بالعربيّة ، فقال : كان يقول في سجوده : «أتراك معذّبي وقد أظمأت لك هواجري[3]، أتراك معذّبي وقد عفّرت لك في التراب وجهي ، أتراك معذّبي وقد اجتنبت لك المعاصي، أتراك معذّبي وقد أسهرت لك ليلي»

قال : فأوحى الله إليه أن ارفع رأسك فانّي غير معذّبك ، قال : فقال: إن قلت: لاأعذّبك ثمَّ عذّبتني ماذا ؟ ألست عبدك وأنت ربّي؟ [قال] : فأوحى الله إليه أن ارفع رأسك ، فانّي غير معذّبك ، إنّي إذا وعدت وعداً وفيت به .

﴿ باب ﴾

☆(انه لم يجمع القرآن كله الا الائمة عليهم السلام وانهم)☆
☆(يعلمون علمه كله)☆

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن عمرو بن أبي المقدام عن جابر قال : سمعت أباجعفر عليه السلام يقول : ما ادّعى أحدٌ من الناس أنّه جمع القرآن كلّه كما اُنزل إلّا كذّاب ، وماجمعه وحفظه كمانزّله الله تعالى إلّا عليُّ بن أبي طالب عليه السلام والأئمّة من بعده عليهم السلام .

٢ـ محمّد بن الحسين ، عن محمّد بن الحسن ، عن محمّد بن سنان ، عن عمّار بن مروان عن المنخل[4]، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام أنّه قال : ما يستطيع أحدٌ أن يدّعي أنّ عنده جميع القرآن كلّه ظاهره وباطنه غير الأوصياء [5] .

(١) اندفع فيه اى شرع. « فلا والله » فى بعض النسخ [فوالله] .
(٢) القس بالفتح رئيس النصارى فى العلم كالقسيس . والجاثليق يكون فوقه و يطلق على قاضيهم . (فى) .
(٣) الهاجرة : نصف النهار حين يستكن الناس فى بيوتهم كأنهم قد تهاجروا شدة الحر . (فى)
(٤) المنخل بضم الميم وفتح النون وتشديد المعجمة المفتوحة وربما يقرء منخل بسكون النون وتخفيف الخاء . (آت)
(٥) قوله عليه السلام « ان عنده القرآن كله الخ» الجملة وإن كانت ظاهرة فى لفظ القرآن و مشعرة بوقوع التحريف فيه لكن تقييدها بقوله : ظاهره و باطنه يفيد أن المراد هو العلم بجميع القرآن من حيث معانيه الظاهرة على الفهم العادى و معانيه المستبطنة على الفهم العادى وكذا قوله فى الرواية السابقة : «وماجمعه وحفظه الخ» حيث قيد الجمع بالحفظ فافهم (الطباطبائى) .

تهذيب الأحكام

في شرح المقنعة للشيخ المفيد رضوان الله عليه

تأليف

شيخ الطائفة أبي جعفر محمد بن الحسن الطوسي قدس سره

المتوفى ٤٦٠ هـ

الجزء السابع

حققه وعلق عليه سيدنا الحجة
السيد حسن الموسوي الخرسان

نهض بمشروعه
الشيخ علي الآخوندي

الناشر
دار الكتب الإسلامية
تهران - بازار سلطاني

الطبعة الثالثة
تلفن ٢٠٤١٠ ٢٠

تمتاز هذه الطبعة عما سبقها بعناية تامة
في التصحيح
الشيخ محمد الاخوندى

وطی فی الدبر کے جواز کے لئے قرآن مقدس کے مفہوم میں ردو بدل

التحریف المعنوی فی القرآن لجواز وطی فی الدبر (نعوذ باللہ)

AN ALTERATION IN THE HOLY QURAN FOR THE JUSTIFICATION OF SODOMY

تہذیب الاحکام جلد ہفتم تالیف ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی المتوفی ۴۶۰ھ (طبع ایران)

ج ٧   في السنة في عقود النكاح وزفاف النساء وآداب الخلوة والجماع   ٤١٥

علي بن يقطين وموسى بن عبد الملك عن رجل قال: سألت ابا الحسن الرضا عليه السلام عن اتيان الرجل المرأة من خلفها فقال: احلتها آية من كتاب الله عز وجل قول لوط: ﴿ هؤلاء بناتي هن اطهر لكم ﴾ (١) وقد علم انهم لا يريدون الفرج .

﴿ ١٦٦٠ ﴾ ٣٢ — وعنه عن معمر بن خلاد قال: قال ابو الحسن عليه السلام: أي شيء يقولون في اتيان النساء في اعجازهن ؟ قلت : انه بلغني ان اهل المدينة لا يرون به باساً فقال : ان اليهود كانت تقول إذا اتى الرجل المرأة في خلفها خرج الولد احول فأنزل الله عز وجل : ﴿ نساؤكم حرث لكم فاتوا حرثكم انى شئتم ﴾ من خلف أو قدام خلافاً لقول اليهود ولم يعن في ادبارهن .

﴿ ١٦٦١ ﴾ ٣٣ — وعنه عن ابن فضال عن الحسن بن الجهم عن حماد ابن عثمان قال : سألت ابا عبدالله عليه السلام او اخبرني من سأله عن رجل يأتي المرأة في ذلك الموضع وفي البيت جماعة فقال لي: ورفع صوته قال رسول الله صلى الله عليه وآله: من كلف مملوكه مالا يطيق فليبعه ثم نظر في وجوه اهل البيت ثم اصغى إلي فقال: لا بأس به.

﴿ ١٦٦٢ ﴾ ٣٤ — وعنه عن معاوية بن حكيم عن أحمد بن محمد عن حماد ابن عثمان عن عبد الله بن ابي يعفور قال : سألت ابا عبد الله عليه السلام عن الرجل يأتي المرأة في دبرها قال : لا بأس به .

﴿ ١٦٦٣ ﴾ ٣٥ — وعنه عن علي بن الحكم قال : سمعت صفوان يقول: قلت للرضا عليه السلام : ان رجلا من مواليك أمرني ان اسألك عن مسألة فهابك واستحى منك أن يسألك قال : ما هي قال : قلت الرجل يأتي امرأته في دبرها ؟ قال:

* (١) سورة هود الآية : ٨٧
- ١٦٦٠ - الاستبصار ج ٣ ص ٢٤٤
- ١٦٦١ - ١٦٦٢ - ١٦٦٣ - الاستبصار ج ٣ ص ٢٤٣ واخرج الثالث الكليني في الكافي ج ٢ ص ٦٩

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ

قرآن مجید مترجم

لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

الحمد للہ کہ ترجمہ با محاورہ جسکی محبان اہلبیت کو مدت سے آرزو تھی مع فوائد تفسیری مطابق مذہب اہل بیت از مستفادات دقیقہ شناس رموز قرآنی متکلم و مناظر لاثانی جناب مولنا مولوی حکیم سید مقبول احمد صاحب دہلوی اعلی اللہ مقامہ بحسن اہتمام و سعی بلا کلام حاجی آغا نثار احمد صاحب کربلائی و مشہدی دہلوی۔

ملنے کا پتہ افتخار بکڈپو پبلشر ریٹیلر کرشن نگر لاہور

قرآن میں شراب خور خلفاء راشدین کی خاطر تبدیلی (نعوذ باللہ)

فِيْ سُنْۢبُلِهٖۤ ۔ لفظی معنی ہیں کہ اناج کو اُسکی بال میں رہنے دینا۔ تفسیر صافی میں ہے کہ یہ ایک نصیحت تھی جسکو تعبیر سے کوئی تعلق
نہ تھا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی اس نصیحت سے نہ صرف اہل مصر نے فائدہ اُٹھایا بلکہ تمام اہل عالم کو ایسا قاعدہ معلوم ہوا جس
سے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ جس غلہ کو زیادہ زمانہ تک رکھنا منظور ہو اُسکے محفوظ رکھنے کی اس سے زیادہ اچھی کوئی صورت نہیں کہ اُس
کو اسکی بال میں رکھا جائے۔ اس نصیحت کی قدر و قیمت تجربہ کار دل سے پوچھئے ۱۲۰ ٭ ٭ ٭

۲؎ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ۔ تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب امیر المؤمنین علیہ السلام کے سامنے ایک شخص نے یہ آیت یوں تلاوت کی ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ یعنی يَعْصِرُوْنَ کو معروف پڑھا (جیسا کہ آپ موجودہ قرآن شریف میں دیکھتے ہیں) حضرت نے فرمایا۔ وائے ہو تجھ پر وہ کیا نچوڑینگے کیا شراب نچوڑینگے اُس شخص نے عرض کی یا امیر المؤمنین پھر میں اسے کیونکر پڑھوں؟ فرمایا خدا نے تو یوں نازل فرمائی ہے۔ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يُعْصَرُوْنَ یعنی يُعْصَرُوْنَ کو مجہول بتلایا جس معنی میں یہ فرمایا کہ انکو بادلوں سے پانی بکثرت دیا جائیگا اور دلیل اس امر پر خدا کا یہ قول لائے وَاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا (اور ہم نے بدلیوں سے موسلا دھار پانی اتارا) قول مترجم۔ معلوم ہوتا ہے کہ جب قرآن میں ظاہر اعراب لگائے گئے ہیں تو شراب خوار خلفا کی خاطر يُعْصَرُوْنَ کو يَعْصِرُوْنَ سے بدلکر معنی کو زیر و زبر کیا گیا ہے یا مجہول کو معروف سے بدلکر لوگوں کیلئے اُنکے کرتوت کی معرفت

پارہ ۱۲ | ۴۷۹ | یوسف ۱۲

وَسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۙ
ت دُبلی پتلی گائیں کھا گئیں اور سات ہری بھری بالوں کو سات سوکھی بالیں لپٹے
اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۶﴾
لوگوں کے پاس پلٹ کے جاؤں تو وہ بھی جان لیں (کہ تعبیر بتلانیوالے ایسے ہوتے ہیں)
زْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ
کہ تم سات برس تک لگاتار کھیتی کرتے رہوگے پس جیسے تم اُس کھیتی کو کاٹو
هُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ﴿۴۷﴾
ں تھوڑے سے غلہ کے جو تمہارے کھانے میں آئے باقی سب کو بالوں ہی میں
تِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ
اِس کے بعد سات برس سختی کے آئیں گے جن میں سوائے اُس تھوڑے
لْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا
بیج وغیرہ کے لئے رکھتے ہو اور جو کچھ جمع کیا ہوگا سب کھا
وْنَ ﴿۴۸﴾ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ
پھر اس کے بعد ایک ایسا برس آئیگا کہ جس میں لوگ
اثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَقَالَ
ب ہو جائیں گے اور جس میں وہ نچوڑیں گے۔ بادشاہ نے
تُوْنِيْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ
) حکم دیا کہ تعبیر کرنیوالے کو میرے پاس لاؤ جب شاہی قاصد

ع ۷ | ۶ | ۱۶

منزل ۳

سے ہوتی اپنے امام کے حکم سے مجبور ہیں کہ جو تغیر یہ لوگ کر دیں تم اُسکو اُسی کے حال پر رہنے دو اور تغیر کرنیوالے کا عذاب کم نہ کرو ہاں جہاں تک ممکن ہو لوگوں کو اصل حال سے مطلع کر دو۔ قرآن مجید کو اُسکی اصلی حالت پر لانا جناب صاحب العصر علیہ السلام کا حق ہے اور اُنہی کے وقت میں انشاء اللہ تعالیٰ پڑھا جائیگا ۱۲ ٭ ٭ ٭

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا

لمنۃ اللہ کہ یہ نسخہ لاجواب و صحیفہ انتخاب جامع مسائل حرام و حلال حاوی وظائف و اعمال مطلوب مومنین کرام یعنی

تحفۃ العوام

حسب فتاوای سرکار شریعت مدار سید العلماء الاعلام سند الفقہاء العظام مجتہد العصر جناب مولانا و مقتدانا مفتی سید احمد علی صاحب قبلہ دام ظلہ العالی ابن حضرت حجۃ الاسلام آیۃ اللہ فی الانام مجتہد العصر والزمان جناب مفتی سید محمد عباس صاحب قبلہ اعلیٰ مقامہ

حسب فرمائش

ملک سراج الدین اینڈ سنز و پبلشرز کشمیری بازار لاہور پاکستان

توھین قرآن کریم

اھانة القرآن الکریم ۔

INSULT OF HOLY QURAN.

باب ساتواں بیانمیں تولد فرزند و طلب اولاد وغیرہ کے

ہرگاہ اولاد نہ ہوتی ہو سورۂ آل عمران زعفران وگلاب سے لکھ کر عورت باندھے حمل رہے گا سورۂ فجر گیارہ مرتبہ پڑھ کے آلہ تناسل پر دم کرے اور زوجہ سے نزدیکی کرے اللہ تعالے فرزند عطا کریگا جو عورت سات دن روزہ رکھے اور وقت انطار اکیس مرتبہ اَلْمُصَوِّرُ پانی پر پڑھ کر پیے فرزند نیک صورت سے حاملہ ہوگی مہج الدعوات میں وارد ہے ہرگاہ چاہے بیٹی نہ ہو بیٹا ہو پس جب حمل کے چار مہینے گذر جاویں رو بقبلہ ہو کر شکم پر عورت حاملہ کے ہاتھ رکھے اور کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّي قَدْ سَمَّيْتُهٗ مُحَمَّدًا پس جب بیٹا پیدا ہو نام اس کا محمد رکھے ہرگاہ سورۂ بینہ لکھ کر پانی سے دھو کر حاملہ پیے تو حمل اس کا سلامت رہے گا ہر آفت اور گرنے سے ہرگاہ کسی عورت کا حمل گر پڑتا ہو پس شہادت کی انگلی اس کے پیٹ پھراوے اور انیس بار اَلْمُبْدِئُ کہے اور جس کار کی ابتدا میں اگر چھپن بار یہی اسم مبارک کہے تو جلد بآسانی ہوگا ہرگاہ یہ آیت پوست آہو پر لکھ کر حاملہ باندھے ابتدائے حمل سے چالیس دن پاس اس کے رہے پھر کھول رکھے اور پھر نویں مہینہ کے شروع سے باندھ لے سب آفات سے وہ زن محفوظ رہے گا وایوب اذ نادی ربہ انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین فاستجبنا لہ فکشفنا ما بہ من ضر واتیناہ اھلہ ومثلھم معھم رحمۃ من عندنا وذکری للعابدین اگر عورت حاملہ ہرگاہ سورۂ ذاریات یا واقعہ یا انشقاق لکھ کر اپنے پاس رکھے وضع حمل بآسانی ہوگا اگر عورت کے فرزند نہ ہوتا ہو بمشک و زعفران لکھ کر بازوئے راست پر عورت باندھ لے بحکم خدا حمل رہے گا علی علی علی علی علی علی لہ لہ لہ لہ لہ لہ لہ الا الا الا الا الا الا اھیا اشراھیا یا رحمٰن یا قدوس بعزتک یا عزیز بقدرتک یا قدوس بجبروتک یا جبار بعظمتک یا عظیم بمنک یا منان بجلالک یا حلیم بحلمک یا علیم بمغفرتک یا غفار برحمتک یا ارحم الراحمین بحق لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ الطاھرین یہ شکل لکھ کر ران راست میں حاملہ کے باندھیں بآسانی

شیعہ کے عقیدہ تحریف القرآن کا ثبوت

ثبوت عقیدة الشیعة فی تحریف القرآن ۔

A PROOF OF SHIA'S BELIEF IN TAMPREING WITH OR ALTERATION IN THE QURAN

مفتاح القرآن المعروف بہ دیباچہ ترجمہ مقبول احمد دھلوی از مولوی سید کلب حسین لکھنؤ طبع کرشن نگر لاہور۔

دیباچہ اُردو ترجمہ

تمہارے بعد ہوں گے میری یہ دعا قبول فرمالی۔

اس پر میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! وہ میرے شریک جو میرے بعد ہوں گے کون ہوں گے؟ فرمایا وہی جن کو خدا تعالیٰ نے اپنی ذات سے اور مجھ سے (پیغمبر) خاص اطاعت میں ملا دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ (دیکھو صفحہ ۱۷۲ سطر ۸ متن ذیل ترجمہ (اللہ کی اطاعت کرو۔ اور اس رسول اور ان والیان امر کی اطاعت کرو جو تم ہی میں سے ہیں)

اس پر میں نے عرض کی کہ آنحضرت وہ کون ہیں؟ فرمایا وہ میرے اوصیاء ہیں جن کا سلسلہ اسوقت تک رہیگا جبتک کہ حوض کوثر پر میرے پاس وارد ہو جائیں۔ وہ سب کے سب ہدایت کرنے والے اور ہدایت یافتہ ہوں گے۔ جو شخص ان کو چھوڑ دے گا ان کا کوئی نقصان نہ کریگا اس لئے کہ وہ قرآن کے ساتھ رہیں گے اور قرآن ان کے ساتھ رہیگا۔ نہ قرآن ان کو چھوڑے گا اور نہ وہ قرآن کو چھوڑیں گے انہی کے ذریعہ سے میری امت کی نصرت کی جائے گی اور انہی کے ذریعہ سے ان کو بارش میسر آیا کریگی۔ اور انہی کی وجہ سے ان سے طرح طرح کی بلائیں دفع ہوتی رہیں گی اور انہی کے سبب سے ان کی دعائیں قبول کی جائیں گی۔ اس پر میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! مجھے ان سب کے نام تو بتا دیجئے؟ اس پر فرمایا کہ اول تو ان میں سے تم ہو پھر یہ میرا بیٹا اور یہ فرماتے ہوئے اپنا دست اقدس جناب امام حسن علیہ السلام کے سر مبارک پر رکھا پھر یہ میرا بیٹا۔ اور یہ فرماتے ہوئے اپنا دست مبارک جناب امام حسین علیہ السلام کے سر اقدس پر رکھا پھر اس کا بیٹا ہوگا جس کا نام علی ہوگا اور قریب ہے کہ وہ تمہارے ہی زمانہ حیات میں پیدا ہو جائے تو اس سے میرا سلام کہہ دینا۔ پھر آنحضرت نے اپنی اولاد کے سلسلے کو بارہ تک پہنچا دیا

سلیم ابن قیس ہلالی کہتے ہیں کہ اس پر میں نے عرض کی کہ مولا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں مجھے بھی ان کے نام سنا دیجئے۔ اس وقت جناب امیر المومنین علیہ السلام نے ایک ایک بزرگ کا نام لیا۔ پھر فرمایا کہ اے خاندان ہلال کے شخص مہدی امت محمدی انہی میں سے ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح معمور فرما دیگا جس طرح کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہو گی۔ خدا کی قسم میں ان سب لوگوں کو پہچانتا ہوں جو رکن و مقام کے مابین اس سے بیعت کریں گے اور میں ان کے باپ اور دادا کے نام بھی جانتا ہوں اور ان کے قبیلوں کو بھی پہچانتا ہوں۔

کافی میں باسناد خود جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ تمام آدمیوں میں سے جو شخص بھی اس کا مدعی ہو کہ میں نے تمام قرآن مجید کو جس شان سے وہ نازل ہوا تھا اسی طرح جمع کر لیا ہے وہ بہت ہی بڑا جھوٹا ہے حالانکہ جس شان سے اللہ تعالیٰ نے اس کو نازل فرمایا اس شان سے صرف علی ابن ابی طالب نے اس کو جمع بھی فرمایا اور حفظ بھی کیا۔

نیز باسناد خود جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ سوائے اوصیائے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی شخص یہ دعویٰ کر ہی نہیں سکتا کہ تمام قرآن مجید اس کے پاس ہے یعنی اس کا ظاہر

تحریف قرآن کا اقرار

الاقرار بالتحریف فی القرآن ۔

AN ACCEPTANCE OF TAMPERING THE HOLY QURAN.

مفتاح القرآن المعروف بہ دیباچہ ترجمہ مقبول احمد دھلوی از مولوی سید کلب حسین لکھنؤ طبع کرشن نگر لاہور۔

دیباچہ مقبول ترجمہ

اُس انداز سے پڑھیں جیسی کہ ہم کو آپ حضرات سے پہنچی ہیں تو آیا ہم اس بیں گنہگار ہوتے ہیں فرمایا نہیں تم لوگ تو اُسی طرح پڑھو جیسے تم کو تعلیم دی جائے عنقریب وہ تو آئندہ آئے گا۔ جو تم کو (صحیح) تعلیم دیگا۔

قول صاحب تفسیر صافی اس حدیث میں آئندہ آنیوالے سے مراد جناب صاحب الامر علیہ السّلام ہیں۔

صاحب کتاب کافی باسناد خود سالم ابن سلمہ سے روایت کرتے ہیں اُن کا بیان ہے کہ میری موجودگی میں ایک شخص نے جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام کے حضور میں قرآن مجید کے کچھ الفاظ اس انداز سے پڑھے جس انداز سے عام لوگ نہیں پڑھتے تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اس قرأت سے باز رہو اور اُسی قرأت سے پڑھو جس طرح کہ عام لوگ پڑھتے ہیں۔ جب تک کہ قائم آل محمد کا زمانہ نہ آجائے اس لئے کہ جب اُن حضرت کا زمانہ آجائیگا تو کتاب خدا اپنی حد پر (یعنی جس شان سے نازل ہوئی تھی اسی طرح) پڑھی جائے گی اور وہ اس مصحف کو جاری فرماویں گے جیسے خود جناب علی مرتضےٰ نے اپنے دست مبارک سے لکھا تھا۔ نیز ان حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ جناب امیرالمؤمنین اُس کی کتابت سے فارغ ہوئے تھے تو اُسے لوگوں کے سامنے لائے تھے اور اُن سے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ یہ کتاب خدا اُسی ترتیب کے مطابق ہے جس طرح اللہ تعالےٰ نے اپنے بندہ اور اپنے رسول جناب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمائی۔ اور میں نے آنحضرت کے ارشاد کے موافق اُس کو ان دونوں دفینوں کے مابین جمع کر دیا ہے تو اُن لوگوں نے یہ جواب دیا کہ ہمارے پاس جو مصحف ہے اس میں بھی سارا قرآن موجود ہے ہمیں آپ کے جمع کئے ہوئے قرآن کی کوئی ضرورت نہیں۔ حضرت نے فرمایا۔ آگاہ رہو کہ آج کے بعد سے تم اس کو کبھی نہ دیکھو گے۔ میرے ذمہ اتنی ہی بات تھی کہ جب میں اس کو جمع کر چکوں تو تم کو اطلاع دے دوں۔ تاکہ تمہارا جی چاہے تو اُس کو پڑھ کر اس سے نفع حاصل کرو (اور نہ جی چاہے تو نہ سہی) اسی کتاب میں صاحب کتاب نے باسناد خود بزنطی سے روایت کی ہے وہ ذکر کرتے ہیں کہ جناب امام رضا علیہ السّلام نے مجھے ایک صحیفہ عنایت فرمایا اور یہ ارشاد کیا کہ اس میں نظر نہ ڈالیو۔ مگر میں نے اُسکو کھولا اور اُس میں سورۂ لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا کو پڑھا تو اس میں قریش کے ستر آدمیوں کے نام مع اُن کے باپوں کے نام کے لکھے پائے حضرت نے کسی شخص کو میرے پاس بھیجا اور یہ کہلا بھیجا کہ وہ مصحف ہمارے پاس واپس بھیجدو۔

تفسیر عیاشی میں جناب امام محمد باقر علیہ السّلام سے روایت ہے وہ حضرت فرماتے ہیں کہ اگر کتاب خدا کے معنی و مطالب میں بڑھایا اور گھٹایا نہ گیا ہوتا تو ہمارا حق کسی صاحب عقل پر پوشیدہ نہ رہتا اور جب ہمارا قائم ظاہر ہو کر گفتگو کرے گا تو قرآن مجید اس کی ہر بات کی تصدیق کرے گا۔ نیز اُسی تفسیر میں جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر قرآن مجید اُسی ترتیب سے پڑھا جاتا جس ترتیب سے کہ وہ نازل ہوا تھا تو تم ہمارے نام بھی اس میں پالیتے۔ نیز اُسی تفسیر میں انہی حضرت سے روایت ہے کہ قرآن مجید میں جو گزر گیا وہ بھی اور جو اب ہو رہا ہے وہ بھی ہے اور جو آئندہ ہونے والا ہے وہ بھی ہے اس میں آدمیوں کے نام بھی موجود تھے جو نکال ڈالے گئے اور اُس میں ایک ایک اسم سے اتنی مختلف صورتیں

تحریف قرآن کے بارہ میں کھلی صراحت

صراحة بينة عن عقيدة التحريف

AN EXPLANATION OF TAMPERING THE HOLY QURAN IN DETAIL.

مفتاح القرآن المعروف بہ دیباچہ ترجمہ مقبول احمد دھلوی از مولوی سید کلب حسین لکھنؤ طبع کرشن نگر لاہور۔

دیباچہ مقبول ترجمہ ۱۲۱

فرق نہ کر سکے۔ مکی کو مدنی سے الگ نہ جانے۔ شانِ نزول کے اسباب سے ناواقف ہو قرآن مجید میں جو ان مبہم ہیں وہ خواہ یکجائی ہوں یا علیحدہ علیحدہ اُن سے واقفیت نہ رکھتا ہو کتاب خدا میں علم قضا و قدر، تقدیم و تاخیر مبیّن وعمیق وظاہر و باطن ابتدا و انتہا ... وصل ... وصل متشابہ و متشابہ منہ جو جو ہیں ان سے کچھ لگاؤ نہ رکھتا ہو۔ آگے پیچھے کی آیتوں کو نہ جانتا ہو اُس صفت سے واقف نہ ہو جو پہلے والی چیز کی بیان ہو چکی ہے اور اس کی دلیل اس کے بعد والی سے معلوم ہوتی ہے۔ مؤکد و مؤکد منہ سے بے خبر ہو۔ مفصل عزیمت رخصت فرائض و احکام کے وقوع احرام و حلال ... کی وجہ سے ملحد گمراہ ہو گئے کچھ نہ کچھ سمجھتا ہو نہ اس سے واقف ہو کہ کس مقام کے الفاظ کا کس جگہ کے الفاظ سے تعلق ہے آیا ان کے معنی ماقبل پر محمول ہوتے ہیں یا مابعد پر۔ غرض جو ان چیزوں سے بے خبر ہو وہ نہ قرآن مجید کا عالم ہو سکتا ہے اور نہ اُس کا اہل اور جو شخص بغیر دلیل واضح کے ان قسموں کی معرفت کا مدعی ہو وہ ... اور اللہ کے رسول پر بہتان باندھنے والا قرار پائے گا اُس کا ٹھکانا جہنم ہوگا اور وہی سب سے بڑی بازگشت ہے ۔

چھٹا مقدمہ

قرآن مجید کے جمع ہونے کا بیان اور اُس میں معنوی تحریف ہونے کا ذکر اور یہ کہ اس میں کوئی کمی بیشی ہوئی ہے یا کچھ نہیں۔

علی ابن ابراہیم قمی نے اپنی تفسیر میں باسناد خود جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے وہ حضرت فرماتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب صلوات اللہ وسلامہ علیہ سے فرمایا تھا کہ یا علیؑ قرآن مجید سب کا سب میرے بستر کے پیچھے صحیفوں میں حریر اور کاغذات میں موجود ہے۔ تم اُس سب کو لیکر جمع کر لینا۔ اور اُس کو اس طرح ضائع نہ ہونے دینا جیسے یہودیوں نے توریت کو ضائع کر دیا تھا۔ پس علی مرتضیٰؑ تعمیل ارشاد پر کمربستہ ہو گئے اور اُس کو ایک زرد کپڑے میں جمع کر لیا۔ پھر اُس پر مہر لگا کر اپنے گھر لے گئے اور یہ اظہار کر دیا کہ جب تک میں اُس کو مطابق منشاء خدا و رسول جمع نہ کر لوں گا اُس وقت تک ردا نہ اوڑھوں گا ۔

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب تک جناب امیر علیہ السلام نے پورا قرآن مجید جمع نہ کر لیا۔ اگر کوئی شخص حضرت کی خدمت میں آتا۔ تو آپ بغیر چادر اوڑھے اور مجبوراً اُس سے ملنے کے لئے آجاتے کافی میں محمد ابن سلیمان نے یہ روایت کسی صحابی کے جناب امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے وہ صحابی ذکر کرتے ہیں کہ میں نے امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی میں آپ پر قربان ہو جاؤں ہم قرآن مجید کی کچھ آیتیں اس انداز سے سنتے ہیں جیسے ہمارے پاس نہیں ہیں اور ہم اسے اچھا بھی نہیں جانتے کہ ہم اُس کو

ذکاء الاذہان بجواب جلاء الاذہان

ہزار تمہاری دس ہماری
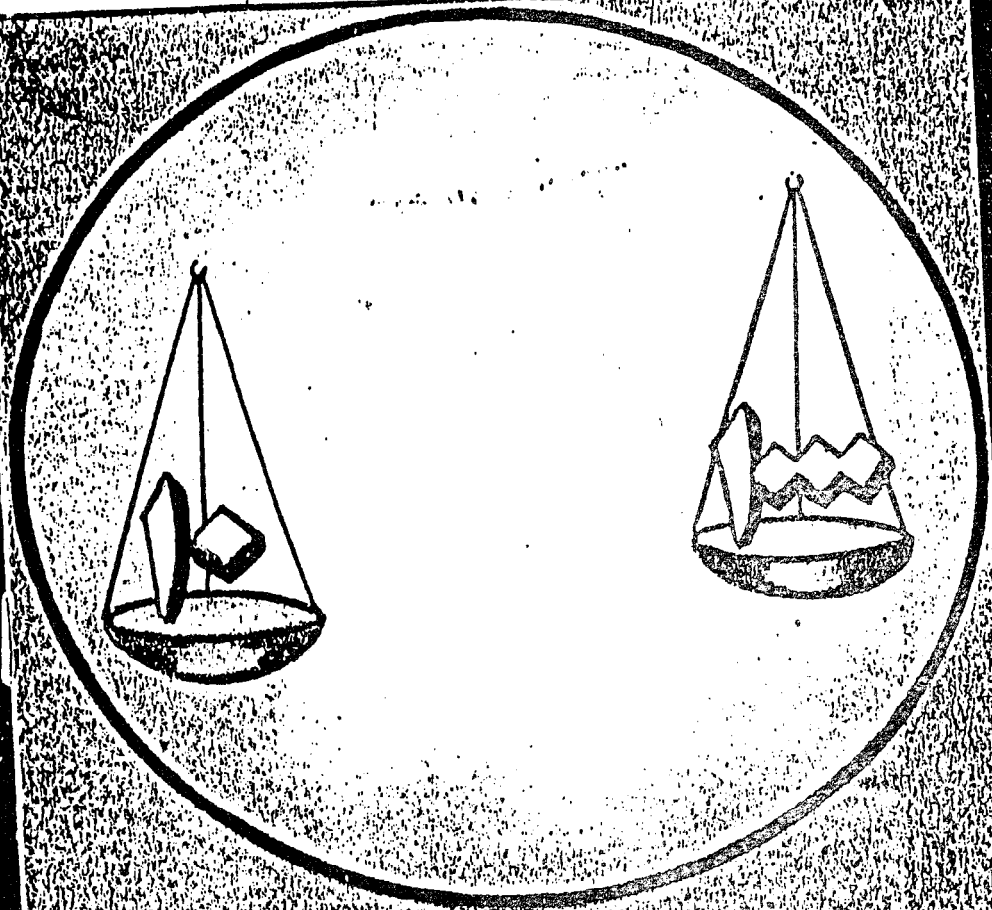
موجودہ قرآن رطب ویابس کا مجموعہ ہے
جب کہ اصل قرآن میں تو مملکت خداداد پاکستان تک کا ذکر ہے

القرآن الذی عند الناس مجموعة رطب ویابس ، مع ان والقرآن الاصلی یحتوی حتی علی المملکة الاسلامیة الباکستانیة ایضا

PAKISTAN IS MENTIONED IN THE ORIGINAL HOLY QURAN.
PRESENT QURAN IS MEANINGLESS.

مراآر تمہاری دس ہماری (ذکاء الاذہان بجواب جلاء ازہان) ۵۵۴ مصنف عبد الکریم مشتاق رحمت اللہ بک ایجنسی کراچی

موجود ہے وہ اُسی قرآن کی آیات ہیں مگر اِس کی ترتیب نزولی نہیں ہے اور
اِس میں حضور ؐ کی تعلیم کردہ تفسیر و تشریحات نہیں ہیں۔ جب ہم موجودہ قرآن مجید
کو خدا کا کلام تسلیم کرتے ہیں تو پھر ہمارے ایمان کے بارے میں شبہ کیوں ؟
ایمان کا نقص تو آپ کے مذہب میں پایا جاتا ہے جو صرف موجودہ کتاب کو ہی
کافی سمجھتے ہیں۔ اور اس کے اُس حصہ پر ایمان نہیں رکھتے ہیں جو ظاہر نہ ہوا۔
حالانکہ اقرار کرتے ہیں کہ اس کا بیشتر حصہ جاتا رہا ہے مگر اِس جانے والے
حصہ کو خدا کا کلام تسلیم نہیں کرتے بلکہ تکذیب کرکے غیر سالم قرآن پر ایمان
رکھتے ہیں۔ ہمارا ایمان تو ظاہر پر بھی ہے اور غائب پر بھی۔ لہٰذا ہم ۔ کامل الایمان
ہیں۔ جب آپ ظاہر پر ایمان رکھتے ہیں اور غیب کے منکر ہیں۔ اِس لئے آپ
ناقص الایمان ہیں جب آپ یہ دعوےٰ کرتے ہیں کہ آپ کا پورے قرآن پر ایمان
ہے تو اِس سے مُراد موجودہ قرآن ہوتا ہے۔ جب کہ دعوےٰ قرآن ہے کہ اس
میں ہر خشک و تر کا بیان موجود ہے جب کہ آپ کے اعتقاد کردہ مکمل قرآن میں دیگر
پاکستان کا ذکر نہیں مل پاتا مگر ہم جس پورے قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اُس میں جو کچھ
گزر چکا اور جو کچھ گزرنے والا ہے ہر امر کا بیان موجود ہے۔ اور وہ مکمل قرآن
اِس دنیا میں محافظ کی حفاظت میں موجود ہے جسے کہ غیر طاہر لوگ مَس نہیں کر سکتے
یہ قرآنی فیصلہ ہے آپ کے قرآن کی حفاظت کا یہ حال ہے اُسے ہر پاک و ناپاک
جس حالت میں چاہے چھو سکتا ہے اُس کے نسخوں میں اغلاط و سہویات کا امکان
ہے۔ اس میں آپ موجودہ مملکت خداداد پاکستان تک کا ذکر نہیں دکھلا سکتے ہیں
جب کہ ہمارا دعوےٰ ہے جو قرآن مجید کا نسخہ ہمارے امام کی حفاظت میں محفوظ
ہے اُس میں ہر وہ بات موجود ہے جو ہو چکی یا ہونے والی ہے۔ پس ہمارا ایمان
مکمل ہے اور آپ کا ناقص ہے کیونکہ آپ جزوی کلام کو مانتے ہیں اور بقیہ کلام کا
انکار کرتے ہیں جبکہ ہم جزوی و کلی کلام کے معتقد ہیں۔

اعتراض ۸۷۵ :۔ انصافی صدا میں ہے

انھم اثبتوا فی الکتاب انہوں نے قرآن مجید میں دو چیزیں

تأليف

فرات بن ابراهيم بن فرات الكوفي
احد علماء الحديث
في القرن الثالث

« التفسير القيم الذي طالما تشوقت لرؤيته
نفوس العلماء ضم (على صغر حجمه)
ما لم تضمه التفاسير الكبيرة مطابق تمام
المطابقة لأحاديث واخبار النبي والأئمة
عليهم الصلوة والسلام »

طبع في المطبعة الحيدرية بالنجف الأشرف

عقیدہ تحریف قرآن معنوی اعتبار سے قرآن کریم میں تحریف کا عقیدہ

عقيدة تحريف القران الكريم المعنوى

DOCTRINE OF TAMPERING HOLY QURAN.

تفسیر فرات الکوفی جلد سوئم تالیف فرات بن ابراہیم الکوفی المتوفی قرن ثالث (طبع نجف)

٣٧

والسلالة من اسماعيل والعترة الهادية من محمد به شرف شريفهم وبه استوجب الفضل على قومهم فاهل بيت محمد (ص) فينا كالسماء للرفوعة والارض للبسوطة والجبال للنصوبة والكعبة المستورة والشمس للشرقة والقمر السارى والنجوم الهادية والشجرة الزيتونة اضاء زيتها وبورك في زبدها « ع » وان منهم وصى آدم في علمه ومعدن العلم بتأويله وقائد الغر المحجلين محمد « ص » والصديق الاكبر علي بن ابى طالب « ع » الا ايتها الامة للتحيرة بعد نبيها « ص » اما والله لو قدمتم من قدم الله ورسوله واخرتم من اخر الله ورسوله ماعال ولي الله ولاطاش سهم من فرايض الله ولاتنازعت هذه الامة في شيء بعد نبيها « ص » الا وعلم ذلك عند اهل بيت نبيكم فذوقوا وبال ماكسبتم (وسيعلم الذين ظلموا اي منقلب ينقلبون)

« فرات » قال حدثنى احمد بن يحيى معنعنا عن الشعبي قال لما نزلت (قل تعالوا ندع ابنائنا وابنائكم ونسائنا ونسائكم وانفسنا وانفسكم) اخذ رسول الله (.ص) يتكاء على علي والحسن والحسين وتبعتهم فاطمة قال فقال هؤلاء ابنائنا وهذه نسائنا وهذا انفسنا فقال رجل لشريك يا ابا عبدالله (ان الذين يكتمون ما انزلنا من البينات والهدى) الى آخر الاية قال بلغهم كل شيء حتى الخنافس في جحرها ثم غضب شريك واستشاط وقال يامعافي فقال له رجل يقال له ابن المعمد يا ابا عبدالله انه لم يفتك فقال انت ابقع انما ارادنى تركت ذكر علي

(فرات) قال حدثني الحسين بن محمد بن مصعب معنعنا عن ابن عباس (رض) قال كان علي يقول في حيوة النبي (ص) ان الله يقول في كتابه (افان مات اوقتل انقلبتم على اعقابكم)والله لاننقلب على اعقابنا بعداذ هدانا الله والله لان مات اوقتل لاقاتلن على ماقاتل عليه ومن اولى به مني وانا اخوه ووارثه وابن عمه عليه السلام

(من سورة النساء) بسم الله الرحمن الرحيم

(قال فرات) بن ابراهيم الكوفي معنعنا عن زيد بن الحسن الانماطي قال سمعت محمد بن الحسن وهو يخطبنا بالمدينة يقول « اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولي الأمر منكم »قال الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر

« فرات » قال حدثنى سعيد بن حسن بن مالك معنعنا عن ابى مريم الانصاري قال كنا عند جعفر بن محمد (ع) فسأله ابان بن تغلب عن قول الله « اعبدوا الله ولا

آیت قرآنی کا غلط مفہوم

المفاهيم الخاطئة للآيات القرآنية

A WRONG MEANINGS OF QURANIC VERSES.

تفسیر فرات الکوفی جلد سوئم تالیف فرات بن ابراہیم الکوفی المتوفی قرن ثالث (طبع نجف)

۳۸

«فرات» قال حدثني الحسين معنعنا عن جعفر عن ابيه في قول الله «اليوم اكملت لكم دينكم وأتممت عليكم نعمتي» قال نزلت في علي «ع» خاصة دون الناس

«فرات» قال حدثني اسماعيل بن ابراهيم معنعنا عن محمد بن كعب القرطي قال كان النبي «ص» يتحارسه اصحابه فانزل الله «ياايها الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك وان لم تفعل فما بلغت رسالته والله يعصمك من الناس» فترك الحرس حين اخبره الله انه يعصمه من الناس

«فرات» قال حدثنا الحسين بن الحكم معنعنا عن عبدالله بن عطا قال كنت جالساً مع ابي جعفر «ع» قال اوحى الله الى رسول الله «ص» قل للناس من كنت مولاه فعلي مولاه فما بلغ بذلك وخاف الناس فاوحى الله اليه ياايها الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك وان لم تفعل فما بلغت رسالته والله يعصمك من الناس» فاخذ بيد علي «ع» يوم غدير خم فقال من كنت مولاه فعلي مولاه

«فرات» قال حدثني الحسين بن الحكم معنعنا عن ابن عباس «ياايها الناس اذكروا نعمة الله عليكم الى قوله فليتوكل المؤمنون» نزلت في رسول الله وعلي وزيره حين اتاهم يستعينهم في القبلتين

«فرات» قال حدثنا الحسين معنعنا عن ابي جعفر «ع» ان رسول الله «ص» كان ذات يوم في مسجد فمر مسكين فقال له رسول الله «ص» لعلي تصدق عليك بشيء قال نعم مررت برجل راكع فاعطاني خاتمه فاشار بيده فاذا هو علي «ع» فنزلت هذه الاية «انما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا الذين يقيمون الصلوة ويؤتون الزكوة وهم راكعون» فقال رسول الله «ص» هو وليكم بعدي

«فرات» قال حدثنا الحسين معنعنا عن ابن عباس في قوله «انما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا» نزلت في علي خاصة، وفي قوله يقول الله ورسوله والذين آمنوا علي بن ابي طالب وفي قوله ياايها الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك نزل في علي امر رسول الله «ص» ان يبلغ فيه فاخذ رسول الله «ص» بيد علي (ع) فقال من كنت مولاه فعلي مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وفي قوله ياايها الذين آمنوا لا تحرموا طيبات ما احل الله لكم الاية فنزلت في علي واصحابه منهم عثمان بن مظعون وعمار بن ياسر وسلمان حرموا على انفسهم الشهوات وهموا بالاخصاء

شیعہ

اور

تالیف

حجۃ الاسلام والمسلمین آقای علی میلانی ظلہ

ترجمہ : محمد افضل حیدری

ناشر

مصباح القرآن ٹرسٹ

۱۰۔ گنگارام بلڈنگ، شاہراہِ قائدِ اعظم، لاہور

تحریف قرآن کی مثالیں

امثلة التحريف فى القرآن الكريم .

EXAMPLES OF TAMPERING HOLY QURAN

شیعہ اور تحریف قرآن از آقای علی میلانی ترجمہ محمد افضل حیدر مصباح ٹرسٹ لاہور

۶۵

۲۔۔۔ امام جعفر الصادقؑ سے منقول ہے:

خداوند قدوس نے قرآن میں سات افراد کے نام نازل کیے تھے قریش نے چھ نام حذف کر دیے اور ایک ابولہب کا نام چھوڑ دیا۔ [1]

۳۔۔۔ ابن نباتہ کہتے ہیں کہ میں نے علیؑ سے سنا آپ فرما رہے تھے:

میں عجمیوں کے ساتھ اُن کے خیام میں مسجد کوفہ میں تھا، وہ لوگوں کو قرآن کی تعلیم ایسے دے رہے تھے جیسے وہ نازل کیا گیا تھا۔ تو میں نے عرض کی کہ اے امیر المومنین کیا ایسے نہیں جیسے نازل کیا گیا تھا؟ تو آپ نے فرمایا نہیں۔ اس سے ستر قریش اور ان کے آباؤ اجداد کے نام مٹا دیے گئے اور ابولہب کا نام اس لیے نہ مٹایا گیا تاکہ اس سے رسول خدا کو تکلیف پہنچائی جا سکے کیونکہ وہ آپ کا چچا تھا۔ [2]

۴۔۔۔ ابو بصیر امام جعفر الصادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ یہ آیت یوں نازل ہوئی:

من یطع اللہ و رسولہ ۔۔۔ فی ولایۃ علی و الائمۃ من بعدہ ۔۔۔ فقد فاز فوزاً عظیماً [3]

۵۔۔۔ جناب منخل امام جعفر الصادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

جناب جبرائیل پیغمبر اسلامؐ پر یہ آیت یوں لے کر نازل ہوئے:

یاایھا الذین اوتوا الکتاب آمنوا بما نزلنا۔ فی علی۔ نوراً مبیناً [4]

۶۔۔۔ عبداللہ بن سنان امام جعفر الصادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ یہ آیت ولقد عھدنا الی آدم من قبل کلمات فنسی یوں نازل ہوئی تھی کہ ولقد عھدنا الی آدم من قبل کلمات ۔ فی محمد و علی و فاطمۃ والحسن والحسین والائمۃ من ذریتھم ۔ فنسی۔ [5]

---

[1] رجال الکشی ص۲۴۷ بحار الانوار جلد ۹۲ ص۵۴

[2] الغیبۃ للنعمانی ص۳۱۸

[3] اصول کافی جلد ۱ ص۴۱۴

[4] اصول کافی جلد ۱ ص۴۱۷۔ [5] اصول کافی جلد ۱ ص۴۱۶

تحریف قرآن کی کھلی دلیل

الدلیل الواضح علی تحریف القرآن الکریم ۔

PROOF OF TAMPERING THE HOLY QURAN.

شیعہ اور تحریف قرآن از آقای علی میلانی ترجمہ محمد افضل حیدر مصباح ٹرسٹ لاہور

۶۴

۸۔۔۔ امام جعفر الصادقؑ سے مروی ہے :
قرآن کو اگر نازل شدہ انداز میں پڑھا جاتا تو اس میں کئی نام بھی لکھے جاتے ۔ [1]

۹۔۔۔ بزنطی کہتا ہے امام ابوالحسنؑ نے میری طرف ایک مصحف بھیجا اور کہا :
اس کو مت دیکھنا ۔ جونہی میں نے اس کو کھولا اور آیت (لم یکن الذین کفروا) پڑھی تو اس کے بعد قریش کے ستر افراد کے نام ان کے آباء و اجداد کے ناموں کے ساتھ مرقوم تھے ۔
پھر بزنطی کہتا ہے کہ امام نے میری طرف آدمی بھیجا اور کہا کہ مصحف لے کر میرے پاس آؤ ۔ [2]

۱۰۔۔۔ امام محمد باقرؑ سے مروی ہے :
جبرئیلؑ جناب ختمی المرتبت حضرت محمد مصطفیٰؐ پر آیت یوں لے کر نازل ہوئے کہ ۔
ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فی علی فأتوا بسورۃ من مثلہ ۔
ترجمہ : جو کچھ ہم نے اپنے بندے پر علیؑ کے بارے میں نازل کیا ہے اگر اس میں تمہیں شک ہے تو اس کی مثل کوئی سورہ لاؤ ۔ [3]

۱۱۔۔۔ عبداللہ بن سنان امام جعفر الصادقؑ سے نقل کرتے ہیں :
آپ نے فرمایا کہ جو شخص دنیا میں سورہ احزاب کو زیادہ تلاوت کرے گا روز قیامت محمد مصطفیٰؐ اور ان کی ازواج کے جوار میں ہوگا ۔ اور پھر فرمایا کہ سورہ احزاب میں قریش کے مرد و زن کے نقائص بیان کیے گئے ہیں ۔ اے ابن سنان ۔ سورہ احزاب نے عربوں میں قریش کی عورتوں کو رسوا کر دیا ۔ یہ سورہ احزاب سورۂ بقرہ سے بھی طویل تھی لیکن اس کو کم کر دیا گیا اور اس میں تحریف کر دی گئی ۔ [4]

---

[1] تفسیر عیاشی جلد ۱ صفحہ ۱۳
[2] اصول کافی جلد ۲ صفحہ ۶۳۱ بحار الانوار جلد ۹۲ صفحہ ۵۴
[3] اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۴۱۷
[4] ثواب الاعمال صفحہ ۱۰۰ بحار الانوار جلد ۹۲ صفحہ ۵۰

اہل تشیع کے نزدیک مکمل واصل قرآن کی تفصیل

تفصیل القرآن الاصلی والکامل عند الشیعة

A REAL AND COMPLETE TRANSLATION OF THE HOLY QURAAN BY SHIATE.

شیعہ اور تحریف قرآن از آقای علی میلانی ترجمہ محمد افضل حیدر مصباح ٹرسٹ لاہور

۶۱

ظاہراً تحریف پر دلالت کرتی ہیں موجود ہیں۔ بلکہ بعض بزرگان نے تحریف والی روایات کو بہت زیادہ قرار دیا للہٰذا تحریف کے قائل علماء اور انہی روایات سے استدلال کرنے والے بزرگان ان کو صحیح سمجھتے ہوئے ان کے ظواہر پر عمل کرتے ہیں۔

(۱) پس ضروری ہے کہ پہلے اُن روایات کو مع النصوص ذکر کیا جائے۔

(۲) پھر دیکھیں کہ وہ تحریف پر کس حد تک دلالت کرتی ہیں نیز کس طرح اُن کا جواب دیا جاسکتا ہے

(۳) اور آخر میں اُن راویانِ احادیث اور علماء کا تذکرہ کیا جائے جنہوں نے وقوعِ تحریف کے بارے میں تصریح فرمائی ہے۔

وہ اہم ترین احادیث جن پر تحریف کے قائل حضرات اعتماد کرتے ہیں مندرجہ ذیل ہیں

۱۔۔۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے امام باقر علیہ السلام سے سُنا وہ فرما رہے تھے:
لوگوں میں سے کذاب شخص کے علاوہ کوئی بھی یہ دعویٰ نہیں کرسکتا کہ جیسے قرآن نازل ہوا تھا ویسے ہی اس نے اُسے جمع کیا ہے ہاں علی ابن ابی طالبؑ اور ان کی اولادِ طاہرہ کے علاوہ کسی نے اُس کو جیسے نازل ہوا تھا ویسے ہی حفظ و جمع نہیں کیا۔ [۱]

۲۔۔۔ جابر کہتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا:
اوصیاء کے علاوہ کوئی شخص یہ دعویٰ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا کہ پورا قرآن ظاہراً و باطناً اُس کے پاس ہے۔ [۲]

۳۔۔۔ سالم بن سلمہ کہتے ہیں:
میں سُن رہا تھا ایک شخص نے امام جعفر الصادقؑ کے پاس قرآن کے چند حرف اُس طریقہ سے

---

[۱] اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۱۷۸ صفار نے بصائر الدرجات کے ص ۱۳ پر بھی ذکر کیا ہے۔

[۲] اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۱۷۸ صفار نے بصائر الدرجات کے ص ۲۱۳ پر بھی ذکر کیا ہے۔

قرآن کے تین ثلث ہیں - قرآن چار حصوں میں نازل ہوا
القرآن ثلاثة اثلاث ونزل القرآن فی اربعة أجزاء .

QURAN WAS ASCENDED IN FOUR PARTS, WHEREAS PRESENT QURAN IS CONSISTS OF THREE PARTS.

شیعہ اور تحریف قرآن از آقای علی میلانی ترجمہ محمد افضل حیدر مصباح ٹرسٹ لاہور

۶۲

ہٹ کر تلاوت کئے جس طریقہ پر عام لوگ تلاوت کرتے تھے تو امامؑ نے فرمایا۔

خاموش ہو جاؤ اور اس طرح قرأت نہ کرو بلکہ اُس طرح قرأت کرو جس طرح عام لوگ قرأت کرتے ہیں یہاں تک کہ امام زمانہ (عج) ظہور فرمائیں۔ اور جب قائم آلِ محمدؑ قیام کریں گے تو قرآن کو اپنی حد کے مطابق پڑھیں گے اور وہ مصحف نکالیں گے جسے علی ابن ابی طالبؑ نے لکھا تھا۔ پھر امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا کہ جب حضرت علیؑ اللہ کی کتاب کو جمع کر کے لکھ چکے تو لوگوں سے کہا کہ یہ کتابُ اللہ ویسے ہے جیسے پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰؐ پر نازل ہوئی اور اس کو میں نے دو گتوں (مجلد) کی صورت میں جمع کیا ہے۔ اور جب لوگوں نے یہ جواب دیا کہ ہمارے پاس مصحف ہے اور تمام قرآن اُس میں ہے ہمیں آپ کے جمع کردہ قرآن کی ضرورت نہیں تو حضرت علیؑ نے فرمایا کہ خدا کی قسم آج کے بعد اس کو نہ دیکھو گے البتہ یہ یاد رکھنا کہ علیؑ نے جمع کرنے کے بعد تم لوگوں کو مطلع کیا تھا تاکہ اسے پڑھو۔[1]

۴۔ میسرؒ امام محمد باقرؑ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

اگر قرآن میں کمی و زیادتی نہ ہوتی تو کسی صاحب عقل پر ہمارا حق مخفی نہ ہوتا۔ اور جب ہمارے قائم (حضرت امام مہدیؑ عج) ظہور کریں گے اور اس کو پڑھیں گے تو قرآن اُن کی تصدیق کرے گا۔[2]

۵۔ اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؑ کو یہ کہتے سنا:

قرآن کے تین ثلث ہیں۔

(۱) ایک ثلث ہمارے دشمنوں کے بارے میں

(۲) دوسرا ثلث سنن اور مثالیں ہیں ۔

(۳) تیسرا ثلث فرائض و احکام میں ہے۔[3]

امام جعفر الصادقؑ فرماتے ہیں کہ قرآن چار حصوں میں نازل ہوا۔

(۱) ایک حصے میں حلال کا ذکر۔

---

[1] اصولِ کافی جلد ۲ ص ۶۳۳

[2] تفسیر العیاشی جلد ۱ ص ۱۳

[3] اصولِ کافی جلد ۲ ص ۶۲۷

فروعات شیعہ
از افادات:
حضرت مبلغ اعظم
مولانا محمد اسماعیل
قدس سرہٗ
مؤلف و مرتب:
مولانا الحاج
ناصر حسین نجفی
ناشر: مبلغ اعظم الہدیٰ 22-B-5 سیٹلائٹ ٹاؤن
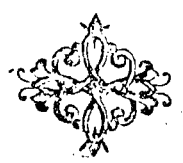
تحریف قرآن کا اعتراف اور صحابہؓ کرام پر من گھڑت الزام

الاعتراف بتحریف القرآن والاتہامات المخترعة على الصحابة

QURAN IS ALTERED CORRUPTED AND IN PERVERTED FORM. (SHIA BELIEF).

فتوحات شیعہ مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل ناشر مبلغ اعظم اکیڈمی 5R-22 سیٹلائٹ ٹاؤن خوشاب ۔

۱۲۹

لئے غلط ہیں کہ ان کو صحیح ماننے سے قرآن سے اعتماد اُٹھ جاتا ہے اور ھٰذا القرآن والعمل به متواتر اور حالانکہ قرآن کریم اور اس پر آئمہ طاہرین کا عمل کرنا تواتر سے ثابت ہے۔ لہٰذا ان کا تواتر معنوی عند المجلسی بھی غلط ثابت ہوا۔ باقی رہا آپ کا تفسیر فتح القدیر سے ان علیاً مولی المومنین کے نوٹ کو تفسیری کہنا۔ سو غلط ہے کیونکہ وہاں لفظ تفسیر نہیں۔ بلکہ لفظ قرأت موجود ہے اور تفسیر قرأت میں داخل نہیں۔ بلکہ وہاں تو صاف لکھا ہے کہ کنا نقرأ على عهد رسول الله یعنی ہم حضور رسالتمآبؐ کے زمانہ میں اس طرح اس آیت کو پڑھتے تھے۔ رہا :-

اصول کرخی کی نسبت آپ کا کہنا کہ عبارت کو کاٹ کر پیش کیا گیا ہے۔ یہ غلط ہے آپ ہی صحیح عبارت پیش کر دیجئے اور جواب دیجئے تاکہ عوام کو حق و باطل میں تمیز کرنے کی آسانی ہو اور اگر آپ کے پاس اصول کرخی نہیں تو ہم سے سنئے :-

ان كل آية تخالف قول اصحابنا فانها تحمل على النسخ ۔ اب فرمائیے کہ اس میں کونسا لفظ ہے جس کو کاٹا گیا ہے۔ اسکا صاف مطلب یہ ہوا کہ ہر وہ آیت جو ہمارے صحابہ کے قول کے خلاف ہو منسوخ سمجھی جائیگی جس کی مثال شارح نے صاف لکھی ہے کہ :-

بقوله تعالى ولرسوله ولذى القربى فى الآية ثبوت سهم ذوى القربى فى الغنيمة ونحن نقول تنسيخ ذالك باجماع الصحابة یعنی ولرسول ولذی القربیٰ کی آیت میں ذوی القربیٰ کے حصے کا ثبوت فی الغنیمة قرآن میں تو موجود ہے مگر ہم (اہل سنت) کہتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ ہوگئی ہے صحابہ کے اجماع سے۔

سبحان اللہ ! آپ کے صحابہ میں کتنی طاقت ہے کہ مل کر قرآنی آیات کو بھی منسوخ کر سکتے ہیں۔

نوٹ از مؤلف :- اجی وہ مل کر کیا نہ کر سکتے تھے۔ سب کچھ کر سکتے تھے مل کر اجماع سے قرآن کی آیات کو منسوخ کر سکتے تھے۔ مل کر اجماع سے [illegible] جناب سلام اللہ علیہا کو حق پدری سے محروم کر سکتے تھے اور مل کر اجماع سے ہی بنت رسول اکرمؐ کے دروازے پر لکڑیاں لا کر دھمکیاں دے سکتے تھے۔ بلکہ سچ پوچھو تو نواسۂ رسولؐ کے قتل کے منصوبے بھی تو اجماع ہی کے طفیل ظہور میں آئے۔

آل و اصحاب

قرآن پاک سے بے شمار آیات نکال دی گئیں

قد اخرجت آیات کثیرة من القرآن الکریم .

NUMEROUS QURANIC VERSES WERE TAKEN OUT FROM THE HOLY QURA'AN.

آل و اصحاب از حاجی سید اظہار حسین صوبہ بہار

ذکر خیر کر سکیں۔ اسی مضمون کی حدیث مسند احمد بن حنبل مطبوعہ مصر جلد ۶ صفحہ ۳۴ وغیرہ میں بھی ہے۔

پس جب حضرت ابوبکر کی صاحبزادی کی یہ حالت ہو تو اون کے قرآن کے مجموعہ میں حضرت علیؑ اور اونکی اولاد کا نام کیونکر رہ سکتا ہے۔

الحاصل جب اہل غرض نے قرآن میں آیتوں کو اپنی جگہ سے ہٹا دیا منافقین کے نام جو صاحب اختیار ہو گئے تھے یا اونکے جرگے اور قبیلہ کے تھے اونکو نکال ڈالا اور حضرت علیؑ کا نام جہاں تھا یا آل رسولؐ کا جہاں ذکر تھا اوسکو نکال ڈالا۔ یا اعراب بدل کر گول مول کر دیا تو اون کے تابعین کا دعویٰ کہ کسی آیت سے نہ حضرت علیؑ اور نہ اونکی اولاد کا پتہ چلتا ہے نمک بر جراحت پاشیدن کا مضمون ہے۔ اس پر اہل غرض دو اعتراض کر سکتے ہیں کہ اگر یہ سب صحیح ہے اور جامعین قرآن نے منافقین وغیرہ کا نام نکال ڈالا تو پھر ازواج نبیؐ کی مذمت کیونکر قرآن میں باقی رہ گئی خصوصاً حضرت عائشہ اور حفصہ کی مذمت کو سورہ تحریم میں سے کیوں کسی نے نہ نکال ڈالا۔

اور پھر جب انسان میں یہ سب قدرت تھی اور اُنھوں نے قرآن کے ساتھ وہ ترکیبیں کیں جو اوپر واضح کی گئی ہیں تو خدا کا وعدہ کہ انا لہ لحافظون کیا ہوا۔

اعتراض اول کا جواب کہ ازواج نبیؐ کا ذکر خیر قرآن پاک میں کیونکر رہ گیا ہے کہ اول مجموعہ جو قرآن کا خلافت حضرت ابوبکر میں بنایا گیا تھا غالباً اوس میں سے جیسے اور منافقین قریش اور ممدوحین بنی ہاشم کا نام نکالا گیا اوسی طرح ازواج کے متعلق کی آیتیں بھی نکال دی گئیں۔ اور یہ قرآن اور دوسرے قرآن جو دوسرے اصحاب نے جمع کیا تھا وہ خلافت سیوم تک اپنے اپنے حال پر چلے آئے۔ لیکن جب حضرت عثمان کا زمانہ آیا تو اونکو اور بھی

ذکار الاذہان بجواب جلاء الاذہان

ہزار تمہاری دس ہماری

مصنف

عبد الکریم مشتاق ادیب فاضل

شائع کردہ:-

رحمت اللہ بک ایجنسی (ناشران و تاجران کتب)

بمبئی بازار، نزد خوجہ مسجد و بڑا امام باڑہ، کھارادر، کراچی ۲

اصل قرآن مہدی کے پاس ہے ' موجودہ قرآن غیر اصل ہے

القرآن الاصلی عند المھدی ،

والقرآن الذی عند الناس لیس باصلی ۔

THE PRESENT QURA'AN IS ABRIDGED WHERE AS THE ORIGINAL QURA'AN IS KEPT BY IMAM MEHDI.

مرار تمہاری دس ہماری (ذکاء الاذھان بجواب جلاء ازھان) مصنف عبد الکریم مشتاق رحمت اللہ بک ایجنسی کراچی

۵۵۳

ہوا یا جس کا لکھ ہوا اسے بھی اللہ کا کلام مانتے ہیں جب کہ تم صرف موجود کو مانتے حاضر کو تسلیم کرتے ہو۔ اور غیب کے منکر بنتے ہو۔ قرآن تمہارا سالم ہوا یا ہمارا۔؟

○ اعتراض ۸۴: تفسیر صافی صنا میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ سے کہا کہ کیا اصلی قرآن کے ظہور کا وقت بھی معلوم ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا۔

نعم اذا اقام القائم من ولدی یظھرہٗ	ہاں جب میری اولاد میں سے امام مہدی اٹھیں گے تو اُس قرآن کو ظاہر کریں گے۔
(تفسیر صافی صنا سطر ۳۳)	

معلوم ہوا کہ حضرت مہدی والا قرآن اور ہے اور موجودہ قرآن اور ہے پس جس پر تمہارا ایمان ہے وہ موجود نہیں اور جو موجود ہے اس پر آپ حضرات کا ایمان نہیں تفصیلی جواب عنایت فرمائیں۔

جواب ۸۴: بلاشبہ جو نسخہ قرآن امام مہدی علیہ السلام کے پاس ہے وہ پورا ہے اس میں تمام منسوخ آیات اور موجودہ آیات اُسی ترتیب سے موجود ہیں جس طرح وحی کی گئیں اور تمام تفسیری نوٹ اور وضاحتیں اُس نسخہ میں ہیں اس میں حضور ص کی بیان کردہ مکمل تشریح موجود ہے اس میں ماضی حال اور مستقبل کی تمام باتیں موجود ہیں۔ اور وہ جامع نسخہ ہے کہ جس میں ہر خشک و تر کا بیان جمع ہوا ہے۔ اور آپ حضرات کا اس مطابق ترتیب نزولی قرآن پر ایمان نہیں ہے بلکہ صرف اس قرآن موجود پر ایمان ہے جس کا آپ ہی کے بقول کثیر حصہ جاتا رہا ہے یعنی آپ کا ایمان غیر سالم قرآن پر ہے اور ہمارا مکمل و سالم قرآن پر ایمان ہے جو اہلبیت ؑ سے جدا نہیں ہوا۔ اسی لئے زمانہ عدلیہ میں یہ قرآن ظاہر ہوگا۔ اور باطل کو مٹائے گا۔ اور خدا کی ضمانت کو ثابت کرے گا کہ اس میں ہر خشک و تر کا بیان ہے اور اسے کوئی غیر طاہر مس بھی نہیں کر سکتا ہے مگر صرف مطہرین اسے چھو سکتے ہیں۔ جب امام اس قرآن کو ظاہر کریں گے تو دُنیا سے باطل بھاگ اُٹھے گا۔ اور حق کا غلبہ آجائے گا۔ قرآن مجید جو اس وقت

اردو ترجمہ

حیات القلوب جلد سوم

در بیانِ امامت

مؤلفہ

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ

مترجمہ

مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزا پوری

ناشر

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی اندرون موچی دروازہ
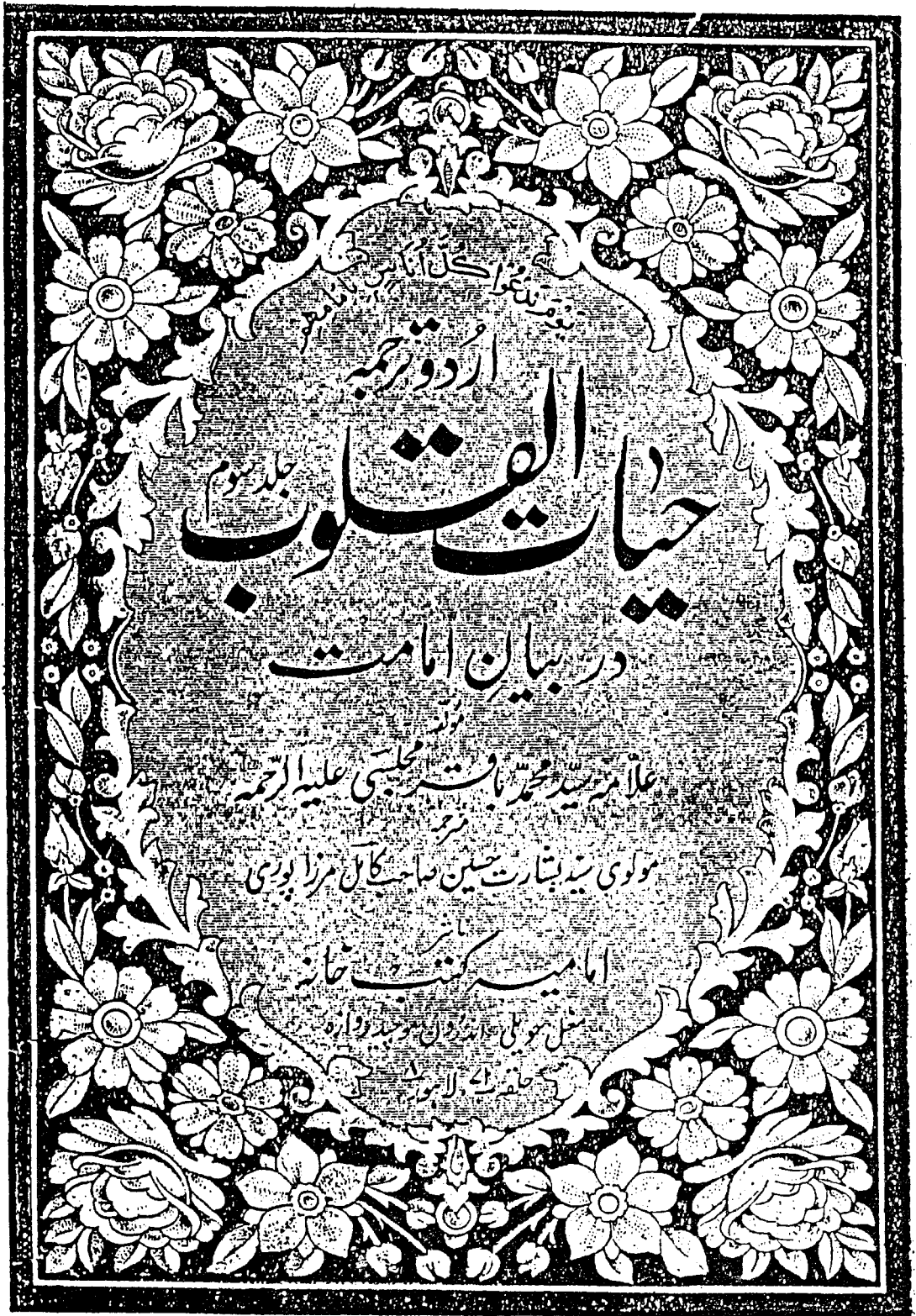
قرآنی آیات میں تبدیلی کا اعلان

الادعاء بالتبدیل فی الایات القرآنیه

A DECLARATION OF CHANGING QURANIC VERSES.

حیات القلوب جلد سوئم از محمد باقر مجلسی ناشر امامیہ کتب خانہ لاہور

ترجمہ حیات القلوب جلد سوم باب ۲ — ۱۲۳ — فصل ۵ بندوں میں اور آل ابراہیم میں برگزیدہ ائمہ ہیں

علی بن ابراہیمؒ نے تفسیر میں بیان کیا ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی ہے وآل ابراھیم وآل عمران وآل محمد علی العالمین۔ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن سے خارج کر دیا ہے۔
شیخ طوسیؒ نے مجالس میں بسند معتبر ابراہیم بن عبدالصمد سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت صادقؑ کو اس آیت کو اس طرح پڑھتے ہوئے سُنا ان اللہ اصطفیٰ آدم و نوحاً وآل ابراھیم وآل عمران وآل محمد علی العالمین یعنی آل محمد کو قرآن سے نکال دیا حضرت نے فرمایا کہ یہ آیت اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ کتاب تاویل الایات میں امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ وائے ہو ان لوگوں پر کہ جب آل ابراہیم و آل عمران کو یاد کرتے ہیں خوش ہوتے ہیں اور جب آل محمدؐ کو یاد کرتے ہیں تو ان کے قلوب مکدر ہو جاتے ہیں اُسی خدا کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے۔ اگر ان میں سے کسی نے ستر پیغمبروں کے مثل عمل کیا ہوگا تو خدا اس کے عمل کو قبول نہ کرے گا اگر اس کے نامہ عمل میں میری اور علی بن ابیطالب کی محبت و ولایت نہ ہو۔
ایضاً۔ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ میں حضرت امیرالمومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا ابا الحسن مجھ کو اس وصیت سے آگاہ فرمائیے جو آپ کو حضرت رسولؐ نے فرمائی ہے جناب امیرؑ نے فرمایا کہ بیشک خدا نے تمہارے لئے دین حق کو انتخاب کیا اور تمہارے لئے اسی کو پسند فرمایا اور تم پر اپنی نعمت تمام کی کیونکہ تم اس کے سب سے زیادہ مستحق اور اہل تھے اور بیشک خدا نے اپنے پیغمبرؐ کو وحی کی کہ وہ مجھ سے وصیت فرمائیں تو حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ اے علیؑ میری وصیت یاد رکھو میرے امان کی رعایت کرنا۔ میرے عہد کو وفا کرنا میرے وعدوں کو پورا کرنا میری سنت کو زندہ رکھنا۔ لوگوں کو میرے دین کی طرف دعوت دینا کیونکہ خداوند تعالیٰ نے مجھ کو برگزیدہ کیا اور پسند کیا تو مجھے اپنے بھائی موسیٰؑ کی دعا یاد آ گئی اور میں نے دعا کی کہ خداوندا میرے واسطے میرے اہل سے ایک وزیر قرار دے جس طرح جناب موسیٰؑ کے سے ہارون کو وزیر قرار دیا تھا تو خدا نے مجھے وحی فرمائی کہ علی کو میں نے تمہارا وزیر اور مددگار اور تمہارے بعد تمہارا خلیفہ

عقیدہ تحریف القرآن کا اعتراف اور توہین حضرت ابوبکرؓ

الاعتراف بعقيدة التحريف فى القرآن و اهانة ابى بكر

AN ACCEPTANCE OF THE BELIEF OF TAMPERING THE HOLY QURAN. INSULT OF HAZRAT ABU BAKR (RA)

حیات القلوب جلد دوم از باقر مجلسی مطبع نو لکشور

ترجمہ حیات القلوب جلد دوم ۸۳۲ اُنچاسواں باب۔ حجۃ الوداع اور اس سفر کے تمام حالات

میں تمہارے درمیان دو عظیم چیزیں چھوڑتا ہوں۔ جب تک اُس سے متمسک رہوگے اور اُن سے ہاتھ نہ اُٹھاؤگے ہرگز گمراہ نہ ہوگے وُہ دونوں خدا کی کتاب اور میری عترت ہے جو میرے اہلبیتؑ ہیں اور یہ دونوں تمہارے درمیان میرے خلیفہ ہیں اور یہ ایک دوسرے سے جُدا نہ ہوں گے جب تک میرے پاس حوض کوثر پر نہ پہنچیں پھر وہاں تم سے پُوچھوں گا کہ تم نے ان کی رعایت کیسی کی بیشک اُس روز چند اشخاص کو میرے حوض سے دُور کریں گے اور دفع کریں گے جس طرح لوگ اُونٹوں کو پانی پلاتے وقت اجنبی اُونٹوں کو حوض سے بھگا دیتے ہیں۔ اُس وقت اُن میں سے کچھ لوگ کہیں گے کہ مَیں فلاں اور مَیں فلاں ہوں۔ تو مَیں ان کے جواب میں کہوں گا کہ مَیں تم کو جانتا اور پہچانتا ہوں۔ تمہارے ناموں سے واقف ہوں۔ لیکن میرے بعد تم مُرتد ہوگئے اور دین سے نکل گئے تھے لہٰذا تمہارے لیئے خدا کی رحمت سے دُوری اور عذاب الہٰی سے نزدیکی ہو۔ یہ فرماکر حضرتؐ منبر سے نیچے آئے اور اپنے حجرۂ مقدسہ میں واپس تشریف لے گئے اور ابوبکر مدینہ میں پوشیدہ رہتے اور باہر نکلتے نہ تھے یہانتک کہ جناب رسُولِ خداؐ نے رحلت فرمائی اور انصار نے حقوقِ اہلبیتؑ رسالت سے انکار اور اُن کے حق کو جو خدا نے اُن کے لیئے مقرر فرمایا تھا غصب کرنے کے ارادہ کے سلسلہ میں کیا جو کچھ کیا اور یہی سبب ہُوا کہ دُوسرے منافقین نے خلافت غصب کرلی غرض رسُولؐ خدا کے ایک خلیفہ کے ساتھ یہ برتاؤ کیا اور دُوسرے کے ساتھ جو کتابِ خدا تھی تحریف کی اور تغیر و تبدل کیا اور جس طرح چاہا الٹ پلٹ کر دیا۔ اس روایت کے راوی انصاری سے حذیفہ نے کہا اے انصاری اس امرِ عظیم میں جو مَیں نے تم سے بیان کیا عبرت و نصیحت ہے اُس شخص کے لیئے جس کی خدا ہدایت کرنا چاہے۔ انصاری نے کہا مجھے اُس دُوسری جماعت کے لوگوں کے نام بتایئے جو صحیفہ کی تحریر میں شریک متفق تھے اور اُس پر اپنی گواہیاں ثبت کی تھیں۔ حذیفہ نے کہا وُہ ابوسفیان، عکرمہ بن ابی جہل، صفوان بن امیہ بن خلف، سعید بن العاص، خالد بن ولید، عیاش بن ابی ربیعہ، بشر بن سعید، سہیل بن عمر، حکیم بن تمام، صہیب بن سنان، ابوالاعور اسلمی، مطیع بن اسود بدری اور کچھ اور لوگ تھے جن کی تعداد اور نام بھول گیا ہوں۔ پھر اُس جوان انصاری نے کہا اے حذیفہؓ اصحابِ رسُولؐ میں اس گروہ کی کیسی قدر و منزلت تھی کہ ان کے سبب سے تمام صحابہ دین سے پھر گئے۔ حذیفہؓ نے کہا یہ لوگ قبیلوں کے سردار اور اُن کے بزرگ تھے اور اس جماعت کے ہر فرد کی تابع عظیم مخلوق تھی کہ لوگ اُن کی باتیں سُنتے اور اطاعت کرتے تھے اور اُن کے خبیث دلوں کی گہرائیوں میں ابوبکر کی محبت جاگزین تھی جس طرح بنی اسرائیل کے دلوں میں بچھڑے اور سامری کی محبت جگہ کیئے ہوئے تھی جیسا کہ خداوند عالم فرماتا ہے وَاُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ (آیت ۹۳ سورۂ بقرہ پ ۱) ان کی بے ایمانی کی وجہ سے بچھڑے کی محبت ان کے دلوں میں گھول کر پلا دی گئی یہانتک کہ بنی اسرائیل نے ہارونؑ کو چھوڑ دیا اور ان کو کمزور بنا دیا۔ پھر اُس سعادت مند جوان انصاری نے کہا کہ خداوند عالمین کی قسم کھاتا ہوں کہ میں ہمیشہ ان کو دشمن رکھوں گا اور ان سے اور ان کے کاموں سے خدا کے نزدیک بیزاری کا اظہار کرتا رہوں گا اور ہمیشہ حضرت امیرالمومنین کی خدمت میں رہوں گا تاکہ جلد مجھ کو شہادت نصیب ہو انشاء اللہ۔ پھر وُہ حذیفہ سے رخصت ہُوا اور جناب امیرؑ کی خدمت میں

مختصر ترجمہ و تعارف

فصل الخطاب

فی اثبات تحریف کتاب ربّ الارباب

للعلامة المرزا حسین بن محمد تقی النوری الطبرسی الشیعی الامامی

محمد الفاروقی النعمانی ـــــ رفیق دار المؤلفین کراتشی

ناشر مرکزیہ حزب الاسلام لاہور

حضرت علی کا قرآن حضرت ابو بکر اور عمرؓ نے رد کر دیا

جحدا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما من قرآن علی کرم اللہ تعالی وجہه

SHIEKHEEN (RA) REFUSED TO ACCEPT THAT QURAN WHICH WAS COMPILED BY HAZRAT ALI (RA)

مقدمہ　　۶۴　　بخطاب

کے سامنے رکھ دی جائیں تو کس میں قدرت ہے کہ انھیں اصل سلسلے کے مطابق مرتب کردے۔

پھر صحابہ تو ہر وقت رسولؐ کی خدمت میں موجود نہیں رہتے تھے اُن میں سے بہت سے حضرات بعد ہجرت اسلام لائے تھے اور قرآن اس کے پہلے سے نازل ہو رہا تھا۔ اُن میں زیادہ تر تجارت پیشہ اور کاروباری لوگ تھے اُن میں سے اکثر بس نماز میں پڑھنے بھر کے لیے جتنے قرآن کی ضرورت تھی، وہ یاد کرلیتے تھے۔ پورا قرآن ہر ایک آدمی کہاں یاد کرسکتا تھا چہ جائیکہ اُس کے آیات کی پوری ترتیب اور شانِ نزول۔ اس کے لیے ایسی ہستی کی ضرورت تھی جسے خاص طور پر خدا و رسولؐ کی طرف سے علم قرآن عطا ہوا ہو۔ جو آیات کی ترتیب اور شان و کیفیتِ نزول سے پورے طور پر مطلع ہو۔ یہ ذات حضرت علیؑ بن ابیطالبؑ کی تھی۔ جو خالق کی جانب سے اس فریضہ کو انجام دینے کے ذمہ دار تھے اور رسولؐ نے انہی کو تمام دینی امانتوں کا محافظ بنایا تھا۔ چنانچہ پیغمبرِ خدا کی ودیعتیں سب انھیں کے سپرد تھیں اور وہ قرآن کا مکتوبی ذخیرہ بھی تمام و کمال انہی کے پاس تھا اور رسالت مآبؐ نے آپ کے لیے اعلان فرمادیا تھا کہ عَلِیٌّ مَعَ الْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ مَعَ عَلِیٍّ "علیؑ قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن علیؑ کے ساتھ ہے"۔ اور اس سلسلے کا نام لے کر جس کی پہلی کڑی آپ تھے قرآن کے ساتھ مرکزِ تمسک قرار دیا تھا اس طرح کہ اِنِّی تَارِکٌ فِیکُمُ الثَّقَلَیْنِ کِتَابَ اللّٰہِ وَعِتْرَتِی اَھْلَبَیْتِی۔ مگر رسولؐ کی وفات کے بعد جب اقتدار اپنے مرکز سے ہٹا تو اربابِ اقتدار کے سیاسی مصالح اس کے متقاضی نہ تھے کہ قرآن کے ساتھ علیؑ ابن ابیطالبؑ کا نام ہر مسلمان کے ذہن پر نقش ہو۔ لہٰذا باوجودیکہ حضرت علیؑ ابن ابیطالبؑ نے سب سے مقدم یہی کام سمجھا اور اسے اس سرگرمی سے انجام دیا کہ قسم کھائی کہ ردا اپنے دوش پر نہ ڈالوں گا اس کا مطلب یہ ہے کہ گھر سے باہر نکل کر کہیں آؤں جاؤں گا نہیں جب تک قرآن کو کتابی صورت سے اس کی تنزیلی ترتیب کے مطابق جمع نہ کردوں۔ چنانچہ چند ہی روز میں آپ نے اس کام کو انجام دے دیا، مگر جب اُسے آپ نے اربابِ اقتدار کے سامنے پیش کیا تو وہاں سے اسے رد کر دیا گیا اور کہا، ہمیں اِس کی ضرورت نہیں ہے۔

آپ خاموشی کے ساتھ اپنے اس جمع کردہ صحف کو واپس لائے اور اپنے ذخیرۂ خاص میں محفوظ کردیا۔

المجلد الاول

من كتاب البرهان في تفسير القرآن

لمؤلفه

العلامة الثقة الثبت المحدث الخبير والناقد البصير

السيد هاشم بن السيد سليمان بن سيد اسماعيل بن سيد عبد الجواد الحسيني

البحراني التوبلي الكتكاني المتوفي في سنة ۱۱۰۷ او ۱۱۰۹ رضوان الله عليه

الطبعة الثانية

طبع على نفقة الصالح الوفي المخلص الصفي

خادم احاديث الائمة المعصومين

الحاج ابو القاسم بن محمد تقي

المشتهر بالسالك وفقه الله لمرضاته آمين

وقد قام على تصحيحه محمود بن جعفر الموسوي الزرندي

بمعاونة الثقة الصالح الشيخ نجم الله بن كريم الله التفرشي البازدهاني

تهران در چاپخانه آفتاب بطبع رسيد

قرآن بکری کھا گئی

اکلۃ الشاۃ قرآنا

QURAN WAS EATEN BY GOAT.

۳۸۔ فی بیان وقوع بعض التغیرات فی القرآن

صفحة فتحها فضائح القوم فوثب عمر و قال یا علی اردده فلا حاجة لنا فیه فاخذه علی علیہ السلام فانصرف ثم احضر زید بن ثابت وکان قاریاً للقرآن فقال ان علیاً جائنا بالقرآن و فیه فضائح المهاجرین و الانصار و قد اردنا ان تؤلف لنا القرآن و تسقط عنه ما کان فیه فضیحة و هتك للمهاجرین والانصار فاجابه زید الی ذلك ثم قال فان انا فرغت من القرآن علی ما سئلتم واظهر علیٌ القرآن الذی الفه الیس قد بطل کل ما عملتم؟ قال عمر فما الحیلة؟ قال زید انتم اعلم بالحیلة فقال عمر ما الحیلة دون ان نقتله و نستریح منه فدبروا فی قتله علی ید خالد بن الولید ولم یقدروا علی ذلك فلما استخلف عمر سئل علیاً علیہ السلام ان تدفع الیهم القرآن لیحرفوه فیما بینهم فقال یا ابا الحسن ان کنت جئت به الی ابی بکر فات به الینا حتی نجتمع علیه فقال علیہ السلام هیهات لیس الی ذلك سبیل انما جئت به الی ابی بکر لتقوم الحجة علیکم ولا تقولوا یوم القیمة انا کنا عن هذا غافلین او تقولوا ما جئتنا به ان القرآن الذی عندی لا یمسه الا المطهرون والاوصیاء من ولدی، فقال عمر فهل وقت لاظهاره معلوم؟ قال علی علیہ السلام نعم اذا قام القائم من ولدی یظهره ویحمل الناس علیه فیجری السنه به صلوات الله علیه .

و فی الکتاب المذکور عن کتاب سلیم عن عبدالله بن جعفر بن ابیطالب انه نقل کلاماً طویلا جری بینه و بین معویة فی محضر جماعة منهم الحسن بن علی علیهما السلام الی ان قال فقال الحسن علیہ السلام ان عمر ارسل الی ابی انی ارید ان اجمع القرآن و اکتبه فی مصحف فابعث الی بما کتبت من القرآن فاتاه و قال تضرب والله عنقی قبل ان یصل الیك، قال ولم؟ قال لان الله تعالی قال لا یمسه الا المطهرون قال ایای عنی ولم یعنك ولا اصحابك فغضب عمر و قال ان ابن ابیطالب یحسب ان احداً لیس عنده علم غیره، من کان یقرء شیئاً من القرآن فلیأتنی به فاذا جاء رجل و قرء شیئاً و قرء معه رجل آخر فیه کتبه و الا لم یکتبه ثم قال الحسن وقد قالو اضاع منه قرآن کثیر بل کذبوا والله بل هو مجموع محفوظ عند اهله ثم قال علیہ السلام ثم ان عمر امر قضاته وولاته ان اجتهدوا بآرائکم واقضوا بما ترون انه الحق فما یزال هو و ولاته قد وقعوا فی عظیمة فیخرجهم منها ابی لیحتج بما علیهم فتجتمع القضاة عند خلیفتهم و قد حکموا فی شیئی واحد بقضایا مختلفة فاجازها لهم لان الله تعالی لم یؤته الحکمة و فصل الخطاب الخبر .

و فی الکتاب المذکور ایضاً فی جملة احتجاج علی علیہ السلام علی جماعة من المهاجرین والانصار ان طلحة قال له فی جملة مسائله عنه یا ابا الحسن شیئی ارید ان اسئلك عنه رایتك خرجت بثوب مختوم، فقلت ایها الناس انی لم ازل مشتغلا برسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بغسله و تکفینه و دفنه ثم اشتغلت بکتاب الله حتی جمعته فهذا کتاب الله عندی مجموعاً لم یسقط منه حرف واحد ولم ار ذلك الذی کتبت و الفت و قد رایت عمراً بعث الیك ان ابعث به الی فابیت ان تفعل فدعی عمر بالناس فاذا شهد رجلان علی آیة کتبها و ان لم یشهد علیها غیر رجل واحد، رجاه فلم یکتب عمر، فقال عمر و انا اسمع انه قد قتل یوم الیمامة قوم کانوا یقرؤن قرآناً لا یقراه غیرهم فقد ذهب و قد جائت شاة الی صحیفة و کتاب یکتبون فاکلتها وذهب ما فیها والکاتب یومئذ عثمان و سمعت عمر واصحابه الذین الفوا ما کتبوا علی عهد عمر وعلی عهد عثمان یقولون ان الاحزاب کانت تعدل سورة البقرة وان النور نیف ومائة آیة والحجر تسعون و مائة آیة فما هذا و ما یمنعك یرحمك الله ان تخرج کتاب الله الی الناس وقد عهد عثمان حین اخذ ما الف عمر فجمع له الکتاب وحمل الناس علی قرائة واحدة فمزق مصحف ابن ابی کعب و ابن مسعود واحرقهما بالنار فقال له علی علیہ السلام یا طلحة ان کل آیة انزلها الله علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عندی باملاء رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و خط یدی و تأویل کل آیة انزلها الله علی محمد وکل حلال و حرام او حد او حکم او شیئی یحتاج الیه الامة الی یوم القیمة فهو عندی مکتوب باملاء رسول الله وخط یدی حتی ارش الخدش، قال طلحة کل شیئی من صغیرا وکبیرا و خاص او عام کان او یکون الی یوم القیمة فهو عندك مکتوب؟ قال نعم و سر ذلك ان رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسرّ الی فی مرضه مفتاح الف باب من العلم یفتح کل باب الف باب ولو ان الامة منذ قبض رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتبعونی واطاعونی لاکلوا من فوقهم و من تحت ارجلهم و ساق الحدیث الی ان قال ثم قال طلحة لا اریك یا ابا الحسن اجبتنی عما سئلتك عنه من امر القرآن الا تظهره للناس فقال یا طلحة عمداً کففت عن جوابك فاخبرنی عما کتب عمر وعثمان

الأنوار النعمانية

لمؤلفه

العالم العامل والكامل الباذل صدر الحكماء ورئيس العلماء

السيد نعمة الله الجزائري

طاب ثراه وجعل الجنة مثواه

المتوفى سنة ١١١٢

الجزء الثاني

منشورات
مؤسسة الأعلى للمطبوعات
بيروت - لبنان
ص ب : ٧١٢٠

اصل قرآن آج کے بعد ظہور مہدی تک نظر نہیں آئے گا۔ (اہل تشیع کا دعویٰ)

لا یری القرآن الاصلی بعد الیوم حتی یظہر (المہدی العاء اہل التشیع)

THE ORIGINAL QURAN IS CONCEALED AND WILL BE REVEALED BY IMAM MAHDI.

بها فى الصلوة ، و كيف حكمنا بأنّ الكلّ قد نزل به الروح ، فانّ هذا القول منهم رجوع عن التواتر

الخامس انّه قد استفاض فى الأخبار انّ القرآن كما أنزل لم يؤلّفه الاّ امير المؤمنين عليه السلام بوصيّة من النبىّ صلى الله عليه وآله ، فبقى بعد موته ستّة أشهر مشتغلا بجمعه ، فلمّا جمعه كما أنزل أتى به الى المتخلّفين بعد رسول الله صلى الله عليه وآله ؛ فقال لهم هذا كتاب الله كما أنزل فقال له عمر بن الخطّاب لاحاجة بنا اليك ولاالى قرآنك؛ عندنا قرآن كتبه عثمان فقال لهم علىّ عليه السلام لن تروه بعد هذا اليوم ولايراه أحد حتّى يظهر ولدى المهدىّ عليه السلام وفى ذلك القرآن زيادات كثير وهو خال من التحريف ؛ وذلك أنّ عثمان قدكان من كتّاب الوحى لمصلحة رآها صلى الله عليه وآله وهى ان لايكذبوه فى أمر القرآن بأن يقولوا انّه مفترى او انّه لم ينزل به الروح الأمين ، كما قاله أسلافهم ، بل قالوهم ايضا ، و كذلك جعل

☆ التنزيل على إن النقص بعد النزول الى الارض فيكون القرآن قسمين قسم قرئه النبى ص على الناس و كتبوه وظهر بينهم وقام به الاعجاز وقسم اخفاه ولم يظهر عليه احد سوى امير المومنين عليه السلام ثم منه الى باقى الائمة الطاهرين ع وهو الآن محفوظ عند صاحب الزمان جعلت فداه ا ه

وهذه كلمات قيمة صادرة عن شخصية عظيمة بارزة فى العالم الاسلامى وتنبئى عن علم متدفق وعقل كامل ورأى رزين واذا كان صاحبها رئيسا للاسلام ومن اكبر اساطين الدين كما يعبر عنه الشيخ الاعظم الانصارى قدس سره فى تصانيفه كما فى الرسائل والمكاسب (بعض الاساطين) وهكذا يكون المرجع الدينى الاكبر اذا اجتمع فيه العقل والعلم والعمل ويظهر من آخر كلامه ان مانزل من القرآن بطريق الاعجاز وما هو المعجز الباقى الى آخر الدهر هو ما قرأه النبى ص على الناس وهو مابين الدفتين ولم ينقص منه شئى . فلو اردنا ايراد كلمات علمائنا الامامية ونقل اقوالهم فى هذا المقام لطال الكلام بل يحتاج ذلك الى تأليف مستقل ولااحتياج لنا الى نقل الاقوال باكثر من ذلك فانه غير خفى على القارى الخبير ان علماء الامامية قديماً وحديثا ذهبوا الى القول بعدم النقصان فى القرآن الكريم الا شر ذمة قليلة من الاخباريين ومن اغتر بكلامهم من غيرهم وصرح بما ذكرناه جمع من مشايخنا واساتذتنا الاكابر كشيخنا الامام كاشف الغطاء (ره) فى كتابه اصل الشيعة ☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ

القرآن المبین مع تفسیر المتقین

کا

مقدمہ

الموسوم بہ

روح القرآن

مصنفہ و مولفہ

تاج المتکلمین نجم الواعظین مورخ یگانہ محقق زمانہ حضرت فخر العلماء جناب مولانا مولوی السید نجم الحسن صاحب قبلہ کراروی!

واعظ مدرسۃ الواعظین لکھنؤ، ناظم اعلیٰ شیعہ مجلس علماء پاکستان

مطبوعہ انصاف پبلشنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور

تحریف کے قائلین شیعہ مفسرین کے نام

اسماء المسفرین الشعۃ القائلین بالتحریف القرآن۔

NAMES OF SHIA SCHOLARS WHO BELIEVES THAT THE HOLY QURAN IS INTERPOLATED AND PERVERTED..

۶۱

تحریف کے قائلین شیعہ مفسرین کے نام اور قرآنی غلط تاویل کرنے والے

۱۔ میثم تمار
۶۰ ہجری میں بقول شیعہ ابن زیاد کے کہنے پر قتل ہوا۔

۲۔ سیعد ابن حیرا ابن ہشام
یہ حجاج کے حکم پر قتل ہوئے۔

۳۔ ابو صالح میزان البصری
کتاب الشیعہ و فنون ان کا انتقال دوسری صدی میں ہوا۔

۴۔ جابر بن برید جعفی
اس نے تفسیر ۱۲۸ میں انتقال ہوا۔

۵۔ عطیہ کوفی
پانچ جلدوں میں تفسیر لکھی۔

۶۔ رداسی محمد حسن ابن ابی سادہ
معانی القرآن

۷۔ ابان ابن تعلب
غریب القرآن لکھی۔

۸۔ محمد ابن سائب بن بشر کلبی
انہوں نے تفسیر لکھی۔

۹۔ ابو بصیر یحیی بن قاسم اسدی
ان کی کتاب علم تفسیر کے نام سے مشہور ہوئی وقار نمبر ۱۵۰

۱۰۔ محمد بن علی ابی شیعہ حلبی
اس نے بھی اپنے علم کے جوہر دکھائے۔

۱۱۔ منخل ابن جمیل اسدی کوفی
تفسیر قران لکھی۔

۱۲۔ معلی بن محمد بصری
کتاب الایمان کتاب الدلائل کتاب الکفر کتاب سیرۃ القائم لکھیں۔

۶۲

۱۳۔ ھشام بن سالم کوفی
اس نے قرآن کی تاویلات تبدیل کیں۔

۱۴۔ حمزہ بن حبیب زیارت کوفی
قرائت کی کتاب لکھی متشابہ لقران لکھی

۱۵۔ علی بن ابی حمزہ بطائنی
یہ آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔

۱۶۔ عبداللہ ابن عبدالرحمٰن الاصم سمعی البصری
انہوں نے ناسخ و لمسوخ کتاب لکھی۔

۱۷۔ جابر بن صبان
کتاب تفسیر لکھی۔

۱۸۔ عیسیٰ بن داود التجار کوفی
کتاب تفسیر لکھی۔

۱۹۔ کسائی علی بن حمزہ
معانی القرآن لکھی۔

۲۰۔ یونس بن عبدالرحمٰن
اس نے شیعہ مذہب پہ بے شمار کتابیں لکھی ہیں۔ وفات ۲۰۸

۲۱۔ حسن ابن محبوب ابو علی مراد
کتاب تفسیر لکھی۔

۲۲۔ محمد بن خالد برقی
کتاب تسریل و تعبیر لکھی۔

۲۳۔ حسن بن علی فضال
کتاب الناسخ و المنسوخ لکھی۔

۲۴۔ دارم ابن قیسہ تمیمی

۲۵۔ ابو عبداللہ محمد بن عمرو اقدی

۶۳

اس نے منخب التواریخ لکھی۔

۲۶۔ صائب کلبی
تفسیر القرآن لکھی ہے۔

۲۷۔ حسن بن سعد حماد کوفی
کتاب تفسیر

۲۸۔ حسین بن سعید بن حماد
کتاب تفسیر قرآن

۲۹۔ علی بن اسباط کوفی
کتاب تفسیر قرآن

۳۰۔ علی بن فہریار الاھوزی
کتاب تفسیر قرآن چالیس کتابیں لکھی ہیں حرف القرآن

۳۱۔ عبداللہ ابن صلت ابو طالب قمی
تفسیر القرآن

۳۲۔ ابو العباس مبرو محمد بن یزید ازری
کتاب اعراب القرآن۔ الحروف فی معانی القرآن و الموف معانیہ

۳۳۔ احمد بن محمد بن عیسیٰ اشعری قمی
کتاب الناسخ و المسوخ

۳۴۔ محمد بن اورسہ ابو جعفر قمی
کتاب کا نام نہیں ہے۔

۳۵۔ علی بن حسن بن علی بن فضال
یہ تیس کتابوں کے مصنف ہیں۔

۳۶۔ حسن بن خالد برقی۔
حسن عسکری کے افادات لکھے۔

۳۷۔ محمد بن ابی القاسم ابن عبید اللہ ابن عمران
کتاب تفسیر

۶۴

۳۸۔ سعد ابن عبداللہ ابن ابی خلف اشعری قمی
ناسخ القرآن و منسوخ و محکمہ و متشابہ تحریر کی ہیں۔
۳۹۔ احمد بن صبیح ابو عبداللہ اسدی کوفی
اس نے نجاشی اور مجوسی کی تحریروں کے مطابق نوارد تصنیف کی
۴۰۔ عیاشی محمد بن مسعود بن محمد بن عیاش
سلمی سمرقندی۔ اس کی تفسیر عیاشی مشہور ہے۔
۴۱۔ علی بن ابراہیم قمی
کتاب ناسخ المنسوخ کلینی ابن بابویہ اس کے شاگرد تھے۔
۴۲۔ قرات بن ابراہیم کوفی
تفسیر قرآن
۴۳۔ محمد بن علی شلغمانی
کتاب نعم القرآن
۴۴۔ ابن حجام محمد بن عباس بن علی ابن مروان
ابن ماہیار ابو عبداللہ بزاز۔ کتابیں تاویل مانزل فی النجا تاویل ما نزل فی شعیم تفسیر
کبیر
۴۵۔ علی ابن حسین بن موسی بن بابویہ قمی
شیخ صدوق محمد بن بابویہ کے والد۔ کتاب التفسیر
۴۶۔ ابو بکر صولی محمد بن یحیی
کتاب الشامل فی علم القرآن
۴۷۔ نعمانی محمد بن ابراہیم بن جعفر
کتاب غیبت تفسیر نعمانی
۴۸۔ حسن بن وسی نوبختی
متشابہ القرآن
۴۹۔ مفید محمد بن محمد نعمان بغدادی
کتاب البیان فی تالیف القرآن فاسلواہل ذکر دلائل القران کتاب البیان عن غلط

۶۸

قطرب فی القرآن

۵۰۔ سید رتی محمد بن لطین موسوی
نہج البلاغہ کی تالیف کی حقائق تسریل مجازات القرآن

۵۱۔ محمد بن احمد وزیر عمیدی
متشابہ القرآن انتزاعات القرآن

۵۲۔ سید المرتضیٰ علی بن یسن الموسوی
تفسیر سورۃ الحمد تفسیر سورۃ بقرۃ

۵۳۔ محمد بن حسن الحوسی
تفسیرا لتیسان فی علوم القرآن

۵۴۔ علامہ کرا جکی ابو الفتح محمد بن علی بن عثمان بن علی۔
الراشد المنتخب من غرار القوائد کنز لفوائد

۵۵۔ اسماعیل ابن علی بن حسین سلمان
دس جلدوں میں تفسیر لکھی البنیان فی تفسیر القرآن

۵۶۔ سید ضیاء الدین ابو رضا فضل اللہ
ابن علی حسنی راوندی۔ علم تفسیر میں ایک کتاب الکافی

۵۷۔ شیخ جمال الدین ابو لفتوح رازی
ان کی تفسیر روض الجنان و روح الجنان

۵۸۔ ابو علی فضل ابن حسین بن فضل لجرسی
تفسیر مجمع البیان۔ جوامع الجامع الکاف من تفسیرا لکشاف

۵۹۔ سعد بن ہبتہ اللہ بن حسن
کتاب فقہ القرآن لکھی۔

۶۰۔ محمد بن ادریس عجلی حلی
مصنف سرائر

۶۱۔ محمد بن حسین نیشاپوری
کتاب التنویر فی معانی التفسیر

۶۶

۶۲۔ شیخ رشید الدین محمد بن علی ابن شہدی

کتاب المناقب۔ کتاب الانساب و النزول علی مذہب آل رسول کتاب متشابہ القرآن

۶۳۔ علامہ حسن بن یوسف ابن مطہر حلی

نہج الایمان فی تفسیر القرآن کتاب التجرید

۶۴۔ قطب الدین محمد بن محمد رازی

تفسیر کشاف پر حاشیہ لکھا ہے۔

۶۵۔ مقداد بن عبداللہ سیوری حلی اسدی۔

کنز العرفان فی فقہ القرآن

۶۶۔ جمال الدین احمد ابن عبداللہ ابن سعید المتوج المعروف ابن متوج بحرانی

ایک مطول النہایہ فی تفسیر الخمس مایہ

۶۷۔ بہاء الدین علی ابن غیاث الدین بن عبدالکریم بن عبدالحمید حسینی

اس نے تفسیر کشاف پر آٹھ سو اعتراض کئے تیسان اعتراف صاحب کشعاف لکھی۔

۶۸۔ شاہ دکنی طاہر شاہ

حیدر آباد میں شیعہ کو مضبوط کیا بیضاوی شریف پر حاشیہ لکھا۔

۶۹۔ ابو الغنائم عبدالرزاق کاشانی

کتاب التاویلات لکھی

۷۰۔ علی بن حسن زواری

ترجمۃ الخواص اور قرآن کا فارسی میں ترجمہ کیا۔

۷۱۔ ملاں فتح اللہ کاشانی

تفسیر منہج الصادقین اور خلاصۃ المنہج

۷۲۔ ملا احمد بن محمد مقدس اردبیلی

زبدۃ البیان

۷۳۔ ملا خلیل قزوینی

۶۷

.رح اصول کافی

۷۴۔ سید حسن خلخالی
تفسیر بیعاوی پر حاشیہ لکھا

۷۵۔ قاضی نور اللہ شوستری
احقاق الحق و مجالس المومنین وغیرہ

۷۶۔ مرزا محمد استر آبادی
مصنف رجال کبیر

۷۷۔ محمد بن زین العابدین حسین استر آبادی
ترجمۃ الخواص

۷۸۔ احمد بن زین الدین علوی
لطائف غیبی

۷۹۔ معزالدین اور ستانی ابن ظہر الدیر

۸۰۔ میر میراں حسینی
سورۃ ھل اتی کی تفسیر کی

۸۱۔ شیخ بہاؤ الدین عاملی
عروۃ الوثقی۔ عین الحیوۃ تفسیر بیعادی پر حاشیہ

۸۲۔ تاج الدین حسن بن محمد اصفہانی
بحر مواج

۸۳۔ صدر الدین شیرازی
اصول کافی کی شرح لکھی۔

۸۴۔ ملاں محسن کاشانی
تفسیر صافی تفسیر اصفی تنویر المذاہب

۸۵۔ فخر الدین طریحی
غواض القرآن۔ نزہتہ المناظر و سرور

۸۶۔ حسین ابن شہاب الدین قاندار

۶۸

۸۷۔ ابن حسین عاملی کرکی
تفسیر بیضاوی پر حاشیہ لکھا۔

۸۸۔ شرف الدین علی حسین استر آبادی
تاویل الایات لکھی۔

۸۹۔ سید ہاشم بحرینی
مدینہ المعار لکھی۔

۹۰۔ شیخ جوار بغدادی بن سعد اللہ
مسالک الا فہام لکھی۔

۹۱۔ شیخ عبد علی بن جمعہ عروسی
نور الثقلین چار جلدوں میں ہے۔

۹۲۔ شیخ عبد علی ابن رحمہ جو تیری
تفسیر بیضاوی پر حاشیہ لکھا ہے۔

۹۳۔ شیخ عبد القاہر بن عبد بن رجب
مسالک المرام فی مسلک مسالک الافہام منتخب التفاسیر بھی لکھی۔

۹۴۔ فرح اللہ بن محمد بن درویش بن محمد بن حسین بن حماد ابن اکبر حویزی
تذکرۃ الحیوان

۹۵۔ محمد حسین بن محمد قمی
اعیان شیعہ

۹۶۔ شیخ علی بن شیخ حسین کربلائی
انوار الہدایہ

۹۷۔ نعمت اللہ الجزائری
انوار نعمانیہ قرآن کے متعلق العقور ولرجان

۹۸۔ امیر ابراہیم بن معصوم قزوینی
تحصیل الاطمینان فی شرح زبدۃ البیان

۹۹۔ شیخ سلیمان ابن عبد اللہ ماخوری بحرینی

۶۹

تفسیر البرہان پانچ جلدوں میں لکھی۔

۱۰۰۔ بہاؤ الدین محمد بن محمد باقر حسین مختاری نابینائی
بسیط تفسیر لکھی۔

۱۰۱۔ محمد حیدر موسوی عاملی
تفسیر آیات الاحکام

۱۰۲۔ ملاں ابو الحسن شریف ختونی عاملی
مواۃ الانوار اور کثیر القوائد

۱۰۳۔ ملاں محمد اسماعیل قانوئی
زبدۃ البیان

۱۰۴۔ شیخ محمد رضا ابن محمد امین ہمدانی
کتاب اعیان شیعہ الا النظم فی تفسیر القرآن

۱۰۵۔ دلدار علی لکھنؤ میں شیعہ کا پہلا جمعہ
اسی نے پڑھایا اور قرآن پاک کا ترجمہ دو جلدوں میں شائع کیا۔

۱۰۶۔ دلدار علی نصیر آبادی
توضیح مجید

۱۰۷۔ مفتی محمد قلی نیشاپوری کشوری
تقریب الاحکام

۱۰۸۔ عبداللہ شیر کاظمی
جوہر ثمین فی تفسیر القرآن المبین

۱۰۹۔ محمد تقی ابن العلماء
ینابیع الانوار تین جلد

۱۱۰۔ محمد بن سلیمان تنکابنی
قصص العلماء

۱۱۱۔ ملا محمد تقی ہائری
مشکلات القرآن

۱۱۲۔ سید مہدی
آیات الاصول
۱۱۳۔ علی محمد
احسن القصص انوار الانظار
۱۱۴۔ عمار علی
عمدۃ البیان
۱۱۵۔ محمد حسین اصفہانی نجفی
ھداۃ المسترشدین
۱۱۶۔ ابو القاسم قمی لاہوری
لوامع التنزیل
۱۱۷۔ علی مائری
لومع التنزیل ۲۷ جلدوں میں
۱۱۸۔ محمد علی قائم الدین
ازہا التنزیل
۱۱۹۔ احمد حسین امروہی
رق منشور
۱۲۰۔ سید محمد ہارون زنگی پوری
توحید القرآن امامتہ القرآن علوم القرآن لکھیں
۱۲۱۔ محمد حسین بن محمد خلیل شیرازی
تفسیر بیضاوی تفسیر کشاف پر حاشیہ لکھا ہے۔
۱۲۲۔ شیخ اصغر علی
البرھان کی طرح اس نے بھی تفسیر بالماثور لکھی۔
۱۲۳۔ مرزا ابراہیم ابن ملا شیرازی
شرح لحہ اور تفسیر عروۃ لوتقی
۱۲۴۔ ابراہیم بن محمد بن سعید ثقفی

ئے

یہ خطرناک شیعہ ہے اس نے کتاب الغارات کتاب المغازی کتاب السقیفہ مقتل عثمان کتاب الشوری کتاب الجمل کتاب الصفین مقتل علی مقتل حسین۔ اخبار المختار۔ کتاب فدک کتاب الامامتہ کتاب التاریخ جامعہ کبیر فقہ اصفہان میں واصل ہوئے ۱۰۸۳

۱۲۵۔ ابو الحسن علی بن موسی بن جعفر بن طاؤس حسنی ملی

کتاب اقبال لہوف شرح نہج البلاغہ مج الدعوات مصباح الزائر ربیع شیعہ طرائف۔ فرج المهموم سعد السعود۔ امان الاخطار۔ فتح لاابواب وروع الواقیعہ اسباب انزول عمل للیمعہ لکھیں۔

۱۲۶۔ ابو خلقیہ مغربی لقمان بن عبداللہ بن محمد بن منصور مالکی امامی

دعاء الاسلام۔ اختلاف اصول المذاہب کتاب اخبار ردالمہ اربع۔ کتاب المناقب والثالب کتاب الاقتصار۔ اساس التاویل

۱۲۷۔ ابو عبداللہ احمد بن محمد بن عبیداللہ ابن حسین جوھری بغدادی

الاشتمال علی معرفتہ الرجال اخبار جابر جعفری

۱۲۸۔ علامہ محمد تقی مجلسی ابن مقصود علی

روضۃ المتقین۔ شرح من الا یحضرہ لفقیہ شرح صحیفہ کاملہ۔ حدیقتہ المتقین

۱۲۹۔ ناصر الحق ابو محمد حسن بن علی

کتاب الامامتہ۔ کتاب الفرک کتاب موالید لائمہ کتاب تفسیر کبیر۔

۱۳۰۔ ملاں جعفر استر آبادی طہرانی

انیس الواعظین۔ انیس التراحدین شفاء الصدور شرح زیارت عاشورہ مدائن العلوم۔ مصباح الہدی۔ فلک المشحون مشاکل القرآن۔ ۱۲۶۳ میں واصل ہوا۔

۱۳۱۔ جلال الدین بن طریحی

شرح نوئد صمدیہ۔ شرح فخریہ۔ شرح مباد الاصول

۱۳۲۔ زیرک حسین ابن مومن حسین امروہی

مظفر نامہ۔ رضیہ رقیہ۔ معین القراء ذخیرۃ الحامدین۔ ثمرہ المکاشفہ

۱۳۳۔ علی بن خلف بن مطلب بن حیدر

نور المبین دیوان اشعار۔ ذخیرۃ النقال۔ نکت البیان تفسیر القرآن

۱۴۲ء

۱۳۴۔ ابو محمد علی بن محمد بن علی بن یونس عاملی
نجدا لفلاح۔ زبدۃ البیان۔ مجمع البیان
۱۳۵۔ محسن بن حسین بن احمد نیشا پوری
اعجاز القرآن
۱۳۶۔ مفتی محمد عباس شوشتری
تفسیر و واضح القران۔ منابر الاسلام شمع المجالس
۱۳۷۔ یعقوب کلینی
کافی شیعہ مشہور کتاب ہے۔
۱۳۸۔ باقر مجلسی
بحار الانوار۔ مراۃ العقول۔ حیاۃ القلوب حق الیقین۔ جلاء لعیون : المتقین۔ عین الحیات اور زاد المعاد ۱۱۱ میں واصل جہنم ہوا۔
۱۳۹۔ مقبول احمد دھلوی
ترجمہ مقبول مشہور ہے۔
۱۴۰۔ عبدالجلیل مارہروی
ترجمہ فرمان علی مشہور ہے۔
۱۴۱۔ رضی رنگی پوری
تفسیر رضی
۱۴۲۔ امداد حسین کاظمی
فتح تفسیر بالرائے تصنیف کی ہے۔

ان ایک سو بتالیس شیعہ نام نہاد مفسروں نے قرآن کریم کے ترجمہ کو اپ ذہنوں کے مطابق ڈھال کر اسلام کے نام پر دھوکہ دیا ہے۔ قرآن جیسی سچی جھوٹ اور دجل فریب کی بھینٹ چڑھانے کی پوری کوشش کی ترجمہ بدلا معا آیات کو ناسخ منسوخ کے جھمیلے میں ڈال دیا سورتوں کے نزول میں تفرقہ ڈالا حروف کو بدل دیا انسانیت کو پریشان کیا گیا قرآنی آیات میں شکوک پیدا کئے گئے اور

تفسیر فصل الخطاب

جلد اوّل

مصنّفہ:
الحاج سید العلماء [illegible] سید علی نقی النقوی مجتہد لکھنوی

تحریف قرآن قائلین کے نام

اسماء القائلین بتحریف القرآن

قائلین تحریف قرآن کے نام

شیعہ ملا ــــ حسین نوری ــــ نے فصل الخطاب میں ان شیعہ علماء اور مجتہدین کی ایک بڑی فہرست پیش کی ہے۔ جو تحریف قران کے قائل ہیں مگر اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے صرف چند نام پیش کئے جاتے ہیں۔

۱ الشیخ الجلیل علی بن ابراہیم قمی۔ المتوفی بعد ۳۰۷ ہجری
۲ ثقۃ الاسلام محمد بن یعقوب کلینی المتوفی ۳۲۹ ہجری
۳ الثقۃ الجلیل محمد بن الحسن الصفار المتوفی ۲۹۰ ہجری
۴ الثقہ محمد بن ابراہیم النعمانی شاگرد کلینی
۵ الثقۃ الجلیل سعد بن عبداللہ قمی المتوفی ۳۰۱ ہجری
۶ السید علی بن احمد الکوفی المتوفی ۳۵۲ ہجری
۷ الشیخ الجلیل محمد بن مسعود العیاشی قرن ثالث
۸ الشیخ فرات بن ابراہیم الکوفی ؍ ؍
۹ الثقۃ النقہ محمد بن العباس الماہیار (یہ تلعکبری المتوفی ۳۸۵ ہجری کا استاد ہے)
۱۰ شیخ متکلمین ابوسہل اسماعیل نوبخت (بفتح النون وسکون الواو)
۱۱ شیخ الجلیل ابواسحاق ابراہیم بن نو بخت
۱۲ رئیس الطائفہ ابو القاسم حسین بن لوح سفیر ثالث المتوفی ۳۲۶ ہجری
۱۳ العالم الفاضل المتکلم حاجب بن لیث بن سراج
۱۴ الثقۃ الجلیل الاقدم فضل بن شاذان (توفی فی ایام حسن عسکری)
۱۵ الشیخ الجلیل محمد بن حسن الشیبانی
۱۶ الشیخ الثقہ احمد بن محمد بن خالد برقی المتوفی ۲۷۴ ہجری
۱۷ الشیخ محمد بن خالد برقی (من اصحاب علی رضا)
۱۸ الشیخ الثقہ علی بن حسن بن فضال (من اصحاب حسن عسکری)
۱۹ الشیخ محمد بن حسن صیرفی (من اصحاب جعفر صادق)
۲۰ الشیخ احمد بن محمد بن سیار
۲۱ شیخ حسن بن سلیمان حلی (معاصر ابن فہد حلی المتوفی ۸۴۱ ہجری)

(حقوق ترجمہ و تالیف محفوظ ہیں)

یٰاَیُّہَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْکُمْ مَّوْعِظَۃٌ

ھٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَھُدًی وَّمَوْعِظَۃٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ

اِنَّہٗ لَقُرْاٰنٌ کَرِیْمٌ فِیْ کِتٰبٍ مَّکْنُوْنٍ

قرآن مجید مترجم

لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَہَّرُوْنَ

الحمد للہ کہ ترجمہ بامحاورہ جسکی محبان اہلبیت کو مدت سے آرزو تھی مع فوائد
تفسیری مطابق مذہب اہل بیت از مستفادات دقیقہ شناس رموز قرآنی متکلم و
مناظر لاثانی جناب مولانا مولوی حکیم سید مقبول احمد صاحب دہلوی اعلی اللہ مقامہ
بحسن اہتمام و سعی لاکلام حاجی آغا نثار احمد صاحب کربلائی
و مشہدی دہلوی۔

ربع مکان
افتخار بکڈپو دھرم چند بلڈنگ سٹریٹ کرشن نگر لاہور

بار پنجم — استقلال پریس لاہور — تعداد ۱۰۰۰

مرتدین نے قرآن پاک تبدیل کر دیا

تغیر المرتدون فی القرآن الکریم ۔

RENEGADES CHANGED THE ORIGINAL HOLY QURA'AN.

قرآن مجید مترجم ترجمہ مولوی مقبول دھلوی افتخار بک ڈپو کرشن نگر لاہور بار پنجم استقلال پریس لاہور

حٰمٓ ۲۶ | ۱۰۱۱ | محمد ۴۷

وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ﴿٨﴾ ذَٰلِكَ

جو لوگ کافر ہو گئے ہیں پس انکے لئے ہلاکت ہے اور انکے اعمال باطل کر دیگا۔ یہ اس لئے کہ

بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ﴿٩﴾ أَفَلَمْ يَسِيرُوا

اللہ نے جو کچھ اتارا اس سے انہوں نے نفرت کی پس اسنے بھی انکے اعمال اکارت کر دئے۔ کیا وہ

فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ

لوگ زمین میں نہیں چلے پھرے کہ دیکھ لیتے کہ جو لوگ اُنسے پہلے تھے اُنکا انجام کیسا ہوا

دَمَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلِلْكَافِرِينَ أَمْثَالُهَا ﴿١٠﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ مَوْلَى

اللہ نے انکو ہلاک کر دیا اور کافروں کیلئے بھی ویسے ہی انجام ہیں۔ یہ اسلئے کہ اللہ اُن لوگوں کا

الَّذِينَ آمَنُوا وَأَنَّ الْكَافِرِينَ لَا مَوْلَىٰ لَهُمْ ﴿١١﴾ إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ

مددگار ہے جو ایمان لائے اور کافروں کا مددگار کوئی بھی نہیں یقیناً اللہ اُن لوگوں کو

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا

جو ایمان لے آئے اور انہوں نے نیک عمل کئے ایسی جنتوں میں داخل کریگا جن کے نیچے

الْأَنْهَارُ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَتَمَتَّعُونَ وَيَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ

ندیاں بہتی ہیں اور جو لوگ کافر ہو گئے وہ (دنیا میں) اسی طرح نفع اٹھا لینگے جیسے چوپائے

وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ﴿١٢﴾ وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ هِيَ أَشَدُّ قُوَّةً مِّن

چر چگ لیتے ہیں اور (آخرت میں) آتش (دوزخ) انکا ٹھکانا ہوگا۔ اور کتنی ہی بستیاں تمہاری

قَرْيَتِكَ الَّتِي أَخْرَجَتْكَ أَهْلَكْنَاهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ﴿١٣﴾ أَفَمَن

اس بستی سے جس نے تمکو نکال باہر کیا قوت میں بہت زیادہ تھیں ہمنے انکو ہلاک کر دیا پھر انکا

منزل ۶

ع ۱۱ / ۵

لہ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ ۔ تفسیر قمی میں جناب امام محمد باقر سے منقول ہے کہ جبرئیل امین نے جناب رسولِ خدا کو یہ آیت یوں پہنچائی تھی ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ فِي عَلِيٍّ مگر مرتدین نے نام اڑا دیا۔ پس اُسکا نتیجہ بھگتیں گے جو آگے بیان فرمایا ہے فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ۔۱۲

لہ يَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ تفسیر قمی میں ہے کہ اسکا یہ مطلب ہے کہ آیا انہوں نے گزشتہ اُمتوں کے حالات پر غور نہیں کیا جنکو خدا تعالے نے ہلاک کیا اور عذاب دیا ۔۱۲

لہ وَلِلْكَافِرِينَ أَمْثَالُهَا ۔ تفسیر قمی میں ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ کافر ہو گئے اور علی کے بارے میں جو کچھ اللہ نے نازل کیا تھا اُس کے منکر رہے تو اُن کو ہلاکت و عذاب ایسا دیا جائیگا جیسا کہ پہلی اُمتوں کو دیا جا چکا ہے ۔۱۲ لہ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا ۔ تفسیر قمی میں ہے کہ الَّذِينَ آمَنُوا سے تو وہ لوگ مراد ہیں۔ جو امامت جناب امیر المومنین پر قائم رہے اور تفسیر صافی میں ہے کہ مَوْلَى کے معنی ہیں انکے دشمنوں کے برخلاف اُن کی نصرت کرنیوالا ۔۱۲۔ ۵ وَأَنَّ الْكَافِرِينَ لَا مَوْلَىٰ لَهُمْ ۔ تفسیر صافی میں ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ اُنکے عذاب کا دفع کرنیوالا کوئی نہ ہوگا۔ یہ آیت خدا تعالے کے اس قول کے خلاف نہیں ہے ثُمَّ رُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ (دیکھو صفحہ ۲۶۰ سطر ۵) اس لئے کہ اسمیں مولٰی کے معنی مالک کے ہیں (اور یہاں بلا دفع کرنیوالے کے) ۔۱۲ ۔

عقیدہ تحریف قرآن کا اقرار

الاقرار بعقيدة تحريف القرآن الكريم ·

BELIEF OF TAMPERING THE HOLY QURAN.

قرآن مجید مترجم ترجمہ مولوی مقبول دھلوی افتخار بک ڈپو کرشن نگر لاہور بار پنجم استقلال پریس لاہور

[illegible]

لہ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ۔ تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ تمہاری یہ آگ بحیثیت حرارت جہنم کی آگ سے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور اس پر بھی ستر مرتبہ پانی سے بجھائی گئی ہے اور اگر ایسا نہ ہوا ہوتا تو کسی آدمی کی یہ قدرت نہ تھی کہ اُسے بجھا سکتا۔ اور قیامت کے دن یہ آگ آتش جہنم پر رکھی جائیگی تو ایسی سخت آواز سے چیخے گی کہ کوئی مقرب فرشتہ اور کوئی مرسل نبی ایسا باقی نہ رہیگا جو اُسکی چیخ سے گھبرا کر اپنے اپنے گھٹنوں کے بل کھڑا نہ ہو جائے ۱۲۔ سلہ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۔ تفسیر مجمع البیان اور الصافی میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت نے حکم دیا کہ اس ذکر کو تم اپنے رکوع کے لئے قرار دو ۱۲۔ سلہ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ تفسیر مجمع البیان میں جناب امام محمد باقر اور جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ ستاروں کا گرنا شیاطین کیلئے ... ہے اور مجرم (اپنی بریت کے لئے) اس کی قسم کھایا کرتے تھے۔ پس خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ جس قسم کو تم عظیم الشان سمجھتے ہو میں بھی وہی قسم کھاتا ہوں۔ نیز ایک ... میں عبد اللہ ابن عباس سے یہ بھی وارد ہوا ہے کہ ایک معنی اسکے یہ ہیں کہ میں نزولِ قرآن مجید کی قسم کھاتا ہوں کیونکہ یہ قرآن مجید متفرق طور پر قطعاً قطعاً اور نجماً نجماً نازل ہوا ہے۔ کافی میں جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جاہلیت کے زمانے والے ستاروں کے ٹوٹنے کی قسم کھایا کرتے تھے اور جو اُن کی قسم کھاتا تھا اُسکا معاملہ عظیم الشان سمجھا جاتا تھا۔ پس خدا تعالیٰ نے کہا کہ میں بھی اُسی کی قسم کھاتا ہوں ۱۲۔ سکہ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ۔ من لا یحضرہ الفقیہ میں جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ اس سے مراد وہ قسم ہے جو کوئی شخص گناہ سے اپنی برأت کے لئے کھائے۔ بیشک وہ اللہ کے نزدیک بہت بڑی ہے ۱۲۔ سکہ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ۔ تفسیر صافی میں ہے کہ کریم کے لفظی معنی ہیں بہت نفع پہنچانیوالا۔ اور معاد و معاش کی اصلاح کے لئے جن جن علوم کی ضرورت ہے اُن سب کے اصول پر حاوی ہونیوالا ۱۲۔

تال فما خطبکم ۲۷ ۱۰۷۰ [illegible] الواقعۃ ۵۶

ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا

اُتارا ہے یا ہم اُتارنے والے ہیں؟ اگر ہم چاہتے تو اُسکو کڑوا کھاری کردیتے پھر

فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ﴿۷۱﴾

تم شکر کیوں نہیں ادا کرتے؟ آیا تم نے اُس آگ کے بارے میں بھی غور کیا ہے جسے تم سلگاتے ہو۔

ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿۷۲﴾ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا

کیا اُسکے (ایندھن کے) درخت کو تم نے پیدا کیا ہے یا ہم پیدا کرنیوالے ہیں؟ ہم نے اُسکو آتش جہنم

تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿۷۳﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ

کا) یاد دلانیوالا اور جنگل کے رہنے والوں کیلئے نفع کی چیز قرار دیا ہے۔ پس اے رسول تم اپنے

الْعَظِيْمِ ﴿۷۴﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿۷۵﴾ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ

عظمت والے خدا کے نام کی تسبیح پڑھو۔ پس قسم ہے ستاروں کے گرنے کی جگہ کی اور اگر تم سمجھو تو یہ قسم

لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿۷۶﴾ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿۷۷﴾ فِيْ كِتٰبٍ

بہت ہی بڑی ہے۔ بیشک نفع دینے والا قرآن (مجید) ضرور پوشیدہ نوشتہ

مَّكْنُوْنٍ ﴿۷۸﴾ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿۷۹﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ

میں ہے جسکو سوائے اُن لوگوں کے جو پاک کردیئے گئے ہیں کوئی چھوتا ہی نہیں۔ تمام عالموں کے پروردگار

رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿۸۱﴾

کی طرف سے اُتارا ہوا ہے۔ کیا تم اِسی بات کے متعلق کاہلی کرتے ہو؟

وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ

اور اپنی روزی کا شکریہ اِسی بات کو قرار دیتے ہو کہ جھٹلایا کرو۔ پھر اُسوقت تمہارا قابو کیوں نہیں

اُسے تو سوائے مطہروں کے یعنی اُن اوصیاء کے جو میری اولاد سے ہونگے ... باقی بر صفحہ ۱۰۷۱ منزل ۷

لہ لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۔ تہذیب الاحکام میں جناب امام موسیٰ کاظم سے منقول ہے کہ مصحف کو ناپاکی کی حالت میں نہ چھوا جائے اور جنب ہونیکی حالت میں نہ چھوا جائے اور نہ لٹکایا جائے نہ اُسکی ڈوری چھوئی جائے اور نہ اُسکے اوراق۔ اور متعلقاً اسلئے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۔ احتجاج طبرسی میں ہے کہ جب جناب عمر (ابوبکر کی طرح) خلیفہ بنائے گئے تو اُنھنے

[illegible]

(سرورق ! اُس عہد کے عام انسان کی حالتِ زار)

قرآن حکیم کیلئے کفریہ کلمات سیدنا ابو ابکر صدیق رضی اللہ عنہ کی توہین اور قرآن کریم میں عقیدہ تحریف کا اقرار

الكلمات الكفرية حول القرآن الكريم ، واهانة سيدنا ابى بكر بصديق . والاعتراف بعقيدة التحريف فى القرآن الكريم .

UN ISLAMIC VIEWS ABOUT HOLY QURAN AND REVILE OF HAZRAT ABU BAKR رضی اللہ عنہ

شیخ سقیفہ از علی اکبر شاہ کراچی

(۱۳۸)

کہ ایسا ہوا اور ہمارے سامنے ایک ایسا قرآن آیا کہ جس سے عام قاری فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔ اِسے قرآن فہمی کے لئے ان مفسرین کی کتابوں کی طرف دیکھنا پڑتا ہے کہ جو نزولِ قرآن کے بہت بعد دنیا میں تشریف لائے، حالانکہ قرآن جیسی کتاب کو تو آسان سے آسان بنا کر پیش کرنا چاہیئے تھا مگر زید سے یہ نہ ہو سکا۔ ان میں تو بس اتنی ہی قابلیت تھی کہ آیاتِ قرآنی کو تلاش کریں اور تصدیق کے بعد انہیں جمع کرتے جائیں اور خود خلیفہ کو بھی اس بات کا شعور نہیں تھا کہ اسلام کی بہتری کے لئے ایسا قرآن مرتب ہونا چاہیئے کہ آنے والی نسلیں قرآن کو اچھی طرح سمجھ سکیں اور اس کی تفسیر و تاویل میں غلطی نہ کریں۔ سچی بات تو یہ ہے کہ انہیں اسلام سے اتنی دلچسپی ہی نہ تھی کہ وہ اس انداز سے سوچتے اور اگر سوچتے بھی تو یہ کام زید بن ثابت یا اور کسی صحابی کے بس کا نہ تھا اور جس کے بس کا تھا (یعنی علی ابن ابی طالب علیہ السلام) اس سے یہ کام نہیں لیا جا سکتا تھا اس میں بڑی مصلحتیں تھیں مگر جناب علی بن ابی طالب نے یہ کام بذاتِ خود کیا کیونکہ ان کے دل کو لگی تھی۔ انہیں رسول اللہ نے کل ایمان کہا تھا اور کہا تھا کہ علی قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن علی کے ساتھ ہے۔ رسول اللہ کے اس دنیا سے رخصت ہوتے ہی علی بن ابی طالب قرآن کی ترتیب اور تفسیر کے کام میں لگ گئے اور جب یہ قرآن مکمل ہو گیا تو اِسے خلیفہ اوّل کے پاس لائے مگر خلیفہ نے اِسے قبول نہ کیا۔ آپ خاموش گردن جھکائے واپس چلے آئے مگر اتنا کہتے آئے کہ اب تم اِسے قیامت تک نہ دیکھ سکو گے افسوس کہ جناب ابوبکر کی مصلحتوں کے سبب دنیا اس علمی خزانے سے محروم ہو گئی۔ جناب علی مرتضیٰ کے مرتب کردہ قرآن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کا متن موجودہ قرآن کے متن سے مختلف نہیں تھا اور فرق یہ تھا کہ جناب علی مرتضیٰ نے قرآن کو تنزیل کے مطابق مرتب کیا تھا اور تفسیری نوٹس تحریر فرماتے تھے لہٰذا ان کا مرتب کیا ہوا قرآن اِن خامیوں سے پاک تھا کہ جن کا تذکرہ ہم موجودہ قرآن کے حوالے سے کر چکے ہیں۔

مصحف علی کے بارے میں مفسرین کی رائے:۔

جلال الدین سیوطی الاتقان جلد ۱ صـ۶۲ پر تحریر فرماتے ہیں کہ جناب علی ابن ابی طالب

تأليف

أبي منصور أحمد بن علي بن أبي طالب الطبرسي

من علماء القرن السادس

تعليقات وملاحظات

السيد محمد باقر الموسوي الخرسان

الجزء الأول

جامعین قرآن نے قرآن میں کفر کے ستون کھڑے کر دیے

اقام جامعین القرآن دعائم الکفر فی کتاب اللّٰہ

THE MAIN COMPILERS OF THE QURA'AN INTERPOLATED, CHANGED, CORRUPTED AND PERVERTED THE HOLY QURAN.

الاحتجاج الطبرسی جلد اول تالیف ابی منصور احمد بن علی ابی طالب الطبرسی المتوفی قرن سادس (طبع نجف)

إحتجاجه (ع) في آي متشابهة ٢٥٧

وعند ذلك يؤيده الله بجنود لم تروها، ويظهر دين نبيه (ص) - على يديه - على الدين كلّه ولو كره المشركون.

— وأما ما ذكرته من الخطاب الدال على تهجين النبي (ص)، والازراء به، والتأنيب له، مع ما أظهره الله تعالى في كتابه من تفضيله إياه على سائر أنبيائه فان الله عز وجل جعل لكلّ نبي عدواً من المشركين، كما قال في كتابه وبحسب جلالة منزلة نبينا (ص) عند ربه، كذلك عظم محنته لعدوه الذي عاد منه في شقاقه ونفاقه كل أذى ومشقة لدفع نبوته وتكذيبه إياه وسعيه في مكارهه وقصده لنقض كل ما أبرمه، واجتهاده ومن مالأه على كفره وعناده ونفاقه والحاده في إبطال دعواه وتغيير ملته ومخالفته سنته، ولم ير شيئاً أبلغ في تمام كيده من تنفيرهم عن موالاة وصيه، وإيحاشهم منه وصدهم عنه وإغرائهم بعداوته، والقصد لتغيير الكتاب الذي جاء به، وإسقاط ما فيه من فضل ذوي الفضل وكفر ذوي الكفر منه وممن وافقه على ظلمه، وبغيه وشركه.

ولقد علم الله ذلك منهم فقال: ﴿إنَّ الذين يلحدون في آياتنا لا يخفون علينا﴾ وقال: ﴿يريدون أن يبدلوا كلام الله﴾ ولقد أحضروا الكتاب كملاً مشتملاً على التأويل والتنزيل، والمحكم والمتشابه والناسخ والمنسوخ لم يسقط منه: حرف الف ولا لام، فلما وقفوا على ما بينه الله من: أسماء أهل الحق والباطل، وأن ذلك إن ظهر نقص ما عهدوه قالوا: لا حاجة لنا فيه، نحن مستغنون عنه بما عندنا وكذلك قال: ﴿فنبذوه وراء ظهورهم واشتروا به ثمناً قليلاً فبئس ما يشترون﴾.

دفعهم الاضطرار بورود المسائل عليهم عما لا يعلمون تأويله إلى جمعه وتأليفه وتضمينه من تلقائهم ما يقيمون به دعائم كفرهم، فصرخ مناديهم: من كان عنده شيء من القرآن فليأتنا به، ووكلوا تأليفه ونظمه إلى بعض من وافقهم على معاداة أولياء الله، فألفه على اختيارهم، وما يدل للمتأمل له على اختلال تمييزهم وافترائهم وتركوا منه ما قدروا أنه لهم وهو عليهم وزادوا فيه ما ظهر تناكره وتنافره، وعلم الله أن ذلك يظهر ويبين، فقال: ﴿ذلك مبلغهم من العلم﴾ وانكشف لأهل الاستبصار عوارهم وافتراؤهم.

والذي بدا في الكتاب من الازراء على النبي (ص) من فرقة الملحدين ولذلك قال: ﴿ويقولون منكراً من القول وزوراً﴾ ويذكر جل ذكره لنبيه (ص) ما يحدثه عدوه في كتابه من بعده بقوله: ﴿وما أرسلنا من قبلك من رسول ولا نبي إلا إذا تمنى ألقى الشيطان في أُمنيته فينسخ الله ما يلقي الشيطان ثم يحكم الله آياته﴾ يعني: أنه ما من نبي تمنى مفارقة ما يعانيه من نفاق قومه وعقوقهم والانتقال عنهم إلى دار الاقامة، إلا ألقى الشيطان المعرض لعداوته عند فقده في الكتاب الذي أنزل عليه: ذمه والقدح فيه والطعن عليه، فينسخ الله ذلك من قلوب المؤمنين فلا تقبله، ولا تصغي إليه غير قلوب المنافقين والجاهلين، ويحكم الله آياته: بأن يحمي أولياءه من الضلال والعدوان، ومشايعة أهل الكفر والطغيان، الذين لم يرض الله أن يجعلهم كالأنعام حتى قال: ﴿بل هم أضل سبيلاً﴾.

فافهم هذا واعلمه، واعمل به، واعلم أنك ما قد تركت مما يجب عليك السؤال عنه أكثر مما

از تألیفات

عالم ربانی مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

تعداد ۴۰۰۰ جلد

چاپ سعدی

سازمان انتشارات جاویدان

مؤسس : محمد حسن علمی

قرآن کریم میں تبدیلی کا اقرار

الاقرار بتحریف القرآن

AN ACCEPTANCE F ALTERING THE HOLY QURAN .

۲۷۲ — در الیان رجعت

بیابانها پس چون نزدیك بغروب آفتاب شود شیطان ندا کند که پروردگار شما در وادی یابس ظاهر شده است و او عثمان بن عنبسه است ازفرزندان یزیدبن معاویه با او بیعت کنید تا هدایت بیابید و مخالفت نکنید که گمراه میشوید پس ملائکه و جن و نقباء همه او را تکذیب کنند و دانند که او شیطان است و گویند که شنیدیم اما باور نمی کنیم پس هرصاحب شکی ومنافقی و کافری که باشد بندای آخر از راه برود .

و در تمام آن روز حضرت صاحب پشت بکعبه داده گوید که هر که خواهد نظر کند به آدم و شیث و نوح و سام و ابراهیم و اسمعیل و موسی و یوشع و عیسی و شمعون پس نظر کند بمن که علم و کمال همه با من است و هر که خواهد نظر کند بمحمد وعلی وحسن وحسین (ع) و ائمه از ذریه حسین (ع) پس نظر کند بمن و آنچه خواهد از من سئوال کند که علم همه نزد من است آنچه آنها مصلحت ندانستند و خبر ندادند من خبر میدهم و هر که کتب آسمانی وصحف پیغمبر را میخواهد بیاید و از من بشنود پس ابتداء کند و صحف آدم و شیث را بخواند امت آدم و شیث گویند که اینست والله صحف آدم و شیث که هیچ تغییر نیافته است و خواند برما از آن صحف آنچه نمی‌دانستیم پس بخواند صحف نوح و صحف ابراهیم و توریة موسی و انجیل عیسی و زبورداود را پس علمای آن ملت‌ها همه شهادت دهند که این است آنکتابها بنحوی که از آسمان نازلشده بود و تغییر نیافته است و آنچه از ما فوت شده بود و بمارسیده بودهمه را برما خواند پس بخواند قرآن را بنحوی که حقتعالی برحضرت رسول(ص) نازل ساخته بی آنکه تغییر و تبدیل یافته باشد چنانچه در قرآنهای دیگرشد پس در این حال شخصی بیاید بخدمت آنحضرت که رویش بجانب پشت گشته باشد و بگوید که ای سید من منم بشیر و امر کردمرا ملکی از ملائکه که بخدمت تو بیایم و ترا بشارت دهم بهلاك شدن لشکر سفیانی پس حضرت فرماید که قصه خود را و برادرت را برای مردم نقل کن بشیر گوید من و برادرم در میان لشکر بودیم و خراب کردیم دنیا را از دمشق تا بغداد وکوفه را خراب کردیم و مدینه را خراب کردیم و منبر را درهم شکستیم و استرهای ما در میان مسجد مدینه سرگین انداختند پس بیرون آمدیم و مجموع لشکرهای ما سیصد هزارکس بودند و متوجه شدیم که کعبه را خراب کنیم و اهلش را بقتل رسانیم پس بصحرای بیدا رسیدیم که در حوالی مدینه طیبه است آخر شب فرود آمدیم پس صدائی از آسمان آمد که ای بیدا هلاك گردان این گروه ستمکاران را

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ

اردو ترجمہ

حیات القلوب جلد سوم

در بیانِ امامت

مؤلفہ

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ

مترجمہ

مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزا پوری

ناشر

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی ۔ اندرون موچی دروازہ

حلقہ نمبر ۷۲ ۔ لاہور نمبر ۸
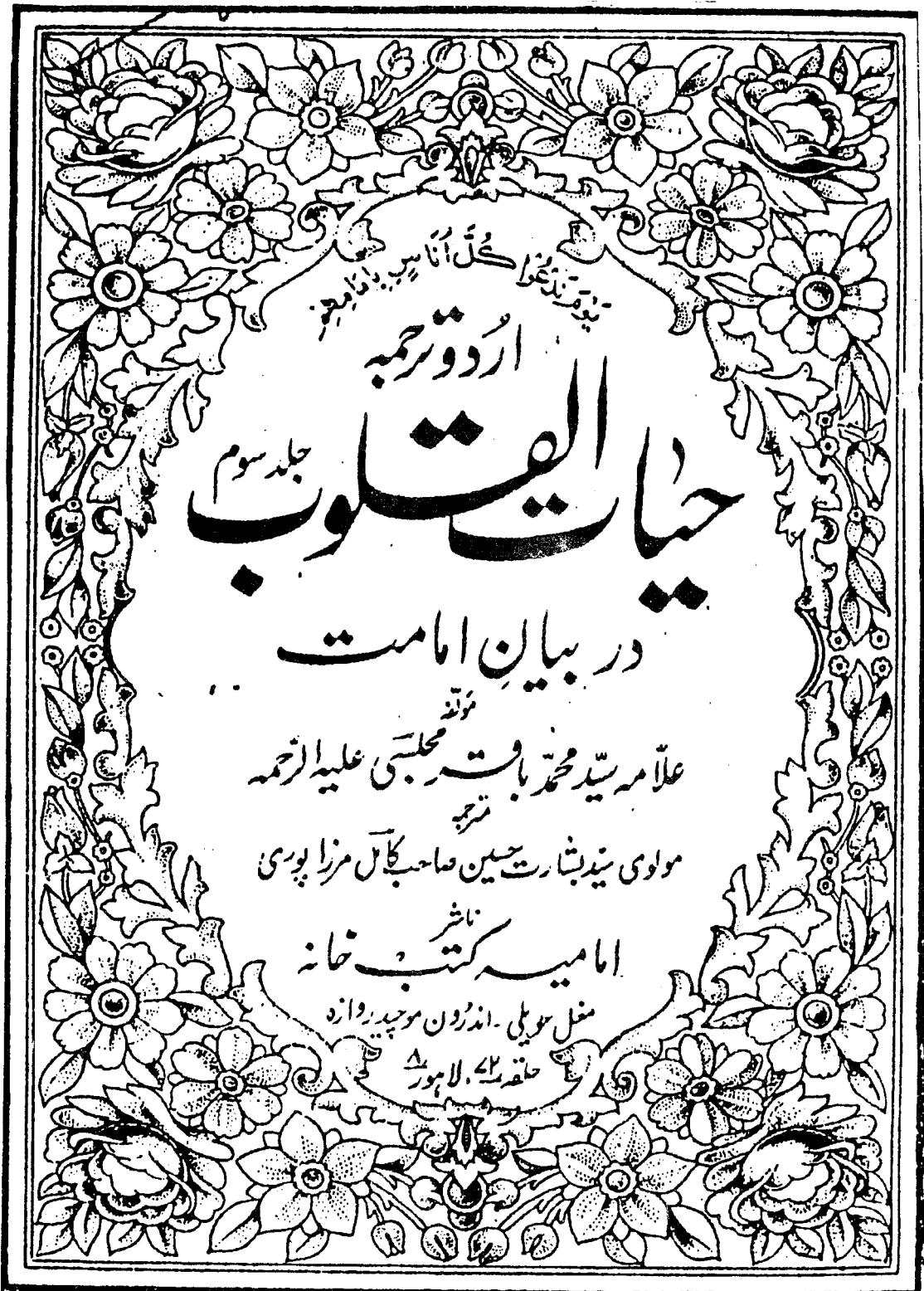
تحریف قرآن کا واضح ثبوت

الاعتراف بتحریف القرآن

PROOF OF TAMPERING THE HOLY QURAN

وصیؑ کے حق کو غصب کرینگے اس وقت خدا نے اس آیت کو ان حضرتؐ کی تسلی کے لئے نازل کیا اور اُن کو وحی کی کہ اے محمدؐ میں نے حکم دیا اور انہوں نے میری اطاعت نہ کی لہٰذا تم رنج نہ کرنا جبکہ وہ لوگ تمہارے وصیؑ کے حق میں تمہاری اطاعت نہ کریں۔

چھٹی آیت :- اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَ ظَلَمُوْا لَمْ یَکُنِ اللّٰہُ لِیَغْفِرَ لَھُمْ وَلَا لِیَھْدِیَھُمْ طَرِیْقًا اِلَّا طَرِیْقَ جَھَنَّمَ خَالِدِیْنَ فِیْھَا اَبَدًا وَ کَانَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرًا یٰاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّکُمْ فَاٰمِنُوْا خَیْرًا لَّکُمْ وَ اِنْ تَکْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ کَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا ○ (پ۶ س نساء آیت ۱۶۸ تا ۱۷۰) یعنی جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ظلم کیا تو خدا ان کو کبھی معاف نہ کرے گا اور نہ جہنم کی راہ کے سوا کوئی اور راہ دکھائیگا جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ امر خدا پر آسان ہے۔ اے انسانو تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی جانب سے سچا رسول آیا ہے تو تم اس پر ایمان لاؤ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم نے کفر اختیار کیا تو کچھ پرواہ نہیں جو کچھ آسمان و زمین میں ہے سب بیشک خدا ہی کا ہے اور خدا بڑا جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ کلینی نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ آیت اس طرح نازل ہوئی اِنَّ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اٰلَ مُحَمَّدٍ حَقَّھُمْ یعنی جن لوگوں نے آل محمد صلوات اللہ علیہم پر ظلم کیا اور ان کا حق غصب کیا ہے اور دوسری آیت اس طرح ہے یٰاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّکُمْ فِیْ وَلَایَۃِ عَلِیٍّ فَاٰمِنُوْا خَیْرًا لَّکُمْ وَ اِنْ تَکْفُرُوْا بِوَلَایَۃِ عَلِیٍّ الخ یعنی تمہاری طرف تمہارے پروردگار کی طرف سے رسول حق و راستی کے ساتھ ولایت علیؑ کے بارے میں آیا ہے۔ لہٰذا ولایت علیؑ پر ایمان لاؤ تو تمہارے واسطے بہتر ہے اور اگر ولایت علیؑ سے کفر اختیار کروگے تو خدا بے نیاز ہے تم سے کیونکہ آسمان و زمین کی تمام چیزیں اسی کی ہیں۔

ساتویں آیت ؛ وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَ لَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا ○ (آیت ۸۲ سورہ بنی اسرائیل پ۱۵) یعنی ہم قرآن سے وہ نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لئے شفا و رحمت ہے۔ لیکن ظالموں کے لئے اس سے نقصان ہی میں اضافہ ہوتا ہے۔

ابن ماہیار نے کئی سندوں کے ساتھ حضرت باقر و صادق علیہما السلام سے روایت

تحریف قرآن کا مدلل ثبوت

البرهان القاطع على تحريف القرآن

LOGICAL PROOF OF TAMPERING THE HOLY QURAN.

ترجمہ حیات القلوب جلد سوم باب ۲ ۳۸۵ فصل ۴۳-ائمہ کی مظلومیت سے متعلق آیتیں۔

اور آپ کے اصحاب مراد ہیں ولیعلمن الکاذبین سے مراد آپ کے دشمن ہیں جو اپنے دعوئے ایمان میں جھوٹے تھے۔

دوسری آیت: وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا (پ۱۵ س کہف آیت ۲۹) اے رسولؐ کہہ دو کہ حق تمہارے پروردگار کی طرف سے ہے لہٰذا جو چاہے ایمان لائے اور جو شخص چاہے کفر اختیار کرے۔ بیشک ہم نے ظالموں کے لئے آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے جن کے پردے چاروں طرف سے گھیر لیں گے۔ کلینی اور علی ابن ابراہیم اور عیاشی نے بسند ہائے معتبر حضرت باقر و صادق علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ حق سے مراد ولایت علی بن ابی طالبؑ ہے اور ظالمین سے مراد آل محمد علیہم السلام پر ظلم کرنے والے ہیں۔ اور آیت اس طرح نازل ہوئی ہے انا اعتدنا للظالمین ال محمد حقهم نارا یعنی ہم نے اُن ظلم کرنے والوں کے لئے جنھوں نے آل محمد کا حق غصب کیا ہے جہنم کی آگ تیار کر رکھی ہے۔ ابن ماہیار نے حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آیت اس طرح نازل ہوئی ہے قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فِيْ وَلَايَةِ عَلِيٍّ یہاں تک کہ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِظَّالِمِيْ اٰلِ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ نَارًا۔ اس کے معنی وہی ہیں جو گذر چکے۔

تیسری آیت: اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ (پ۱۷ سورہ حج آیت ۳۹) یعنی ان کو کافروں سے جہاد کی اجازت دی گئی جن سے کفار لڑتے ہیں اس لئے کہ ہم سے کفر کرنے والوں نے اُن پر ظلم کیا ہے بیشک خدا اُن کی مدد کرنے پر قادر ہے۔ جو ناحق اپنے گھروں سے نکالے گئے اور سوائے اس کے ان کا قصور نہیں تھا کہ وہ کہتے تھے کہ ہمارا پروردگار خدا ہے۔ علی بن ابراہیم نے کہا ہے کہ یہ آیتیں امیر المومنینؑ و جعفر طیار و حمزہؓ کی شان میں نازل ہوئی ہیں اس کے بعد امام حسینؑ کے بارے میں جاری ہے وَالَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ امام حسین علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے کہ یزید پلید نے لوگوں کو بھیجا کہ ان حضرت کو پکڑ کر شام لے جائیں تو اُس کے خوف سے حضرت مدینہ سے کوفہ کی

من گھڑت سورۃ العصر

سورہ العصر المخترعة

FALSE INTERPRETATION OF SURAH AL ASR.

ترجمہ حیات القلوب جلد سوم باب — ۳۷۸ — فصل ۴۲۔ آیات صبر و فیرو اہلبیت اور انکے شیعوں کے حق میں

بیالیسویں فصل اس بیان میں کہ آیات صبر و مرابطہ و یُسر و عُسر ائمہ علیہم السلام اور ان کے شیعوں کی شان میں نازل ہوئی ہیں۔

پہلی آیت، وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ۔ یعنی عصر کی قسم کہ یقیناً انسان گھاٹے میں ہے کمال الدین میں روایت ہے کہ عصر سے مراد زمانۂ خروج صاحب الامر علیہ السلام ہے جیسا کہ اس کے بعد ذکر کیا جائے گا بعضوں نے کہا ہے کہ عصر سے مراد دنیا کا آخری دن ہے اور بعضوں کا قول ہے کہ عصر سے مراد جناب رسول خداؐ ہیں اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کرتے رہے وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (سورہ عصر پ۳۰) اور ایک دوسرے کو حق کی وصیت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کرتے ہیں۔ علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ حضرت صادقؑ اس سورہ کو اس طرح پڑھتے تھے وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِنَّهٗ فِیْهِ مِنَ الدَّهْرِ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاْتَمَرُوْا بِالتَّقْوٰی وَاْتَمَرُوْا بِالصَّبْرِ یعنی عصر کی قسم کہ آدمی بیشک گھاٹے میں ہے اور یقیناً وہ آخر عمر تک نقصان میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اور پرہیزگاری اختیار کی اور صبر و شکیبائی اختیار کتاب احتجاج میں امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے جناب رسول خداؐ نے خطبۂ غدیر میں ارشاد فرمایا کہ خدا کی قسم سورۂ عصر امیر المومنینؑ کی شان میں ہے اور کمال الدین میں حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ عصر سے مراد زمانہ خروج حضرت قائم علیہ السلام ہے۔ اِنَّ الانسان لفی خسر سے ہمارے دشمن مراد ہیں جو گھاٹے میں ہیں اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یعنی وہ لوگ جو آیتوں پر ایمان لائے ہیں و عملوا الصلحت اور برادران مومن کے درمیان اپنے مال میں برابری قائم رکھی ہے و تواصوا بالحق یعنی انہوں نے آپس میں ایک دوسرے کو امامتِ برحق یعنی ولایت ائمہ طاہرینؑ کی وصیت کی۔ و تواصوا بالصبر۔ علی بن ابراہیم اور ابن ماہیار اور دوسرے مفسرین نے بسندہائے معتبر انہی حضرت سے روایت کی ہے کہ خداوند عالم نے اپنی مخلوق میں سے اپنے برگزیدہ بندوں کو مستثنیٰ فرمایا ہے۔ یعنی تمام انسان گھاٹے میں ہیں سوائے ان لوگوں کے جو ولایت امیر المومنینؑ پر ایمان لائے اور خدا کے فرائض کو عمل میں لائے اور اپنے فرزندوں اور باقیماندہ لوگوں کی ولایت ائمہؑ کی وصیت کی اور صبر کیا ان تکلیفوں پر جو دین حق اختیار کرنے

آیات قرآنی میں تبدیلی

تحریف الآیات القرآنیہ

CHANGE IN QURANIC VERSES.

روایت کی ہے آپ نے ان آیات کی تفسیر میں فرمایا کہ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی یعنی جو خمس آل محمد ادا کرے وَاتَّقٰی اور شیاطین یعنی خلفائے جور اور ائمہ باطل کی دوستی و محبت سے پرہیز کرے اور صَدَّقَ بِالْحُسْنٰی اور ائمہ حق کی ولایت و امامت کی تصدیق کرنے والا ہو فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی تو ایسا شخص جس نیک کام کا ارادہ کرے گا اس کو خدا کے فضل سے میسر ہو جائے گا۔ وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی اور جو شخص بخل اختیار کرے گا اور راہ خدا میں مال صرف نہ کرے گا اور اس کے سبب اپنے کو دوستان خدا سے جو ائمہ حق ہیں مستغنی ہو جائے گا اور حصول علم کے لئے ان کی جانب رجوع نہ ہوگا وَکَذَّبَ بِالْحُسْنٰی اور ائمہ حق کی امامت کی تکذیب کرے گا فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْعُسْرٰی تو ایسا شخص جس برائی کا ارادہ کرے گا۔ وہ فوراً اس پر عمل کر ڈالے گا۔ وَسَیُجَنَّبُہَا الْاَتْقٰی اور وہ شخص جہنم کی آگ سے جلد سے جلد دور کر دیا جائے گا جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ حضرت نے فرمایا پرہیزگار سے مراد جناب رسول خدا ہیں اور جو شخص تمام اقوال و افعال میں آپ کی فرمانبرداری کرے اَلَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَہٗ یَتَزَکّٰی یعنی جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ دیتا ہے یا اپنے تزکیہ نفس کے لئے خرچ کرتا ہے لوگوں کو دکھانے سنانے کے لئے نہیں حضرت نے فرمایا کہ اس سے مراد امیرالمومنین علیہ السلام ہیں جنھوں نے رکوع میں زکوٰۃ دی وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَہٗ مِنْ نِّعْمَۃٍ تُجْزٰی یعنی کسی شخص کی کوئی نعمت اور چیز خدا کے پاس نہیں جس کا بدلہ اس کو دیا جائے حضرت نے فرمایا کہ اس سے مراد رسول خداؐ ہیں جن پر کسی کا کوئی احسان نہیں جس کا عوض اس کو دیا جائے بلکہ ان کا احسان تمام خلق پر ہمیشہ جاری ہے

فرات بن ابراہیم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کَذَّبَ بِالْحُسْنٰی کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ جو شخص ولایت علیؑ کی تکذیب کرے فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْعُسْرٰی تو اس کے لئے جہنم کی آگ ہے وَمَا یُغْنِیْ عَنْہُ مَالُہٗ اِذَا تَرَدّٰی یعنی جب وہ مرے گا تو اس کا مال کچھ فائدہ نہ دے گا آخر وہ جہنم میں گرے گا۔ امام نے فرمایا کہ اس کے مرنے کے بعد اس کا عمل اس کو کوئی فائدہ نہ پہونچائے گا وَاِنَّ عَلَیْنَا لَلْہُدٰی حضرت نے فرمایا کہ قرأت اہلبیت میں اس طرح ہے وَاِنَّ عَلِیًّا لِلْہُدٰی یعنی علی اور ان کی ولایت ہدایت ہے۔ فَاَنْذَرْتُکُمْ نَارًا تَلَظّٰی یعنی ہم نے تم کو آتش جہنم کے شعلوں سے

ولایت علی کے لئے قرآن مقدس میں تبدیلی

تحریف القرآن المقدس لاثبات ولایۃ علی رضی اللہ عنہ

ارادہ کرے کہ ظلم و ستم کے ساتھ حق سے روگردانی کرے اس کو ہم دردناک عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔ حضرت نے فرمایا کہ یہ آیت فلاں فلاں اور ابو عبیدہ کے بارے میں نازل ہوئی جو اس عہدنامہ کے کاتب تھے جس وقت کہ کعبہ میں داخل ہو کر اپنے کفر پر اور جو کچھ امیر المومنینؑ کی شان میں نازل ہوا تھا اس کے انکار پر عہد و پیمان کیا تھا۔ کعبہ کے اندر ملحد ہو گئے اس ظلم کے سبب سے جو جناب رسول خدا اور ان کے ولی علی بن ابیطالبؑ پر کیا تھا تو پھر ستمگاروں کا گروہ رحمت خدا سے دور ہو گیا۔

ایضاً۔ حضرت صادقؑ سے قول حق تعالیٰ اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ کی تفسیر میں روایت ہے کہ بیشک تم اپنے قول میں مختلف ہو۔ حضرت نے فرمایا کہ ان کی گفتگو ولایت حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں تھی۔ وہ شخص جنت سے پھیر دیا جاتا ہے جو علیؑ کی ولایت سے پھرتا ہے۔

ایضاً۔ کلینی اور ابن ماہیار نے حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی فَاَبٰۤى اَكْثَرُ النَّاسِ بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ اِلَّا كُفُوْرًا یعنی انکار کیا اکثر لوگوں نے ولایت علیؑ سے اور فرمایا کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی ہے قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فِيْ وَلَايَةِ عَلِيٍّ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِيْنَ اٰلَ مُحَمَّدٍ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا یعنی (اے رسول) کہہ دو کہ حق اور قول درست ولایت علیؑ کے بارے میں تمہارے پروردگار کی جانب سے ہے تو جو شخص چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کافر ہو جائے۔ اور ہم نے آل محمد کے ظالموں کے لئے آگ تیار کر رکھی ہے جس کے پردوں نے ان کا احاطہ کر لیا ہے۔

کتاب "تاویل الاحادیث" میں اخطب خوارزمی جو علمائے عامہ سے ہے روایت کی ہے کہ اس نے ابن عباس سے روایت کی ہے ایک جماعت کے لوگوں نے رسول اللہ سے پوچھا کہ یہ آیت کس کے حق میں نازل ہوئی ہے وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا یعنی خدا نے گناہوں کی بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ ان لوگوں سے کیا ہے جو ایمان لائے اور اچھے اعمال بجا لائے۔ حضرت نے فرمایا کہ قیامت کے روز ایک علم نور سفید درست کیا جائے گا اور منادی ندا دے گا کہ مومنوں کا سردار اٹھے اور اس کے ساتھ وہ لوگ بھی اٹھیں جو محمدؐ کے مبعوث

قرآن مجید سے "بولایتہ علی" کے الفاظ نکال دیئے گئے

قد اخرجت من القرآن الفاظ بولایۃ علی

THE WORDS "IMAMT OF ALI" HEAVE BEEN SUPPRESSED FROM THE HOLY QURAN.

ترجمہ حیات القلوب جلد سوم باب ۲ — ۱۹۳ — فصل ۱۔ آیت نور کی تفسیر اہلبیت کے ۔ ائمۂ

کے مانند جو آفتاب کے نور کو اپنے منہ سے پھونک کر بجھانا چاہے اور خدا اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے اگرچہ کفار ناپسند کریں۔

کلینی وغیرہ نے بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے اس آیت کی تفسیر اُن حضرت سے دریافت کی حضرتؑ نے فرمایا کہ لوگوں نے چاہا کہ ولایت امیرالمومنین کو اپنی باتوں سے مٹا دیں اور خدا امامت کو کامل کرتا ہے جیسا کہ دوسری آیت میں فرمایا ہے۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا۔ اس جگہ نور سے مراد امامت۔ لوگوں نے اس کے بعد کی آیت ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ (آیت ۹ سورہ مذکور) کی تفسیر دریافت کی حضرت نے فرمایا کہ وہ خدا وہ ہے جس نے اپنے رسول کو اُن کے وصی علی بن ابی طالبؑ کی ولایت کے لیے حکم دیا کہ ولایت دین حق ہے تاکہ اس کو حضرت قائم آل محمدؐ کے سبب تمام دینوں پر غالب کر دے جیسا کہ فرمایا ہے کہ خدا اپنے نور کو ولایت قائم آل محمدؐ کے ساتھ پورا کرے گا۔ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ بِوَلَایَۃِ عَلِیٍّ۔ ہر چند کہ کفار ولایت علی کو پسند نہ کریں۔ لوگوں نے پوچھا کیا آیت اس طرح نازل ہوئی ہے فرمایا ہاں۔ علی بن ابراہیم نے وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ میں روایت کی ہے کہ خدا اپنے نور کو قائم آل محمدؐ کے ذریعہ سے کامل کرے گا جب وہ ظاہر ہوں گے تو خدا اپنے دین کو تمام دینوں پر غالب کرے گا یہاں تک کہ خدا کے سوا کسی مقام پر غیر خدا کی عبادت نہ ہوگی جیسا کہ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا کہ وہ (قائم آل محمدؐ) زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے بھر دیں گے جیسے کہ وہ پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔

اکمال الدین میں حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے زمین کبھی ایسے حجت خدا سے خالی نہیں رہتی جو دانا ہوتا ہے اور وہ زمین پر امور حق سے اس چیز کو زندہ اور قائم کرتا ہے جس کو لوگ ضائع اور برباد کر دیتے ہیں۔ پھر اس آیت یریدون لیطفوا نور اللہ کی آخر تک تلاوت کی۔

محمد بن العیاشی نے روایت کی ہے کہ امام محمد باقرؑ نے اسی آیت کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ خدا کی قسم اگر تم لوگ دین حق اور ولایت اہلبیتؑ سے دست بردار ہو جاؤ تو خدا

شیعہ عقیدہ ہے کہ اہل تشیع کے نزدیک قرآن پاک سے لفظ آل محمد اور دیگر الفاظ نکال دے گئے

یعقدون اهل التشیع انه قد اخرج من القرآن الکلمات آل محمد و غیر ذالک

"AA LAY MUHAMMAD" AND MANY OTHER WORDS HAVE BEEN SUPPRESSED FROM THE HOLY QURAN(SHI'ITE BELIEF"

ترجمہ حیات القلوب جلد سوم باب ۲ — ۱۲۳ — فصل: بندہ بیں اور آل ابراہیم میں برگزیدہ ائمہ ہیں

علی بن ابراہیمؒ نے تفسیر میں بیان کیا ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی ہے وال ابراهیم وال عمران وال محمد علی العالمین۔ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن سے خارج کر دیا ہے۔

شیخ طوسیؒ نے مجالس میں بسند معتبر ابراہیم بن عبدالصمد سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت صادقؑ کو اس آیت کو اس طرح پڑھتے ہوئے سُنا ان الله اصطفیٰ ادم و نوحًا وال ابراهیم وال عمران وال محمد علی العالمین لیکن آل محمد کو قرآن سے نکال دیا حضرت نے فرمایا کہ یہ آیت اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ کتاب تاویل الایات میں امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ وائے ہو ان لوگوں پر کہ جب آل ابراہیم و آل عمران کو یاد کرتے ہیں خوش ہوتے ہیں اور جب آل محمدؐ کو یاد کرتے ہیں تو ان کے قلوب مکدر ہو جاتے ہیں اُسی خدا کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے۔ اگر ان میں سے کسی نے ستر پیغمبروں کے مثل عمل کیا ہو گا تو خدا اس کے عمل کو قبول نہ کرے گا اگر اس کے نامہ عمل میں میری اور علی بن ابیطالب کی محبت و ولایت نہ ہو۔

ایضاً۔ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ میں حضرت امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا ابا الحسن مجھ کو اس وصیت سے آگاہ فرمائیے جو آپ کو حضرت رسولؐ نے فرمائی ہے جناب امیرؑ نے فرمایا کہ بیشک خدا نے تمہارے لئے دین حق کو انتخاب کیا اور تمہارے لئے اس کو پسند فرمایا اور تم پر اپنی نعمت تمام کی کیونکہ تم اس کے سب سے زیادہ مستحق اور اہل تھے اور بیشک خدا نے اپنے پیغمبرؐ کو وحی کی کہ وہ مجھ سے وصیت فرمائیں تو حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ اے علیؑ میری وصیت یاد رکھو میرے امان کی رعایت کرنا۔ میرے عہد کو وفا کرنا میرے وعدوں کو پورا کرنا میری سنّت کو زندہ رکھنا اور لوگوں کو میرے دین کی طرف دعوت دینا کیونکہ خداوند تعالےٰ نے مجھ کو برگزیدہ کیا اور پسند کیا تو مجھے اپنے بھائی موسیٰؑ کی دعا یاد آگئی اور میں نے دعا کی کہ خداوندا میرے واسطے میرے اہل سے ایک وزیر قرار دے جس طرح جناب موسیٰؑ کے لئے ہارون کو وزیر قرار دیا تھا تو خدا نے مجھے وحی فرمائی کہ علیؑ کو میں نے تمہارا وزیر اور مددگار اور تمہارے بعد تمہارا خلیفہ

تحریف قرآن کریم کا اقرار

الاعتراف بتحریف القرآن

AN ACCEPTANCE OF TEHRIF (ALTERED) QURAN

کوثر پہ وارد ہوں اور صفار نے بصائر الدرجات میں اور عیاشی نے تفسیر میں حدیث ثقلین کو بسند ہائے بسیار طریق اہل بیت سے روایت کی ہے اور بصائر میں حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ خدا نے زمین میں تین محترم چیزیں قرار دی ہیں۔ قرآن۔ میری عترت اور خانۂ خدا ہے۔ لیکن قرآن میں لوگوں نے تحریف کی اور تغیر کر دیا۔ اسی طرح کعبہ کو بھی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کے ساتھ ضم کرنا کچھ فائدہ نہیں رکھتا خاص کر عترت کا کچھ دخل نہ ہوگا بلکہ ہر شخص ہر چیز [illegible] کتاب کے موافق ہو تو حجت ہوگی لہٰذا عترت کی تخصیص کرنا اور یہ قطعی فرمانا کہ [illegible] مت جدا نہ ہوں گے اس بات کی دلیل ہے کہ انہی کا قول تنہا حجت [illegible] کہ اجماع اہلبیت علیہم السلام حجت ہے [illegible] اس پر اجماع ہے کہ حضرت امیر المومنین [illegible] لیکن شاذ و نادر اس اجماع سے کوئی خارج ہو جانا ضرر نہیں رکھتا [illegible] استدلال کرنا ممکن ہے کہ ہر زمانہ میں ایک معصوم امام کا ہونا ضروری ہے۔ اس لئے کہ ہم جانتے ہیں کہ جناب رسول خدا نے ہم کو صرف اس لئے اس کلام سے مخاطب فرمایا تاکہ ہمارا عذر قطع کر دیں اور امر دین میں ہم پر حجت تمام کر دیں اور ہماری رہنمائی اس چیز کی طرف فرما دیں جس کے سبب ہم شک و شبہ سے نجات پائیں اور زید بن ثابت کی روایت میں جو کچھ مذکور ہے وَهُمَا الْخَلِيْفَتَانِ مِنْ بَعْدِيْ یعنی کتاب و عترت دونوں میرے بعد میرے خلیفہ و جانشین ہیں کیونکہ معلوم ہے کہ اس سے یہی مراد ہے کہ جس چیز کو میری حالت حیات میں میری طرف رجوع کرتے تھے چاہئے کہ میرے بعد ان کی طرف رجوع کرو ہم کہتے ہیں کہ یہ امر دو حال سے خالی نہیں اول یہ کہ ان کا اجماع حجت ہے جیسا کہ مخالفین نے سمجھا ہے۔ دوسرے یہ کہ ہر زمانہ میں اُن کے درمیان ایک معصوم رہتا ہے جس کا قول حجت ہے تو اگر قول اول مراد ہو تو اس صورت میں جناب رسول خدا نے حجت ہم پر تمام نہیں کی اور ہمارا عذر قطع نہیں کیا اس لئے کہ ہمارے درمیان اپنا ایسا کوئی خلیفہ نہیں چھوڑا جو ان کا قائم مقام ہو کیونکہ ہر مسئلہ میں واجب نہیں کہ ان کا اجماع منعقد ہو اور جس پر اُن کا اجماع ہو گیا ہے وہ شاید مسائل شریعت ہزار اجزا میں سے ایک جزو پر ہوا ہو۔ لہٰذا کس طرح شریعت میں ہم پر حجت تمام ہوتی ہے اس شخص کے بارے میں جس سے ہماری کوئی حاجت پوری نہ ہو سکے لیکن بہت میں سے کم اس لئے یہ دلیل اس پر ہے (بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۹ پر)

فصل الخطاب
فی تحریف کتاب رب الارباب
حسین بن محمد تقی النوری
الطبرسی

مبدل سورہ فاتحہ

سورة الفاتحة المغيرة

CHANGED SURAH AL HAMD.

٢٥٣

المخلصين ويشفع على ايمانهم الى ان قال ومن ذلك ما استطرفته من كتاب السياري واسمه ابو عبدالله صاحب
موسى والرضا عليهما السلام وفي قوله صاحب موسى الخ نظر لا يخفى على الناظر ومما يؤيد الاعتماد على ذلك الكتاب
خصوص كتاب قراءة القرآن فلنا بعضنا منهم كثرة رواية الشيخ الجليل محمد بن العباس بن ماهيار عنه عن
كتابه هذا في تفسيره بتوسط احمد بن القاسم عدة وجوه حديث فيه يشعر بالغلو حتى على ما اعتقده ايضا بعض
نفسه فيهم ومطابقة اكثر روايات العياشي لما فيه بل لا يبعد اخذه منه الا انه لم يصل الينا سند الاخبار
المودعة في تفسيره لحذف بعض النساخ بل ما تفرد به في هذا الكتاب قليل لانكاره فيه فلا باس بنقل جميع ما فيه مما
على كل حال فنقول مستمدا من آل الرسول عليهم السلام **سورة الفاتحة** علي بن ابراهيم القمي في تفسيره عن
ابيه عن حماد عن حريز عن ابي عبدالله عليه السلام انه قال اهدنا الصراط المستقيم صراط من انعمت عليهم غير
المغضوب عليهم وغير الضالين الخبر ب الطبرسي في مجمع البيان قرء صراط من انعمت عليهم عمر بن الخطاب و
عبدالله بن الزبير وروي ذلك عن اهل البيت عليهم السلام ج احمد بن محمد السياري في كتاب القراءة عن محمد بن
خالد عن علي بن النعمان عن داود بن فرقد ومعلى بن خنيس انهما سمعا ابا عبدالله عليه السلام يقول صراط من انعمت
عليهم د وعن محمد البرقي عن ابن سنان عن عبد الحميد الطائي عن زرارة عن ابي جعفر عليه السلام قال سمعته
يقرء صراط من انعمت عليهم هـ وعن حماد عن حريز عن فضيل عن ابي جعفر عليه السلام انه كان يقرء صراط من انعمت
عليهم غير المغضوب عليهم وغير الضالين و علي بن ابراهيم عن ابيه عن ابن ابي عمير عن ابن اذينة عن ابي عبدالله عليه السلام
في قوله تعالى غير المغضوب عليهم وغير الضالين قال المغضوب عليهم النصاب والضالين الشكاك الذين لا
يعرفون الامام عليه السلام ز العياشي في تفسيره عن محمد بن مسلم قال سألنا ابا عبدالله عليه السلام عن قول
الله ولقد آتيناك سبعا من المثاني والقرآن العظيم فقال فاتحة الكتاب من كنز العرش فيها بسم الله الرحمن
الرحيم الآية التي يقول واذا ذكرت ربك في القرآن وحده ولوا على ادبارهم نفورا والحمد لله رب العالمين دعوى
اهل الجنة حين شكروا لله حسن الثواب ومالك يوم الدين قال جبرئيل ما قالها مسلم قط الا صدقه الله واهل
سماواته اياك نعبد اخلاص العبادة اياك نستعين افضل ما طلب به العباد حوائجهم اهدنا الصراط المستقيم
صراط الانبياء وهم الذين انعم الله عليهم غير المغضوب عليهم غير الضالين النصارى ح وعن رجل عن ابن
ابي عمير رفعه في قوله غير المغضوب عليهم وغير الضالين و هكذا نزلت قال المغضوب عليهم فلان وفلان وفلان
والضالين الشكاك الذين لا يعرفون الامام ط الطبرسي وقرء غير الضالين عمر بن الخطاب

سورہ البقرہ میں تبدیلی

التغیر فی سورہ البقرۃ

ALTERATION IN SURAH AL BUKRA

۲۵۴

ونحوه ذلك عن علي عليه السلام ... العياشي عن ابن ابي عمير عن ابن اذينة عن فضيل بن يسار وزرارة عن احدهما
في قوله تعالى غير المغضوب عليهم قال النصارى وغير الضالين قال اليهود وعن صفوان عن علا عن محمد بن مسلم قال
سألت ابا عبد الله عليه السلام الخ ما في تفسير العياشي العياشي عن محمد بن علي الحلبي عن ابي عبد الله
انه كان يقرء مالك يوم الدين ويقرء اهدنا الصراط المستقيم وعن داود بن فرقد قال سمعت ابا
عبد الله عليه السلام يقرء ما لا احصي ملك يوم الدين وهذه العبارة تحتمل وجهين الاول انه سمعته يقرء
في الصلوة الكثيرة وفي غيرها ملك دون مالك وغرضه بيان خصوص قرائته الثاني ان يكون المراد بيان
تكرار الاية الواحدة في الصلوة الواحدة بعد مفروغية كون قرائته كذلك وهذا اظهر ويؤيده ما رواه
العياشي ايضا عن الزهري قال كان علي بن الحسين عليهما السلام اذا قرء مالك يوم الدين يكررها حتى كاد ان يموت
ثم ان كون قرائتهم ملك لا ينافي كثرة قرائتهم كما في البحار اذ بعد نزول القرآن على نحو واحد يفهم كون الاول
هو الاصل من جهة كون القراءة به وكونه خلاف المشهور وايده شيخنا البهائي في اخر مفتاح الفلاح بوجوه
خمسة ولولا النقل لما كان لما ذكره وقع عندنا والله الهادي وفي الثقة الجليل سعد بن عبد الله القمي في باب
تحريف القرآن قال وقرء رجل على ابي عبد الله عليه السلام سورة الحمد على ما في المصحف فرد عليه فقال اقرء
صراط من انعمت عليهم غير المغضوب عليهم وغير الضالين **سورة البقرة** ثقة الاسلام في الكافي
عن علي بن ابراهيم عن احمد بن محمد البرقي عن ابيه عن محمد بن سنان عن عمار بن مروان عن منخل عن جابر عن ابي
جعفر عليه السلام قال نزل جبرئيل بهذه الاية على محمد صلى الله عليه وآله هكذا وان كنتم في ريب مما نزلنا على
عبدنا في علي فاتوا بسورة من مثله قال الفاضل الطبرسي في شرح الكافي بعد نقل الخبر دل ظاهرا على ان قوله
في علي كان في نظم القرآن وان شكوا كونهم في ريب مما نزل الله على محمد صلى الله عليه وآله في علي كونهم
في ريب من النبوة ومن كون القرآن من عند الله نعم ولذلك خاطبهم على سبيل ... فاتوا بسورة من مثله
ليعلموا ان القرآن من قبله تعالى وان محمدا صلى الله عليه وآله نبيه ولكن كما جاء به في حق علي عليه السلام من قبله تعالى
... العياشي عن محمد بن علي بن سنان عن عمار بن مروان عن منخل بن جميل عن ابي جعفر عليه السلام ... الكليني عن
احمد بن مهران عن عبد العظيم الحسني عن محمد بن الفضيل عن ابي جعفر عليه السلام قال نزل جبرئيل بهذه الاية
على محمد صلى الله عليه وآله هكذا فبدل الذين ظلموا آل محمد حقهم قولا غير الذي قيل لهم فانزلنا على الذين
ظلموا آل محمد حقهم رجزا من السماء بما كانوا يفسقون العياشي عن زيد الشحام عن ابي جعفر عليه السلام

سورۃ البقرہ میں من گھڑت الفاظ شامل کر دیئے گئے۔

قد ادخلة الکلمات المخترعة فی سورہ البقرہ

SELF CREATED WORDS ARE ADDED INTO THE QURANIC VERSE AL BUKRA.

باسنائهم وقالوا حطا سمعنا نا بعوض حنطة حمراء نتقوتها احب الينا من هذا الفعل وهذا القول فانزلنا
على الذين ظلموا غيروا وبدلوا ما قيل لهم ولم ينقادوا لولاية محمد وعلي وآلهما الطيبين رجزا من السماء بما كانوا
يفسقون يخرجون عن امر الله وطاعته قال والرجز الذي اصابهم انه مات منهم بالطاعون في بعض يوم مائة
وعشرون الفا وهم من علم الله تعالى منهم انهم لا يؤمنون ولا يتوبون ولم ينزل هذا الرجز على من علم انه يتوب او
يخرج من صلبه ذرية طيبة توحد الله وتؤمن بمحمد وتعرف ولاية علي وصيه واخيه صلى الله عليهما وآلهما
وفي الكافي عن الصادق عليه السلام اما والله ما هلك من كان قبلكم وما هلك من هلك حتى يقوم قائمنا الا
في ترك ولايتنا وجحود حقنا الخبر ويؤيده قول امير المؤمنين عليه السلام فيما رواه الشيخ شرف الدين النجفي عن
خط الشيخ الطوسي يا سلمان انا الذي دعيت الامم كلها الى طاعتي فكفرت فعذبت بالنار والبه الاشاره
بقوله والباب المبتلى به الناس وبهذا المضمون اخبار كثيرة ط الكليني ره عن علي بن ابراهيم عن احمد بن محمد
البرقي عن ابيه عن محمد بن سنان عن عمار بن مروان عن منخل عن جابر عن ابي جعفر عليه السلام قال نزل جبرئيل بهذه
الاية على محمد صلى الله عليه وآله هكذا بئسما اشتروا به انفسهم ان يكفروا بما انزل الله في علي بغيا ى
العياشي قال ابو جعفر عليه السلام نزلت هذه الاية على رسول الله صلى الله عليه وآله بئسما اشتروا الخ يا ك
عن محمد بن سنان مثله ين فرات بن ابراهيم في تفسيره عن جعفر بن محمد الفزاري عن القاسم بن الربيع عن محمد بن
سنان مثله يج ابن شهر اشوب في المناقب كما نقله في البحار عن كتاب المنزل عن الباقر عليه السلام بئسما اشتروا به
الاية يد السياري عن محمد بن علي بن سنان عن عمار بن مروان عن منخل بن جميل عن جابر الجعفي عن ابي عبد الله عليه السلام
في قوله عز وجل واذا قيل لهم آمنوا بما انزل الله في علي قالوا نؤمن بما انزل علينا آية العياشي قال جابر قال
ابو جعفر عليه السلام نزلت هذه الاية على محمد صلى الله عليه وآله هكذا والله واذا قيل لهم آمنوا بما انزل الله
في علي يعني بني امية قالوا نؤمن بما انزل علينا يعني في قلوبهم بما انزل الله عليه ويكفرون بما وراءه
بما انزل الله في علي وهو الحق مصدقا لما معهم يعني عليا كذا عنه في البحار وفي البرهان واذا قيل لهم ماذا انزل
ربكم في علي الخ وفيه سهو اما من الناسخ او من قلم العياشي والله العالم يو العياشي عن عمر بن يزيد قال
سألت ابا عبد الله عليه السلام عن قوله تعالى ما ننسخ من آية او ننسها نأت بخير منها او مثلها فقال كذبوا ما هكذا
نزلت اذا كان ننسخها ونأت بمثلها لم ننسخها قلت هكذا قال الله قال ليس هكذا قال تبارك وتعالى قلت فكيف
قال قال ليس فيها الف ولا واو قال ما ننسخ من آية او ننسها نأت بخير منها مثلها يقول ما نميت من امام او ننسه ذكره

سورہ البقرہ میں مقصد براری کے لیے تبدیلی

التحریف فی سورہ البقرۃ للغایۃ

ALTERATION IN THE SURAH AL BUKRA TO FULFILLED THE PURPOSE .

۲۵۷

نأت بخير منه من صلبه مثله من السنين عن محمد بن علي عن عمرو بن عثمان عن عبد الله بن حماد عن عبد الله بن
عمرو بن يزيد قال قرأت عند أبي عبد الله عليه السلام ما ننسخ من آية أو ننسها نأت بخير منها أو مثلها فقال ع إذا
كان ينسخها وأن مثلها فلم ينسخها قلت هكذا قال الله عز وجل قال لا قلت كيف قال ليس فيها ألف ولا واو
أيضا قال نعم نأت بخير منها مثلها يعني علي بن إبراهيم في تفسيره وأما قوله أو مثلها نبي زيادة إنما نزل نأت
بخير منها أو مثلها قال المجلسي ره لعل المراد بخير منه بحسب المصلحة لا بحسب الفضائل وقال بعض الأفاضل ويحتمل
لا يقصد بخير زيادة فضيلة وبين من الأنفع لبيان يحتمل قوله ع من صلبه وقع موقع البدل من منه وخير كناية
عن الإمام ع لأنه خير محض بين ع أن معنى منها والتأنيث باعتبار لفظ الآية من صلب المنسوخ وهو المماثل
مثله بدل من خير أو صفة أي بإمام مثله في الإمامة نقص عنه في الفضيلة أو زاد فيكون ع قد أوقع ذلك
ردا على من يختلج بخاطره أن خيرا منها بمعنى أفضل منها والتقدير نأت بإمام مثله من صلبه بناء على الأغلب
لئلا ينتقض بالحسنين عليهما السلام ولهذا أفاد ع أنه ليس المراد بنسخ الإمام إبطال إمامته في مستقبل الأزمنة
كنسخ الحكم الشرعي بل إخفاء أشخاصهم بحيث لا يبصرهم من هو في هذا العالم وإلا فهم أحياء عند ربهم يرزقون
والإمام إمام دائما في الدنيا والآخرة بل قبل الدنيا كما قال ع كنت نبيا وآدم بين الماء والطين ففي الآية دلالة
على اتصال الإمامة إلى يوم القيامة وأن الأرض لا تخلو عن حجة ربط الكليني عن علي بن إبراهيم عن أبيه عن
علي بن أسباط عن علي بن حمزة عن أبي بصير عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل واتبعوا ما تتلوا الشياطين
بولاية الشياطين على ملك سليمان ك الشافي عن محمد بن علي عن ابن أسباط مثله قال المجلسي ره في مرآة
العقول الظاهر أن هذه الفقرة كانت في الآية فالمراد بالشياطين أولا شياطين الإنس أي الكهنة أي اتبعوا
ما كانت الكهنة تتلوه عليهم بسبب استيلائهم على ملكه بعده وافترائهم عليه كما رواه علي بن إبراهيم عن أبيه عن ابن
أبي عمير عن أبان بن عثمان عن أبي بصير عن أبي جعفر عليه السلام قال لما هلك سليمان وضع إبليس السحر وكتبه في كتاب ثم
طواه وكتب على ظهره هذا ما وضع آصف بن برخيا للملك سليمان بن داود من ذخائر كنوز العلم من أراد كذا وكذا
ثم دفنه تحت السرير ثم استثاره لهم فقرأه فقال الكافرون ما كان سليمان يغلبنا إلا بهذا وقال المؤمنون بل
هو عبد الله ونبيه فقال جل ذكره واتبعوا الآية فعلى هذا يحتمل أن يكون الظرف في قوله على ملك متعلقا بقوله
تتلوا وبقوله بولاية ويحتمل أيضا أن يكون بولاية بيانا لما كانوا يتلونه أي اتبعوا واعتقدوا ما كان يقوله
الشياطين من أن الجن والشياطين كانوا مسلطين على ملك سليمان وإنما كان يسخرهم ملكه بسحرهم قلت ويؤيد

حِلْیَةُ الْمُتَّقِین

از تألیفات

عالم ربّانی

مرحوم ملّا محمّد باقر مجلسی

درمحاسن آداب و محامد اخلاق و دستورات شرع مطهر نبوی

بانضمام دو کتاب مجمع المعارف و حسنیه

با تصیح کامل

چاپ افست

کتابفروشی اسلامیّه

خیابان پانزده خرداد شرقی تلفن - ۵۲۱۹۶۶

چاپ افست اسلامیه

قرآن پاک کی معنوی تحریف

التحريف المعنوى فى القرآن الكريم

FALSE INTERPRETATION OF THE HOLY QURAN.

حلیۃ المتقین تالیف عالم ربانی ملا محمد باقر مجلسی طبع (ایران)

٦٦

الله (وما محمد الارسول قدخلت من قبله الرسل) الى آخر الاية عليا وابادجانة، ثم قال رسول الله (ص) ايها الناس انكم رغبتم بانفسكم عنى ووازرنى علي وولسانى فمن اطاعه فقد اطاعني ومن عصاه فقد عصانى وفارقني في الدنيا والاخرة . قال وقال حذيفة ليس ينبغى لاحد يعقل ويشك فيمن لم يشرك بالله انه افضل ممن اشرك به ومن لم ينهزم عن رسول الله (ص) افضل ممن انهزم وان السابق الى الايمان بالله ورسوله افضل وهو علي بن ابى طالب «ع».

(فرات) قال حدثني الحسين بن سعيد معنعنا عن حذيفة اليمان عن رسول الله (ص) مثله فرات قال حدثنى الحسين بن علي بن بزيغ معنعنا عن ابى رجا العطاردى قال لما بايع الناس ابابكر دخل ابوذر المسجد فقال ايها الناس ان الله اصطفى آدم ونوحا وآل ابراهيم وآل عمران على العالمين ذرية بعضها من بعض والله سميع عليم) فاهل بيت نبيكم هم الآل من آل ابراهيم والصفوة والسلالة من اسماعيل والعترة الهادية من محمد فمحمد (ص) شرف شريفهم فاستوجبوا حقهم ونالوا الفضيلة من ربهم كالسماء المبنية والارض المدحية والجبال المنصوبة والكعبة المستورة والشمس الضاحية والنجوم الهادية والشجرة الزيتونة اضاء زيتها وبورك ماحولها فمحمد (ص) وصي آدم ووارث علمه وامام المتقين وقائد الغر المحجلين وتاويل القرآن العظيم وعلي بن ابى طالب (ع) الصديق الاكبر والفاروق الاعظم ووصى محمد (ص) ووارث علمه واخوه فما بالكم ايتها الامة المتحيرة بعد نبيها لو قدمتم من قدم الله وخلفتم الولاية لمن خلفها النبى (ص) لما عال ولي الله ولا اختلف اثنان في حكم ولا سقط سهم من فرائض الله ولا تنازعت هذه الامة في شيء من امر دينها الا وجدتم علم ذلك عند اهل بيت نبيكم لان الله تعالى يقول في كتابه العزيز «الذين آتيناهم الكتاب يتلونه حق تلاوته» فذوقوا وبال مافرطتم وسيعلم الذين ظلموا اي منقلب ينقلبون.

(فرات) قال حدثني محمد بن عيسى بن زكريا الدهقان معنعنا عن عبيد بن وايل قال رأيت اباذر بالموسم وقد اقبل بوجهه على الناس وهو يقول يا ايها الناس من عرفني فقد عرفني ومن لم يعرفني دنا جندب اليمان ابوذر الغفاري سمعت رسول الله (ص) يقول كما قال الله تعالى ان الله اصطفى آدم ونوحا وآل ابراهيم وآل عمران على العالمين ذرية بعضها من بعض والله سميع عليم فمحمد «ص» من نوح والآل من ابراهيم والصفوة

عالم بزرگوار محمّد باقر مجلسی «رض»

خدا نے جبرائیل کو علیؓ کی طرف بھیجا وہ غلطی محمدؐ کی طرف چلے گئے

خدا نبی اور علیؓ فاطمہؓ حسنؓ حسینؓ میں اتر آیا اور علی اللہ ہیں

و ان اللّٰہ قد نزل فی محمد و علی فا طمه وا لحسن وا لحسين و ا ن عليًا ا لٰه

HAZRAT GABRAIEL (AS) BY MISTAKEN VISITED MUHAMMAD(SAW) INSTEAD OF ALI (RA).
A GOD HAS DESCENDED IN PUNJTAN PAK AND ALI IS GOD.

تذکرہ الائمہ یا ائمہ معصومین تالیف محمد باقر مجلسی ایران

فارسی ابوذر غفاری مقداد بن اسود کندی جابر بن عبدالله انصاری مالک اشتر نخعی اویس قرنی محمد بن ابی بکر یمنی حجر بن عدی اسدی عزیز بن عدی حاتم الطائی عمرو خزاعی عرود المرادی عمار بن یاسر صعصعه بن سوحان العبدی عامل بن واثله کنابی احنف بن قیس تمیمی حارث بن قدامه سعدی خالدبن معمر السدوسی خلق جهان در وجود شریف آن حضرت چهار طایفه شدند طایفه در محبت افراط کردند واو را خدا دانستند که ایشان را غالی میگویند و اینها پنج فرقه شدند اول رامفوضه گویند وایشان قایلند که واگذاشت حقتعالی اکثر کارها را بعلی مثل قسمت ارزاق عباد و حاضر شدن در احتضار عباد و غیره هر چه میخواهد میکند و ایجاد مینماید خدارا در آن دخلی نیست دویم سبابیه است گویند عبدالله سبا از نصیریان بآنحضرت گفت:

انت انت یعنی *انت اله* و از آنحضرت گریخت و بساباط مداین رفت. میر لشکر فرستاد و برخی از اصحاب او را گرفت آوردند و آن حضرت فرمود گوری کندند و در آنجا کردند و ایشان رامیسوزانیدند و ایشان گفتند کهیقین زیاد شد که توخدائی و ما را بآتش میسوزانی و چون آنحضرترا کشتند گفتند مرده است بلکه درزیر ابر است و رعد او از اوست و برق تازیانه او بزیر خواهد مد و دشمنان را خواهد کشت و آنکه ابن‌ملجم کشت علی نبود بلکه شیطان‌بود بصورت علی شده بود.

طایفهٔ سیم عرابیه گویند وایشان گویند خدا جبرئیل را بعلی فرستاد او بغلط بمحمد رفت از آنکه بمحمد بعلی غرابکه بغراب ماند چهار مرد راشریفیه گویند ایشان گویند خدا در نبی وعلی و فاطمهو حسن و حسین فرود آمد و علی الهست و طایفهٔ پنجمین قایلند به پنج نفر کهمراد سلمان و مقداد و اباذر وعمار و عمروبن امیه ضمیری باشد گویند این پنج نفر موکلند بر مصالح عالم ازجانب علی کهاو اله است مقدمه که در بصره واقع شد هفتادنفر از طایفه هنود آمدند بخدمت آنحضرت و گفتند بزبان هندی که تو خدایی حضرت فرمود که من خدا نیستم من بندهٔ خدایم ایشان قبول نکردند حضرت ایشان را در چاهها کرد واز دودکشت‌وآنچه قلندران میگویند که هفتاد مرتبه نصیر را کشت و زنده کرد و او میگفت اوخدائی بود بعداز آن از جانب خدا ندارسید که کل عالم بندهٔ منند گویا این بنده تو باشد معاذالله که کفر و زندقه است خدا بی نیاز استاز آنکه شریک داشته باشد.

اصلی قرآن حضرۃ علیؓ کے پاس تھا اسے ابوبکر نے قبول نہ کیا

القران الاصلی کان لدی سیدنا علی رضی الله عنه ولم یقبله سیدنا ابوبکرؓ

HAZRAT ABU BAKR ﷺ REJECTED THE ORIGINAL HOLY QURAN COMPILED BY HAZRAT ALI ﷺ

۱۸ تذکرۃ الائمہ جلد دہم تالیف عالم ربانی محمد باقر مجلسی طبع ایران

روی آن قرآنها نویسانیدند.

و صاحب جامع اصول از زید بن ثابت نقل میکند که بعد از آنکه مصاحف را نوشتیم آیهٔ رجال صدقوا ماعاهدالله علیه‌را بآخر نمیته ابن ثابت یافتیم و ملحق کردیم و منقولست از حضرت صادق علیه السلام که در سورهٔ احزاب‌فضایح مردان بسیار از قریش بود بزرگتر بزرگتر از سورهٔ البقره بود ایشان تحریف‌دادند و کم کردند و در احادیث مسطور است که اگر قرآن امیر المؤمنین که در نزد ائمه علیهم السلام است بمؤمنان میدادند که بخوانند و مصحف جمع عثمان رانخوانند مفاسد عظیم بر این مترتب میشد اول اینکه کتاب خدا دو تامیشد جمعی قبول میکردند و بعضی قبول نمیکردند. خلایق یکسر بکفر اصلی خود برمیگشتند دوم آنکه مخالفان برقرآن صحیفها نوشتند. سیم آنکه آنحضرت نمیتوانست که قرآن خود را رواج دهد از برای آنکه عالم را ظلمت کفر و غلبه معاندان گرفته بود و چهارم آنکه مؤمنان قبول‌میکردند از ترس خلفای ثلثه و اعیان وانصار اظهار نمیتوانستند نمود وهمیشه قرآن مخفی بود و کمتر قبول میکردند این قرآنرا برای آنکه قرآن ایشان شهرت کرده بود. پنجم آنکه امیرالمؤمنین بعد از وفات‌حضرت رسول (ص) قرآن‌را جمع‌کرد و در کیسه گذاشت و سر آنرا مهر کرد و آورد بنزد ابـوبـکـر قبول نکردند گفتند ما را بقرآن تو احتیاجی نیست و در صحاح سته ایشان مشهور است

و علی هذا القیاس و از تفسیر گازرو مولانا فتح الله رحمة الله

بعضی ازآیات دزدیده را و در سوره از سوره قرآنی از صحف عبدالله بن مسعود نوشته بودند و در این رساله بیان مینماید:

السورهٔ النورین بسم الله یا ایها الذین آمنوا آمنوا بالنورین الذی انزلنا هما یتلون علیکم آیاتی‌و یحذرانکم عذاب یوم عظیم نوران بعضها من بعض وانا *السمیع العلیم ان الذین یوفون بعهدالله و رسوله لهم جنات النعیم و الذین* یکفرون من بعد ماآمنوا بنقض میثاقهم و ما عاهدهم الرسول علیهم یقذفون بالجحیم *اذ ظلموا انفسهم و عصوا الوصی اولئک یسقون من الحمیم ان الله نور السموات* والارض بما شاء و اصطفی من الملائکة و الرسل و جعل من المؤمنین اولیاء من خلقه یفعل ما یشاء لا اله الا هوالرحمن الرحیم قد مکر الذین من قبلهم برسلهم

وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ؕ

الحمد للہ کہ دریں اوان برکت اقتران کتاب مستطاب راہنمائے حق و ایمان

تحقیق المتین

اردو ترجمہ

حق الیقین

از تصنیفات عالیجناب مستطاب ملا محمد باقر مجلسی اعلی اللہ مقامہ

بہ ترجمہ

جناب مولوی سید مجتبےٰ حسین صاحب مرحوم ہاپڑی

بحسن اہتمام احقر الانام مولوی غلام عباس مہتمم امامیہ جنرل بک ایجنسی لاہور

باہتمام [illegible] پریس لاہور [illegible]

قرآن سے عقیدہ رجعت کا بے بنیاد الزام

التحریف فی القرآن لاثبات عقیدۃ الرجعۃ .

A FALSE DOCTRINE OF RAJJAT THROUGH WRONG INTERPRETATION OF THE HOLY QURAN.

تحقیق المتین اردو ترجمہ حق الیقین از باز مجلسی طبع غلام عباس مینجر امامیہ جنرل بک ایجنسی لاہور

۴۷۲ باب ۵ مقصد ۹ حدیث مفضل درباب رجعت

میں نے عرض کیا کہ اے میرے سرور و مولا آپ کے شیعوں کا ایک گروہ ہے جو اس امر کے قائل نہیں ہیں کہ آپ اور آپ کے دوست اور آپ کے دشمن اوس دن زندہ ہونگے۔ فرمایا کیا اونہوں نے ہمارے جد بزرگوار حضرت رسول ص کا کلام اور ہم اہلبیت کا کلام نہیں سُنا ہے کہ ہم نے مکرر رجعت کی خبر دی ہے۔ کیا اونہوں نے یہ آیت نہیں سُنی ہے وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ فرمایا کہ عذاب پست تر عذاب رجعت ہے اور عذاب بزرگتر عذاب قیامت ہے۔ پھر حضرت نے فرمایا کہ ہمارے شیعوں کا ایک گروہ جنہوں نے کہ ہمارے ... میں تقصیر و کوتاہی کی ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ رجعت کے معنی یہ ہیں کہ بادشاہی ہماری طرف رجوع کرے اور ہمارا حامی بادشاہ ہو۔ اون پر وائے ہو کہ دین و دنیا کی بادشاہی کس نے ہم سے چھین لی ہے جو ہماری طرف پھر آئے نبوت و امامت و ولایت کی بادشاہی ... ہمارے پاس ہے۔ اے مفضل ہمارے شیعہ اگر قرآن میں غور و فکر کریں ہر آئینہ ... فضیلت ... نہ کریں گے۔ کیا اونہوں نے یہ آیت نہیں سنی وَنُرِيدُ أَن نَّمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ تا آخر آیہ جس کا ترجمہ پیشتر مذکور ہو چکا۔ واللہ کہ اس آیت کی تنزیل بنی اسرائیل کی شان میں ہے اور اس کی تاویل ہم اہل بیت کی رجعت میں ہے۔ اور فرعون و ہامان ابوبکر اور عمر ہیں۔ پھر حضرت نے فرمایا کہ بعد اس کے میرے جد بزرگوار حضرت علی ابن الحسین اور میرے پدر بزرگوار حضرت امام محمد باقر اوٹھیں گے اور اپنے جد بزرگوار یعنی حضرت رسول سے اون ظلموں کی شکایت کریں گے جو کہ ظالموں کے ہاتھ سے اون پر واقع ہوئے ہیں۔ بعد اس کے میں اوٹھونگا اور اون چیزوں کی شکایت کرونگا جو کہ منصور دوانقی سے مجھ کو پہنچی ہیں۔ بعد اس کے میرا فرزند امام موسیٰ کاظم اوٹھیگا اور اپنے جد بزرگوار سے ہارون الرشید کی شکایت کریگا۔ بعد اس کے علی بن موسی الرضا اوٹھیں گے اور مامون کی شکایت کرینگے۔ بعد اس کے امام محمد تقی اوٹھیں گے اور مامون وغیرہ کی شکایت کریں گے۔ بعد اس کے امام علی نقی اوٹھیں گے اور متوکل کی شکایت کرینگے۔ بعد اس کے امام حسن عسکری اوٹھیں گے اور معتضد کی شکایت کرینگے۔ بعد اس کے ... مہدی آخر الزماں اوٹھیں گے جو کہ اپنے جد بزرگوار حضرت رسول کے ہمنام ہیں۔ وہ حضرت ... کا جامہ خون آلودہ پہنے ہونگے جو کہ جنگ ... میں خون آلودہ ہوا تھا ... کی پہلی ... الورکہ

انسائیکلو پیڈیا حضرت علی
براہین الطالب علی بن ابی طالب
جلد ۲
وسیلہ انبیاء
مصنف
محقق وحید جناب مولانا طالب حسین کربلائی
جعفریہ دار التبلیغ امام بارگاہ ساندہ کلاں لاہور

علیؑ قرآن سے افضل ہیں

سیدنا علی أفضل من القرآن الکریم

ALI (RA) IS SUPERIOR TO QURAN.

وسیلہ انبیاء جلد دوم از طالب حسین کرپالوی جعفریہ دار التبلیغ سانده لاہور

اضطراب اور تمام بے چینی یکسر کافور ہو گئی ہے۔

ان عبارات سے واضح ہوا کہ جب تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف نہ لائے حضرت علی علیہ السلام نے آنکھیں نہ کھولیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام خدا کی طرف سے پڑھ کر آئے تھے کہ جب تک رسول اکرم تشریف نہ لائیں آنکھیں نہیں کھولنا۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ہمارے بچوں میں اور اہل بیت نبوت کے بچوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کو لینے نہیں گئے بلکہ آگے آگے رسول ہیں پیچھے پیچھے قرآن ہے لیکن جو نبی قرآن کو لینے نہیں گیا وہ آج علی کو لینے کے لئے آ رہے ہیں اب فیصلہ آپ فرمائیں کہ قرآن افضل ہے یا حضرت علی علیہ السلام

بدرُ الدجیٰ کی پہلی نظر شمسُ الضحیٰ پر

- کشفی، سید محمد صالح کوکب دری ص۲۲۳ سطر۲۰ امامیہ کتب خانہ لاہور

جب محبوب آفریدگار کے گیسوئے مشکبار کی خوشبو مشام حیدر کرار میں پہنچی آپ کے جمال جہاں آرا کی زیارت کے لئے آنکھیں کھول دیں اور سلام و تحیت کی رسم ادا فرما کر آپ کے مدح و ثنا میں زبان کھولی

- صائم چشتی مشکل کشا جلد ۱ ص۱۱۶ سطر آخر چشتی کتب خانہ فیصل آباد

بچے نے فوراً اپنی خوبصورت آنکھیں کھول کر اپنے بھائی کے چہرے پر گاڑ دیں اور مسکرانے لگا۔ میں یہ معاملہ دیکھ کر متحیر رہ گئی۔

ص۱۱۷ سطر۲۔ اس واقعہ سے صاف طور پر واضح ہے کہ جناب حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ دنیا میں آنے کے بعد اپنی پہلی نگاہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخ انور کے سوا کسی اور چیز پر ڈالنا گوارا ہی نہ کرتے تھے اور یہ بھی جناب علی علیہ السلام کا ایک مخصوص اعزاز ہے۔ جس میں کوئی دوسرا شریک نہیں ہو سکتا۔

اُن کی صائم ہے ولادت کی جگہ حرم کعبہ ؛ آنکھ کھولی ہے تو چہرۂ محمد دیکھا

- جیلانی، سید امیر حادثہ کربلا ص۵ سطر ۲۲ کوٹ کلاں فیصل آباد

ان کی آواز سن کر بچہ ہمک کر ان کی گود میں چلا جاتا ہے اور اس کا اضطراب اور تمام بے چینی یکسر کافور ہو گئی ہے۔ آنکھیں کھول دیں اور مکمل سکون سے چہرۂ پُر نور کی طرف دیکھنے لگ گیا۔ گویا زبان حال سے کہہ رہا ہے۔

تو خورشیدی و من سیارۂ تو ؛ سراپا نورم از نظارۂ تو
آغوشِ تو دورم نا تمام ؛ تو قرآنی و من سیپارۂ تو

۱۰۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ ۚ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي ۖ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ

(اے رسول) کہہ دو کہ یہی میرا راستہ ہے میں لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہوں میں اور میرا پیرو (دونوں) مضبوط دلیل پر ہیں اور خدا ہر عیب و نقص سے پاک و پاکیزہ ہے اور میں مشرکین سے نہیں
(ترجمہ فرمان)

کتابِ مستطاب

اصول الشریعۃ
فی
عقائد الشیعۃ

از افاداتِ عالیہ

صدر المحققین، سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین سرکار علامہ الشیخ محمد حسین صاحب قبلہ مدظلہ مجتہد العصر

صدر مؤتمر علماء شیعہ پاکستان

ناشر
مکتبۃ السبطین، کوٹ فرید سرگودھا

قیمت [illegible] روپے

شیعہ کی طرف سے راویوں کے بارہ میں جھوٹ بولنے کا اقرار
الاقرار بکذب رواۃ الشیعۃ .

AN ACCEPTANCE OF ENTERING FALSE NARRATION INTO SHIA BOOKS BY SHIA NARRATORS

اصول الشریعہ فی عقائد الشیعہ از شیخ محمد حسین مجتہد العصر صدر موتمر علماء شیعہ پاکستان
۵۲

آئمہ اطہارؑ کو بھی ان کی ان عیارانہ کارستانیوں کا علم تھا اس لئے وہ بار بار اپنے مخلص نام لیواؤں کو ان لوگوں کی دسیسہ کاریوں وکارگذاریوں سے آگاہ فرماتے رہتے چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں انا اھل بیت صادقون لا نخلو من کذاب یکذب علینا ویسقط صدقنا بکذبہ عند الناس الخ ہم سچا خانوادہ ہیں لیکن ہم جھوٹ بولنے والوں سے کبھی خالی نہیں رہتے۔ جو اپنے جھوٹ سے ہمارے سچ کو بھی لوگوں کی نظروں میں گرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ (رجال کشی ص۱۷۰/۱۹۵) اسی رجال کشی ص۱۹۵ پر جناب امام رضا علیہ السلام سے ان کذابوں میں سے بعض کا تفصیلی تذکرہ بھی موجود ہے۔ کہ بنانؑ امام زین العابدینؑ پر جھوٹ بولتا تھا۔ ابو الخطابؑ امام جعفر صادق علیہ السلام پر۔ محمد بن بشیرؑ امام موسیٰ کاظمؑ پر اور محمد بن فراتؑ مجھ پر افترا پردازی کرتا ہے۔

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں خدا مغیرہ بن سعید پر لعنت کرے جو میرے والد پر جھوٹ بولتا تھا (رجال کشی ص۱۹۵) نیز انہی بزرگوار سے مروی ہے فرمایا لا تقبلوا علینا حدیثا الا ما وافق القرآن والسنۃ او تجدون معہ شاھدا من احادیثنا المتقدمۃ فان المغیرۃ بن سعید لعنہ اللہ قد دس فی کتب اصحاب ابی احادیث لم یحدث بھا ابی فاتقوا اللہ ، ولا تقبلوا علینا ما خالف قول ربنا تعالیٰ وسنۃ نبینا محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم فانا اذا حدثنا قلنا قال اللہ عزوجل وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (رجال کشی ص۱۴۶ منہاج البراعۃ ج ۴ ص۳۹ وغیرہ) جو حدیثیں ہماری طرف منسوب ہوں۔ ان میں سے صرف ان کو قبول کرو۔ جو قرآن وسنت کے موافق ہوں۔ یا جن کی تائید میں ہماری سابقہ حدیثوں سے کوئی شاہد پاؤ۔ کیونکہ مغیرہ بن سعید نے (خدا اس پر لعنت کرے) میرے والد (امام محمد باقرؑ) کے اصحاب کی کتب حدیث میں کئی جعلی حدیثیں داخل کردی ہیں جو کبھی میرے والد نے بیان نہیں فرمائی تھیں۔ خدا سے ڈرو ہمارے متعلق کوئی ایسی بات قبول نہ کرو جو قول خدا وسنت پیغمبر کے خلاف ہو۔ کیونکہ ہم جب کچھ بیان کرتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ خدا اور رسولؐ نے یوں فرمایا ہے۔ (یعنی اپنی رائے وقیاس سے کچھ نہیں کہتے اور نہ ہی غیر معصوم کا قول نقل کرتے ہیں) ان حقائق کی موجودگی میں ہر وہ روایت جو ان ذوات مقدسہ کی طرف منسوب ہو کیونکر آنکھیں بند کرکے اسے قبول کیا جاسکتا ہے،

عصر جدید کے جدید مؤلفین کی تلون مزاجیاں

اس دور جدید کے بعض جدت پسند جدید مؤلفین کی حالت بھی عجیب ہے جب ماننے پہ آئیں تو یہ کہہ کر کہ "زبان معصوم کو تسلیم کرنا واجب ہے"۔ "خطبۃ البیان"۔ جیسے بے سروپا اور بے اصل وبے بنیاد خطبات کو بھی تسلیم کرکے ان پر اپنے اعتقاد کی بنیاد قائم کرلیتے ہیں۔ اور جب انکار پر آمادہ ہوں تو منہج التحقیق کے حوالہ سے ہفتم بحار میں درج شدہ حدیث امام حسن میں خلقت نوری سے خلقت روحی مراد لی گئی ہے کو مجہول الحال مؤلف کی تالیف کہہ کر ٹھکرا دیتے ہیں۔ بلکہ اصول کافی کی یونس بن عبدالرحمٰن والی صحیح السند روایت جس میں عمود نور کی تشریح فرشتہ کے ساتھ

تیسرا باب
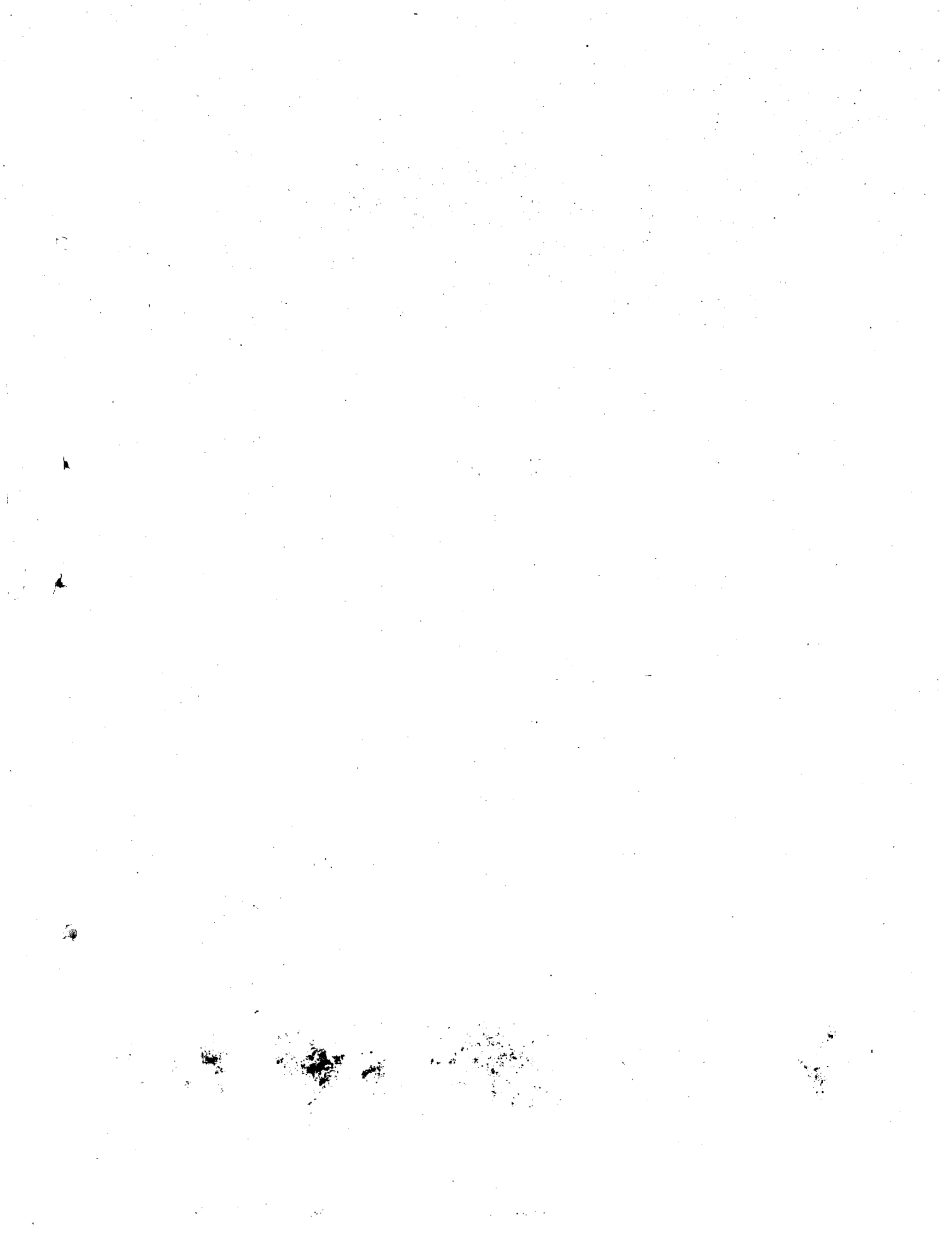
الباب الثالث

الشّیعةُ و عَقیدةُ ختمِ النبوّةِ واهانةِ الانبیاءِ

Chapter III

The Shias and the beleief of the finality of the Prophethood and insult of the Prophets (Alaihim-us-Salaam).

تاریخی دستاویز کے اس باب میں شیعہ کتب کی تیس (30) کتابوں کے چونتیس (34) حوالہ جات ہیں۔
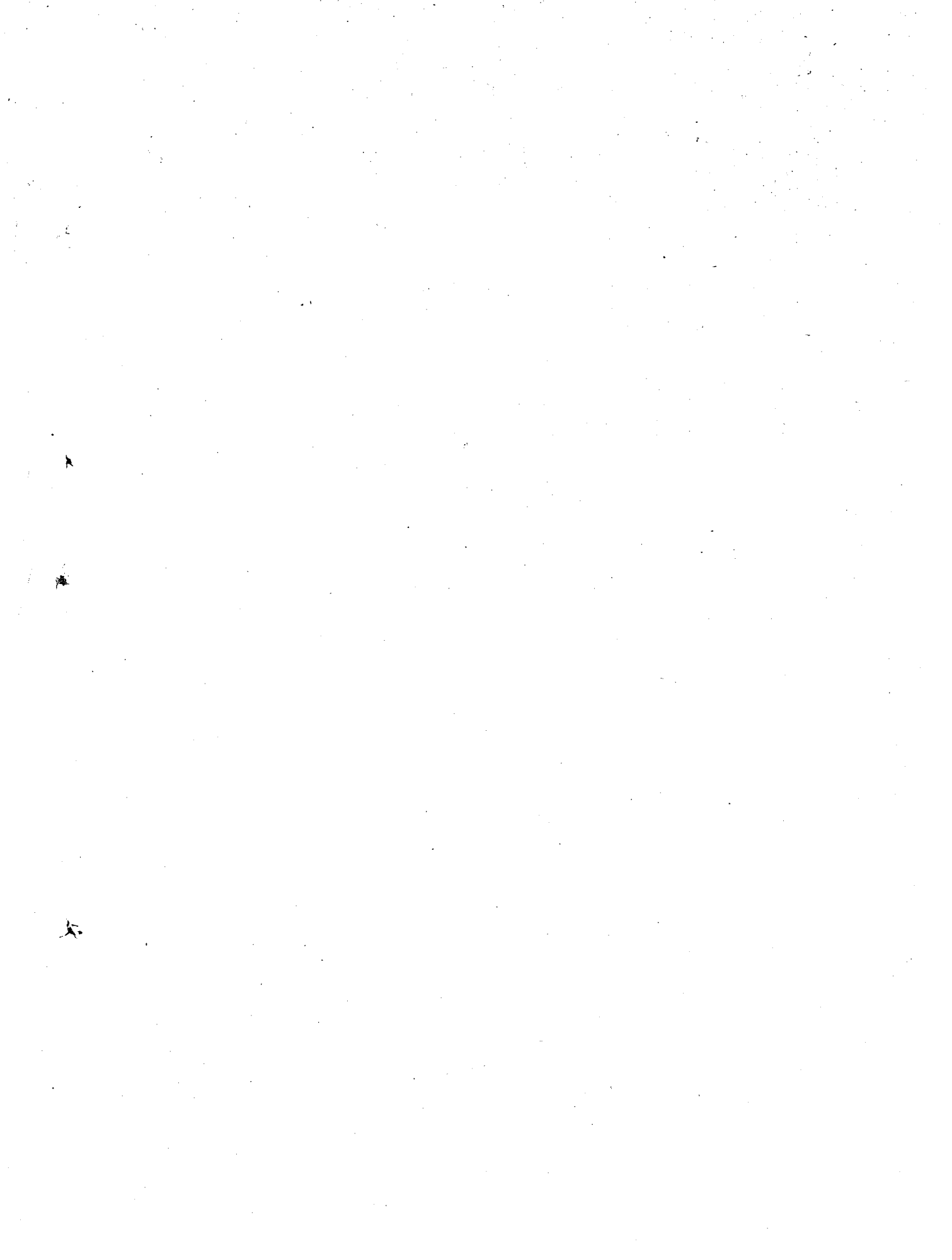
الاصول

من

الكافي

تأليف

ثقة الاسلام أبي جعفر محمد بن يعقوب بن اسحاق

الكليني الرازي رحمه الله

المتوفى سنة ٣٢٨/٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه وعلق عليه علي اكبر الغفاري

نهض بمشروعه

الشيخ محمد الآخوندي

الطبعة الثالثة
١٣٨٨

الجزء الأول

الناشر
دار الكتب الاسلامية
مرتضى آخوندي
تهران - بازار سلطاني
تلفن ٢٠٤١٠

احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جھوٹ (تقیہ)

الا فتراء علی رسول اللہ ﷺ

HADIATH AND FALSE HOOD (TAQQIYA).

الاصول من الکافی جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الیکلنی المتوفی ۳۲۸ طبع ایران

ج۱ کتاب فضل العلم -۵۳-

١٤ ـ عليٌّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد ، عن عمر بن عبدالعزيز عن هشام بن سالم وحمّاد بن عثمان وغيره قالوا : سمعنا أبا عبدالله عليه السلام يقول: حديثي حديث أبي ، وحديث أبي حديث جدّي ، وحديث جدّي حديث الحسين ، و حديث الحسين حديث الحسن ، و حديث الحسن حديث أمير المؤمنين عليه السلام و حديث أمير المؤمنين حديث رسول الله صلى الله عليه وآله وحديث رسول الله قول الله عزّ وجلّ .

١٥ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن الحسن بن أبي خالد شينُولة قال : قلت لأبي جعفر الثاني عليه السلام : جعلت فداك إنّ مشايخنا رووا عن أبي جعفر وأبي عبد الله عليهما السلام و كانت التقيّة شديدة فكتموا كتبهم ولم تُرو (١) عنهم فلمّا ماتوا صارت الكتب إلينا فقال : حدّثوا بها فإنّها حقّ.

﴿ باب التقليد ﴾

١ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن خالد ، عن عبدالله بن يحيى ، عن ابن مسكان ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : «اتّخذوا أحبارهم ورهبانهم أرباباً من دون الله»(٢)؟ فقال : أما والله ما دعوهم إلى عبادة أنفسهم، ولو دعوهم ما أجابوهم، ولكن أحلّوا لهم حراماً ، وحرّموا عليهم حلالاً فعبدوهم من حيث لا يشعرون.

٢ ـ عليٌّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن إبراهيم بن محمّد الهمدانيّ ، عن محمّد بن عبيدة قال : قال لي أبو الحسن عليه السلام : يا محمّد أنتم أشدّ تقليداً أم المرجئة ؟ قال: قلت قلّدنا وقلّدوا ، فقال : لم أسألك عن هذا ، فلم يكن عندي جواب أكثر من الجواب الأوّل فقال أبو الحسن عليه السلام : إنّ المرجئة نصبت رجلاً لم تُفرض طاعته وقلّدوه وأنتم نصبتم رجلاً وفرضتم طاعته ثمّ لم تقلّدوه فهم أشدّ منكم تقليداً .

٣ ـ محمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن حمّاد بن عيسى ، عن ربعيّ ابن عبد الله ، عن أبي بصير، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله جلّ وعزّ : « اتّخذوا أحبارهم ورهبانهم أرباباً من دون الله (٢)» فقال : والله ماصاموا لهم ولاصلّوا لهم ولكن أحلّوا لهم حراماً وحرّموا عليهم حلالاً فاتّبعوهم .

(١) في بعض النسخ « لم يرووا » . (٢) التوبة : ٣١ .

الأصول
من
الكافي
تأليف

ثقة الإسلام أبي جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق
الكليني الرازي رحمه الله

المتوفى سنة ٣٢٨ / ٣٢٩ ﻫ

مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه وعلق عليه علي أكبر الغفاري

نهض بمشروعه
الشيخ محمد الآخوندي

الجزء الثاني

الناشر
دار الكتب الإسلامية
مرتضى آخوندي
تهران - بازار سلطاني
تلفن ٢٠٤١٠

الطبعة الثالثة
١٣٨٨ ﻫ

سیدنا آدم علیہ السلام پر کفر کا الزام

اتهام سيدنا آدم عليه السلام با الكفر

SYEDNA ADAM (AS) WAS INFIDEL (SHIA' TE.)

الاصول من الكافی جلد دوم تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ھ ـ طبع ایران)

ج۲ | كتاب الإيمان والكفر | -۲۸۹-

﴿ باب ﴾

☆(في اصول الكفر وأركانه)☆

١ ـ الحسينُ بن محمّد ، عن أحمد بن إسحاق ، عن بكر بن محمّد ، عن أبي بصير قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : اُصول الكفر ثلاثة : الحرص ، والاستكبار ، والحسد ، فأمّا الحرص فانَّ آدم عليه السلام حين نُهي عن الشجرة ، حمله الحرص على أن أكل منها وأمّا الاستكبار فا بليس حيث اُمر بالسجود لآدم فأبى ، وأمّا الحسد فابنا آدم حيث قتل أحدهما صاحبه (١).

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفليِّ ، عن السّكونيِّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال النبيُّ صلى الله عليه وآله : أركان الكفر أربعة : الرَّغبة والرهبة (٢) والسخط والغضب .

٣ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن خالد ، عن نوح بن شعيب ، عن عبدالله الدَّهقان ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله : صلّى الله عليه وآله إنَّ أوَّل ما عُصي الله عزَّ وجلَّ بهستٌّ : حبُّ الدنيا ، وحبُّ الرِّئاسة وحبُّ الطعام ، وحبُّ النوم ، وحبُّ الرَّاحة ، وحبُّ النساء (٣) .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن سنان ، عن طلحة بن زيد ، عن

---

(١) كأن المراد باصول الكفر مايصير سبباً للكفر أحياناً و للكفر ايضاً معان كثيرة منها مايتحقق بانكار الرب سبحانه والالحاد في صفاته ومنها مايكون بمعصية الله ورسوله ومنها مايكون بكفران نعم الله تعالى إلى أن ينتهي إلى ترك الاولى فالحرص يمكن أن يصير داعياً إلى ترك الاولى اوارتكاب صغيرة أوكبيرة حتى ينتهي إلى جحود يوجب الشرك والخلود فما في آدم عليه السلام كان من الاول ثم تكامل في اولاده حتى انتهى إلى الاخير ، فصح أنه اصل الكفر وكذا سائر الصفات (آت ملخصا) .

(٢) الرغبة: الحرص في متاع الدنيا ، والرهبة ، الخوف من زوال متاع الدنيا .

(٣) أي الافراط في تلكم الصفات بحيث ينتهي إلى ارتكاب الحرام اوترك السنن والاشتغال عن ذكر الله ، أوحب الحياة الدنيا المذمومة وحب الرئاسة بالجور والظلم وحب الطعام بحيث لا يبالي حصل من حلال أوحصل من حرام وحب النوم بحيث يصير مانعاً عن الطاعات الواجبة والمندوبة وكذا حب الراحة وحب النساء .

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

جلد دوم

تالیف خاتم المحدثین ملا محمد باقر مجلسی رحمۃ اللہ علیہ ابن علامہ محمد تقی مجلسی طہرانی
ایرانی اعلی اللہ مقامہما و مترجمہ علامہ سید عبد الحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

نظر ثانی مقدمہ و حاشیہ

سید الواعظین رئیس المتکلمین زبدۃ العلماء فاضل جلیل جناب ابو البیان
مولانا السید ظہور الحسن صاحب قبلہ کوثر بریلوی خطیب شیعہ ملتان

ملنے کا پتہ

حمایت اہلبیت وقف رجسٹرڈ

شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس لاہور

محمد اور آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اولاد آدم سے نہیں ہیں

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیسوا من اولاد آدم علیہ السلام

۵۹

اَنِّي قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ اَنِّيْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـــَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ (عمران) بے شک میں تمہارے پاس آیا ہوں تمہارے رب کی آیات لے کر۔ بیشک میں پیدا کرتا ہوں تمہارے لئے پرندے مٹی سے ان میں پھونک مارتا ہوں وہ پرندے جاندار بن جاتے ہیں اللہ کے حکم سے اور میں اکمہ اور برص کے مریض کو شفا دیتا ہوں مردے کو زندگی دیتا ہوں اور جو تم کھاتے ہو وہ میں بتاتا ہوں جو جو تمہارے گھروں میں پوشیدہ ہے وہ میں جانتا ہوں میں یہ کام کیوں کرتا۔ اِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ میں اللہ کا عبد ہوں انبیاء کرام کو قرآن نے عباد کہا ہے اور اللہ کے یہ عبد ہوتے فعل عبادت اور اللہ معبود مگر مولوی نے ان افعال کو معجزہ کہہ کے تمام مفہوم عبادت بدل دیا۔ حالانکہ یہ معجزہ نہیں ان کی عبادت ہیں اور جو ان عِبَادُ الرَّحْمٰنِ کا سردار یہ امور سکھانے والا وہ ان جیسا ہے مگر ان جیسا نہیں لال پتھر ہے مگر پتھر جیسا نہیں یہ عبد ہیں اور وہ عَبْدُہٗ ہے اسی لئے کہا گیا ہے عبد دیگر عبدہٗ چیزے دیگر۔ انسانی برادری کو بھولا ہوا سبق یاد دلا کر در معبود پر جھکا دیا ایک مسجد کی ڈیوڑھی پر سجدہ ریز کر دیا غفلت کو دور کر دیا۔ نفس کی نجاست کو دور کر کے تزکیہ کر دیا ایمان کا لباس پہنا کر ایمان کا غمازہ ان کے چہروں پر لگا کر کے اللہ کا ایسا عبد بنا جیسا؟ اللہ چاہتا تھا۔ اور یہ جماعت کہلاتی عِبَادُ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ۔ اور ان کے سردار میں وہ جو عبد نہیں بلکہ عبدہٗ ہیں۔ ہر مسلمان کیلئے لازم ہے یہ کہنا اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ میں گواہی دیتا ہوں بیشک محمد اس کے عبد ہیں اور اس کے رسول ہیں۔ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ۔ جماعت کے سردار ہیں محمد اور آل محمد علیہ السلام۔ اللہ تعالیٰ نے روز ازل آدم اور اولاد آدم سے وعدہ لیا تھا کہ میری عبادت کرنا۔ شیطان کی عبادت نہ کرنا۔ جب انسان بھول گئے تو یاد دلایا محمد آل محمد نے جس سے یہ پتہ چلتا ہے جب آدم اور اولاد آدم سے اللہ وعدہ لے رہا تھا تو محمد و آل محمد علیہم السلام اس وقت آدم اور اولاد آدم سے علیحدہ تھے یعنی آدم اور اولاد ان کی جنس سے نہیں اور محمدؐ و آل محمد علیہم السلام ان کی جنس سے نہیں اگر یہ بھی اولا آدم میں آتے بشر ہوتے ایک جنس ہوتے تو روز ازل وعدہ میں بھی آتے مگر یہ آتے نہیں جس سے روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ آدم اور اولا آدم اور ہے محمد و آل محمد علیہم السلام اور ہے۔

حضرت علیؓ تمام انبیاء سے افضل ہیں

الافضل من الانبیاء العلی

HAZRAT ALI (RA) IS SUPERIOR TO ALL THE PROPHETS.

۲۰

خاتم الانبیاء ہیں۔ اسی وجہ سے ولکن رسول اللہ وخاتم النبین (احزاب) بعد آپ کے آپ کی اہل بیت کو درجہ ولایت حاصل ہے۔ انما ولیکم اللہ ورسولہٗ والذین امنو الذین یقیمون الصلواۃ ویوتون الزکوٰۃ وھم راکعون (مائدہ) سوائے اس کے نہیں کہ تمہارا ولی اللہ ہی ہے اور اس کا رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے ...... قائم کرتے ہیں نماز اور حالت رکوع میں زکواۃ دیتے ہیں۔ سنیوں اور شیعوں کا اس پر اتفاق ہے۔ یہ آیت جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی شان میں ہے ان کے علاوہ کسی نے حالت رکوع میں زکواۃ نہیں دی۔ زیر آیت تفسیر کبیر اگرچہ لوگوں نے رکوع کی حالت میں زکواۃ دے کر کوشش بھی کی۔ کہ کوئی ایک آیت ان کے متعلق بھی نازل ہو۔ حضرت عمرؓ بن خطاب فرماتے ہیں۔ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ تو مجھے بھی آرزو ہوئی۔ کہ ایک ایسی میرے متعلق بھی نازل ہو۔ اس خیال سے میں نے چالیس انگوٹھیاں حالت رکوع میں سائلین کو دیں۔ مگر کبھی وہ آیت نازل نہ ہوئی۔ پس جناب امیرؑ اور دیگر اہل بیت رسول بھی بعد رسول مثل رسول بقول اس آیت کے ولی ہیں۔ اور تمام انبیاء سے افضل ہیں۔ اور ان پر اطلاق نبوت ورسالت اس لئے نہیں کہ نبوت جناب محمد مصطفیٰ پر ختم ہے۔ آپ کے بعد کوئی نبی ورسول نہیں لیکن معیار نبوت ورسالت سب اہل بیت میں تھا۔ اگر نبوت ورسالت ختم نہ ہوتی تو یہ بارہ کے بارہ ائمہ اہل بیت نبی ورسول ہوتے۔

معیار ولایت مطلقہ معلوم ہو کہ لفظ ولی کے معنی بادشاہ۔ متصرف، غالب ہادی نگہبان وارث دوست کے ہیں۔ اور قرآن پاک سے بھی یہی معنی مراد ہیں فاللہُ ہو الولی (شوریٰ) پس خدا ہی بالذات اور حقیقی بادشاہ ہے۔ مالھم من دونہٖ من ولی ولا یشرک فی حکمہٖ احد (الکہف) نہیں ہے ان کے لئے سوائے اس خدا کے کوئی بادشاہ۔ پس چاہئے کسی کو اس کے حکم میں شریک نہ کیا جائے قل اغیر اللہ اتخذ ولیا فاطر السمٰوات والارض وھو یطعم ولا یطعم (انعام) اے رسول فرما دے سوائے خدا کے میں کسی کو کیوں اپنا بادشاہ بناؤں وہ ہی آسمانوں زمینوں کا پیدا کرنے والا ہے۔ مالک من اللہ من ولی ولا واق (رعد) نہیں تیرے لئے کوئی بھی خدا کے سوا بادشاہ اور نگہبان۔ وھو الولی الحمید (شوریٰ) اور وہی متصرف۔ غالب تعریف کیا ہوا ہے ومن یضلل اللہ فما لہٗ من ولی من بعدہ (شوریٰ) اور جس کو

انبیاء اوصیا کا حمل پیٹ میں نہیں ہوتا۔ (عقیدہ الاثناء عشری

لا یکون حمل الانبیاء و الاوصیا فی بطون امہاتھم

۴۷۴

دیا اور اپنی خدمت نہ لوں گی۔ بلکہ میں تمہاری خدمتگزاری کروں گی۔ اور ممنون و متشکر ہوں گی۔ جب حضرت امام حسن عسکری نے میرا یہ کلام سُنا کہا۔ اے پھوپھی۔ خداوند عالم آپ کو جزائے خیر عطا کرے۔ پس میں شام کو بخدمت آنحضرت حاضر ہوئی پھر اپنی کنیز کو آواز دی کہ میرا جامہ حاضر کر۔ اپنے گھر جاؤنگی۔

ولادت باسعادت حضرت صاحب العصر علیہ السلام

حضرت حکیمہ خاتون فرماتی ہیں جب میں اپنے گھر آنے کیلئے تیار ہوگئی حضرت امام حسن عسکری نے فرمایا اے پھوپھی آج رات میرے گھر میں تشریف رکھیئے کہ اس شب وہ فرزند گرامی متولد ہوگا جس کے سبب سے خداوند عالم زمین کو پھر ایمان و ہدایت سے اسکے بعد کہ وہ کفر و ضلالت سے مردہ ہوگئی ہوگی زندہ فرمائیگا۔ میں نے کہا۔ وہ فرزند کس سے متولد ہوگا۔ حالانکہ نرجس خاتون میں حمل کا اثر میں نہیں دیکھتی ہوں۔ حضرت نے فرمایا۔ نرجس خاتون ہی سے وہ فرزند متولد ہوگا۔ یہ سن کے میں اٹھی اور شکم و پشت نرجس خاتون کو دیکھا مطلق اثر حمل کا نہ پایا۔ امام حسن عسکری سے میں نے آکے بیان کیا حضرت نے تبسم کر کے فرمایا۔ صبح کو اثر حمل ان میں ظاہر ہونگے۔ بمثل نرجس مثل مادر موسیٰ ہے کہ ہنگام ولادت تک والدہ حضرت موسیٰ میں کچھ تغیر نہ ہوا۔ اور کوئی شخص ان کے حمل سے واقف نہ تھا۔ اسلئے کہ فرعون شکم زنانہ حاملہ طلب موسیٰ چاک کرتا تھا۔ اسی فرزند کا حال بھی ان امور میں مثل احوال حضرت موسیٰ کے ہے دوسری روایت میں اسطرح منقول ہے کہ حضرت علی نقی نے فرمایا۔ کہ حمل ہم اوصیائے پیغمبران کا شکم میں نہیں ہوتا۔ بلکہ پہلو میں ہوتا ہے اور ہم رانوں سے متولد ہوتے ہیں۔ اسلئے کہ ہم نور حق تعالیٰ ہیں۔ اس نے ہم سے چرک و نجاست و کثافت کو دور کیا ہے۔ حکیمہ خاتون نے کہا۔ میں نرجس خاتون پاس گئی۔ اور یہ حال ان سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا اے خاتون مطلق اثر حمل اپنے میں نہیں پاتی ہوں۔ پس میں اس جگہ رہی۔ اور نماز پڑھ کے نزدیک نرجس خاتون آرام کیا میں ہر وقت ان کے حال کی خبر لیتی تھی۔ مگر نرجس خاتون بحال خود آرام کر رہی تھی ہر لحظہ مجھے حیرت زیادہ ہوتی تھی۔ اس شب اور راتوں سے پہلے نماز تہجد کو اٹھی۔ اور نماز شب ادا کی جب نماز وتر

امام نے قائم آل محمدؐ کی ایک زبردست علامت قرار دے دی۔ اور رسول پاکؐ سے بھی یہ فرمان ملتا ہے کہ وہ زمین کو عدل و انصاف سے اسطرح بھر دے گا جیسا کہ ظلم و جور سے بھری ہوگی غلام احمد قادیانی جس نے مہدی موعود کا دعویٰ کر کے امت کو گمراہ کر دیا اور خود جہنم کی سند حاصل کر لی۔ اس فرمان رسولؐ اور امامؑ کے مطابق کاذب نہیں بلکہ کذاب و دجال ثابت ہو رہا ہے کیونکہ اس کے دور سے اور آج تک فتنہ و فساد فسق و فجور ظلم و ستم چوری جوا بازی زنا بڑھتا جا رہا ہے اور قائم آل محمدؐ وہ ہوگا جو زمین کو عدل و ایمان سے بھر دے گا۔ لہذا مسلمانوں کو مرزائیوں سے بچنا چاہیئے۔ ایسے جھوٹے امامت و نبوت کے دعویٰ داروں سے بچیں کہ خداوند کریم سب مومنین کا ایمان سلامت رکھے۔ اور بحق قائم آل محمدؐ کی زیارت نصیب کرے۔

(کوثر بھریلوی)

کتاب

حق الیقین

از تألیفات

مرحوم علامہ مجلسی قدہ

بسرمایه

آقای حاج سید محمود کتابچی

مدیر

کتابفروشی علمیه اسلامیه طهران

خیابان ناصر خسرو

تلفن ۲۳۳۰۰

چاپخانه حیدری

امام مہدی کے ہاتھ پر سب سے پہلے محمد بیعت کرینگے

اوّل من یبایع علی ید الامام المهدی هو محمد ﷺ

PROPHET MUHAMMAD (SAW) WILL BE THE FIRST WHO WILL SWEAR THE OATH OF ALLEGIANCE TO IMAM MEHDI

رقی که گفت بخدمت امام جعفر صادق (ع) عرضکردم که من پیر شده‌ام و استخوان‌هایم باریك شده است و میخواهم ختم اعمال من بآن باشد که درراه شما کشته شوم حضرت فرمود که چارهٔ از این نیست که اگر در این وقت نشود در رجعت خواهد شد و شیخ حسن بن سلیمان ازکتاب خطب امیرالمؤمنین(ع) خطبهٔ طولانی از آن حضرت روایت کرده است و در عرض آن خطبه فرمود که ضبط نمیکند احادیث ما را مگر قلعه‌های حصین یا سینه‌های امین یا عقلهای متین رزین پس فرمود ای‌عجب و کل عجب از آنچه واقع خواهد شد در میان ماه جمادی ورجب پس مردی از شرطةالخمیس پرسید که این چه تعجب است که می‌فرمائید حضرت‌فرمود تعجب نکنم ازآن کهمردهٔ چندزنده خواهندشد وشمشیر بر سرزنده‌ها خواهند زد و بحق خداوندی که حبه را شکافته و گیاه را بیرون آورده و خلایق را خلق فرموده گویا می‌بینم ایشان را که در میان بازارهای کوفه راه می‌روند و شمشیرهای برهنه بردوش‌گذاشته باشند و بزنند برسردشمنان خدا و رسول و مؤمنان و این است معنی آنچه خدا فرموده‌است : **یا ایهاالذین آمنوالاتتولوا قوماً غضب‌الله علیهم قد یئسوا من الاخرة کما یئس الکفار من اصحاب القبور** یعنی ای‌گروه مؤمنان دوستی مکنید با قومی که غضبکرده است خدا بر ایشان بتحقیق که نا امید گردیده‌اند از آخرت چنانچه ناامیدگردیده‌اند کافران از اصحاب قبرها وابن‌بابویه در علل‌الشرایع روایت کرده است از حضرت امام محمد باقر(ع) که چون قائم ما ظاهرشود عایشه را زنده کند تا بر او حدبزند و انتقام فاطمه را از او بکشد و شیخ مفید در ارشاد ازحضرت امام جعفر صادق (ع) روایت کرده است. که چون وقت قیام قائم آل محمد ﷺ بشود درجمادی الاخر و ده روز از ماه رجب، بارانی بیارد که خلایق مثل آن را ندیده باشند پس برویاند خدا به‌آن باران‌گوشت‌های مؤمنان وبدن‌های ایشان‌را در قبرهای ایشان وگویا نظر می کنم بسوی ایشان که آیند از جانب قبیلهٔ جهنیه و خاك قبررا از سرهای خود افشانند و ایضا ازآنحضرت روایت‌کرده است که بیرون می‌آید یا قائم ازپشت‌کوفه یعنی نجف بیست‌وهفت‌نفر با پانزده نفر از قوم موسی از آنها که حقتعالی فرموده است که هدایت می‌کردند بحق وبحق عدالت می‌کردند و هفت نفر از اصحاب کهف و یوشع بن نون و سلمان و ابوذر و جابر انصاری ومقداد و مالك‌اشتر پس‌درپیش روی آن‌حضرت خواهند بود ویاوران وحاکمان [illegible] خواهندبود وعیاشی‌ایز اینحدیث‌را ذکرکرده‌است و نعمانی روایتکرده است ازحضرت امام محمد با[قر] (ع) که چون قائم آل محمد ﷺ بیرون آید خدا او را یاری کند بملائکه و اول‌کسیکه با او بیعت کند محمد باشد و بعد از آن علی و شیخ طوسی و نعمانی ازحضرت امام رضا (ع) روایت کرده‌است

هو الذی بعث فی الامیین رسولا منهم یتلوا علیهم ایاته ویزکیهم

اردو ترجمہ

حیات القلوب جلد دوم

مؤلفہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ

مترجمہ مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزا پوری

جس میں

پیغمبر آخر الزمان کے تمام و کمال حالات، خلقت نور، ولادت، معجزات ارضی و سماوی، غزوات و سرایا، معراج، مباہلہ، علمائے نجران کا آپس میں مناظرہ، بادشاہان وقت کو دعوت اسلام، نیز دیگر واقعات تا وفات آنحضرت و فضائل و مناقب اہلبیت علیہم السلام نہایت تفصیل سے درج ہیں۔

ناشر

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی - اندرون موچی دروازہ

حلقہ ۷ — لاہور

حضرۃ علیؑ تمام انبیاء سے افضل ہیں

سیدنا علی أفضل من جميع الانبياء .

HAZRAT ALI IS SUPERIOR TO ALL THE PROPHETS.

حیات القلوب اردو ترجمہ جلد دوم موئف علامہ باقر مجلسی ناشر امامیہ کتب خانہ موچی دروازہ لاہور

ترجمہ حیات القلوب جلد دوم ۷۸۷ اڑتالیسواں باب۔ حجۃ الوداع تک کے تمام واقعات

کوئی ذی رُوح ایسا نہ ہوگا جس کا دل خوف سے پھٹ نہ جائے۔ وُہ اپنے گناہوں کو یاد کرے گا اور اپنے معاملات میں مشغول رہے گا۔ وُہ دوسروں کے حالات سے بے خبر ہوگا سوائے اس کے جس کو خدا چاہے کہ مطمئن اور بے خوف رہے۔ اے عمرو تو اس فزع سے کیا خبر و اطلاع رکھتا ہے اور تُو نے ایسا ہول کہاں دیکھا ہے۔ اُس نے کہا یہ خبرِ عظیم کیسی خبر ہے جو سُن رہا ہوں۔ پھر خدا پر ایمان لایا اور وُہ لوگ بھی ایمان لائے جو اُس کے ساتھ آئے تھے اور اپنی قوم کے پاس واپس ہوتے۔ اتفاقاً عمرو کی ملاقات ابی بن عثعث خشعمی سے ہوگئی۔ وُہ اُس کو پکڑ کر حضرت کی خدمت میں لایا اور کہا کہ میرا اور اس فاجر کا فیصلہ کیجئے کیونکہ اس نے میرے باپ کو قتل کیا ہے حضرت نے

(بقیہ از گزشتہ صفحہ ۷۸۶) اور لڑکوں کے علاوہ جس کو انفسنا سے تعبیر کیا جائے علیؑ بن ابی طالب کے سوا کوئی نہ تھا۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ خداوند عالم نے انفسنا میں علیؑ کی ذات اور محمدؐ کی ذات مراد لی ہے۔ اور اتحاد حقیقی دو نفس میں محال ہے لہٰذا چاہیئے کہ مجاز ہو۔ اور یہ اصُول میں طے ہے کہ سب سے زیادہ قریب مجاز پر حقیقت کا اظہار زیادہ بہتر ہے بہ نسبت سب سے زیادہ دُور مجاز کے۔ اقرب مجازات تمام اُمور میں برابری اور تمام کمالات میں شرکت ظاہر کرتا ہے سوائے اس کے جو دلیل سے خارج ہو۔ اور جو اجماع سے خارج ہے وُہ پیغمبری ہے جس میں علیؑ شریک نہیں ہیں مگر دُوسرے کمالات میں شریک ہیں۔ اور پیغمبرؐ کے تمام کمالات میں سے ایک کمال یہ ہے کہ وُہ تمام پیغمبروں سے اور تمام صحابہ سے افضل ہیں تو چاہیئے کہ جناب امیرؑ بھی تمام صحابہ اور سارے نبیوں سے افضل ہوں اور جبکہ فخرالدین رازی نے یہ دلیل نہایت وضاحت کے ساتھ بعض علمائے شیعہ سے نقل کی ہے اس کے بعد کہا ہے کہ اس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح اس پر اجماع ہے کہ محمدؐ علیؑ سے افضل ہیں اسی طرح یہ بھی اجماع ہو چکا ہے کہ انبیاء غیر انبیاء سے افضل ہیں۔ لیکن صحابہ پر افضلیت کا کوئی جواب نہیں دیا ہے اس لیئے کہ اس کا جواب نہیں رکھتے تھے۔ اور وُہ جواب جو پیغمبروں کے بارے میں دیا ہے اُس کا بھی باطل ہونا ظاہر ہے کیونکہ شیعہ اس اجماع کو قبول نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ اگر امام رازی کہتے ہیں کہ اہلسُنّت نے اجماع کر لیا ہے تو تنہا ان کا اجماع کیا وقعت رکھتا ہے۔ اور اگر وُہ کہتے ہیں کہ تمام اُمّت نے اجماع کر لیا ہے تو یہ تسلیم نہیں کیونکہ زیادہ تر علمائے شیعہ کا یہ اعتقاد ہے کہ جناب امیرؑ اور تمام ائمہ علیہم السلام تمام انبیاء سے افضل ہیں اور انہوں نے احادیث مستفیضہ بلکہ متواترہ اس باب میں اپنے ائمہ سے روایت کی ہے آٹھویں یہ کہ روایتِ خاصہ و عامہ مشتمل ہے اس پر کہ یہ گروہ جس کو میں مباہلہ کے لیئے لایا ہوا خلق میں خدا کے نزدیک میرے بعد سب سے بلند مرتبہ ہیں۔

واضح ہو کہ تمام احادیثِ مباہلہ اور دلائل مذکورہ کی تفصیل کتاب فضائل امیرالمؤمنین میں انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کی جائیں گی۔ اس مقام پر میں نے اتنے ہی پر اکتفا کی ہے اور طالب حق کے لیئے اسی قدر کافی ہے۔

وَاللّٰہُ یَھْدِیْ اِلٰی سَوَآءِ السَّبِیْلِ o

(صفحہ ۷۸۴ کا حاشیہ ختم ہوا)

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ

اردو ترجمہ

حیات القلوب جلد سوم

در بیانِ امامت

مؤلفہ

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ

مترجمہ

مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزا پوری

ناشر

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی اندرون موچی دروازہ

حلقہ ۸ لاہور
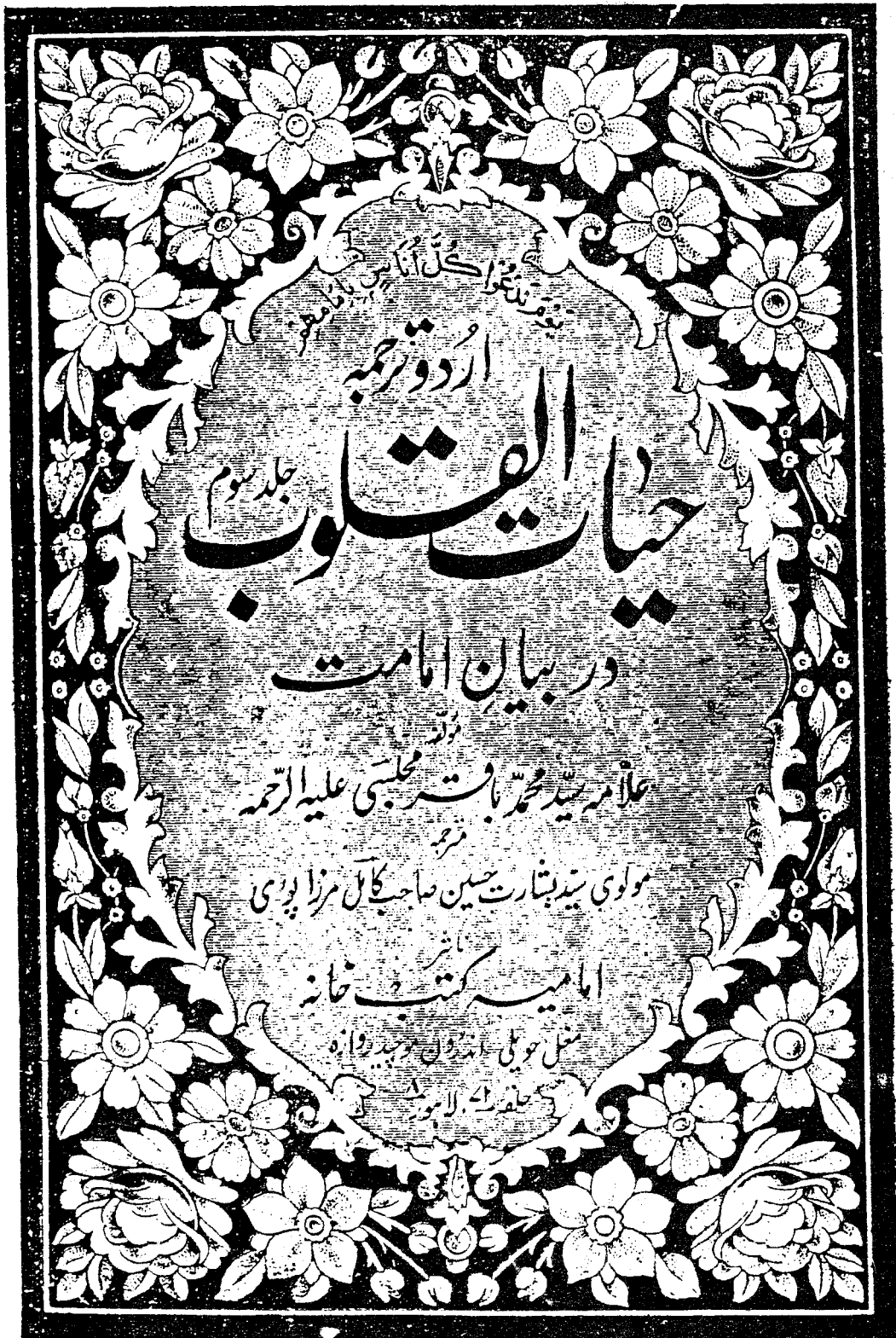
انبیاء سے اماموں کا رتبہ بلند ہے ، ختم نبوت کے انکار کا اقرار

انکار ختم النبوة ، درجة الائمة فوق درجات الأنبياء .

IMAMAT IS SUPERIOR THAN PROPHETHOOD.

حیات القلوب جلد سوئم از محمد باقر مجلسی ناشر امامیہ کتب خانہ لاہور

ترجمہ حیات القلوب جلد سوم باب ۱ — ۱۰ — فصل ۱ ، وجوب امام و ہر زمانہ میں امام کا ہونا۔

اشاعرہ اور اصحاب حدیث اور اہلسنت اور بعض معتزلی قائل ہیں کہ امام کا مقرر کرنا خلق پر سمعی (سنی ہوئی) دلیل سے واجب ہے عقلی سے نہیں۔ اور معتزلہ کے ایک گروہ کا اعتقاد یہ ہے کہ امام کا مقرر کرنا فتنوں سے بچنے کے لئے امن کی حالت میں انسانوں پر واجب ہے۔ اگر مقرر کرنے میں فتنوں کا خوف ہو تو واجب نہیں ہے اور بعضوں نے اس کے برعکس بھی کہا ہے۔

عرب کی لغت میں امام کے معنی پیشوا اور مقتدا کے ہیں اور فرقہ ناجیہ امامیہ کی اصطلاح میں جب نماز کے بارے میں امام کا ذکر آتا ہے تو غالباً پیش نماز کے معنی میں ہے۔ اور علم کلام میں امام سے مراد وہ شخص ہے جو خدا کی جانب سے جناب رسالتمآبؐ کی خلافت و نیابت کے لئے معین ہوا ہو اور کبھی پیغمبر پر امام کا اطلاق ہوتا ہے۔ اور بعض معتبر حدیثوں (انشاء اللہ معلوم ہوگا جو اس کے بعد بیان ہونگی) کہ مرتبہ امامت مرتبہ پیغمبری سے بالاتر ہے جیسا کہ خدا نے نبوت کے بعد حضرت ابراہیمؑ سے خطاب فرمایا ہے اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا (آیت ۱۲۴ سورہ بقرہ پ۱) میں تم کو لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔ اور بعض محققین نے کہا ہے کہ امام وہ ہے جو خدا کی جانب سے خلق پر بشرکت پیغمبر آدمی کے واسطے جسے ان کے امور دین و دنیا میں حاکم ہو لیکن پیغمبر وہ ہے جو کسی آدمی کے واسطہ کے بغیر (براہ راست) خدا سے احکام نقل کرتا ہو اور امام آدمی کے واسطہ سے جو پیغمبر ہوتا ہے [1]

[1] مؤلف فرماتے ہیں کہ یہ تعریف بھی مشکل ہے کیونکہ بہت سے غیر اولوالعزم پیغمبر اولوالعزم پیغمبروں کے تابع ہوئے ہیں اور ان کی شریعت پر عمل کرتے رہے اور لوگوں کو احکام پہونچاتے رہے۔ اور بہت سی حدیثیں بیان کی جائیں گی کہ آئمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین ملائکہ اور روح القدس کے توسط سے خدائے حی و قیوم سے علوم کا استفادہ کرتے تھے۔ اور حدیثوں میں امام اور نبی کے درمیان چند فرق و امتیاز مذکور ہیں جو اُنکے بعد انشاء اللہ بیان ہونگے۔ لیکن حق یہ ہے کہ کمالات اور شرائط اور صفات میں پیغمبر اور امام کے درمیان سوائے اس کے جو حدیثوں میں مذکور ہوگا۔ کوئی فرق نہیں ہے جس سے عظمت و بلندی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معلوم ہوتی ہے۔ اور یہ کہ وہ جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اس لئے ان حضرتؐ کے بعد کسی پر اسم نبی اور اسکے مترادف الفاظ کے اطلاق کی ممانعت ہے اور شیخ مفید علیہ الرحمہ کتاب مسائل میں اسکے قائل ہوئے ہیں اور اس کی نسبت فرقہ ناجیہ امامیہ کی طرف دی ہے اور ظاہر ہے کہ سابقہ امتوں میں ایک صاحب شریعت پیغمبر کی وفات کے بعد دوسرے صاحب شریعت پیغمبر کے مبعوث ہونے تک بہت سے پیغمبر ہوتے تھے جو سابق پیغمبر کے اوصیاء اور اُسکی ملت اور شریعت کے محافظ تھے لہذا جناب سرور انبیاءؐ سے روایت ہے کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے پیغمبروں کے مانند ہیں اور بعض روایتوں میں علماء کی تفسیر آئمہ علیہم السلام سے کی گئی ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جو فائدہ وجود رسول و نبی سے مرتب (باقی صفحہ بعد)

جزء دوم تفسیر کبیر

فی الزام المخالفین

تألیف عالم ربانی مولی فتح اللہ کاشانی قدس سرہ

با مقدمہ و پاورقی دانشمند محترم آقای حاج سید ابوالحسن مرتضوی

وتصحیح جناب آقای علی اکبر غفاری

از انتشارات :

کتابفروشی علمیہ اسلامیہ

طہران خیابان ناصر خسرو

تلفن ۵۰۳۰۰

اہل تشیع کے نزدیک جو شخص چار مرتبہ متعہ (زنا) کرے وہ رسول اللہ ﷺ کے درجہ کو پہنچ جاتا ہے۔

عند الشيعة من تمتع اربعا فدرجته كدرجة النبي ﷺ (والعياذ بالله)

HE WHO PERFORM MUTTA (LEGALISED PROSTITUTION) FOUR TIMES WILL REACH TO THE STATUS OF THE HOLY PROPHET. (SHIA BELIEF)

منہج الصادقین (تفسیر کبیر) جلد دوم تالیف عالم ربانی فتح اللہ کاشانی (طبع ایران)

(ج۲) جزءپنجم (۴۹۳)

دوزخ آزاد شود وهر کـه دو بار متعه کند چهار دانـك او از آتش دوزخ آزاد شـود وهر کـه سه بار متعه کند همه او از آتش دوزخ آزاد شود. ونیز آورده که « قال النبی ﷺ من تمتع مرة امن من سخط الجبار ومن تمتع مرتين حشرمع الابرار ومن تمتع ثلاث مرات زاحمنی فی الجنان» یعنی هر که یکبار متعه کند ایمن شود از خشم خدای قهار وهر که دو بار متعه کند محشور شود بانیکوکاران وهر که سه بار متعه کند مزاحمت ومقارنت وهمنشینی کند بامن در روضهٔ جنان ودرجه رضوان. وایضاً آورده که «من تمتع مرة کان درجته کدرجة الحسین علیه السلام ومن تمتع مرتين فدرجته کدرجة الحسن علیه السلام ومن تمتع ثلاث مرات کان درجته کدرجة علی بن ابیطالب علیه السلام ومن تمتع اربع مرات فدرجته کدرجتی» یعنی هر که یکبار متعه کند درجهٔ اوچون درجهٔ حسین علیه السلام باشد وهر که دو بار متعه کند درجهٔ اوچون درجهٔ حسن علیه السلام باشد وهر که سه بار متعه کند درجه اوچون درجهٔ علی بن ابی طالب علیه السلام باشد وهر که چهار بار متعه کند درجهٔ او مانند درجه من(۱) باشد. وایضاً قال من خرج من الدنیا ولم یتمتع جاء یوم القیمة وهو اجدع» یعنی هر که از دنیا بیرون رود ومتعه نکرده باشد روز قیامت گوش وبینی بریده وبدخلقت محشور شود و این حدیث با حدیث اول اگر چه سابقا مذکور شد اما بجهت تعدد رواة مکرر واقع شد. و از سلمان فارسی ومقداد اسود کندی وعمار یاسر رضی الله عنهم مرویست که گفتند روزی نزد رسول الله ﷺ بودیم که آنحضرت برخاست وخطبهٔ برخواند وآداب حمد وثنای الهی بتقدیم رسانید ونفس نفیس خود را یاد فرموده برخود صلوات داد وبعد از آن بوجه کریم خود بما التفات فرموده گفت بدرستی که برادرم جبرئیل علیه السلام نزد من آمد وتحفهٔ از نزد پروردگار بمن آورد وآن تمتع زنان مؤمنه است وپیش ازمن این تحفه را بهیچ پیغمبری ارزانی نداشته ومن شما را بآن امر میکنم پس آن سنت من است در زمان من وبعد از من هر که آنرا قبول کند وبآن عمل کند واحیای آن نماید از من باشد ومن از وی و هر که مخالفت نماید بآنچه بآن امر کرده ام بخدای مخالفت کرده وبدانید ای مردمان که از اهل این مجلس کسی باشد که تکذیب آن نماید بجهت بغض او بمن پس من گواهی میدهم که او از اهل دوزخ است پس لعنت خدای بر کسی باد که مخالفت من کند در این هر که انکار آن کند انکار نبوت من

۱. احادیثی را که شیخ جلیل عظیم الشأن محقق ثانی شیخ علی بن عبدالعالی کرکی اعلی الله مقامه در رسالهٔ متعهٔ خود ذکر فرموده نظر بمقامت علمی ومقام بلند محقق در تحقیق و تدقیق که سید مصطفی نعم شر.

المجلد الاول

من كتاب البرهان في تفسير القرآن

من مؤلفه

العلامة الثقة الثبت المحدث الخبير والناقد البصير

السيد هاشم بن السيد سليمان بن سيد اسماعيل بن سيد عبد الجواد الحسيني البحراني التوبلي الكتكاني المتوفى في سنة ١١٠٧ او ١١٠٩ رضوان الله عليه

الطبعة الثانية

طبع على نفقة الصالح الوفي المخلص الصفي

خادم احاديث الائمة المعصومين

الحاج ابو القاسم بن محمد تقي

المشتهر بالسالك وفقه الله لمرضاته آمين

وقف على تصحيحه محمود بن جعفر الموسوي الزرندي

بمعاونة الثقة الصالح الشيخ نجم الله بن كريم الله التفرشي البازدهاني

طهران در چاپخانه آفتاب بطبع رسيد

حضرت یونسؑ کو ولایت علی کے انکار کی سزا ملی

عوقب یونس علیه السلام لانکار ولایة علی علیه السلام

PROPHET YUNUS (AS) WERE PUNISHED DUE TO THE DENIAL OF ALI'S WILAYAT.

باب الالف بعده السین من البطون والتاویلات　　　　-۷۵-

والائمة كثيرة و مما يدل على تأويله بالشيعة صريحاً ما سيأتي في الشراب من تفسير العياشي عن الصادق عليه السلام انه قال في حديث له عند تفسير قوله تعالى: فيه شفاء للناس يعني في العلم الخارج من الائمة عليهم السلام شفاء للشيعة و هم الناس و غيرهم والله اعلم بهم ماهم الخبر. وما يؤيد ما نحن فيه ما سيأتي في الحمير والقردة ونحوهما مما يدل على كون المخالفين باطناً من تلك الانواع لامن نوع الانسان كما صرح به خبر النسناس ايضاً.

ثم مما يدل على الاخيرا عني ارادة المخالفين من الناس في بعض الايات ما في كنز الفوائد عن ابي الحسن الاول عليه السلام انه قال في قوله تعالى: وتكونوا شهداء على الناس اي بما قطعوا يعني الناس من رحمكم وضيعوا من حقكم ومزقوا من كتاب الله و عداوا حكم غيركم بكم الخبر فافهم.

يونس —هو من انبياء بني اسرائيل ذكره الله في القرآن باسمه و بلقبه وهو ذوالنون الذي حبسه الله في بطن الحوت كما سيأتي قصته مفصلة في سورته وفي سورة الصافات و قد مرت في الفصل الرابع من المقالة الثانية من المقدمة الاولى رواية حبة العرني و فيها ان يونس انكر ولاية علي عليه السلام فحبسه الله في بطن الحوت حتى اقر بها و في خبر آخر يأتي في سورة الصافات انه قال لما كلف بالولاية، كيف اتولى من لم اره ولم اعرفه

وفي خبر آخر انه توسل في بطن الحوت بمحمد وعلي و آلهما الائمة عليهم السلام فانجيه الله تعالى.

الارض— قدورد تأويلها بالدين و بالائمة عليهم السلام و بالشيعة وبالقلوب التي هي محل العلم وقراره و باخبار الامم الماضية والنساء انها قد استعملت في بعض التأويلات بل في مواضع عديدة بمعناها المتعارف ايضاً فلكل مقام ماينا سبه و ان اردت الادلة.

فدليل الاول ما في تفسير القمي في قوله تعالى: الم تكن ارض الله واسعة فتهاجروا فيها حيث قال اي دين الله وكتاب الله واسع فتنظروا فيه و دلالته ايضاً على تأويل المهاجرة بالتمسك بالقرآن والدين و النظر فيهما ظاهرة. وما رواه الصدوق باسناده عن ابي عبدالله عليه السلام انه سئل عن قوله تعالى: اولم يسيروا في الارض قال معناه اولم ينظروا في القرآن الخبر. ودلالته على تأويل السير بالنظر ايضاً واضحة كما سيأتي في السير ولاح من الخبر الاول فلا تغفل.

و دليل الثاني ما رواه الصدوق ايضاً في كتاب الاختصاص كما مر في الفصل الرابع من المقالة الثانية من المقدمة الاولى عن جابر عن الباقر عليه السلام انه قال في قوله تعالى: فانتشروا في الارض يعني بالارض الاوصياء امر الله بطاعتهم و ولايتهم كما امر بطاعة الرسول صلى الله عليه وآله و امير المؤمنين صلوات الله عليه كنى الله في ذلك عن اسمائهم فسماهم بالارض.

اقول الظاهر ان مراده عليه السلام تأويل الانتشار ايضاً بالولاية والاطاعة و يحتمل ان يكون المراد الانتشار اليهم واطاعتهم. ومن مؤيدات هذا التأويل ما رواه فرات بن ابرهيم في تفسيره عن ابيعبدالله عليه السلام انه قال في قوله تعالى: اولم يسيرو في الارض فينظروا الاية اي اولم ينظروا في اخبار الامم الماضية.

اقول مبنى هذا الاستدلال على ما هو المتبادر من ظاهر الخبر اعني تأويل السير بالنظر كما هو المصرح به في سند التأويل الاول، واما احتمال ان يكون المراد بيان معنى قوله تعالى: «فينظروا الى آخر الاية» فبعيد غير موافق لمفاد ذلك الحديث فتأمل ولا تغفل عن احتمال ان يكون المراد في هذا الخبر باخبار الامم مافي القرآن منها وحينئذ يتوافق الخبران ويتحد التأويلان والله يعلم. و سيأتي في الجنة والظلمات ما يدل على تأويل الارض بالنساء حيث روى ما يدل على تأويل قوله تعالى: ولاحبة في ظلمات الارض بالولد في بطن امه و يؤيده قوله تعالى: نساؤكم حرث لكم فافهم. و ما يدل على الاخير من استعمالها في بعض التأويلات بمعناها المتعارف ما رواه جابر عن الباقر عليه السلام انه سئله عليه السلام عن قوله تعالى: اولم يسيروا في الارض فقال هل لك في رجل يسير

آئمہ خود ذات محمد ہیں (العیاذ باللہ من ذالک)

الائمة كمثل محمد ﷺ (العياذ بالله)

IMAMS AS PROPHET MUHAMMAD (SAW)

وذلك دين القيمة ' ثم قال بعد كلام كنت انا ومحمد نوراً و احداً من نورالله فامرالله ذلك النوران ينشق، فقال للنصف كن محمداً وقال النصف كن علياً فمنها قال رسول الله ﷺ علي مني و انا من علي ولايؤدي عني الاعلي ثم قال بعد كلام طويل ياسلمان و يا جندب انا محمد ومحمد انا وانا من محمد و محمد مني ثم قال ايضاً بعد كلام: ياسلمان و يا جندب انا امير كل مؤمن و مؤمنة ممن مضى و ممن بقي و قال ايضاً بعد كلام: يا سلمان و يا جندب انا احيي و اميت باذن ربي و انا عالم بضمائر قلوبكم و الائمة من اولادي يعلمون و يفعلون هذا اذا احبّوا و ارادوا لانا كلنا واحد اولنا محمد و آخرنا محمد و وسطنا محمد وكلنا محمد فلا تفرقوا بيننا ونحن اذا شئنا شاءالله واذا كرهناه كرهالله الويل كل الويل لمن انكر فضلنا وخصوصيتنا وما اعطانا الله ربنا لان من انكر شيئاً مما اعطاناالله فقد انكر قدرةالله ومشيتهالخبر. والاخبار من هذا القبيل كثيرة جداً وقدمر بعض منها وسيأتي بعض آخر ايضاً مع كثير من الشواهد انشاءالله تعالى.

الفصل الرابع

في بيان بعض الاخبار التي و ردت في خصوص ان الولاية عرضت مع التوحيد على الخلق جميعاً و اخذ عليها الميثاق و بعث بها الانبياء و انزلت في الكتب و كلف بها جميع الامم و فيه مايدل على انها سبب ايجاد الخلق ايضاً

و في تفسير الامام ؑ انه قال ان ولاية محمد و آل محمد صلوات الله عليهم هي الغرض الاقصى والمراد الافضل ماخلق الله احداً من خلقه و لابعث احداً من رسله الاليدعوهم الى ولاية محمد وعلى و خلفائه ويأخذ عليهم العهد ليقيمواعليه وليعلموا به سائر عوام الامم الخبر. وسيأتي خبر آخر صريح ايضاً في ترجمة الحجة ؑ فلاتغفل.

وفي امالي الشيخ باسناده عن محمد بن عبدالرحمن قال سمعت ابا عبدالله ؑ يقول: ولايتنا ولاية الله التي لم يبعث نبي قط الا بها. وقد روى الكليني مثله في الكافي والعياشي في تفسيره.

وفي الكافي ايضاً باسناده عن عبدالاعلى قال سمعت ابا عبدالله عليه السلم يقول: ما من نبي جاء قط الا بمعرفة حقنا وتفضيلنا على من سوانا.

وفيه ايضاً عن ابي الحسن ؑ قال ولاية علي مكتوبة في جميع صحف الانبياء ولم يبعث الله رسولا الا بنبوة محمد و وصيه علي. وقد مر في تالي فصول المقالة الاولى عن تفسير العياشي عن الحسن بن علي ؑ انه قال: من دفع فضل اميرالمؤمنين ؑ فقد كذب بالتورية والانجيل والزبور و صحف ابراهيم و موسى وسائر كتب الله المنزلة فانه ما نزل شيئ منها الا واهم ما فيه بعد الاقرار بتوحيدالله عز وجل والاقرار بالنبوة الاعتراف بولاية علي والطيبين من آله ؑ قال قال رسول الله ﷺ ما قبض الله نبياً حتى امره ان يوصي الى عشيرته من عصبته وامرني ان اوصي فقلت الى من يارب؟ فقال الى ابن عمك علي بن ابيطالب ؑ فاني قد اثبته في الكتب السالفة وكتبت فيها انه وصيك وعلى ذلك اخذت ميثاق الخلائق ومواثيق انبيائي ورسلي اخذت مواثيقهم لي بالربوبية ولك يامحمد بالنبوة ولعلي بالولاية. وفي البصائر باسناده عن ابي سعيد الخدري قال سمعت رسول الله ﷺ يقول ما بعث الله نبياً الا وقد دعاه الى ولايتك طائعاً او كارهاً.

وعن حذيفة بن اسيد قال قال رسول الله ﷺ: ما تكاملت النبوة لنبي في الا ظلة حتى عرضت عليه ولايتي وولاية اهل بيتي ومثلوا له فاقروا بطاعتهم وولايتهم.

وعن حبة العرني قال قال اميرالمؤمنين ؑ ان الله عزوجل عرض ولايتي على اهل السموات وعلى اهل الارض اقر بها من اقر بها وانكرها من انكرها يونس فحبسه في بطن الحوت حتى اقر بها.

وفي كتاب سليم بن قيس الهلالي عن المقداد رضي الله عنه قال سمعت رسول الله ﷺ يقول: و الذي نفسي بيده ما استوجب آدم ان يخلقه الله وينفخ فيه من روحه وان يتوب عليه ويرده الى جنته الا بنبوتي والولاية لعلي بعدي والذي نفسي بيده ماراى ابرهيم ملكوت السموات ولااتخذه الله خليلا الا بنبوتي ومعرفة علي بعدي والذي نفسي بيده

المجلد الاول

من كتاب البرهان
فى تفسير القرآن

من تاليف

العلامة الثقة الثبت المحدث الخبير والناقد البصير

السيد هاشم بن السيد سليمان بن سيد اسماعيل بن سيد عبد الجواد الحسينى
البحرانى التوبلى الكتكانى المتوفى فى سنة ۱۱۰۷ او ۱۱۰۹ رضوان الله عليه

الطبعة الثانية

طبع على نفقة الصالح الوفى المخلص الصفى
خادم احاديث الائمة المعصومين
الحاج ابو القاسم بن محمد تقى
المشتهر بالسالك وفقه الله لمرضاته آمين

وقد ولى تصحيحه محمود بن جعفر الموسوى الزرندى
بمعاونة الثقة الصالح الشيخ نجم الله بن كريم الله القرشى البازدهانى

تهران در چاپخانه آفتاب بطبع رسيد

حضور ﷺ کی توہین (العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ)

اهانة رسول الله ﷺ (العياذ بالله ثم العياذ بالله)

REVILE OF THE HOLY PROPHET MUHAMMAD (SAW)

رسول الله يقول ان الله لم يقبض نبياً حتى يخيره فلما احتضر رسول الله صلى الله عليه وآله كان آخر كلمة سمعتها منه بل الرفيق الاعلى فقلت اذاً والله لا يختارنا وعلمت ان ذلك ما كان يقوله من قبل وروى الارقم بن شرحبيل قال سألت ابن عباس رحمه الله هل أوصى رسول الله صلى الله عليه وآله فقال لا قلت فكيف كان فقال ان رسول الله صلى الله عليه وآله قال في مرضه ابعثوا الى علي فادعوه فقالت عائشة لو بعثت الى أبي بكر وقالت حفصة لو بعثت الى عمر فاجتمعوا عنده جميعاً هكذا لفظ الخبر على ما أورده الطبري في التاريخ ولم يقل فبعث رسول الله صلى الله عليه وآله اليهما قال ابن عباس فقال رسول الله صلى الله عليه وآله انصرفوا فان تكن لي حاجة أبعث اليكم فانصرفوا وقيل لرسول الله الصلاة فقال مروا أبا بكر أن يصلي بالناس فقالت عائشة ان أبا بكر رجل رقيق فمر عمر فقال مروا عمر فقال عمر ما كنت لأتقدم وأبو بكر شاهد فتقدم أبو بكر فوجد رسول الله صلى الله عليه وآله خفة فخرج فلما سمع أبو بكر حركته تأخر فجذب رسول الله صلى الله عليه وآله ثوبه فأقامه مكانه وقعد رسول الله صلى الله عليه وآله فقرأ من حيث انتهى أبو بكر قلت عندي في هذه الواقعة كلام ويعترضني فيها شكوك واشتباه اذا كان قد أراد أن يبعث الى علي ليوصي اليه فنفست عائشة عليه فسألت أن يحضر أبوها ونفست حفصة عليه فسألت أن يحضر أبوها ثم حضرا ولم يطلبا فلا شبهة ان ابنتيهما طلبتاهما هذا هو الظاهر وقول رسول الله صلى الله عليه وآله وقد اجتمعوا كلهم عنده انصرفوا فان تكن لي حاجة بعثت اليكم قول من عنده ضجر وغضب باطن لحضورهما وتهمة للنساء في استدعائهما فكيف يطابق هذا الفعل وهذا القول ما روي من أن عائشة قالت لما عين على أبيها في الصلاة ان أبي رجل رقيق فمر عمر وأين ذلك الحرص من هذا الاستعفاء والاستقالة وهذا يوهم صحة ما تقوله الشيعة من ان صلاة أبي بكر كانت عن أمر عائشة وان كنت لا أقول بذلك ولا أذهب اليه الا أن تأمل هذا الخبر ولايح مضمونه يوهم ذلك فلعل هذا الخبر غير صحيح وأيضاً في الخبر ما لا يجيزه أهل العدل وهو أن يقول مروا أبا بكر ثم يقول عقيبه مروا عمر لان هذا نسخ الشيء قبل تقضي وقت فعله فان قلت قد مضى من الزمان مقدار ما يمكن الحاضرين فيه أن يأمروا أبا بكر وليس في الخبر الا انه أمرهم أن يأمروه ويكفي في صحة ذلك مضي زمان يسير جداً يمكن فيه أن يقال يا أبا بكر صل بالناس قلت الاشكال ما نشأ من هذا الامر بل من كون أبي بكر مأموراً بالصلاة وان كان بواسطة ثم نسخ عنه الامر بالصلاة قبل مضي وقت يمكن فيه أن يفعل الصلاة فان قلت لم قلت في صدر كلامك هذا انه أراد أن يبعث الى علي ليوصي اليه ولم لا يجوز أن يكون بعث اليه لحاجة له قلت لان مخرج كلام ابن عباس هذا المخرج ألا ترى ان الارقم بن شرحبيل الراوي لهذا الخبر قال سألت ابن عباس هل أوصى رسول الله صلى الله عليه وآله فقال لا فقلت فكيف كان فقال ان رسول الله صلى الله عليه وآله قال في مرضه ابعثوا الى علي فادعوه فسألته المرأة أن يبعث الى أبيها وسألته الاخرى أن يبعث الى أبيها فلولا أن ابن عباس فهم من قوله صلى الله عليه وآله ابعثوا الى علي فادعوه انه يريد الوصية اليه لما كان لاخبار الارقم بذلك متصلاً بسؤاله عن الوصية معنى وروى القاسم بن محمد بن أبي بكر عن عائشة قالت رأيت رسول الله صلى الله عليه وآله يموت وعنده قدح فيه ماء يدخل يده في القدح ثم يمسح وجهه بالماء ويقول اللهم أعني على سكرة الموت وروى عروة عن عائشة قالت اضطجع رسول الله صلى الله عليه وآله يوم موته في حجري فدخل علي رجل من آل أبي بكر في يده سواك أخضر فنظر رسول الله صلى الله عليه وآله اليه نظراً عرفت انه يريده فقلت له أتحب أن أعطيك هذا السواك قال نعم فأخذته فمضغته حتى ألنته ثم أعطيته اياه فاستن به كأشد ما رأيته يستن بسواك قبله ثم وضعه ووجدت رسول الله صلى الله عليه وآله يثقل في حجري فذهبت أنظر في وجهه فاذا بصره قد شخص وهو يقول بل الرفيق الاعلى من الجنة فقلت لقد خيرت فاخترت والذي بعثك بالحق وقبض رسول الله صلى الله عليه وآله قال الطبري وقد وقع الاتفاق على انه كان يوم الاثنين من شهر ربيع الاول واختلف في أي الاثانين كان فقيل لليلتين خلتا من الشهر وقيل لاثنتي عشرة خلت من الشهر واختلف في تجهيزه أي يوم كان فقيل يوم الثلاثاء الغد من وفاته وقيل انما دفن بعد وفاته بثلاثة أيام اشتغل القوم عنه بأمر البيعة وقد روى الطبري ما يدل على ذلك عن زياد بن كليب عن ابراهيم النخعي ان أبا بكر جاء بعد ثلاث الى رسول الله صلى الله عليه وآله وقد اربد بطنه فكشف عن وجهه وقبل عينيه وقال بأبي أنت وأمي طبت حياً وطبت ميتاً قلت وأنا أعجب من هذا هب ان أبا بكر ومن معه اشتغلوا بأمر البيعة فعلي بن أبي طالب والعباس وأهل البيت بماذا اشتغلوا حتى يبقى النبي صلى الله عليه وآله مسجى بينهم ثلاثة أيام بلياليهن

یا فتاح

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ

قرآن مجید مترجم

لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

الحمد للہ کہ ترجمہ بامحاورہ جسکی محبان اہلبیت کو مدت سے آرزو تھی مع فوائد
تفسیری مطابق مذہب اہل بیت از مستفادات دقیقہ شناس رموز قرآنی متکلم و
مناظر لاثانی جناب مولٰنا مولوی حکیم سید مقبول احمد صاحب دہلوی اعلی اللہ مقامہ
بحسن اہتمام و سعی مالک کلام حاجی آغا نثار احمد صاحب کربلائی
و مشہدی دہلوی۔

ملنے کا پتہ افتخار بکڈپو دھرم چند بلڈنگ سٹریٹ کرشن نگر لاہور

آنحضرت نے فرمایا حضرت علی اور اولاد علی خانہ کعبہ میں شب باشی کر سکتے ہیں۔

قال رسول اللہ ﷺ یجوز لعلی واولا دہ ان یجامعو فی الکعبۃ

HAZRAT MUHAMMAD (SAW) ALLOWED HAZRAT ALI AND HIS FAMILY TO PERFORM MARITAL PRACTICE DURING NIGHT AT KA ABATULAH.

ل وَاَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰی وَاَخِیْہِ۔ تفسیر قمی میں جناب امام موسٰی کاظم علیہ السلام سے روایت ہے کہ چونکہ بنی اسرائیل ظالموں سے خائف تھے (اور خدا کی عبادت کے لئے عبادت خانہ قائم نہ کرسکتے تھے) خداتعالٰے نے موسٰی علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو وحی کی کہ تم اپنے اپنے گھروں ہی میں عبادت کرلو۔ اور وہیں نمازیں پڑھ لو۔ علل الشرائع اور تفسیر عیاشی میں ہے کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا جس میں فرمایا کہ اے لوگو اللہ نے موسٰی علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو حکم دیا کہ اپنی قوم کے لئے مصر میں کچھ مکانات بنائیں اور ان دونو کو حکم دیا کہ اُنکی مسجد میں سوائے ہارونؑ اور اولاد ہارونؑ کے نہ کوئی جنب حالت میں شب باش ہوسکے نہ عورتوں کے پاس جاسکے۔ اور بلاشک علی علیہ السلام کی منزلت مجھ سے وہی ہے جو ہارون علیہ السلام کی موسٰی علیہ السلام سے تھی۔ پس سوائے علی علیہ السلام اور اولاد علی علیہ السلام کے اور کسی کے لئے حلال نہیں ہے کہ میری مسجد میں عورتوں سے مقاربت کرے اور مجنب حالت میں شب باش ہو۔ اور جس کو یہ بات بُری لگے تو اُسکا راستہ یہ رہا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے شام کی طرف اشارہ کیا۔ (قول مترجم۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اشارہ کا یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ جنکو علیؑ اور اولاد علیؑ کی وہ منزلت جو عطیۂ خدا ہے بُری لگے وہ یہودی ہو جائیں جیسے معاویہ شاہی ہوگئے اور اُنکو قوت اُسی خطہ میں ہوئی جدھر آنحضرتؐ نے اشارہ کیا تھا اسکے متعلق باقی روایتیں ضمیمہ میں ملاحظہ ہوں) ۱۲

یونس ۱۰ — ۴۳۴ — یعتذرون ۱۱

وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَاَوْحَيْنَآ

اور ہمکو اپنی رحمت سے کافروں (کے ظلم) سے نجات دے اور ہم نے موسٰےؑ اور

اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا

اُنکے بھائی کی طرف وحی کی کہ تم دونو اپنی قوم کے لئے مصر میں کچھ مکان بناؤ

وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۭ وَبَشِّرِ

اور اپنے اُن مکانوں کو نماز کی جگہ قرار دو اور (اُن میں) نماز پڑھا کرو اور مومنین کو

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ

خوشخبری سُنا دو اور موسٰےؑ نے عرض کی کہ اے ہمارے پروردگار بالتحقیق تو نے

وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا

فرعون اور اُسکے درباریوں کو زندگانی دنیا میں سامان آرائش اور مال بہت کچھ دیا ہے

عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓي اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ

[illegible] اے ہمارے پروردگار اُنکے مال غارت

[illegible] الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ

[illegible] دردناک عذاب نہ دیکھیں گے ایمان

قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ

[illegible] تم دونو کی دعا قبول ہوگئی پس تم دونو ثابت قدم رہو

سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ

ہرگز جاہلوں کی راہ نہ چلو — اور ہمنے بنی اسرائیل کو دریا کے پار اُتار دیا

منزل ۳

ل اطْمِسْ عَلٰٓي اَمْوَالِهِمْ۔ لفظی معنی ہیں کہ اُن کے مالوں کو ایسا بدلدے کہ اُن سے نفع اُٹھا نہ سکیں۔ چنانچہ روایت میں وارد ہے کہ اُنکے مال پتھر اگئے تھے۔ ۱۲ ل قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا۔ ایک روایت کے بموجب موسٰی علیہ السلام دعا کرنیوالے تھے اور ہارون علیہ السلام آمین کہنے والے۔ مگر خدا نے دونو کو دعا کرنیوالا قرار دیا۔ کافی میں جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ موسٰے علیہ السلام نے تو دعا کی تھی اور ہارون علیہ السلام اور فرشتوں نے آمین کہی تھی۔ خدا نے فرمایا قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا اور یہ بھی

مقدمة

تفسیر مرآة الانوار

و

مشکوة الاسرار

با

ترجمه و شرح حال مؤلف و فهرست کتاب

امامت علی کا منکر نبوت محمد کا منکر ہے

منکروا امامۃ علی رضی اللہ عنہ ینکروا نبوۃ محمد ﷺ

DENIER OF ALI' IMAMAT IS THE DENIER OF HAZRAT MUHAMMAD (SAW) APOSTLEHOOD.

۔۲۴۔ الفصل الثالث فی ان الاقرار بالولایۃ تالی الاقرار بالنبوۃ

وفی الکافی عن الصادق ؑ من انکر الائمۃ منا کان کمن انکر معرفۃ اللہ و معرفۃ رسولہ ﷺ

و فی کنز الفوائد عن الصدوق باسنادہ الی محمد بن الفیض بن المختار عن الباقر ؑ عن ابیہ عن جدہ ؑ قال خرج رسول اللہ ﷺ ذات یوم وھو راکب وخرج علی وھو یمشی فقال لہ یا ابا الحسن اما ان ترکب اذا رکبت و تمشی اذا مشیت و تجلس اذا جلست الا ان تکون فی حد من حدود اللہ تعالی لابد لک من القیام والقعود فیہ وما اکرمنی اللہ بکرامۃ الا واکرمک بمثلھا و خصنی اللہ بالنبوۃ والرسالۃ و جعلک ولیی فی ذالک تقوم فی حدودہ و صعب امورہ والذی بعثنی بالحق نبیاً ما آمن بی من انکرک ولا اقر بی من جحدک ولا آمن باللہ من کفر بک و ان فضلک لمن فضلی وان فضلی لفضل اللہ وھو قول اللہ عزوجل: قل بفضل اللہ و برحمتہ فبذالک فلیفرحوا[1] ففضل اللہ نبوۃ نبیکم، ورحمتہ ولایۃ علی بن ابیطالب فبذالک ای بالنبوۃ والولایۃ فلیفرحوا یعنی الشیعۃ ھو خیر مما یجمعون یعنی مخالفیھم من الاھل والمال والولد فی دار الدنیا الخبر. الی ان قال: ولقد امرنی ربی ان افترض من حقک ما افترض من حقی وان حقک لمفروض علی من آمن بی ولولاک لم یعرف عدو اللہ ومن لم یلقہ بولایتک لم یلقہ بشیئی وان الذی اقول لہ لمن اللہ انزلہ فیک الخبر .

وفی معانی الاخبار عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ لما نزل: اوفوا بعھدی اوف بعھدکم لقد خرج آدم من الدنیا وقد عاھد علی الوفاء لولدہ شیث فما وفی لہ وساق الحدیث الی ان قال : ایھا الناس من اختار منکم علی علیؑ اماماً فقد اختار علیؑ نبیاً ومن اختار علیؑ نبیاً فقد اختار علی اللہ عزوجل رباً

وفی اکمال الدین باسنادہ عن الرضا عن آبائہ علیھم السلام قال قال رسول اللہ ﷺ یا علی انت والائمۃ من ولدک حجج اللہ علی خلقہ واعلامہ فی بریتہ فمن انکر واحداً منھم فقد انکرنی ومن عصی واحداً منھم فقد عصانی و من اطاعکم فقد اطاعنی الخبر .

وفی عقاید الصدوق قال النبی ﷺ من ظلم علیاً مقعدی ھذا بعد وفاتی فکانما جحد نبوتی و نبوۃ الانبیاء من قبلی ومن تولی ظالماً فھو ظالم وقال رسول اللہ ﷺ من جحد علیاً امامتہ من بعدی فانما جحد نبوتی ومن جحد نبوتی فقد جحد اللہ ربوبیتہ .

وفی امالی الصدوق ایضاً عن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ ﷺ لعلی ؑ یا علی ما من عبد لقی اللہ وھو جاحد ولایتک الا لقی اللہ بعبادۃ صنم او وثن .

وفی کنز الفوائد باسنادہ عن علی بن الحسین عن ابیہ عن علی ؑ قال قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ فرض علیکم طاعتی ونھاکم عن معصیتی کما نھاکم عن معصیتہ الخبر .

وفی الکافی عن محمد بن الفضیل عن ابی الحسن ؑ قال سئلتہ عن قولہ تعالی: ذالک بانھم آمنوا ثم کفروا[2] قال ان اللہ تعالی سمی من لم یتبع رسولہ فی ولایۃ علی وصیہ منافقین، وجعل من جحد وصیہ امامتہ کمن جحد محمداً و انزل بذالک قرآناً فقال اذا جاءک المنافقون السورہ. والخبر طویل اخذنا منہ موضع الحاجۃ

وفی تفسیر فرات بن ابراھیم باسنادہ عن الباقر ؑ انہ قال فی حدیث لہ: ان الائمۃ کانوا نوراً مشرقاً حول العرش فامرھم اللہ ان یسبحوا فسبح اھل السموات بتسبیحھم فمن اوفی بذمتھم فقد وفی بذمۃ اللہ ومن عرف حقھم فقد عرف حق اللہ ومن جحد حقھم فقد جحد حق اللہ الخبر .

وفی تفسیر الامام ؑ انہ قال: انہ لا یکون مسلماً من قال ان محمداً رسول اللہ فاعترف بہ ولم یعترف ان اخاہ وصیہ و خلیفتہ وخیر امتہ وفان تمام الاسلام باعتقاد ولایۃ علی ؑ ولا ینفع الاقرار بالنبوۃ مع جحد امامۃ علی کما لا ینفع الاقرار بالتوحید من جحد النبوۃ . و فی کتاب فضائل امیر المؤمنین عن محمد بن صدقۃ ان سلمان الفارسی و ابا ذر الغفاری رضی اللہ عنھما سئلا علیاً ؑ عن معرفۃ الامام بالنورانیۃ فقال ؑ وساق الکلام الی ان قال: ومن لم یقر بولایتی لم ینفعہ الاقرار بنبوۃ محمد ﷺ الا انھما مقرونان وذالک ان النبی ﷺ نبی مرسل و ھو امام الخلق وعلی من بعدہ امام الخلق و وصی محمد فمن استکمل معرفتی فھو علی الدین القیم کما قال اللہ تعالی

۱۔ سورہ یونس آیہ ۵۹ ۔ ۲ ۔ سورہ منافقون آیہ ۳

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ

إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ

قرآن مجید مترجم

لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ

الحمد للہ کہ ترجمہ بامحاورہ جسکی محبان اہلبیت کو مدت سے آرزو تھی معہ فوائد تفسیری مطابق مذہب اہل بیت از مستفادات دقیقہ شناس رموز قرآنی متکلم و مناظر لاثانی جناب مولانا مولوی حکیم سید مقبول احمد صاحب دہلوی اعلی اللہ مقامہ بحسن اہتمام و سعی بلا کلام حاجی آغا نثار احمد صاحب کربلائی و مشہدی دہلوی۔

افتخار بک ڈپو ہول سیل ڈسٹری بیوٹر کرشن نگر لاہور

اِنَّ هٰذِهٖ لَتَذۡكِرَةٌ لِّاُولِى الۡاَبۡصَار
بعون اللہ این در ثمینہ و جواہر بہیہ مستخرج از بحرین قرآنیہ و سنت نبویہ مسمیٰ بہ
برہان متعہ
حسب الفرمائش سید رمضان علی و سید غضنفر علی سلمہم اللہ تعالیٰ

جواز متعہ کے لئے نبی کریمؐ پر متعہ کا بہتان عظیم

الافتراء العظیم علی رسول الله صلی ﷺ انه تمتع لاثبات المتعة

A FALSE CHARGE OF MUT'A LAUNCHES AGAINST PROPHET MUHAMMAD (SAW) JUST TO DECLARE IT LAWFUL.

برھان المتعہ تالیف مولانا الحاج ابو القاسم ۱۳۰۵ھ طبع لاہور

باب اثبات متعہ

۴۶ ثواب متعہ

متعہ نکند اقول حصر صریحیت بر آنکہ کمال ایمان بفعل متعہ ہست و ضعف ایمان
بنکردن متعہ اگرچہ معتقد باشد بتحلیل آن سوم در ہدایت الامت است قال
علیہ السلام انی لاحب للمؤمن ان لا یخرج من الدنیا حتی
یتمتع ولو مرۃ یعنی ایشان علیہم السلام فرمودند من دوست تر دارم کہ مومن
از دنیا بر نیاید تا آنکہ متعہ نکند اگرچہ در عمر یک مرتبہ کردہ باشد چہارم در فقیہ
و وافی مرویست فقال علیہ السلام انی لاکرہ للرجل المسلم
ان یخرج من الدنیا وقد بقیت علیہ خلۃ من خلال رسول
الله لم یقضہا ایشان علیہم السلام فرمودند من مکروہ دارم کہ مرد مسلمی از دنیا
برآید و بر او خصلتے از خصایل سید رسل باقی ماندہ او را بعمل نیارد اقول
متعہ را از خصایل سید انبیا شمردہ اند پنجم در صافی از فقیہ آوردہ نقلت
ھل تمتع رسول الله فقال نعم وقراء ھذہ الآیۃ واذ اسر النبی
الی بعض ازواجہ حدیثا الی قولہ تعالی ابکارا یعنی راوی میگوید
از ایشان علیہم السلام پرسیدم کہ آیا خود سید انبیا متعہ کردہ آنحضرت فرمود
بلی و آیۂ اذ اسر النبی شاہد بر آن آوردہ چنانچہ سابق در حدیث دیگر
گذشت اقول تمتع با حرار آنحضرت را در ظاہر جایز بودہ باشد ما نعی از آن
از کتب اصول و حدیث و اصحاب خود ندیدم ششم در کافی و وافی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انا انزلناہ قرآنا عربیا لعلکم تعقلون

القرآن المبین

مع ترجمہ و حواشی

یعنی

تفسیر المتقین

ناشران: شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس ریلوے روڈ لاہور
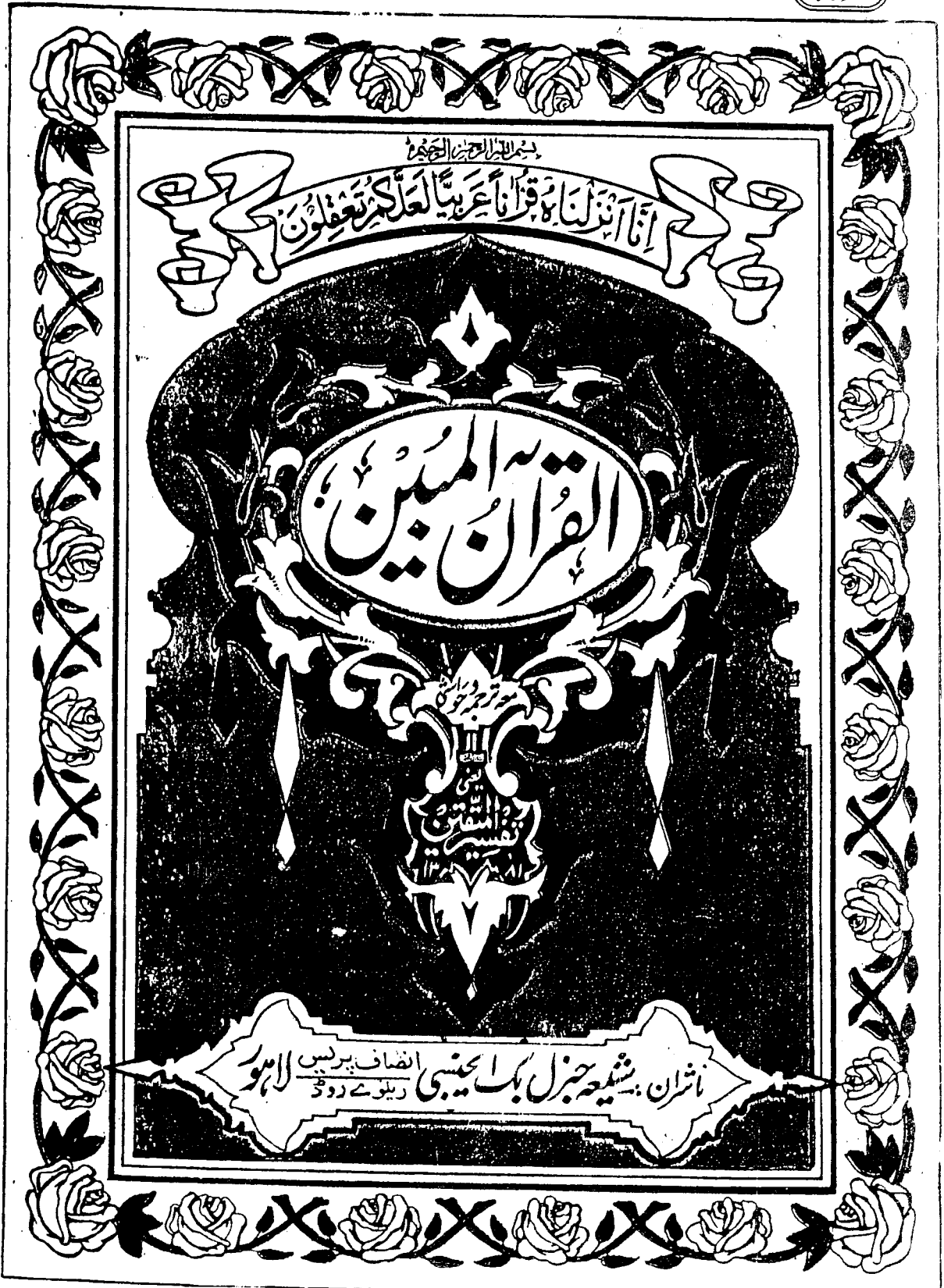
اہل تشیع کی طرف سے رسول اللہؐ پر اتہام کہ سیدنا ابراہیمؑ معاذ اللہ رسول اللہ کے حلالی بیٹے نہ تھے

التحريف المعنوى فى القرآن الكريم . واهانة ام المؤمنين عائشة و مارية القبطية ، واتهام الشيعة على النبى صلى الله عليه وسلم بأن ابراهيم لم يكن من صلبه .

INTERPOLATION OF THE HOLY QURAN. REVILE OF AIYSHA AND MARIA QATBIA. HAZRAT IBRAAHEEM WAS ILLEGITIMATE SON OF THE HOLY PROPHET MUHAMMAD ().

القران المبین (تفسیر مستقن)

قد افلح ۱۸ — ۴۵۵ — النور ۲۴

اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيمٌ ﴿١٠﴾ اِنَّ الَّذِينَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ

اللہ تعالیٰ بہت توبہ قبول کرنے والا بڑی حکمت والا ہے۔ یقیناً وہ لوگ جنھوں نے بہتان لگایا وہ تم ہی میں سے ایک گروہ

لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ

ہے۔ تم اُسے اپنے لئے بُرا نہ سمجھو۔ بلکہ وُہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ ان میں سے ہر شخص کے لئے جو کچھ

مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِىْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ

گناہ کر اس نے کمایا وہی ہے۔ اور جس نے ان میں سے گناہ کا بڑا حصہ اٹھایا اس کے لئے بڑا

عَظِيْمٌ ﴿١١﴾ لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ

عذاب ہے۔ جب تم نے اُسے سُنا تھا تو کیوں نہ مومن مردوں اور مومن عورتوں نے اپنے آپ میں اچھا

بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٢﴾ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ

گمان کیا۔ اور (کیوں نہ) کہہ دیا کہ یہ تو کھلم کھلا بہتان ہے [1] وہ اس پر کیوں نہ چار

بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ

گواہ لائے۔ پس جب وُہ چار گواہ نہیں لائے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی

اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿١٣﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ

جھوٹے ہیں۔ اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور دنیا و آخرت میں اُس کی

فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِىْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ

رحمت نہ ہوتی۔ تو جس بات کو تم نے پھیلایا تھا اس کے سبب سے ضرور تمہیں ایک بہت

عَظِيْمٌ ﴿١٤﴾ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ

بڑا عذاب پہنچ جاتا۔ جب تم اس (بہتان) کو اپنی زبانوں پر لینے لگے تھے، اور اپنے مونہوں سے وہ کچھ بیان کرتے

مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ

تھے جس کا تمہیں کوئی علم نہ تھا، اور تم اُسے ہلکی سی بات سمجھتے تھے۔ حالانکہ وُہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک

عَظِيْمٌ ﴿١٥﴾ وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ

بڑی بات تھی۔ اور جب تم نے اسے سنا تھا تم نے کیوں نہ کہہ دیا کہ ہمارے لئے یہ مناسب نہیں کہ ہم اس کے

نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ﴿١٦﴾ يَعِظُكُمُ

متعلق باتیں کریں۔ (اے اللہ) تو پاک ہے یہ تو ایک بہت بڑا بہتان ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں نصیحت کرتا ہے

منزل ۴

[1] افک مبین:۔
تفسیر صافی ص ۳۴۰ پر بحوالہ الجوامع منقول ہے کہ اس تہمت کا سبب یہ ہوا کہ حضرت عائشہؓ نے غزوہ بنی المصطلق میں اپنا گلے کا ہار گم کر دیا۔ اور وہ اس وقت گم ہوا جب آپ قضاء حاجت کے لئے گئیں۔ پھر وہ اس کی تلاش میں گئیں ان کے چلے جانے کے بعد ان کا ہودہ اونٹ پر سوار کر دیا گیا۔ یہ خیال کرکے کہ حضرت عائشہؓ ہودہ ہی میں ہوں گی (اور چونکہ کمسنی حضرت عائشہ کا وزن بہت ہلکا تھا۔ اس لئے احساس نہ ہو سکا کہ وہ ہودہ میں بیٹھی بھی ہیں یا نہیں)۔ قافلہ کوچ کر گیا۔ جب حضرت عائشہؓ بعد تلاش اپنے مقام پر واپس آئیں تو معلوم ہوا کہ قافلہ تو کوچ کر گیا ہے البتہ صفوان قافلہ کے پیچھے رہ گیا تھا جب وہ اس مقام پر آیا اور حضرت عائشہؓ کو پہچانا۔ تو انہیں اپنے اونٹ پر سوار کرا لیا۔ اور خود مہار تھامے لشکر تک پہنچا جو مقام قائم الظہیرہ پہنچ چکا تھا۔

اور تفسیر قمی میں ہے کہ عامہ کی روایت تو یہ ہے کہ یہ آیت حضرت عائشہؓ کے بارے میں نازل ہوئی تھی جب کہ انہیں غزوۂ بنی المصطلق میں اتہام لگایا گیا تھا۔

لیکن خاصہ کی روایت یہ ہے کہ یہ آیت حضرت ماریہ قبطیہ کے بارے میں نازل ہوئی اور اس الزام کے متعلق جو حضرت عائشہ نے انہیں لگایا تھا چنانچہ امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب حضرت ابراہیم فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہو گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت رنج ہوا۔ تو حضرت عائشہ نے کہا کہ آپ رنج کس کا کرتے ہیں۔ وہ تو جریح (قبطی) کا بیٹا تھا۔ پس آنحضرت صلعم نے حضرت علی علیہ السلام کو بھیجا اور جریح کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ حضرت علی تلوار لیکر گئے — جریح قبطی باغ کے اندر چار دیواری میں تھا۔ حضرت علی علیہ السلام نے باغ کا دروازہ کھٹکھٹایا جریح دروازہ کھولنے آیا۔ مگر حضرت علی علیہ السلام کے چہرہ پر غضب کے آثار دیکھ کر اس نے دروازہ نہ کھولا اور پچھلے پاؤں پلٹ گیا۔ حضرت علی علیہ السلام دیوار پر چڑھ گئے اور باغ میں اتر گئے اور اس کے پیچھے چلے جریح پیٹھ پھیر کر بھاگا۔ پھر جب اسے خوف ہوا کہ حضرت نے آلیا تو کھجور کے ایک درخت پر چڑھ گیا حضرت بھی درخت پر چڑھ گئے جب اس کے قریب گئے تو اس نے اپنے آپ کو درخت سے گرا دیا جس سے اس کا ستر کھل گیا۔ اس وقت معلوم ہوا کہ اس کے پاس نہ مرد کی علامت ہے اور نہ عورت کی۔ حضرت علیؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پلٹ آئے۔ اور عرض کی یا رسول اللہ! جب حضور مجھے کسی کام کے لئے مقرر فرمائیں تو میں اس میں مشغول ہو جاتا ہوں جیسے گرم کی ہوئی کیل اون میں اتری چلی جاتی ہے۔ اب حکم دیجئے کہ میں اس کام کو جو کرنا تھا کر پہنچا دیا کروں یا تحقیق سے بھی کام لیا کروں؟ آپ نے فرمایا نہیں! تحقیق سے بھی کام لیا کرو۔ عرض کی کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ اس (جریح قبطی) میں نہ مرد کی علامت ہے نہ عورت کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا: خدا کا شکر ہے جس نے ہم اہلبیتؑ سے بدی اور بدنامی کو دور رکھا۔

شائع کردہ : مکتبۃ الرضا کراچی

کوئی بھی ائمہ کے مقام معنویت تک نہیں پہنچ سکتا چاہے وہ ملک مقرب یا نبی مرسل ہو

ان لائمتنا مقاما لایبلغه ملك مقرب ولا نبی مرسل ۔

NO ONE CAN REACH TO THE STATUS OF IMAM..
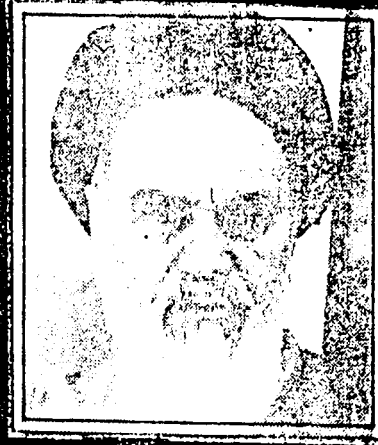
حکومت اسلامی از امام خمینی　　　　　شائع کردہ مکتبہ الرضا کراچی

ولایت تکوینی

امام کے لئے ولایت و حکومت کے اثبات کا لازمہ نہیں ہے کہ امام مقام معنوی نہ رکھتے ہوں۔ امام کے لئے حکومت سے قطع نظر مقام معنوی بھی ہے جس کو زبان ائمہ میں کبھی خلافت کلی الہی سے تعبیر کیا گیا ہے۔ امام کے [illegible] ولایت تکوینی ہے۔ جس کی وجہ سے دنیا کا ہر ذرہ ان کا تابع فرمان ہے۔ ہمارے ضروریات مذہب میں یہ بات داخل ہے کہ کوئی بھی ائمہ کے مقام معنویت تک نہیں پہنچ سکتا۔ چاہے وہ ملک مقرب یا نبی مرسل ہو۔ وہ بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتا۔ اصولاً بنا بر روایات حضور اکرمؐ اور ائمہ معصومینؑ اس عالم سے پہلے ظل عرش میں بصورت انوار تھے۔ یہ حضرات انعقاد نطفہ اور طینت میں بھی تمام انسانوں سے امتیاز رکھتے ہیں اور ان کے مقامات تو الا ما شاء اللہ ہیں چنانچہ حدیث معراج میں جبرئیل کہتے ہیں لو دنوت انملة لاحترقت ایک انگل بھی آگے بڑھ آؤں تو جل جاؤں۔ اور یہ فرمان تو معلوم ہی ہے کہ معصوم فرماتے ہیں ان لنا مع اللہ حالات لا یسعها ملك مقرب ولا نبی مرسل۔ خدا کے ساتھ ہمارے ایسے حالات ہیں کہ جہاں تک ملک مقرب اور نبی مرسل کی بھی پہنچ نہیں ہو سکتی۔ ہمارے مذہب کے اصول کا جزو ہے کہ ائمہ کے لئے حکومت ولایت سے پہلے وہ مقامات معنوی حاصل ہیں جو کسی اور کو حاصل نہیں ہو سکتے۔ نیز یہ مقامات معنوی حضرت زہرا کے لئے بھی ہے حالانکہ وہ معصومہ نہ قاضی ہیں نہ حاکم نہ خلیفہ۔ یہ مقامات حکومت سے علیحدہ چیزیں ہیں۔ اسی لئے جب ہم یہ کہتے ہیں کہ حضرت زہرا قاضی و خلیفہ نہیں ہیں تو اس کا مطلب نہیں ہے کہ ہمارے اور آپ کی طرح ہیں یا یہ کہ ہمارے اوپر معنوی برتری نہیں رکھتیں۔ اسی طرح اگر کوئی کہے النبی اولی بالمؤمنین من انفسهم تو اس نے حضرت کیلئے ایک ایسی بات کہی جو مومنین پر حکومت و ولایت سے بالاتر ہے۔ سردست ہم اس موضوع پر بحث نہیں کر رہے ہیں کیونکہ یہ دوسرے علم کا فریضہ ہے (در حقیقت یہ ہے کہ رسولؐ اور ائمہ کی جنس و فصل انسان کی جنس و فصل سے الگ ہے۔ مترجم)

اتحاد و یکجہتی
امام خمینی کی نظر میں
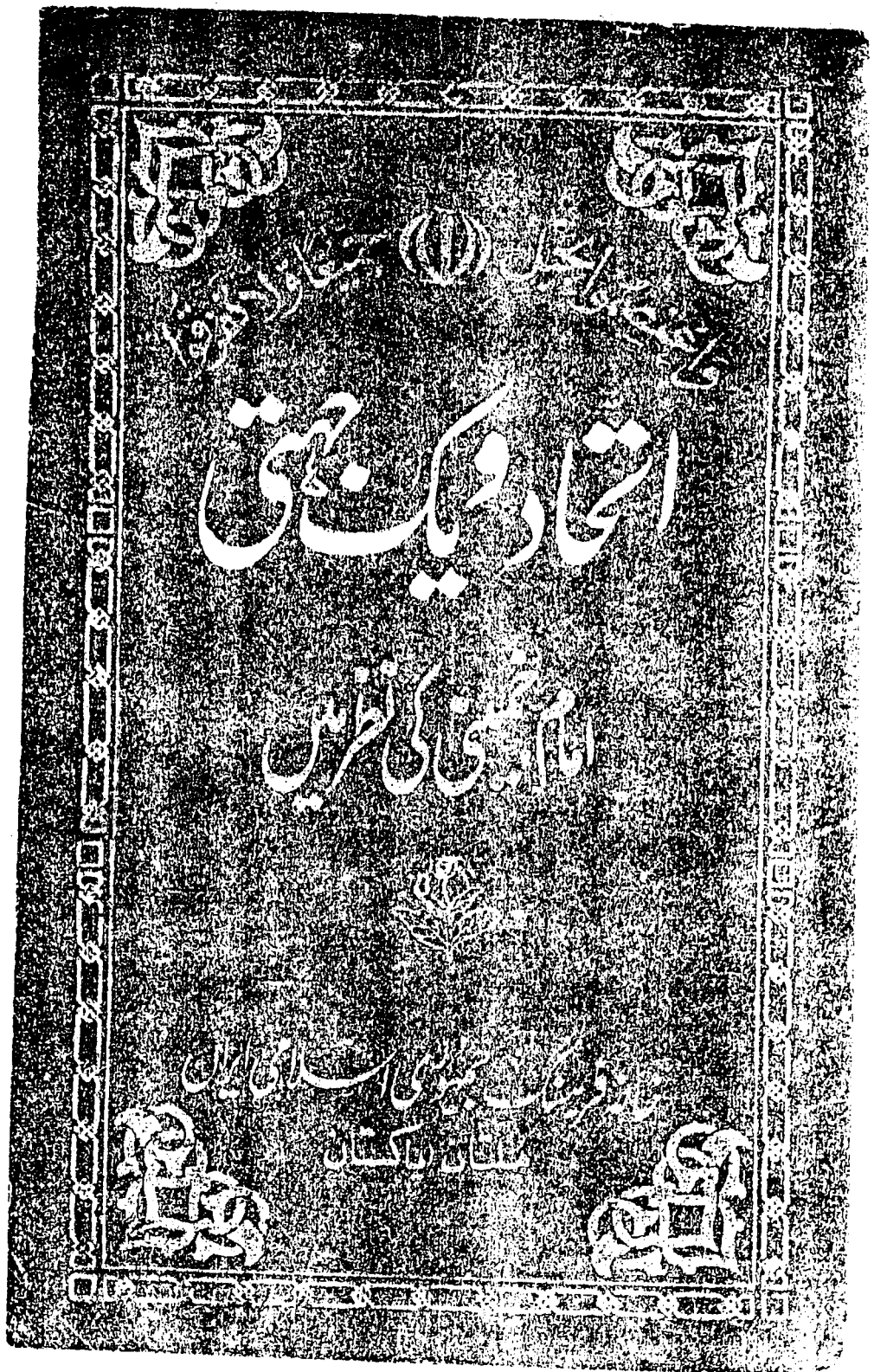
تمام انبیائے کرامؑ حتی کہ ختم المرسلین جو انسانوں کی اصلاح کیلئے آئے تھے وہ اپنے زمانہ میں کامیاب نہ ہوئے تھے

لم ينجح الا نبياء و المرسلين كلهم بما فيهم رسول اللهؐ فى الغرض الذى بعثوا من اجله و هو اصلاح البشرية قد فشل الرسولؐ و جميع الا نبياء و المرسلين فى هد فهم

ALL THE PROPHETS EVEN HAZRAT MUHAMMAD (SAW) REMAINED UNSUCCESSFUL IN THEIR MISSION.

اتحاد و یک جہتی (امام خمینی کی نظر میں)

خانہ فرہنگ ایران

۱۵

مستحکم بنانے کا باعث بنے -

(انقلابی عدالتوں کے سرکاری وکلاء اور ملٹری پولیس کے افسروں سے خطاب بتاریخ ۲۷/۹/۶۰)

★ ★ ★

اسلام نے اجتماع اور ''وحدت کلمہ'' کے لئے بڑی تبلیغ کی ہے اور اس پر عمل بھی کیا ہے - یعنی ایسے دلوں کو پیش کیا ہے کہ یہ دن بذات خود اور عاشورا و اربعین جیسے دن اتحاد و یگانگت کو مستحکم کرانے کا محرک بن جاتے ہیں -

(مذکورہ بالا ماخذ)

★ ★ ★

مہدویت پر اعتقاد

جو نبی بھی آئے وہ انصاف کے نفاذ کے لئے آئے - ان کا مقصد بھی یہی تھا کہ تمام دنیا میں انصاف کا نفاذ کریں - لیکن وہ کامیاب نہ ہوئے یہاں تک کہ ختم المرسلین (ص) جو انسان کی اصلاح کے لئے آئے تھے اور انصاف کا نفاذ کرنے کے لئے آئے تھے - انسان کی تربیت کے لئے آئے تھے لیکن وہ اپنے زمانے میں کامیاب نہیں ہوئے - وہ آدمی جو اس معنی میں کامیاب ہوگا اور تمام دنیا میں انصاف کو نافذ کرے گا وہ بھی اس انصاف کو نہیں جیسے عام لوگ سمجھتے ہیں کہ زمین میں انصاف کا معاملہ صرف لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے ہو - بلکہ یہ انصاف انسانیت کے تمام مراتب میں ہو وہ چیز جس میں انبیاء کامیاب نہیں ہوئے باوجود اس کے کہ وہ اس خدمت کے لئے آئے تھے- خدائے تبارک و تعالیٰ نے ان (حضرت ولی عصر-ارواحنالہ الفداء) کا ذخیرہ کیا ہے ان ہی معنی میں جسکی تمام انبیوں کو آرزو تھی لیکن رکاوٹوں کی وجہ سے وہ ان کو نافذ نہ کرسکے تمام اولیا کی یہ آرزو تھی لیکن وہ بھی نافذ کرانے میں کامیاب نہ ہو سکے وہ اس بزرگوار کے ہاتھوں نافذ ہو جائے لہذا اس معنی میں (حضرت صاحب-ارواحنالہ الفداء)

حقیقت فقہ حنفیہ

در جواب

حقیقت فقہ جعفریہ

از قلم حقیقت رقم

مولانا غلام

نجفی فاضل عراق

آنحضرت ﷺ کی توہین ۔ (والعیاذ باللہ)

اھانۃ رسول اللہ ﷺ والعیاذ باللہ)

AN INSULT OF THE PROPHET MUHAMMAD (SAW)

۶۳

نے نبی کے گھر میں گڑیاں کھیل کھیل کر بیت النبوۃ کو بت خانہ میں تبدیل کردیا۔

۴۵۔ سنی فقہ میں ہے کہ بی بی عائشہ کہتی ہے کہ ایک روز رسول اللہ میرے گھر میں آئے اور میرے پاس دو کنیزیں گا رہی تھیں۔ حضور منہ پھیر کر لیٹ گئے۔ اور ایک دن عید کا روز تھا حضور نے مجھے زندہ کا تماشا اور گتکا بازی دکھائی۔ اس طرح کہ میرا رخسار نبی کے رخسار کے ساتھ ملا ہوا تھا۔

بخاری شریف ص ۳۹ ج ۱ باب فضل العید

نوٹ۔ فقہ حنفیہ بلے بلے۔ جس میں بیبیوں کے سردار کے گھر کا نقشہ اس طرح دکھائی ہے جس طرح کسی مراثی کا گھر ہوتا ہے۔ کبھی تو حضور عائشہ کو حبشیوں کا ناچ دکھاتے ہیں اور نواز زندہ کی گتکا بازی دکھلاتے ہیں اور کبھی حضور کے گھر ڈھولک۔ دف۔ گھڑا۔ تھال بج رہے ہے۔ یہ سب خرافات ہیں فضیلت عائشہ نہیں۔

۴۶۔ سنی فقہ میں ہے کہ بی بی عائشہ کہتی ہے کہ فیباشرو فی دانا حائض۔ کہ میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی اور حضور میرے ساتھ مباشرت کرتے تھے۔ بخاری شریف ص ۱۲۰ کتاب الحیض۔

نوٹ۔ نقہ امام اعظم تیرے قربان نبی کی نو بیویاں تھیں اور سب کو ایک ہی دفعہ حیض نہیں آتا تھا۔ حضور پاک کو کیا مجبوری تھی کہ عائشہؓ سے حضور اس کی حائض کی حالت میں مباشرت کرتے تھے۔
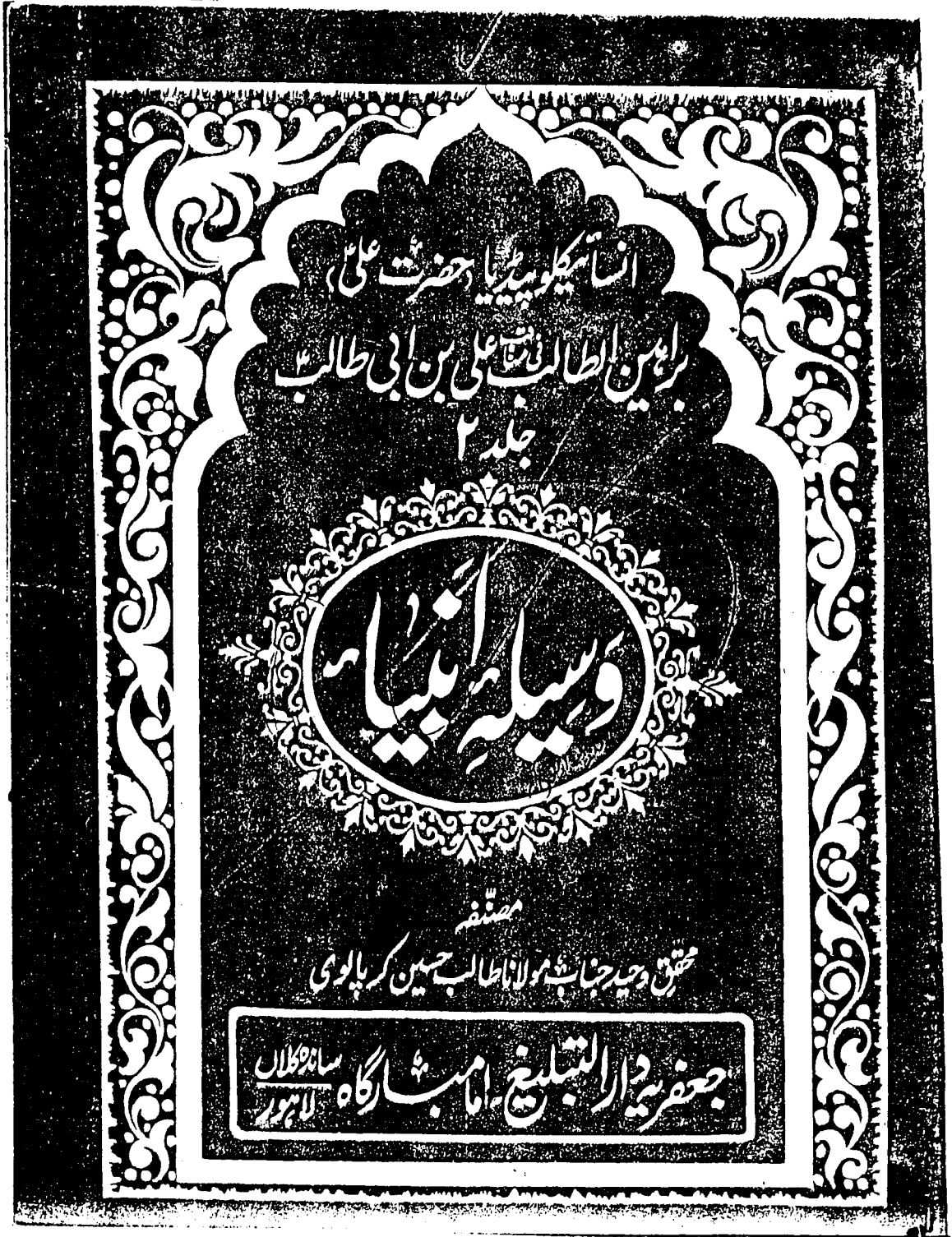
انسائیکلوپیڈیا حضرت علیؑ
براہین الطالب فی مناقب علی بن ابی طالبؑ
جلد ۲
وسیلہ انبیاء
مصنفہ
محقق وحید جناب مولانا طالب حسین کرپالوی
جعفریہ دار التبلیغ امام بارگاہ
سانڈہ کلاں لاہور

پنجتن پاک ساری مخلوق سے افضل ہیں

الخمُسة الأطهار افضل من سائر خلق الله .

SUPERIORITY OF PUNJTAN PAK OVER ALL CREATURES.

وسیلہ انبیاء جلد دوم از طالب حسین کرپالوی جعفریہ دار التبلیغ سانده لاہور
۹۰

اس آیت سے ثابت ہوا کہ ان حضرات کو وسیلہ بنانے کا حکم خدا نے دیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ اگر خدا کی بارگاہ میں اس کے پیاروں کا وسیلہ اختیار کیا جاتے تو شرک نہیں ہے بلکہ حکم خدا کی تعمیل ہے۔
اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جب حضرت آدم نے انوار خمسہ کا واسطہ دیا تو خدا نے حضرت آدم کی توبہ قبول فرمالی۔ اس سے واضح ہوا کہ جو کوئی بھی خدا کی بارگاہ میں انوار خمسہ کا واسطہ دے گا اس کی بخشش ہو جائے گی۔

اے آدمؑ یہ میری مخلوق کے برگزیدہ ہیں :

حموینی فرائد السمطین (دیکھئے گذشتہ ص۱۰) اور عبید اللہ امرتسری ارجح المطالب (ص۱۲) میں لکھتے ہیں کہ خدا نے حضرت آدمؑ سے کہا کہ اے آدمؑ یہ میری مخلوق سے برگزیدہ ہیں۔
شیخ سلیمان قندوزی ینابیع المودت (ص۱۵) میں لکھتے ہیں کہ خدا نے فرمایا اے آدم یہ دو صورتیں ہیں جو میری تمام مخلوق اور میری تمام خلقت سے افضل ہیں۔
شیخ سلیمان قندوزی ینابیع المودة (ص۱۵) میں تحریر کرتے ہیں کہ خدا نے فرمایا کہ اے آدم یہ میری مخلوق کے بہترین اور بزرگ افراد ہیں۔
ان احادیث سے واضح ہوا کہ انوار خمسہ مطہرین تمام مخلوق سے افضل ہیں۔ یہ دعویٰ ہمارا اور تمہارا نہیں ہے بلکہ اس خالق کا ہے جس نے ساری مخلوق کو خلق فرمایا ہے۔ اور یہ بات مسلم ہے کہ صانع اپنی مصنوعات اور استاد اپنے شاگردوں کی قابلیت وجہالت اور حسن و قبح سے بخوبی آگاہ ہوتا ہے۔ لہٰذا اللہ اپنی مخلوق کے بارے میں بخوبی جانتا ہے کہ کون افضل ہے اور کون مفضول۔ اور یہ بھی مسلم ہے کہ مصنوع کے بارے میں صانع اور شاگرد کے بارے میں استاد کا تجزیہ سب سے زیادہ قابل قبول ہوتا ہے تو جب خالق نے خود فیصلہ فرما دیا ہے کہ انوار خمسہ ساری مخلوق سے افضل ہیں تو اس میں مخلوق کو کیا حق حاصل ہے کہ نہیں فلاں اور فلاں افضل ہیں۔ حضور یہاں بات فلاں اور فلاں کی نہیں ہے۔ یہاں بات مکے اور مدینے کی نہیں ہے یہاں بات برسہا برس کے بت پرستوں سے مقابلہ کرنے کی نہیں ہے بلکہ یہاں بات تو ساری مخلوق کی ہو رہی ہے۔ جس میں انبیاء محترم بھی شامل ہیں، رسل مقدس بھی اور نوری فرشتے بھی۔
خدا نے قبل سلسلۂ بشر یہ اعلان حضرت آدم کے سامنے فرمایا۔ لہٰذا اگر کسی اور نے افضل ہونا ہوتا تو خدا اس کو مستثنیٰ کر دیتا کہ یہ انوار ان کے سوا سب سے افضل ہیں۔ خدا کا بلا استثناء یہ اعلان کرنا وضاحت کر رہا ہے کہ یہ انوار خمسہ سب سے افضل ہیں۔

اس کتاب کو پڑھ کر سینکڑوں افراد حق کو پہچان گئے
مصنف :- عبدالکریم مشتاق

حضرۃ علیؑ رسول اکرم کے سوا تمام انبیاء مرسلین سے افضل ہیں۔

سیدنا علی افضل من جمیع الانبیاء والمرسلین ما عدا رسول اللہ ﷺ

HAZRAT ALI IS SUPERIOR TO ALL PROPHETS EXCEPT HAZRAT MUHAMMAD (PEACE BE UPON HIM)

۔ چودہ مسئلے از عبد الکریم مشتاق کراچی

۱۷۳

سرکارِ دوعالم نے اس حدیث میں رات میں سورج کی روشنی دکھادی ہے کہ جو علوم فضائل اور خواص انبیاء میں جزوی طور پر ہیں علی علیہ السلام میں کُلی طور پر ملتے ہیں ۔ لہٰذا علیؑ سوائے حضورؐ اکرم کے تمام نبیوں سے افضل ہیں۔ جب انبیاء و مرسلین جیسے معصوم ہادیوں پر حضرت علیؑ کو فضیلت حاصل ہے تو پھر غیر معصوم اصحاب اور دیگر لوگوں کا کیا ذکر؟ چونکہ ہم تمام حوالہ جات کتب اہلسنت ہی سے نقل کر رہے ہیں لہٰذا یہ حدیث بھی ہم نے اہلسنت کے دو مقتدر علماء جناب کنجی شافعی اور کمال الدین شافعی کی کتابوں سے نقل کرکے ہدیہ قارئین کرتے ہیں۔

قولِ رسولؐ ہے۔ " من اراد منکم ان ینظر الی آدم فی علمہ والی نوح فی حکمتہ وعلی ابراھیم فی حلمہ۔ فلینظر الی علی ابن ابی طالب "

ترجمہ :۔ جو آدمؑ کو علم کے ساتھ نوحؑ کو حکمت کے ساتھ اور ابراہیمؑ کو حلم کے ساتھ .... دیکھنا چاہے وہ علیؑ کو دیکھے (کفایۃ الطالب یوسف کنجی شافعی مطالب السئول شیخ کمال الدین محمد بن طلحہ شافعی)

نوٹ :۔ حدیث موصوف بہت طویل ہے۔ یہ مختصر سا حصہ ناظرین کے لئے کافی ہوگا۔

ہم نے سوال ۷ کے جواب میں حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت سے حضرت علیؑ کو خیر البریہ بیان کیا ہے۔ اب اسی حدیث پر امام اہلسنت احمد بن حنبل کا بیان مناقب سے لکھتے ہیں کہ امام صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ سے حضرت علیؑ کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا " ذالک خیر البشر "۔ اب یہ واضح بات ہے کہ "خیر البشر" کے مفہوم میں انسان آجاتے ہیں لہٰذا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو حضرت امیرؑ کے مربی اور مرشد ہیں کے سوا یہ حدیث حضرت علی علیہ السلام کو ہر بشر سے بہتر ثابت کرتی ہے کہ شان امیر المومنینؑ یہ ہے کہ ـــــ " بعد از نبی بزرگ توئی قصہ مختصر "

از مولانا ملک غلام حیدر صاحب کلو

مکتبۃ الساجد
۸۵ شمس آباد کالونی ملتان

ناشر
مکتبۃ الساجد ملتان
(مغربی پاکستان)

علی انبیاء اور مرسلین اور فرشتوں سے افضل ہیں۔

علی افضل من الانبیاء والمرسلین والملائکہ

ALI (RA) IS SUPERIOR TO ALL.

افضلیت محمدؐ و آل محمدؐ برنبائے ماسبق و ملائکہ مقربین

چھٹی دلیل

قرآن و حدیث کی رو سے یہ ثابت ہے کہ محمدؐ و آلِ محمدؐ گذشتہ انبیاء و

امامت ائمہ از مولانا ملک غلام حیدر کلو ملتان

۳۰

مرسلین اور ملائکہ مقربین سے افضل ہیں۔ غالباً گذشتہ سال کی محمدیہ جنتری دارالعلوم سرگودھا کا ایک مضمون بھی اس عنوان پر شائع ہوا تھا، اور واقعی بہترین دلائل کے ساتھ مضمون کو قلمبند کیا گیا تھا، مجھے یاد آتا ہے کہ بعض علمائے گرامی قدر کے اسماء کی فہرست لگائی تھی کہ جن کا عقیدہ دریں باب یہی ہے کہ یہ خانوادۂ عصمت گذشتہ انبیاء اور ملائکہ سے افضل رہا ہے، وہاں ایک یہ دلیل بھی پیش فرمائی تھی۔ ماخذ دلیل سفینۃ البحار محدث قمی رہ قرار دیا تھا کہ جناب رسول اکرمؐ نے جناب امیرالمومنینؑ سے فرمایا تھا کہ خداوند عالم نے انبیاء و مرسلین کو ملائکہ پر افضلیت دی اور مجھ (محمد) کو تمام انبیاء و مرسلین پر فضیلت دی ہے۔ والفضل ولعبدی لك یا علی وللائمۃ من ولدك وان الملائکۃ لخدامنا وخدام محبینا یعنی اے علیؑ میرے بعد تو ان انبیاء و مرسلین سے افضل ہو اور تیری اولاد سے ائمہ بھی افضل ہیں، اور ملائکہ کی حقیقت ہی کیا ہے، وہ تو ہمارے اور ہمارے محبوں کے خادم ہیں۔

زیارت میں بھی کہیں الحجج علی الخلق اجمعین اور کہیں الحجۃ علی من فوق الارض ومن تحت الثریٰ اور کہیں الحجۃ علیٰ اھل السموات و الارض آیا ہے، اب جب تمام خلق پر، اہلِ سموات پر ائمہ علیہم السلام حجت ہوں تو گویا سب کے حاکم ہوئے اور سب انبیاء و ملائکہ محکوم، تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ حضرات ان سے افضل ہیں، میرے عقیدے میں تو تمام انبیاء و ملائکہ آلِ محمدؐ کے سامنے شاگرد کی حیثیت سے زیادہ نہیں ہیں (بجز سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) بعض روایات میں انبیاء میں ایک ایک صفت اور حضرت علی میں تمام

ذاکرین عظام و مقررین کیلئے

نایاب تحفہ

المجالس الفاخرہ

فی

اذکار العترۃ الطاہرہ
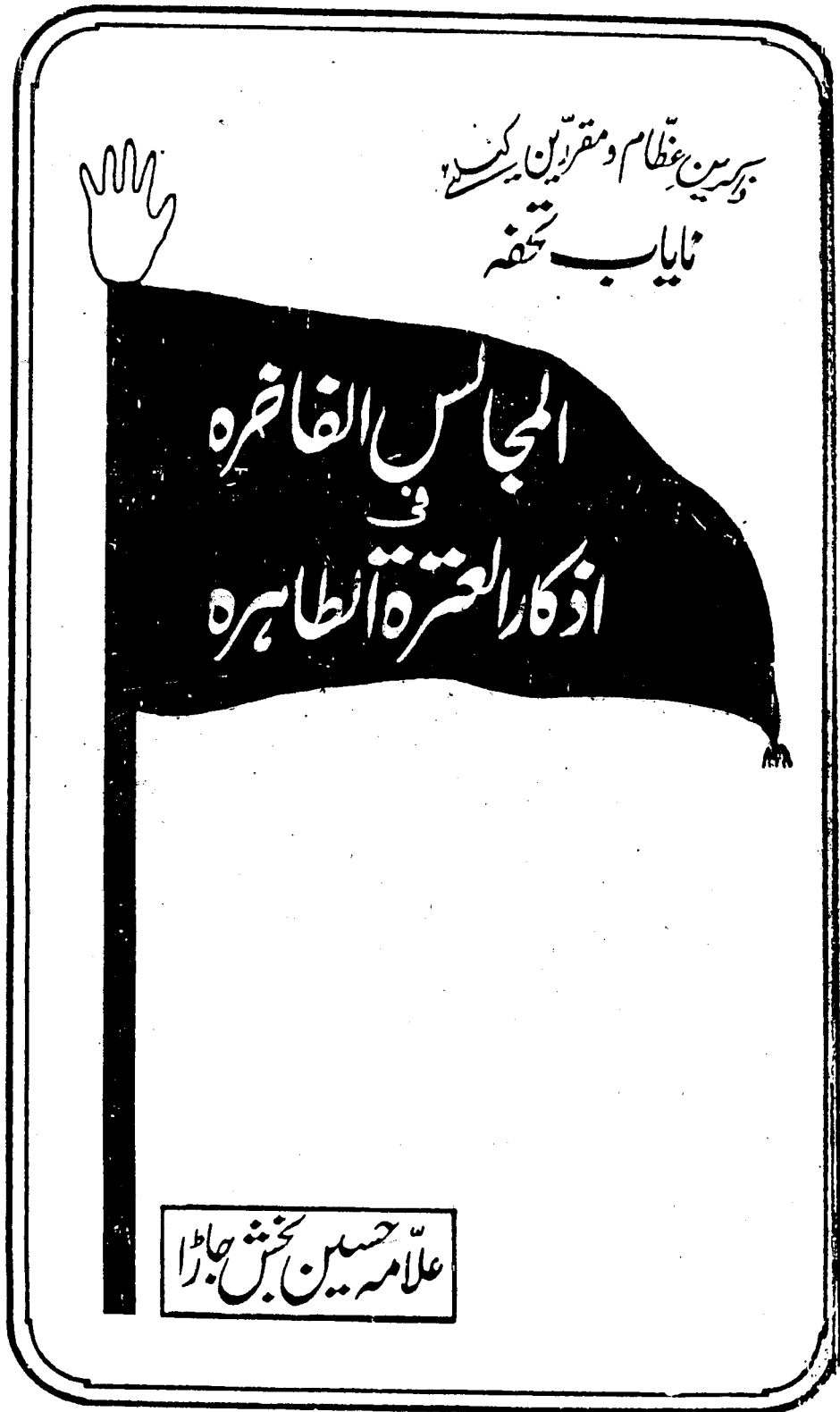
علامہ حسین بخش جاڑا

نبیوں کو نبوت امامت کے اقرار سے ملی

اعطیت النبوة للانبیاء لاقرار هم بالا مامة

APOSTLEHOOD WAS GIVEN TO THE PROPHETS AFTER THE ACCEPTANCE OF IMAMAT

المجالس الفاخرہ فی اذکار العترۃ الطاہرہ از علامہ حسین بخش جاڑا

۱۲

غلام کا نہیں۔ پس آپ نے فرمایا۔ بے شک اگر غلام کا گھر ہوتا تو یہ آزادی نہ ہوتی
جب کنیز نے واپس جاکر اپنے مولا کو امام کے یہ کلمات سنائے تو وہ شخص تائب
نیک نصیب ہے وہ انسان جو بروز قیامت یہ کہنے کی جرأت رکھے کہ
اللہ میں نے اپنے اعضاء کو تیری غلامی میں استعمال کیا تھا۔ اور بدنصیب ہوگا
جس کے پاس یہ جواب نہ ہوگا۔

بعض غلام اپنے آقا کے سو فیصدی، بعض اسی فیصدی، بعض اس سے کم
بعض صفر فیصدی ہوا کرتا ہے۔ پس سو فیصدی غلام حلال رزق کھاتے ہیں۔ باقی
یا بہت حرام خوری رہتے ہیں۔ ہم اپنے اندر جھانکیں کہ ہم اللہ کے عبد کس نسبت سے
بے شک جو غلام غلاموں میں سے سو فیصدی غلام ہو وہ باقی غلاموں کا سر
ہے۔ یہی وجہ ہے حضرت محمد و آل محمد چونکہ مقام عبدیت میں سو فیصدی کی حیثیت رکھتے ہیں
حتیٰ کہ ان سے ترک اولیٰ بھی نہیں ہوا۔ تو لولاک لما خلقت الافلاک کے خلعت
سے خدا نے ان کو نوازا۔ اور تمام جہان کی سرداری انکو عنایت فرمائی اور حضور نے
فرمایا۔ کوئی نبی نبی نہیں بن سکا جب تک اس نے ولایت علی کا اقرار نہیں کیا۔ (برہان)
لم یبعث نبی قط الا بولایۃ علی بن ابی طالب اور شب معراج حضرت رسالتمآب نے
تمام ارواح انبیاء سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم سے تین اقرار لیئے گئے۔ توحید
رسالت محمد۔ ولایت علی (برہان)

کیسا آباد دنیا میں صحن فاطمی ہوا کس کی نظر لگی کہ یہ گھر ماتمی ہوا۔

اسی تبلیغ عبدیت کے لیئے سادانیاں جنگلوں پہاڑوں میں ماری ماری پھرتی رہیں
ممالک اسلامیہ میں کوئی پہاڑ۔ جنگل آبادی۔ ویرانہ۔ ایسا نہیں جہاں کسی غریب مسافر
سید یا سیدزادی کی مزار نہ ہو۔ دیکھئے کجا مشہد۔ کجا مدینہ، کجا قم کجا مدینہ۔
وعلی ہذا القیاس۔ امام موسیٰ کاظم کی بتیس اولادوں میں سے کہیں بھی دو کی مزار اکٹھی
نظر نہیں آتی۔ ہائے غریب بغداد کی شہزادی فاطمہ خدا معلوم قم میں کیسے پہنچی ہوگی
اور بی بی کو دفن کس نے کیا ہوگا؟ جب کہ اپنا محرم قریب موجود نہ تھا۔ شہر سادا
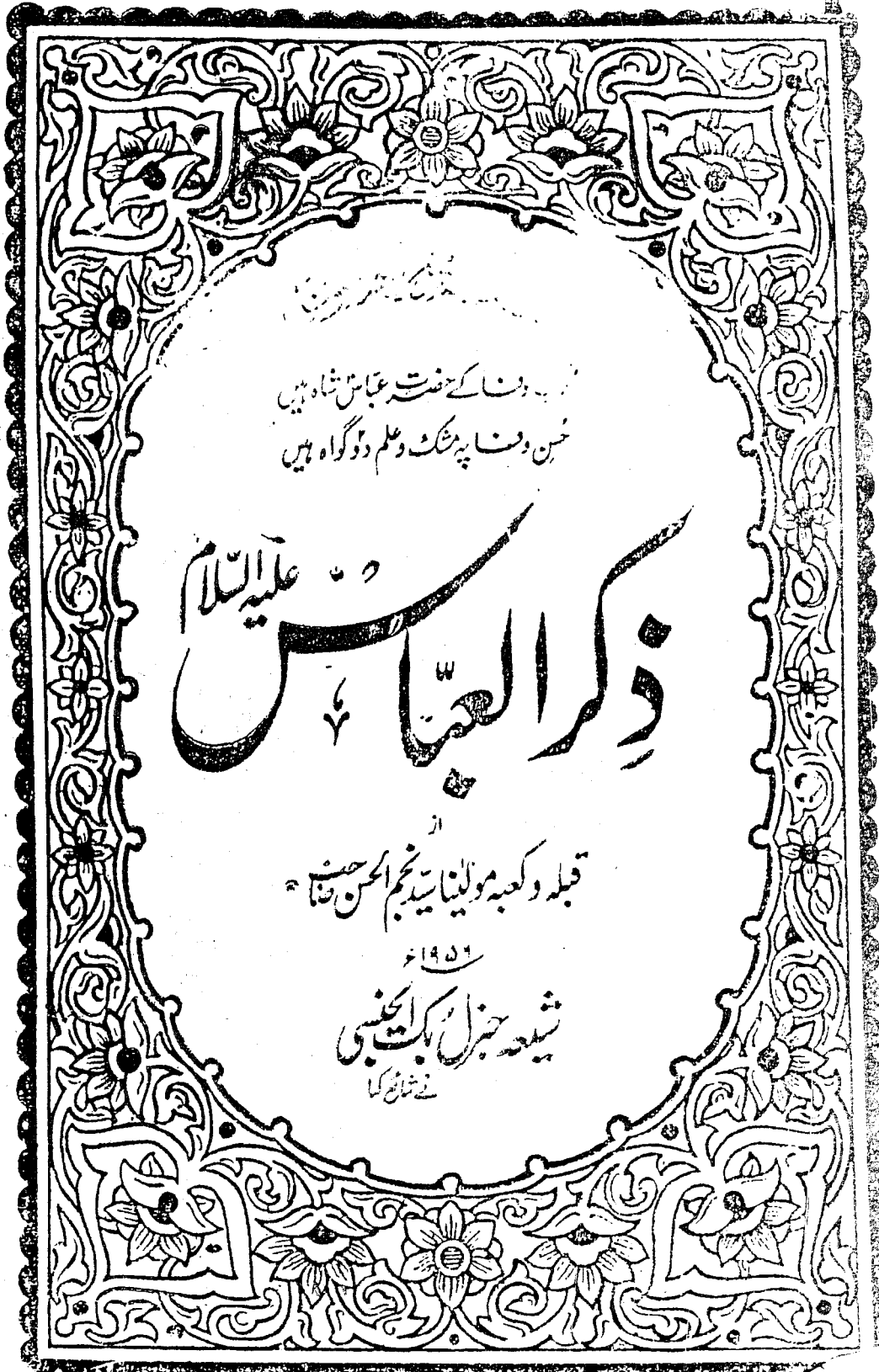
وفا کے حضرت عباس شاہ ہیں
حسن وفا پہ مشک و علم دو گواہ ہیں

ذکر العباس علیہ السلام

از

قبلہ و کعبہ مولانا سید نجم الحسن صاحب

۱۹۵۶ء

شیعہ جنرل بک ایجنسی

نے شائع کیا

انبیاء سے بلند حضرت عباسؓ کا درجہ ہے

سید نا العباس افضل من الانبیاء

A RANK OF HAZRAT ABBAS IS SUPERIOR TO ALL PROPHETS

ذکر عباس از سید نجم الحسن ۱۹۵۶ء شیعہ بک ایجنسی لاہور

۹۲

حضرت عباسؑ کا عبد صالح ہونا یہ ظاہر ہے کہ عبدیت کا درجہ بہت بلند ہے۔ کم ایسے انبیا بھی گذرے ہیں جنہیں خدا نے اپنا عبد قرار دیا ہو۔ کیونکہ عبد اپنے معبود سے ایسا مستحکم رشتہ رکھتا ہے جو بڑے بڑے انبیاء کو بھی نصیب نہ ہو سکا۔ قرآن مجید میں چند انبیاء ایسے نظر آتے ہیں۔ جنہیں اس خاص لقب سے خدا نے نوازا ہے اس میں خاص طور پر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسحٰق علیہ السلام، حضرت یعقوب، حضرت ایوب علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس لقب و خطاب سے ممتاز قرار دیئے گئے ہیں۔ حضرت عباسؑ جو اپنے کمالات نفسی و نسبی کی وجہ سے اس خاص خطاب کے قابل تھے انہیں عبد صالح قرار دیا گیا۔ جس کی سند حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اس زیارت مخصوصہ میں دے رہے ہیں، جس کے راوی ابو حمزہ ثمالی ہیں۔ ارشاد فرماتے ہیں:

السلام علیك یا ایها العبد الصالح

اے عبد صالح آپ پر خدا کی طرف سے سلامتی ہو

علامہ عبد الرزاق موسوی اپنی کتاب قمر بنی ہاشمؑ کے صـ ۲۸ و صـ ۵۶ میں لکھتے ہیں کہ

"حضرت عباسؑ کو یہ وہ بلند درجہ نصیب ہوا ہے۔ جس سے بہت سے انبیاء بھی محروم رہ گئے۔"

حضرت عباسؑ آئمہ طاہرین کی نظر میں

اہل عصمت ہی سمجھتے ہیں تری شان وفا

دُنیا میں بہت کم ایسے افراد ہوں گے جو کسی بلندی پر فائز ہونے کے بعد دوست اور دشمن طرف دار وہمدرد اور مخالف نہ رکھتے ہوں۔ لیکن مدح اسی طرح اچھی نظر سے دیکھی جاتی ہے۔ جو خود بلند ترین درجہ کا مالک ہو۔ اگر کوئی ایسی شخصیت موجود ہو جس کی مدح خدا کرے جس کی ستائش محمد کریں اور جس کی تعریف میں آئمہ معصومین رطب اللسان ہوں تو پھر اس کی فضیلت کی کوئی حد نہ ہوگی۔ حضرت عباس علیہ السلام کی ہستی کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ خداوند عالم تذکرۃ الشہداء میں آپ کو سراہ رہا ہے۔ اور لاتقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ کہہ کر مرنے کے بعد بھی آپ کو دیگر شہداء کی طرح زندگی دے رہا ہے اور غذا پہنچانے کا وعدہ فرما رہا ہے اور شہادت کے بعد بقول معصوم دونوں ہاتھوں کے بجائے دو پر پرواز دے کر جنت میں اڑنے کا موقع دے رہا ہے۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلعم پیدائش سے پہلے آپ کی شجاعت کی

حجاب رسول
صحابہ رسول
علامہ حسین بخش جاڑا

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار

انکار حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم .

DENIAL OF HADITH.

احباب رسول بجواب اصحاب رسول از علامہ حسین بخش جاڑا

۲۲

احکام کو نافذ کرنے والی پارٹی اور پیغمبرؐ کی طرف منسوب کر کے روایت کرنے والے جھوٹے راوی سب اس زد میں آئیں گے۔

جعلی احادیث کا پس منظر

- خیر القرون قرنی الخ ۔ میرا زمانہ سب زمانوں سے اچھا ہے (میرے صحابہ اچھے لوگ ہیں)
- صحابی کالنجوم الخ ۔ میرے اصحاب ستارگان سماوی کی طرح ہیں۔
- لا تسبوا اصحابی ۔ میرے اصحاب کو سب نہ کرو۔
- اکرموا اصحابی ۔ میرے اصحاب کی قدر کرو۔
- لا تجعلوھم غرضاً ۔ میرے اصحاب کو (سب و شتم کا) نشانہ نہ بناؤ

شرح عقائد نسفی مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی میں تفتازانی نے یہ اور اس قسم کی حدیثیں نقل کی ہیں اور " اصحاب رسول " میں بخاری صاحب نے بھی ان میں سے کچھ نقل کی ہیں۔ میں عرض کرتا ہوں۔ کہ ان احادیث مذکورہ میں حضرت پیغمبرؐ صحابہ کو خطاب فرما رہے تھے یا بعد میں آنے والی نسلوں کو خطاب تھا۔ یقیناً بعد میں آنے والے مسلمان تو مخاطب ہو نہیں سکتے بلکہ براہ راست مخاطب وہی حاضر مسلمان تھے ۔ جن کو صحابہ کہا جاتا ہے اور بعد میں آنے والے تبعاً اس خطاب میں شامل ہیں ۔ پس احادیث مذکورہ میں جن صحابہ کو خطاب کیا جا رہا تھا کیا انہوں نے خود ان احادیث پر عمل کیا؟

- کیا جنگ جمل میں فریقین سے مارے جانے والے ہزاروں کی تعداد میں صحابی نہیں تھے؟

اشاعت عام مارچ ۱۹۸۴ء

جامعۂ علمیہ "باب النجف" جاڑا کی پہلی پیش کش

شیعان آل محمد خصوصاً واعظین و مبلغین کے لئے نادر و نایاب تحفہ

مقدمۂ تفسیر

انوار النجف فی اسرار المصحف

مصنفہ

حجۃ الاسلام علامہ حسین بخش مدظلہ بانی و سرپرست جامعہ علمیہ باب النجف جاڑا

پرنسپل جامعہ جعفریہ جی ٹی روڈ۔ گوجرانوالہ

و درسگاہ امامیہ دریا خان۔ ضلع بھکر

ناشر مکتبہ انوار النجف دریا خان ضلع میانوالی۔ رجسٹریشن نمبر ۶۴

ہدیہ: -/۳۶

ائمہ معصومین سید المرسلین ﷺ کے قائم مقام ہیں اور وہ انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل ہیں

الائمة المعصومين قائم مقام سيد المرسلين ﷺ و هم افضل من الانبياء ؑ

IMAMAS ARE SUPERIOR TO ALL THE PROPHETS.

انوار النجف فی اسرار مصحف (مقدمہ تفسیر القرآن) از علامہ حسین بخش جاڑا سرپرست جامعہ علمیہ باب النجف

۱۹

(۲) تفسیر برہان میں امالی صدوقؒ سے منقول ہے کہ حضرت رسالتمآبؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی مومن مر جائے اور کوئی ایک ورق کاغذ ایسا چھوڑ جائے جس پر علمی مطالب مکتوب ہوں تو وہی کاغذ بروز محشر اس کے اور جہنم کے درمیان حائل ہوگا اور اس کے ہر ہر حرف کے بدلہ میں خدا اسے ایک ملک عطا کرے گا جو پوری دنیا سے سات گنا بڑا ہوگا۔

(۳) کافی میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ وہ عالم جس کے علم سے فائدہ اٹھایا جائے ستر ہزار عابد سے افضل ہے۔

(۴) تفسیر برہان میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ تمام خلق سے آئمہ ہدیٰ کے بعد کون افضل ہے۔ آپ نے فرمایا کہ علمائے صالحین۔ پھر پوچھا گیا کہ تمام خلق خدا سے ابلیس۔ فرعون اور تمہارے اعداء کے بعد کون بدترین مخلوق ہے تو فرمایا کہ وہ علمائے فاسدین ہیں۔ جو باطل کو ظاہر کرتے ہیں اور حق پر پردہ ڈالتے ہیں۔

توضیح جس طرح مادی دنیا میں خلق خدا کے درمیان ظاہری اصلاحات کے ذمہ دار افراد کو سلاطین یعنی بادشاہ کہا جاتا ہے اسی طرح روحانی دنیا میں خلق خدا کے نفوس کی اصلاح کے ذمہ دار افراد روحانی حکمران و بادشاہ ہوتے ہیں۔ ان کی بادشاہت و سلطنت ظاہری طاقت و اقتدار کے بل بوتے پر نہیں ہوا کرتی۔ بلکہ دولت علم و معرفت سے سرفراز فرما کر خدا خود انہیں اس عہدہ کے لئے نامزد فرماتا ہے اور حضرت آدم ابو البشر سے لے کر حضرت خاتم الانبیاءؐ جناب محمد مصطفےٰ تک کل ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و مرسلین اور ان کے بعد ان کے اوصیاء طاہرین علیہم السلام سب کے سب خدا کی جانب سے روحانی حکمران ہیں۔

چونکہ جناب رسالتمآبؐ اس سلسلہ میں سلطان السلاطین کی حیثیت رکھتے ہیں اور سید الانبیاء والمرسلین کے مقدس لقب سے ملقب ہیں۔ لہٰذا ان کے اوصیاء طاہرین ان کے قائمقام ہونے کی حیثیت سے صرف گذشتہ اوصیاء سے افضل نہیں۔ بلکہ تمام انبیائے سابقین سے بدرجہا افضل و اشرف ہیں۔

کیونکہ بادشاہ کے وزراء یا قائمقام صرف اپنے بادشاہ ہی کے ماتحت ہوا کرتے ہیں اور باقی تمام رعایا کے حاکم ہوا کرتے ہیں اور رعایا سب اُن کی محکوم ہوتی ہے۔ خواہ عام انسان ہوں یا ان میں افسر وغیرہ ہوں۔ اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ تمام انبیاء سابقین حضورؐ سرور کائنات کے سامنے رعایا کی حیثیت سے ہیں۔ لہٰذا وہ ان کے اوصیاءؑ کی بھی رعایا ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت قائم عجل اللہ فرجہ علیہ السلام کے انتظار میں موجود ہیں اور ان کی اقتداء میں نماز ادا کر کے دنیا والوں کو اپنے عمل سے بتائیں گے کہ حاکم کون ہے اور محکوم کون؟ جب حضرت خاتم الانبیاء کے آخری جانشین گذشتہ انبیاء کے سردار اور حاکم ہیں تو ان کے پہلے جانشین کیونکر نہ ہوں گے؟

پس جس طرح مادی حکمرانوں کی دفتری ملازمتیں اور عہدہ جات ظاہری عزت و وقار اور چند روزہ وجاہت کی خاطر

انسائیکلوپیڈیا حضرت علیؑ
براہین الطالب فی مناقب علی بن ابی طالبؑ
جلد ۵
مسلم اوّل
مؤلف: جناب مولانا طالب حسین کرپالوی
جعفریہ دار التبلیغ۔ امام بارگاہ سانڈہ کلاں لاہور

حضرۃ علیؓ کی فضیلت انبیاء اور ملائکہ پر

فضیلة سیدنا علی ، علی الانبیاء والملائکة .

SUPERIORITY OF HAZRAT ALI (RA) OVER PROPHETS AND AN ANGELS.

مسلم اول جلد پنجم از مولانا طالب حسین کرپالوی جعفریہ دار التبلیغ ساندہ لاہور

۵۹

● خدائے ذوالجلال نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اخلاق کا نمونہ بنا کر بھیجا تھا۔ اور خلق عظیم کے اس مجسمے نے واقعی عرب کی کایا پلٹ دی تو جو تیس چالیس سال کی عمریں گزارنے کے بعد حضور اکرمؐ سے آن کر ملے حالانکہ اس عمر میں تبدیلی بہت مشکل ہوتی ہے لیکن پھر بھی اتنی تبدیلی آئی کہ حضور اکرمؐ کی محفل میں بیٹھنے والے اللہ کے محبوب انسان بن گئے تو جو بچہ پیدا ہوتے ہی حضور منی کے عالم میں حضور کی گود میں آ گیا تھا اور حضور اکرمؐ نے اپنے لعاب دہن کے ساتھ اس کی جسمانی و روحانی تربیت کی تھی اگر وہ بڑا ہو کر خدا کی مرضیوں کا مالک اور قسیم جنت و نار ہو گیا تو اس میں تعجب کیا

● گذشتہ عبارات سے واضح ہوتا ہے کہ جس طرح پرندہ اپنے پوٹے میں جمع شدہ غذا جرعوں کی تول اپنے بچے کے منہ میں منتقل کرتا ہے اسی طرح حضور اکرمؐ نے خدا کے تفویض کردہ علوم جرعوں کے تول حضرت علیؑ کے سپرد کر دیئے۔ اور یہ بچہ صرف انہی علوم تک محدود نہیں رہا بلکہ اس نے ہر ایک دروازے سے مزید ایک ایک ہزار دروازے کھول دیئے۔

● جب بچہ کسی مربی کے ہاں تربیت پاتا ہے۔ یا کسی استاد کے پاس پڑھتا ہے تو اپنے آقا و استاد کے افعال کی نقل کرتا ہے اور انہیں اپنے دل و دماغ میں جگہ دیتا ہے۔ اسی طرح حضرت علی بھی حضور اکرمؐ کے تمام طور و اطوار اپنے آپ میں ڈھال دیئے گویا کہ حضرت علی علیہ السلام سیرت مصطفوی کا عکس ہیں۔ اگر کسی نے سیرت محمدی کو دیکھنا ہے تو وہ حضرت علی علیہ السلام کو دیکھے بلکہ حضور اکرمؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو یہاں تک فرما دیا کہ:

جس نے حضرت اسرافیل کو اس کی ہیبت میں حضرت میکائیل کو اس کے رتبے میں حضرت جبرائیل کو اس کی جلالت میں حضرت آدمؑ کو اس کے علم میں حضرت نوحؑ کو اس کے خدا سے خوف کرنے میں حضرت ابراہیم کو خلیل خدا ہونے میں حضرت یعقوب کو حزن و ملال میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس [illegible] پروردگار میں حضرت ایوب کو اس کے صبر میں حضرت یحیٰ کو اس کے زہد میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس کی عبادت میں حضرت یونس علیہ السلام کو اس کی پرہیزگاری میں حضرت محمدؐ کو اس کے کمال حسب و خلق میں دیکھنا چاہے تو اسے چاہیے کہ وہ علی بن ابی طالب کی طرف نظر کرے کیونکہ اس میں پیغمبروں کی نوے خصلتیں پائی جاتی ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں جمع کی ہیں اور اس کے سوا اور کسی میں انہیں جمع نہیں کیا

لہ انشاء اللہ جلد ۳۳ میں اس کا بالتفصیل ذکر کیا جائے گا۔

یہ کتاب
خاص تہذیب شیعہ کیلئے لکھی ہے
حضرات اہل سنت والجماعت ملاحظہ نہ فرمائیں!!
کتاب
ردِ ھفواتِ شیعہ
ہکبارات شیعہ
کا
حصہ اول، دوم
موسوم بہ،
تنزیہ الانساب
فی
قبائل الاعراب شیوخ الاصحاب
مؤلفہ و مرتبہ و مضافہ
قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین شہسوار عرصہ ملکوت یکہ تاز میدان لاہوت مجدد ملت ماحی بدعت
عالم جلیل فاضل نبیل مولانا و مقتدانا جناب مولوی محمد ماہ عالم صاحب قبلہ و کعبہ مصطفوی چشتی
رضی اللہ عنہ

آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین

اھانۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۰

DESECRATION OF PROPHET MUHAMMAD ﷺ

تنزیہتہ الانساب فی شیوخ الاصحاب جلد دوم از مولوی مہرماہ عالم مصطفوی چشتی طبع ۱۹۱۹ء لکھنؤ

الریاسۃ وحمل عمود الخلافۃ	انتقال پیغمبر کے بعد محبت حکومت نے غلبہ کیا او زبالراس
وعقود للنبوۃ وخفقان الھوا	حکومت پر حملہ اور خلافت کا ہاتھ آنا اور ریاست
فی قعقعۃ الرایات واشتباک	و مصار میں حکومت کا جھنڈا گڑ جانا علم کے پھریرے
ازدحام الخیول وفتح	کا ہوا میں اڑنا سوار و نکا جلوس میں چلنا گھوڑو نکی ٹاپون
الامصار وسقاھم کاس	کا شور حال کے معلوم ہونا شہروں کا فتح ہونا ان خیالات
الھوا فحملھم الی الخلافۃ	نے ان کو یعنی شیخین کو جام خواہش نفسانی پلا دیا پس خون
فعادوا الی الخلافۃ الاولی فنبذوہ	سے خلافت پر حملہ کیا اور جیسے قبل قبول اسلام مخالف
وراء ظھورھم واشتروا	ظاہر تھے ویسے ہی دشمن ظاہر ہوگئے اور اس عہد شکنی
بہ ثمنا قلیلا فبئس ما	(جو غدیر خم پر کی تھی) کے بدلے میں ادنی چیز کو خرید لیں
یشترون	کیا بری چیز خریدی۔ انتہی محصلا

نفس الامر میں پیغمبر خدا کا خاتمہ خاندان ابوبکر کے ہاتھوں شوال سنہ ۱۰ ہجری میں بمقام عقبہ ہو جاتا کیونکہ حضرت عائشہ نے آنحضرت سے پوچھا کہ یوم احد سے بڑھکر بھی آپ پر کوئی مصیبت پڑی ہے

قال لقد لقیت من قومک ما لقیت و	آپ نے فرمایا تیری قوم کی طرف سے جو مصائب
کان اشد ما لقیت منہم یوم العقبۃ	پڑے ہیں ان کو میرا دل ہی جانتا ہے سب سے زیادہ
(بخاری کتاب بدء الخلق باب اذا قال	مصیبت کا دن عقبہ کا تھا۔ انتہی
احدکم آمین کی آٹھوین حدیث)	

لیکن عقبہ سے بچے تو کیا ہوا تین ماہ بعد زہر سے تمام کر دیے گئے (دیکھو مشارق الانوار باب الثالث اور بخاری جزو ثالث کتاب الطب باب الدود) چونکہ اسوقت عوام کو حکومت کی تبدیل کا انتشار تھا کہ دیکھیے اب حکومت کی باگ کس کے ہاتھ رہتی ہے اور اس انقراض سلطنت سے کیا کیا فساد پیدا ہوتے ہیں اور مہاجرین و انصار کو اپنی اپنی حکومت ہونے کی خواہش تھی اس وجہ تمام دوکانات بند ہڑتال ہوگئی تھی نہ سقہ میسر تھا نہ کفن نہ گورکن کیونکہ تمام ساکنان مدینہ سقیفہ میں بنی ساعدہ پہنچکر خلافت کی بحث میں بدل مصروف تھے اور دو رات دو دن سب وہین رہے اور زہر خورانی کے سبب میت بکس گئی اور پیٹ پھول گیا تھا جو تون نہلا کر کفن تو پہنا دیا مگر

اماموں میں انبیاء والے اوصاف ہوتے ہیں۔

الائمة متصفون بصافات الانبیاء

IMAMS POSSESS THE ATTRIBUTES OF PROPHETS

جودہ سنہ ۔ ے ۵۶۸

دیئے جائیں گے۔ ظہور کرنے والا کنیز خدا (نرجس) کا بیٹا ہوگا۔ توریت کے سفر انبیاء میں ہے کہ مہدی ظہور کریں گے۔ عیسیٰؑ آسمان سے اتریں گے، دجال کو قتل کریں گے۔ انجیل میں ہے کہ مہدی اور عیسیٰ دجال اور شیطان کو قتل کریں گے۔ اسی طرح کل واقعہ جس میں شہادت امام حسینؑ اور ظہور مہدی علیہ السلام کا اشارہ ہے۔ انجیل کتاب دانیال باب ۱۲ فصل ۹ آیت ۲۴ رویائے ۱۲ میں موجود ہے (کتاب الوسائل ص ۱۲۹ طبع بمبئی ۱۳۳۹ ہجری)۔

امام مہدیؑ کی غیبت کی وجہ

مذکورہ بالا تحریروں سے علماء اسلام کا اعتراف ثابت ہو چکا یعنی واضح ہوگیا کہ امام مہدیؑ کے متعلق جو عقائد اہل التشیع کے ہیں وہی منصف مزاج اور غیر متعصب اہل تسنن کے علماء کے بھی ہیں اور مقصد اصل کی تائید قرآن کی آیتوں نے بھی کر دی، اب رہی غیبت امام مہدی کی ضرورت اس کے متعلق عرض ہے کہ (۱) خلاق عالم نے ہدایت خلق کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اور کثیر التعداد ان کے اوصیاء بھیجے۔ پیغمبروں میں سے ایک لاکھ تیئیس ہزار ۹ سو ننانوے انبیاء کے بعد چونکہ حضور رسول کریمؐ تشریف لائے تھے۔ لہٰذا ان کے جملہ صفات و کمالات و معجزات حضرت محمد مصطفیٰ صلعم میں جمع کر دیئے گئے تھے اور آپ کو خدا نے تمام انبیاء کے صفات کا جلوہ بردار بنایا بلکہ خود اپنی ذات کا مظہر قرار دیا تھا اور چونکہ آپ کو بھی اس دنیائے فانی سے ظاہری طور پر جانا تھا۔ اس لیے آپ نے اپنی زندگی ہی میں حضرت علیؑ کو ہر قسم کے کمالات سے بھرپور کر دیا تھا۔ یعنی حضرت علی اپنے ذاتی کمالات کے علاوہ نبوی کمالات سے بھی ممتاز ہو گئے تھے۔

سرور کائنات کے بعد کائنات عالم میں صرف ایک علی کی ہستی تھی جو کمالات انبیاء کی حامل تھی آپ کے بعد سے یہ کمالات اوصیاء میں منتقل ہوتے ہوئے امام مہدی تک پہنچے۔ بادشاہ وقت امام مہدی کو قتل کرنا چاہتا تھا۔ اگر وہ قتل ہو جاتے تو دنیا سے انبیاء و اوصیاء کا نام و نشان مٹ جاتا اور سب کی یادگار بیک ضرب شمشیر ختم ہو جاتی اور چونکہ انہیں انبیاء کے ذریعہ سے خداوند عالم متعارف ہوا تھا۔ لہٰذا اس کا بھی ذکر ختم ہو جاتا۔ اس لیے ضرورت تھی کہ ایسی ہستی کو محفوظ رکھا جائے جو جملہ انبیاء اور اوصیاء کی یادگار اور تمام کے کمالات کی مظہر ہو (۲) خداوند عالم نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے "وجعلها کلمة باقیة فی عقبه" ابراہیم کی نسل میں کلمہ باقیہ قرار دے دیا ہے۔ نسل ابراہیم دو فرزندوں سے چلی ہے ایک اسحاق اور دوسرے اسماعیلؑ اسحاق کی نسل سے خداوند عالم جناب عیسیٰ کو زندہ و باقی قرار دے کر آسمان پر محفوظ کر چکا تھا۔ اب بمقتضائے انصاف ضرورت تھی کہ نسل اسمٰعیل سے بھی کسی ایک کو باقی رکھے اور وہ بھی زمین پر کیونکہ آسمان پر ایک باقی موجود تھا۔ لہٰذا امام مہدی کو جو نسل اسمٰعیل سے ہیں زمین پر زندہ اور باقی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
عمدۃ المطالب جلد اول
ترجمہ مناقب آل ابی طالب
از
ملک العلماء مولانا ملک محمد شریف صاحب قبلہ شاہ سولوی ملتان
الناشر
مجلس المساجد ۸۵ شمس آباد کالونی ملتان پاکستان
(بار دوم)

علی تمام کائنات میں افضل ہیں۔ (عقیدہ امامیہ عقیدہ الاثناء عشری ھ

ان علیا یکون افضل من الکائن قائلین مفسرین۔

ALI (RA) IS SUPIRIOR TO THE WHOLE UNIVERSE.

من یشانی رحمتہ (۴) ایمان کا دانا فی منہ رحمۃ (۵) نبی کا وما ارسلناک الا رحمۃ (۶) علیؑ کا قل بفضل اللہ و رحمتہ۔ اللہ نے حضرت علیؑ کے حرکات و سکنات کی مدح کی ہے۔ علیؑ کی نماز الا المصلین۔ قنوت۔ امن ھو قانت۔ روزہ وجزاھم بما صبروا۔ زکوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ۔ صدقات الذین ینفقون اموالھم۔ حج واذان من اللہ ورسولہ۔ جہاد لجعلتم سقایۃ الحاج۔ صبر الذین اذا اصابتھم مصیبۃ۔ دعا الذین یذکرون اللہ۔ دفا یوفون بالنذر۔ ضیافت انما نطعمکم لوجہ اللہ۔ تواضع۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء۔ صدق ذکر لوامع الصادقین آپ کے آباؤ اجداد کی۔ وتقلبک فی الساجدین آپکی اولاد کی انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت آپ کے ایمان کی مدح کی۔ السابقون السابقون آپ کے علم کی ومن عندہ علم الکتاب قال النبی صلعم یا علی ما عرف اللہ حق معرفتہ غیری وغیرک وما عرف حق معرفتک غیراللہ وغیری نبی اکرمؐ نے فرمایا اے علیؑ! اللہ تبارک و تعالیٰ کو کما حقہ میرے اور تیرے سوا کسی نے نہیں پہچانا۔ اللہ اور میرے سوا تجھے کما حقہ کسی نے نہیں پہنچانا۔

— نبی اکرمؐ نے فرمایا۔ علیؑ آسمان میں ایسے ہیں جیسے سورج زمین پر۔ آسمان دنیا میں اس طرح ہیں جس طرح رات میں چاند زمین پر۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا علیؑ کی مثال بیت اللہ الحرام کی طرح ہے۔ ہر شخص اس کی زیارت کو جاتا ہے وہ کسی کی زیارت نہیں کرتا۔ جب چاند نکلتا ہے تو تاریکی دور ہو جاتی ہے۔ علیؑ کی مثال سورج کی طرح ہے۔ جب ظاہر ہوتا ہے تو دنیا روشن ہو جاتی ہے۔ نبیؐ نے فرمایا اے علیؑ! تم میری طرف سے میرے پیغامات پہنچاؤ گے۔ عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ نے تبلیغ نہیں کی؟ آپ نے فرمایا میں نے تبلیغ کی ہے۔ لیکن تم میری طرف سے تفسیر کتاب پر تبلیغ کرو گے۔ رسول اکرمؐ نے علیؑ کو شب ہجرت اپنا جانشین بنایا۔ اور جنگ تبوک کے روز حفظ اہل بیت اور تخویف اعدا کے لئے اپنا خلیفہ بنایا یہ بات علیؑ کی امامت کی دلیل ہے۔ کہ تم کو مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے حاصل تھی۔ علیؑ کو اپنا قائم مقام مقرر کیا۔ اللہ رات کے وقت اپنے بستر پر سلایا۔ رسولؐ نے علیؑ کو مواخات مباہلہ اور غدیر کے روز مقدم کیا۔ آپ نے فرمایا جس کا میں سردار ہوں اس کے علیؑ سردار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ واذ اخذنا من النبیین میثاقھم ومنک ومن نوح؛ نبیؐ پیدائش میں تمام انبیاء سے مقدم تھے۔ اور بعثت کے لحاظ سے موخر تھے۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا ہم لوگ آنے میں موخر ہیں۔ اور قیامت کے روز سابق ہوں گے۔ نیز آپ نے فرمایا میں اور علیؑ ایک نور سے پیدا کئے گئے ہیں۔ فرمایا ہم ابتداء میں مقدم ہیں۔ اور انتہا میں مؤخر ہیں۔ محمدؐ نے حمد کو زیادہ کیا۔ اور علیؑ نے بلندی کو زیادہ کیا۔ لوگوں نے علیؑ کا حق غصب کیا۔ اللہ نے اس کے بدلے آپ کو جنت عطا کی۔ وجزاھم بما صبروا جنۃ۔ انہوں نے صبر کیا۔ جنت لگئی خلافت سے آپ کو لوگوں نے علیحدہ کیا۔ اللہ نے آپ کو آخرت کا ملک عطا کیا۔ واذا رایت ثم رایت نعیما وملکا کبیرا اگر تم دیکھو تو بہت بڑا ملک اور نعمتیں ملاحظہ کرو گے؛ علیؑ نے ایک گروہ کو روٹیاں کھلائیں۔ اللہ نے اس کے بدلے اٹھارہ آیتیں دیں۔ ان الابرار یشربون من کاس کان مزاجھا کافورا۔ نیک لوگ جنت کی ایسی شراب پئیں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی۔ اللہ کی محبت میں لوگوں کو کھانا کھلایا۔ اللہ نے آپ کی محبت لوگوں پر واجب قرار دی اللہ کی رضا جوئی میں اپنے نفس کو صرف کیا۔ اللہ نے اپنی رضا کو علیؑ کی مسافر اسد یا۔ شیخ اوّل نے کہا میں تمہارا خلیفہ تو ہو گیا ہوں لیکن تم سے افضل نہیں ہوں۔ اللہ نے علیؑ کی شان میں فرمایا۔ ان الذین امنوا وعملوا الصلحات اولئک ھم خیر البریۃ۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے وہ تمام لوگوں سے افضل ہیں علیؑ تمام کائنات سے افضل ہیں پانی کی دو قسمیں ہیں پاک اور نجس علیؑ پاکیزہ پانی ہیں۔ وھو الذی خلق من الماء بشرا۔ پانی سے انسان پیدا کیا علیؑ کے دشمن نجس ہیں۔ انما المشرکون نجس؛ مشرک ناپاک ہیں؛

پاکیزہ چیز خود پاک ہوتی ہیں۔ اور دوسری چیزوں کو پاک کرتی ہے۔ نجس عین جب خود نجس ہے۔ تو دوسری چیز کو کس طرح پاک کر سکتا ہے۔ محمدؐ طہور ہیں۔ علیؑ صعید پاک مٹی ہیں فلم تجدوا ماءً فتیمموا صعیدا۔ پانی نہ ملے تو مٹی سے تیمم کرو۔ محمدؐ ابو الطاہرین ہیں۔ اور علیؑ ابو تراب ہیں؛ قرآن مجید میں اومن افمن اور امن دس مقامات پر آیا ہے یہ سب کے سب علیؑ کے دشمنوں کے حق میں ہیں۔ مثلاً افمن کان مومنا کمن کان فاسقا کیا مومن اور فاسق برابر ہیں۔ امن ھو قانت۔ افمن کان علی بینۃ۔ افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام

امہات ائمہ علیہم السلام

از مولانا ملک غلام حیدر صاحب کلو

☆☆☆
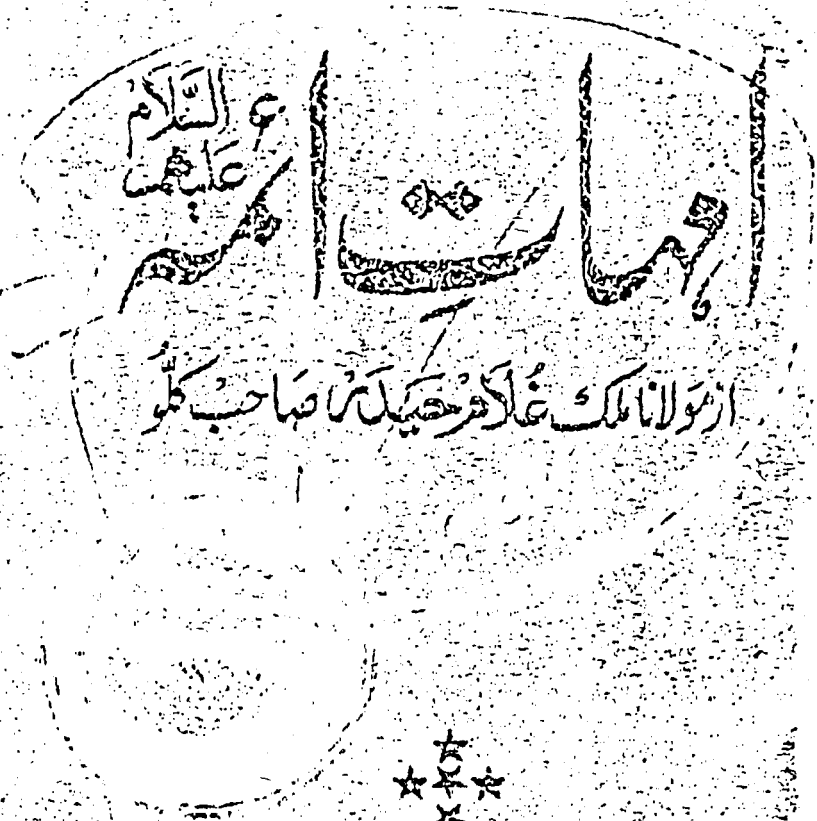
مکتبۃ الساجد
۸۵ شمس آباد کالونی ملتان

ناشر:
مکتبۃ الساجد ملتان
(مغربی پاکستان)

رسول اللہ پر ولایت علی کے اقرار کا بہتان

الافتراء علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالاقرار بولایۃ علی کرم اللہ وجہہ .

ALLEGATION OF ACCEPTING ALI'S WILAYAT BY HOLY PROPHET MUHAMMAD .

امہات ائمہ از مولانا ملک غلام حیدر کلو ملتان

۵۷

وعبداللہ در قبر خود بنشست و گفت اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان
محمد رسول اللہ حضرت فرمود اکنوں شہادت بدہ کہ علی ولی من است
عبداللہ شہادت بولایت امیر المومنین دادہ رسول خدا فرمود اکنوں برگرد در
باغستان خود کہ بودی پس نبزد قبر مادر خود آمنہ خاتون آمد و بازچناں کرد قبر
شگافتہ شد و آمنہ درمیان قبر بنشست و مے گفت اشہد ان لا الہ الا اللہ و
اشہد ان محمد رسول اللہ حضرت فرمود ولی تو کی است اے مادر عرض کرد ولی
تو کیست اے فرزند حضرت فرمود شہادت بدہ کہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام
ولی تو است پس آمنہ شہادت داد حضرت فرمود اکنوں برگرد بہماں باغستانے
کہ بودی ۔ خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ جناب رسول خدا نے اپنے والدین کو بعد
موت زندہ فرمایا اور وہ اپنی اپنی قبر میں آبیٹھے ہی شہادت توحید و رسالت
ادا کرنے لگے آنحضرت نے فرمایا کہ ان دو شہادتوں کے بعد اب یہ بھی ضروری
ہے کہ علی ابن ابی طالبؑ کی ولایت کا اقرار کرو چنانچہ انہوں نے فرداً فرداً
اقرار ولایت کیا تو فرمایا کہ اب لیٹے اپنے باغوں میں جہاں تمہیں دکھایا گیا ہے،
جاؤ چنانچہ وہ بصورت اول ہو گئے ۔

اسی حدیث کو نقل کرنے کے بعد علامہ مجلسی نے نوٹ دیا ہے ۔ از یں روایت
ظاہر مے شود کہ ایشاں ایمان بشہادتیں داشتہ اند و برگردانیدن ایشاں برائے
اقرار بولایت علی ابن ابی طالب بودہ تا ایمان ایشاں کامل بود کامل تر بشود ۔
یعنی اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اقرار شہادتیں تو عین حیات میں یہ دونو
حضرات رکھتے تھے لیکن زندہ کرنے کا صرف واحد مقصد یہ تھا کہ علیؑ کی ولایت

اسرار آل محمد ص

ترجمہ

اوّلین کتاب شیعہ در زمان امیر المؤمنین ع

تألیف

سلیم بن قیس

متوفای ۹۰ ق ھ

امام صادق ع:

ہر کس از پیروان و دوستان ما کتاب سلیم بن قیس ہلالی را نداشتہ باشد
چیزی از مسائل امامت ما نزد او نیست و از وسیلہ ہای ما ہیچ
آگاہی ندارد آن کتاب الفبای شیعہ و سرّی از اسرار آل محمد صؐ است

توہین رسول اللہ ﷺ و سیدۃ عائشہ رضی اللہ عنہا و سیدنا علی رضی اللہ عنہ

اهانة النبی صلی الله علیه وسلم و أم المؤمنین عائشة و سیدنا علی

DESECRATION OF THE HOLY PROPHET (ﷺ) SYEDA AISHA AND SYEDNA ALI

اسرار آل محمد تالیف سلیم بن قیس کوفی متوفی ۹۰ ہجری مذہب شیعہ کی دنیائے کائنات میں سب سے پہلی اور مستند کتاب

دعای پیامبر ص. در حق امیرالمومنین ع.

پیامبر (ص) در سفر یک لحاف داشت

ابان از سلیم چنین نقل می‌کند : از مقداد در بارهٔ علی (ع) پرسیدم ، چنین گفت : همراه پیامبر (ص) قبل از آنکه به زنانش دستور حجاب دهد در سفر بودیم ، و خدمتکار پیامبر علی بود و خدمتکار دیگری نداشت . پیامبر هم یک لحاف بیشتر نداشت و عایشه هم همراه وی بود . پیامبر (ص) بین علی (ع) و عایشه می‌خوابید ولحافی جز همان یکی نداشتند . شب هنگام که پیامبر (ص) بر می‌خاست لحاف را از وسط ، میان علی و عایشه پائین می‌آورد تا به فرش می‌چسبید ، بعد بر می‌خاست ونمازمیخواند.

بیماری علی (ع) و غمناک شدن پیامبر (ص)

یک شب ، علی (ع) را تب گرفت و او را بیدار نگهداشت . پیامبر هم به بیداری او بیدار ماند و سراسر آن شب ، گاهی نماز می‌خواند و گاهی نزد علی علیه‌السلام می‌آمد و به او تسلی می‌داد و به وی می‌نگریست تا صبح شد .

وقتی نماز صبح را با اصحابش خواند چنین فرمود : خداوندا ، علی را شفاوعافیت عنایت فرما ، و او از دردش مرا بیدار نگه داشت .

علی (ع) چنان عافیت پیدا کرد مثل اینکه از بند آن مرضش رها شده باشد .
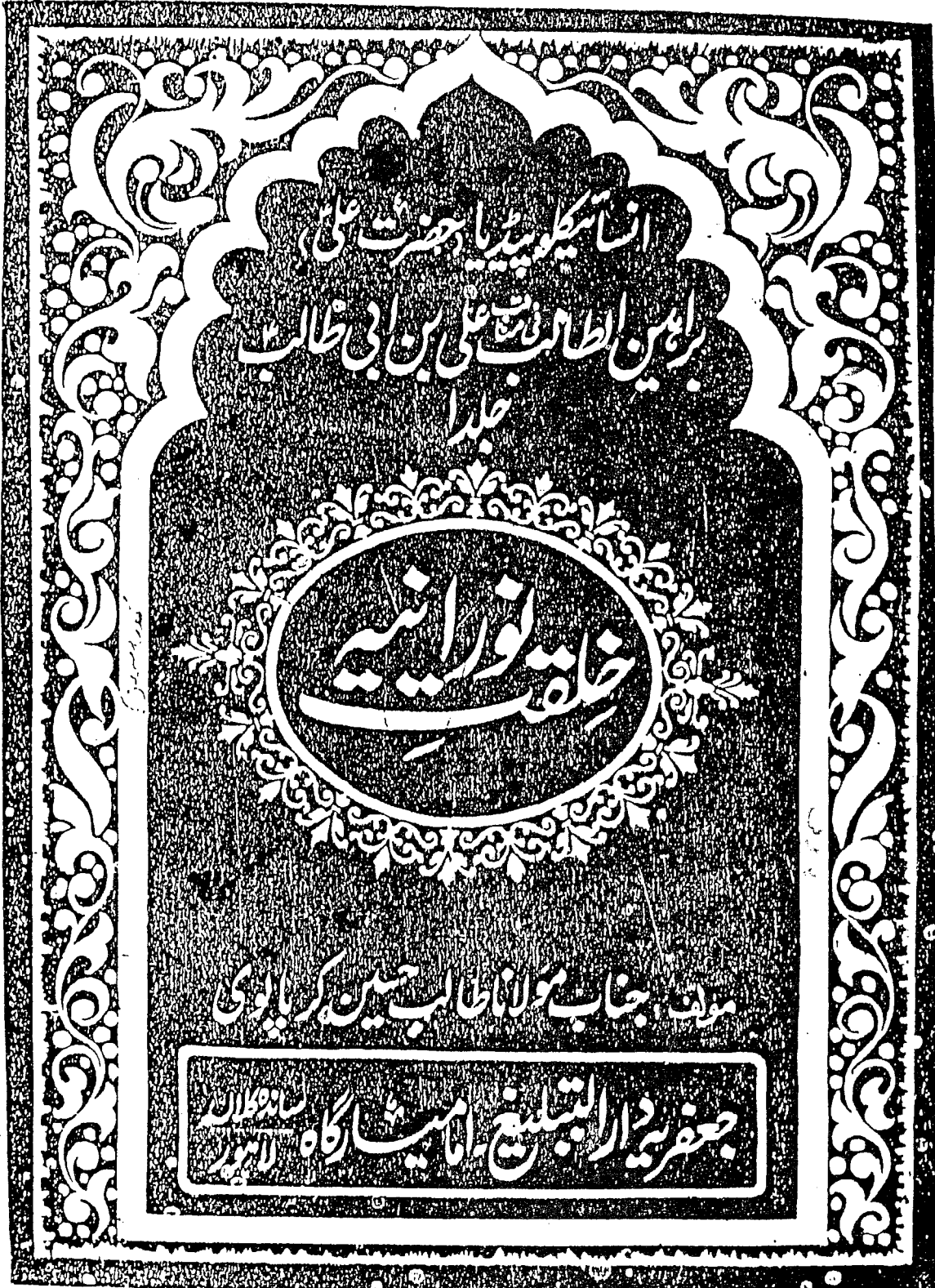
انسائیکلوپیڈیا حضرت علیؑ
براہین الطالب فی مناقب علی بن ابی طالبؑ
جلد ۱
خلقت نورانیہ
مولف جناب مولانا طالب حسین کرپالوی
جعفریہ دارالتبلیغ امامیہ بارگاہ ساندہ کلاں لاہور

علیؑ کے در کے بھکاری تو اولوالعزم پیغمبر ہیں

الرسل اولوا لعزم فقراء مسؤلون علی باب علی

ARCH PROPHETS SEEKS HELP FROM HAZRAT ALI ﷺ.

خلقت نورانیہ جلد اول از مولانا طالب حسین کرپالوی جعفریہ دار التبلیغ امامبارگاہ لاہور

۲۰۱

نبی اور صلب ابو طالب سے نکالتے وقت علی کو امام بنا دیا۔

حدیث کے اس جملے سے واضح ہو گیا کہ خدا نے امامت علی کا اعلان خلقت ابو البشر جناب حضرت آدم سے تقریباً چودہ ہزار سال پہلے کر دیا تھا۔ اور یہ فیصلہ فرما دیا تھا کہ یاد رکھو حضرت علی کو چھوڑ کر کسی اور کے در پہ اپنی جبین نیاز خم نہ کرنا۔ پس محمد کے سوا جو ہے اس کا امام علی ہے لہذا لوگوں کو چاہیے کہ وہ علم میں حلم میں فصاحت میں بلاغت میں، شجاعت میں عدالت میں بلکہ ہر صفات حسنہ میں حضرت علی سے راہنمائی حاصل کریں اور اس میں کوئی عار بھی نہیں ہے کیونکہ خدا نے خود اپنی لاریب کتاب میں ان کے در پر آنے اور اپنے مسائل حل کرانے کا حکم فرمایا ہے۔ لہذا آپ کو چاہیے کہ آپ ہر معاملے میں حضرت علی کی رہنمائی حاصل کریں اور جب آپ اس در پر آئیں گے تو وہاں آپ کو انبیاء جھولیاں پھیلائے ملیں گے، جنوں کی صدائیں ملیں گی اور ملائکہ کی آوازیں سنائی دیں گی۔ کوئی مانگ رہا ہے اور کوئی مراد پوری ہونے پر شکریہ ادا کر رہا ہے غرضیکہ حضرت علی کے در کے بھکاری تو اولوالعزم پیغمبر ہیں آپ کیوں شرما رہے ہیں۔ آپ کے قدموں میں زنجیریں کیوں پڑ گئی ہیں۔ آپ ان کو توڑ کر آگے بڑھیے شہر علم کا در اور حکمت کا گھر آپ کے لیے کھلا ہے۔ آپ جھولی پھیلائیں اور بھر بھر کر لائیں پھر جائیں اور بھر کر لائیں یقیناً آپ تھک جائیں گے لیکن امام کے خزانے میں کمی نہیں آئے گی۔

اس حدیث سے واضح ہوا کہ اب نبوت ختم ہو گئی ہے اور امامت شروع ہو رہی ہے اور امامت جناب حضور اکرم کے امام حضرت علی اور ان کے بعد ان کی اولاد سے گیارہ امام ہیں جو کہ محافظ نظام مصطفیٰ اور دنیا کی بقا ہیں۔ حضور اکرم نے متعدد مقامات پر بالوضاحت فرما دیا کہ میرے بعد امامت کا وارث علی ہے، امامت کا مالک علی ہے، امامت کا داتا علی ہے۔ لہذا امام وہ ہو گا جو علی والا ہو گا۔ جو حضرت علی کی مخالفت کرے گا امام بننا تو کجا وہ مومن تک نہیں بن سکتا لہذا امام وہی ہو گا جس کا نام معین جلی کرے، اعلان نبی کرے اور تصدیق علی کرے۔

اس حدیث سے واضح ہوا کہ امامت حضرت علی کا اعلان قبل از خلقت دو عالم نبوت جناب محمد مصطفیٰ کے ساتھ ہوا لہذا حضور اکرم کے سوا حضرت علی تمام مخلوق کے امام ہیں۔

حضور اکرمؐ نے حدیث نور میں امامت کا ذکر فرما کر یہ واضح فرمایا کہ امام وہ ہو گا جو نور ہو گا لہذا لوگ جسے بھی امام بنانا چاہیں پہلے اس کا نور ہونا ثابت کریں۔

چوتھا باب

الباب الرابع

إهانةُ اهلِ البيتِ و آلِ النبوّةِ من قِبلِ الشيعةِ

Chapter IV

Disgrace of the Members of the Family and Progen of the Holy Prophet by Shias.

تاریخی دستاویز کے اس باب میں شیعہ کتب کی چھبیس (26) کتابوں کے چھتیس (36) حوالہ جات ہیں۔

الفروع
من
الكافي

تأليف

ثقة الإسلام أبي جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق الكليني الرازي رحمه الله

المتوفى سنة ٣٢٨ / ٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه وقابله وعلق عليه
علي أكبر الغفاري

الناشر
دار الكتب الإسلامية
تهران - بازار سلطاني
تلفن ٢٠٤١٠

الجزء الخامس

تمتاز هذه الطبعة عما سبقها بعناية تامة في التصحيح

الشيخ محمد الآخوندي

١٣٩١ ق هـ
١٣٥٠ ش

زنا بالجبر کے جواز کے لئے حضرۃ علی رضی اللہ عنہ پر الزام

الاتهام على سيدنا على بالقول بإباحة الزنا (نعوذ بالله)

A FALSE ALLEGATION ON HAZRAT ALI (RA) TO PROVED RAPE LAWFUL.

الاصول من الكافی جلد پنجم تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ھ (طبع ایران)

ج٥ — كتاب النكاح — ٤٦٧

٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن معمر بن خلّاد قال : سألت أبا الحسن الرّضا عليه السلام عن الرجل يتزوّج المرأة متعة فيحملها من بلد إلى بلد ؟ فقال : يجوز النكاح الآخر ولا يجوز هذا [1].

٨ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن نوح بن شعيب ، عن عليّ بن حسّان ، عن عبد الرحمن بن كثير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : جاءت امرأة إلى عمر فقالت : إنّي زنيت فطهّرني ، فأمر بها أن ترجم فاُخبر بذلك أمير المؤمنين عليه السلام فقال : كيف زنيت ؟ فقالت : مررت بالبادية فأصابني عطش شديد فاستسقيت أعرابياً فأبى أن يسقيني إلّا أن اُمكّنه من نفسي فلمّا أجهدني العطش و خفت على نفسي سقاني فأمكنته من نفسي ، فقال أمير المؤمنين عليه السلام : تزويج وربّ الكعبة [2].

٩ ـ عليّ ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمّار بن مروان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : رجل جاء إلى امرأة فسألها أن تزوّجه نفسها فقالت : اُزوّجك نفسي على أن تلتمس منّي ماشئت من نظر أو التماس و تنال منّي ماينال الرجل من أهله إلّا أنّك لا تدخل فرجك في فرجي وتتلذّذ بما شئت فإنّي أخاف الفضيحة ؟ قال : ليس له إلّا ما اشترط .

١٠ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن عليّ بن أسباط ؛ ومحمّد بن الحسين جميعاً ، عن الحكم بن مسكين ، عن عمّار قال : قال أبو عبدالله عليه السلام لي ولسليمان بن خالد : قد حرّمت عليكما المتعة من قبلي مادمتما بالمدينة لأنّكما تكثران الدّخول عليّ فأخاف أن تؤخذا ، فيقال : هؤلاء أصحاب جعفر .

---

(١) ظاهره أنه سأل السائل عن حكم المتعة أجاب عليه السلام بعدم جواز اصل المتعة ثانية و حمله الوالد العلامة ـ رحمه الله ـ على أن المعنى أنه يجب على المتمتعة إطاعة زوجها في الخروج من البلد كما كانت تجب في الدائمة . أقول : يحتمل على بعد ان يكون المراد بالنكاح الاخر المتعة اى غير الدائم أى يجوز أصل العقد ولايجوز جبرها على الاخراج من البلد . (آت)

(٢) محمول على وقوع النكاح بينهما بمهر معين وهو سقاية الماء . (كذا في هامش المطبوع) وفي المرآة لعل المعنى والمراد بهذا الخبر أن الاضطرار يجعل هذا الفعل بحكم التزويج ويخرجه من الزنا و الظاهران الكلينى حمله على أنها زوجه نفسها متعة بشربة من ماء تذكره في هذا الباب وهو بعيد لانها كانت مزوجة والالم يستحق الرجم بزعم عمر الا ان يقال ان هذا ايضا كان من خطائه لكن الامر سهل لانه باب النوادر .

کتاب الشافی
جلد دوم

ترجمہ

اصول کافی جلد دوم

جنت البقیع ماضی

حال

حضرت ادیب اعظم
مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ
امروہوی
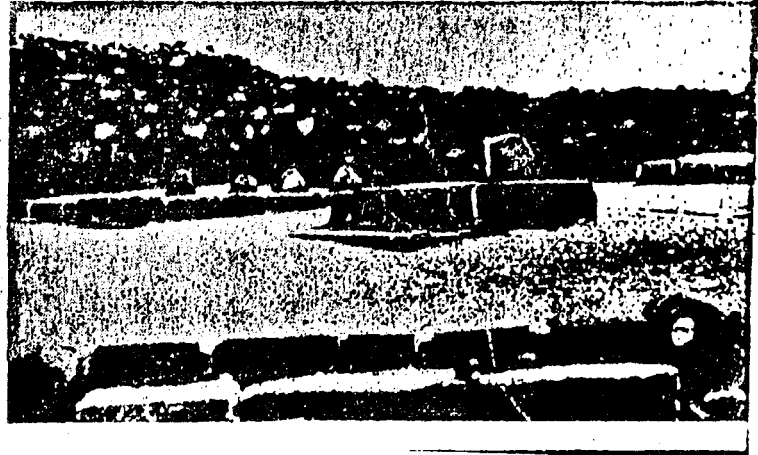
حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اہل تشیع کے نزدیک گالی دینا جائز ہے

عند اهل التشيع يجوز سب على رضى الله عنه

ABUSING HAZRAT ALI (RA) IS LAWFUL BY SHI'ITE

الاعياد ويشدون الزنانير فاعطاهم الله اجرهم مرتين

۹۔ قال استقبلت ابا عبد الله فى طريق فاعرضت عنه بوجهى ومضيت فدخلت عليه بعد ذلك فقلت جعلت فداك انى لالقاك فاصرف وجهى كراهة ان اشق عليك فقال لى رحمك الله ولكن رجلا لقينى امس فى موضع كذا وكذا فقال عليك السلام يا ابا عبد الله ما احسن ولا اجمل

حاضر ہوتے تھے۔ اور از روئے تقیہ زنار باندھتے تھے پس اللہ نے ان کو دو بار اجر عطا فرمایا

راوی کہتا ہے میں راستہ میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے ملا میں نے حضرت کی طرف سے منہ پھیر لیا اور آگے بڑھ گیا اس کے بعد میں آپ کی خدمت میں آیا۔ اور کہا میں آپ پر فدا ہوں۔ میں آپ سے ملا تھا۔ اور میں نے کراہت سے معاملۃً منہ پھیر لیا تھا۔ تاکہ آپ کو کوئی اذیت نہ پہنچے۔ حضرت نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے لیکن ایک شخص کل فلاں مقام پر مجھے ملا اور جبکہ مخالفوں کا مجمع تھا۔ اس نے کہا علیک السلام یا ابا عبد اللہ اس نے یہ اچھا نہ کیا۔

توضیح: مطلب یہ ہے کہ اس نے السلام پر علیک کو مقدم کیا۔ اور بجائے میرے نام کے کنیت کا ذکر کیا اور ان دونوں باتوں سے مخصوص تعظیم کا اظہار کیا مخالفوں کی موجودگی میں ایسا نہ کرنا چاہیئے تھا۔ بلکہ تقیہ سے کام لینا چاہیئے تھا۔

۱۰۔ قيل لابى عبد الله عليه السلام ان الناس يروون ان عليا قال على منبر الكوفة ايها الناس انكم ستدعون الى سبى فسبونى ثم تدعون الى البراءة منى فلا تبرؤا منى فقال ما اكثر ما يكذب الناس على على عليه السلام ثم قال انما قال انكم ستدعون الى سبى فسبونى ثم تدعون الى البراءة منى وانى على دين محمد ولم يقل ولا تبرؤا منى فقال له السائل ارايت ان اختار القتل دون البراءة فقال والله ما ذلك عليه وما له الا ما مضى عليه عمار بن ياسر حيث اكرهه اهل مكة وقلبه مطمئن بالايمان فانزل الله عز وجل فيه الا من اكره وقلبه مطمئن بالايمان فقال له النبى عندها يا عمار ان عادوا فعد فقد انزل الله عز وجل عذرك وامرك ان تعود ان عادوا۔

ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا گیا۔ کہ لوگ یہ بیان کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام نے منبر کوفہ پر کہا۔ لوگو! عنقریب تم سے کہا جائے گا۔ کہ مجھے گالی دو۔ تو تم مجھے گالی دے دینا۔ اور اگر مجھ سے برائت ظاہر کرنے کو کہیں۔ تو نہ کرنا۔ حضرت نے فرمایا۔ لوگوں نے حضرت علی پر کیسا جھوٹ بولا ہے۔ پھر فرمایا۔ حضرت نے یہ فرمایا تھا کہ تم سے مجھے گالی دینے کو کہا جائے گا۔ تو تم مجھے گالی دے دینا۔ اور اگر مجھ سے برائت کو کہا جائے۔ تو میں دین محمد پر ہوں۔ یہ نہیں فرمایا کہ تم مجھ سے اظہار برائت نہ کرنا۔ سائل دین محمد پر ہونے سے سمجھا۔ کہ برائت نہ کرنی چاہیئے لہٰذا اس نے یہ کہا، پوچھا کیا برائت کے مقابلہ میں قتل ہونے کو ترجیح دی جائے۔ حضرت نے فرمایا۔ یہ تکلیف اس پر نہیں اور نہ اس کے لئے جائز ہے۔ بلکہ اس کو وہی کرنا چاہیئے جو عمار بن یاسر نے کیا جب کہ اہل مکہ نے انہیں مجبور کیا انکار کفر کہنے پر حالانکہ ان کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن تھا۔ خدا نے یہ آیت نازل کی۔ مگر وہ جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو۔ اس موقع پر رسول اللہ نے عمار سے فرمایا۔ اگر وہ لوگ پھر طلب کریں تو

شرح نهج البلاغة

الجامع لخطب ورسائل وحكم أمير المؤمنين أبي الحسن علي بن أبي طالب عليه وعلى آله السلام

لابن أبي الحديد

الجزء الأول

حضرت علی اور حضرت عباس منافق تھے۔ (اھل تشیع کا دعوی)

کان علی و عباس رضی اللہ عنہما منافقین (الا ثنا عشریة)

HAZRAT ALI (RA) AND HAZRAT ABBAS WERE HYPOCRITE (SHI'IATE CLAIM)

الله بن الزبير يبغض عليا عليه السلام وينتقصه وينال من عرضه وروى عمر بن شبة وابن الكلبي والواقدي وغيرهم
من رواة السير انه مكث أيام ادعائه الخلافة أربعين جمعة لا يصلي فيها على النبي صلى الله عليه وآله وقال لا يمنعني من ذكره الا
أن تشمخ رجال بآنافها وفي رواية محمد بن حبيب وأبي عبيدة معمر بن المثنى ان له أهيل سوء ينغضون رؤسهم عند ذكره
وروى سعيد بن جبير أن عبد الله بن الزبير قال لعبد الله بن عباس ما حديث أسمعه عنك قال وما هو قال تأنيبي وذمي فقال
اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله يقول بئس المرء المسلم يشبع ويجوع جاره فقال ابن الزبير اني لأكتم بغضكم
أهل هذا البيت منذ أربعين سنة وذكر تمام الحديث وروى عمر بن شبة أيضا عن سعيد بن جبير قال خطب عبد الله
ابن الزبير فنال من علي عليه السلام فبلغ ذلك محمد بن الحنفية فجاء اليه وهو يخطب فوضع له كرسي فقطع عليه خطبته
وقال يا معشر العرب شاهت الوجوه أينتقص علي وأنتم حضور ان عليا كان يد الله على أعداء الله وصاعقة من أمره
أرسله على الكافرين والجاحدين لحقه فقتلهم بكفرهم فشنؤه وأبغضوه وأضمروا له السيف والحسد وابن عمه صلى الله
عليه وآله حي بعد لم يمت فلما نقله الله الى جواره وأحب له ما عنده أظهرت له رجال أحقادها وشفت أضغانها فمنهم من
ابتزه حقه ومنهم من ائتمر به ليقتله ومنهم من شتمه وقذفه بالاباطيل فان يكن لذريته وناصري دعوته دولة تنشر عظامهم
وتحفر أجسادهم والابدان منهم يومئذ بالية بعد ان تقتل الاحياء منهم وتذل رقابهم فيكون الله عز اسمه قد عذبهم
بأيدينا وأخزاهم ونصرنا عليهم وشفا صدورنا منهم انه والله ما يشتم عليا الا كافر يسر شتم رسول الله صلى الله عليه وآله
ويخاف ان يبوح به فيكني بشتم علي عليه السلام عنه أما انه قد تخطت المنية منكم من امتد عمره وسمع قول رسول الله
صلى الله عليه وآله فيه لا يحبك الا مؤمن ولا يبغضك الا منافق وسيعلم الذين ظلموا أي منقلب ينقلبون فعاد ابن الزبير الى
خطبته وقال عذرت بني الفواطم يتكلمون فما بال ابن أم حنيفة فقال محمد يا ابن أم رومان ومالي لا أتكلم وهل فاتني من
الفواطم الا واحدة ولم يفتني فخرها لانها أم أخوي أنا ابن فاطمة بنت عمران بن عائذ بن مخزوم جدة رسول الله صلى الله
عليه وآله وأنا ابن فاطمة بنت أسد بن هاشم كافلة رسول الله صلى الله عليه وآله والقائمة مقام أمه أما والله لولا خديجة بنت
خويلد ما تركت في بني أسد بن عبد العزى عظما الا هشمته ثم قام فانصرف وذكر شيخنا أبو جعفر الاسكافي رحمه الله تعالى
وكان من المتحققين بموالاة علي عليه السلام والمبالغين في تفضيله وان كان القول بالتفضيل عاما شائعا في البغداديين
من أصحابنا كافة الا ان أبا جعفر أشدهم في ذلك قولا وأخلصهم فيه اعتقادا ان معاوية وضع قوما من الصحابة وقوما من
التابعين على رواية أخبار قبيحة في علي عليه السلام تقتضي الطعن فيه والبراءة منه وجعل لهم على ذلك جعلا يرغب
في مثله فاختلقوا ما أرضاه منهم أبو هريرة وعمرو بن العاص والمغيرة بن شعبة ومن التابعين عروة بن الزبير وروى
الزهري أن عروة بن الزبير حدثه قال حدثتني عائشة قالت كنت عند رسول الله اذ أقبل العباس وعلي فقال يا عائشة ان
هذين يموتان على غير ملتي أو قال ديني وروى عبد الرزاق عن معمر قال كان عند الزهري حديثان عن عروة عن عائشة
في علي عليه السلام فسألته عنهما يوما فقال ما تصنع بهما وبحديثهما الله أعلم بهما اني لأتهمهما في بني هاشم قال فأما
الحديث الاول فقد ذكرناه وأما الحديث الثاني فهو ان عروة زعم أن عائشة حدثته قالت كنت عند النبي صلى الله عليه
وآله اذ أقبل العباس وعلي فقال يا عائشة ان سرك ان تنظري الى رجلين من أهل النار فانظري الى هذين قد طلعا
فنظرت فاذا العباس وعلي بن أبي طالب وأما عمرو بن العاص فروي فيه الحديث الذي أخرجه البخاري ومسلم في
صحيحيهما مسندا متصلا بعمرو بن العاص قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله يقول ان آل أبي طالب ليسوا لي
بأولياء انما وليي الله وصالح المؤمنين وأما أبو هريرة فروي عنه الحديث الذي معناه ان عليا عليه السلام خطب ابنة
أبي جهل في حياة رسول الله صلى الله عليه وآله فأسخطه فخطب على المنبر وقال لاها الله لا تجتمع ابنة ولي الله وابنة عدو
الله أبي جهل ان فاطمة بضعة مني يؤذيني ما يؤذيها فان كان علي يريد ابنة أبي جهل فليفارق ابنتي وليفعل ما يريد
أو كلاما هذا معناه والحديث مشهور من رواية الكرابيسي قلت هذا الحديث أيضا مخرج في صحيحي مسلم والبخاري
عن المسور بن مخرمة الزهري وقد ذكره المرتضى في كتابه المسمى تنزيه الانبياء والائمة وذكر انه رواية حسين

الكرابيسي

جلاء العیون
در زندگانی و مصائب چهارده معصوم علیهم السلام
تألیف
علامه مولی محمد باقر مجلسی ره
کتابفروشی اسلامیه

حضرتِ عائشہؓ اور حفصہؓ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر دینے کا الزام

اتهام اطعام السم رسول الله صلى الله عليه وسلم على عائشة و حفصة

AN ACCUSATION OF POISENING TO HAZRAT MUHAMMAD (PEACE BE UPON HIM) BY HAZRAT AYESHA (RA) & HAZRAT HAFSA (RA)

جلاء العیون (فارسی) مولی محمد باقر مجلسی کتاب فروشی اسلامیہ۔ ایران

-۱۱۸- زندگانی رسولخدا ﷺ ج

دادند آنحضرت را در دست بزغالهٔ چون حضرت لقمهٔ تناول فرمود آن گوشت بسخن آمد و گفت یارسول الله مرا بزهر آلوده‌اند پس حضرت درمرض موت‌خود می‌فرمود که امروز پشت مرا درهم شکست آن لقمه که درخیبر تناول کردم‌وهیچ پیغمبری و وصی پیغمبر نیست مگر آنکه بشهادت ازدنیا میرود. و در روایت معتبر دیگر فرمود که زن یهودیه آنحضرت را زهرداد درذراع گوسفندی چون حضرت قدری از آن تناول فرمود آن ذراع خبرداد که من زهر آلودم پس حضرت آنرا انداخت وپیوسته آن زهر در بدن آنحضرت اثر می کرد تا آنکه بهمان علت از دنیا رحلت نمود .

وعیاشی رحمه الله بسند معتبر از حضرت صادق علیه‌السلام روایت کرده است که عایشه وحفصه علیهما اللعنه آنحضرت را بزهر شهید کردند ومحتملست که هر دو زهر در شهادت آنحضرت دخیل بوده باشد .

وشیخ مفید وشیخ طوسی وشیخ طبرسی وسایر محدثان خاصه و عامه روایت کرده‌اند که چون حضرت رسالت ﷺ از دنیا رحلت نمود منافقان مهاجران وانصار مانند ابوبکر و عمر و عبدالرحمن بن عوف وامثال ایشان اهلبیت آن حضرت را برآنحال گذاشتند وبتعزیت ایشان نپرداختند ومتوجه تجهیز آنحضرت نگردیدند ورفتند بسقیفهٔ بنی ساعده ومتوجه غصب خلافت شدند وباین سبب اکثر ایشان نماز برآنحضرت رادرنیافتند وامیرالمومنین علیه‌السلام بریره‌را بنزد ایشان‌فرستاد که بنماز آنحضرت حاضر شوند و ایشان نرفتند تاآنکه بیعت خود را وقتی تمام کردند که حضرت را دفن کرده بودند چون صبح شد فاطمه علیهاالسلام فریاد برآورد که واسوء صباحاه یعنی روز بدیا که روز تست چون ابوبکر لعین این سخن را شنید از روی شماتت گفت که روز تو بدترین‌روزهاست، پس آن ملاعین فرصت را غنیمت شمردند که امیرالمومنین علیه‌السلام متوجه تغسیل وتجهیزودفن آنحضرتست‌وبنی هاشم بمصیبت آن حضرت درمانده‌اند، پس رفتند بایکدیگر اتفاق کردند که ابوبکر را خلیفه گردانندچنانچه درحیات‌حضرت رسول ﷺ چنین توطئه کرده

جلاء العیون
ناشرین
مکتبہ تعمیر ادب
نامی پریس بلڈنگ پیسہ اخبار سٹریٹ لاہور
مجلسی کتب خانہ
محلہ اکال گڑھ شیخوپورہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؓ حضرۃ فاطمہؓ کی توہین

اِھانة الرسول صلى الله عليه وسلم وعلى و فاطمة رضى الله عنهما

AN INSULT OF PROPHET MUHAMMAD (PEACE BE UPON HIM), HAZRAT ALI رضی اللہ عنہ AND HAZRAT FATIMA رضی اللہ عنہا.

جلاء العیون ناشرین مکتبہ تعمیر ادب نامی پریس پیسہ اخبار سٹریٹ لاہور مجلسی کتب خانہ محلہ اکال گڑھ شیخوپورہ

۱۸۹

نے فرمایا میں غضب خدا و رسولؐ سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں۔

کلینیؒ نے بسند ہائے معتبر امام محمد باقرؑ اور جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت امیرؑ نے ایک چادر کہنہ اور ایک زرہ جس کی قیمت تیس درہم تھی اور ایک بچھونا پوست گوسفند کہ جب اس پر آرام کرنا چاہتے تو اٹھا لیتے اور اس کے بالوں پر سو رہتے تھے جناب فاطمہؑ کو مہر میں دیا۔ ایضاً بسند معتبر روایت کی ہے کہ ایک دن جناب رسول خداؐ جناب فاطمہؑ کے پاس آئے اور انہیں روتے ہوئے دیکھا۔ حضرتؐ نے فرمایا اے فاطمہؑ کیوں رو رہی ہو۔ قسم بخدا اگر میرے اہلبیتؑ میں جناب امیرؑ سے کوئی بہتر ہوتا تو تجھے اس سے تزویج کرتا اور میں نے تجھے اس سے تزویج نہیں کیا۔ بلکہ خدا نے تزویج کیا۔ اور جب تک آسمان و زمین باقی ہے پانچواں حصہ دنیا کا تیرے مہر میں دیا۔ ایضاً بسند حسن جناب جعفر صادقؑ سے روایت ہے حلال چیز کے بیان کرنے میں شرم جائز نہیں ہے۔ کیونکہ رسولؐ خدا نے شب زفاف جناب امیرؑ اور جناب فاطمہؑ سے فرمایا کہ جب تک میں نہ آؤں کوئی کام نہ کرنا۔ جب حضرت تشریف لائے اپنے دونوں پاؤں بستر میں ان کے درمیان دراز فرمائے۔ ایضاً روایت کی ہے کہ لوگ زفاف فاطمہؑ میں مبارکباد بالرفاء والبنین جس طرح اس میں مشہور تھا کہتے تھے۔ یعنی یہ مزاوجت اتفاق اور اولاد والی ہو۔ حضرت رسولؐ نے فرمایا الیاست کہو بلکہ یوں کہو علی الخیر والبرکت۔ یعنی یہ مزاوجت با خیر و برکت ہو۔ ابن شہر آشوب نے حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ حق تعالے نے جناب امیرؑ پر جناب فاطمہؑ کی زندگی میں اور عورتیں حرام کی تھیں۔ کیونکہ وہ طاہرہ تھیں اور کبھی حائض نہ ہوتی تھیں۔ اور بعض محققین نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ نے سورہ ھل اتیٰ میں بہشت کی نعمتوں کی اقسام بیان فرمائی ہیں اور حوروں کا ذکر نہیں کیا ہے۔ شاید اس وجہ سے کہ یہ سورہ اہلبیت کی شان میں نازل ہوا ہے۔ اس لیے حق تعالیٰ نے حضرتؑ فاطمہؑ کی رعایت کے سبب حوروں کا ذکر نہ کیا ہو۔

حق الیقین
از تالیفات
عالم ربانی مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

حضرۃ فاطمہؓ پر حضرۃ علیؓ کی توہین کا الزام

افتراء اھانة علی رضی اللہ عنہ علیٰ فاطمة الزہراء

AN ALLEGATION OF INSULTING HAZRAT ALI رضی اللہ عنہ BY HAZRAT FATIMA رضی اللہ عنہا.

حق الیقین تالیف علامہ باقر مجلسی طبع (قدیم ایران)

(۲۰۳) در بیان مطاعن ابوبکر ( )

چون‌ترا ندیدند زمین را برما تنك کردند وبودی‌ماه تابان وآفتاب درخشان که باوروشنی یافتیم برتو ونازل‌میشد از جانب پروردگارعزت کتابها وجبرئیل به‌آیات‌قرآن مونس ما بودپس‌تو ناپیدا شدی‌وجمیع‌خیرلت‌پنهان شدکاش پیش‌ازتومارا مرك رو میداد چون‌رفتی وجمال خودرا ازما پوشیدی ما مبتلا شدیم ببلائی چند که هیچ‌اندوهناکی ازخلایق‌بمثل آن مبتلانشده بود نه از عجم ونه ازعرب پس‌حضرت‌فاطمه بجانب خانه برگردیدوحضرت امیرانتظار معاودت او میکشید چون بمنزل شریف قرار گرفت ازروی مصلحت خطابهای شجاعانه درشت باسید اوصیاء نمود که مانند جنین در رحم پرده نشین شده و مثل خائنان درخانه گریخته ای وبعدازآنکه شجاعان دهررا بخاك هلاك‌افکندی مغلوب این نامردان گردیده‌ای اینك‌پسرابوقحافه‌بظلم‌وجبربخشیده پدر مراومعیشت فرزندانم‌را ازمن‌میگیرد وبآواز بلند با من لجاج ومخاصمه میکند و انصار مرا یاری نمیکنند ومهاجران خود را بکنار کشیده‌اند وسایرمردم دیده ها پوشیده اند نه‌دافعی دارم و نه مانعی و نه یاوری و نه شافعی‌خشمناك بیرون رفتم وغمناك‌برگشتم خودرااذلیل کردی درروزی که دست‌ازسطوات خود برداشتی گرگان می‌درند ومی‌برند و تو از جای خود حرکت نمیکنی کاش‌پیش‌از این مذلت وخواری مرده بودم وای برمن در هرصبحی وشامی محل اعتماد من‌مردویاور من سست شد شکایت من‌بسوی پدرمنست و مخاصمهٔ من بسوی پروردگار منست خداوندا قوت تو از همه بیشتراست وعذاب ونکال تواز همه شدیدتراست‌پس‌حضرت‌امیر علیہ السلام فرمود ویل وعذاب‌برتونیست بردشمن تواست صبرکن وآتش حزن خود رافرونشان ای دختر برگزیدهٔ عالمیان و ای باقیماندهٔ ذریهٔ پیغمبری من سستی درامردین خود نکردم وآنچه ازجانب خدا مأمور بودم بعمل‌آوردم وآنچه مقدور بود از طلب حق خود درآن تقصیر نکردم روزی تو و اولاد تورا خدا ضامنست و آنکه کفیل امر تو است مأمونست وآنچه حقتعالی مهیا کرده است در آخرت بهتر است از آنچه این اشقیاء از تو قطع کرده اند پس اجراز خدا طلب نما وصبرکن حضرت فاطمه گفت خدابس‌است مراونیکوو کیلیست ازبرای من وساکت شد .

مؤلف گوید که در این مقام تحقیق بعضی از امور لازمست (اول) دفع شبهٔ چند که ممکن است درخاطرها خطور کند اگر کسی گوید که اعتراض حضرت فاطمه(س)با حضرت‌امیر علیہ السلام چه صورت دارد باوجواب گوئیم که این‌معارضه محمول برمصلحت است‌از برای آنکه‌مردم‌بدانند که حضرت‌امیر علیہ السلام ترك‌خلاف‌برضای‌خودنکرده وبغصب‌فدك‌راضی

از تألیفات

عالم ربانی مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

تعداد ۴۰۰۰ جلد

چاپ سعدی

سازمان انتشارات جاویدان

مؤسس : محمد حسن علمی

حضرت عائشہ کو زندہ کر کے عذاب دیا جائے گا (العیاذ باللہ)

تعذب عائشة رضی اللہ عنہا بعد احیائها

WHEN MAHDI WILL APPEAR, HE WILL BRING TO LIFE HAZRAT AYESHA (RA) AND AWARD LEGAL PUNISHMENT TO HER.

الی المنزل نصبه وانفجرت منه اثنتا عشر عینا فیروی ویشبع من شرب منها فاذا بلغ النجف وسکن فیها انفجر من تلك الصخرة ماء ولبن فیکون هو الغذا عوض الطعام والشراب ،

وفی روایات اخری انه یخرج من تلك الصخرة ماء وطعام وعلف لهم ولدوابهم ویخرج علیه السلام ومعه عصا موسی علیه السلام اذا القاها من یده صارت ثعبانا ویکون مابین فکیها مقدار اربعین ذراعاً وتلقف فی حلقها کلّ مایأمرها بابتلاعه ،ویلبس ثوب ابراهیم الذی أتی به جبرئیل علیه السلام لما رماه نمرود فی النار فصارت علیه بردا وسلاما وهو قمیص یوسف علیه السلام الذی ألقوه علی وجه یعقوب فارتدّ بصیراً ویخرج وهو لابس خاتم سلیمان ومعه تابوت بنی اسرائیل الذی فیه جمیع مواریث الأنبیاء وآثارهم ولم یبق کافر علی وجه الارض ولو انّ کافرا لجأ الی صخرة اوشجرة لنادت الصخرة هذا الکافر عندی فاقتلوه ،ویمسح یده علی رؤوس المؤمنین فتتضاعف عقولهم واحلامهم وتصیر کاملة ویکون المؤمن من القوّة مالو اراد قلع جبل الحدید لقلعه ویطیعهم کلّ شئی حتّی سباع الهوی وتفخر بقاع الأرض بعضها علی بعض بانّ واحداً من اصحاب القائم علیه السلام مشی علیها وینزع الله الخوف والحزن من قلوب المؤمنین ویلبسها قلوب اعدائهم وینوّر الله سبحانه اسماعهم وابصارهم حتّی انّهم اذا کانوا فی بلاد والمهدی علیه السلام فی بلاد اخری یکون لهم من السمع والبصر مایرونه ویشاهدون أنواره ویسمعون کلامه ومخاطباته معهم ویتکلّمون معه ،ویدفع الله عنهم الضعف والکسل والبلاو الأمراض وتنزل امطار (قطارخ) السماء بالبرکات الّتی منعت منذ غصبوا خلافة أمیر المؤمنین علیه السلام ویرتفع الحقد والبغضاء من بین المخلوقات حتّی یرعی الذئب والشاة والسبع والبقر ، وحتّی أنّ المرأة تخرج وحدها من العراق الی الشام ولاتضع رجلها الاّ فوق الورود والأزهار ، مع أنّها لابسة حلیّها ولایضرّها سارق وولاسبع ،وأوّل ما یظهر یقطع أیدی بنی شیبة الذین معهم مفاتیح الکعبة فی هذه الأعصار ویعقلها (یعلّقها خ) علی الکعبة ؛ وینادی علیهم هولاء بنوشیبة سرّاق الکعبة ؛ ویخرج أولاد قاتلی الحسین علیه السلام فیقتلهم لأنّهم رضوا بصنع آبائهم ومن رضی بفعل قبیح کان کمن أتاه ،ویحیی عایشة

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل

کتاب مستطاب لاجواب وارتیاب روح بخش مردہ دلان و نور افزای قلوب اہل ایمان و مبین حالات فخر کائنات
خلاصۂ موجودات حبیب المقام احمد وسیدنا ونبینا خاتم المرسلین و رحمۃ للعالمین صلوات اللہ و سلامہ علیہ و علی الائمۃ الطاہرین من عترتہ

جلد دوم

حیات القلوب

از تصنیفات

قدوۃ المحدثین زین التابعین عمدۃ المجتہدین شیخ الاسلام والمسلمین العالم الربانی آخوند ملا محمد باقر
المجلسی الاصفہانی طالب ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ بہ تصحیح علمائے شیعہ کارکنان مطبع

در مطبع منشی نولکشور لکھنؤ واقع انطباع یافت

حضرۃ عائشہؓ کافرہ تھیں

كانت السيدة عائشة رضى الله عنها كافرة

HAZRAT AIYSHA (رضی اللہ عنہا) WAS AN INFIDEL WOMAN.

تو باد یا رسول الله مرا بکاری که میفرستی زود بعمل آورم مانند سیخ سرخ کرده که در میان پشم شتر فرو میرود یا آنکه تامل و تثبت کنم تا حقیقت آن امر بر من ظاهر شود حضرت فرمود که تثبت و تامل بکن و مبادرت بآن منما پس حضرت امیر بسوی جریح رفت و بیک روایت جریح در باغی بود حضرت چون در باغ را زد جریح آمد که در بگشاید از رخنهٔ در آثار غضب از جبین مبارک حضرت مشاهده کرد و شمشیر برهنه در دست آنجناب دید ترسید و در را نگشود حضرت از دیوار باغ بالا رفت و جریح گریخت و آنجناب از عقب او شتافت چون نزدیک شد که حضرت باو برسد بر درخت خرما بالا رفت چون حضرت بنزدیک او رسید خود را از درخت انداخت چون بر زمین افتاد عورتش گشوده شد و نظر آنجناب بی اختیار بر عورت او افتاد و دید که آلت مردان و زنان هیچیک ندارد و بروایت دیگر حضرت بسوی غرفهٔ ام ابراهیم رفت و از دیوار غرفه بالا رفت چون نظر جریح بر آنجناب افتاد گریخت و خود را بزیر افکند و بر درخت خرما بالا رفت و چون حضرت بپای درخت رسید فرمود که از درخت بزیر آی جریح گفت یا علی از خدا بترس و گمان بد مبر که آنچه های مردی مرا پاک بریده اند پس عورت خود را گشود و نظر حضرت بر عورت او افتاد و بهر حال حضرت او را برداشت و بخدمت حضرت رسول آورد حضرت از او پرسید که ای جریح حال خود را بگو که چرا چنین شد گفت یا رسول الله قاعدهٔ قبطیان آنست که از خدمتگاران ایشان هر که داخل خانهٔ ایشان میشود او را خواجه میکنند و چون قبطیان نیز قبطیان منسوبند بدر ماریه مرا با او بخدمت شما فرستاد که نزد او باشم و خدمت او کنم و مونس او باشم پس حضرت رسول فرمود که شکر میکنم خدا وندی را که همیشه بدیها را از ما اهل بیت دور میگرداند و کذب و دروغ گویان را ظاهر میکند پس حقتعالی این آیه را فرستاد یا ایها الذین آمنوا ان جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا ان تصیبوا قوما بجهالة فتصبحوا علی ما فعلتم نادمین که ترجمه اش سابقاً مذکور شد پس حقتعالی آیات قذف را که <u>سنیان میگویند که برای عائشه نازل شد</u> از برای <u>بیان کفر عائشه و نفاق او</u> فرستاد و علی بن ابراهیم بسند معتبر دیگر روایت کرده است که عبدالله بن بکیر از حضرت امام جعفر صادق ع پرسید که فدای تو شوم آیا حضرت رسول در وقتی که امر فرمود که جریح قبطی را بکش آیا میدانست که این نسبت بر او افترا است یا آنکه نمیدانست و حق تعالی بسبب تثبت کردن حضرت امیر المومنین ع کشتن را از آن قبطی دفع کرد حضرت فرمود که بلکه حضرت رسول میدانست که آن افترا است و از برای مصلحت آن امر را فرموده اگر حضرت رسول حکم جزم بکشتن او می نمود حضرت امیر تا او را نمیکشت برنمیگشت و لیکن حضرت برای آن این حکم را فرمود که شاید <u>عائشه منافقه چون</u> بداند که بیگناه او کشته میشود از گناه خود برگردد پس آن منافقه برنگشت و پروا و شرم از تهمت نمود که مرد مسلمان

حضرة عائشہؓ پر امام مہدی حد جاری کریں گے

يقيم المهدى الحد على ام المؤمنين عائشة .

IMAM MEHDI WILL PUNISH HAZRAT AIYSHA (RA) WITH STRIPS

حیات القلوب اردو ترجمہ جلد دوم مولف علامہ باقر مجلسی ناشر امامیہ کتب خانہ موچی دروازہ لاہور

شیخ طوسی و سید ابن طاؤس نے بسند معتبر حضرت امیرؑ المومنین سے روایت کی ہے۔ وُہ حضرتؑ فرماتے ہیں کہ ایک روز مَیں جناب رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہُوا۔ ابوبکرؓ و عمرؓ وہاں موجود تھے۔ مَیں بھی آنحضرتؐ کے اور عائشہ کے درمیان بیٹھ گیا۔ عائشہ نے کہا میری اور آنحضرتؐ کی گود کے سوا کہیں اور جگہ نہ تھی۔ حضرتؐ نے فرمایا خاموش اے عائشہ علیؑ کے بارے میں مجھے اذیت مت دو۔ بے شبہ وُہ آخرت میں میرا بھائی ہے اور مومنوں کا امیر ہے۔ حق تعالیٰ اس کو روز قیامت صراط پر بٹھائے گا اور وُہ اپنے دوستوں کو بہشت میں اور دشمنوں کو دوزخ میں داخل کریں گے۔

ابن بابویہ نے بسند معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ تین اشخاص ہیں جنہوں نے جناب رسُولؐ خدا پر جھوٹ بہت باندھا ہے۔ ابوہریرہ، انس بن مالک اور عائشہ۔ اور ابن بابویہ اور برقی نے بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت قائم آلِ محمدؐ ظاہر ہوں گے تو وُہ عائشہ کو زندہ کریں گے اور اُن پر حد جاری کریں گے اور جناب فاطمہؑ کا انتقام لیں گے۔ راوی نے پُوچھا مَیں آپ پر فدا ہوں اُن پر کس سبب سے حد جاری کریں گے۔ امامؑ نے فرمایا کہ مادرِ ابراہیمؑ پر جو افترا کی تھی۔ راوی نے پُوچھا کہ خود آنحضرتؐ نے اُن پر کیوں نہ حد جاری فرمائی اور خدا نے قائم آلِ محمدؐ تک ملتوی کیا۔ حضرتؑ نے فرمایا اس لیے کہ حق تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو رحمت بنا کر بھیجا ہے اور حضرت قائم المنتظر کو انتقام لینے کے لیے بھیجے گا۔

(بقیہ از صنا۹) اگرچہ وُہ نسبت اشرف خلق کے ساتھ ہو جو انبیا و مرسلینؑ ہیں اور ایمان ہونے کے سبب سے کافروں کے ساتھ نسبت ہونا کوئی نقصان نہیں پہنچاتا اگرچہ وُہ کافر فرعون کے مانند ہو۔

واضح ہو کہ ابتدائے سورۃ میں جو خداوند عالم نے جناب رسُولؐ خدا پر عتاب فرمایا وُہ ظاہر ہے کہ انتہائی لطف و مرحمت ہے یعنی اے حبیبؐ کیوں اپنی عورتوں کی خاطر سے اُن لذتوں کو اپنے اُوپر حرام کرتے ہو جو خدا نے تمہارے لیے حلال کی ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُن لذتوں کو خود ترک کرنا خصوصاً ایسے وقت میں جبکہ مصلحت ہو حرام نہیں تھا اور نہ وُہ فعل حضرتؐ کا معصیت ہو سکتا ہے اور عتاب جو آنحضرتؐ پر آیت سے ظاہر ہوتا ہے حقیقت میں وُہ بھی اُنہی دونوں بیویوں پر تعریض ہے کہ اُن کی خاطرداری کے لیے کیوں اپنے کو چند لذتوں سے محروم کرتے ہو۔ اور اُن دونوں کا ابوبکر و عمر کی خلافت کے بارے میں کہنا اگر واقعی حدیث ہو تو بہت سی مصلحتیں ہیں جس میں اُن کا امتحان اور اُن کے کفر و نفاق کا اظہار ہے اور بہت سی مصلحتیں ہیں جن کے ادراک سے اکثر انسانوں کی عقلیں قاصر ہیں مثل شیطان کو خلق کرنے کی مصلحت، اور نفس انسانی میں خواہشیں اور اُن کا فساد پر قادر بنانا وغیرہ۔ اور مومن کو چاہیئے کہ ہر معاملہ میں ایمان پر ثابت و قائم رہے اور شبہ و اعتراض کا دروازہ اپنے اُوپر نہ کھولے اور شیطان کے وسوسوں میں نہ پھنسے اور ائمہ دین سے جو کچھ اس کو حاصل ہو اُس سے انکار نہ کرے اور اُن معاملات کا علم اُنہی پر چھوڑ دے۔ ۱۲

ام المومنین حضرۃ عائشہؓ کیلئے کفریہ کلمات

الكلمات الكفرية على ام المؤمنين عائشة رضى الله عنها .

UNISLAMIC REMARKS ABOUT HAZRAT AYESHA (رضی اللہ عنہا)

حیات القلوب اردو ترجمہ جلد دوم موئف علامہ باقر مجلسی ناشر امامیہ کتب خانہ موچی دروازہ لاہور

حضرتؑ درخت کے نیچے پہنچے فرمایا کہ نیچے آ۔ جریح نے کہا یا علیؑ خدا سے ڈریئے اور مجھ پر گمان بد مت کیجیئے کیونکہ میرے آلۂ مردمی قطعی کاٹ ڈالے گئے ہیں۔ پھر اپنی شرمگاہ کھول دی اور حضرت کی نگاہ اس پر پڑی۔ غرض حضرتؑ اس کو پکڑ کر جناب رسولؐ خدا کے پاس لاتے۔ حضرتؐ نے اس سے فرمایا کہ اپنا حال بیان کر کہ کیوں تو ایسا ہو گیا ہے اس نے کہا یا رسولؐ اللہ قبطیوں کا یہ قاعدہ ہے کہ خدمت گاروں میں سے جو شخص بھی ان کے گھروں میں جاتا آتا ہے اس کو خواجہ سرا بنا دیتے ہیں۔ اور چونکہ قبطی غیر قبطی کو پسند نہیں کرتے، ماریہ کے باپ نے مجھ کو اس کی خدمت کے لیئے آپ کے پاس بھیجا تھا تاکہ اس کی خدمت کروں اور اس کا مونس و ہمدم رہوں۔ یہ سُنکر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں شکر کرتا ہوں اس خدا کا جو ہم اہلبیتؑ سے ہمیشہ برائیوں کو دُور رکھتا ہے۔ اور جھوٹ بولنے والوں پر ان کا جھوٹ و افترا ظاہر کر دیتا ہے۔ اس وقت خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ (آیت ۶ سورۃ الحجرات پ ۲۶) جس کا ترجمہ سابقاً مذکور ہو چکا۔ تو خداوند عالم نے آیات قذف نازل کیں جن کو اہل سنت کہتے ہیں کہ عائشہ کے حق میں نازل ہوئی وہ عائشہ کے کفر و نفاق کے اظہار کے لیئے خدا نے بھیجی ہے۔

علی بن ابراہیم نے بسند معتبر دیگر روایت کی ہے کہ عبداللہ بن بکیر نے جناب امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ آپ پر فدا ہوں کیا جناب رسولؐ خدا نے کسی وقت فرمایا تھا کہ جریح کو قتل کر دیں کیا حضرتؐ جانتے تھے کہ یہ اس کی نسبت افترا ہے یا نہیں جانتے تھے۔ اور خداوند عالم نے محض ثابت کرنے کے لیئے جناب امیرؑ کے ہاتھ سے اس قبطی کے قتل کو دفع فرما دیا۔ حضرتؑ نے فرمایا رسولؐ اللہ جانتے تھے کہ یہ بات افترا ہے لیکن مصلحتاً وہ حکم دیا اگر آنحضرتؐ نے تاکیداً وہ حکم دیا ہوتا تو جناب امیرؑ بغیر اس کو قتل کئے واپس نہ آتے۔ لیکن حضرتؐ نے صرف اس لیئے یہ حکم دیا تھا کہ شاید عائشہ جب یہ سُنیں گی کہ ان کے کہنے سے ایک شخص ناحق قتل کیا جا رہا ہے تو اپنے گناہ سے توبہ کر لیں گی۔ لیکن وہ اپنے قول سے نہ پھریں اور ان کو ایک مسلمان کا ناحق قتل ہونا ناگوار نہ ہوا۔

باونواں باب ۵۲

آنحضرتؐ کی ازواج کی تعداد اور اُن کے مختصر حالات

ابن بابویہ نے بسند معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جناب رسولؐ خدا نے پندرہ ۱۵ عورتوں سے تزویج فرمایا اور تیرہ ۱۳ عورتوں سے مقاربت کی جب دار آخرت کی جانب رحلت فرمائی تو نو ۹ عورتیں آپ کی

حضرۃ عائشہؓ اور حضرۃ حفصہؓ کافرہ اور منافقہ عورتیں تھیں

كانت عائشة و حفصة كافرتين و منافقتين .

HAZRAT AISHA ﷺ AND HAZRAT HAFZA WERE HYPOCRITE AND INFIDEL WOMEN.

حیات القلوب اردو ترجمہ جلد دوم مؤلف علامہ باقر مجلسی ناشر امامیہ کتب خانہ موچی دروازہ لاہور

ترجمۂ حیات القلوب جلد دوم ۹۰۰ پچپنواں باب حضرت عائشہ و حفصہ کے حالات

فرمایا کہ اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۝ عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ۝ (آیت ۴، ۵، سورۃ تحریم پ۲۸) یعنی اے عائشہ و حفصہ اگر خدا کی بارگاہ میں توبہ کرلو اُس گناہ سے جو تم نے کیا (تو تمہارے واسطے بہتر ہے) کیونکہ بلاشبہ تمہارے قلوب کفر و ضلالت کی طرف مائل ہوئے۔ اور اگر آنحضرتؐ کی اذیت پر تم ایک دوسرے کی آپس میں مددگار ہوجاؤ تو (کچھ پروا نہیں) پیغمبرؐ کا مددگار خدا ہے اور جبرئیلؑ اور صالح المومنینؑ ہیں جس سے مُراد باتفاق خاصہ و عامہ امیر المومنینؑ ہیں اور اُن کے بعد تمام فرشتے مددگار ہیں۔ اگر پیغمبرؐ تم کو طلاق دے دیں تو خدا تمہارے بدلے ان کو تم سے بہتر بیویاں عطا کرے گا جو مسلمان ہوں گی، ایمان والی ہوں گی، نماز پڑھنے والی، فرمانبردار، عبادت گذار اور روزہ رکھنے والی ہوں گی۔ اُن میں سے بعض شوہر کرچکی ہوں گی اور بعض کنواری ہوں گی۔ اس کے بعد خدا نے اس اشکال کو دُور کرنے کے لیے (کہ جاہل لوگ یہ نہ کہیں کہ کیسے ممکن ہے کہ پیغمبر کی بیویاں کافرہ و منافقہ ہوں خدا نے ایک مثال ان کے لیے بیان فرمائی جس میں ان کا کفر ہر عاقل پر ظاہر کر دیا جیسا کہ ان آیتوں کے بعد ارشاد فرمایا ہے کہ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۝ (آیت ۱۰ سورۃ تحریم پ۲۸) یعنی خدا نے اُن کے لیے جو کافر ہوگئیں ایک مثال بیان کی ہے اور وہ نوحؑ و لوطؑ کی بیویوں کی مثال ہے وہ دونوں عورتیں ہمارے دو شائستہ بندوں کی زوجہ تھیں پھر اُن دونوں نے میرے اُن دونوں بندوں سے کفر و نفاق کے ساتھ خیانت کی تو اُن دونوں پیغمبروں نے اُن عورتوں سے خدا کا عذاب کچھ دفع نہیں کیا اور اُن عورتوں سے قیامت کے روز کہا جائے گا یا عالم برزخ میں کہ کافروں کے ساتھ آتش جہنم میں داخل ہوجاؤ" علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ ان کی ایک خیانت عائشہؓ کا طلحہ و زبیر کے ساتھ امیر المومنینؑ سے جنگ کے لیے بصرہ جانا تھا اور حضرت صاحب الامر عائشہ کو بحکم خدا زندہ کریں گے اور اس خیانت کے سبب حد جاری کریں گے۔[1]

[1] مؤلف فرماتے ہیں کہ جناب اقدس الٰہی نے ان آیتوں میں عائشہ و حفصہ کا کفر و نفاق اور اُن کا آنحضرتؐ کی ایذا پر متفق ہونا اس طرح ظاہر و واضح فرمایا ہے جو کسی صاحب عقل سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اور ان آیتوں کی صراحت و وضاحت کی وجہ سے جو ان کے کفر کے بارے میں نمایاں ہے زمخشری اور فخر رازی نے انتہائی تعصب کے باوجود کہا ہے کہ ان دونوں مثالوں میں خداوند عالم نے جو اس آیت میں اور اس کے بعد کی آیت میں جو زنِ فرعون کے بارے میں بیان کی ہے عظیم اشارہ اُن دونوں مومنین کی ماؤں کے بارے میں فرمایا ہے جو آنحضرتؐ کے آزار پر اتفاق اور حضرتؐ کے راز افشا کرنے میں اُن سے صادر ہوا۔ اور حق تعالیٰ نے ان مثالوں میں اُن کو بیان کیا ہے کہ بوجہ کفر و نفاق نسبی اور سببی رشتہ فائدہ نہیں دیتا (باقی بر صفحہ ۹۰۱)

امہات المومنین حضرۃ عائشہؓ حضرت حفصہؓ کافرہ تھیں

كانت ام المؤمنين عائشة و حفصة كافرتين !!

MOTHERS OF MUSLIMS, HAZRAT AYESHA (RA) AND HAZRAT HAFSA (RA) WERE INFIDELS.

حیات القلوب جلد اول از ملا محمد باقر مجلسی ناشر امامیہ کتب خانہ لاہور

ترجمہ حیات القلوب جلد اوّل | ۱۷۳ | باب چہارم فصل دوم بعثت حضرت نوح علیہ السلام

بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ جب نوحؑ کشتی سے اُترے ابلیس نے ان کے پاس آکر کہا کہ زمین میں کسی شخص کا احسان مجھ پر آپ کے احسان سے زیادہ نہیں ہے آپ نے اُن فاسقوں پر لعنت کی اور سب کو جہنم میں پہنچا دیا اور مجھ کو اُن کے گمراہ کرنے (کی محنت) سے راحت بخشی۔ لہٰذا دو خصلتیں آپ کو تعلیم کرتا ہوں۔ اوّل یہ کہ ہرگز کسی پر حسد نہ کیجئے کیونکہ حسد نے میرے ساتھ کیا جو کچھ کیا۔ دُوسرے حرص ہرگز نہ کیجئے کیونکہ حرص نے آدمؑ کے ساتھ کیا جو کچھ کیا۔

بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ جب نوحؑ نے اپنی قوم پر بددُعا کی اور وُہ ہلاک ہوگئی تو شیطان نے آپ کے پاس آکر کہا کہ آپ کا مجھ پر ایک احسان ہے چاہتا ہوں کہ اس کا عوض دوں۔ نوحؑ نے کہا کہ میں اس بات سے نفرت رکھتا ہوں کہ تجھ پر احسان کروں۔ بتا وُہ احسان کیا ہے۔ اس نے کہا یہ کہ آپ نے اپنی قوم پر نفرین کی اور غرق کر دیا۔ اب کوئی باقی نہیں ہے جسے مَیں گمراہ کروں۔ اور اب مجھ کو راحت ہے جب تک کہ دُوسرا قرن آئے پھر گمراہ کروں گا۔ نوحؑ نے فرمایا اس کا عوض کیا ہے؟ کہا بندوں پر میرے قابو کے مواقع یاد رکھیے ان تین حالتوں میں سے کوئی ایک حالت ہو تو میں اُن سے بہت قریب رہتا ہوں: جبکہ وُہ غصّہ میں ہوں۔ جبکہ دُو آدمیوں کے درمیان حکم کرتا ہو۔ اور جس وقت بندہ کسی عورت کے ساتھ تنہا ہوتا ہے۔

بسند معتبر حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب نوح علیہ السلام حیوانات کو کشتی میں داخل کر رہے تھے بکری نے نافرمانی کی آپ نے اُس کو کشتی میں پٹک دیا اُس کی دُم ٹوٹ گئی۔ اسی وجہ سے اُس کی شرمگاہ کھلی رہ گئی۔ اور گوسفند نے کشتی میں داخل ہونے میں سبقت کی تو نوحؑ نے اُس کی دُم اور پشت پر ہاتھ پھیرا اس سبب سے اس کی بڑی دُم پیدا ہوگئی جس سے اُس کی شرمگاہ پوشیدہ رہی۔

بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ نجف دُنیا میں سب سے بلند ایک پہاڑ تھا اور

(بقیہ صفحہ ۱۷۱) ان کی ذلت کا باعث ہو۔ اسی طرح اس آیت میں حق تعالیٰ نے جس میں کہ حفصہؓ و عائشہ کی مثال بیان کی ہے فرمایا ہے کہ ان عورتوں کی مثال زنِ نوحؑ و لوطؑ کی سی ہے۔ وُہ دونوں ہمارے دو نیک بندوں کے تصرف میں تھیں پھر ان دونوں نے ان سے خیانت کی تو ان بندوں نے عذاب خدا سے بچانے میں ان کو کوئی فائدہ نہ پہنچایا۔ اور ان عورتوں سے کہا گیا کہ دوزخ کی آگ میں جہنم والوں کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ اور عامّہ و خاصّہ کے طریق پر حدیثیں وارد ہوئی ہیں کہ ان (نوحؑ و لوطؑ کی) عورتوں کی خیانت یہ تھی کہ وُہ کافرہ تھیں اور کافروں سے مومنوں کی چغلخوری کرتی تھیں اور اپنے شوہروں کو آزار پہنچاتی تھیں کوئی اور خیانت نہ تھی۔ ۱۲ (منہ)

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل

کتاب مستطاب نفع بخش و ارتیاب روح بخش مردہ دلان و نور افزای قلوب اہل ایمان مبین حالات فخر کائنات خلاصۂ موجودات حبیب الملک العلام احمد سیدنا و نبینا خاتم المرسلین و رحمۃ للعالمین صلوات اللہ و سلامہ علیہ و علی الائمۃ الطاہرین من عترتہ

جلد دوم

حیات القلوب

از تصنیفات

قدوۃ المحدثین زین المتالہین عمدۃ المجتہدین شیخ الاسلام والمسلمین العالم الربانی آخوند ملا محمد باقر المجلسی الاصفہانی طاب ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ بہ تصحیح علمائے شیعہ کارکنان مطبع

در مطبع منشی نولکشور لکھنؤ بحسن انطباع یافت

حضرۃ عائشہؓ منافقہ تھیں

كانت السيدة عائشة رضی الله عنها منافقة

HAZRAT AYESHA WAS HYPOCRITE.

باب شصت و چهارم حالات بعد وفات سرور کائنات ۸۶۷ حیات القلوب جلد دوم

افگندند در میان خانه گذاشتند و هر گروهی که داخل خانه میشدند بر دور آنجناب می ایستادند و صلوات
بر آنجناب میفرستادند و برای او دعا میکردند و بیرون میرفتند پس گروهی دیگر داخل میشدند چون همه
از صلوات بر آنجناب فارغ شدند حضرت امیرالمومنین داخل قبر آنجناب شد و فضل بن عباس
را نیز با خود بقبر برد و چون آنجناب را بر روی دست خود گرفت که داخل قبر کند در این حال مردی از
انصار از بنی الخیلا که او را اوس ابن خولی میگفتند از بیرون خانه نگاه کرد و گفت سوگند میدهم شما را که
حق ما را قطع مکنید و خدمتهای ما را فراموش مکنید و ما را نیز از این شرف بهره بدهید پس حضرت
امیرالمومنین او را نیز طلبید و داخل قبر کرد و او در جنگ بدر حاضر شده بود راوی پرسید که جنازهٔ آنجناب
را در کجای قبر گذاشتند حضرت فرمود که نزد پای قبر گذاشتند و از آنجا داخل قبر کردند و در کتاب احتجاج
و کتاب سلیم بن قیس هلالی از سلمان روایت کرده اند که چون حضرت امیرالمومنین از غسل و کفن حضرت
رسول فارغ شد داخل خانه کرد مرا و ابوذر و مقداد و فاطمه و حسن و حسین را و خود پیش ایستاد و ما در
عقب آنجناب صف بستیم و بر آنجناب نماز کردیم و عایشه منافقه هم در آن حجره بود و مطلع نشد
بر نماز کردن ما بسبب آنکه جبرئیل چشمهای او را گرفته بود پس ده نفر ده نفر مهاجران و انصار را داخل حجره
میگردانید و ایشان بر آنجناب صلوات میفرستادند و بیرون میرفتند تا آنکه همه مهاجران و انصار چنین کردند و نماز
بر آنجناب همان بود که در اول واقع شد و در کتاب کفایة الاثر بسند معتبر از عمار روایت کرده است
که چون هنگام وفات حضرت رسول شد علی بن ابیطالب را طلبید و راز بسیاری با او گفت پس فرمود
که یا علی تو وصی منی و وارث منی و حق تعالی بتو عطا کرده است علم و فهم مرا و چون من از دنیا بروم
ظاهر خواهد شد برای تو کینههای دیرینه که در سینههای جماعتی پنهان است و غصب حق تو خواهند نمود پس
حضرت فاطمه و حسن و حسین گریستند حضرت با فاطمه فرمود که ای بهترین زنان چرا میگریی گفت ای پدر
میترسم که حق ما را بعد از تو ضایع کنند و حرمت ما را رعایت ننمایند حضرت فرمود که بشارت باد ترا ای
فاطمه که تو اول کسی خواهی بود که از اهلبیت من بمن ملحق میگردی گریه مکن و اندوهناک مباش بدرستیکه
تو بهترین زنان اهل بهشتی و پدر تو بهترین پیغمبرانست و پسر عم تو بهترین اوصیای پیغمبرانست و دو پسر
تو بهترین جوانان اهل بهشت اند و حق تعالی از صلب حسین نه امام بیرون خواهد آورد که همه مطهر و معصوم
باشند و از ما خواهد بود مهدی این امت پس با علی بن ابیطالب خطاب کرد که یا علی متوجه غسل
و کفن من نشود کسی بغیر از تو حضرت امیر گفت یا رسول الله کی معاونت من خواهد نمود بر غسل
تو فرمود که جبرئیل معاونت تو خواهد کرد و فضل بن عباس آب بدست تو بدهد و در فقه الرضا مذکور است

(حقوق ترجمہ و تالیف محفوظ ہیں)

یا فتاح — یا ناصر

ھٰذَا بَیَانٌ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ لِلْمُتَّقِينَ

اِنَّہٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيمٌ فِي كِتَابٍ مَكْنُونٍ

قرآن مجید مترجم

لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ

الحمد للہ کہ ترجمہ بامحاورہ جسکی محبان اہلبیت کو مدت سے آرزو تھی معہ فوائد تفسیری مطابق مذہب اہل بیت از مستفادات دقیقہ شناس رموز قرآنی متکلم و مناظر لاثانی جناب مولانا مولوی حکیم سید مقبول احمد صاحب دہلوی اعلی اللہ مقامہ بحسن اہتمام و سعی مالا کلام حاجی آغا نثار احمد صاحب کربلائی و مشہدی دہلوی۔

ملنے کا پتہ افتخار بکڈپو ... کرشن نگر لاہور

بار پنجم — (استقلال پریس لاہور) — تعداد ۱۰۰۰

حضرۃ عائشہؓ کو فاحشہ مبینہ کی مرتکب تحریر کیا ہے (العیاذ باللہ)

التحريف المعنوى للقرآن .
واتهام عائشة باقتراف الفاحشة المبينة .

A GREAT INSULT OF HAZRAT AIYSHA (RA). SHE WAS CHARGED OF COMMOITING OPEN VULGARITY.

قرآن مجید مترجم ترجمہ مولوی مقبول دھلوی افتخار بک ڈپو کرشن نگر لاہور بار پنجم استقلال پریس لاہور

لہ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ... تا .... مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا۔ تفسیر قمی میں ان آیتوں کی شان نزول یہ لکھی ہے کہ جب جناب رسولخدا غزوۂ خیبر سے واپس آئے اور یہودیوں کے بڑے بڑے خزانے حضرتؐ کے ہاتھ آئے تو ازواج نے عرض کی کہ جو کچھ آپکو ملا ہے۔ اُس میں سے ہمیں بھی دیجئے۔ حضرتؐ نے اُنسے فرمایا کہ مجھے جو کچھ ملا وہ تو میں نے بحکم خدا کے بموجب مسلمانوں میں تقسیم کردیا۔ یہ سنکر وہ غصہ ہوئیں اور کہنے لگیں کہ آپکا یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ اگر آپ ہمیں طلاق دیدیں تو ہماری قوم میں ہمکو ہمارے ہمسر میسر ہی نہ آئینگے جو ہم سے شادی کریں۔ اُن کی یہ بات خدا تعالےٰ کو اپنے رسولؐ کی خاطر سے بُری معلوم ہوئی۔ اپنے رسولؐ کو حکم دیا کہ تم سب سے الگ رہو۔ چنانچہ حضرتؐ اُنتیس دن تک اُن سب سے الگ رہے۔ مشربۂ ام ابراہیم میں سکونت گزیں تھے۔ اس عرصہ میں اُن سب کو ایام بھی آئے اور پاک بھی ہوگئیں۔ اسکے بعد خدا تعالےٰ نے یہ آیت نازل کی۔ اور یہ اختیار دینے والی آیت ہے کہ خواہ رسولؐ کے ہاں رہو یا چلتی پھرتی نظر آؤ۔ پس حضرت ام سلمہؓ پہلی تھیں جنہوں نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ میں تو اللہ اور اللہ کے رسولؐ کو اختیار کرتی ہوں۔ پھر اور بھی کھڑی ہوئیں اور یہی کہتی گئیں اسپر خدا تعالےٰ نے یہ آیت تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ (یعنی اب وہی اختیار جناب رسولخداؐ کو دیا گیا کہ تم اِن میں سے جسکو چاہو طلاق دے دو اور جسکو چاہو رکھ لو) چنانچہ جناب امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ جس کو آنحضرتؐ نے اُسوقت رکھ لیا وہ تو نکاح میں رہی اور جسکو رخصت کردیا وہ مطلقہ ہوگئی اور یہ آیت تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ الخ۔ آیت يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ الخ کے ساتھ تھی مگر قرآن مجید جمع کرنے کے وقت پیچھے ڈالدی گئی ۱۲۔

انزل ما اوحی ۲۱ | ۸۴۰ | الاحزاب ۳۳

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ
اے نبیؐ تم اپنی ازواج سے یہ کہدو کہ اگر تم زندگانی دنیا

تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ
اور اُس کی زینت کی خواستگار ہو تو آؤ میں تم کو

أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ﴿٢٨﴾
نفع پہنچا دوں اور پھر تمہیں نہایت خوبی سے رخصت کر دوں

وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَ
اور اگر تم اللہ اور اُسکے رسولؐ کی اور آخرت کے گھر کی خواستگار ہو تو

الدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ
اللہ نے تم میں سے جو نیک ہوں گی اُن کے لئے بہت بڑا

مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٢٩﴾ يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ
اجر مہیا فرمایا ہے اے نبیؐ کی بیبیو! جو

مَنْ يَأْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ
تم میں سے کوئی کھلی بدی کریگی تو اُس کو

يُضَاعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۚ وَكَانَ
عذاب بھی دُہرا دیا جائے گا۔ اور اللہ پر یہ

ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ﴿٣٠﴾
بات آسان ہے۔

منزل ۵

۲ہ مَنْ يَأْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ فَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ سے مراد ہے تلوار لیکے لڑائی کے لئے نکلنا۔ قول مترجم۔ جنگ جمل میں افواج بصرہ کی جنرل کمانڈنگ حضرت عائشہ اس آیت کی رو سے فَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ کی مرتکب ہیں جو جناب امیر المومنینؑ وصی رسول رب العالمین کے خلاف فوج کشی کرنیکے صلے میں اپنے سپوت بیٹوں کی زبان

حِلیۃُ المُتَّقین

از تألیفات

عالم ربّانی

مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

درمحاسن آداب و محامد اخلاق و دستورات شرع مطهر نبوی

بانضمام دو کتاب مجمع المعارف و حسنیه

با تصحیح کامل

چاپ افست

کتابفروشی اسلامیه

خیابان پانزده خرداد شرقی تلفن - ۵۲۱۹۶۶

چاپ افست اسلامیه

امام غسل کی حالت میں ایک دوسرے کو سلام کرتے تھے

يسلم الائمة بعضهم على بعض فى حالة الغسل

IMAMS EXCHANGED (GOOD WISHES (SALAAM) TO EACH OTHER DURING BATH.

حلیۃ المتقین تالیف عالم ربانی ملا محمد باقر مجلسی طبع (ایران)

(۱۱۸) در فضیلت شستن سر

که غسل کند از آبیکه از غسل مردم جمع شده باشد درحمام وخوره باو برسد ملامت نکند
مگر خودرا ودرحدیث موثق از حضرت صادق علیہ السلام منقولستکه زینهار که در حمام بر پهلو
مخواب که پیه گردها را آب میکند و بر پشت مخواب که درد اندرون بهم میرسد وشانه
مکن که مورا می‌ریزاند ومسواك مکن که دندانهارا می‌ریزاند و سررا بگل مشو که رورا
سمج و بدنما میکند ولنگ را برسرورو ممال که آبرورا میبرد و کف پازا بسفال مسای
که باعث پیسی میشود و از آبیکه درحوض‌های کوچك در حمام‌های سنیان جمع میشود از
غسل مردم غسل مکن که در آن غساله یهودی و نصرانی و گبر ودشمن ما اهلبیت که ازهمه
بدتراست جمع میشود وخدا خلقی ازسگ نجستر خلق نکرده است و کسیکه عداوت ما
اهلبیت دارد ازسگ نجستر است وازحضرت امیرالمؤمنین علیہ السلام منقولستکه بول کردن در
حمام مورث فقر وپریشانی است و درحدیث دیگر فرمود که مرد با کنیزانش بحمام بروند
اما باید که لنگ بسته باشند مانند خران برهنه نباشند که نظر بعورت یکدیگر کنند ودر
روایتی واردشده است که درحمام سلام نکنند وآن درصورتی است که لنگ نبسته باشند زیرا که
در احادیث بسیار واردشده‌است که ائمه درحمام سلام کرده‌اند برمردم .

فصل چهارم در فضیلت شستن سر و بدن و دفع بو های بد از خود کردن از
حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ منقولستکه کافی است آب از برای خوشبو
کردن بدن فرمودهر که جامه بپوشد باید که پاکیزه باشد وازحضرت امیرالمؤمنین علیہ السلام
منقولستکه شستن سر چرك را می‌برد وآزارچشم را دفع میکند وشستن جامه غم واندوه را
میبرد وپاکیزگی است برای نماز وفرمود که خود را پاکیزه کنید بآب از بوی بدی که
مردم از آن متأذی میشوند ودرپی اصلاح بدن خود باشید بدرستیکه خدا دشمن میدارد از
بندگانش آن کثیف گندیده را که پهلوی هر که بنشیند ازاو متأذی شود فرمود که آب را بوی
خوش خود گردانید وازحضرت امام رضا علیہ السلام منقولستکه حق تعالی غضب نکرد بر بنی اسرائیل
مگر وقتیکه ایشان را داخل مصر کرد و راضی نشد از ایشان مگر وقتیکه ایشان را ازمصر
بیرون کرد وحضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ فرمود که سرخودرا بگل مصر مشوئید واز کوزه‌ای که در
مصر میسازند آب مخورید که خواری ومذلت میآورد وغیرت را میبرد وازحضرت امام محمد
باقر علیہ السلام منقولست که دوست نمیدارم که سرخود ازگل مصر بشویم از ترس آنکه مرا
ذلیل گرداند وغیرت مرا ببرد وازجابر جعفی منقولستکه شکایت کرد بحضرت امام محمد
باقر علیہ السلام ازآنکه گری درسرم هست وبسیار می‌ریزد و جامه‌مرا چرکین میکند فرمود که

تأليف

فرات بن ابراهيم بن فرات الكوفي
احد علماء الحديث
في القرن الثالث

« التفسير القيم الذي طالما تشوقت لرؤيته
نفوس العلماء ضم (على صغر حجمه)
ما لم تضمه التفاسير الكبيرة مطابق تمام
المطابقة لأحاديث واخبار النبي والائمة
عليهم الصلاة والسلام »

طبع في المطبعة الحيدرية بالنجف الأشرف

قرآنی آیات سے غلط استدلال

أستدلال باطل من الايات القرانية

WRONG LOGIC THROUGH QURANIC VERSES.

تفسیر فرات الکوفی جلد سوئم تالیف فرات بن ابراہیم الکوفی المتوفی قرن ثالث (طبع نجف)
٣٩

(فرات) قال حدثنا جعفر بن احمد معنعنا عن علي (ع) قال نزلت هذه الاية على نبي الله وهو في بيته (انما وليكم الله ورسوله الى قوله وهم راكعون) خرج رسول الله (ص) فدخل المسجد ثم نادي سائل فسأل فقال له اعطاك احد شيئاً قال لا الاذاك الراكع اعطاني خاتمه يعني عليا

(فرات) قال حدثني عبيد بن كثير معنعنا عن ابن عباس في قوله (انما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا الى قوله راكعون) فقال اتى عبد الله بن سلام ورهط معه من اهل الكتاب الى نبي الله (ص) عند الظهر فقال يا رسول الله بيوتنا قاصية ولا متحدث لنا دون هذا المسجد وان قومنا لما رأونا قد صدقنا الله ورسوله وتركنا دينهم اظهروا لنا العداوة واقسموا ان لا يخالطونا ولا يجالسونا ولا يكلمونا فشق علينا فبينهم يشكون الى النبي (ص) اذ نزلت هذه الاية (انما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا فتلا عليهم فقالوا رضينا بالله وبرسوله وبالمؤمنين ، واذن بلال بالصلوة وخرج رسول الله (ص) الى المسجد والناس يصلون بين راكع وساجد وقاعد واذا مسكين يسأل فدعاه النبي (ص) فقال هل اعطاك احد شيئا قال نعم قال ماذا قال خاتم فضة قال من اعطاك قال ذاك الرجل القائم فاذا هو علي بن ابي طالب « ع » قال اني اعطاك قال اعطانيه وهو راكع فزعموا ان رسول الله (ص) كبر عند ذلك يقول ومن يتول الله ورسوله والذين آمنوا فان حزب الله هم الغالبون) الاية

« فرات » قال حدثني ابو علي احمد بن الحسين الحضرمي معنعنا عن ابن عباس قال نزلت « انما وليكم الله ورسوله » الى آخر الاية جاء بالنبي « ص » الى المسجد فاذا سائل فدعاه قال من اعطاك من هذا المسجد قال مااعطاني الاهذا الراكع والساجد يعني عليا فقال النبي (ص) الحمد لله الذي جعلها في سر اهل بيتي قال وكان في خاتم علي (ع) الذي اعطاه السائل سبحان من فخري باني له عبد

« فرات » قال حدثني جعفر بن محمد بن سعيد معنعنا عن ابي هاشم عبد الله بن محمد بن الحنفية قال اقبل سائل فسأل رسول « ص » فقال هل سألت احدا من اصحابي قال لا قال فأت المسجد فاسألهم ثم عد الي فاخبرني فاتى المسجد فلم يعطه احد شيئاً قال فمر بعلي وهو راكع فناوله يده فاخذ خاتمه ثم رجع الى رسول الله « ص » فقال هل تعرف هذا الرجل قال لا قال فارسل معه فاذا هو علي بن ابي طالب « ع » قال

المجلد الاول

من كتاب البرهان
فى تفسير القرآن

لمؤلفه

العلامة الثقة الثبت المحدث الخبير والناقد البصير

السيد هاشم بن السيد سليمان بن سيد اسماعيل بن سيد عبد الجواد الحسينى

البحرانى التوبلى الكتكانى المتوفى فى سنة ۱۱۰۷ او ۱۱۰۹ رضوان الله عليه

الطبعة الثانية

طبع على نفقة الصالح الوفى المخلص الصفى

خادم احاديث الائمة المعصومين

الحاج ابو القاسم بن محمد تقى

المشتهر بالسالك وفقه الله لمرضاته آمين

وقد ولى تصحيحه محمود بن جعفر الموسوى الزرندى

بمعاونة الثقة الصالح الشيخ نجى الله بن كريم الله القرشى البازرجانى

طهران در چاپخانه آفتاب بطبع رسيد

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مچھر کہا گیا۔ (العیاذ باللہ)

العلی رضی اللہ عنہ شبیہ ببعوضۃ۔ (استغفر اللہ)

HAZRAT ALI (RA) WAS CALLED "A MOSQUITO"

و یہدی بہ کثیراً » ای یقول الذین کفروا ان اللہ یضل بہذا المثل کثیراً و یہدی بہ کثیراً ای فلا معنی للمثل لانہ و ان نفع بہ من یہدیہ فہو یضربہ من یضلہ بہ، فرد اللہ تعالی علیہم قیلہم فقال «ومایضل بہ» یعنی ما یضل اللہ بالمثل «الا الفاسقین» الجانین علی انفسہم بترک تأملہ و بوضعہ علی خلاف ما امر اللہ بوضعہ علیہ ثم وصف ہؤلاء الفاسقین الخارجین عن دین اللہ و طاعتہ ثم قال عزوجل «الذین ینقضون عہداللہ» المأخوذ علیہم بالربوبیۃ ولمحمد ﷺ بالنبوۃ ولعلی علیہ السلام بالامامۃ و لشیعتہما بالجنۃ والکرامۃ «من بعد میثاقہ» واحکامہ و تغلیظہ «و یقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل» من الارحام والقرابات ان یتعاہدوہم و یقضوا حقوقہم وافضل رحم واوجبہ حقاً رحم رسول اللہ ﷺ فان حقہم بمحمد کما ان حق قرابات الانسان بابیہ و امہ و محمد اعظم حقاً من ابویہ و کذلک حق رحمہ اعظم و قطیعتہ افظع وافضح «ویفسدون فی الارض» بالبرائۃ ممن فرض اللہ امامتہ واعتقاد امامۃ من قد فرض اللہ مخالفتہ «اولئک» اہل ہذہ الصفۃ «ہم الخاسرون» قد خسروا انفسہم واہلیہم لما صاروا الی النیران وحرموا الجنان فیالہا من خسارۃ الزمتہم عذاب الابد، وحرمتہم نعیم الابد. وقال الباقر علیہ السلام الا ومن سلم لنا مالا یدریہ ثقۃ بانا محقون عالمون لانقف بہ الا علی اوضح المحجات سلم اللہ تعالی الیہ من قصور الجنۃ ایضاً مالا یقادر قدرہا ہو ولایقادر قدرہا الاخالقہا او واہبہا، الا ومن ترک المراء والجدال واقتصر علی التسلیم لنا وترک الاذی حبسہ اللہ علی الصراط فاذا حبسہ اللہ علی الصراط فجائتہ الملائکۃ تجادلہ علی اعمالہ وتواقفہ علی ذنوبہ فاذا النداء من قبل اللہ عزوجل یاملائکتی عبدی ہذا لم یجادل وسلم الامر لائمتہ فلا تجادلوہ وسلموہ فی جنانی الی ائمتہ یکون متبجحاً فیہا بقربہم کما کان مسلماً فی الدنیا لہم و اما من عارض بلم و کیف و نقض الجملۃ بالتفصیل قالت لہ الملائکۃ علی الصراط واقفنا یا عبداللہ و جادلنا علی اعمالک کما جادلت انت فی الدنیا الحاکین لک عن ائمتک فیاتیہم النداء صدقتم بما عامل فعاملوہ الا فواقفوہ فیواقف و یطول بحسابہ و یشد فی ذلک الحساب عذابہ فما اعظم ہناک ندامتہ و اشد حسراتہ لا ینجیہ ہناک الا رحمۃ اللہ ان لم یکن فارق فی الدنیا جملۃ دینہ والا فہو فی النار ابد الابدین. قال الباقر علیہ السلام و یقال للموفی بعہودہ فی الدنیا فی نذورہ و ایمانہ و مواعیدہ: یاایہا الملائکۃ و فی ہذا العبد فی الدنیا بعہودہ فوفوا لہ ہہنا بما وعدناہ وسامحوہ ولاتناقشوہ فحینئذ تصیرہ الملائکۃ الی الجنان واما من قطع رحمہ فان کان وصل رحم محمد وقد قطع رحمہ شفع ارحام محمد الی رحمہ و قالوا لک من حسناتنا و طاعتنا ماشئت فاعف عنہ فیعطونہ منہا ما یشاء فیعفی عنہ و یعطی اللہ المعطین ما ینفعہم وان کان وصل ارحام نفسہ وقطع ارحام محمد ﷺ بان جحد حقہم و دفعہم عن واجبہم وسمی غیرہم باسمائہم ولقبہم بالقابہم و نبز بالقاب قبیحۃ مخالفیہ من اہل ولایتہم قیل لہ یا عبداللہ اکتسبت عداوۃ آل محمد الطہر ائمتک لصداقۃ ہؤلاء فاستعن بہم الآن یعینوک فلا یجد معیناً ولا مغیثاً ویصیر الی العذاب الالیم المہین.

قال الباقر علیہ السلام و من سمانا باسمائنا و لقبنا بالقابنا ولم یسم اضدادنا باسمائنا ولم یلقبہم بالقابنا الا عند الضرورۃ التی عند مثلہا نسمی نحن ونلقب اعدائنا باسمائنا والقابنا، فان اللہ تعالی یقول لنا یوم القیمۃ اقترحوا الی اولیائکم ہؤلاء ما تعینونہم بہ فنقترح لہم علی اللہ عزوجل فما یکون قدر الدنیا کلہا فیہا کخردلۃ فی السموات والارض فیعطیہم اللہ تعالی ایاہ ویضاعفہ لہم اضعافاً مضاعفات، فقیل للباقر علیہ السلام فان بعض من ینتحل موالاتکم یزعم ان البعوضۃ علی علیہ السلام وان ما فوقہا وہو الذباب محمد رسول اللہ ﷺ فقال الباقر علیہ السلام سمع ہؤلاء شیئاً لم یضعوہ علی وجہہ انما کان رسول اللہ ﷺ قاعداً ذات یوم ہو و علی اذ سمع لقائل یقول ما شاء اللہ وشاء محمد، وسمع آخر یقول ما شاء اللہ و شاء علی، فقال رسول اللہ ﷺ لاتقرنوا محمداً وعلیاً باللہ عزوجل ولکن قولوا ما شاء اللہ ثم شاء محمد ثم شاء علی ان مشیۃ اللہ ہی القاہرۃ التی لاتساوی ولا تکافی ولاتدانی وما محمد رسول اللہ ﷺ فی اللہ

ترجمه جلد سیزدهم

از کتاب

(((بحــــار الانوار)))

از تالیفات

علامه مجلسی

ترجمه مرحوم محمد حسن بن محمد ولی ارومیه

رحمة الله علیه

بسرمایه آقای حاج سید اسمعیل کتابچی و اخوان

فرزندان مرحوم حاج سید احمد کتابچی مؤسس

کتابفروشی اسلامیه

تهران-خیابان ۱۵ خرداد (بوذر جمهری) تلفن ۵۲۱۹۶۶-۵۳۵۴۴۸

۱۳۶۰ هجری شمسی

....

چاپ افست اسلامیه

امام قائم سیدہ عائشہؓ کو زندہ کرکے (کوڑے ماریں گے) حد جاری کریں گے (معاذ اللہ)

الامام الغائب یحیی ام المؤمنین عائشة ویجلدها و یقیم علیها الحد !!

IMAM MEHDI WILL MAKE HAZRAT AIYSHA (RA) ALIVE AND SCOURGE HER WITH STRIPES.

بحار الانوار سیزدہم جلد دہم تالیف علامہ محمد باقر مجلسی طبع ایران

-۵۷۶- کیفیت اخلاق آنحضرت

هر اهلبیت را جواب دهند: هست که بکرده های اهل خود شاهد است و برای امثال ایشان شفاعت کننده ـ مولف گوید مراد از نجیب همه ائمه(ع) است یا قائم ﷺ است تنها و اول اظهر است در نظر شیخ صدوق در کتاب علل الشرایع از پدرش وابن ولید دریکجا ایشان از برقی او از ابی زهیر شبیب بن انس او از بعضی اصحاب صادق ﷺ روایت نموده او گفته که ابوحنیفه بخدمت آنحضرت داخلشد باوفرمود خبرده بمن ازقول خدای تعالی « سیروا فیها لیالی وایاماً آمنین» یعنی در روی زمین شبها وروزها راه بروید در حالتی که در امن هستید آنحضرت از او پرسید این امنیت در کدام سرزمین است از بقعه‌های روی زمین ابوحنیفه درجواب گفت چنان گمان دارم که آن سرزمین مابین مکه ومدینه باشد پس آنحضرت باصحاب خود متوجه شده فرمود آیا میدانید درمیان مکه ومدینه سرراه خلایق بریده میشود واموالشان از ایشان گرفته میشود و از خودشان خاطرجمع نمیشوند تا اینکه کشته میگردند ایشان عرضکردند آری چنین است که میفرمائی ـ راوی گوید پس ابوحنیفه ساکت گردید بعد از آن آنحضرت نیز فرمود که یا اباحنیفه خبرده بمن از قول خدایتعالی «من دخله کان آمنا» یعنی هرکه بآنجا داخلشد در امن میباشد آنحضرت ازاو پرسید آن سرزمینی که هرکه بآنجا داخلشود درامن است کدامست ابوحنیفه گفت کعبه آنحضرت فرمود آیا ازاین قضیه خبرداری که حجاج بن یوسف پسرزبیررا درکعبه ببالای منجنیق گذاشت واورا کشت آیا بنابراین پسرزبیر در امن بود ـ راوی گوید پس ابوحنیفه نیز ساکت شد وقتیکه ابوحنیفه از مجلس آنحضرت بیرون رفت ابوبکر حضرمی بخدمت آنحضرت عرض کرد فدای تو شوم جواب این دومسئله چیست فرمود یااباابکر آیهٔ « سیروافیها لیالی وایاماً آمنین» عبارتست از سیرکردن وراه رفتن باقائم ﷺ ما اهلبیت یعنی کسانیکه درایام ظهورش درخدمتش راه میروند درامن میباشند ومعنی آیهٔ «ومن دخله کان آمنا » اینست که هرکه به بیعت قائم ﷺ داخل گردد وبدست مبارکش دست زند وداخل اصحاب آنحضرت شود هرآینه درامن میباشد تا آخرحدیث در کتاب علل الشرایع ازماجیلویه او ازعم خویش اواز برقی اواز پدرش اواز محمد بن سلیمان او از داود بن نعمان او از عبدالرحیم قصیر روایت کرده او گفته ابوجعفر بمن فرمود آگاه باش هرگاه قائم ﷺ ما قیام نماید هرآینه حمیرا یعنی عایشه زنده گردانیده شده بخدمت آن حضرت آورده میشود تا اینکه باو تازیانه حد بزند و تا اینکه انتقام فاطمه (ع) دختر محمد ﷺ رااز او بستاند عرض کردم فدای توشوم برای کدام معصیت باو حد میزند فرمود برای افترا گفتنش بمادر ابراهیم ﷺ رسولخدا ﷺ عرضکردم چگونه شد که خدایتعالی آن حد را تاقیام قائم ﷺ تأخیر نمود فرمود که تأخیر آن ازاین راهست که خدا محمد ﷺ را برای خلق رحمت فرستاده و

بحار الانوار

حصہ سوم

در حالات حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا

تالیف

علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

حجۃ الاسلام علامہ مفتی سید طیب آغا جزائری مجتہد العصر
مقیم نجف اشرف عراق

زاہد بیگ مشین مین — عنایت خاں پلیٹ میکر
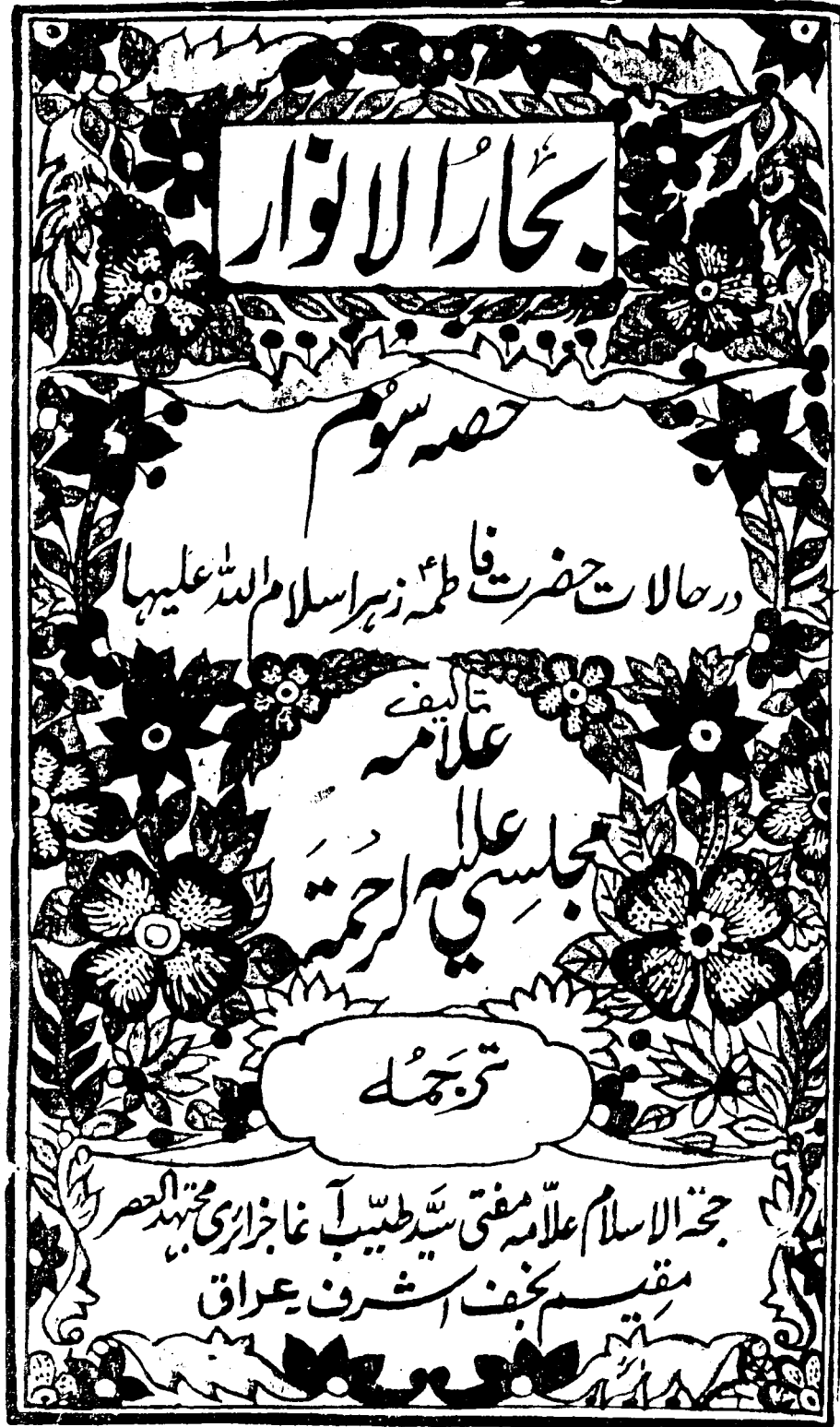
قریش کی عورتوں پر حضرت علیؓ کی توہین کا الزام

الافتراء على نساء قريش باهانة على كرم الله وجهه .

AN ALLEGATION OF INSULTING HAZRAT ALI (RA) BY QURESHI (A TRIBE) WOMEN.

بحار انوار حصہ سوئم از باز مجلسی ترجمہ مفتی سید طیب آغا جزازی

بحارالانوار ۳۴ حصہ سوم

اس نے اس خوشی میں جنت کے درختوں کو حکم دیا کہ وہ زیورات اور حلّے یاقوت وموتی ودرمرد ساکنین جنت پر نچھاور کریں چنانچہ انھوں نے اس نچھاور کو بے اندازہ اکٹھا کرلیا۔ اللہ تعالیٰ نے درخت طوبیٰ کو فاطمۂ زہرا کے مہر میں قرار دیا ہے اور اس کو علی کے گھر میں قرار دیا ہے۔

شب معراج علیؑ کے فضائل

تفسیر قمی میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو بھی فاطمۂ زہرا کی خواستگاری کرتا تھا تو آپ اس سے اعراض فرما لیتے تھے یہاں تک کہ لوگ اس سے مایوس ہو گئے۔ پھر اس کے بعد جب آپ نے چاہا کہ فاطمۂ کی شادی علیؑ سے کریں تو خلوت میں اس امر کے متعلق فاطمۂ سے استفسار کیا حضرت زہراؑ نے جواب دیا یا رسول اللہ جو آپکی رائے عالی ہے وہی سب سے اولیٰ ہے مگر قریش کی عورتیں علیؑ کے متعلق چہ میگوئیاں کرتی ہیں کہ انکا پیٹ بڑا ہے ہاتھ لمبے ہیں ان کے جوڑوں کی ہڈیاں بڑی چوڑی ہیں سر پر بال بھی نہیں ہیں انکی آنکھیں بھی بڑی بڑی ہیں، ہر وقت ہنستے رہتے ہیں ان کے پاس مال بالکل نہیں۔ یہ سنکر جناب رسالت مآب نے فرمایا۔ اے فاطمہ! کیا تم کو نہیں معلوم کہ اللہ نے ایک مرتبہ دنیا پر نگاہ کی تو تمہارے کو عالمین کے مردوں میں سے چنا پھر دوسری مرتبہ نگاہ کی تو علی کو چنا اسکے بعد تیسری مرتبہ نگاہ کی تو تمکو عالمین کی عورتوں میں سے انتخاب کیا اے فاطمہ! جس رات مجھکو معراج کیلئے بلایا گیا اس رات میں نے بیت المقدس کے پتھر پر لکھا دیکھا کہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللہ ایدتہ بوزیرہ ونصرتہ بوزیرہ میں خدا ہوں میرے سوا کوئی دوسرا خدا نہیں محمد اس کے رسول ہیں میں نے انکے وزیر کے ذریعہ انکی تائید و نصرت کی۔ اسوقت میں نے جبرئیل سے پوچھا کہ میرا وزیر کون ہے؟ انھوں نے جواب دیا علی ابن ابیطالبؑ۔

پھر جب میں سدرۃ المنتہیٰ کے پاس پہونچا تو میں نے اس پر لکھا ہوا پایا۔ انی انا اللّٰہ لا الٰہ الا انا وحدی محمد صفوتی من خلقی ایدتہ بوزیرہ و نصرتہ بوزیرہ میں وہ خدا ہوں جس کے سوا کوئی دوسرا خدا نہیں اور محمد میری مخلوق میں سب سے برگزیدہ ہیں میں نے انکو ان کے وزیر کے ذریعہ موید و منصور گردانا۔

پھر جب میں سدرۃ المنتہیٰ سے گزر کے عرش الٰہی کے پاس پہونچا تو میں نے قائمۂ عرش پر

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ

آثارِ حیدری

اردو ترجمہ عربی تفسیر پُر تنویر منسوب بہ

حضرت حُجّۃ اللہ فی الانام الامام الحسن العسکری علیہ السّلام

مترجمہ

جناب مولوی سیّد شریف حسین صاحب بھریلوی

ناشران

امامیہ کتب خانہ لاہور ۸

مُغل حویلی۔ حلقہ ۲۷ ۔ اندرون موچی دروازہ

ولایت علی ابن طالب کا اقرار شرمگاہوں سے

اعلان ولاية علی من قبل الفروج .

EVEN REPRODUCTIVE ORGANS OF THE BODY ACCEPTED THE WILAYAT OF HAZRAT ALI (   )

آثار حیدری (اردو ترجمہ تفسیر حسن عسکری) موچی دروازہ لاہور

۵۵٦

اُس کے سامنے سے شق ہوگئیں اور راستہ بن گیا پھر از سرِ نو آکر باہم مل گئیں۔ کیا تم کو غدیر خم کا واقعہ کافی نہیں ہے جبکہ میں نے علیؑ کو اپنا جانشین کیا تم نے دیکھا کہ آسمان کے دروازے کھل گئے تھے۔ اور فرشتے ان میں سے سر نکالے جھانک رہے تھے اور تم کو پکار رہے تھے یہ ولیٔ خدا ہے اسکی متابعت کرو۔ ورنہ تم پر عذاب خدا نازل ہوگا۔ اس سے ڈرو کیا تم کو یہ بات کافی نہیں ہے کہ تم نے دیکھا کہ علیؑ چلتا تھا اور پہاڑ سامنے سے ہٹتے جاتے تھے تاکہ ٹھوکر کھانے کی ضرورت نہ پڑے جب وہ گزر گیا تو پہاڑ پھر اپنی جگہ پر آگئے۔ بعد ازاں علیؑ نے دُعا کی کہ اے خدا ان لوگوں کو پھر اپنی نشانیاں دکھا کہ یہ امر تیرے نزدیک سہل ہے تاکہ تیری حجت ان پر اور زیادہ تاکید کرے الغرض جب وہ لوگ اپنے گھروں کی طرف واپس گئے تو اندر داخل ہونا چاہا زمین نے انکے پاؤں پکڑ لیے اور ان کو اندر جانے سے روک دیا اور آواز دی کہ ہمارے اندر قدم رکھنا تم پر حرام ہے جبتک کہ ولایت علیؑ ابن ابی طالب پر ایمان نہ لاؤ تب انھوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے اور یہ کہہ کر گھروں میں داخل ہوئے پھر اندر جاکر دوسرے کپڑے بدلنے کے لیے اپنے لباس اتارنے کا ارادہ کیا تب وہ لباس ان پر بھاری ہوگئے اور وہ ان کو نہ اتار سکے اور کپڑوں نے انکو آواز دی کہ تم پر ہمارا اتارنا آسان نہ ہوگا جب تک کہ ولایت علیؑ ابن ابی طالب کا اقرار نہ کرلو۔ تب انھوں نے اس کی ولایت کا اقرار کیا اور کپڑوں کو اتار دیا۔ پھر رات کا لباس پہننے کا ارادہ کیا تب وہ بھاری ہوگئے اور ان کو آواز دی کہ تم پر ہمارا پہننا حرام ہے جبتک کہ ولایت علیؑ ابن ابی طالب کا اقرار نہ کرلو اس وقت انھوں نے اقرار کیا پھر کھانا کھانے لگے اُس وقت لقمہ ان کے لیے بھاری ہوگیا اور جو لقمے بھاری نہ ہوئے تھے وہ ان کے منہ میں جاکر پتھر بن گئے اور ان کو آواز دی کہ تم پر ہمارا کھانا حرام ہے کہ جبتک کہ ولایت علیؑ ابن ابی طالب کا اقرار نہ کرلو۔ تب انھوں نے ولایت علیؑ کا اقرار کیا بعد ازاں وہ پیشاب و پاخانہ کی ضروریات کو رفع کرنے گئے۔ تب وہ عذاب میں مبتلا ہوئے اور ان کا دفعیہ ان کو متعذر ہوا اور ان کے پیٹوں اور آلات تناسل نے آواز دی کہ ہمارے ہاتھ سے خلاصی پانا تم کو حرام ہے۔ جبتک کہ ولایت علیؑ ابن ابی طالب کا اقرار نہ کرلو اس وقت انھوں نے اس ولی خدا کی ولایت کا اقرار کیا پھر اُن میں سے بعض نے دلتنگ ہوکر اس طرح پر دُعا کی اَللّٰھُمَّ اِنْ كَانَ ھٰذَا ھُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاءِ

پارہ ۹ سورہ الانفال ع ۴

پارہ ۹ سورۃ الانفال ع ۴

شیعانِ علیؑ زندہ باد　دشمنانِ علیؑ مُردہ باد

یا علیؑ مدد

تحفہ حنفیہ

در جواب

تحفہ جعفریہ

اس رسالہ میں تمام علماء اہلسنت کو دعوتِ فکر دی گئی ہے کہ وہ اہلسنت کی کتابوں سے سُنی مذہب کے خلاف پیش کئے گئے حوالہ جات کی صفائی پیش کریں اور شیعوں کی مخالفت اور لوگوں کو انکے خلاف بھڑکانے پر ہی گزارہ نہ کریں،

نوٹس :- اس کتاب کو نابالغ بچے اور عورتیں نہ پڑھیں

از قلم حقیقت رقم

خادمِ مذہب شیعہ وکیل آلِ محمدؐ علامہ غلام حسین نجفی فاضل عراق

حضرت عائشہؓ پر من گھڑت الزام۔ (استغفر اللہ)

افتراء المخترعة علىٰ عائشة رضى الله عنها (استغفر الله)

A SELF CREATED ALLEGATION ON HAZRAT AYESHA (RA)

۲۷۲

حالت حیض میں بی بی عائشہ کے خصوصی پروگرام

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ص ۶۲ کتاب الحیض
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ص ۲۰۰
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کشف الغمہ ص ۶۵ م عبدالوہاب شعرانی

پہلا پروگرام بخاری شریف میں لکھا ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں فیباشرنی رسول اللہ وانا حائض کہ میں جب حالت حیض میں ہوتی تھی تو رسول پاکؐ میرے ساتھ مباشرت فرماتے تھے۔

حضرت عائشہ نے رسول پاکؐ پر مخالفت قرآن کی تہمت لگائی ہے

بیان قرآن پاک پارہ ۲ سورہ بقرہ آیت ۱۲۲ میں اللہ پاک نے فرمایا ہے فاعتزلوا النساء فی المحیض "کہ جب عورتیں حالت حیض میں ہوں تو تم اُن سے دوری اختیار کرو اور انکے قریب نہ جاؤ انکے پاک ہونے تک"، مطلب یہ ہے کہ ان سے ملاپ اور جماع نہ کرو۔ حضرت عائشہ کہتی ہے کہ میری حالت حیض میں میرے ساتھ نبی کریم مباشرت کرتے تھے اور مباشرت کا معنی بھی جماع کرنا ہے۔ کما فی قولہ تعالیٰ فالئٰن باشروھنّ آغاز اسلام میں مسلمانوں پر ماہ رمضان میں رات کے وقت جماع کرنا منع تھا حضرت ابن عمر رات کے وقت جماع کر لیتے تھے اُسکے بعد پھر حکم ہوا کہ اللہ پاک تمہاری خیانت کو جانتا ہے۔ اور اب تمہیں اجازت دیتا ہے کہ تم رات کے وقت عورتوں سے جماع اور مباشرت کرو۔ بحکم قرآن مباشرت کا معنی ملاپ اور جماع ہے۔ پس عائشہ کا یہ کہنا کہ نبی پاک حیض میں میرے ساتھ مباشرت کرتے تھے گویا بی بی جی نے مخالفت قرآن کی نبی پاکؐ

حضرت عائشہ کی لرزہ خیز توہین۔ (معاذ اللہ)

اہانۃ عائشۃ المتنرلزلہ الاعصاب۔ (معاذاللّٰہ)

REVILE OF HAZRAT AYESHA (RA)

۲۷۱

ہمارے اور عائشہ کے درمیان پردہ تھا۔ یہ فرمایا ہے کہ انما ستر تنا سافل بدنہا کہ وقت غسل عائشہ نے بدن کا نچلا حصہ چھپایا ہوا تھا مگر شارح بخاری نے نچلے حصہ کی حدبندی نہیں فرمائی کہ ناف سے نیچے یا چھاتی سے نیچے، لعنت خدا کی بخاری لکھنے والے پر اور اسکی شرح کرنے والے پر کہ ان دونوں کو نبی کریمؐ کی عزت کا کوئی خیال نہ تھا۔ حضرت عائشہ تو جیسی تھی اسی روایت سے اور دیگر روایات سے ظاہر ہے کہ وہ کیسی تھی۔ مگر ان دونوں کو تو کچھ خیال کرنا چاہئے تھا۔ ارباب انصاف اگر یہ روایت درست ہے تو پھر حضرت عائشہ کی ذہنیت معلوم ہو گئی کہ وہ کس مزاج کی خاتون تھی جب نبی کریم نے لوگوں کو نیم برہنہ ہو کر غسل کا طریقہ نہیں سمجھایا تو حضرت عائشہ نبی پاک کے بعد کوئی نبیہ تو نہیں تھی کہ وہ نیم برہنہ ہو کر لوگوں کو غسل جنابت سکھاتی۔

مروان کی روحانی اولاد کو دعوت انصاف

وہ ملا جو سگہائے بنوامیہ ہیں اور شیعیان حیدر کرار کے مذہب کے بارے یوں عوعو کرتے ہیں کہ شیعوں نے لکھا ہے کہ جب امام مہدیؑ آئے گا تو برہنہ آئے گا، اسکا ۱) پہلا جواب امام مہدیؑ جب آئے گا تو علانیہ آئے گا دوسرا جواب: کھلا کھلا آئے گا نہ کہ ننگا ہو کر آئے گا اور کپڑے اتار کر آئے گا امام مہدیؑ مرد ہے عورت نہیں ہے جس طرح بھی آئے گا وہ بعد کی بات ہے دیکھ لینا جس طرح بھی آئے گا اور حضرت عائشہ عورت ہے اور نیم برہنہ ہو کر مردوں کو غسل کر کے دکھا چکی ہے ہمیں اہل سنت بھائی جواب دیں کہ اس نیم برہنہ غسل کرنے سے عائشہ نے سسرال کی شان بڑھائی ہے یا پیچھے گھرانے کی عزت، بڑھائی ہے۔ یا دونوں کی عزت اتار کر انکے ہاتھ پکڑائی ہے۔

حضرت عائشہؓ پر بے بنیاد الزام - (نعوذ باللہ)

افتراء المخترعة علی سیده عائشةؓ (نعوذ بالله)

A BASELESS ALLEGATION ON HAZRAT AYESHA (RA)

۲۶۸

غسل کی مزید تفصیلات کے لئے ہمارا رسالہ فقہ حنفیہ درجواب فقہ جعفریہ ملاحظہ کریں اس میں بخاری شریف کے حوالہ جات کے ساتھ لکھا ہے کہ انبیاء بنی اسرائیل ننگے ہو کر غسل کرتے تھے۔

غسل جنابت حضرت عائشہ نبی کریم کے ساتھ ایک برتن میں کرتی تھی

اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ص۵۵ کتاب الغسل عن عائشة قالت کنت اغتسل انا والنبی من اناء واحد۔

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ فرماتی ہے کہ میں اور نبی پاک ایک برتن میں غسل کرتے تھے۔

(نوٹ) حضرت عائشہ نے یہ رپورٹ عروہ صحابی کو دی ہے اور ہمارا مقصد اس روایت سے یہ ہے کہ حضرت عائشہ کو کیا ضرورت اور مجبوری تھی کہ وہ اپنی خلوت کی باتیں مردوں کو بتاتی تھی شرفا گھرانوں کی بیٹیاں ایسی باتیں نہیں کرتی۔ جیسی روح ویسے فرشتے

فقہ دیوبند میں بغیر غسل کے کئی عورتوں سے جماع جائز ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ص۵۸ کتاب الغسل۔

ترجمہ:۔ انس بن مالک فرماتے ہیں کہ نبی کریم دن اور رات میں صرف ایک گھنٹہ میں اپنی گیارہ بیویوں سے ہمبستری فرما لیتے تھے کسی نے پوچھا کہ کیا حضور پاک میں اتنی قوت باہ تھی انس نے کہا انجناب میں تیس مردوں

حضرت عائشہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی توھین

اھانۃ عائشۃ رضی اللہ عنہا و معاویۃ رضی اللہ عنہ - (العیاذ باللہ)

AN INSULT OF HAZRAT AYESHA (RA) AND HAZRAT MUAVIYA (RA)

۶۵

جناب معاویہ بی بی عائشہ کے قاتل ہیں

۲۹ - اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ حبیب السیر جزو سیم جلد اول ص۵۰
در تاریخ حافظ ابرو از ربیع الابرار و کامل السفینہ منقول
است کہ در شہور سنہ ستہ و خمسین کہ معاویہ بن ابی سفیان
بہت بیعت یزید بمدینہ رفتہ حسین ابن علی عبداللہ بن عمر -
عبدالرحمن بن ابی بکر - عبداللہ بن زبیر را برنجانید صدیقہ رضی اللہ
عنہا زبان ملامت و اعتراض بروئے بکشاد و معاویہ در خانہ
خویش چاہ کندہ سر آنرا بخاشاک پوشید و کرسی آبنوس بر زبر
آں نہاد - آنکہ صدیقہ را جہت ضیافت طلب داشت و بر آں
کرسی نشاند تا در چاہ افتاد و معاویہ سر چاہ را بآہک مضبوط
کرد و از مدینہ بمکہ رفت -

ترجمہ

۵۶ھ میں معاویہ مدینے آیا بیعت یزید لینے کی خاطر امام
حسین علیہ السلام ۔ عبداللہ بن عمر عبدالرحمن بن ابی بکر اور
عبداللہ بن زبیر کو بیعت یزید کے بارے میں دکھ پہنچایا -
بی بی عائشہ صدیقہ نے یزید کی بیعت لینے کے بارے میں
معاویہ کو ملامت اور توہ پھٹ کی - معاویہ نے کسی عزیز کے
گھر میں ایک کنواں کھدوایا اور گھاس سے اس کا منہ چھپا

بی بی عائشہؓ کوئی امریکن میم یا یورپین لیڈی تو نہیں تھی

اکانت عائشة رضي الله عنها آنسة امريكية ام سيد آروبية؟

HAZRAT AYESHA (RA) WAS NOT AN AMERCIAN OR EUROPEAN LADY.

حقیقت فقہ حنیفہ در جواب حقیقت فقہ جعفریہ حجۃ الاسلام غلام حسین نجفی جامع المنتظر ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

۹۴

۴۷۔ سنی فقہ میں ہے کہ بی بی عائشہ کہتی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ
عائشہ تو مجھے شادی سے پہلے خواب میں دو مرتبہ دکھائی گئی۔
فرشتہ تجھے ریشمی چادر میں لایا۔ جب میں نے چادر کھولی خاذا ھی
انت پس تو اس میں تھی۔

بخاری شریف۔ جلد ۹ ص ۳۶ کتاب الرؤیا باب الحریر فی المنام

نوٹ۔ بی بی عائشہ کوئی امریکن میم یا یورپین لیڈی تو نہیں تھی کہ بہت
دور رہتی تھی اور اس کے رشتہ کی خاطر اس کا فوٹو دکھانا پڑا۔ حضور پاک
اور عائشہ دونوں مکہ میں رہتے تھے اور بقول اہلسنت وہ چھ سال کی لڑکی
تھی۔ پس حضور پاک تو خود عائشہ کو دیکھ سکتے تھے۔ اس لئے یہ تصویر والا
ڈھکوسلا من گھڑت ہے۔

۴۸۔ سنی فقہ میں ہے کہ بی بی عائشہ کہتی ہے کہ تزوجها وھی بنت
ستہ سنین کہ حضور نے مجھ سے نکاح کیا تو میں چھ سال کی تھی
اور میری رخصتی ہوئی تو میں نو سال کی تھی۔

بخاری شریف جلد ۲ ص ۱ کتاب النکاح

نوٹ۔ مکہ کی زلیخا بی بی عائشہ میں کیا رکھا تھا کہ حضور پاک نے اپنی ہم عمر
بیویوں کے ہوتے ہوئے یا دوسری جوان عورتوں کے ملنے کے باوجود
چھ سالہ ننھی اماں جی سے اپنے پچاس برس کے سن میں شادی رچائی۔

شیعان علی زندہ باد
دشمنان علی مردہ باد
یا علی مدد
تحفہ حنفیہ
تحفہ جعفریہ
در جواب
اس رسالہ میں تمام علماء اہلسنت کو دعوت فکر دی گئی ہے کہ وہ اہلسنت کی کتابوں سے سنی مذہب کے خلاف پیش کیے گئے حوالہ جات کی صفائی پیش کریں اور شیعوں کی مخالفت اور لوگوں کو انکے خلاف بھڑکانے سے ہی گزارہ نہ کریں
نوٹس:۔ اس کتاب کو نابالغ بچے اور عورتیں نہ پڑھیں
از قلم حقیقت رقم
خادم مذہب شیعہ وکیل آل محمد علامہ غلام حسین نجفی فاضل عراق

ام المومنین حضرت حفصہؓ بدخلق تھیں جس بدخلق عورت کو لینے کیلئے کوئی تیار نہیں تھا
اس کیلئے فقہ میں اہل سنت نے ایک باب بنا دیا

كانت ام المؤمنين حفصة رضى الله عنها سيئة الأخلاق

ولم يكد احد يقبلها وقد بوّب اهل السنة حول الموضوع فى الفقه

HAZRAT HAFZA (RA) WAS INDECENT WOMAN.

تحفہ حنیفہ درجواب تحفہ جعفریہ تالیف خادم مذہب شیعہ علامہ غلام حسین نجفی ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

۱۲۳

بخاری شریف کتاب النکاح صـ۱۳

نوٹ ۔ بی بی حفصہ بدخلق تھی جیسا کہ معارج النبوۃ میں ہے کہ اسی بدخلقی کے باعث حضور نے اسے طلاق دی تھی اور طلاق کے بعد حضرت عمر نے سر میں خاک ڈالی تھی ۔ سنی بھائیوں نے کیا مکاری کی ہے کہ جس بدخلق عورت کو لینے کے لئے کوئی تیار نہ تھا اس کے لئے فقہ میں ایک باب بنا دیا کہ اپنی بہن اور بیٹی اہل خیر کو پیش کرنا چاہیئے ۔

۱۲۴ سنی فقہ میں ہے کہ شادی کے موقعہ پر گھر میں ڈھولک بجنی چاہیئے کیونکہ ربیع بنت معوذ سے جب حضور پاک نے نکاح کیا تھا تو اس موقعہ پر طبلہ نوازی ہوئی تھی ۔

بخاری شریف کتاب النکاح باب ضرب الدف فی النکاح صـ۱۹

نوٹ ۔ بلے بلے بخاری شریف ۔ صرف طبلے اور ڈھولک سے کیا بنے گا ۔ کچھ کنجریاں بھی اگر منگوا لی جائیں اور تھوڑا سا مزرہ بھی کروا لیا جائے تو محفل کی رونق دوبالا ہو جائے گی اور پھر اس نیک عمل کا ثواب امام بخاری کی روح کو ہدیہ کر دیا جائے تو کیا ہرج ہے ۔

۱۲۴ شادی سے پہلے دلہن کا فوٹو دولہا میاں کو دکھایا جائے کیونکہ رسول پاک کے پاس ریشمی رومال میں نکاح سے پہلے فرشتے بی بی عائشہ کی تصویر لائے تھے ۔ بخاری شریف کتاب النظر قبل التزویج صـ۱۲

نوٹ ۔ اسی بخاری شریف کتاب النکاح صفحہ ۷۵ پر لکھا ہے کہ فرشتوں کو تصویر سے اتنی نفرت ہے کہ جس گھر میں تصویر ہو اس گھر میں فرشتے داخل ہی نہیں

حضرۃ عائشہؓ کے بارہ میں فحش کفریہ کلمات

كلمات الكفر حول ام المؤمنين عائشة رضى الله عنها

INDECENT AND VULGAR LANGUAGE USED AGAINST HAZRAT AIYSHA (RA).

تحفہ حنیفہ درجواب تحفہ جعفریہ تالیف خادم مذہب شیعہ علامہ غلام حسین نجفی ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

اہل دیوبند کی بی بی عائشہ پر تہمت کی بی بی جی نے نیم برہنہ ہوکر مردوں کو غسل جنابت سکھایا۔

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ص۵۵ کتاب الغسل

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص۲۶۵ باب الغسل بالصاع

بخاری شریف کی عبادت | دخلت انا واخو عائشة على عائشة فسألها اخوها عن غسل النبی فدعت باناء نحو من صاع فاغتسلت و افاضت على راسها وبيننا وبينها حجاب۔

ترجمہ:۔ عمر بن سعد قاتل امام حسینؑ کا پوتا ابو بکر بن حفص بیان کرتا ہے کہ میں نے ابوسلمہ سے سنا وہ کہہ رہا تھا کہ میں اور کوئی بھائی عائشہ کا عائشہ کے پاس آئے پس عائشہ کے بھائی نے ان سے نبی کریمؐ کے غسل کے بارے سوال کیا عائشہ نے ایک برتن جس میں ایک صاع تقریباً تین سیر پانی آ سکتا تھا منگوایا پھر اس پانی سے غسل کر کے ہمیں دکھایا اور پانی سر پر ڈالا اور ہمارے اور اسکے درمیان پردہ تھا (نوٹ) ارباب انصاف اس روایت میں علماء اہل سنت نے شرم وحیاء کی تمام حدیں توڑ دیں۔ اور اس روایت نے گواہی دی کہ صحابہ کرام میں ایسے بے حیا لوگ تھے کہ وہ نبیؐ کی بوڑھی بیویوں کو چھوڑ کر آنجناب کی محبوبہ اور جوان بیوی سے غسل جنابت کا طریقہ سیکھتے تھے اور اگر اس شریعت کی ٹھیکہ دار بیوی سے کوئی نبی کریمؐ کے جماع کرنے کا طریقہ پوچھ لیتا تو پھر کیا وہ لیٹ جاتی اور نقشہ دکھا کر علمی دنیا میں اپنا نام روشن کرتی لاحول ولا قوۃ الا باللہ احمد بن علی بن حجر عسقلانی نے بخاری شریف کی شرح فتح الباری میں اس جملہ کی تشریح میں کر۔

حضرۃ عائشہؓ کی نا قابل تحریر توہین

اهانة غليظة لام المؤمنين عائشة رضى الله عنها .

HUMILIATION AND INSULT OF HAZRAT AYESHA رضی اللہ عنہا

تحفہ حنیفہ درجواب تحفہ جعفریہ تالیف خادم مذہب شیعہ علامہ غلام حسین نجفی ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

۳۳۴

مگر دونوں صورتوں میں مرد وعورت پر نہ کسی کفارہ کا ذکر ہے اور نہ ہی اُن کی اس حرکت کی مذمت ہے اس سے معلوم ہوا کہ حالت نماز میں فقہ دیوبند میں عورت سے جماع کرنا جائز ہے صرف بے چاری عورت پر یہ نزلہ گرا ہے کہ عورت کی نماز باطل ہے وہ دوبارہ پڑھے یہ فتویٰ دہلوی دجال کے منہ پر ایک اور چپت ہے کہ مسائل ضرورت کے تحت ہوتے ہیں اہل سنت اپنی نمازی بیویوں سے اُنکی حالت نماز میں جماع کرتے تھے اسی لئے علماء اہل سنت کو ایسے مسائل بیان کرنے کی ضرورت پڑی ہے۔

فقہ دیوبند بلے بلے نبیؐ پاک کا نماز میں عائشہ کو پیار کرنا

دیوبندی احباب اب تو روشن ہو گیا کہ تمہاری فقہ میں عورت کو بحالت نماز چومنا اور اُسکی شرمگاہ کی زیارت کرنا اور اس کو چھونا یہ سب جائز ہے: اور تمہاری بخاری شریف ص۸۲ کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ علی الفراش میں یہ صاف لکھا ہے نبی کریمؐ جب نماز پڑھتے تھے تو میں اُن کے قبلہ کی طرف سو جاتی تھی آنجناب جب سجدہ میں جاتے تھے تو حضورؐ غمزنی کر میرے ساتھ غمزہ کرتے تھے یعنی مجھے ہاتھ کے ساتھ دباتے تھے۔ معلوم ہوا کہ بحالت نماز اپنی بیوی کو فقہ دیوبند میں مٹھی بھرنا جائز ہے۔ کیا ابو بکر وعمر وعثمان بھی اور دیگر صحابہ کرام بھی اور مشائخ دیوبند بھی اور شرفاء، دیوبند بھی بحالت نماز بیویاں کو چومتے تھے اُنکی شرم گاہ کی زیارت کرتے تھے اُن کے ساتھ جماع کرتے تھے اور اُن کو مٹھیاں بھرتے تھے۔

شیعہ

اور

تحریفِ قرآن

تالیف

حجۃ الاسلام والمسلمین آقای علی میلانی مدظلہ

ترجمہ : محمد افضل حیدری

ناشر

مصباح القرآن ٹرسٹ

۱۰۔ گنگارام بلڈنگ، شاہراہِ قائدِ اعظم، لاہور

قرآن میں وہ سب کچھ ہے جو ہوچکا ہے ہو رہا ہے اور آئندہ ہوگا

فی القرآن کل ما کان وما یکون وما ہو کائن .

QURAN IS THE MENIFESTAION OF PAST, PRESENT AND FUTURE.

شیعہ اور تحریف قرآن از آقای علی میلانی ترجمہ محمد افضل حیدر مصباح ٹرسٹ لاہور

۶۳

(۲) دوسرے حصے میں حرام کا تذکرہ۔
(۳) تیسرے حصے میں سنن واحکام ہیں۔
(۴) چوتھے حصے میں تم سے جو گزر گئے یا تمہارے آنے والوں کی خبریں ہیں۔
نیز ایسی چیز ہے جو تمہارے درمیان موجود اختلاف کو رفع (دور) کرنے کی موجب بنے گی[1]
امام محمد باقرؑ سے مروی ہے کہ قرآن چار حصوں میں نازل ہوا ایک حصہ ہمارے بارے میں ہے دوسرا ہمارے دشمنوں کے بارے میں ہے تیسرے حصے میں سنن وامثال ہیں اور چوتھا حصہ فرائض و احکام پر مشتمل ہے[2]

۶ــــ محمد بن سلیمان بعض اصحاب سے اور وہ امام ابوالحسنؑ سے نقل کرتے ہیں:

ہم نے امام کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم آپ پر فدا ہوں۔
ہم قرآن میں ایسی آیات سنتے ہیں کہ ہم نے ابھی تک جو قرآن سنا اس میں وہ آیات نہیں ہیں۔ نیز جس طرح آپ ان کی عمدہ انداز میں قرائت کرتے ہیں ہم اس طرح قرائت بھی نہیں کرسکتے کیا ہم گناہگار ہیں؟
تو امامؑ نے فرمایا کہ نہیں تم گناہگار نہیں ہو البتہ قرآن کو ایسے پڑھو جیسے تمہیں تعلیم دی گئی ہے اور پھر عنقریب تمہارے پاس ایک شخص تمہیں تعلیم دینے اور سکھانے کے لیے آئے گا[3]

۷ــــ امام جعفر الصادقؑ سے منقول ہے، انہوں نے فرمایا:
قرآن میں وہ سب کچھ ہے جو کچھ ہوچکا۔ ہو رہا ہے اور آئندہ ہوگا اس میں لوگوں کے نام ہیں اور وہ مجھے بتائے گئے ہیں نیز اس میں ایک ہی نام اتنے طریقوں سے آیا ہے کہ قابل شمار نہیں اور اس کو فقط وصی ہی جانتے ہیں[4]

---

[1] اصول کافی جلد ۲ صفحہ ۵۹۹
[2] اصول کافی جلد ۲ صفحہ ۵۹۹
[3] اصول کافی جلد ۲ صفحہ ۶۳۳
[4] تفسیر عیاشی جلد ۱ صفحہ ۱۲

الشهيد المسموم

فی تاریخ

حسن المعصوم

از

مولانا سید مظہر حسن سہارنپوری اعلی اللہ مقامہ

مصنف

تہذیب المتین فی تاریخ امیر المومنینؑ
و دیگر سوانح عمری ائمہ معصومین علیہم السلام

ناشر

ولی العصر ٹرسٹ، رتہ متہ، ضلع جھنگ

حضرۃ حسن رضی اللہ تعالیٰ کی توھین

اِھانة الامام حسن رضی اللہ عنه .

AN INSULT OF HAZRAT HASSAN (RA)

الشہید المسموم فی تاریخ حسن المعصوم از سید مظہر حسن سہارنپوری ولی العصر ٹرسٹ لاہور

۲۳۲

شادی کی۔ منذر بن زبیر بھی اس کے ساتھ نکاح کی خواہش رکھتا تھا حضرت کو یہ حال معلوم ہوا تو طلاق دیا پس منذر نے خطبہ کیا حفصہ نے درخواست منذر کی مسترد کی اور کہا میں اسکے نکاح میں نہ آؤنگی کیونکہ اس نے مجھے مشتہر کیا ہے۔

بذل وبخشش اموال بہ ازواج

حسن مجتبیٰ صلوات اللہ علیہ نے بعض اوقات گران گران رقوم مہر ازواج میں بذل کی ہیں۔ روایت ہے کہ ایکبار ایک عورت کے ساتھ شادی کی اس کے گھر کی سو کنیزیں اسکی پیشوائی کو بھیجیں اور ہر ایک کے ساتھ ایک تھیلی ہزار درہم کی تھی۔

دیگر حسن بن سعید نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ امام حسنؑ نے دو عورتوں سے متعہ کیا بیس ہزار درہم اور کچھ مشکیں پُر از شہد کی ان کے لئے مہر میں بھیجیں انھوں نے کہا ایک حبیب قلبی سے جدائی ہوتی ہے اس کے مقابلہ میں یہ متاع کیا چیز ہے۔ ان حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ عورات آپکے مقابلہ میں مال کی ذرا حقیقت سمجھا نہیں تھیں ÷

صورت طلاق آں امام آفاق

ابن ابی الحدید معتزلی نے ابو جعفر محمد بن حبیب سے روایت کی ہے کہ امام حسنؑ کی بی بی کے طلاق کا قصد کرتے تو اسکے پاس بیٹھ کر فرماتے ایسرک ان اھب کذا وکذا چاہتی ہو کہ تم کو مقدر مال بخشوں وہ کہتے جو کچھ مرضی مبارک ہو یا کہتی ہاں فرماتے یہ تجھکو ملیگا اٹھتے تو مقدر مال اور پیام طلاق اس کے پاس بھجوا دیتے۔

ابو عبداللہ جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ انہوں نے پچاس بیبیوں کو طلاق دی۔ اور ابوالحسن مدائنی مورخ کا قول ہے کہ امام حسن کثیر التزویج تھے۔ خولہ بنت منظور بن ریان سے شادی کی اسکے شکم سے حسن بن حسن پیدا ہوئے اور ام اسحاق بنت طلحہ بن عبیداللہ سے عقد کیا اس سے ایک پسر ہوا جسکا نام طلحہ تھا۔ ایک زوجہ آپکی ام بشر بنت مسعود انصاری تھی جس کے بطن سے زید بن حسن وجود میں آئے۔ جعدہ بنت اشعث بن قیس وہ زوجہ تھی جسے زہر ہلاہل پلا کر آپ کو شہید کیا اور

حضرۃ حسن رضی اللہ تعالیٰ کے بارہ میں کفریہ کلمات

كلمات كفرية حول سيدنا حسن ابن علي رضي الله تعالى عنهما

A REMARKS OF INFIDELITY ABOUT HAZRAT HASSAN (RA)

الشہید المسموم فی تاریخ حسن المعصوم از سید مظہر حسن سہارنپوری ولی العصر ٹرسٹ لاہور

۲۲۸

اور اس شہر سے فرار ہو کہ امام حسینؑ تیرے قتل کی فکر میں ہیں۔ وہ خود پہلے سے خائف دترساں تھی دمشق شام کا ارادہ کیا مروان نے دو غلام تین کنیزیں اسکے ہمراہ کیں اور معاویہ کو خط لکھا کہ اس عورت کو پوشیدہ رکھو کسی سے بات نہ کرنے دو اگر قصۂ زہر خورانی امام حسنؑ سے دو زابھی اسکے لب آشنا ہوئے تو آتش فتنہ و فساد روشن ہو جائے گی یہ خط اور اسماء شام میں پہنچے تو معاویہ نے حکم دیا کہ موت حسنؑ میں آثار سوگ پر شہر کے دروازے سیاہ کریں دو کانیں بند کریں اور تین شب و روز تمام شہر کے لوگ رسوم تعزیت ادا کریں پھر اسماء کو خلوت میں بلا کر حال دریافت کیا اسنے ریزہ ہائے الماس پانی میں ڈالنے اور آپ کی شہادت پانے کی مفصل کیفیت بیان کی اور کہا یہ سب کام محبت یزید اور تمہاری فرمانبرداری میں کئے امیر شام نے کہا تو یزید کو کیا فلاح دیگی جبکہ تجھکو خدا اور رسول سے شرم نہ آئی اور رخسار گلعذار و گیسوئے تابدار اس پیشوئے اخیار کا ذرا خیال نہ کیا۔ جعدہ خلق و کرم و ملائمت و محافظت امام حسنؑ کو یاد کر کے رو پڑی۔ راوی کہتا ہے کہ تین شبانہ روز مشغول گریہ و بکا رہی چوتھے روز معاویہ نے حکم دیا کہ اسکو دم اسپ سے باندھ کر چار شخص اسکا رہا کریں دو ڈھائیں اور تیج دیگر حکم ہوا کہ اسکو جزیرہ میل میں لیجائیں اور دست و پا باندھ کر دریا میں ڈالدیں ایک فرسخ اس جزیرہ میں گئے تھے کہ طوفان تندباد و سیاہ پیدا ہوئی اور ایک بگولا اسکو اٹھا کر لیگیا اور اس جزیرہ میں لیکر ڈالدیا۔ پھر اس کا کہیں پتہ و نشان نہ ملا آخر کار چناں کند چنیں تمتیں۔

ازواج

بیبیاں جو آنحضرتؑ کے عقد میں آئیں کثرت سے ہیں حتیٰ کہ بعض روایات میں تعداد ازواج جنکے بعد دیگرے نکاح ہوا ستر تک بیان ہوئی ہے کنیزیں ان کے سوا تھیں ظاہراً زیادہ تر باعث اسکا یہ ہے کہ جمال بمثال آنحضرت صلوات اللہ علیہ کا دیکھ کر عورات فریفتہ ہوتیں اور اکثر ابتداء خواہش انکی طرف سے کیجاتی۔ نیز فرزند رسول خدا جان کر بقصد تبرک عورات آپکی ہم بستری کی عزت کی خواہاں تھیں اور گو ان کو یہ معلوم تھا کہ عرصہ دراز تک اس شرف سے مشرف نہ رہیں گی تاہم تھوڑی مدت بھی اس سے منفعت ہونا لینے کو کافی جانتی تھیں یہی باعث تھا کہ امیر المومنین نے جو اکثر تہ بطور عذر خواہی سر منبر اسکا ذکر کیا اور فرمایا اے اہل کوفہ حسنؑ مطلاق ہیں یعنی ازدواج کو کثرت سے طلاق دیتے ہیں تم اپنی لڑکیاں ان سے باز رکھو۔ تو بعض کا بر قوم نے بروایتے ایک بزرگ نے قبیلہ ہمدان سے اٹھ کر کہا قسم بخدا

سیاست ائمہ
علی اکبر شاہ
ماخوذ
از
البلاغ
المبین
ایک
تاریخی تجزیہ
ماجدہ اکیڈمی

ازواج مطہراتؓ کی توہین

اهانة الازوج المطهرات رضی الله تعالی عنهن

DISOWNING THE WIVES OF RASUL ALLAH ﷺ

سیاست راشدہ از علی اکبر شاہ ساجدہ اکیڈمی

۶۲

چند کے نام پیش کرتے ہیں۔

صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابہ باب فضائل اہلبیت مسند احمد ابن حنبل جزو اول جزو ثالث مستدرک حاکم جزو ثالث صحیح ترمذی ک ہم ہم سورۃ ح۔ اشعۃ اللمعات شیخ عبدالحق محدث دہلوی جلد چہارم۔

آنحضرت نے چاہا [illegible] ں کے دلوں میں یہ بات راسخ ہو جائے کہ اہلبیت میں ازواج شامل نہیں [illegible] ہذا مسلسل نو مہینے تک روزانہ بعد نماز پنجگانہ خانۂ فاطمہ پر جاتے رہے۔ آپ کا یہ معمول تھا کہ دروازے ہی سے اہلبیت رسالت کہہ کر مخاطب ہوتے۔ تفسیر درمنثور میں حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے کہ :۔

" ابن عباس کہتے ہیں کہ ہم نے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ جناب رسول خدا لگاتار نو مہینہ تک بعد نزول آیہ تطہیر حضرت علی کے دروازے پر ہر ایک نماز کے بعد تشریف لاتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اے اہلبیت رسالت السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر آیہ تطہیر تلاوت فرماتے پھر الصلوٰۃ رحمکم اللہ۔ روزانہ ہر نماز کے بعد پانچ وقت آنحضرت ایسا کرتے "

آیہ تطہیر پنجتن پاک کے لئے نازل ہوئی۔ اسکے راوی بڑے پائے کے صحابہ ہیں جنمیں ازواج رسول بھی شامل ہیں۔ چند کے نام یہ ہیں۔ انس بن مالک، سعد بن ابی وقاص عائشہ۔ ام سلمہ۔ ابوسعید خدری۔ عبداللہ ابن عباس۔ جابر ابن عبداللہ۔ زید بن ارقم اور حضرت علی۔

تقریباً سب ہی علمائے اہل سنت اس بات کو تسلیم کرتے ہیں سوائے چند کے۔ ان سے نہ رہا گیا تو انھوں نے ازواج کو بھی اہل بیت میں شامل کرکے پاک و طاہر کردیا۔ اگر ہم اس کا جائزہ لیں تو بات صاف ہو جائے گی۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ آیت ازواج پر چسپاں بھی ہوتی ہے یا نہیں۔ ازواج رسول کیلئے کوئی بھی نہیں کہہ سکتا کہ وہ معصوم تھیں۔ پھر یہ بات کتنی عجیب ہے کہ معصوم بھی نہ تھیں اور ہر نجاست سے پاک بھی تھیں۔

کتاب مستطاب

مُصنّفہ

حضرت حجۃ الاسلام سیّد محمّد سلطان الواعظین شیرازی دام ظلّہ

مترجم

جناب الحاج مولانا سیّد محمّد باقر صاحب باقری رئیس جوارس ضلع بارہ بنکی

ناشر

کتب خانۂ مغل حویلی لاہور

ملنے کا پتہ

افتخار بک ڈپو رجسٹرڈ مین بازار اسلام پورہ۔ لاہور۔

ام المومنین صدیقہ کائنات حضرت عائشہؓ نبی کریمؐ کی رسالت و نبوت کے بارہ میں مشکوک تھیں

كانت ام المؤمنين عائشة فى ريب من نبوة الرسول

HAZRAT AYESHA (RA) WAS DOUBTFUL ABOUT THE APOSTLEHOOD OF PROPHET MUHAMMAD (PEACE BE UPON HIM)

نور سید خاور خورشید خاور ترجمہ تبہائے پشاور حصہ دوم ۱۴۰ از سید محمد سلطان شیرازی افتخار بک ڈپو لاہور حصہ دوم

ابو بکر اپنی بیٹی کے گھر پہنچے تو ان کو معلوم ہوا کہ رسول اللہ عائشہ سے ناراض ہیں، انہوں نے کہا کہ تمہارے درمیان جو قضیہ ہوا اس کو بیان کرو تاکہ میں فیصلہ کر دوں تو پیغمبرؐ نے عائشہ سے فرمایا تکلمین اراتکلم تم کہو گی یا میں بیان کروں؟

انہوں نے جواب دیا بل تکلم ولا تقل الا حقا تم ہی بتاؤ لیکن بات سچی ہی کہنا جھوٹ نہ بولنا۔

اور اپنے دوسرے جملہ میں آں حضرتؐ سے کہا۔

انت الذی تزعم انك نبی الله۔

تم تو وہ ہو کہ اپنے کو واقعی خدا کا نبی سمجھ بیٹھے ہو۔

آیا ان جملوں سے مقام نبوت پر حملہ نہیں ہوا؟ معلوم تو یہ ہوتا ہے کہ شاید عائشہ رسول خدا کو سچا پیغمبر ہی نہیں سمجھتی تھیں اور جب تو آں حضرتؐ کی شان میں ایسے فقرے استعمال کرتی تھیں۔

اس قسم کی اہانتیں آپ کی کتابوں میں کثرت سے منقول ہیں جو سب کی سب آں حضرتؐ کے آزار و اذیت اور دلی رنجش کا باعث تھیں۔

آخر فریقین کے علماء و مورخین بلکہ غیروں نے بھی تاریخ اسلام میں دوسری ازواج رسولؐ کے لئے کوئی بات کیوں نہیں لکھی؟ اور کوئی تنقید کیوں نہیں کی؟ حتیٰ کہ حفصہ دختر عمر کے لئے بھی اس قسم کی روایات نہیں، کیونکہ فقط عائشہ ہی کے طور طریقے ان کی بدنامی کا سبب بنے اور ہم بھی عائشہ کے بارے میں وہی کہتے ہیں جو خود آپ کے اکابر علماء نے کہا ہے آیا آپ نے امام غزالی کی کتابیں، تاریخ طبری، مسعودی اور ابن اعثم کوفی وغیرہ کا مطالعہ نہیں کیا ہے کہ آپ کے بڑے بڑے علماء نے ان کو احکام خدا و رسولؐ کے مقابلہ میں سرکش اور نافرمان قرار دیا ہے؟ آیا اللہ اور اس کے رسول کے حکم سے انحراف نیک بختی اور سعادت کی دلیل ہے؟ اس کے بعد بھی آپ اس کی شکایت کرتے ہیں کہ ہم نے ام المومنین کی تاریخ زندگی کو داغدار کیوں کہا؟ خدا و رسولؐ کے احکام سے سرکشی، خلیفہ رسولؐ کے مقابلے میں بغاوت اور آں حضرتؐ کے ختم النبوت وصی سے جنگ کرنے سے بڑھ کے اور کونسا تاریخی داغ ہو سکتا ہے؟

حالانکہ آیت ۳۳ سورہ ۳۳ (احزاب) میں خدا آں حضرتؐ کی تمام بیویوں سے خطاب فرماتا ہے۔

وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولى۔

یعنی اپنے اپنے گھروں میں سکون سے بیٹھو اور پہلے زمانہ جاہلیت کی طرح بناؤ سنگار نہ دکھاتی پھرو۔

چنانچہ آں حضرتؐ کی دوسری بیویوں نے اس حکم کی پابندی بھی کی اور بغیر کسی ضروری کام کے گھر سے باہر قدم نہیں رکھتی تھیں یہاں تک کہ اعمش نے بھی اس کی روایت کی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نادِ علی

مکتبہ آئینہ قسمت

زنجانی منزل زنجانی سٹریٹ

مغلپورہ روڈ گڑھی شاہو لاہور ۵۴۸۴۰

حضرت علیؓ کے بارہ میں غلو

الغلو فی علی رضی اللہ عنہ

OVER PRAISING THE STATUS OF HAZRAT ALI (RA)

٩٦

ہی ہیں۔ سب سے پہلے یہ اسم مبارک خدا کی طرف سے انہی کو عطا ہوا۔

یہی وجود اقدس تمام انبیاء کے علاوہ بیت اللہ میں پیدا ہوا۔ پس ثابت ہوا کہ خدا کا ہمنام فرشتہ اور ملک صدق اور ایلیا اسی وجود اقدس کے اسماء مقدسہ ہیں علی آپ کو خدا کا دیا ہوا نام ہے کہ خدا نے رکھا تھا اور ملک صدق وصفی نام تھا جو آپ کی سلامت روی سے مشہور ہوا یا انبیاء ماسلف کو ہر ہلاکت سے بچا کر سلامت رکھنے سے مشہور ہوا۔ فرشتہ آپ کو اس لئے کہا گیا کہ عالم دنیا میں اس وقت تک نہ آئے تھے اس واسطے وہ فرشتہ سیرت تھے۔

اس امر کو حضرت یعقوبؑ نے اپنی اولاد کو وصیت کرتے ہوئے بیان کیا تھا۔

پیدائش باب ٤٩۔ آیت ١٠۔ ١١

"یہود سے ریاست کا عصا جدا نہ ہوگا اور نہ حاکم اس کے پاؤں کے درمیان سے جاتا رہے گا جب تک سیلا نہ آئے۔"

یہ ترجمہ ١٨٩٧ء کا ہے اس سے قبل اس لفظ سیلا کو شیلا اور شلو اور شیلو لکھا جاتا رہا ہے۔ اس سے واضح ہے کہ یہودا کے قبیلہ کی حکومت شیلا یا کہ سیلا و شلو و شیلو کے آنے تک قائم رہے گی پھر ختم ہوگی۔

اس امر کو حضرت یسعیا اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

یسعیا باب ٩۔ آیت ٦

"کہ ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوا (ہوگا) اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا (جائیگا) اور سلطنت اس کے کاندھے پہ ہوگی اور وہ اس نام سے کہلاتا ہے۔ عجیب، مشیر خدائے قادر۔ ابدیت کا باپ، سلامتی کا شہزادہ اس کی سلطنت کے اقبال اور سلامتی کی کچھ انتہا نہ ہوگی۔

پس اس فرمان سے سیلا یا کہ سیلا کی آمد کا ثبوت ملتا ہے جو ملک صدق ہے جس کو سلامتی کا بادشاہ کہا گیا ہے۔ اسی آیت میں اس کو سلامتی کا شہزادہ کہا ہے اور وہی ہمنام خدا ہونے کی وجہ سے عجیب ہوا یعنی مظہر العجائب جس کو مشیر خدائے قادر کہا گیا ہے سیلا یا کہ شیلا عبرانی لفظ ہے جس کا عربی ترجمہ اسد اللہ شیر خدا ہوتا ہے اور دوسری طرف شیلو یا شلو کا ترجمہ قاتل اژدر ہوتا ہے جس کو حی در یعنی کہ

حضرت علی کی توہین

اہانۃ علی رضی اللہ

AN INSULT OF HAZRAT ALI (RA)

۹۷

حیدر کہا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے تسمیہ کے باعث مرحب یہودی کے جواب میں حضرت علی نے فرمایا:

"انا الذی سمتنی امی حیدرہ"

"میں وہ ہوں جس کا نام ماں نے حیدر رکھا ہے۔"

حضرت عیسٰیؑ نے دنیا سے جانے کے قریب بنی اسرائیل کو فرمایا تھا۔

متی باب ۲۱۔ آیت ۴۳

"اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہت تم سے لے لی جائے گی اور ایک اور قوم کو جو اس کے میوے لائے، دی جائے گی اور جو اس پتھر پر گرے گا چور ہوگا اور جس پر وہ گرے گا اسے پیس ڈالے گا۔"

حضرت عیسیٰ کے بعد خدائی حکومت یا نبوت قوم عرب کو ملی۔ جن میں سے حضرت رسولؐ خدا محمدؐ ہوئے جن کے ساتھ ان کے پیش کار و پیشرو خدا کے ہمنام حضرت علیؑ پیدا ہوئے جنہوں نے یہودی حکومت اور طاقت کا مرحب، عنتر اور حارث خیبریوں کو قتل کر کے ختم کر دیا۔ جو باوجود نبی و رسول نہ ہونے کے ابدی یعنی امام خلق ہوئے اور رہبر اور پیشوائے عالم پیدا کئے گئے جو سردار جہان بنی موعود کے پیشکار و پیشرو تھے جن کے طریق پر حضرت عیسیٰ بھی اُسی بنی موعود کے پیشرو تھے۔ یہی ملک صدق جو خدا کے ہمنام اور دربار کبریا کے ابدی کاہن تھے ان کے سوا اور کوئی وجود دنیا میں ان اوصاف کا نہیں پیدا ہوا۔ لہٰذا (ورڈ آف گاڈ اینڈ ورک آف گاڈ) کے مطابق خدا کے اس قول کا فعل ملک صدق ہمنام خدا کی اس درگاہ کا ابدی کاہن یہی وجود اقدس حضرت علیؑ ہی تھے اور ہیں جن کو ملاکی نبی اور حضرت عیسیٰ نے ایلیا کے مقدس نام سے یاد کیا۔ جن کی معرفت یسعیا نبی نے اپنے صحیفہ میں اس طرح کرائی ہے:

"جاگ جاگ توانائی پہن لے اے خداوند کے بازو جاگ۔ جیسا اگلے زمانے میں اور سلف کی پشتوں میں کیا۔ کیا تو وہی نہیں جس نے راہب کو کاٹا اور اژدھے کو گھائل کیا۔ کیا تو وہی نہیں جس نے سمندر اور بڑے گھرابوں کا پانی سکھا ڈالا۔ جس نے دریا کی تھاہ کو رستہ بنا ڈالا تاکہ وہ جن کا فدیہ لیا گیا پار اتریں۔" (یسعیا باب ۵۱۔ آیت ۹)

عمدۃ المطالب جلد اول

ترجمہ بہ مناقب آلِ ابی طالب

از

ملک العلماء مولانا ملک محمد شریف صاحب قبلہ شاہ سولوی
ملتان

الناشر

مجلس المساجد ۸۵ شمس آباد کالونی ملتان پاکستان

(بار دوم)

توہین حضرت علیؓ (العیاذ باللہ)

اہانۃ علی رضی اللہ (معاذ اللہ)

AN INSULT OF HAZRAT ALI

۳۵۶

ملعون ابلیس! ... خدا کی قسم اے ابو طالبؑ کے فرزند! جو شخص بھی آپ کے ساتھ بغض رکھتا ہے میں نطفہ کے قرار کے وقت میں اس کے باپ کے ساتھ اس کی ماں کے رحم میں شریک ہوں۔ اور اس کی مال میں بھی شریک ہوتا ہوں کیا آپ نے اللہ عزوجل کی کتاب کی یہ آیت نہیں پڑھی۔ وشارکھم فی الاموال والاولاد۔ الخ ان کے مال اور اولاد میں شامل ہو جاؤ۔

ابن عباس کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلعم اور حضرت علیؑ کے ساتھ خانہ کعبہ کے صحن میں بیٹھا ہوا تھا۔ اسی اثناء میں ایک شخص آیا جو بہت بڑا تھا۔ ہاتھی کی مانند تھا۔ رکن یمانی کے نزدیک موجود تھا۔ رسولؐ اللہ نے اس کی طرف تھوک کر فرمایا تم پر لعنت ہو۔ علیؑ نے عرض کیا۔ یا رسولؐ اللہ یہ کیا کیا؟ فرمایاؐ کیا نہیں جانتے یہ ابلیس لعین ہے۔ علیؑ نے لپک کر اس کی پیشانی اور سونڈ کو پکڑ کر زمین پر گرا کر کہا یا رسولؐ اللہ میں اس کو ضرور قتل کروں گا۔ فرمایاؐ تجھے معلوم نہیں اس کو وقت معلوم تک مہلت دی گئی ہے۔ یہ سن کر حضرتؑ نے اسکو چھوڑ دیا۔

ابلیس نے کہا۔ اے علیؑ! مجھے چھوڑ دیجئے۔ میں آپ کو ایک خوشخبری سناتا ہوں۔ مجھے آپ پر نہ آپکے شیعوں پر کوئی قدرت حاصل ہے۔ خدا کی قسم جو شخص بھی آپ سے بغض رکھتا ہے میں اس کے والد کے ساتھ اس کی ماں کے رحم میں شریک ہوتا ہوں۔ جیسا کہ قرآن کریم میں موجود ہے۔ وشارکھم فی الاموال والاولاد الخ، رسول اللہ نے علیؑ سے کہا اس کو چھوڑ دیجئے۔ آپ نے چھوڑ دیا۔

کتاب ابراہیم بن ابو سادہ شامی سے روایت ہے۔ کتاب ابن فیاض میں اسماعیل ابن ابان سے روایت ہے۔ یہ دونوں حضرات حضرت ام سلمہؓ سے ایک حدیث بیان کرتے ہیں۔ کہ حضرت علیؑ اور بلالؓ رسول اللہ کے نقش قدم کو دیکھتے ہوئے آپ کی تلاش میں نکلے جب یہ لوگ پہاڑ کے پاس پہنچے تو رسول اللہ کے قدم کا نشان گم ہو گیا۔ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو تکیہ لگائے اور اپنے کندھے پر ایک بڑا اژدھا لئے ہوئے بیٹھا ہے علیؑ نے فرمایا۔ بلالؓ! تم یہاں بیٹھ جاؤ۔ میں ایک چکر لگاتا ہوں۔ آپ روانہ ہو گئے۔ قریب پہنچ کر فرمایا اے اللہ کے بندے! تم نے رسولؐ اللہ کو کہیں دیکھا ہے؟ کہا اللہ کا رسول بھی ہو سکتا ہے۔ یہ سن کر حضرت علیؑ ناراض ہو گئے اور حضرت علیؑ نے اس کو دست مارا۔ اس کی آنکھوں کے درمیان لگا۔ اس نے ایک خوفناک چیخ بلند کی۔ تمام زمین تھرا گئی اور ہوا میں سیاہ ہو گئی۔ انہوں نے اس کے اردگرد طواف کرنا شروع کیا۔ حضرت علیؑ اس کی طرف بڑھ نہ سکے۔ آپ ابھی جہاں رہے تھے کہ اسی اثناء میں پہاڑ کی طرف سے دو پرندے آئے ایک پرندے نے اس کا بایاں مصرع اور دوسرے نے دایاں حصہ پکڑ لیا اور لگاتار اس شخص کو اپنے پروں سے مارتے رہے حتیٰ کہ تمام گھوڑے اور آدمی چلے گئے۔ دونوں پرندے واپس لوٹے جا کر پہاڑ پر بیٹھ گئے۔ حضرتؑ نے بلالؓ سے فرمایا آؤ پہاڑ پر چلیں اور ان پرندوں کا پتہ کریں۔ حضرت علیؑ اور بلالؓ پہاڑ پر چڑھ گئے۔ وہاں جا کر کیا دیکھتے ہیں کہ پہاڑ کے عقب سے رسولؐ اللہ تشریف لا رہے ہیں۔ حضرت علیؑ کو دیکھ کر رسول اللہ نے مسکرا دیا آپ نے فرمایا اے علیؑ کیا وہ خاطر کیوں ہو؟ آپؑ نے تمام واقعات سے آگاہ کیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ اے علیؑ! تمہیں معلوم ہے وہ پرندے کون تھے؟ عرض کیا نہیں؟ فرمایا وہ جبرائیلؑ اور میکائیلؑ تھے۔ دونوں میرے ساتھ باتوں میں مشغول تھے۔ انہوں نے آواز کو سن کر معلوم کیا کہ وہ ابلیس ہے۔ اور یہ دونوں تیری امداد کو پہنچے۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام، علیؑ، جعفرؓ، اور فاطمہؑ کے گھر میں جمع ہوئے۔ آپ نماز میں مشغول تھیں۔ جب سلام پڑھا تو اپنی دائیں جانب نگاہ کی۔ تو رطب سے بھرا ہوا طبق موجود پایا۔ اور آپ کے بائیں جانب سات روٹیاں اور سات بھنے ہوئے پرندے۔ اور ایک پیالہ دودھ کا اور ایک طاس شہد کا اور ایک پیالہ شراب جنت کا اور ایک کوزہ کوثر کا۔ ان چیزوں کو دیکھ کر آپ سجدہ شکر میں گر پڑیں۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی۔ اور اپنے باپ پر درود بھیجا۔ آپ نے ان حضراتؑ کے سامنے کھجوروں کا طبق بڑھا دیا۔ جب یہ لوگ اس کے کھانے سے فارغ ہو گئے۔ تو آپ نے دستر خوان ان کے سامنے رکھا۔ دروازے کے پیچھے سے ایک سائل نے آواز دی۔ اے اہل بیت مکرم کیا مسکین

حضرت علیؓ پر من گھڑت الزام

افتراء المخترعة علی علی ﷺ (العیاذ باللہ)

A SELF CREATED ALLEGATION ON HAZRAT ALI (RA)

۴۳۴

آپ نے صبح و شام اس حالت میں کی کہ آپ ہر مومن اور ہر مومنہ کے سردار ہو گئے! ابوبکر باقلانی نے تمہید میں سمعانی نے فضائل الصحابہ میں باسناد حزو سالم بن ابی جعد سے روایت کرتے ہیں۔ کہ کسی نے حضرت عمر ابن خطاب سے پوچھا آپ تو علی علیہ السلام کے بارے میں ایسی بات کہتے ہیں۔ جو اور اصحاب النبی صلعم کے بارے میں نہیں کہتے کہا علیؓ تو میرے مولا ہیں!

معاویہ ابن عمار امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک حدیث بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہؐ نے فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ تو ایک عدوی شخص کہنے لگا خدا کی قسم یہ حکم خداوندی نہیں بلکہ یہ اپنی طرف سے غلط کہہ رہے ہیں اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ ولو تقول علینا بعض الاقاویل الی کافرین تک حسان جمال ابو عبداللہؑ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جب لوگوں نے دیکھا۔ کہ رسول اللہ صلعم حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ بلند کئے ہوئے ہیں۔ کہ ایک شخص کہنے لگا کہ اس کی آنکھوں کو دیکھو۔ کہ اس طرح گھوم رہی ہیں جس طرح مجنوں کی آنکھیں گھومتی ہیں۔ اس وقت جبرائیلؑ یہ آیت لے کر حاضر ہوئے۔ وان یکاد الذین کفروا لیزلقونک بابصارھم لما سمعوا الذکر ویقولون انہ لمجنون۔ کافر جب قرآن کو سنتے تو اپنی نظر سے تمہیں پھسلا دیں۔ کہتے ہیں یہ دیوانہ ہے۔

عمر ابن یزید نے ابو عبداللہؑ علیہ السلام سے اس آیت قل انما اعظکم بواحدۃ۔ کہو میں تمہیں ایک نصیحت کرتا ہوں۔ کے بارے میں پوچھا فرمایا یہ ولایت ہے۔ میں نے عرض کیا یہ کیونکر۔ فرمایا۔ جب رسول اللہؐ نے علیؑ کو لوگوں کا امام مقرر کیا۔ اور فرمایا۔ من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔ جس کا میں سردار ہوں اس کے علیؑ سردار ہیں۔ تو لوگ شک کرنے لگے۔ اور کہنے لگے کہ محمد صلعم ہر وقت ہمیں ایک نئی بات کی طرف بلاتے ہیں۔ اپنے اہل بیت کو ہماری گردنوں پر مسلط کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور یہ آیت پڑھی۔ قل اعظکم بواحدۃ۔ میں تمہیں ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں۔ میں نے وہ چیز ادا کر دی ہے۔ جو تمہارے رب نے تم پر فرض کی ہے۔ ان تقوموا للہ مثنیٰ وفرادیٰ۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر دو دو اور ایک ایک ہو کر کھڑے ہو جاؤ۔ مثنیٰ سے مراد وہ امام ہیں۔ جو آنحضرتؐ کے بعد ان دونوں (رسولؐ اور علیؑ) کی اولاد سے ہوں گے۔ (پھر کہنے لگے) اے دوسرے (علیؑ) رسول اللہؐ نے تیرے سوا کسی کو مراد نہیں لیا۔

علامہ سید مرتضیٰ علم الہدیٰ نے کتاب تنزیہ الانبیاء میں تحریر فرمایا ہے۔ ابتداء امر میں جب رسول اللہ صلعم نے امیر المومنینؑ کی امامت پر نص فرمائی۔ تو قریش نے کہا۔ یا رسولؐ اللہ اسلام کا ابتدائی زمانہ ہے۔ یہ لوگ اس بات پر راضی نہیں ہوں گے۔ کہ نبوت تم میں اور امامت تیرے ابن عم میں ہو۔ اگر آپ امامت کسی اور میں مقرر کر دیں۔ تو بہتر ہوگا۔ فرمایا میں نے یہ بات اپنی رائے اور اختیار سے نہیں کی۔ بلکہ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے اور یہ بات مجھ پر فرض کی ہے۔ کہنے لگے اگر آپ اللہ کے خوف کے مارے یہ کام نہیں کر سکتے۔ تو خلافت کے بارے میں علیؑ کے ساتھ قریش کا ایک آدمی شریک کر دیجئے۔ تاکہ لوگوں کا اضطراب بھی ختم ہو۔ اور آپ کا کام بھی پورا ہو جائے۔ اگر آپ نے ایسا کر دیا۔ تو لوگ آپ کے خلاف نہیں ہوں گے۔ یہ آیت نازل ہوئی۔ لئن اشرکت لیحبطن عملک ولتکونن من الخاسرین۔ اگر تم نے کسی کو شریک (خلافت علیؑ کے بارے میں) کیا تو تیرے عمل ضبط ہو جائیں گے۔ اور گھاٹا اٹھانے والے میں ہو جاؤ گے۔ عبدالعظیم حسنی (صاحب مزار بمقام رائے نزد طہران) حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہیں کہ خو مری کے ایک آدمی نے کہا۔ قریش میرے پاس جمع ہوئے۔ پھر ہم نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہؐ ہم نے بتوں کی عبادت چھوڑ دی۔ اور آپ کی پیروی کی۔ ہمیں علی علیہ السلام کی ولایت میں شریک کر دیں۔ تاکہ ہم شریک ہو جائیں۔ جبرائیلؑ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور کہنے لگے۔ اے محمدؐ! اگر آپ نے کسی کو شریک کیا تو آپ کے اعمال ضبط ہو جائیں گے۔ اس آدمی نے کہا۔ جب مجھے یہ سن کر تکلیف لاحق ہوئی تو میں بے اختیار ہو کر بھاگا۔ مجھے اشقر گھوڑے پر سوار ایک آدمی ملا۔ جس کے سر پر زرد عمامہ تھا۔ اس کے جسم سے مشک کی خوشبو آ رہی

تہذیب و ترجمہ اردو

کتاب سلیم بن قیس کوفی

متوفی حدود ۹۰ھ

از

مولانا ملک محمد شریف صاحب قبلہ شاہ رسولوی ملتان

ناشر

مکتبۃ السّاجد ۸۵ شمس آباد کالونی ملتان (مغربی پاکستان)

بار اول تعداد ایک ہزار
عزیزی پریس بیرون دہلی گیٹ ملتان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت عائشہؓ، حضرت علیؓ کی توہین

اهانة الرسول صلى الله عليه وسلم و عائشة و على بن ابى طالب :

DESECREATION OF THE HOLY PROPHET (SAW), HAZRAT ALI (RA) AND HAZRAT AIYSHA (RA).

کتاب سلیم بن قیس کوفی متوفی ۷۰ھ از ملک شریف شاہ رسولوی ملتان

۱۹۷

تیروں کو انکے سینوں کے سامنے تان لیا تو حضرت نے تیار ہو جانے والے لشکر کو حکم دیا کہ محمد بن
حنفیہ کے لشکر کے ساتھ مل کر حملہ کر دیں۔ یہ لوگ [illegible] ان پر ٹوٹ پڑے۔ محمد اور
محمد کے ساتھیوں نے سامنے سے حملہ کر دیا۔ ان کو ان کے [illegible] شکست سے دوچار کر دیا۔ اور ان میں کافی
مارے گئے۔

جو اپنے لیے مانگا۔ وہ تمہارے لیے مانگا

(ابان) سلیمؓ بن قیس سے روایت کرتے ہیں (سلیم کہتے ہیں) میں نے مقدادؓ سے حضرت
علی علیہ السلام کے متعلق دریافت کیا۔ مقدادؓ نے کہا ہم رسول اللہ کے ساتھ سفر کرتے تھے۔
رسول اللہ نے اپنی عورتوں کو پردہ کا حکم نہیں دیا تھا۔ مقدادؓ رسول اللہ کی خدمت کرتے تھے۔
رسول اللہ کے پاس اور کوئی خادم نہ تھا۔ رسول اللہ کے پاس صرف ایک ہی لحاف تھا۔
رسول اللہ کے ساتھ بی بی عائشہ بھی تھیں۔ رسول اللہ علی اور بی بی عائشہ کے درمیان سوتے
تھے۔ ان حضرات پر صرف یہی ایک لحاف ہوتا تھا جب رسول اللہ رات کو نماز شب کی خاطر
قیام فرماتے تھے۔ تو رسول اللہ لحاف کو درمیان سے دبا دیتے تھے۔ رسول اللہ لحاف کو
[illegible] نیچے دبا دیتے تھے تاکہ وہ نیچے کے کپڑے کے ساتھ لگ جاتا تھا اسی لحاف کے دبانے
سے وہ حضرت علیؑ اور بی بی عائشہ کے درمیان حد فاصل ہو جاتی تھی۔ رسول اللہ نماز شب
پڑھنے لگے۔ حضرت علیؑ کو ایک رات بخار شروع ہو گیا جس نے ان کو ساری رات
بیدار رکھا۔ حضرت کی بیماری کی وجہ سے رسول اللہ بھی بیدار رہے۔ رسول اللہ نے اس
صورت میں رات بسر کی کہ کبھی نماز پڑھنے لگ جاتے تھے اور کبھی حضرت علی کی تسلی اور
تیمارداری میں مصروف ہو جاتے تھے۔ رسول اللہ صبح تک ایسا ہی کرتے رہے رسول اللہ نے
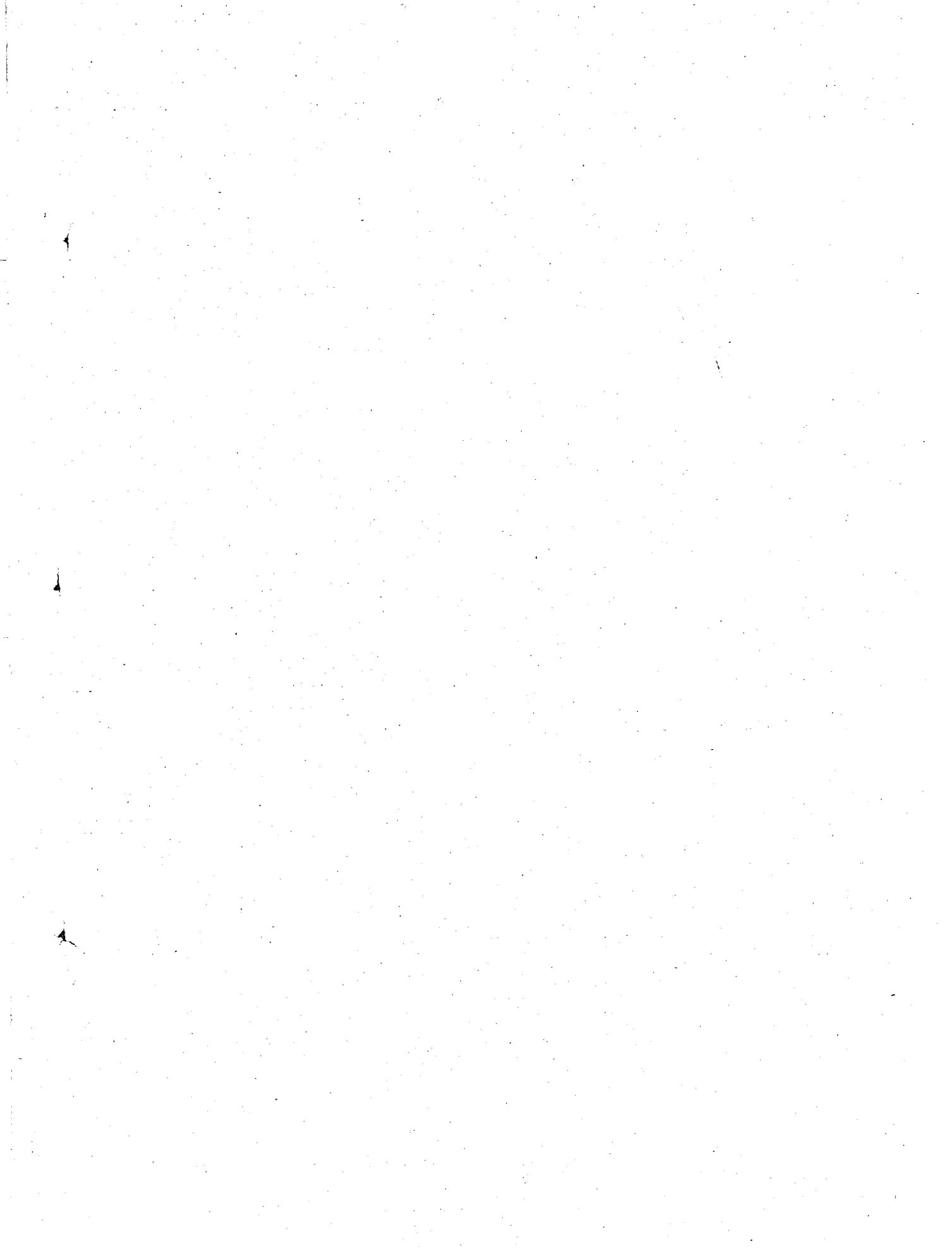
الباب الخامس

الشّیعةُ و عقیدةُ الامامةِ

Chapter V

The Shias and the doctrine of Imaa-mat (The religions Guidance and Leadership).

تاریخی دستاویز کے اس باب میں شیعہ کتب کی انتیس (29) کتابوں کے انچاس (49) حوالہ جات ہیں۔

الاصول

من

الكافي

تأليف

ثقة الإسلام أبي جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق الكليني الرازي رحمه الله

المتوفى سنة ۳۲۸ / ۳۲۹ ه

مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه وعلق عليه علي أكبر الغفاري

نهض بمشروعه
الشيخ محمد الآخوندي

الجزء الثاني

الناشر
دار الكتب الإسلامية
مرتضى آخوندي
تهران - بازار سلطاني
تلفن ۲۰٤۱۰

الطبعة الثالثة
۱۳۸۸ ه

امام رسول اللہؐ کے برابر ہیں

الامام بمنزلة رسول الله صلى الله عليه وسلم

ALL IMAMS ARE EQUAL IN RANK AND STATUS TO PROPHET MUHAMMAD ﷺ

الاصول من الکافی جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الیکلنی المتوفی ۳۲۸ طبع ایران

—٢٧٠— كتاب الحجّة ج١

تبارك وتعالى بطاعتنا ونهى عن معصيتنا ، نحن الحجّة البالغة على من دون السماء و فوق الأرض .

٧ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن عبدالله بن بحر ، عن ابن مسكان ، عن عبدالرّحمن بن أبي عبدالله ، عن محمّد بن مسلم قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : الأئمّة بمنزلة رسول الله صلى الله عليه وآله إلّا أنّهم ليسوا بأنبياء ولا يحلّ لهم من النساء ما يحلّ للنبيّ صلى الله عليه وآله فأمّا ما خلا ذلك فهم فيه بمنزلة رسول الله صلى الله عليه وآله .

﴿ باب ﴾

☆(أن الائمة عليهم السلام محدثون مفهمون)☆

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحجّال ، عن القاسم بن محمّد ، عن عبيد بن زرارة قال : أرسل أبوجعفر عليه السلام إلى زرارة أن يعلم الحكم بن عتيبة أنّ أوصياء محمّد عليه وعليهم السلام محدّثون .

٢ ـ محمّد ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن جميل بن صالح ، عن زياد بن سوقة ، عن الحكم بن عتيبة قال : دخلت على عليّ بن الحسين عليهما السلام يوماً فقال : ياحكم هل تدري الآية الّتي كان عليّ بن أبي طالب عليه السلام يعرف قاتله بها ويعرف بها الاُمور العظام الّتي كان يحدّث بها الناس ؟ قال الحكم : فقلت في نفسي : قد وقعت على علم من علم عليّ بن الحسين ، أعلم بذلك تلك الاُمور العظام ، قال : فقلت : لا والله لا أعلم ، قال : ثمّ قلت : الآية تخبرني بها يا ابن رسول الله ؟ قال : هو والله قول الله عزّ ذكره : « وما أرسلنا من قبلك من رسول ولا نبيّ (ولا محدّث) » وكان عليّ بن أبي طالب عليه السلام محدّثاً فقال له رجل يقال له : عبدالله بن زيد ، كان أخا عليّ لاُمّه ، سبحان الله محدّثاً ؟! كأنّه ينكر ذلك ، فأقبل علينا أبوجعفر عليه السلام فقال : أما والله إنّ ابن اُمّك بعد قد كان يعرف ذلك ، قال : فلمّا قال ذلك سكت الرجل ، فقال : هي الّتي هلك فيها أبوالخطّاب (١) فلم يدر ما تأويل المحدّث والنبيّ .

(١) هو محمد بن مقلاص الاسدى الكوفى كان غاليا ملعونا ، كان يقول : ان الائمة أنبياء لما سمع أنهم محدثون ولم يفرق بين المحدث والنبي ثم عدل عنه ، وكان يقول : انهم آلهة (ذكره الشهرستانى فى الملل والنحل) .

الاصول

من

الكافي

تأليف

ثقة الاسلام ابى جعفر محمد بن يعقوب بن اسحاق الكليني الرازي رحمه الله

المتوفى سنة ٣٢٨/٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه وعلق عليه علي اكبر الغفاري

نهض بمشروعه

الشيخ محمد الآخوندي

الطبعة الثالثة
١٣٨٨

الجزء الأول

الناشر
دار الكتب الاسلامية
مرتضى آخوندي
تهران - بازار سلطاني
تلفن ٢٠٤١٠

بحالت تقیہ (جھوٹ) جو امام کہے اس پر عمل کریں

ويسعهم أن يأخذوا بما يقول وان كان تقية

FOLLOW THE IMAM WHEN HE IS UNDER THE STATE OF TAQIYAH.

الاصول من الكافی جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الیکلنی المتوفی ۳۲۸ طبع ایران

ـ ٤٠ ـ كتاب فضل العلم ج١

﴿ باب سؤال العالم وتذاكره ﴾

١ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن مجدور أصابته جنابة فغسّلوه فمات قال : قتلوه ألّا سألوا فإنّ دواء العيّ السؤال [1].

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن حمّاد بن عيسى ، عن حريز عن زرارة ومحمّد بن مسلم و بريد[2] العجليّ قالوا : قال أبوعبدالله عليه السلام لحمران بن أعين [3] في شيء سأله : إنّما يهلك النّاس لأنّهم لايسألون .

٣ ـ عليُّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن جعفر بن محمّد الأشعريّ ، عن عبدالله بن ميمون القدّاح ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قال: إنّ هذا العلم عليه قفل ومفتاحه المسألة.

عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفليّ ، عن السكونيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام مثله .

٤ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى بن عبيد ، عن يونس بن عبدالرحمن عن أبي جعفر الأحول ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: لايسع النّاس حتّى يسألوا ويتفقّهوا ويعرفوا إمامهم . ويسعهم أن يأخذوا بما يقول وإن كان تقيّة .

٥ ـ عليٌّ ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عمّن ذكره ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : أُفٍّ لرجل لايفرّغ نفسه في كلّ جمعة لأمر دينه فيتعاهده ويسأل عن دينه ، و في رواية أُخرى لكلّ مسلم .

٦ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عبدالله بن سنان ، عن

(١) المجدور : المصاب بالجدري ـ بضم الجيم وفتح الدال وكسر الراء ـ وهو داء معروف ، و قوله : « قتلوه » اى كان فرضه التيمم فمن أفتى بغسله أو تولى ذلك منه فقد أعان على قتله . وقوله : « ألا » في « ألا سألوا » ـ بتشديد اللام ـ حرف تحضيض واذا استعمل في الماضي فهو للتوبيخ واللوم ويمكن أن يكون بالتخفيف استفهاماً توبيخياً . والعي ـ بفتح المهملة وتشديد الياء ـ الجهل وعدم الاهتداء لوجه المراد والعجز عنه . آت .

(٢) بالباء المضمومة والراء المفتوحة والياء الساكنة والدال مصغراً .

(٣) بفتح الهمزة وسكون العين المهملة وفتح الباء بعدها النون .

الاُصول

من

الکافی

تألیف

ثقة الاسلام ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق

الکلینی الرازی رحمه الله

المتوفی سنة ۳۲۸/۳۲۹ ھ

مع تعلیقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه وعلق علیه علی اکبر الغفاری

نهض بمشروعه

الشیخ محمد الآخوندی

الطبعة الثالثة

۱۳۸۸

الجزء الاول

الناشر

دار الکتب الاسلامیة

مرتضی آخوندی

تهران - بازار سلطانی

تلفن ۲۰۴۱۰

امام پر وحی نازل ہوتی ہے

الوحی ینزل علی الامام

SCRIPTURES OF GOD REVEAL TO IMAM.

الاصول من الکافی جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ طبع ایران

﴿ باب ﴾

☆(الفرق بين الرسول و النبي والمحدث)☆

١ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن ثعلبة بن ميمون ، عن زرارة قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن قول الله عزّوجلّ : «وكان رسولاً نبيّاً» ، ما الرسول وما النبيّ ؟ قال : النبيُّ الّذي يرى في منامه ويسمع الصوت ولا يعاين الملك ، والرّسول الّذي يسمع الصوت ويرى في المنام ويعاين الملك ، قلت : الإمام ما منزلته ؟ قال : يسمع الصوت ولا يرى ولا يعاين الملك ، ثمّ تلا هذه الآية : وما أرسلنا من قبلك من رسول ولا نبيّ ولا محدَّث (١) .

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرّار قال : كتب الحسن بن العبّاس المعروفيّ إلى الرّضا عليه السلام : جعلت فداك أخبرني ما الفرق بين الرسول والنبيّ والإمام ؟ قال : فكتب أو قال : الفرق بين الرسول والنبيّ والإمام أنّ الرّسول الّذي ينزل عليه جبرئيل فيراه ويسمع كلامه وينزل عليه الوحي وربّما رأى في منامه نحو رؤيا إبراهيم عليه السلام ، والنبيُّ ربّما سمع الكلام وربّما رأى الشخص ولم يسمع والإمام هو الّذي يسمع الكلام ولا يرى الشخص .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن محبوب ، عن الأحول قال سألت أبا جعفر عليه السلام عن الرّسول والنبيّ والمحدَّث ، قال : الرّسول الّذي يأتيه جبرئيل قبلاً (٢) فيراه ويكلّمه فهذا الرّسول ، وأمّا النبيُّ فهو الّذي يرى في منامه نحو رؤيا إبراهيم ونحو ما كان رأى رسول الله صلى الله عليه وآله من أسباب النبوّة قبل الوحي حتّى أتاه جبرئيل عليه السلام من عند الله بالرسالة و كان محمّد صلى الله عليه وآله حين جمع له النبوّة وجاءته الرسالة من عند الله يجيئه بها جبرئيل ويكلّمه بها قبلاً ، ومن الأنبياء من جمع له النبوّة ويرى في منامه ويأتيه الروح ويكلّمه ويحدّثه ، من غير أن يكون يرى في اليقظة ، وأمّا المحدَّث فهو الّذي يحدَّث فيسمع ، ولا يعاين ولا يرى في منامه .

(١) قوله : «ولا محدث» انما هو في قراءة اهل البيت عليهم السلام وهو بفتح الدال المشددة (في)
(٢) قبلا بضمتين و لفتحتين وكصرد وعنب أى عياناً و مقابلة. (في)

اصول الكافی -١١-

ہم اس کی مخلوق میں اللہ کی آنکھ ہیں اور اس کے بندوں میں اول الامر ہیں

و نحن عین اللہ فی خلقه ولاة امر اللہ فی عبا به

WE ARE THE EYES OF GOD IN HIS CREATURES AND THE FINAL AUTHORITY IN ALL HUMAN BEINGS.

الاصول من الکافی جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ طبع ایران

ج ١ — كتاب التوحيد — ١٤٥

الأشياء ممّا يشاكل ذلك ، ولوكان يصل إلى الله الأسف والضجر ، و هو الّذي خلقهما وأنشأهما لجاز لقائل هذا أن يقول: إنّ الخالق يبيد يوماً ما ، لأنّه إذا دخله الغضب والضجر دخله التغيير، وإذا دخله التغيير لم يؤمن عليه الإبادة ، ثمّ لم يعرف المكوّن من المكوَّن ولا القادر من المقدور عليه ، ولا الخالق من المخلوق ، تعالى الله عن هذا القول علوّاً كبيراً ، بل هو الخالق للأشياء لا لحاجة ، فإذا كان لا لحاجة استحال الحدّ والكيف فيه ؛ فافهم إن شاء الله تعالى .

٧ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن أبي نصر ، عن محمّد بن حمران عن أسود بن سعيد قال : كنت عند أبي جعفر عليه السلام فأنشأ يقول ابتداء منه من غير أن أسأله : نحن حجّة الله ، و نحن باب الله ، و نحن لسان الله ، ونحن وجه الله ، ونحن عين الله في خلقه ، و نحن ولاة أمر الله في عباده .

٨ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن حسان الجمّال قال : حدّثني هاشم بن أبي عمارة الجنبيّ قال : سمعت أمير المؤمنين عليه السلام يقول : أنا عين الله ، وأنا يد الله ، وأنا جنب الله ، وأنا باب الله .

٩ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن محمّد بن إسماعيل بن بزيع ، عن عمّه حمزة بن بزيع ، عن عليّ بن سويد ، عن أبي الحسن موسى بن جعفر عليهما السلام في قول الله عزّ وجلّ: «ياحسرتى على ما فرّطت في جنب الله[1]» قال : جنب الله : أمير المؤمنين عليه السلام وكذلك ما كان بعده من الأوصياء بالمكان الرّفيع إلى أن ينتهي الأمر إلى آخرهم[2]

١٠ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن محمّد بن جمهور، عن عليّ بن الصلت ، عن الحكم وإسماعيل ابني حبيب، عن بُريد العجليّ قال : سمعت أباجعفر عليه السلام يقول : بنا عُبد الله ، وبنا عرف الله ، وبنا وحّد الله تبارك وتعالى، ومحمّد حجاب الله تبارك وتعالى[3].

(١) الزمر : ٥٥ .

(٢) الجنب القرب وقوله : يا حسرتى على ما فرطت فى جنب الله » أى فى قرب الله و جواره ومنه قوله تعالى : «والصاحب بالجنب» وهو الرفيق فى السفر الذى يصحب الانسان ، وكنى عنه بالجنب لكونه قريباً منه ملاصقاً له واول الجنب بعلى عليه السلام لشدة قربه من الله تعالى وكذا الائمة الهادون من ولده عليهم السلام فانهم من أكمل أفراد المقربين .

(٣) يعنى بسبب تعليمنا و إرشادنا للناس و كوننا بينهم و بين الله يعبدونه ويعرفونه ؛ ومحمد حجاب الله يعنى أنه متوسط بينه و بين عباده به يصل الرحمة والهداية من الله الى عباده (فى) .

امام کی معرفت کے بغیر خدا کی حجت پوری نہیں ہو سکتی

لا تقوم حجة الله بغير معرفة الامام

THE HUJJAT (ULTIMATE PROOF) OF GOD CANNOT BE ESTABLISED WITHOUT IMAM.

الاصول من الکافی جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ طبع ایران

ج۱ | كتاب الحجّة | -۱۷۷-

٤ ـ أحمد بن محمّد (١) ومحمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن عليّ بن حسّان عن ابن فضّال ، عن عليّ بن يعقوب الهاشميّ ، عن مروان بن مسلم ، عن بريد، عن أبي جعفر وأبي عبد الله عليهما السلام في قوله عزّ وجلّ : «وما أرسلنا من قبلك من رسول ولا نبيّ (ولا محدَّث)» قلت : جعلت فداك ليست هذه قراءتنا فما الرسول والنبيّ والمحدَّث؟ قال : الرّسول الّذي يظهر له الملك فيكلّمه و النبيّ هو الّذي يرى في منامه و ربما اجتمعت النبوّة والرسالة لواحد و المحدَّث الّذي يسمع الصوت ولا يرى الصورة، قال: قلت : أصلحك الله كيف يعلم أنّ الّذي رأى في النوم حقّ ، وأنّه من الملك ؟ قال : يوفّق لذلك حتّى يعرفه ، لقد ختم الله بكتابكم الكتب وختم بنبيّكم الأنبياء .

﴿ باب ﴾

☆(أن الحجة لاتقوم لله على خلقه الا بامام)☆

١ـ محمّد بن يحيى العطّار ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن ابن أبي عمير ، عن الحسن بن محبوب ، عن داود الرقّيّ ، عن العبد الصالح عليه السلام قال : إنّ الحجّة لا تقوم لله على خلقه إلّا بامام حتّى يُعرف (٢)

٢ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن عليّ الوشّاء قال: سمعت الرضا عليه السلام يقول : إنّ أبا عبدالله عليه السلام قال : إنّ الحجّة لاتقوم لله عزّ و جلّ على خلقه إلّا بامام حتّى يُعرف .

٣ـ أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن الحسن ، عن عباد بن سليمان ، عن سعد بن سعد عن محمّد بن عمارة ، عن أبي الحسن الرضا عليه السلام قال : إنّ الحجّة لاتقوم لله على خلقه إلّا بامام حتّى يُعرف .

٤ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن البرقيّ ، عن خلف بن حمّاد ، عن أبان بن تغلب قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : الحجّة قبل الخلق ومع الخلق وبعد الخلق.

(١) كذا في الماضي . (آت)

(٢) في بعض النسخ [حتى يعرف] وكذا في الثاني والثالث .

امام کے بغیر دنیا قائم نہیں رہ سکتی

لا تبقی الدنیا الا بالامام

THE WORLD CANNOT ENDURE WITHOUT AN IMAM.

الاصول من الکافی جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ طبع ایران

—۱۷۸— کتاب الحجّة ج۱

﴿ باب ﴾

✿(أن الأرض لاتخلو من حجة)✿

١ــ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن محمد بن أبي عمير ، عن الحسين بن أبي العلاء قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : تكون الأرض ليس فيها إمام؟ قال : لا، قلت : يكون إمامان ؟ قال : لا إلاّ وأحدهما صامت .

٢ــ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه، عن محمد بن أبي عمير ، عن منصور بن يونس وسعدان ابن مسلم ، عن إسحاق بن عمّار، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سمعته يقول: إنّ الأرض لاتخلو إلّا وفيها إمام ، كيما إن زاد المؤمنون شيئاً ردّهم ، وإن نقصوا شيئاً أتمّه لهم .

٣ ــ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن عليّ بن الحكم ، عن ربيع بن محمد المسلّي، عن عبدالله بن سليمان العامريّ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : مازالت الأرض إلاّ ولله فيها الحجّة ، يعرّف الحلال والحرام و يدعو الناس إلى سبيل الله .

٤ ــ أحمد بن مهران ، عن محمد بن عليّ، عن الحسين بن أبي العلاء ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قلت له : تبقى الأرض بغير إمام ؟ قال : لا .

٥ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى ، عن يونس ، عن ابن مسكان ، عن أبي بصير ، عن أحدهما عليهما السلام قال : قال : إنّ الله لم يدع الأرض بغير عالم ولو لا ذلك لم يعرف الحقّ من الباطل .

٦ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمد عن عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنّ الله أجلّ و أعظم من أن يترك الأرض بغير إمام عادل .

٧ـ عليٌّ بن محمد ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن أبي اُسامة ؛ وعليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن الحسن بن محبوب، عن أبي اُسامة وهشام بن سالم ، عن أبي حمزة ، عن أبي إسحاق ، عمّن يثق به من أصحاب أمير المؤمنين عليه السلام أنّ أمير المؤمنين عليه السلام قال : اللّهمّ إنّك لاتخلي أرضك من حجّة لك على خلقك .

٨ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى ، عن محمد بن الفضيل ، عن أبي حمزة ،

حضرۃ علی کی نبوت کا اعلان

اعلان نبوۃ علی رضی اللہ عنہ

THE DECLARATION OF ALI'S APOSTLE HOOD.

الاصول من الکافی جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ طبع ایران

ج۱ — کتاب الحجّة — ۱۹۷

فاُكسى ويستنطق واُستنطق فأنطق على حدّ منطقه ، ولقد اُعطيت خصالاً ما سبقني إليها أحد قبلي علمت المنايا والبلايا، والأنساب وفصل الخطاب[1]، فلم يفتني ماسبقني، ولم يعزب عنّي ماغاب عنّي، اُبشّر باذن الله واُؤدّي عنه ، كلّ ذلك من الله مكّنني فيه بعلمه .

الحسين بن محمّد الأشعريّ ، عن معلّى بن محمّد ، عن محمّد بن جمهور العمّي، عن محمّد بن سنان قال : حدّثنا المفضّل قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول ، ثمّ ذكر الحديث الأوّل.

٢ـ عليّ بن محمّد ومحمّد بن الحسن، عن سهل بن زياد ، عن محمّد بن الوليد شباب الصيرفي قال : حدّثنا سعيد الأعرج قال : دخلت أنا وسليمان بن خالد على أبي عبدالله عليه السلام فابتدأنا فقال : ياسليمان ماجاء عن أمير المؤمنين عليه السلام يؤخذ به ومانهى عنه ينتهى عنه جرى له من الفضل ماجرى لرسول الله صلى الله عليه وآله ولرسول الله صلى الله عليه وآله الفضل على جميع من خلق الله، المعيّب[2] على أمير المؤمنين عليه السلام في شيء من أحكامه كالمعيّب على الله عزّوجلّ وعلى رسوله صلى الله عليه وآله والرادّ عليه في صغيرة أو كبيرة على حدّ الشرك بالله ، كان أمير المؤمنين صلوات الله عليه باب الله الّذي لا يؤتى إلاّ منه ، وسبيله الّذي من سلك بغيره هلك ، وبذلك جرت الأئمّة عليهم السلام واحد بعد واحد ، جعلهم الله أركان الأرض أن تميد بهم ، والحجّة البالغة على من فوق الأرض ومن تحت الثرى .

وقال : قال أمير المؤمنين عليه السلام : أنا قسيم الله بين الجنّة والنار ، وأنا الفاروق الأكبر وأنا صاحب العصا والميسم ، ولقد أقرّت لي جميع الملائكة والرّوح بمثل ما أقرّت لمحمّد صلى الله عليه وآله ولقد حملت على مثل حمولة محمّد صلى الله عليه وآله وهي حمولة الربّ وإنّ محمّداً صلى الله عليه وآله يدعى فيكسى و يستنطق واُدعى فاُكسى واُستنطق فأنطق على حدّ منطقه ، ولقد اُعطيت خصالاً لم يعطهنّ أحدٌ قبلي ، علمت علم المنايا والبلايا ، والأنساب و فصل الخطاب ، فلم يفتني ما سبقني ، ولم يعزب عنّي ما غاب عنّي ، اُبشّر باذن الله واُؤدّي عن الله عزّوجلّ ، كلّ ذلك مكّنني الله فيه باذنه .

٣ـ محمّد بن يحيى وأحمد بن محمّد جميعاً ، عن محمّد بن الحسن ، عن عليّ بن حسّان

(١) المنايا والبلايا : آجال الناس ومصائبهم وفصل الخطاب الخطاب المفصول الغير المشتبه، فلم يفتني ما سبقني أى علم مامضى، ماغاب عني اى علم ما يأتى . (فى)

(٢) فى بعض النسخ [المتعقب] فى الموضعين .

شب قدر میں امام پر سالانہ احکام نازل ہوتے ہیں

فی لیلة القدر تنزل الامور السنویة علی الامام

IN THE NIGHT OF POWER GOD SEND YEARLY COMMANDMENTS TO AN IMAM.

الاصول من الکافی جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ طبع ایران

الّذي حدّثك به عليّ - ولم تره عيناه ولكن وعا قلبه ووقر في سمعه[1] - ثمّ صفّقك بجناحه فعميت قال فقال ابن عبّاس : ما اختلفنا في شيء فحكمه إلى الله [2] ، فقلت له : فهل حكم الله في حكم من حكمه بأمرين ؟ قال : لا ، فقلت : هيهنا هلكت وأهلكت[3]

۳ـ وبهذا الإسناد ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال الله عزّ وجلّ في ليلة القدر « فيها يفرق كلّ أمر حكيم » يقول : ينزل فيها كلّ أمر حكيم ، والمحكم ليس بشيئين ، إنّما هو شيء واحد ، فمن حكم بما ليس فيه اختلاف ، فحكمه من حكم الله عزّ وجلّ ، ومن حكم بأمر فيه اختلاف فرأى أنّه مصيب فقد حكم بحكم الطاغوت إنّه لينزل في ليلة القدر إلى وليّ الأمر تفسير الأمور سنة سنة ، يؤمر فيها في أمر نفسه بكذا وكذا ، وفي أمر الناس بكذا وكذا ، وإنّه ليحدث لوليّ الأمر سوى ذلك كلّ يوم علم الله عزّ وجلّ الخاصّ والمكنون العجيب المخزون ، مثل ما ينزل في تلك اللّيلة من الأمر ، ثمّ قرأ : « ولو أنّ ما في الأرض من شجرة أقلام والبحر يمدّه من بعده سبعة أبحر ما نفدت كلمات الله إنّ الله عزيز حكيم »[4]

٤ـ وبهذا الإسناد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كان عليّ بن الحسين صلوات الله عليه يقول: « إنّا أنزلناه في ليلة القدر » صدق الله عزّ وجلّ أنزل الله القرآن في ليلة القدر « وما أدراك ما ليلة القدر » قال رسول الله صلى الله عليه وآله : لا أدري ، قال الله عزّ وجلّ « ليلة القدر خير من ألف شهر » ليس فيها ليلة القدر ، قال لرسول الله صلى الله عليه وآله : وهل تدري لم هي خير من ألف شهر ؟ قال : لا ، قال: لأنّها تنزّل فيها الملائكة والروح بإذن ربّهم من كلّ أمر ، وإذا أذن الله عزّ وجلّ بشيء فقد رضيه « سلام هي حتّى مطلع الفجر » يقول : تسلّم عليك يا محمّد ملائكتي وروحي بسلامي من أوّل ما يهبطون إلى مطلع الفجر.

ثمّ قال : في بعض كتابه: « واتّقوا فتنة لا تصيبنّ الّذين ظلموا منكم خاصّة[5] » في « إنّا أنزلناه في ليلة القدر » وقال في بعض كتابه : « وما محمّد إلّا رسول قد خلت

(١) جملة معترضة من كلام أبي عبدالله عليه السلام استمرارا لقول أبيه « فتبدّا الملك » حيث أوهم في قلوب السامعين لهذا الحديث أن الملك ظهر على ابن عباس عيانا .

(٢) لقوله تعالى : « وما اختلفتم في شيء فحكمه إلى الله » (٣) قد فرض المناظرة بين أبي جعفر (ع) وابن عباس في صغره (ع) و حياة أبيه السجاد فقد ولد أبو جعفر سنة ٥٧ ومات ابن عباس سنة ٦٨ ، وتوفى على بن الحسين السجاد سنة ٩٥ . (٤) لقمان : ٢٧ . (٥) الانفال : ٢٥ .

امام اپنی موت کا وقت جانتا ہے - اور باختیار خود مرتا ہے -

أن الائمة يعلمون متى يموتون وانهم لايموتون الا باختيار منهم

IMAM KNOWS HIS HOUR OF DEATH AND HIS DEATH IS IN HIS CONTROL.

الاصول من الکافی جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ طبع ایران

ج۱ کتاب الحجّة ـ۲۵۸ـ

﴿ باب ﴾

☆(أن الائمة عليهم السلام اذا شاؤوا أن يعلموا علموا)☆

١ـ عليّ بن محمّد و غيره ، عن سهل بن زياد ، عن أيّوب بن نوح ، عن صفوان ابن يحيى ، عن ابن مسكان ، عن بدر بن الوليد ، عن أبي الرّبيع الشاميّ ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إنّ الإمام إذا شاء أن يعلم علم .

٢ـ أبو عليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبد الجبّار ، عن صفوان ، عن ابن مسكان عن بدر بن الوليد ، عن أبي الرّبيع ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إنّ الإمام إذا شاء أن يعلم اُعلم[1].

٣ـ محمّد بن يحيى ، عن عمران بن موسى ، عن موسى بن جعفر ، عن عمرو بن سعيد المدائنيّ ، عن أبي عبيدة المدائنيّ ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا أراد الإمام أن يعلم شيئاً أعلمه الله ذلك .

﴿ باب ﴾

☆(أن الائمة عليهم السلام يعلمون متى يموتون ، وانهم لايموتون)☆
☆(الا باختيار منهم)☆

١ـ محمّد بن يحيى ، عن سلمة بن الخطّاب ، عن سليمان بن سماعة وعبدالله بن محمّد ، عن عبد الله بن القاسم البطل ، عن أبي بصير قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : أيّ إمام لايعلم مايصيبه و إلى مايصير ، فليس ذلك بحجّة لله على خلقه .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن الحسن بن محمّد بن بشّار قال : حدّثني شيخ من أهل قطيعة الرّبيع من العامّة ببغداد ممّن كان ينقل عنه ، قال: قال لي : قد رأيت بعض من يقولون بفضله من أهل هذا البيت ، فما رأيت مثله قطّ في فضله ونسكه فقلت له : من ؟ و كيف رأيته ؟ قال : جمعنا أيّام السندي بن شاهك[1]

(١) كذا في جميع النسخ التي رأيناها .
(٢) أي أيام دولته ووزارته لهارون الرشيد . (آت)

آئمہ گذشتہ اور آئندہ تمام امور جانتے ہیں اور ان پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں

الائمہ يعلمون علم ما مكان وما يكون ولا يخفى عليهم شی ء

ACCORDING TO SHIAS, NOTHING CAN REMAIN HIDDEN FROM THE IMAMS. THEY HAVE A COMPLETE KNOWLEDGE OF PAST, PRESENT AND FUTURE.

الاصول من الکافی جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الیکلنی المتوفی ۳۲۸ طبع ایران

—٢٦٠— كتاب الحجّة ج١

٥ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي الحسن موسى عليه السلام قال : إنَّ الله عزَّ وجلَّ غضب على الشيعة (١) فخيّرني نفسي أوهم ؛ فوقيتهم والله بنفسي .

٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الوشّاء ، عن مسافر أنَّ أبا الحسن الرضا عليه السلام قال له : يامسافر هذا القناة فيها حيتان ؟ قال : نعم جعلت فداك ، فقال: إنّي رأيت رسول الله صلى الله عليه وآله البارحة وهو يقول : يا عليّ ما عندنا خير لك (٢).

٧ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد ، عن الوشّاء ، عن أحمد بن عائذ ، عن أبي خديجة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال ، كنت عند أبي في اليوم الّذي قبض فيه فأوصاني بأشياء في غسله وفي كفنه وفي دخوله قبره ، فقلت : ياأباه والله ما رأيتك منذ اشتكيت (٣) أحسن منك اليوم، مارأيت عليك أثر الموت ، فقال : يا بنيَّ أما سمعت عليّ بن الحسين عليهما السلام ينادي من وراء الجدار يا محمّد تعال ، عجّل ؟ .

٨ ـ عدَّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن سيف بن عميرة ، عن عبدالملك بن أعين ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : أنزل الله تعالى النصر على الحسين عليه السلام حتّى كان [ما] بين السماء والأرض (٤) ثمَّ خُيّر: النصر، أو لقاء الله، فاختار لقاء الله تعالى

﴿ باب ﴾

☆(أن الأئمة عليهم السلام يعلمون علم ما كان وما يكون وانه (٥))☆
☆(لا يخفى عليهم الشيء صلوات الله عليهم)☆

١ ـ أحمد بن محمّد ومحمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن إبراهيم بن إسحاق الأحمر ، عن عبدالله بن حمّاد ، عن سيف التمّار قال : كنّا مع أبي عبدالله عليه السلام جماعة من

(١) لتركهم التقية أو عدم انقيادهم لامامهم وخلوصهم في متابعته . (آت)
(٢) اى علمي بحقيقة ما أقول كعلمي بكون الحيتان في هذا الماء . (آت)
(٣) اى مرضت .
(٤) اى أنزل الله تعالى ملائكة ينصرونه على الاعداء حتى إذا صاروا بين السماء والارض خير بين الامرين . (في) .
(٥) في بعض النسخ [أنهم] .

امام میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر صفات موجود ہیں

فی الامام صفات اکثر من النبی الکریم ﷺ

IMAM POSSESS MORE ATTRIBUTES THAN A PROPHET POSSESS.

الاصول من الکافی جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ طبع ایران

-۳۸۸- کتاب الحجّة ج۱

يومها ذلك إن كان نهاراً، أوليلتها إن كان ليلاً ، ثمّ ترى في منامها رجلاً يبشّرها بغلام، عليم،حليم ، فتفرح لذلك ، ثمّ تنتبه من نومها ، فتسمع من جانبها الأيمن في جانب البيت صوتاً يقول: حملت بخير وتصيرين إلى خير وجئت بخير ، أبشري بغلام ،حليم عليم ، وتجدخفّة في بدنها ثمّ لم تجد بعد ذلك امتناعاً[1] من جنبيها و بطنها فإذا كان لتسع من شهرها سمعت في البيت حسّاً شديداً ، فإذا كانت اللّيلة الّتي تلد فيها ظهر لها في البيت نور تراه لا يراه غيرها إلاّ أبوه ، فإذا ولدته ولدته قاعداً و تفتّحت له حتّى يخرج متربّعاً يستدير بعد وقوعه إلى الأرض ، فلا يخطئ القبلة حيث كانت بوجهه ، ثمّ يعطس ثلاثاً يشير بأصبعه بالتحميد ويقع مسروراً[2] مختوناً ورباعيتاه من فوق وأسفل وناباه وضاحكاه ومن بين يديه مثل سبيكة الذهب نور ويقيم يومه وليلته تسيل يداه ذهباً وكذلك الأنبياء إذا ولدوا و إنّما الأوصياء أعلاق من الأنبياء .

٦- عدّة من أصحابنا،عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن حديد ، عن جميل بن درّاج قال روى غير واحد من أصحابنا أنّه قال: لاتتكلّموا في الإمام فإنّ الامام يسمع الكلام وهو في بطن أمّه فإذا وضعته كتب الملك بين عينيه «وتمّت كلمة ربّك صدقاً وعدلاً لامبدّل لكلماته وهو السّميع العليم» فإذا قام بالأمر رفع له في كلّ بلدة منار ينظر منه إلى أعمال العباد .

٧- عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى بن عبيد قال : كنت أنا وابن فضّال جلوساً إذ أقبل يونس فقال : دخلت على أبي الحسن الرّضا عليه السلام فقلت له : جعلت فداك قد أكثر النّاس في العمود ، قال : فقال لي : يا يونس ما تراه ، أتراه عموداً من حديد يرفع لصاحبك ؟ قال : قلت : ما أدري ، قال : لكنّه ملك موكّل بكلّ بلدة يرفع الله به أعمال تلك البلدة ، قال : فقام ابن فضّال فقبّل رأسه وقال : رحمك الله يا أبا محمّد لاتزال تجيء بالحديث الحقّ الّذي يفرّج الله به عنّا .

٨- عليّ بن محمّد ، عن بعض أصحابنا ، عن ابن أبي عمير ، عن حريز ، عن زرارة ،عن أبي جعفر عليه السلام قال: للامام عشر علامات : يولد مطهّراً ،مختوناً ، وإذا وقع على الأرض وقع على راحته رافعاً صوته بالشهادتين، ولايجنب ، وتنام عينيه ولاينام قلبه، ولايتثاءب ولايتمطّى ، ويرى من خلفه كما يرى من أمامه ،ونجوه كرائحة المسك والأرض موكّلة

(١) في بعض النسخ [انساما] . (٢) اى مقطوع السرة .

اماموں کی مظلومیت پر آنسو بہانا تسبیح اور راز کو چھپانا جہاد فی سبیل اللہ ہے

إسباغ الدموع على مظلومية الأئمة تسبيح ، وكتمان السرجهاد فى سبيل الله .

TO HIDE SECRECT AND TO WEEP ON THE OPPRESSION OF IMMAMS IS JEHAD.

الاصول من الكافی جلد دوم تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ھ ـ طبع ایران)

-٢٢٦- كتاب الايمان والكفر ج٢

فتذاكروا الاذاعة ، فقال : احفظ لسانك تعزّ ، ولا تمكّن النّاس من قياد رقبتك فتذلّ .

١٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن عليّ بن الحكم ، عن خالد بن نجيح ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال ، إنّ أمرنا مستور مقنّع بالميثاق (١) فمن هتك علينا أذلّه الله

١٦ ـ الحسين بن محمّد ؛ ومحمّد بن يحيى ، جميعاً ، عن عليّ بن محمّد بن سعد ، عن محمّد بن مسلم ، عن محمّد بن سعيد بن غزوان ، عن عليّ بن الحكم ، عن عمر بن أبان ، عن عيسى بن أبي منصور قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : نفس المهموم لنا المغتمّ لظلمنا تسبيح وهمّه لأمرنا عبادة وكتمانه لسرّنا جهاد في سبيل الله ، قال لي محمّد بن سعيد : اكتب هذا بالذهب ، فما كتبت شيئاً أحسن منه .

﴿ باب ﴾

☆(المؤمن و علاماته و صفاته)☆

(☆) ١ ـ محمّد بن جعفر ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن عبدالله بن داهر ، عن الحسن ابن يحيى ، عن قثم أبي قتادة الحرّاني ، عن عبدالله بن يونس ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قام رجل يقال له : همّام ـ وكان عابداً ، ناسكاً ، مجتهداً ـ إلى أمير المؤمنين عليه السلام وهو يخطب ، فقال : يا أمير المؤمنين صف لنا صفة المؤمن كأنّنا ننظر إليه ؟ فقال :

يا همّام المؤمن هو الكيّس الفطن ، بشره في وجهه ، و حزنه في قلبه ، أوسع شيء صدراً (٢) وأذلّ شيء نفساً ، زاجر عن كلّ فان (٣) ، حاضّ على كلّ حسن (٤) ،

(١) المقنع اسم مفعول على بناء التفعيل أى مستور أصله من القناع . « بالميثاق » اى بالعهد الذى أخذ الله ورسوله والائمة عليهم السلام ان يكتموه عن غير أهله (آت) .

(☆) منقول فى النهج باختلاف كثير . (٢) فى بعض النسخ [قدراً] .

(٣) « زاجر » أى نفسه أوغيره .

(٤) « حاض » أى حريص .

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

جلاء العیون

جلد دوم

تالیف خاتم المحدثین ملا محمد باقر مجلسی رحمۃ اللہ علیہ ابن علامہ محمد تقی مجلسی طہرانی

ایرانی اعلی اللہ مقامہا و مترجمہ علامہ سید عبد الحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

نظر ثانی مقدمہ و حاشیہ

سید الواعظین رئیس المتکلمین زبدۃ العلماء فاضل جلیل جناب ابو البیان

مولانا السید ظہور الحسن صاحب قبلہ کوثر بھریلوی خطیب شیعہ ملتان

ملنے کا پتہ

حمایت اہلبیتؑ وقف رجسٹرڈ

شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس لاہور

چہار وہ معصومین ہر چیز پر قادر ہیں تمام انبیائے کرام اور ملائکہ کی توہین

المعصومون الاربعة عشر قادرون على كل شيئ ،

اهانة جميع الانبياء والملائكة .

FOURTEEN IMAMS OF SHIA (INFALLIABLE) ARE THE MASTERS OF THIS UNIVERSE. A DESECRATION OF ALL PROPHETS AND AN ANGELS.

جلاء العیون جلد دوم از ملا باقر مجلسی شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس لاہور۔

۲۹

للظالمین بدلا (کہف) کیوں میرے حکم کے سوا شیطان اور اس کی اولاد کو ولی پکڑتے ہو حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہی ہیں اور ظالموں کے لئے بہت برا بدلہ ہے۔ اس آیت سے یہ بھی نتیجہ نکلتا ہے کہ علاوہ ابلیس اور اس کی ذریت کے انسانوں میں سے بھی اکثر لوگوں نے اپنا ولی و مرشد مقرر کیا ہے۔ جن کا ولی ہونے کا شرعی کوئی حق نہ تھا۔ اور وہ خدا کے نزدیک بمنزلہ ابلیس اور ذریت ابلیس ہی ہیں۔ بیشک وہ انسان صورت ابلیس سیرت ظالم ہیں جن کے لیئے برا بدلہ ہے۔ دن رات کا مشاہدہ ہے۔ کہ ابلیس اور ذریت ابلیس کو کسی نے ولی نہیں بنایا۔ بلکہ انسان انسانوں کو ولی مقرر کرتے ہیں اور یہاں وہی اولاد آدم مراد ہے۔ جو لوگوں کو اپنے آپ کو ولی و مرشد ظاہر کرکے گمراہ کر رہی ہے۔

اہل بیت کے سوا کوئی ولی نہیں خداوند عالم نے اپنے بعد ولایت مطلقہ کلیہ کا حصہ اپنے رسول مقبولؐ اور انکی اہل بیت ہی پر کیا ہے انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین آمنوا۔ اور تمام کے تمام قرآن میں دوسری آیت نہ ملے گی جس سے ثابت ہو کر باقی انبیاء اور ملائکہ بھی ولی ہیں اور ان کا تصرف بھی ماسوی اللہ تمام پر ہے اور یہ پہلے ثابت ہو چکا۔ کہ فوق درجہ ولایت مطلقہ اور کوئی درجہ نہیں اور ولایت بمعنی تصرف غلبہ۔ حکومت بادشاہی ہدایت و حفاظت ہے۔ پس خدا کے بعد رسول اور اس کے بعد اہل بیت ہی جملہ ماسوی اللہ پر متصرف و غالب حاکم و بادشاہ اور ہادی و حافظ ہیں۔ اور وہ اس لئے کہ معیار ولایت ان کو حاصل ہے۔ باقی انبیاء اور ملائکہ یہ منصب نہیں رکھتے۔ پس جبکہ انبیاء و ملائکہ اس عہدہ پر فائز نہیں۔ تو غیر معصوم جماعت کیونکر اس عہدے کو لے سکتی ہے۔ نیز یہ بھی ثابت ہو گیا۔ اور عقل سلیم نے تسلیم کیا۔ کہ تمام مخلوقات انس و جن ملائکہ و انبیاء سب کے درمیان واسطۂ فیض اور وسیلہ کاملہ جناب سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰؐ اور ان کے اہل بیت ہیں۔ جب تک لوگ ان کی معرفت حاصل نہیں کرتے معرفت خدا حاصل نہیں ہو سکتی۔ عام امت کے لوگ نہ ہادی ہیں نہ امام اور نہ لوگوں پر ان کی اطاعت ضروری بلکہ جو اہل بیت رسولؐ کے سوا ہادی اور امامت کا دعویٰ کرے وہ اولاد شیطان سے ہوگا۔ رسولؐ اور اہل بیت رسول ان کی اطاعت خدا کی اطاعت اور ان کی نافرمانی خدا کی نافرمانی اور جیسا کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک کرنے سے مشرک ایسے ہی ان کی جگہ کسی کو بٹھلانے بنانے۔ لانے اور شریک کرنے سے مشرک۔ چنانچہ حدیث معتبر متفق علیہ

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا

جلد دوم

تالیف خاتم المحدثین ملا محمد باقر مجلسی رحمۃ اللہ علیہ ابن علامہ محمد تقی مجلسی طہرانی
ایرانی اعلی اللہ مقامہا و مترجمہ علامہ سید عبدالحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

نظر ثانی مقدمہ و حاشیہ

سید الواعظین رئیس المتکلمین زبدۃ العلماء فاضل جلیل جناب ابو البیان
مولانا السید ظہور الحسن صاحب قبلہ کوثر بھریلوی خطیب شیعہ ملتان

ملنے کا پتہ

حمایت اہلبیت وقف رجسٹرڈ
شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس لاہور

امام مہدی نے ماں کے پیٹ میں سورۃ قدر تلاوت کی (عقیدہ الاثناء عشریہ)

تلا الا امام المہدی فی بطن امہ سورہ القدر (عقیدہ الا ثناء عشریۃ

IMAM MAHDI RECITED THE SURAH QADR BEFORE BIRTH (SHI'ITE BELIEF)

۴۷۵

پڑھنے میں مشغول ہوئی نرجس خاتون جاگیں۔ اور وضو کر کے نماز شب پڑھی۔ اسوقت صبح کاذب تھی قریب تھا کہ میرے دل میں وعدہ حسن عسکری سے مشک آگئے۔ ناگاہ امام حسن عسکریؑ نے اپنے حجرہ سے آواز دی۔ کہ سورۂ انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر نرجس پر پڑھیئے۔ میں نے نرجس خاتون سے پوچھا۔ کیا حال ہے۔ انہوں نے کہا۔ جو کچھ میرے مولا نے فرمایا تھا ظاہر ہوا جب میں نے سورۂ انزلنا پڑھنا شروع کیا۔ اس طفل نے شکم نرجس میں تلاوت انا انزلنٰہ میرا ساتھ دیا۔ اور مجھے سلام کیا۔ میں ڈر گئی حضرت امام حسن عسکریؑ نے آواز دی کہ قدرت خدا سے تعجب نہ کیجیئے۔ حق تعالیٰ ہمارے اطفال کو بحکمت گویا فرماتا ہے۔ اور ان کو بحالت بزرگی زمین پر اپنا حجت کرتا ہے۔ جب امام حسن عسکریؑ یہ فرما چکے نرجس خاتون میری آنکھوں سے غائب ہوگئیں۔ گویا میرے اور ان کے درمیان ایک پردہ حائل ہوگیا۔ یہ دیکھ کر میں بہ فریاد و فغان امام حسن عسکریؑ کی طرف دوڑی۔ حضرت نے فرمایا لے پھوپھی لوٹ جایئے۔ نرجس کو اپنی جگہ دیکھیے گا جب میں واپس آئی پردہ اٹھ گیا۔ اور نرجس خاتون کو ایسا نورانی پایا۔ کہ میری آنکھیں چکا چوند ہوگئیں۔ حضرت صاحب العصر کو دیکھا۔ کہ قبلہؑ رو سجدہ میں انگشتان سبابہ کو آسمان کی طرف اٹھا کہہ رہے ہیں۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ و ان جدی رسول اللہ و ان ابی امیر المومنین علیہ السلام پھر ہر ایک امام کا نام لیا جب اپنے نام تک پہنچے فرمایا۔ اللھم انجزلی وعدی و اتمم لی امری و ثبت وطاتی و املاء الارض بعدلاً و قسطاً یعنی وعدہ نصرت جو تو نے مجھ سے فرمایا ہے اسے وفا کر اور میرے امر خلافت و امامت کو تمام کر میرے انتقام کو دشمنوں سے لے اور تسلط کو ظاہر اور زمین کو میرے سبب سے

لے امری وغیرہ امری مخلوق میں یہ فرق ہے کہ غیر امری مخلوق یعنی امت بتدریج ترقی کرتی ہے پہلے بچہ پھر طفل پھر جوان پھر بوڑھا بچے کے ہاتھ کان۔ ناک۔ پاؤں زبان تمام اعضا ہوتے ہیں مگر کام نہیں کر سکتے۔ ہاتھ پکڑ نہیں سکتے زبان بول نہیں سکتی۔ پاؤں چل نہیں سکتے۔ برعکس معصوم کے یعنی نبی و رسول اس کے اعضا جوانی میں جیسے گواہی بھی ویسے ہی کام کرتے ہیں۔ ابراہیم کا پیدا ہو کر دوڑنا۔ حضرت موسیٰ کا فرعون کی داڑھی پکڑنا۔ حضرت عیسیٰ کا پیدا ہو کر عصمت مادر کی گواہی اور اپنی نبوت کا اعلان کرنا یہی دلیل ہے۔ ایسے نائب رسول و نبی امام وہ بھی پیدا ہوتے ہی کلام کرتا ہے اگر اس کے اعضا مثل پیغمبر کام نہ کریں تو جانشین کا اہل نہیں ہو سکتا ہے۔ حضرت علی کا پیدا ہو کر دست رسول پر صحف آسمانی کی تلاوت کرنا۔ اژدر کے دو ٹکڑے کرنا امام حسن کا وحی بیان کرنا۔ ان سے امام حسین کا دودھ نہ پینا کر رمضان کے چاند کی تصدیق کرنا۔ اور امام عصر کا پیدا ہو کر انگشت بلند فرما کر کلمہ شہادت پڑھنا اس امر کی یہی دلیل ہے یہ ان کی اور رسول کی جنس ایک ہے ان کے اعضا اور رسول کے اعضا کا مقام و کام ایک ہے اور یہ برحق وارثان رسول ہیں۔

لے جب تک حمایت خداوندی ساتھ نہ ہو کوئی نبی و رسول کچھ نہیں کر سکتے۔ لہٰذا یہاں معصوم کا مقصد یہی ہے کہ دنیاوی فوج و تمکنت و تاج امامت و خلافت کیلئے لازم نہیں۔ بلکہ طاقت حمایت خدا کا ہونا لازمی ہے جیسا کہ نبوت کے لئے حکومت بنی عباس اس تلاش میں تھی کہ امام حسن عسکریؑ کے بیٹے کا پتہ چلے تو فوراً ان کو قتل کر دیا جائے۔ جاسوس عورتیں چھوڑی گئیں۔ آثار حمل معلوم کرنے کے لئے۔ لیکن۔

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

الاحتجاج

تأليف

أبي منصور أحمد بن علي بن أبي طالب الطبرسي

من علماء القرن السادس

تعليقات وملاحظات

السيد محمد باقر الموسوي الخرسان

الجزء الأول

حضرت حسنؓ نے فرمایا خدا کی قسم مجھے ان شیعوں سے معاویہؓ اچھا ہے شیعوں نے میرے قتل کی کوشش کی

قال الحسن: والله ان معاوية خيرلى من هؤلاء الشيعة وانهم حاولوا قتلى

HAZRAT HASSAN SAID "BY GOD MAVIA IS BETTER THAN SHIAS.
THEY HAVE TRIED TO KILLED ME.

الا حتجاج الطبرسی جلد اول تالیف ابی منصور احمد بن علی ابی طالب الطوسی المتوفی قرن سادس (طبع نجف)

من رسول الله عليّ؟

قالوا : بلى .

قال : أما علمتم أنّ الخضر لما خرق السفينة ، وأقام الجدار ، وقتل الغلام كان ذلك سخطاً لموسى بن عمران « ع » إذ خفي عليه وجه الحكمة في ذلك ، وكان ذلك عند الله تعالى ذكره حكمة وصواباً ؟ أما علمتم أنه ما منا أحد إلا يقع في عنقه بيعة لطاغية زمانه الا القائم « عج » ؟ الذي يصلّي خلفه روح الله عيسى بن مريم « ع » ، فإنّ الله عز وجل يخفي ولادته ويغيّب شخصه لئلا يكون لأحد في عنقه بيعة اذا خرج ، ذاك التاسع من ولد أخي الحسين ، ابن سيدة الاماء ، يطيل الله عمره في غيبته ثم يظهره بقدرته في صورة شاب دون أربعين سنة ، ذلك ليعلم أنّ الله على كلّ شيء قدير .

— عن زيد بن وهب الجهني(١) قال : لما طعن الحسن بن علي « ع » بالمدائن أتيته وهو متوجع ، فقلت : ما ترى يا ابن رسول الله فإنّ الناس متحيرون ؟

فقال : أرى والله أنّ معاوية خير لي من هؤلاء يزعمون أنهم لي شيعة ابتغوا قتلي وانتهبوا ثقلي وأخذوا مالي ، والله لئن آخذ من معاوية عهداً أحقن به دمي واومن به في أهلي ، خير من أن يقتلوني فتضيع أهل بيتي وأهلي ، والله لو قاتلت معاوية لأخذوا بعنقي حتى يدفعوني إليه سلماً ، والله لئن أسالمه وأنا عزيز خير من أن يقتلني وأنا أسير ، أو يمنّ عليّ فيكون سنة على بني هاشم آخر الدهر ولمعاوية لا يزال يمنّ بها وعقبه على الحي منا والميت .

قال : قلت : تترك يا ابن رسول الله شيعتك كالغنم ليس لها راع؟

قال : وما أصنع يا أخا جهينة إنّي والله أعلم بأمر قد أدى به إليّ ثقاته : إنّ امير المؤمنين « ع » قال لي ـ ذات يوم وقد رآني فرحاً ـ : يا حسن أتفرح كيف بك إذا رأيت أباك قتيلاً ؟! كيف بك إذا ولي هذا الأمر بنوا أمية ، وأميرها الرحب البلعوم ، الواسع الاعفجاج (٢)، يأكل ولا يشبع ، يموت وليس له في السماء ناصر ولا في الأرض عاذر ، ثم يستولي على غربها وشرقها ، يدين له العباد ويطول ملكه ، يستن بسنن أهل البدع والضلال ، ويميت الحق وسنة رسول الله « ص » يقسم المال في أهل ولايته ، ويمنعه من هو أحق به ، ويذل في ملكه المؤمن ، ويقوى في سلطانه الفاسق ، ويجعل المال بين أنصاره دولا ، ويتخذ عباد الله خولا .

---

(١) ذكره العلامة « ره » في أولياء علي عليه السلام في القسم الأول من خلاصته ص ١٩٤ والشيخ في رجاله ص ٤٢ في أصحاب علي « ع » وفي الفهرست ص ٩٧ فقال : « زيد بن وهب له كتاب : خطب أمير المؤمنين عليه السلام على المنابر في الجمع والأعياد وغيرها » وفي أسد الغابة ص ٢٤٣/٢ إنه كان في جيش علي « ع » حين مسيره إلى النهروان وقال ابن عبد البر في هامش الإصابة ص ٢٤ ج١ : إنه ثقة ، توفي سنة (٩٦) .

(٢) أي : واسع الكرش والأمعاء .

از تالیفات

عالم ربانی مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

تعداد ۴۰۰۰ جلد

چاپ سعدی

سازمان انتشارات جاویدان

مؤسس : محمد حسن علمی

امام مہدی برہنہ حالت میں ظاہر ہوگا

يظهر الامام المهدى عريانًا

IMAM MEHDI WILL APPEAR NUDE

محمد باشد و بعد از آن علی و شیخ طوسی و نعمانی ازحضرت امام رضا (ع) روایت کرده‌است
که ازعلامات ظهور حضرت قائم آنست که بدن برهنه در پیش قرص آفتاب ظاهر خواهد
شد و منادی ندا خواهد کرد که این امیرالمؤمنین است برگشته است که ظالمان را هلاك کند
و ایضا شیخ روایت کرده است از حضرت ابی عبدالله که چون قائم ما خروج کند نزد قبر هر
مؤمنی ملکی بیاید و او را ندا کند که ای فلان صاحب‌تو و امام تو ظاهر شده‌است اگرمیخواهی
ملحق شوی باو ملحق‌شو و اگر میخواهی در نعمت وکرامت خدا باشی هم آنجا باش پس بعضی
بیرون آیند و بعضی در نعیم الهی بمانند و در زیارت جامعه مشهوره و اکثر زیارات منقوله
خصوصا زیارت حضرت امام حسین (ع) ذکررجعت و اظهار اعتقاد به آن مذکور است و در
متهجد و مصباح‌الزائر وسایرکتب ازحضرت امام جعفرصادق (ع) منقولست که هر که دعای عهد
نامه را چهل صباح بخواند از انصار حضرت قائم باشد و اگرپیش از ظهور آن حضرت بمیرد
حقتعالی او را از قبر بیرون آورد در وقت خروج آنحضرت ودرعهدنامه‌مزبورمذکور است که
خداوندا اگرحایل شودمیان‌من‌وآنحضرت‌مرگی که‌بر بندگان‌خودحتم‌ولازم کردانیده‌پس‌بیرون‌آور
مرا ازقبرمن‌درحالتی که‌کفن‌خودرا بر کمر بسته باشم وشمشیر ونیزه‌خودرا برهنه‌کرده‌باشم ولبیک
گویم دعوت‌کسی‌راکه‌جمیع خلق‌را بسوی یاری او دعوت می‌نماید وشیخ در مصباح از حضرت
امام جعفر صادق (ع) زیارت بعید حضرت رسول ﷺ وائمه (ع) را روایت کرده است و در
آن روایت مذکور است که من قائلم‌بفضل‌شما و اقرار دارم برجعت شما و انکارنمی‌کنم‌قدرت
خدا را بر هیچ‌چیز و قائل‌نمی‌شوم‌مگر بدآنچه خدا خواسته است و صاحب کامل‌الزیارة‌از
حضرت امام جعفرصادق(ع) زیارتی از برای حضرت امام حسین (ع) روایتکرده است ودر
آن زیارت مذکور است که یاری من از برای شما مهیا است تا حکم کند خدا و مبعوث
گرداند شما را پس با شما خواهم بود نه با دشمنان شما پس من از آنهایم‌که ایمان دارم برجعت
شما و انکار نمیکنم هیچ قدرت خدا را و تکذیب نمیکنم هیچ‌مشیت او را‌ونمی‌گویم‌هیچ‌چیزی
را که خدا خواهد نمی‌تواند بود و بسندصحیح درزیارت دیگرهمین مضمون‌را روایت کرده‌اند
و ایضا بسند معتبر زیارت دیگر از برای حضرت امام حسین (ع) وجمیع‌ائمه روایتکرده است
ودرآن‌زیارت‌مذکوراست که‌خداوندا مبعوث گردان اورا در زمان پسندیده‌ای که انتقام بکشی
باو ازبرای دین خود وبکشی باو دشمن خود رابدرستی‌که تو اورا وعده‌کرده‌ وتوئی‌پروردگاری

وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ

الحمدللہ کہ دریں اوان برکت اقتران کتاب مستطاب راہ نمائے حق و ایماں

تحقیق المتین

اردو ترجمہ

حق الیقین

از تصنیفات عالیہ جناب مستطاب ملا محمد باقر مجلسی اعلی اللہ مقامہ

بہ ترجمہ

جناب مولوی سید مجتبےٰ حسین صاحب مرحوم ہاشمی

بحسن اہتمام احقر الانام مولوی غلام عباس منیجر امامیہ جنرل بک ایجنسی لاہور

باہتمام لالہ [illegible] پریس لاہور [illegible]

حق الیقین
از تالیفات
عالم ربانی مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

امام مہدی ظہور کے بعد سب سے پہلے سنی علماء کو قتل کریں گے

يبداء الامام المهدى بقتل علماء اهل السنة بعد ظهوره قبل الاخرين

IMAM MEHDI WILL KILL ALL THE SUNNI SCHOLARS.

حق الیقین جلد اول، دوم تالیف عالم ربانی ملا محمد باقر مجلسی طبع ایران

(۵۲۷) جماعتی که داخل جهنم میشوند ( )

نخواهندبود و بخدا سوگند کمیان بهشت ودوزخ نیز منزلی میباشد و من نمیتوانم ازترس مخالفان سخن بگویم وقتیکه قائم ؑ ظاهرمی‌شود پیش‌از کفار ابتدا به سنیان‌خواهد کرد با علمای‌ایشان وایشانراخواهد کشت ودرمجمع‌البیان‌نیزمضمون این‌حدیثرا ازآنحضرت روایتکرده‌است و ایضاً در کتاب زهد بسندصحیح ازابن‌ابان روایتکرده‌استکه امام ؑ در باب جهنمیان گفت که‌داخل جهنم‌می‌شوند بگناهان خود بیرون می‌آیند بعفوخداوبسند صحیح ازحضرت‌باقر ؑ منقولستکه آخر کسیکه ازجهنم بیرون‌می‌آید مردی‌استکه‌اورا همام میگویند ودرجهنم عمری ندا خواهد کردخدارا که **یاحنان‌یامنان**

مؤلف‌گوید که این جماعت که در این احادیث معتبر وارد شده استکه از جهنم بیرون می‌آیند و داخل بهشت می‌شوند محتمل‌استکه فساق‌شیعه دراین‌ها داخل بوده‌باشند وممکن استکه مخصوص مستضعفین‌بوده‌باشد وابن‌بابویه روایتکرده‌استکه درآنچه‌حضرت امامرضا ؑ از برای‌مأمون نوشته است‌ازمحض‌اسلام‌مذکوراستکه خداداخل‌جهنم‌نمیکند مؤمنی‌را وحال‌آنکه اورا وعده بهشت کرده‌است و بیرون‌نمیکند از جهنم‌کافری‌را وحال آنکه اورا وعید آتش فرموده‌است و مخلدبودن درآن و گناهکاران اهل‌توحیدداخل آتش می‌شوند و بیرون‌می‌آیند از آن وشفاعت ازبرای ایشان جایزاست ودر خصال در حدیث اعمش ازحضرت‌صادق ؑ نیز اینرا روایتکرده‌است وایضاًدر کتاب فضایل‌الشیعه‌ازحضرت صادق ؑ روایتکرده‌استکه باشیعیان‌خودفرمود که‌خانه‌های‌شما از برای‌شما بهشت‌است‌وقبر های شما ازبرای‌شما بهشت‌است‌وازبرای‌بهشت خلق‌شده‌ایدوبازگشت‌شما بسوی‌بهشت‌خواهد بود و بسندمعتبردیگر از آنحضرت منقول‌استکه فرمود که مردی شمارا دوست‌میدارد و نمیداند که‌چه میگوئید و اعتقاد شمارا نمیداندخدااورا داخل بهشت میکند ومردی‌شمارا دشمن میداند و نمیداند که چه‌میگوئید و اعتقاد شمارا نمیداند خدا اورا داخل جهنم می کند و کلینی وعیاشی از ابن ابی‌یعقوب روایتکرده‌اند که گفت بحضرت‌صادق ؑ عرض کردم کهمن‌اختلاط‌میکنم‌بامردم‌وبسیارمی‌شودتعجب من‌ازگروهی‌چند که‌ولایت‌شماندارند وولایت ابوبکروعمر دارند وایشانرا امانت‌وراستگوئی‌ووفاهست‌وازگروهی‌چند که‌ولایت شما دارندو امانت وراستگوئی ووفا ندارند پس‌درست‌نشست و روبمن آورد غضبناک‌وفرمود که دینی‌نیست برای کسیکه عبادتکند خدارا باولایت امام جائری که از جانب‌خدانباشد امامت‌او وعتابی وغضبی نیست برای کسیکه‌عبادت کندخدارا باولایت‌امام‌عادلیکه‌ازجانب خدامنصوب باشد امامت‌او گفتم آنهارا دینی‌نیست وبراین‌ها عتابی نیست فرمود بلی‌مگر

(حقوق ترجمہ و تالیف محفوظ ہیں)

عقیدہ رجعت کا اقرار

الاقرار بعقیدة الرجعة .

AN ACCEPTANCE ON BELIEF OF RAJAT.

قرآن مجید مترجم ترجمہ مولوی مقبول دھلوی افتخار بک ڈپو کرشن نگر لاہور بار پنجم استقلال پریس لاہور

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳۲- یہ آیت نازل کی وَلَا تَهِنُوا فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ إِن تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ وَتَرْجُونَ مِنَ اللَّهِ مَا لَا يَرْجُونَ (اس قوم کی جستجو میں سستی نہ کرو اگر تم تکلیف پا رہے ہو تو جیسی تکلیف تم پا رہے ہو ویسی ہی تکلیف وہ بھی پا رہے ہیں حالانکہ جو امیدیں تمکو خدا سے ہیں وہ انکو نہیں ہیں) قول مترجم۔ یہ آیت سورۂ نساء میں ہے حالانکہ لازم تھا کہ اسی سورہ میں ہوتی اسکے بعد خدا نے فرمایا اِن يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ ۱۲۔

لن تنالوا ۴ | ۱۳۳ | آل عمران ۳

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ؕ وَاللّٰهُ لَا

کہ ایمان لانے والے کون ہیں اور تم ہی میں سے بعض کو گواہ بنائے اور اللہ

يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾ وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ

ظالموں کو دوست نہیں رکھتا اور اسلئے (بھی) کہ خدا ایمان لانیوالوں کو خالص کرلے اور

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا

کافروں کو مٹائے یا تم نے یہ گمان کیا تھا کہ تم بہشت میں چلے جاؤ گے حالانکہ اس وقت

يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۲﴾

تک اللہ نے (بذریعہ امتحان) نہ اُن لوگوں کو جانا تھا جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا اور نہ اُن لوگوں کو جو ثابت قدم

وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ

اور ملاقات کرنے سے پہلے تو تم موت کی تمنا کیا کرتے تھے پھر تو

رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۱۴۳﴾ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ

تم نے اُسے کھلی آنکھوں سے دیکھ لیا محمد ایک رسول ہی ہیں

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ

جن سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے کیا اگر وہ مر جائیں گے یا

قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ

قتل کر دئے جائینگے تو تم اپنے پچھلے پاؤں پلٹ جاؤ گے اور جو اپنے پچھلے پاؤں

عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا ؕ وَسَيَجْزِي اللّٰهُ

پلٹ جائے گا وہ خدا کا کچھ نہ بگاڑے گا اور عنقریب خدا شکر کرنیوالوں

منزل

حاشیہ صفحہ ۱۳۳:-

لہ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا تفسیر عیاشی میں اس آیت کے بارے میں وارد ہے کہ جناب امام جعفر صادق نے فرمایا کہ ابھی کل چیزیں عالم ذر ہی میں تھیں کہ خدائے تعالےٰ اُن سب کے بنانے سے پہلے اُن سب کے حال سے واقف تھا اسی طرح وہ خوب جانتا تھا کہ کون کون جہاد کرینگے اور کون کون نہ کرینگے جیسا کہ اپنی مخلوقات کو موت دینے سے پہلے یہ جانتا ہے کہ میں انکو موت دونگا حالانکہ زندگی کی حالت میں موت انہیں نہیں دکھلاتا ۱۲۔

سلہ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ تفسیر قمی میں اس آیہ کے بارے میں جناب امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالےٰ نے مومنین کو شہدائے بدر کی منزلتوں سے آگاہ کیا۔ تو بہت سوں کو لالچ آیا اور انہوں نے عرض کیا کہ پروردگارا کوئی لڑائی ہمیں بھی پیش آجائے کہ ہم اسمیں شہید ہو جائیں خدا نے انکی دعا قبول کی اور معرکۂ احد پیش آگیا جب بہت معدودے چند ثابت قدم رہے اسی لئے خدا فرماتا ہے وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ ۔۱۲۔

سلہ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ تفسیر عیاشی میں منقول ہے کہ کسی نے جناب امام محمد باقرؑ سے عرض کیا کہ جو شخص قتل کیا گیا وہ مرا یا نہیں، فرمایا نہیں موت اور چیز ہے اور قتل اور چیز ہے۔ پھر اُسنے عرض کیا کہ جو شخص قتل ہوا وہ ضرور مرا امامؑ نے فرمایا کہ اللہ کا قول تیرے قول سے زیادہ سچا ہے اُسنے قرآن مجید میں ان دونوں باتوں میں فرق رکھا ہے جیسا کہ فرماتا ہے اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ (اگر وہ مر جائیگا یا قتل ہو جائیگا) اور دوسری جگہ فرماتا ہے "لَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ"

ترجمه جلد سیزدهم
از کتاب
(((بحــــار الانوار)))

از تالیفات
علامه مجلسی
ترجمه مرحوم محمد حسن بن محمد ولی ارومیه
رحمة الله علیه

بسرمایه آقای حاج سید اسمعیل کتابچی و اخوان
فرزندان مرحوم حاج سید احمد کتابچی مؤسس
کتابفروشی اسلامیه

تهران-خیابان ۱۵ خرداد (بوذرجمهری) تلفن ۵۲۱۹۶۶-۵۳۵۴۴۸

۱۳۶۰ هجری شمسی

چاپ افست اسلامیه

امام قائم آل محمد نئی شریعت لائیں گے اور نئے احکامات جاری کریں گے

الا مام الغائب یاتی بشریعة جدیدة و یجری احکاما جدیدة

IMAM MEHDI WILL BRING NEW SHARIAH AND COMMANDMENTS.

بحار الانوار بیز جلد دهم تالیف علامه محمد باقر مجلسی طبع ایران

علامات ظهور — ۵۸۷

درحالتیکه اسباب جنك در بر کرده اند و بآنحضرت میگویند که ازهرجاکه آمدهٔ بآنجابر گرد مارا باولاد فاطمه احتیاج نیست پس آنحضرت شمشیر کشیده وهمهٔ ایشان را بقتل میرساند بعداز آن داخل کوفه میشود جمیع منافقان را کهشکا کند عرصهٔ تیغ بیدریغ میگرداند و قصرها و عمارتهایشانرا خراب میکند و آنانراکه یاری میجنگند بقتل میرساند تا بحدیکه خدای عزوجل راضی شود - در کتاب مذکور ذکرنموده که ابوخدیجه از صادق علیه السلام روایتکرده که آنحضرت فرمود که چون قائم علیه السلام قیام میکند امرتازه و احکام میآورد تازه چنانچه رسول خدادر اول اسلام خلایقرا بامر جدید دعوت نمود در کتاب مذکور آورده که علی بن عقبه از پدرش روایتکرده اوگفته وقتیکه قائم علیه السلام قیام میکند با عدالت حکم مینماید ودرعصر اوظلم وستم ازمیان خلایق برداشته میشود و راهها امن میباشد و زمین برکتهای خویش‌را بیرون میآورد وهرحق از باطل خود بر گردانده میشود واهل هیچ دین باقی نمیماند مگر اینکه اظهار اسلام‌میکنند و باایمان مشهور و معروف میباشند آیا نشنیدهٔ قول خداوند سبحانه را • وله اسلم من فی السموات والارض طوعاً و الیه ترجعون • یعنی کسانیکه در آسمانها وزمین هستند از صمیم قلب بخداوند کردگار مطیع ومنقاد میشوند وبرگشت‌شما بسوی اوخواهد شد ودرمیان‌خلایق بطریق داود و محمد صلی الله علیه وآله حکم میکند پس دراینوقت زمین خزینه های خود را ظاهر وبرکات خویشرا آشکار میگرداند و دراینوقت مردی ازشماها کسی پیدا نمیتواند بکند که صدقهٔ باو بدهد یااحسان در حق وی نماید زیراکه همهٔ مؤمنان غنی و مالدارمیباشند بعدازآن فرمودکه دولت‌ما آخردولتها است وهیچ طایفه‌که برای ایشان سلطنت مقررشده باقی نمیماند مگراینکه پیشتر ازما سلطنت میکنند برای اینکه نگویند در وقتیکه حسن سلوك ورفتارمارا می‌بینندکه اگر ما هم بسلطنت برسیم هرآینه بطریقه وسیرت ایشان رفتار میکنیم و اینست معنی قول خدای تعالی • والعاقبة للمتقین • یعنی عاقبت کار برای متقیانست پس آخر دولتها دولت ائمه (ع) میباشد

در کتاب مذکور ذکرنموده که ابی بصیر از باقر علیه السلام درحدیث طولانی روایتکرده که آنحضرت فرمود که چون قائم علیه السلام قیام میفرماید بکوفه میآید و چهار مسجد درآنجا خراب میکند و مسجد کنگره دار در روی زمین باقی نمیماند مگر اینکه کنگره های آنرا خراب میکند و آنهارا بی‌کنگره میگذارد وراههاي بزرك را یعنی شاهراهها را وسیع میگرداند وهر پنجره که مشرف براهست آنرا میشکند و میزابها را و ناودانهـا را که مشرف براهها اند برهم میزند و بدعتی باقی نمیگذارد مگراینکه آنرا زایل میگرداند ومرمیدارد و سنتی باقی نمیگذارد مگر اینکه آنرا بربا میدارد وشهر قسطنطنیه و چین وکوههای دیلمرا مسخر میگرداند پس هفتسال

اہل تشیع کی طرف سے اعلان نبوت!

امام غائب دعویٰ نبوت کریں گے کہ اللہ کے حکم سے نبی مرسل بنا کر بھیجا گیا ہوں

الامام الغائب سوف يدعى النبوة !!

IMAM MEHDI WILL DECLARE HIS PROPHET HOOD.

بحار الانوار تالیفات علامہ باقر مجلسی ناشر کتابفروشی اسلامیہ تہران ایران طبع ۱۳۲۰ھ

-۵۵۱- خروج آنحضرت

وعلامت همه اینها درعسق است در کتاب قرب الاسناد از ابن سعد اواز ازدی روایتکرده اوکفته
که من وابو بصیر بخدمت صادق عليه السلام داخل شدیم وعلی بن عبدالعزیز هم با مابود پس بخدمت
آنحضرت عرضکردم که آیا توئی صاحب ما فرمود که آیا صاحب شما هستم یعنی صاحب شما
نیستم زیراکه صاحب شما قائم عليه السلام است یا اینکه صاحب شماجوانیست تازه. احمدطبرسی در
کتاب احتجاج از یزید بن وهب جهنی اوازحسن بن علی بن ابیطالب اواز پدرش سلام الله علیهما
روایت نموده که آنحضرت فرمود که خدایتعالی در آخرزمان ودر روزگاریکه مانندسنك خاراست
و درایام نادانی خلایق مردیرا مبعوث میگرداند واورا با ملائکهٔ خود موید میکند وباران وی
را از چیزهای بد نگهمیدارد ودرمقابل رنج وتعبش باو یاری میکند ونصرت میدهد و اورا بر
همه اهل زمین غالب میگرداند تا اینکه از راه میل و رغبت یا ازراه اجبار و اکراه دین اسلام
را قبول نمایند زمین را پرازعدل وقسط ونور وبرهان میگرداند همه اهالی شهرها باطاعت بدین
وی میآیند کافری نمیماند مگر اینکه ایمان میآورد و بدکرداری نمیباشد مگر صالح و نیکو
کارمیشود ودرملك خود با درندگان مصالحه میکند و زمین نباتات خود را میرویاند وآسمان
برکتش را نازل میگرداند وخزاین زمین برای وی ظاهر وآشکارمیشوند چهل سال بمابین مشرق
ومغرب مالك میشود پس طوبی باد برای کسیکه ایام آنحضرت را بیابد وکلام اورابشنودمؤلف
گوید که اخبار مختلفه که درخصوص بیان مقدار ایام سلطنت آنحضرت وارد شده بعضی از آنها
محمولست بهمه مدت سلطنتش یعنی همه مدت سلطنتش فلان مقدارمیشود وبعضی از آنها برزمان
استقرار دولت محمولست وبعضی دیگر محمولست برحساب سال وماه که درنزد ما است وبعضی
برسال وماه آنحضرت که طولانی اند محمولست والله یعلم - شیخ صدوق در کتاب کمال الدین از
محمد بن ابراهیم بن اسحق اواز حسین بن منصور اوازمحمد بن هرون هاشمی اواز احمد بن عیسی اواز
احمد بن سلیمان بن هادی اوازمعویة بن هشام اوازابراهیم بن محمد بن حنفیه اوازپدرش محمد اوازپدرش
امیرالمؤمنین عليه السلام روایت نموده که آنحضرت فرمود که رسولخدا صلی الله علیه وآله فرمود که مهدی ازما اهل
بیت است خدا کار اورا دریکشب درست میکند و در روایت دیگر بدین نهج وارداست که خدا
کار اورا دریك شب اصلاح میکند در کتاب مذکور ازطالقانی اوازجعفر بن مالك اوازحسن بن
محمد سماعه او از احمد بن حرث اواز مفضل بن عمر او از صادق عليه السلام او از پدرش عليه السلام روایت
نموده که آنحضرت فرمود که در وقتیکه قائم عليه السلام قیام میکند این آیه را تلاوت میفرماید
«ففررت منکم لما خفتکم فوهب لی ربی حکماً وجعلنی من المرسلین» یعنی از شما گریختم در
وقتیکه ازشما ترسیدم پس پروردگارمن شریعتی ونبوتی بمن عطا فرمود ومرا ازجمله فرستادگان

اہل تشیع کی طرف سے اعلان نبوت!

امام قائم دعویٰ کریں گے کہ رب نے مجھے نبوت و پیغمبری عطا فرمائی ہے

ادعاء النبوة من قبل الشيعة .

سيدعى الإمام الغائب أن الله بعثنى نبيا و رسولا!!

IMAM MEHDI WILL DECLARE HIS PROPHETHOOD.

-۶۴۴- بحار الانوار بیز جلد دهم علامات ظهور قائم (ع) تالیف علامه محمد باقر مجلسی طبع ایران

کردم اینها را دروقتی خواهم کردکه درعلم خود پنهان و مستور کرده‌ام و از واقع شدن اینها چاره نیست در آنزمان ترا وهمه سوارکان و پیادگان لشکر ترا هلاك خواهم نمود پس برو هرچه میخواهی بکن پس بدرستیکه تو تا روز وقت معلوم از جملهٔ مهلت دادم شدگانی مولف گوید ظاهر اینست که این علامات مذکوره با هلاك نمودن شیطان و تابعان او درهمهٔ ایام پیغمبر وامت او واقع نمیشود بلکه کفایت میکند اینکه دربعضی اوقاتی که بعد از بعثت پیغمبراست واقع شود واینوقت نیست مگر خلافت قائم ﷺ چنانچه در اخبار سابق گذشت و بعد از این هم مذکور خواهد شد - وسیدعلی بن عبدالحمید در کتاب الغیبه باسناد خود از باقر ﷺ روایت نموده که آن حضرت فرمود چون قائم ما اهلبیت ظهور میکند این آیه را تلاوت میفرماید « ففررت منکم لما خفتکم فوهب لی ربی حکما » یعنی دروقتی که از شماها فرار نمودم پس پروردگار من نبوت وپیغمبری عطا فرمود پس ازهلاکت نفس خود ترسیدم فرار کردم وقتی که خدای تعالی بمن اذن داد وکار مرا اصلاح نمود ظهور کردم وبنزد شما آمدم - وباسناد خود از احمد بن محمد آبادی او رفع حدیث بابی بصیر نموده او از صادق ﷺ روایت کرده که آن حضرت فرمود که اگر قائم ﷺ خروج نماید بعد از آنکه بسیاری از خلایق او را انکار کرده‌اند هر آینه درصورت جوان بنزد ایشان بر میگردد و در اعتقاد امامتش ثابت قدم نمی‌شود مگر هر آن مؤمنی که خدای تعالی در عالم ذر اول عهد و پیمان گرفته باشد - وباسناد خود تا سماعه اواز صادق ﷺ روایتکرده که آن حضرت فرمود که گویا قائم را می‌بینم که در کوه ذی‌طوی با برهنه ایستاده مانند موسی بن‌عمران انتظار میکشد تا اینکه بمقام ابراهیم ﷺ میاید و در آنجا دعا میکند و باسناد خود از حضرمی اواز باقر ﷺ روایت کرده که آنحضرت فرمود جبرئیل در سمت دست راست ومیکائیل ازجانب دست چپش راه میروند ونیز ازآن حضرت روایت نموده که آن حضرت فرمود که چون قائم ﷺ قیام میکند وداخل کوفه میشود هرآینه درآنوقت هیچ مؤمن نمیماند مگراینکه درآنجا میباشد - واز کتاب فضل بن شاذان او رفع حدیث نموده ازسعد او از امام حسن عسکری ﷺ روایت نموده که آن حضرت فرمود که محل و جای یکقدم از زمین کوفه دوست‌تر است در نظر من از یکباب خانه که درمدینه باشد - و از فضل بن شاذان او از سعد بن اصبغ روایت کرده او گفته که از صادق ﷺ شنیدم میفرماید که هرکس در کوفه خانه دارد آنرا نگه بدارد و از دست ندهد - و باسناد خود از باقر ﷺ روایتکرده که آن حضرت فرمود که مهدی ﷺ درشهر حیره منهزم میگرداند سفیانی را در زیر درختی که شاخهایش کشیده و دراز است - و باسناد خود تا به بشیر نبال او از صادق ﷺ روایت کرده که آنحضرت فرمود آیا

باسمہ سبحانہ

هٰذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ

کل آدمیوں کے لئے یہ کھلی دلیلیں ہیں اور یقین کرنے والوں کے لئے

جو یقین رکھتے ہیں ہدایت اور رحمت ہے

منتخب

بصائر الدرجات

ترجمہ و تالیف

الفاضل الجلیل محمد شریف بن شیر محمد ...

الناشر

مکتبۃ الساجد ... ملتان
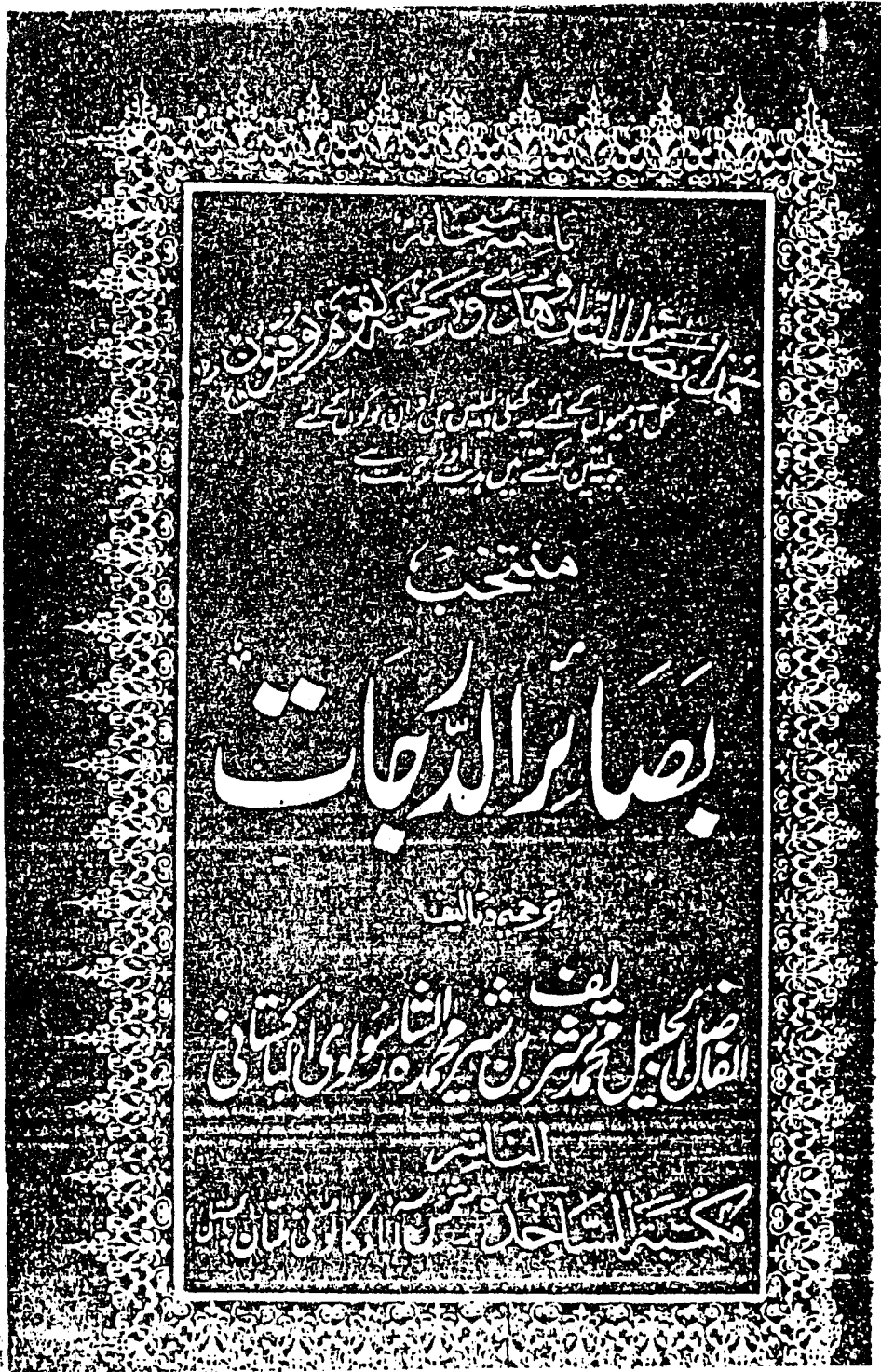
شیعہ امام مہدی حضرت "آدم سے لے کر خود اپنے دور تک کے تمام گناہ زنا ' خیانت ' خواہشات اور ظلم وجور کا قصاص لینگے"

يقتص المهدى ابتداء من آدمؑ حتى زمانه لكل جريمة من الزنا والخيانة والظلم والجور الخ ۔

SHIA IMAM MEHDI WILL RETALIATE ALL THE SINS, SINCE HAZRAT ADAM'S PERIOD.

بصار الدرجات از فاضل الجليل محمد شريف بن شير محمد شاه رسولوى الپاکستانی

۸۳

و بنی عمه وانصاره و بنی ذراری رسول الله صلی الله علیه و آلـه واراقة دماء آل محمد (ص) وکل دم سفك وکل فرج نکح حرامًا وکل زنی وخبث وفاحشه واثم وظلم وجور وغشم منذ عند آدم علیه السلام الی وقت قیام قائمنا (ع) کل ذلك یعدده علیهما ویلزمهما ایاه فیعترفان به فیقتص منهما فی ذلك الوقت بمظالم من حضر ثم یصلبه علی الشجرة و یأمر نارا تخرج من الارض فتحرقهما والشجرة ثم یأمر ریحا فتنسفهما فی الیم نسفا

اور آپ کے انصار کو ذبح کیا ہونا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اولاد کا قتل ہونا آل محمد کا خون بہانا اور ہر خون کا بہانا ہر نکاح حرام کا ذکر کرنا، ہر زنا، خباثت فاحشہ، گناہ، ظلم وجور کا آدم علیہ السلام سے لیکر قائم آل محمدؑ تک سب کا ان سے ذکر فرمائیں گے، حاضرین کی موجودگی میں ان سب کا ان سے قصاص لیں گے پھر آگ کو حکم دیں گے وہ زمین سے نکل ان کو اور درخت کو جلا دے گی. پھر ہوا کو حکم دیں گے وہ ان کی راکھ کو اٹھا کر سمندر میں پھینک دے گی

قال المفضل یا سیدی ذلك آخر عذابهما

مفضلؓ ۔ مولا! یہ ان کے لئے آخری عذاب ہوگا ؟

قال هيهات یا مفضل والله یردن ولیحضرن السید الاکبر محمد رسول الله صلی الله علیه وآله والصدیق الاکبر امیر المومنین وفاطمه والحسن والحسین والائمة علیهم السلام وکل من محض الایمان محضاً او محض الکفر محضا ولیقتص منهما لجمیع فعلهما ولیقتلان فی کل یوم ولیلة الف قتلة ویردان الی ما شاء.

امامؑ، اے مفضلؓ! سید اکبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ، فاطمہ حسن حسینؑ ائمہ علیہم السلام پکے مومن، پرلے درجہ کے کافر دوبارہ دنیا میں آئیں گے، ان سے ان کے ہر برے کام کا بدلہ لیا جائے گا، ہر رات اور ہر دن میں ہزار دفعہ قتل ہوں گے، جب تک اللہ تعالےٰ چاہے گا. ان سے یہ سلوک ہوگا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چودہ (۱۴) ستارے

(معہ اضافہ)

یعنی

حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام کے حالات زندگی

مؤلفہ

تاج المتکلمین نجم الواعظین مورخ یگانہ فخر العلماء حضرت حجۃ الاسلام الحاج مولانا مولوی السید نجم الحسن جناب قبلہ کراروی اعلیٰ اللہ مقامہ

ناظم اعلیٰ، پاکستان مجلس علماء۔ ممبر حج کمیٹی مرکزی حکومت پاکستان

ناشران

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی اندرون موچی دروازہ
لاہور

ملائکہ شب قدر اماموں پر نازل ہوتے ہیں۔

تنزل الملائكة على الائمة فى ليلة نصف من شعبان

AN ANGEL REVEALS ON IMAMS IN THE NIGHT OF POWER SHAB -I- QADR"

۵۶۹

رکھا اور انھیں بھی اسی طرح دشمنوں کے شر سے محفوظ کر دیا جس طرح حضرت عیسیٰ کو محفوظ کیا تھا (۳) یہ مسلمات اسلامی سے ہے کہ زمین حجت خدا اور امام زمانہ سے خالی نہیں رہ سکتی (اصول کافی ۱۰۳ طبع نولکشور) چونکہ حجت خدا اُس وقت امام مہدی کے سوا کوئی نہ تھا، اور انھیں دشمن قتل کر دینے پر تلے ہوئے تھے اس لیے اُنھیں محفوظ و مستور کر دیا گیا۔ حدیث میں ہے کہ حجت خدا کی وجہ سے بارش ہوتی ہے اور اُنھیں کے ذریعہ سے روزی تقسیم کی جاتی ہے (بحار) (۴) یہ مسلم ہے کہ حضرت امام مہدی جملہ انبیاء کے مظہر تھے۔ اس لیے ضرورت تھی کہ انھیں کی طرح اُن کی غیبت بھی ہوتی یعنی جس طرح بادشاہِ وقت کے مظالم کی وجہ سے حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے عہد حیات میں مناسب مدت تک غائب رہ چکے تھے۔ اسی طرح یہ بھی غائب رہتے۔ (۵) قیامت کا آنا مسلم ہے اور واقعہ قیامت میں امام مہدی کا ذکر بتاتا ہے کہ آپ کی غیبت مصلحت خداوندی کی بنا پر ہوئی ہے (۶) سورۃ انا انزلناہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نزول ملائکہ شب قدر میں ہوتا رہتا ہے یہ ظاہر ہے کہ نزول ملائکہ انبیاء و اوصیاء ہی پر ہوا کرتا ہے۔ امام مہدی کو اس لیے موجود اور باقی رکھا گیا ہے تاکہ نزول ملائکہ کی مرکزی غرض پوری ہو سکے، اور شب قدر میں اُنھیں پر نزول ملائکہ ہو سکے۔ حدیث میں ہے کہ شب قدر میں سال بھر کی روزی وغیرہ امام مہدی تک پہنچا دی جاتی ہے اور وہی اُسے تقسیم کرتے رہتے ہیں (۷) حکیم کا فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ یہ دوسری بات ہے کہ عام لوگ اس حکمت و مصلحت سے واقف نہ ہوں۔ غیبت امام مہدی اسی طرح مصلحت و حکمت خداوندی کی بنا پر عمل میں آئی ہے۔ جس طرح طواف کعبہ، رمی جمرہ وغیرہ ہے، جس کی اصل مصلحت خداوند عالم ہی کو معلوم ہے (۸) امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمانا ہے کہ امام مہدی کو اس لیے غائب کیا جائے گا تاکہ خداوند عالم اپنی ساری مخلوقات کا امتحان کر کے یہ جانچے کہ نیک بندے کون ہیں اور باطل پرست کون لوگ ہیں (اکمال الدین) (۹) چونکہ آپ کو اپنی جان کا خوف تھا اور یہ طے شدہ ہے کہ "من خاف على نفسه احتاج الى الاستتار" کہ جسے اپنے نفس اور اپنی جان کا خوف ہو وہ پوشیدہ ہونے کو لازمی جانتا ہے۔ (المرتضیٰ) (۱۰) آپ کی غیبت اس لئے واقع ہوئی ہے کہ خداوند عالم ایک وقت معین میں آلِ محمدؐ پر جو مظالم کئے گئے ہیں۔ ان کا بدلہ امام مہدی کے ذریعہ سے لے گا۔ یعنی آپ عہد اوّل سے لے کر بنی اُمیہ اور بنی عباس کے ظالموں سے مکمل بدلہ لیں گے۔ (اکمال الدین)۔

غیبت امام مہدی جفر جامعہ کی روشنی میں

علامہ شیخ قندوزی بلخی حنفی رقمطراز ہیں کہ سُدیر صیرفی کا بیان ہے کہ

امام مہدی جب ظاہر ہوگا سورج مغرب سے نکلے گا۔

تطلع الشمس من المغرب عند ظهور الامام المهدی

THE SUN WILL RISE FROM THE WEST AT THE TIME OF IMAM MAHDI'S APPEREANCE.

۵۸۵

کا زور ہوگا (۸) زنا عام ہوگا (۹) اچھی اچھی عمارتیں بہت بنیں گی (۱۰) جھوٹ بولنا حلال سمجھا جائے گا۔
(۱۱) رشوت عام ہوگی (۱۲) شہوتِ نفسانی کی پیروی کی جائے گی (۱۳) دین کو دنیا کے بدلے بیچا جائے گا
(۱۴) عزیزداری کی پرواہ نہ ہوگی (۱۵) احمقوں کو عامل بنایا جائے گا (۱۶) بردباری کو کمزوری و بزدلی
پر محمول کیا جائے گا (۱۷) ظلم فخر کے طور پر کیا جائے گا (۱۸) بادشاہ و اُمرا فاسق و فاجر ہوں گے۔
(۱۹) وزیر جھوٹے ہوں گے (۲۰) امانت دار خائن ہوں گے (۲۱) ہر ایک کے مددگار ظلم پرور ہوں گے
(۲۲) قاریانِ قرآن فاسق ہوں گے (۲۳) ظلم و جور عام ہوگا (۲۴) طلاق بہت زیادہ ہوگی۔
(۲۵) فسق و فجور نمایاں ہوں گے (۲۶) فریبی کی گواہی قبول کی جائے گی (۲۷) شراب نوشی عام
ہوگی (۲۸) اغلام بازی کا زور ہوگا (۲۹) سحق یعنی عورتیں عورتوں کے ذریعہ شہوت کی آگ بجھائیں
گی (۳۰) مالِ خدا و رسولؐ کو مالِ غنیمت سمجھا جائے گا (۳۱) صدقہ و خیرات سے ناجائز فائدہ
اٹھایا جائے گا (۳۲) شریروں کی زبان کے خوف سے نیک بندے خاموش رہیں گے (۳۳)
شام سے سفیانی کا خروج ہوگا (۳۴) یمن سے یمانی برآمد ہوگا (۳۵) مکہ اور مدینہ کے درمیان بمقام
"بدا" زمین دھنس جائے گی۔ (۳۶) رکن اور مقام کے درمیان آلِ محمدؐ کی ایک معزز فرد قتل ہوگی
(نور الابصار ص۱۵۵ طبع مصر) (۳۷) بنی عباس میں شدید اختلاف ہوگا۔ (۳۸) ۱۵ شعبان کو
سورج گرہن اور اسی ماہ کے آخر میں چاند گرہن ہوگا۔ (۳۹) زوال کے وقت آفتاب تا وقتِ عصر
قائم رہے گا۔ (۴۰) مغرب سے آفتاب نکلے گا (۴۱) نفس زکیہ اور ستر صالحین کا قتل (۴۲) مسجدِ
کوفہ کی دیوار خراب و برباد کردی جائے گی (۴۳) خراسان کی جانب سے سیاہ جھنڈے برآمد ہوں
گے (۴۴) مصر میں ایک مغربی کا ظہور ہوگا (۴۵) ترک جزیرہ میں ہوں گے (۴۶) روم رملہ میں
پہنچ جائیں گے (۴۷) مشرق میں ایک ستارہ نکلے گا جس کی روشنی مغرب تک پھیلے گی (۴۸) ایک
سرخی ظاہر ہوگی جو آسمان اور سورج پر غالب آجائے گی (۴۹) مشرق سے ایک زبردست آگ
بھڑکے گی جو ۳ یا ۷ روز باقی رہے گی اور بروایت شبلنجی ص۲۱ وہ آگ مغرب تک پھیل کر عالم کو
تہس نہس کردے گی (۵۰) عرب مختلف بلاد پر قابو پائیں گے اور عجم کے بادشاہ کو مغلوب کردیں گے
(۵۱) مصری اپنے بادشاہ و حاکم کو قتل کردیں گے۔ (۵۲) شام تباہ و برباد ہوجائے گا (۵۳) قیس و
عرب کے جھنڈے مصر پر لہرائیں گے (۵۴) خراسان پر بنی کندہ کا پرچم لہرائے گا (۵۵) فرات کا پانی
اس درجہ چڑھ جائے گا کہ کوفہ کی گلی کوچوں میں پانی ہوگا (۵۶) ۶۰ عدد مدعیانِ نبوت ظاہر ہوں گے
(۵۷) ۱۲ نفر اولادِ ابوطالب سے دعویٰ امامت کریں گے (۵۸) بنی عباس کا ایک عظیم شخص بمقام
حلولا و خانقین نذرِ آتش کیا جائے گا (۵۹) بغداد میں کرخ جیسا پل بنایا جائے گا (۶۰) سیاہ آندھی
کا آنا (۶۱) زلزلوں کا آنا (۶۲) اکثر مقام پر زمین کا دھنس جانا (۶۳) موت فجاۃ یعنی ناگہانی موت

صرف چالیس کامل مومن کے وقت امام مہدی کا ظہور ہوگا

یظہر الا المہدی وعدذالمومنین الکاملین اربعون

IMAM MAHDI WILL APPEAR WHEN ONLY 40 TRUE MOMINS (SHI'A) WILL BE LEFT.

۵۷۱

ظہور کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ لوگ فرامین پیغمبر اور آئمہ علیہم السلام کی تکذیب کر رہے اور عوام مسلم بلا وجہ اعتراضات کر کے اپنی عاقبت خراب کر رہے ہیں اور شاید اسی وجہ سے مشہور ہے کہ جب دنیا میں چالیس مومن کامل رہ جائیں گے۔ تب آپ کا ظہور ہوگا۔ (۴) حضرت خضر جو زندہ اور باقی ہیں اور قیامت تک زندہ اور موجود رہیں گے۔ انھیں کی طرح حضرت امام مہدی بھی زندہ اور باقی ہیں اور قیامت تک موجود رہیں گے اور جب کہ حضرت خضر کے زندہ اور باقی رہنے میں مسلمانوں کو کوئی اختلاف نہیں ہے۔ حضرت امام مہدی کے زندہ اور باقی رہنے میں بھی کوئی اختلاف کی وجہ نہیں ہے۔

غیبت صغریٰ وکبریٰ اور آپ کے سفرا

آپ کی غیبت کی دو حیثیت تھی، ایک صغریٰ اور دوسری کبریٰ غیبت صغریٰ کی مدت ۷۵ یا ۷۴ سال تھی۔ اس کے بعد غیبت کبریٰ شروع ہوگئی۔ غیبت صغریٰ کے زمانہ میں آپ کا ایک نائب خاص ہوتا تھا۔ جس کے زیر اہتمام ہر قسم کا نظام چلتا تھا۔ سوال و جواب، خمس و زکوٰۃ اور دیگر مراحل اسی کے واسطے طے ہوتے تھے۔ خصوصی مقامات محروسہ میں اسی کے ذریعہ اور سفارش سے سفراء مقرر کئے جاتے تھے۔

سب سے پہلے جنہیں نائب خاص ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان کا نام نامی واسم گرامی حضرت عثمان بن سعید عمری تھا۔ آپ حضرت امام علی نقی علیہ السلام اور امام حسن عسکری علیہ السلام کے معتمد خاص اور اصحاب خلص میں سے تھے۔ آپ قبیلہ بنی اسد سے تھے آپ کی کنیت ابو عمر تھی، آپ سامرہ کے قریہ عسکر کے رہنے والے تھے۔ وفات کے بعد آپ بغداد میں دروازہ جبلہ کے قریب مسجد میں دفن کئے گئے ہیں۔ آپ کی وفات کے بعد بحکم امام علیہ السلام آپ کے فرزند، حضرت محمد بن عثمان بن سعید اس عظیم منزلت پر فائز ہوئے، آپ کی کنیت ابو جعفر تھی۔ آپ نے اپنی وفات سے ۲، ماہ قبل اپنی قبر کھدوا دی تھی، آپ کا کہنا تھا کہ میں یہ اس لیے کر رہا ہوں کہ مجھے امام علیہ السلام نے بتا دیا ہے اور میں اپنی تاریخ وفات سے واقف ہوں۔ آپ کی وفات جمادی الاول ۳۰۵ھ میں واقع ہوئی اور آپ ماں کے قریب بمقام دروازہ کوفہ سر راہ دفن ہوئے۔ پھر آپ کی وفات کے بعد بواسطہ مرحوم حضرت امام علیہ السلام کے حکم سے حضرت حسین بن روح اس منصب عظیم پر فائز ہوئے۔ جعفر بن محمد بن عثمان سعید کا کہنا ہے کہ میرے والد حضرت محمد بن عثمان نے میرے سامنے حضرت حسین بن روح کو اپنے بعد اس منصب کی ذمہ داری کے متعلق امام علیہ السلام کا پیغام پہنچایا تھا۔ حضرت حسین بن روح کی کنیت ابو القاسم تھی آپ محلہ نوبخت کے رہنے والے تھے۔ آپ خفیہ طور پر جملہ ممالک اسلامیہ کا دورہ کیا کرتے تھے۔ آپ دونوں فرقوں کے نزدیک معتمد، ثقہ، صالح

امام مہدی کی حکمرانی اور عقیدہ امامیہ الاثناء عشریۃ

حکم الامام المہدی وعقیدہ الاثنا عشریۃ

RULE OF IMAM MEHDI AND SHI'ITE DOCTRINE

۶۰۳

علی مسجد میں سو رہے تھے، اتنے میں حضرت رسولِ کریمؐ تشریف لائے، اور آپ نے فرمایا" قم یا دابتہ اللہ"۔ اِس کے بعد ایک دن فرمایا: "یا علی اذا کان اخرجک اللہ الخ"۔ اے علی! جب دُنیا کا آخری زمانہ آئے گا، تو خداوندِ عالم تمھیں برآمد کرے گا۔ اس وقت تم اپنے دشمنوں کی پیشانیوں پر نشان لگاؤ گے۔ (مجمع البحرین ص۱۲۷) آپ نے یہ بھی فرمایا: کہ علیؑ "دابتہ الجنۃ" ہیں۔ لغت میں ہے کہ دابہ کے معنی پیروں سے چلنے پھرنے والے کے ہیں۔ (مجمع البحرین ص۱۲۷)۔

کثیر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آلِ محمدؐ کی حکمرانی جسے صاحب ارجح المطالب نے بادشاہی لکھا ہے اُس وقت تک قائم رہے گی جب تک دُنیا کے ختم ہونے میں چالیس یوم باقی رہیں گے۔ (ارشاد مفید ص۱۳۷ و اعلام الوریٰ ص۲۶۵) اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ چالیس دن کی مدت قبروں سے مُردوں کے نکلنے اور قیامتِ کبریٰ کے لیے ہوگی حشر و نشر، حساب و کتاب، صور پھونکنا اور دیگر لوازم قیامتِ کبریٰ اسی میں ادا ہوں گے۔ (اعلام الوریٰ ص۲۶۵) اس کے بعد حضرت علی علیہ السلام لوگوں کو جنت کا پروانہ دیں گے۔ لوگ اُسے لے کر پل صراط پر سے گزریں گے۔ (صواعق محرقہ علامہ ابن حجر مکی ص۷۵ و اسعاف الراغبین ص۷۵ بر حاشیہ نور الابصار) پھر آپ حوضِ کوثر کی نگرانی کریں گے۔ جو دشمنِ آلِ محمدؐ حوضِ کوثر پر ہوگا، اُسے آپ اُٹھا دیں گے۔ ارجح المطالب ص۶۷۹) پھر آپ لوار الحمد یعنی محمدی جھنڈا لے کر جنت کی طرف چلیں گے، پیغمبر اسلامؐ آگے آگے ہوں گے۔ انبیاء اور شہداء و صالحین اور دیگر آلِ محمدؐ کے ماننے والے پیچھے ہوں گے۔ (مناقب اخطب خوارزمی قلمی و ارجح المطالب ص۶۷۴) پھر آپ جنت کے دروازے پر جائیں گے اور اپنے دوستوں کو بغیر حساب داخلِ جنت کریں گے اور دشمنوں کو جہنم میں جھونک دیں گے۔ (کتاب شفا قاضی عیاض و صواعق محرقہ) اسی لیے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور بہت سے اصحاب کو جمع کر کے فرما دیا تھا کہ علی زمین اور آسمان دونوں میں میرے وزیر ہیں اگر تم لوگ خدا کو راضی کرنا چاہتے ہو تو علی کو راضی کرو، اس لیے کہ علی کی رضا خدا کی رضا اور علی کا غضب خدا کا غضب ہے۔ (مودۃ القربیٰ ص۵۵-۶۲) علی کی محبت کے بارے میں تم سب کو خدا کے سامنے جواب دینا پڑے گا اور تم علی کی مرضی کے بغیر جنت میں نہ جا سکو گے اور علی سے کہہ دیا کہ تم اور تمھارے شیعہ "خیر البریہ" یعنی خدا کی نظر میں اچھے لوگ ہیں۔ یہ قیامت میں خوش ہوں گے اور تمھارے دشمن ناشاد و نامراد رہیں گے، ملاحظہ ہو (کنز العمال جلد۶ ص۲۱۸ و تحفہ اثنا عشریہ ص۲۰۴ تفسیر فتح البیان جلد۱ ص۲۲۳)۔ والسلام

سید نجم الحسن کراروی

کوچہ مولانا صاحب، پشاور سٹی

اھل تشیع کا من گھڑت عقیدہ

عقیدہ اھل التشیع المخترعة

SELF CREATED DOCTRINE OF SHI'ITE

۶۰۲

میں اچھے بُرے زندہ کیے جائیں گے اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کے عہد میں جو لوگ زندہ ہوں گے اُن کی تعداد چار ہزار ہوگی، (غایۃ المقصود جلد ا صـ۱۷۱) شہدار کو بھی رجعت میں ظاہری زندگی دی جائے گی "تاکہ اس کے بعد جو موت آئے اُس سے آیت کے حکم "کُل نفسٍ ذائقۃ الموت"۔ کی تکمیل ہو سکے اور انھیں موت کا مزہ نصیب ہو جائے (غایت المقصود جلد ا صـ۱۷۳) اسی رجعت میں بوعدہ قرآنی آلِ محمدؑ کو حکومتِ عامہ عالم دی جائے گی، اور زمین کا کوئی گوشہ ایسا نہ ہوگا جس پر آلِ محمدؑ کی حکومت نہ ہو، اس کے متعلق قرآن مجید میں: "ان الارض یرثھا عبادی الصالحون"۔ و "نرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلھم الوارثین"۔ موجود ہے (حق الیقین صـ۱۴۶)۔

اب رہ گیا یہ کہ کائنات کی ظاہری حکومت و وراثت آلِ محمدؑ کے پاس کب تک رہے گی اِس کے متعلق ایک روایت آٹھ ہزار سال کا حوالہ دے رہی ہے اور پتہ یہ چلتا ہے کہ امیر المومنینؑ، حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیرِ نگرانی حکومت کریں گے اور دیگر آئمہ طاہرین اُن کے وزرار اور سفرار کی حیثیت سے ممالک عالم میں انتظام و انصرام فرمائیں گے اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ ہر امام علی الترتیب حکومت کریں گے۔ حق الیقین وغایۃ المقصود۔ حضرت علیؑ کے ظہور اور نظامِ عالم پر حکمرانی کے متعلق قرآن مجید میں بصراحت موجود ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

"اخرجنا لھم دابۃ من الارض"۔ (پ ۲۰ رکوع ۰)

علمائے فریقین یعنی شیعہ و سُنی کا اتفاق ہے کہ اس آیت سے مراد حضرت علی علیہ السلام ہیں۔ ملاحظہ ہو۔ میزان الاعتدال علامہ ذہبی و معالم التنزیل علامہ بغوی و حق الیقین علامہ مجلسی و تفسیر صافی علامہ محسن فیض اُس کی طرف توریت میں بھی اشارہ موجود ہے۔" (تذکرۃ المعصومین صـ۲۴۶)۔ آپ کا کام یہ ہوگا کہ آپ ایسے لوگوں کی تصدیق نہ کریں گے جو خدا کے مخالف اور اس کی آیتوں پر یقین نہ رکھنے والے ہوں گے . . . وہ صفا اور مروہ کے درمیان سے برآمد ہوں گے، اُن کے ہاتھ میں حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی اور حضرت موسیٰؑ کا عصا ہوگا۔ جب قیامت قریب ہوگی تو آپ عصار اور انگشتری سے ہر مومن و کافر کی پیشانی پر نشان لگائیں گے۔ مومن کی پیشانی پر "ھذا مومن حقا"۔ اور کافر کی پیشانی پر "ھذا کافر حقا"۔ تحریر ہو جائے گا۔ ملاحظہ ہو: (کتاب ارشاد الطالبین اخوند درویزہ صـ۴۰ وقیامت نامہ قدوۃ المحدثین علامہ رفیع الدین صـ۱۔ علامہ بغوی کتاب مشکوٰۃ المصابیح کے صـ۴۶۴ میں تحریر فرماتے ہیں کہ دابۃ الارض دوپہر کے وقت نکلے گا، اور جب اِس دابۃ الارض کا عمل درآمد شروع ہو جائے گا تو بابِ توبہ بند ہو جائے گا اور اُس وقت کسی کا ایمان لانا کارگر نہ ہوگا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام [illegible] کہ ایک مرتبہ حضرت

امام مہدی کی بیعت تمام ملائکہ جبرائیل اور میکائیل کریں گے۔

یبا یعون جبرائیل و میکائیل وکلهم الملائکة الا مام المهدی۔ (عقیدہ الاثناء عشریة)

ALL THE ANGELS WILL SWEAR THE ALLEGIANCE OF IMAM MEHDI (SHI'ITE FAITH)

۵۹۴

ظہور کے بعد

ظہور کے بعد حضرت امام مہدی علیہ السلام کعبہ کی دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوں گے۔ ابر کا سایہ آپ کے سر مبارک پر ہوگا، آسمان سے آواز آتی ہوگی کہ "یہی امام مہدی ہیں" اُس کے بعد آپ ایک منبر پر جلوہ افروز ہوں گے۔ لوگوں کو خدا کی طرف دعوت دیں گے اور دین حق کی طرف آنے کی سب کو ہدایت فرمائیں گے۔ آپ کی تمام سیرت پیغمبرِ اسلام کی سیرت ہوگی اور انھیں کے طریقہ پر عمل پیرا ہوں گے۔ ابھی آپ کا خطبہ جاری ہوگا کہ آسمان سے جبرئیل و میکائیل آکر بیعت کریں گے، پھر ملائکہ آسمانی کی عام بیعت ہوگی۔ ہزاروں ملائکہ کی بیعت کے بعد وہ ۳۱۳ مومنین بیعت کریں گے جو آپ کی خدمت میں حاضر ہو چکے ہوں گے۔ پھر عام بیعت کا سلسلہ شروع ہوگا۔ دس ہزار افراد کی بیعت کے بعد آپ سب سے پہلے کوفہ تشریف لے جائیں گے، اور دشمنانِ آلِ محمدؐ کا قلع قمع کریں گے۔ آپ کے ہاتھ میں عصائے موسیٰ ہوگا جو اژدھے کا کام کرے گا اور تلوار حمائل ہوگی۔ (عین الحیات مجلسی ص۹۲) تواریخ میں ہے کہ جب آپ کوفہ پہنچیں گے تو کئی ہزار کا ایک گروہ آپ کی مخالفت کے لیے نکل پڑے گا، اور کہے گا کہ ہمیں بنی فاطمہ کی ضرورت نہیں آپ واپس جائیے یہ سُن کر آپ تلوار سے اُن سب کا قصہ پاک کر دیں گے اور کسی کو بھی زندہ نہ چھوڑیں گے۔ جب کوئی بھی دشمن آلِ محمدؐ اور منافق وہاں باقی نہ رہے گا تو آپ ایک منبر پر تشریف لے جائیں گے اور واقعہ کربلا کا ذکر کریں گے یعنی مجلسِ حسینؑ پڑھیں گے۔ اُس وقت لوگ محوِ گریہ ہو جائیں گے اور کئی گھنٹے تک رونے کا سلسلہ جاری رہے گا۔ پھر آپ حکم دیں گے کہ مشہدِ حسینؑ تک نہر فرات کاٹ کر لائی جائے اور ایک مسجد کی تعمیر کی جائے۔ جس کے ایک ہزار در ہوں، چنانچہ ایسا ہی کیا جائے گا۔ اس کے بعد آپ زیارت سرور کائنات کے لیے مدینہ منورہ تشریف لے جائیں گے۔ (اعلام الوریٰ ص۲۶۳، ارشاد مفید ص۵۳۲ نور الابصار ص۱۵۵)۔

قدوۃ المحدثین شاہ رفیع الدین رقمطراز ہیں کہ حضرت امام مہدیؑ جو علم لدنی سے بھرپور ہوں گے جب مکہ سے آپ کا ظہور ہوگا اور اس ظہور کی شہرت اطراف واکناف عالم میں پھیلے گی تو افواج مدینہ و مکہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گی اور شام و عراق و یمن کے ابدال اور اولیاء خدمت شریف میں حاضر ہوں گے اور عرب کی فوجیں جمع ہو جائیں گی، آپ اُن تمام لوگوں کو اُس خزانہ سے مال دیں گے جو کعبہ سے برآمد ہوگا۔ اور مقام خزانہ کو "تاج الکعبہ" کہتے ہوں گے، اسی اثنا میں ایک شخص خراسانی عظیم فوج لے کر حضرت کی مدد کے لیے مکہ معظمہ کو روانہ ہوگا، راستے میں اس لشکرِ خراسانی کے مقدمہ الجیش کے کمانڈر منصور سے نصرانی فوج کی ٹکر ہوگی، اور خراسانی لشکر نصرانی فوج کو پسپا کر کے

ترجمہ

منتہی الآمال

تالیف

ثقۃ المحدثین آقائی شیخ عباس قمی علیہ الرحمۃ

مترجم

مولانا سید صفدر حسین قبلہ نجفی

امامیہ پبلیکیشنز ۱۷۔ نور چیمبرز گنپت روڈ لاہور پاکستان

امام مادر شکم میں باتیں کرتے ہیں۔

الائمۃ یتکلمون فی بطون امھاتھم

IMAM TALKS BEFORE BIRTH (SHI'ITE FAITH)

۴۴۷

پرواز کی۔

پس حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تجھے اس کے سپرد کرتا ہوں کہ موسیٰ کی والدہ نے حضرت موسیٰؑ کو جس کے سپرد کیا تھا۔ پس نرجس خاتون رونے لگیں تو آپؑ نے فرمایا خاموش رہو اور گریہ نہ کرو، کیونکہ یہ تمہارے علاوہ کسی کے پستان سے دودھ نہیں پئے گا اور بہت جلدی اسے تیرے پاس لوٹادیں گے کہ جس طرح کہ موسیٰؑ کو مادر موسیٰؑ کی طرف پلٹا دیا تھا جس طرح کہ خدا فرماتا ہے کہ پس ہم نے موسیٰؑ کو اس کی ماں کی طرف پلٹا دیا تاکہ اس کی ماں کی آنکھیں روشن ہوں

پس حکیمہ نے پوچھا کہ یہ پرندہ کون تھا کہ صاحب الامرؑ کو آپؑ نے جس کے سپرد کیا ہے۔ فرمایا کہ وہ روح القدس ہے جو کہ آئمہ علیہم السلام کے ساتھ مؤکل ہے جو انہیں خدا کی طرف سے موفق کرتا ہے اور خطا سے ان کی نگاہداری کرتا ہے اور انہیں علم کے ساتھ زینت دیتا ہے۔

حکیمہ کہتی ہیں کہ جب چالیس دن گزر گئے تو میں حضرتؑ کی خدمت میں گئی۔ جب وہاں پہنچی تو دیکھا کہ ایک بچہ گھر کے اندر چل پھر رہا ہے تو میں نے عرض کیا اے میرے سید و سردار یہ دو سال کا بچہ کس کا ہے۔ حضرتؑ نے تبسم کیا اور فرمایا کہ اولاد انبیاء و اوصیاء جب امام ہوں تو وہ دوسرے بچوں سے مختلف نشوونما پاتے ہیں اور وہ ایک ماہ کا بچہ دوسرے ایک سالہ بچے کی طرح ہوتا ہے اور وہ شکم مادر میں بات کرتے ہیں۔ اور قرآن پڑھتے ہیں اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں اور ان کی شیر خوارگی کے زمانہ میں ملائکہ ان کی فرمانبرداری کرتے ہیں اور ہر صبح و شام ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں۔

پس حکیمہ فرماتی ہیں کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کے زمانہ میں میں چالیس دن میں ایک مرتبہ ان کی خدمت میں حاضر ہوتی، یہاں تک کہ میں نے حضرتؑ کی وفات سے چند دن پہلے ان سے ملاقات کی تو انہیں کمل مرد کی شکل و صورت میں دیکھ کر نہ پہچان سکی اور اپنے بھتیجے سے عرض کیا کہ یہ شخص کون ہے کہ آپؑ مجھے فرماتے ہیں کہ میں اس کے پاس بیٹھوں۔ فرمایا یہ نرجس کا بیٹا ہے اور میرے بعد میرا خلیفہ ہے اور میں عنقریب تمہارے درمیان سے جانے والا ہوں۔ تم اس کی بات کو قبول کرنا اور اس کے حکم کی اطاعت کرنا۔

پس چند دنوں کے بعد حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے عالم قدس کی طرف کوچ کیا۔ اور اب میں ہر صبح و شام حضرت صاحب الامرؑ سے ملاقات کرتی ہوں اور جس چیز کا میں ان سے سوال کرتی ہوں وہ مجھے اس کی خبر دیتے ہیں اور کبھی میں سوال کرنے کا ارادہ کرتی ہوں اور وہ مجھے سوال کرنے سے پہلے جواب دے دیتے ہیں۔

اور دوسری روایت میں وارد ہوا ہے۔ حکیمہ خاتون کہتی ہیں کہ میں حضرت صاحب الامرؑ کی ولادت کے تین دن بعد ان کی ملاقات کی مشتاق ہوئی تو میں امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرے مولا کہاں ہیں۔ فرمایا میں نے اسے اس کے سپرد کیا ہے جو ہماری اور تمہاری نسبت اس کا حق دار اولیٰ ہے۔ یعنی اس کا

ترجمہ

منتہی الآمال

تالیف

ثقۃ المحدثین آقائی شیخ عباس قمی علیہ الرحمۃ

مترجم

مولانا سید صفدر حسین قبلہ نجفی

امامیہ پبلیکیشنز ۱۷۔ نور چیمبرز گنپت روڈ لاہور ۲ پاکستان

عقیدہ امامت اور حضرت علیؓ کی توہین

عقیدہ الاثناء عشریہ واہانۃ علی رضی اللہ عنہ

DOCTRINE OF IMAMAT AND REVILE OF HAZRAT ALI (RA)

۳۴۷

پرواز کی۔

پس حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تجھے اس کے سپرد کرتا ہوں کہ موسیٰ کی والدہ نے حضرت موسیٰؑ کو جس کے سپرد کیا تھا۔ پس نرجس خاتون رونے لگیں تو آپؑ نے فرمایا خاموش رہو اور گریہ نہ کرو، کیونکہ یہ تمہارے علاوہ کسی کے پستان سے دودھ نہیں پیئے گا اور بہت جلدی اسے تیرے پاس لوٹادیں گے کہ جس طرح کہ موسیٰؑ کو مادر موسیٰؑ کی طرف پلٹا دیا تھا جس طرح کہ خدا فرماتا ہے کہ پس میں نے موسیٰؑ کو اس کی ماں کی طرف پلٹا دیا تاکہ اس کی ماں کی آنکھیں روشن ہوں

پس حکیمہ نے پوچھا کہ یہ پرندہ کون تھا کہ صاحب الامرؑ کو آپؑ نے جس کے سپرد کیا ہے۔ فرمایا کہ وہ روح القدس ہے جو کہ آئمہ علیہم السلام کے ساتھ مؤکل ہے جو انہیں خدا کی طرف سے موفق کرتا ہے اور خطاء سے ان کی نگاہداری کرتا ہے اور انہیں علم کے ساتھ زینت دیتا ہے۔

حکیمہ کہتی ہیں کہ جب چالیس دن گزر گئے تو میں حضرتؑ کی خدمت میں گئی۔ جب وہاں پہنچی تو دیکھا کہ ایک بچہ گھر کے اندر چل پھر رہا ہے تو میں نے عرض کیا اے میرے سید و سردار یہ دو سال کا بچہ کس کا ہے۔ حضرتؑ نے تبسم کیا اور فرمایا کہ اولاد انبیاء و اوصیاء جب امام ہوں تو وہ دوسرے بچوں سے مختلف نشوونما پاتے ہیں اور وہ ایک ماہ کا بچہ دوسرے ایک سالہ بچے کی طرح ہوتا ہے اور وہ شکم مادر میں بات کرتے ہیں۔ اور قرآن پڑھتے ہیں اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں اور ان کی شیر خوارگی کے زمانہ میں ملائکہ ان کی فرمانبرداری کرتے ہیں اور ہر صبح و شام ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں۔

پس حکیمہ فرماتی ہیں کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کے زمانہ میں میں چالیس دن میں ایک مرتبہ ان کی خدمت میں حاضر ہوتی، یہاں تک کہ میں نے حضرتؑ کی وفات سے چند دن پہلے ان سے ملاقات کی تو انہیں مکمل مرد کی شکل و صورت میں دیکھ کر نہ پہچان سکی اور اپنے بھتیجے سے عرض کیا کہ یہ شخص کون ہے کہ آپؑ مجھے فرماتے ہیں کہ میں اس کے پاس بیٹھوں۔ فرمایا یہ نرجس کا بیٹا ہے اور میرے بعد میرا خلیفہ ہے اور میں عنقریب تمہارے درمیان سے جانے والا ہوں۔ تم اس کی بات کو قبول کرنا اور اس کے حکم کی اطاعت کرنا۔

پس چند دنوں کے بعد حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے عالم قدس کی طرف کوچ کیا۔ اور اب میں ہر صبح و شام حضرت صاحب الامرؑ سے ملاقات کرتی ہوں اور جس چیز کا میں ان سے سوال کرتی ہوں وہ مجھے اس کی خبر دیتے ہیں اور کبھی میں سوال کرنے کا ارادہ کرتی ہوں اور وہ مجھے سوال کرنے سے پہلے جواب دے دیتے ہیں۔

اور دوسری روایت میں وارد ہوا ہے۔ حکیمہ خاتون کہتی ہیں کہ میں حضرت صاحب الامرؑ کی ولادت کے تین دن بعد ان کی ملاقات کی مشتاق ہوئی تو میں امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرے مولا کہاں ہیں۔ فرمایا میں نے اسے اس کے سپرد کیا ہے جو ہماری اور تمہاری نسبت اس کا حق دار داولیٰ ہے۔ یعنی اس کا

امام ماں کی ران سے پیدا ہوتا ہے

یخلق الامام من فخذامه۔ (معاذاللہ)

AN IMAM BORNS FROM MOTHER'S THIGH

۳۲۵

ہے لمہ ولادت کے وقت تک کوئی تغیر اس میں ظاہر نہ ہوا۔ اور کوئی شخص اس کے حالات سے مطلع نہ ہوا، کیونکہ فرعون حاملہ عورتوں کے شکم حضرت موسیٰؑ کی تلاش میں چاک کر دیتا تھا۔ اور اس فرزند کی حالت بھی اس امر میں حضرت موسیٰؑ سے مشابہ ہے۔

دوسری روایت میں یہ ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا کہ ہم اوصیاء انبیاء کا حمل شکم میں نہیں بلکہ پہلو میں ہوتا ہے اور رحم سے نہیں بلکہ اپنی ماؤں کی ران سے پیدا ہوتے ہیں، کیونکہ ہم نور الٰہی ہیں۔ اس نے گندگی اور نجاست کو ہم سے دور کر رکھا ہے۔

حکیمہ کہتی ہے کہ میں نرجس کے پاس گئی اور یہ حالت اس کو بتائی۔ وہ کہنے لگی اے خاتون معظم میں اپنے میں کوئی اثر محسوس نہیں کرتی۔ پس میں رات وہیں رہی اور افطار کر کے نرجس کے قریب لیٹ گئی اور ہر گھڑی اس کی خبر گیری کرتی رہی اور وہ اپنی جگہ سوئی رہی۔ اور ہر لحظہ میری حالت بڑھتی جاتی تھی۔ اور اس رات باقی راتوں کی نسبت زیادہ میں نماز اور تہجد کے لئے اٹھی اور نماز تہجد ادا کی۔ جب میں نماز وتر میں پہنچی تو نرجس بیدار ہوئی اور وضو کر کے نماز تہجد بجا لائی۔ جب میں نے نگاہ کی تو صبح کاذب طلوع کر چکی تھی، پس قریب تھا کہ میرے دل میں اس وعدہ کے متعلق شک پیدا ہو جو حضرتؑ نے فرمایا کہ اچانک امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے کمرے سے آواز دی کہ شک نہ کر دا اب اس کا وقت قریب آ گیا ہے۔

پس اس وقت میں نے نرجس میں کچھ اضطراب کا مشاہدہ کیا۔ پس میں نے اسے سینے سے لگایا اور اس پر اسماء خدا پڑھے۔ دوبارہ آپؑ نے آواز دی کہ اس پر سورہ انا انزلنا کی تلاوت کرو۔ پھر میں نے اس سے پوچھا کہ تیرا کیا حال ہے۔ کہنے لگی کہ مجھ میں اس کا اثر ظاہر ہو چکا ہے جو میرے مولا نے فرمایا ہے۔

پس جب میں نے سورہ اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَیۡلَةِ الۡقَدۡرِ پڑھنا شروع کی تو میں نے سنا کہ وہ بچہ بھی شکم مادر میں میرے ساتھ پڑھتا ہے۔ پھر اس نے مجھ کو سلام کیا تو میں ڈر گئی۔ حضرتؑ نے آواز دی کہ قدرت خدا پر تعجب نہ کرو، کیونکہ وہ ہمارے بچوں کو حکمت سے گویا کرتا ہے اور ہمیں بڑے ہوتے ہی زمین میں اپنی حجت قرار دیتا ہے۔

پس جب حضرت امام حسنؑ کی گفتگو ختم ہوئی تو نرجس میری آنکھوں سے غائب ہو گئی، گویا میرے اور اس کے درمیان پردہ حائل ہو گیا، پس میں فریاد کرتی ہوئی دوڑ کر امام حسنؑ کے پاس گئی۔ حضرتؑ نے فرمایا اے پھوپھی واپس جاؤ اسے اپنی جگہ پر پاؤ گی۔

جب میں واپس آئی تو پردہ ہٹ چکا تھا اور نرجس میں میں نے ایسا نور دیکھا کہ جس نے میری نگاہوں کو خیرہ کر دیا اور حضرت صاحب الامرؑ کو دیکھا کہ وہ قبلہ رخ سجدہ میں زانو کے بل پڑے ہیں۔ اور اپنی شہادت کی انگلیاں آسمان کی طرف بلند کی ہوئی ہیں اور کہہ رہے ہیں اَشۡهَدُ اَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِیۡكَ لَهٗ وَاَنَّ جَدِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ وَاَنَّ اَبِیۡ اَمِیۡرُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَصِیُّ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

وَفَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ ؕ

اور ہم نے اس کا فدیہ ایک بڑی قربانی مقرر کی ہے

مصنّف

سیّد اولاد حیدر فوق بلگرامی، اعلی اللہ مقامہٗ

ناشر:- مکتبۂ رضویہ 6/B شاہ عالم مارکیٹ لاہور

ملنے کا پتہ:- حق برادرز - انارکلی، لاہور

قیمت مجلد تیس روپے ۳۰/-

یزید علی اکبر بن حسین کا ماموں تھا

كان يزيد بن معاوية خال على الاكبر بن الحسين بن على

YAZID BIN MUAVIYA WAS THE REAL UNCLE OF HAZRAT ALI AKBAR BIN HUSSAIN (RA).

ذبح عظیم از سید اولاد حیدر فوق بلگرامی ناشر مکتبہ رضویہ B/16 شاہ عالم مارکیٹ لاہور

گریہ زاری کی یہ نوبت یہانتک پہنچی تھی کہ مروان ابن الحکم جو بنی ہاشم کی عداوت کے لئے مخصوص مشہور ہے ایک بار جنت البقیع کی طرف گزرا۔ اور ان کے نالۂ شیون کی جگر خراش آواز سنکر بے اختیار ہو گیا اور دھاڑیں مار مار کر رونے لگا۔

حضرت علی اکبر علیہ السلام کی شہادت

حضرت عباس علیہ السلام کے قتل ہو جانے کے بعد جناب امام حسین علیہ السلام کے پہلو میں سوائے ایک فرزند دلبند کے جو علی اکبر کے نام سے مشہور ہیں اور کوئی متنفس باقی نہیں رہا تھا۔ اب ساعت رخصت آگاہ ہو کر قریب تھا کہ ہمیشہ کے لئے جدا ہو جائے۔ حضرت علی اکبر علیہ السلام کے احوال میں علامہ کنتوری مدظلہ تحریر فرماتے ہیں۔

المشہور عن القابہ علی الاکبر وھو الاوسط من ابناء الحسین علیہ السلام ویکنی بابی الحسین وامہ تسمی بام لیلا بنت میمونۃ بنت ابو سفیان وعمرہ فی ذالک الیوم علی ما دماہ محمد ابن ابی طالب ثمانیۃ عشر سنین وھو المشہور و فی نور العین سناھا صبیانہ وطمانہ وکیف ما کان فامۃ لیست بشہیر بانزیکا علیہ الاتفاق ما تفق اعلیٰ انہ علیہ السلام کان اشبہ الناس خلقا وخلقا ومنطقا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یکا یاتی فی دمکہ الحسین علیہ السلام حین اذن لالی میدان الحرب کانت قد ربتہ زینب بنت علی علیہ السلام کما ھو المشہور ولعل السبب فی تربیتہ لزینب علیہا السلام اعظلما للشا کلۃ حبہا۔

مشہور لقب انکا حضرت علی اکبر علیہ السلام ہے اور وہ منجھلے بیٹے تھے۔ جناب امام حسین کے کنیت انکی ابو الحسن تھی۔ مادر گرامی انکی ام لیلیٰ تھیں اور وہ میمونہ بنت ابو سفیان کی بیٹی تھیں اس نام سے آپ یزید کے بھانجے تھے یعنی پھوپی زاد بہن کے بیٹے تھے اور سن شریف آپ کا اس روز تک بروایت محمد ابن ابیطالب کے اٹھارہ برس کا تھا۔ اور مادر گرامی آپکی آپ لیلےٰ تھیں اور یہی مشہور بھی ہے ملا ابو اسحٰق نے کتاب نور العین میں آپ کی مادر گرامی کا نام شہر بانو اور ہانہ بھی لکھا ہے شاید یہ نام اصلی ہوں۔ اور ام لیلیٰ کنیت ہو۔ بہر کیف آپ کی مادر گرامی کا کوئی نام کیوں نہ ہو مگر حضرت شہر بانو علیہا السلام آپکی والدہ نہیں تھیں۔ چنانچہ اسی پر علمائے انساب کا اتفاق ہے

اور اس پر بھی مورخین کا اتفاق ہے کہ حضرت علی اکبر علیہ السلام خلقت۔ اخلاق اور گویائی میں جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہایت مشابہ تھے۔ چنانچہ وہ دعا جو جناب امام حسین علیہ السلام نے بروقت روانگی حضرت علی اکبر علیہ السلام کے واسطے بغرض جہاد درگاہ خدا میں کی ہے اُس میں یہی الفاظ ارشاد فرمائے ہیں اور جناب زینب بنت امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام نے ان کی پرورش فرمائی تھی جیسا کہ مشہور ہے اور شاید ان کی مخصوص پرورش فرمانے کا سبب یہ ہو کہ حضرت زینب سلام اللہ علیہا اپنے نانا کی شبیہ کی تعظیم کی رعایت سے آپکی کفیل ہوئی ہوں۔ علامہ ابن شہر آشوب بذیل ذکر جناب علی اکبر علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔

وكان مطيعا لابيه متدينا عارفا بالاحكام والسنة بطلا ضرغاما واتقا على الله سبحانه كيتما وجيها نبيها لا بظرانه فى الحسن والبهاء

حضرت علی اکبر علیہ السلام اپنے پدر بزرگوار کے بہت بڑے فرمانبردار تھے بڑے دیندار تھے۔ احکام قرآن و حدیث کو خوب جانتے تھے بہادر تھے اپنے جملہ امور میں خدائے سبحانہ و تعالیٰ پر تکیہ کرتے تھے۔ بڑے عقیل بڑے خوبصورت بڑے دانا تھے حسن و خوبی میں انکا نظیر کوئی نہ تھا۔ علامہ کنتوری مدظلہ جناب میرن صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ کی اسناد سے تحریر فرماتے ہیں قال فی مختصر الانساب علی ما نقلہ الاستاذ فی المجالس المفجعات اھل الشام اعطوہ امانا من القتل لانہ کان ابن بنت البنت لابی سفیان فلم یقبلہ وقال وجلالۃ جدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعظم من وجاھۃ آل مروان۔ مختصر الانساب کی اسناد سے میرے اُستاد علیین مکان جناب میرن صاحب قبلہ مرحوم اعلی اللہ مقامہ نے مجالس مفجعہ میں نقل کیا ہے کہ اہل شام حضرت علی اکبر علیہ السلام کے واسطے امان لائے تھے اسلئے کہ وہ ابو سفیان کی نواسی کے بیٹے تھے لیکن آپنے اسکو منظور نہ کیا اور یہ فرمایا کہ میرے جد بزرگوار احمد مختار صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی منزلت آل مروان کی وجاہت سے کہیں زیادہ ہے۔

حقیقت میں یہ امان ویسی ہی تھی جیسی حضرت عباس علیہ السلام اور انکے بھائیوں کو شمر ملعون اپنی قرابت کی وجہ سے دینا چاہتا تھا۔

میدان کربلا میں ذوالجناح نامی کوئی گھوڑا نہ تھا

لم یکن فی کربلاء فرس باسم «ذوالحناح» .

THERE WAS NO HORSE NAMED ZUL JANAH IN KARBALA

ذبح عظیم — ذبح عظیم از سید اولاد حیدر فوق بلگرامی — ناشر مکتبہ رضویہ B/16 شاہ عالم مارکیٹ لاہور — طبع جدید

۲۲۳

وجدی رسول اللہ اکرم من مشی — ونحن سراج اللہ فی الارض یزہر

وفاطمہ امی من سلالۃ احمد — وفینا الہدی والوحی بالخیر یذکر

ونحن امان اللہ للناس کلہم — نسر بہذا فی الانام ونجہر

ونحن ولاۃ الحوض نسقی محبنا — بکاس رسول اللہ من لیس ینکر

اذا ما اتی یوم القیمۃ ظامئاً — الی الحوض یسقیہ بکفیہ حیدر

امام مطاع وجب اللہ حقہ — علی الناس جمعا والذی کان ینظر

وشیعتنا فی الناس اکرم شیعۃ — ومبغضنا یوم القیمۃ یخسر

فطوبی لعبد زارنا بعد موتنا — بجنۃ عدن صفوہا لا یکدر

میں ابن علیؑ مطہر ہوں جو آل ہاشم ہیں اور جب میں فخر کرنے لگوں تو مجھکو یہی فخر کافی ہے اور ہمارے جد بزرگوار جناب رسول اکرم ہیں اور ہم خدا کے چراغ روشن ہیں دنیا میں اور حضرت فاطمہؑ بنت احمدؐ ہماری مادر گرامی ہیں اور جناب جعفرؑ کا لقب ذوالجناحین ہے ہمارے چچا ہیں اور کتاب خدا ہمارے ہی گھر میں نازل ہوئی ہے جسمیں احکام الٰہی اور فرمان ارشاد و ہدایت کے تمام ذکر ہیں اور ہم ظاہری اور باطنی طور پر جمیع خلائق کیلئے امان الٰہی ہیں اور ہم ہی مالکان حوض وکوثر ہیں اور ہماری ہی محبت کی وجہ سے لوگوں کو ساغر کوثر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں سے نصیب ہوگا جس سے کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ قیامت کے دن حوض کوثر پر کوئی ایسا پیاسا نہیں آئیگا جو جناب حیدر کرار علیہ السلام کے ہاتھ سے کوثر کا سرشار ساغر نہ پائے۔ وہ ایسے مفترض الطاعت امام ہیں جنکی محبت کو خداوند سبحانہٗ وتعالیٰ نے تمام مخلوقات پر واجب گردانا ہے اور ہر اس شخص پر بھی جو دیکھ رہا تھا یا جو دیکھے اور ہمارے دوست تمام لوگوں سے افضل ہیں اور ہمارے دشمن قیامت کے دن سب سے زیادہ گھاٹا اٹھانے والے ہیں۔ پس قیامت میں سایۂ طوبیٰ صرف ان لوگوں کے واسطے مخصوص ہے جو ہمارے مرنے کے بعد ہمارے مزار کی زیارت کرینگے اور وہ جنات عدن میں ایسی راحت میں ہونگے جو کبھی مبدل برنج نہ ہوگی جناب امام حسین علیہ السلام اس وقت اپنے اس گھوڑے پر سوار تھے جس کا نام مرتجز تھا۔ محدثین ومورخین نے اس گھوڑے کے نام میں بھی اختلاف کیا ہے۔ اکثر نے ذوالجناح بتلایا ہے اور بعض نے ذُلدُل۔ امام اسفرائنی اس گھوڑے کا نام میمون کہتے ہیں اور حضرت زینب سلام اللہ علیہا کے اشعار بھی اس نام کے شاہد ہیں جنکو ہم انکے

مقام پر لکھیں گے۔ مگر صاحب ناسخ التواریخ کی خاص تحقیق یہ ہے کہ ذوالجناح نامی گھوڑا جناب امام حسین علیہ السلام کی سواری میں اس وقت نہ تھا اور یہ خلاف مشہور ہے۔ واللہ اعلم۔

اتنے مصائب اٹھا کر بھی ان اشقیا کی ہدایت کی طرف سے جناب امام حسین علیہ السلام نے عدم توجہی نہیں فرمائی بلکہ جس طرح آغاز جنگ کے وقت ان کے ارشاد و ہدایت اور تنبیہ کے متعلق ایک فصیح و بلیغ اور معنی خیز خطبہ ارشاد فرمایا تھا اسی طرح اختتام جنگ کے موقع پر بھی دلپذیر اور مؤثر خطبہ ارشاد فرمایا گیا جو گمراہان ضلالت کیلئے خضر ہدایت کا کام دیتا۔

اگر اس ناشنوا قوم کو سعادت و رشادت کا کچھ بھی حصہ ملا ہوتا تو وہ ضرور اس کے مضامین سے متنبہ ہوتے۔ ہم اس خطبہ کو تاریخ طبری جلد ۲ مطبوعہ لکھنؤ روضۃ الصفا اور تاریخ اعثم کوفی کے ترجمہ سے ذیل میں لکھتے ہیں:۔

ایہا الناس تم میں سے جو جانتا ہے وہ تو جانتا ہے اور جو نہ جانتا ہو وہ جان لے اور جو جانتا ہو وہ پہچان لے کہ میں تمہارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نواسا ہوں۔ وصی رسولؐ۔ زوج بتولؑ امیرالمومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کا فرزند اور جناب سیدۃ النساء العالمین بضعۃ حضرت سید المرسلین سلام اللہ علیہم اجمعین کا پارۂ جگر ہوں سب سے پہلے جو دائرہ اسلام میں آیا وہ میرے والد ماجد علیؑ مرتضےٰ ہیں اور میرے چچا جعفر طیار ہیں۔ اتنے لوگوں میں کسی کو اپنے باپ پر اتنا فخر نہیں ہے جتنا مجھکو اور تم لوگوں کو یہ بھی اچھی طرح معلوم ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم ہی دونوں بھائیوں کے حق میں ارشاد فرمایا ہے الحسن والحسین (علیہما السلام) سیدا شباب اہل الجنۃ۔ حضرات حسن وحسین علیہما السلام سردار جوانان اہل بہشت ہیں۔ اور اگر تم اس وقت میرے اس کہنے کو سچ سمجھ تو جان لو کہ میں اس پر یقین کامل رکھتا ہوں کہ خدائے عزوجل کے نزدیک جھوٹ بولنا حرام ہے۔ میں نے آج تک کبھی جھوٹ نہیں بولا اور نہ کسی سے دغا۔ وخلاف کی نہ کسی مومن کو آج تک ناراض کیا نہ کوئی نماز قضا کی۔ اگر تم میرے کہنے پر اعتبار نہ کرو تو بہت سے صحابی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمہاری جماعت میں موجود ہیں۔ ان سے پوچھ لو کہ انہوں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثل اہل بیتی کمثل سفینۃ نوح من رکبہا نجی ومن تخلف عنہا غرق

ماشاء اللہ کیا کتاب لاجواب با موصل ثواب و برکت ہر کہ جسمین حال خیریت مآل حضرات
چہاردہ معصوم علیہم السلام کا مفصل از یوم ولادت تا شہادت ہی مومنین کو ذریعہ نجات آخرت ہی بنام

تاریخ الائمہ

مشہور بہ

من تصنیف ماہر علوم المعنی دران لوذعی زمان رشک سحبان فخر حسان والا مناقب
سید ومرید حسین خان صاحب بہادر قائم مقام سب جج ضلع رای بریلی کتاب

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ

حضرت حسینؓ کے لڑکے کا نام یزید ہے

کان اسم ابن سیدنا حسین رضی اللہ عنہ یزید۔

YAZID WAS THE NAME OF HAZRAT HUSSAIN'S SON.

تاریخ ائمہ مشہور بہ چہاردہ مجالس دلپذیر مطبع نکشور

مجلس پنجم ۸۳ تاریخ الائمہ

جدول حالات جناب امام حسین علیہ السلام متعلقہ مجلس پنجم

اسم مبارک	حسینؑ	تعداد اولاد	پسر: عابد، علی اکبر، علی اصغر، عبداللہ، ابراہیم، محمد، حمزہ، ابوبکر، جعفر، عمر، یزید دختر: فاطمہ کبرا، رقیہ، سکینہ، فاطمہ صغرا
کنیت	ابو عبداللہ	نقش نگین	ان اللہ بالغ امرہ
لقب	سید الشہدا	یوم و تاریخ ماہ و سال شہادت	روز شنبہ و لقول جمعہ ۱۰ محرم سنہ ۶۱ھ
جائے تولد	مدینہ منورہ	جائے شہادت	کربلائے معلے
یوم و تاریخ ماہ و سال تولد	یوم پنجشنبہ ۳ شعبان سنہ ۴ھ مدت حمل آپکی چھ ماہ دیکھی گئی	سبب شہادت	عداوت یزید لعین کے سبب شمر لعین نے خنجر سے مارا
نام والد ماجد	علی علیہ السلام	سن شریف	۵۷ برس ۹ مہینہ ۷ یوم
نام والدہ بزرگوار	فاطمہ بنت رسول	بادشاہ وقت	یزید لعین
حاکم وقت پیدائش	یزدجرد	مدت امامت	۱۰ سال ۱۰ یوم
تعداد ازواج	۵ نفر علاوہ کنیزان شہربانو مادر عابدؑ، ام لیلا مادر علی اکبر، رباب مادر عبداللہ مرقوع علی اصغر و سکینہ ام اسحاق قضاعیہ مادر فاطمہ صغرا، مادر جعفر	جائے دفن	کربلائے معلے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا وقال اننی من المسلمین

اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو لوگوں کو خدا کی طرف بلائے اور اچھے اچھے کام کرے اور کہے کہ میں بھی یقیناً خدا کے فرمانبردار بندوں میں سے ہوں

کتاب مستطاب

احسن الفوائد فی شرح العقائد

جس میں

تمام شیعہ عقائد و مسلمات کو قرآن کریم احادیث معصومین اور عقل سلیم کی روشنی میں ثابت کیا گیا ہے اور دیگر فرقہائے اسلام کے مقابلہ میں دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ سے شیعہ اصول و عقائد کی برتری واضح کی گئی ہے اور ہر ہر موضوع پر ملاحدہ و منکرین کے جملہ شکوک و شبہات کو عقلی و نقلی دلائل سے علوم قدیمہ اور جدیدہ کی روشنی میں رد کیا گیا ہے

سرکار صدوق العلماء العاملین رئیس الفقہاء والمحدثین حضرت شیخ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ القمی علیہ الرحمۃ

سرکار صدر المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ محمد حسین صاحب قبلہ مدظلہ العالی علی ربن المومنین

۲۹۶-بی سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

ناشر: الغدیر پرنٹنگ پریس بلاک نمبر ۲ سرگودھا فون ۶۰۳۷۲

رجعت برحق ہے اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں
اس کا منکر زمرہ ایمان سے خارج ہے

الرجعة حق لاريب فيها ومن انكرها خرج عن زمرة الايمان ۔

A BASELESS PROOF OF RAJAT FROM HOLY QURAN.

احسن الفوائد فی شرح العقائد از علامہ محمد حسین (سرگودھا)

۳۲۲

یعنی ذلك فی الرّجعة وذلك انّه یقول بعد ذلك لیبیّنن لهم الذی اختلفوا فیه	یہاں اٹھائے جانے سے رجعت میں اٹھانا مراد ہے کیونکہ اس کے بعد خدا فرماتا ہے۔ اس لئے ان کو اٹھائیگا تاکہ خدا ان پر وہ بات واضح کرے جس کی بابت یہ لوگ باہم اختلاف کرتے ہیں

ولیست الاخبار فی الصراط والمیزان ونحوها مما یجب الاذعان بها اکثر عدداً واوضح سنداً واصرح دلالةً وافصح مقالةً من اخبار الرجعة واختلاف خصوصیاتها لا یقدح فی حقیقتها کوقوع الاختلاف فی خصوصیات الصراط والمیزان ونحوها فیجب الایمان باصل الرجعة اجمالاً وان بعض المؤمنین وبعض الکفار یرجعون الی الدنیا وایکال تفاصیلها الیهم (۲) والاحادیث فی رجعة امیر المؤمنینؑ والحسینؑ متواترة معنیً وفی باقی الائمة قریبة من التواتر وکیفیة رجوعهم هل علی الترتیب او غیره فکل علمها الی الله سبحانه والی اولیائه (ع) (یعنی آیات متکاثرہ، اخبار متواترہ اور بہت سے شیعہ علماء متقدمین و متاخرین کے کلام سے تمہیں معلوم ہو چکا ہے کہ اصل رجعت برحق ہے۔ اس میں ہرگز کسی قسم کا کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ اور اس کا منکر زمرۂ ایمان سے خارج ہے۔ کیونکہ یہ عقیدہ ضروریات مذہب امامیہ میں سے ہے۔ صراط و میزان وغیرہ وہ اُمورِ اُخرویہ جن پر ایمان رکھنا واجب ہے کے متعلق جو روایات وارد ہیں وہ ان روایات سے جو عقیدۂ رجعت کے بارے میں وارد ہوئی ہیں۔ نہ سند کے لحاظ سے زیادہ معتبر ہیں اور نہ عدد کے اعتبار سے زیادہ ہیں۔ اور نہ دلالت کے لحاظ سے زیادہ واضح ہیں رجعت کے بعض خصوصیات میں اختلاف کا ہونا اصل رجعت کی حقانیت پر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ جس طرح کہ صراط و میزان وغیرہ امور کی خصوصیات میں اختلاف موجود ہے (جس کی تفصیل بعد میں بیان ہوگی) لہٰذا اصل رجعت پر ایمان رکھنا ضروری ہے کہ اس میں بعض مخلص مومن اور بعض خالص کافر دوبارہ زندہ ہوں گے اور اس کے باقی تفصیلات کو آئمہ اطہارؑ کے سپرد کرو۔ حضرت امیر المومنینؑ اور جناب سید الشہداءؑ کی رجعت کے بارے میں تو احادیث تواتر معنوی تک پہنچے ہوئے ہیں اور باقی آئمہ طاہرینؑ کی رجعت کے متعلق قریب بہ تواتر ہیں۔ باقی رہا یہ امر کہ جب وہ تشریف لائیں گے تو یکبارگی تشریف لائیں گے یا یکے بعد دیگرے اور پھر سابقہ ترتیب کے مطابق یا اس کے خلاف۔ ان حقائق کو خداوند عالم اور اس کے اولیاء علیہم السلام کے سپرد کرو۔

رجعت کے بارے میں بعض شبہات کے جوابات آخر کلام میں رجعت کے متعلق بعض شبہات کا ازالہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔

پہلا شبہ اور اس کا جواب شبہ: آخر عقیدۂ رجعت میں کیا فائدہ ہے کہ ہم اس کے قائل ہوں؟ اس شبہ کا جواب یہ

تقیہ (جھوٹ) واجب ہے اس کا ترک کرنے والا مذہب امامیہ سے خارج ہے اور مخالفت کی اس نے اللہ رسول اور ائمہ کی

التقية واجبة فمن تركها فقد خرج عن دين الله وعن دين الامامية وخالف الله و رسوله والائمه

TAQEEAH IS NECESSARY AND ONE WHO ABANDONS IS EXCLUDED FROM THE RELIGION OF IMAMAS.

احسن الفوائد فی شرح العقائد از علامہ محمد حسین (سرگودھا)

۶۲۶

هٰذه الآية فلا تسبوهم فلانهم يسبوا عليكم وقال الصادقؑ من سب ولی الله فقد سب الله و من سب الله اكبه الله على منخريه فی نارِ جهنم قال النبیؐ لعلی من سبک یا علیؑ فقد سبنی و من سبنی فقد سب اللهؐ والتقية واجبة لا يجوز رفعها الى ان يخرج القائمؑ فمن تركها قبل خروجه فقد خرج عن دين الله تعالى وعن دين الامامية وخالف الله ورسولهؐ والائمةؑ

ان لوگوں پر سب وشتم نہ کرو ورنہ یہ لوگ تمہارے علیؑ پر سب وشتم کریں گے۔ پھر فرمایا جو شخص ولی اللہ کو برا کہے۔ اس نے گویا خداوند عالم کو برا کہا۔ اور جس نے خدا کو برا کہا خدا تعالیٰ اسے ناک کے بل آتشِ جہنم میں اوندھا ڈالدے گا۔ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر علیہ السلام سے فرمایا یا علیؑ! جو شخص تم پر سب کرتا ہے وہ مجھ پر سب کرتا ہے اور جو مجھ پر سب کرتا ہے وہ خدا پر سب کرتا ہے۔ تقیہ واجب ہے اور حضرت قائم آلِ محمدؐ کے ظہور تک اس کا ترک کرنا جائز نہیں جو شخص آپ کے ظہور سے پہلے تقیہ ترک کریگا وہ دینِ خدا یعنی مذہب امامیہ سے خارج ہو جائے گا۔ اور خدا و رسولؐ و آئمہؑ ہدیٰ کا مخالف متصور ہوگا۔

کرتے رہتے ہیں حالانکہ یہ ایک فطری امر ہے جسے بلا امتیاز مذہب وملت ہر ضعیف وکمزور انسان اپنی نگہداشت اور مال وجان کی حفاظت کے لئے ضرور عمل میں لاتا رہتا ہے و من یکن ینکرھا باللسان وقلبه مطمئن بالایمان اگر کمزور وناتوان انسان بوقت ضرورت تقیہ سے کام نہ لیں تو وہ ختم ہو جائیں اسلام جو کہ دینِ فطرت ہے۔ اس کے متعلق یہ کس طرح متصور ہو سکتا ہے کہ وہ انسان کے اس فطری حق کو اس سے سلب کرلے اور اس فطری تقاضے کو حرام قرار دے دے! یہی وجہ ہے کہ بانیٔ اسلام اور ان کے اوصیاء علیہم السلام نے تقیہ کو فقط جائز ہی نہیں بتایا۔ بلکہ اس کی اہمیت پر بہت کچھ زور بھی دیا ہے چنانچہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔ واللہ ما علی وجه الارض من شیٔ احب الی من التقية بخدا روئے زمین پر مجھے تقیہ سے زیادہ کوئی چیز بھی محبوب نہیں ہے۔ (اصول کافی) بلکہ یہاں تک فرمادیا کہ لادین لمن لا تقية له (اصول کافی) جس میں تقیہ نہیں اس میں کوئی دین نہیں ہے۔

تقیہ کے جواز پر آیاتِ متکاثرہ اور اخبار متظافرہ بلکہ متواترہ کتب میں فریقین میں موجود ہیں نابر اختصار ہم ذیل میں چند آیات واخبار پیش کرتے ہیں۔

جوازِ تقیہ کی پہلی آیت

ارشاد قدرت ہے۔ من کفر بالله من بعد ایمانه الا من اکره وقلبه مطمئن بالایمان ولکن من شرح بالکفر صدراً فعلیهم

مؤلف: جناب مولانا طالب حسین کرپالوی

الناشر: جعفریہ دار التبلیغ ٥ افضال روڈ ٥ سانده کلاں ◎ لاہور

حضرت علیؓ واقعی رسول کا حصہ ہیں اور انہیں علم غیب عطا کیا گیا

علی جزء من الرسول حقا ، ویعلم الغیب و اطلعہ اللہ علی الغیب

HAZRAT ALI (RA) IS A SUCCESSOR OF THE HOLY PROPHET (SAW) AND POSSESSED THE DIVINE KNOWLEDGE.

عالم الغیب از مولانا طالب حسین کرپالوی سانده لاہور

امر ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی اس سے متفرد ہے بندوں کو اس کے حصول کا کوئی طریقہ نہیں مگر اللہ تعالیٰ بطریق وحی یا الہام کے بتائے یا بطریق معجزہ یا کرامات کے استدلال کرنا علامت ہے جس میں ممکن ہوا اس لئے فتاویٰ میں ذکر کیا ہے کہ چاند کے ہالہ کو دیکھ کر کوئی غیب کا مدعی بن کر کہے کہ پانی برسے گا یہ کفر کی علامت ہے۔

تعالیٰ لا سبیل الیہ لعباد الاعلام او الہام بطریق المعجزۃ او الکرامۃ او ارشاد الی الاستدلال بالامارات فیما یمکن فیہ ذلک ولھذا ذکر الفتوی ان قول القائل عند رؤیۃ ھالۃ القمر یکون مطر ا مدعیا علم الغیب بعلامۃ الکفر

عقائد حنفیہ کے ترجمان کی اس عبارت سے واضح ہوا کہ خدا اپنے بندوں کو معجزے اور کرامات کے طور پر وحی اور الہام کے ذریعے غیب کی تعلیم دے دیتا ہے۔

کتب شیعہ میں اس آیت کے ذیل میں یہ روایات تحریر ہیں کہ:

(۶) امام محمد باقر فرماتے ہیں کہ اس آیت میں "ومن ارتضاہ" سے مراد نبی کریم ہیں۔ کتاب خرائج میں ہے کہ امام علیؑ رضا نے فرمایا۔ کہ حضور صلعم خدا کے مرتضیٰ ہیں اور ہم اس رسول کے وارث ہیں۔ جسے خدا نے جو چاہا اپنے علم غیب سے آگاہ کیا پس ہم پہلے اور قیامت تک آنے والے واقعات کو جانتے ہیں۔ اصول کافی جلد ۱ ص۲۵۶ تفسیر صافی ص۴۶۵

عن الباقر ھذہ الایۃ قال وکان محمد "ممن ارتضاہ" وفی الخرائج عن الرضا فیھا فرسول اللہ عند اللہ مرتضیٰ و نحن ورثۃ ذلک الرسول الذی اطلعہ اللہ علی مایشاء من غیبہ فعلمنا ما کان و مایکون الی یوم القیامۃ

قرآن مجید کی اس آیت میں "من رسول" سے مراد حضرت علی ہیں کیونکہ حضرت علی واقعی رسول کا حصہ ہیں (تفسیر برھان جلد ۱ ص۳۹۴)

"عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احداً الا من ارتضیٰ" من رسول یعنی علیا المرتضیٰ من رسول وھو منہ

اس آیت کی تفسیر میں حضرت علی علیہ السلام نے حضرت سلمان فارسی سے فرمایا: انا ذلک المرتضیٰ من الرسول الذی اظھرہ علی غیبہ کہ اس آیت میں اس رسول سے مرتضیٰ میں ہوں جس پر غائب کو ظاہر کیا گیا ہے۔ مراۃ الانوار ص۲۴۸

(۷) مجلسی محمد باقر مراۃ العقول ص۱۸۶ نولکشور لکھنؤ

علامہ طبرسی فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے

قال طبرسی من الرسول فانہ یستدل

۴۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

کتابِ مستطاب

تجلیاتِ صداقت

جلد دوم

بجواب

آفتابِ ہدایت

تصنیفِ لطیف

صدر المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین سرکار علامہ الحاج الشیخ محمد حسین صاحب قبلہ مجتہد العصر مدظلہ العالی

ناشر

مکتبہ اصغریہ: امام بارگاہ بلاک نمبر ۷ سرگودھا

ہفت روزہ "صادق": ۱۸، نور چیمبرز گنپت روڈ۔ لاہور

قوم عاد ثمود اور فرعون کو ہلاک کرنے والے اور موسیٰ کو نجات دینے والے علیؑ

الذی اهلك عاداً و ثمود و انجی کلیم الله موسیٰ هو علی بن ابی طالب

ALI WAS THE DESTROYER OF AAD, SAMAND NATIONS AND PHAROH WAS KILLED AND MOSES WAS SAKED BY HIM.

وسیلہ انبیاء جلد دوم از طالب حسین کرپالوی ۱۱۰ جعفریہ دار التبلیغ سانده لاہور

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام دریائے نیل کے پاس پہنچے تو گھبرانے لگے خدا نے فرمایا مت گھبراؤ میری توحید، محمد کی نبوت اور علی کی ولایت کا ذکر کرو دریا میں راستہ خود بخود بن جائے گا چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسی نسخے کو استعمال کیا اور فرمایا اللّٰھم بجاھھم جوّزنا علی متن ھذا الماء حضرت موسیٰ کا یہ کہنا تھا کہ راستہ خود بخود بن گیا اور حضرت موسیٰ اپنی قوم سمیت دریا سے یوں گزر رہے تھے جیسے دریا نہ تھا صحرا تھا۔

(۱۸) کاشانی، فتح اللہ تفسیر منہج الصادقین جلد ۷ ص۱۵

عبد اللہ بن سلام کہتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حضرت سلیمان کے دربار میں تخت بلقیس کو ملک سبا سے کس نے حاضر کیا تو حضور اکرم نے فرمایا کہ اللہ کے اسماء میں سے ایک اسم کے ذریعے حضرت علیؑ نے حاضر کیا۔

عن عبد الله بن سلام انه سئل النبی من الذی اتی بعرش بلقیس من السباء واحضره عند سلیمان فقال له النبی احضره علی بن ابی طالب باسم من اسماء الله العظام

(۱۹) البحرانی، سید ہاشم ۱۱۰۶ھ البرہان ص۴۴ طبع قدیم

میں وہی علی ہوں جس نے قوم عاد، ثمود، اصحاب رس اور ان کے مابین بہت زیادہ اقوام کو ہلاک کیا اور میں ہی وہ علی ہوں جس نے جابروں کو ذلیل کیا میں ہی صاحب مدین ہوں اور فرعون کو ہلاک کرنے والا ہوں اور حضرت موسیٰ کو نجات دینے والا ہوں

قال علی انا الذی اهلکت عاداً وثموداً واصحاب الرس وقرونا بین ذلك کثیرا وانا الذی ذللت الجبابرة وانا صاحب مدین و مهلك فرعون ومنجی موسیٰ۔

(۲۰) یہ عبارت مختصر البصائر ص۳۳ اور طوالع الانوار کے ص۹۹ پر بھی ہے۔

(۲۱) [illegible] اکسیر العبادات ص۴۳۶

حضرت علی فرماتے ہیں کہ نمرود کی آگ میں میں حضرت ابراہیم کے ساتھ تھا۔ میں حضرت موسیٰ کے بھی ساتھ تھا اور ان کو تورات کی تعلیم میں نے دی، میں حضرت عیسیٰ کے ساتھ تھا اور انہیں انجیل کی تعلیم

قال علیؑ کنت مع ابراهیم فی نار نمرود وجعلته علیه برداً وسلاماً وکنت مع موسیٰ وعلمته التوراة ومع عیسیٰ وعلمته الانجیل

ذاکرین عظام و مقررین کیلئے

نایاب تحفہ

المجالس الفاخرہ

فی

اذکار العترۃ الطاہرہ

علامہ حسین بخش جاڑا

انسائیکلوپیڈیا حضرت علی
براہین الطالب علی بن ابی طالب
جلد ۲
وسیلہ انبیاء
مصنف
محقق وحید جناب مولانا طالب حسین کرپالوی
جعفریہ دار التبلیغ امام بارگاہ

ظہور مہدی کے وقت 313 شیعے مومن ہوں گے۔ (عقیدہ امامیہ الاثناء عشریہ)

یکون عدد ثلاثہ مائة وثلاثة عشر المومنین من اهل التشیع (313) عند ظہور امام المهدی *

ON APPEARENCE OF IMAM MEHDI, ONLY 313 MONIN (SHIA) WILL BE LEFT

۴۳۰

کا وقت ظہور معین کرنے والے جھوٹے ہیں جھوٹے ہیں (اصول کافی) خواہ اس کی وجوہ جو مؤلف نے آفتاب کے صفحہ ۴۲ پر اصول کافی سے نقل کی ہے یا وہ وجوہ ہوں جو موصوف نے صفحہ ۴۳ پر علامہ حائری کی غایۃ المقصود سے پیش کی ہیں یا وہ اسباب ہوں جو ثالث عشر بحار، العبقری الحسان، نجم ثاقب اور اکمال الدین و اتمام النعمۃ وغیرہ کتب میں مذکور ہیں ہم اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتے۔ ہمارا کام تو بموجب ارشاد امام زمانہ "اکثروا الدعا لتعجیل الفرج فان فیہ فرجکم" (جس قدر ہو سکتا ہے۔ میرے ظہور کی تعجیل کی دعائیں کرو کیونکہ اسی میں تمہاری کشائش ہے) (احتجاج طبرسی) انکے تعجیل ظہور کی دعا کرنا ہے وابس۔ ع

در بند این مباش کس شنید یا نشنید

بہرکیف ؎

اسرار خدا را نہ تو دانی و نہ من

این حرف معما نہ تو خوانی و نہ من

ایک غلطفہمی کا ازالہ مگر مؤلف کا صفحہ ۴۲ پر بیان کردہ وجہ سے یہ استنباط کسی طرح بھی صحیح نہیں ہے کہ خدا شیعہ پر ناراض ہے کیونکہ امام کے ظہور کا فائدہ صرف شیعوں کو نہیں بلکہ تمام اہل اسلام بلکہ تمام اہل عالم امکان کو پہنچتا ہے۔ اسلئے انکے عدم ظہور میں بھی سب کو دخل ہے حقیقت یہ ہے کہ وجودہ لطف و تصرفہ لطف آخر وعدمہ منا (شرح تجرید) آہ۔ شامت اعمال ما صورت نادر گرفت۔ بہرحال اس تاخیر و تعویق کا سبب ہم ہی ہیں اس میں خدا اور امام کا ہرگز کوئی قصور نہیں ہے از ماست کہ بر ماست ع اسے باد صبا این ہمہ آوردۂ تست۔

ایک ضروری وضاحت مؤلف نے محافظین امام کی تعداد تین سو سے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ ہنوز تمام دنیا میں اتنے شیعہ موجود نہیں ہیں۔ اسکے متعلق پہلی گذارش تو یہ ہے کہ روایت میں یہ کہیں درج نہیں ہے کہ جب اسقدر شیعہ ہو جائیں گے تو اسوقت فوراً امام ظہور فرمائیں گے بلکہ حدیث میں صرف اسقدر وارد ہے کہ امام کے ظہور کے وقت انکے مخصوص اصحاب کی تعداد اصحاب بدر کی تعداد کے مطابق ۳۱۳ ہوگی وابس اور اس سے یہ نتیجہ ہرگز برآمد نہیں ہوتا جو مؤلف برآمد کرنا چاہتے ہیں۔ دوم یہ کہ ہم اس سے پہلے مبحث میں ثابت کر چکے ہیں کہ ہر گروہ و جماعت میں نام نہاد آدمی زیادہ اور حقیقی باعمل بہت قلیل ہوا کرتے ہیں اسمیں کسی زمانہ کی کوئی تخصیص نہیں ہے قرآن شاہد ہے کہ حضرت موسیٰ نے میقات پروردگار کیلئے ستر ہزار کلمہ گویوں سے منتخب در انتخاب کر کے صرف ستر آدمی چنے تھے جو عند الامتحان سب ناکام ہوئے۔ سچ ہے۔ عند الامتحان یکرم الرجل او یہان — والذی امون فی وحلیہ الشکلان۔

حضرت علیؓ جرائیل کے استاد ہیں

علیؑ استاذ و تلمیذہ جبریلؑ ۔

HAZRAT ALI(RA) WAS THE TEACHER OF HAZRAT GABRAEIL (AS).

المجالس الفاخرہ فی اذکار العترۃ الطاہرہ از علامہ حسین بخش جاڑا

۱۲۶

ہوئے ہو؟ توجبرئیل نے عرض کی اس کا میرے اوپر اُستادی کا حق ہے
آپ نے پوچھا۔ وہ کیسے؟ توجبرئیل نے عرض کی۔ روزِ ازل جب ذات
پروردگار نے مجھے خلعتِ وجود سے نوازا اور زیورِ تخلیق سے آراستہ فرمایا
تو پہلا سوال اس کی جانب سے تھا مَنْ اَنَا وَمَنْ اَنْتَ بتاؤ تم کون ہو؟
اور میں کون ہوں؟ تو میں نے جواب میں عرض کیا۔ اَنْتَ اَنْتَ وَاَنَا اَنَا۔ تو
تو ہے اور میں میں ہوں۔ پھر سختی کے لہجہ میں خطاب ہوا۔ صحیح بتاؤ۔ مَنْ
اَنَا وَمَنْ اَنْتَ پھر بھی میں نے اَنْتَ اَنْتَ وَاَنَا اَنَا تو تو اور میں میں کا جواب
دیا۔ تو تیسری دفعہ پھر خطاب ہوا۔ میں حیران تھا کہ کیا جواب دوں اچانک
عالمِ انوار سے ایک نور برآمد ہوا۔ اور کہا جبرئیل وہ جواب نہ دہراؤ بلکہ کہو،
اَنَا عَبْدٌ ذَلِیْلٌ وَاَنْتَ رَبٌّ جَلِیْلٌ اِسْمُکَ الْجَلِیْلُ وَاسْمِیْ جِبْرِیْلُ میں عبد ذلیل ہوں اور
تو رب جلیل ہے۔ تیرا نام جلیل اور میرا نام جبرئیل ہے۔ چنانچہ میں نے یہ جواب
دیا تو تاج ملکوتیت میرے سر کی زینت بنا۔

اب جو یہ جوان درِ مسجد سے داخل ہوا ہے تو میں نے فوراً پہچان لیا
ہے کہ یہ وہی ہے جس نے مجھے عالمِ انوار میں درس دیا تھا۔ اسلئے میرے
اوپر فرض ہے کہ اپنے استاد کی تعظیم کے لیئے کھڑا ہوں۔

آپ نے دریافت کیا یہ کس زمانہ کی بات ہے۔ جب علی نے تجھے
اس کا درس دیا تھا؟

جبرئیل نے عرض کی۔ میں اتنا عرض کر سکتا ہوں کہ جانب عرش سے
ستر ہزار سال کے بعد ایک ستارہ طلوع کرتا ہے۔ اور میں اپنی زندگی میں اسے
ستر ہزار بار دیکھ چکا ہوں۔

اب انصاف فرمایئے علی اپنے آپکو محمد کا غلام ظاہر کرتے ہیں تو جو
جبرئیل محمد کے غلام کا عالمِ ازل میں شاگرد رہا ہے وہ اس سلطان کا استاد کیسے
ہو سکتا ہے جو علی کا بھی استاد و آقا تھا۔؟

قال اللہ تعالیٰ قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ

الحمد للہ المنان کہ دریں زمان کتاب مستطاب از تصانیف عالم جلیل مصنف حجج بالغہ و
شوا السبیل جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول ذو المجد المناعۃ امام الجمعۃ و الجماعۃ
فخر الحجج و المعتمرین زائر حضرات چہاردہ معصومین جناب مولانا مولوی السید محمد مہدی صاحب

غفر اللہ الواہب

جلد دوم

نظر ثانی وحاشیہ

از تاج المتکلمین نجم الواعظین نادرۃ الزمن فخر العلماء حضرت مولانا مولوی السید نجم الحسن صاحب کراروی

حسب فرمائش

حمیت اہل بیت [illegible] لاہور

حیدری پریس ریلوے روڈ لاہور

معراج علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

معراج علی بن ابی طالب کرم اللہ وجهه .

MAIRAJ (AN ASCENTION) OF HAZRAT ALI ﷺ.

لوائح الاحزان جلد دوم از مولوی سید نجم الحسن کراروی شیعہ جنرل بک ایجنسی لاہور

مجلس ۲ — ۳۸ — کیفیتِ معراج

غسل کیا یہاں تک کہ بہشت میں داخل ہوئے اور وہاں کی سیر فرمائی۔ حضرت فرماتے ہیں میں نے بہشت میں ایک درخت دیکھا اتنا بڑا تھا کہ اگر ایک مرغ کو اُس کی جڑ کے پاس چھوڑ دیں تو سات سو برس میں بھی اس کے گرد نہیں گھوم سکتا کوئی گھر بہشت میں ایسا نہیں ہے جس میں اُس کی شاخ نہ پہنچی ہو۔ جب میں نے پوچھا تو جبرئیلؑ نے کہا یہی درخت طوبےٰ ہے جس کو خدا فرماتا ہے طُوْبٰی لَھُمْ وَحُسْنُ مَاٰب پھر وہاں سے پیغمبر خدا سدرۃ المنتہٰے تک پہنچے جب سدرۃ المنتہٰے سے آگے بڑھے جبرئیلؑ ٹھہر گئے اور کہا اب یہاں سے آپ تنہا جائیے منتہائے آمد و رفت ہماری یہیں تک ہے اب ہماری مجال نہیں کہ آگے بڑھ سکیں ؎

اگر یک سرِ موئے برتر پرم — فروغِ تجلّٰے بسوزد پرم

صورت امیرالمومنینؑ آسمان پنجم پر

العرض وہ جناب وہاں سے روانہ ہوئے اور قربِ معنوی خدا تک پہنچے اور مرتبۂ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی سے سرفراز ہوئے اور اپنے پروردگار سے مناجات کی اور حبیب و محبوب میں راز و نیاز کی باتیں ہوئیں۔ ایک روایت میں ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ جب میں آسمان پنجم پر تھا تو دُور سے ایک فرشتہ کو دیکھا کہ منبرِ نور پر بیٹھا ہے اور بہت سے فرشتے اُس کے گرد جمع ہیں میں نے پوچھا یہ کون فرشتہ ہے جبرئیلؑ نے کہا نزدیک جا کر ملاحظہ کیجئے میں جو قریب گیا تو دیکھا کہ یہ تو میرے بھائی علیؑ بن ابی طالب ہیں۔ میں نے جبرئیل سے پوچھا کیا علیؑ مجھ سے پہلے یہاں پہنچ گئے؟ جبرئیل نے کہا نہیں بلکہ فرشتوں نے خواہش کی تھی اور درگاہِ خدا میں عرض کیا تھا کہ خداوندا! روئے زمین پر تو انسان صبح و شام مشاہدۂ جمالِ علی بن ابیطالب سے جو تیرا دوست، تیرا ولی، تیرے حبیب کا وصی ہے بہرہ مند ہوتے ہیں مگر ہم سب محروم ہیں حق تعالےٰ نے التجا اُن کی قبول کی اور اپنے نورِ اقدس سے صورتِ امیرالمومنینؑ کو آسمان پر پیدا کیا کہ ہمیشہ فرشتے زیارت کیا کرتے ہیں اور تسبیح و تقدیس خدا بجا لاتے ہیں اور ثواب اُس کا دوستانِ علیؑ کو ہدیہ کرتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ اور ملّا صالح ترمذی متخلص بہ کشفی کتاب مناقب مرتضوی میں لکھتے ہیں کہ جب پیغمبر خدا معراج کو آسمان پر تشریف لے گئے تو وہاں ایک شیر کو بیٹھا جو نور کے حلقہ میں تھا جب پیغمبر نے آگے جانے کا قصد کیا تو وہ شیر حملہ کرنے لگا اور مانع ہوا۔ جبرئیلؑ سے پوچھا یہ شیر کیا چاہتا ہے؟ کہا تحفہ کچھ آپ سے چاہتا ہے اگر کوئی چیز آپ کے پاس ہو تو اسے دیدیجئے انگوٹھی دستِ مبارک میں تھی حضرت نے اس کی جانب پھینک دی اور روانہ ہو گئے۔ جب حضرتؐ معراج سے واپس ہوئے تو جناب امیرؑ

ذکار الاذہان بجواب جلاء الاذہان

تبرا تمہاری دشنام ہماری

مصنف

عبدالکریم مشتاق ادیب فاضل

شائع کردہ:-
رحمت اللہ بک ایجنسی (ناشران و تاجران کتب)
بمبئی بازار، نزد خوجہ مسجد و بڑا امام باڑہ کھارادر کراچی ۲

ولایت علیؓ کا رتبہ نبوت سے زیادہ ہے

رتبة ولاية علی فوق رتبة النبوة .

A RANK OF ALI'S WILAYAT IS HIGHER THAN PROPHETHOOD.

مرار تمہاری دس ہماری (ذکاء الاذھان بجواب جلاء اذھان) مصنف عبد الکریم مشتاق رحمت اللہ بک ایجنسی کراچی

۵۲

زمین پر[۱]۔ فافہم ۔ ہم قریشی صاحب سے عرض کرتے ہیں کہ پہلے اپنے گھر کی خبر اچھی طرح لے لیا کریں پھر اعتراض کرنے کے لئے قلم کو تکلیف دیں۔

اعتراض ۸۳ :۔ خلافت و امامت کے سلسلے میں من کنت مولاہ فعلی مولاہ سے بھی استدلال کیا جاتا ہے۔ بتائیے مولا کا معنی کہیں خلیفہ بلا فصل مذکور ہے۔

جواب ۸۳ :۔ جی ہاں "مولا کے معنی آقا و سید المطاع ہر جگہ ملاحظہ فرمائے جا سکتے ہیں۔ خلیفہ چونکہ بادشاہ ہوتا ہے لہٰذا سید المطاع ٹھہرا۔ "خلیفہ بلا فصل" کے معنی حدیث منقولہ ہی میں مذکور ہیں کہ حضورؐ نے براہِ راست حکم دیا کہ جس جس کا میں (محمدؐ) مولا ہوں اس اس کا علیؑ مولا ہے۔ چونکہ اپنے اور علیؑ کے درمیان آپ نے کسی غیر کو شامل نہ کیا اور اپنے فوراً بعد علیؑ کو مولا بنایا لہٰذا بلا فصل قرار پائے ورنہ حدیث میں ثابت کر دیجئے کہ حضورؐ نے فرمایا ہوں جس کا میں مولا اس کا فلاں، فلاں فلاں اور علیؑ مولا ہے۔

اعتراض ۸۴ :۔ اگر مولا کے معنی سردار لیا جائے تو کیا اس لحاظ سے حضرت علیؑ مرتضیٰ جملہ انبیاء علیہم السلام سے افضل نہ ٹھہریں گے جبکہ سیدنا علی وصفِ نبوت سے موصوف نہیں اگر (چہ) درجہ نبوت یقیناً درجہ ولایت سے زیادہ ہے۔

○ جواب ۸۴ :۔ ہمارے اعتقاد کے مطابق بلاشبہ حضرت علی علیہ السلام حضورؐ کے علاوہ جملہ انبیاءؑ سے افضل ہیں اور ولایت کا درجہ بے شک نبوت سے زیادہ ہے

[۱] استقبال قبلہ نیت لوگ صف بستہ قرأت فرمائی رکوع کیا منبر پر رکوع سے سر اٹھا کر پچھلے پیروں پلٹے زمین پر اترے اور زمین پر سجدے کئے دونوں سجدوں سے فارغ ہوئے سر مبارک اٹھایا کھڑے ہوئے منبر پر چڑھ گئے پھر رکوع منبر پر اور سجدے نیچے اتر کر زمین پر۔ یوں ہی نماز پوری کی۔ (صحیح بخاری جز ۱ صفحہ ۵ مطبوعہ مصر باب الصلوٰۃ علی السطوح والمنبر)۔ قریشی صاحب آپ نے بخاری شریف دیکھی یا نہیں؟ ہماری خاطر آپ ضرور دیکھیں اور پھر فیصلہ کریں کہ یہ فعل کثیر ہوا یا نہیں حضورؐ کی نماز اور امامت کا کیا انجام ہوا۔ نیز اہل جماعت کا کیا حشر ہوگا۔

جملہ حقوق بذریعہ رجسٹری محفوظ ہیں

ھٰذا بصائر للناس وھدی ورحمۃ لقوم یوقنون

الحمد للہ والمنۃ کہ بعد کشاکش یک عالم رنج و غم و تراکم مصائب بیم کہ بوجہ انتقال دو فرزندان نوجوانان کہ یکی بسن ہیجدہ و دوم بسن بست و یک سالگی داغ مفارقت خویش بر قلب مجروح مترجم گزاشتند

ضمیمہ جات مقبول ترجمہ و حواشی

مرتبہ و مولفہ و مترجمہ

ملک جناب فضائل مآب مہبط فیوض ربانی واقف شناس رموز قرآنی گنجینہ حقائق فرقانی متکلم مناظر لاثانی حضرت مولانا مولوی حکیم سید حاجی مقبول احمد صاحب قبلہ دہلوی مد ظلہم العالی دام فیوضہ

حسب فرمائش ... دار الکتب مقبول ... پریس دہلی مطبوع گردید

بار دوم

آغا سلطان مرزا پرنٹرز اینڈ پبلشر

تعداد ۲۰۰۰

حضرت علیؓ کی معراج کا اعلان

ادعاء معراج علی رضی اللہ عنہ

A DECLARATION OF HAZRAT ALI'S ASCENTION (MAIRAGE)

ضمیمہ جات مقبول ترجمہ وحواشی مرتبہ مولف و ترجمہ فیوض ربانی رموز قرانی مقبول احمد دھلوی بار دوئم

ضمیمہ مقبول نوٹ نمبر ۵۳۸ متعلق صفحہ ۱۰۵۶

کسی نے جناب امام زین العابدین علیہ السلام سے سوال کیا یابن رسول اللہ! کیا خداوند عالم کے لئے کوئی خاص مکان قرار دینا جائز ہے؟ فرمایا نہیں۔ خدا مکان (اور مکانیات) سے مبرا ہے اس نے عرض کی پھر حق سبحانہٗ وتعالےٰ نے آپنے رسولؐ کو آسمان پر کیوں بلایا؟ فرمایا اس لئے کہ آنحضرتؐ کو آسمانوں کی سلطنت اور وہاں کے عجائبات اور نادر صنعتیں اور آسمانی مخلوقات دکھائے۔ اس نے عرض کی پھر قول باری تعالےٰ ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی کا کیا مطلب ہوگا؟ فرمایا مقصود یہ ہے کہ جس وقت جناب رسولؐ خدا حجاب نور کے پاس پہنچے تو وہاں آسمانوں کی سلطنت (اور اس کا حسن انتظام اور خوبی) ملاحظہ فرمائی فَتَدَلّٰی پھر نیچے کو گردن جھکا کے زمین کی شاہی دیکھی۔ یہاں تک کہ آنحضرتؐ کو یہ گمان ہوا کہ میں زمین سے اتنا قریب ہوں کہ جتنا چلّہ کمان گوشہ سے قریب ہوتا ہے بلکہ اس سے بھی کم۔

انہی حضرتؐ سے یہ بھی مروی ہے کہ جب جناب رسولؐ خدا شب معراج بالائے آسمان تشریف لے گئے تو اس مقام پر پہنچے جہاں سے (عظمت) پروردگار میں اور آنحضرتؐ میں گوشہ کمان کا بلکہ اس سے کم فاصلہ تھا تو آنحضرتؐ کے سامنے سے حجاب (نور) اٹھا دیا گیا تھا۔

امالی میں ہے کہ جناب رسولؐ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب مجھے بالائے آسمان معراج ہوئی اور میں اپنے پروردگار (کے جلال) سے اتنا قریب ہوا کہ جیسے چلّہ کمان گوشہ کمان سے قریب ہوتا ہے یا اس سے بھی کم تو آواز آئی کہ اے محمدؐ! تم ساری مخلوق میں کس سے زیادہ محبت رکھتے ہو؟ میں نے عرض کی علیؑ ابن ابیطالب سے۔ ارشاد ہوا اے محمدؐ! ذرا مڑ کے تو دیکھو۔ پس جونہی میں نے اپنی بائیں جانب نظر ڈالی تو علی بن ابی طالب علیہ السلام کو اپنے پہلو میں پایا۔

احتجاج طبرسی میں ہے کہ ایک مرتبہ جناب امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا میں اس بزرگوار کا فرزند ہوں جو شب معراج اتنے بلند ہوئے کہ سدرۃ المنتہیٰ سے بھی گذر گئے۔ اور ان جنابؐ کو (عظمت) پروردگار سے اتنا فاصلہ رہ گیا کہ جتنا چلّہ کمان اور گوشہ کمان میں ہوتا ہے یا اس سے بھی کم۔

جناب امام موسےٰ کاظم علیہ السلام سے دَنٰی فَتَدَلّٰی کے معنی دریافت کئے گئے تو حضرتؑ نے فرمایا یہ (تَدَلّٰی) قریش کا محاورہ ہے۔ ان میں سے جو کوئی اس امر کا ارادہ کرتا ہے کہ وہ یہ ظاہر کرے کہ میں نے بھی سنا ہے تو کہتا ہے قَدْ تَدَلَّیْتُ۔ تَدَلّٰی بمعنی فہم ہے یعنی سمجھنا۔ بنابریں، دَنٰی فَتَدَلّٰی کے یہ معنی ہوں گے کہ جناب رسولؐ خدا اتنا قریب ہوئے کہ حقیقت حال ان کی سمجھ میں آگئی۔

انسائیکلوپیڈیا حضرت علیؑ
براہین الطالب فی مناقب علی بن ابی طالبؑ
جلد ۱
خلقت نورانیہ
مولف: جناب مولانا طالب حسین کرپالوی
جعفریہ دار التبلیغ۔ امامیہ شاہ گاہ سانده کلاں لاہور

ائمہ جس چیز کو چاہتے ہیں حلال کرتے ہیں اور جس چیز کو چاہتے ہیں حرام کرتے ہیں

ان الائمة یحلون ما یشاؤن و یحرمون ما یشاؤن

IMAM POSSESS AUTHORITY TO DECLARE ANYTHING LAWFUL OR UNLAWFUL.

خلقت نورانیہ جلد اول از مولانا طالب حسین کرپالوی جعفریہ دار التبلیغ اما مبارگاہ لاہور

۱۵۵

اوران حضرات کو ان کی خلقت پر گواہ بنایا اوران کی اطاعت کو لوگوں پر واجب کیا اوران کے معاملات کو ان کے سپرد کیا۔ پس وہ جس چیز کو چاہتے ہیں حلال کرتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں حرام کرتے ہیں اور وہ نہیں چاہتے مگر وہی جس کو اللہ چاہتا ہے پھر فرمایا اے محمد یہ وہ دیانت الٰہیہ ہے کہ جو

ویحرمون ما یشاؤن ولن یشاؤا الا ان یشاء اللہ تبارک وتعالیٰ ثم قال یا محمد هذه الدیانة التی من تقدمها مرق ومن تخلف عنها محق ومن لزمها لحق خذها الیک یا محمد۔

اس سے آگے بڑھا دین اسلام سے خارج ہوا اور جو پیچھے رہا وہ معطل رہا اور جو باطل پرست نہ بنا اور جو حق سے چمٹا رہا وہ ٹھیک رہا بس اے محمد تم یہی طریقہ اختیار کرو۔

(۲) کاشانی، ملا محسن ۱۰۹۱ھ وافی ص۱۵۵ سطر۲۴ کافی کی مذکورہ روایت

(۳) مجلسی، محمد باقر بحار الانوار جلد ۲۵ ص۲۵ سطر۲ کافی کی مذکورہ روایت

〃 〃 〃 〃 ۱۵ 〃 ۱۹ 〃 ۵ 〃 〃 〃

(۴) 〃 〃 〃 حیات القلوب جلد۲ ص۵ سطر۱۲ 〃 〃 〃

(۵) 〃 〃 〃 جلاء العیون جلد۱ ص۱ سطر آخر 〃 〃 〃

(۶) کاشانی، ملا محسن ۱۰۹۱ھ تفسیر صافی جلد۲ ص۱ 〃 〃 〃

(۷) عامہ میں سے شاہ عبدالعزیز دہلوی نے تحفہ اثنا عشریہ کے ص۱ سطر۲۰ پر یہ روایت تحریر کی ہے

محمد بن سنان نے کہا کہ میں امام محمد باقر کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ میں نے اختلاف شیعہ کا ذکر چھیڑا تو آپ نے فرمایا کہ اے محمد اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے وحدانیت کے ساتھ تنہا ہے۔ پھر اس نے محمد، علی، فاطمہ، حسن اور حسین کو پیدا کیا اور یہ ہزار زمانے تک ٹھہرے رہے۔ پھر تمام اشیاء کو پیدا کیا اوران کو ان چیزوں کی پیدائش دکھائی اوران کی اطاعت ان سب پر واجب قرار دی اوران کے کام انہیں کے سپرد کیے

بودم من نزد ابوجعفر پس سخن راندم از اختلاف شیعہ پس گفت اے محمد ابن سنان بدرستے خدا یتعالی ہمیشہ بود تنہا بوحدانیت باز آفرید محمد را و علی را الخ پس درنگ کردند ہزار دھر پس آفرید چیزہائے دیگر و نمود ایشان را پیدا ایش آنچیزہا و جاری کرد طاعت این جماعت بر خلائق و سپرد کارہائے خلائق بسوئے ایشان حلال کنند ہرچ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
یا علی انت و شیعتک ھم خیر البریۃ
خیر البریہ
فی
تاریخ الشیعہ
تصنیف
ممتاز الواعظین مولانا محمد حسین جعفری مولوی فاضل (پنجاب) ممتاز الافاضل (لکھنو)
ساہیوال ضلع سرگودھا
ناشر
تحریک تحفظ تعلیمات آلِ محمد (رجسٹرڈ) بلاک ۷ سرگودھا
امام بارگاہ قیمت 30 روپے فون نمبر ۱۱۴۳
رحیم یار خان

نبوت ملنے کی شرطوں میں ولایت علی ایک شرط ہے

من شروط اعطاء النبوة ، الاقرار بولاية على رضى الله عنه

AN ACCEPTANCE OF ALI'S WIALYAT IS OBLIGATORY FOR PROPHETHOOD

تاریخ الشیعہ از مولانا محمد حسین جعفری　　19　　تحریک تحفظ تعلمات آل محمد سرگودھا

ہوئی چنگاریاں ایک دن فتنہ کی ہوا سے سلگیں گی اور حسد کے شعلے خرمن اتحاد و یگانگت کو افتراق کی راکھ میں تبدیل کر دیں گے۔ زمانۂ رسالت میں شیعوں کے وجود کی خبر ما ینطق عن الھوی کے دہن مبارک سے صادر ہوئی۔ اس فرقہ کے صرف ظہور کی نہیں بلکہ جنتی، کامیاب اور علی الحق ہونے کی نوید مسرت بھی زبانِ رسالت سے ظاہر ہوئی۔

اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ حضرت علیؑ کے متعلق جب سے پیدا ہوئے اور جب سے لوگوں نے حضرت علیؑ سے اختلاف کیا اور مقابلہ میں آئے خواہ صرف باتوں میں یا نظریات و عملیات میں اس وقت سے حضرت علیؑ کے ساتھیوں کو "شیعہ علیؑ" کا خطاب ملا۔ کیونکہ شیعہ پیرو کار مددگار اور محب کو کہتے ہیں۔ جب کسی نے حضرت علیؑ سے مقابلہ کیا اختلاف کیا تو کچھ لوگ حضرت علیؑ کے مخالف ہو گئے اور کچھ موافق جو موافق تھے وہ "شیعہ علیؑ" کہلائے اب یہ اختلاف و تقابل کہیں بھی ہو خواہ سقیفہ بنی ساعدہ میں ہو۔ یا مسجد نبوی میں مدینہ میں ہو یا یمن میں ہو جنگ جمل میں ہو یا صفین و نہروان میں ہر جگہ جناب علی کے موافق اور ساتھی موجود تھے اور وہ شیعہ علی کہلاتے تھے۔ لہذا شیعہ فرقہ کا وجود حضرت علی علیہ السلام کے زمانہ سے ہے۔ اور یہ فرقہ اس وقت ظاہر ہوا جب جناب علیؑ سے لوگوں نے اختلاف و مقابلہ کیا۔

بقیہ حاشیہ　نے ہی نبوت کیسے حضرت علی ابن ابی طالبؑ کی ولایت کا اقرار کیا بلکہ نبوت ملنے کی شرطوں میں ولایت علیؑ ایک شرط ہے۔ اور جب شرط نہ ہو تو مشروط مفقود ہوتا ہے۔ انبیاء کو نبوت ملتی نہیں اگر اقرار نہ کریں اور ختم المرسلینؐ کی رسالت ہوتی نہیں جب تک مقام خم غدیر پر ولایت علیؑ کا اعلان نہ کریں تو کوئی مومن بغیر اقرار ولایت کے مومن کب بن سکتا ہے۔

پس ثابت ہوا کہ انبیاء کو اگر شیعہ کہہ سکتے ہیں تو شیعہ کا وجود و آغاز اس وقت سے ہے جس وقت سے انبیاء کا عالم ارواح میں وجود ہوا۔ اس لحاظ سے کائنات جب معرض وجود میں آئی شیعہ اسی وقت خلعت وجود پہنا۔ اسلام کی صحیح تصویر شیعہ ہیں اور قدیمی گروہ ہے۔

نبیوں کو نبوت علی ابن طالب کی ولایت کے اقرار سے ملی

اعطی اللہ الانبیاء النبوة لاقرار هم بولاية علی رضی اللہ عنه

ALL PROPHETS WERE AWARDED PROPHETHOOD AFTER THE ACCEPTANCE OF ALI'S WIALYAT

تاریخ الشیعہ از مولانا محمد حسین جعفری ۱۸ تحریک تحفظ تعلمات آل محمد سرگودھا

فرقہ کہلاتے ہیں۔ بانی فرقہ اسی وقت امتیاز حاصل کرتا ہے۔ جب اس کے مقابلہ میں کوئی نمایاں مقابل موجود ہو۔ جب مقابلہ ہی نہ ہو۔ اختلاف باہمی بھی نہ ہو۔ متضاد افراد بھی نہ ہوں تو افتراق کس طرح پیدا ہو سکتا ہے۔ اور فرقوں کا وجود کیسے ظاہر ہو سکتا ہے۔

مثلاً کوئی شخص یہ کہے کہ میں فلاں شخص کی پارٹی سے تعلق رکھتا ہوں تو ماننا پڑے گا کہ اس فلاں شخص کے مقابلے میں کوئی اور پارٹی موجود ہے۔ اور اس کا پارٹی لیڈر بھی موجود ہے۔ اگر اس کے مقابلہ میں کوئی لیڈر اور پارٹی موجود نہیں ہے۔ تو پھر تو ایک جماعت ہوئی ایک گروہ ہوا ایک ہی پارٹی اور ایک ہی پارٹی لیڈر۔ پھر اس قول کا کوئی مطلب ہی نہیں کہ میں فلاں فرقہ سے تعلق رکھتا ہوں اور فلاں رہنما کے پیروکاروں میں سے ہوں۔

اگرچہ زمانۂ رسالت میں شیعہ فرقہ نمایاں نہ تھا۔ مگر خود رسول اکرمؐ نے اس کی نشاندہی کر دی تھی۔ حضور رسولؐ پاک جناب علی علیہ السلام کے متعلق فرمایا کرتے تھے یا علی انت و شیعتك هم الفائزون اے علیؑ آپ اور آپ کے شیعہ کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔ جناب رسالت مآبؐ کو علم تھا کہ علی کا مقابلہ ہو گا۔ گو آج نہیں ہے مگر حقد و کینہ کی دبی

بقیہ حاشیہ: ۔ اور میں نے ان کو نماز پڑھائی جب میں نے سلام پڑھ کر نماز ختم کی تو میرے پاس خداوند جلیل کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور کہا کہ اے محمد آپ کا رب آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ اپنے مقتدی تمام پیغمبروں سے دریافت کرو کہ تم کس بنیاد پر رسول بنائے گئے؛ پس میں نے کہا اے گروہ پیغمبران تمہیں کس چیز پر میرے رب نے مبعوث فرمایا مجھ سے پہلے تو ان نبیوں نے کہا کہ آپ کی نبوت کا اور علی ابن ابی طالبؑ کی ولایت کا اقرار لیا۔

صاحب کتاب آگے تحریر فرماتے ہیں یہ تشریح اور تفسیر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی، اور پوچھ ان پیغمبروں سے جو تجھ سے پہلے بھیجے گئے۔ ینابیع المودة ذکر بعثت انبیاء ص۸۲ مطبع اختر اسلامبول۔

مذکورہ بالا بیان سے واضح ہوا کہ تمام پیغمبروں نے توحید اور ختم المرسلینؐ (باقی ملاحظہ ہو ص۱۵ پر)

تحفہ نماز جعفریہ

جدید

(مع اضافہ)

مطابق فتاویٰ

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے حاج سید ابوالقاسم الموسوی الخوئی مدظلہٗ

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے حاج سید روح اللہ الخمینی الموسوی مدظلہٗ

مرتبہ

مولانا سید زوار الحسین ہمدانی (فاضل عراق)

افتخار بک ڈپو رجسٹرڈ اسلام پورہ لاہور

امامت بھی نبوت کی طرح منصب الٰہی ہے۔ امام کا معصوم ہونا ضروری ہے امام کا خطاء اور نسیان سے محفوظ ہونا واجب ہے امام کیلئے سارے زمانے پر فوقیت رکھنا ضروری ہے

ان الامامة منصب إلهى مثل النبوة .لابدو أن يكون الامام معصوما يجب حفظ الامام عن الخطأ والنسيان يجب تفوقه على كل زمانه!!

IMAMAT IS A DIVINE RANK LIKE PROPHETHOOD. HE SHOULD BE INFALLIABLE. EVERY PARTICLE IN THE UNIVERSE IS SUBJECT TO HIS COMMAND AND OBEDIENCE.

تحفہ نماز جعفریہ جدید (مع اضافہ) مطابق فتاوی آیۃ اللہ العظمی آقائے الحاج ابوالقاسم الموسوی الخوئی اور سید روح اللہ خمینی الموسوی

مَنِ التجا إلى الله كفاه مهماته ، حديث نبويت پرپح ـ إلتماءالله

۴۔ امامت

● مخفی نہ رہے کہ جو دلیل نبوت کے لئے تحریر ہوئی ہے کہ خلق انبیاء کی محتاج ہے وہی امامت میں بھی جاری وساری ہے کیونکہ ولایت مطلقہ اور نصب امام اللہ کی جانب سے دین خاتم النبیین کے باقی رہنے کے لئے اور اللہ کی حجت کے بندوں پر تمام ہونے کے لئے اور احکام الٰہی کے بیان کے لئے ضروری ہے اور چونکہ امامت بھی نبوت کی طرح منصب الٰہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے چاہے نبوت اور رسالت کے جلیل القدر عہدہ کے لئے منتخب کرے۔ اسی طرح امامت کے معاملہ میں بھی کسی کو کوئی اختیار حاصل نہیں بلکہ خود پروردگارِ عالم جسے چاہتا ہے اسے اپنے نبی کے ذریعہ محافظِ دین معین کر لیتا ہے

● نیز معلوم ہونا چاہیئے کہ جس طرح نبی کے لئے اس کا معصوم ہونا ضروری ہے اسی طرح امام کا معصوم ہونا بھی ضروری ہے۔ اگر نبی کے لئے احکام الٰہیہ کو ہم تک پہنچانے میں امین اور خطاء و نسیان سے محفوظ ہونا ضروری ہے تو امام کو بھی حفظِ احکام کے لئے امین اور خطاء و نسیان سے محفوظ ہونا بھی واجب ہے تاکہ اس دین کے احکام میں رد و بدل نہ کرے اور چونکہ مقصدِ امامت یہ ہے کہ انسانی دنیا کو منزلِ کمال تک پہنچایا جائے اور نفوسِ بشریہ کو علم و عمل صالح سے سنوارا جائے لہٰذا امام کے لئے بھی علوم، صفات، مکارمِ اخلاق اور تمام احکامِ الٰہیہ کی واقفیت کے لحاظ سے سارے زمانہ پر فوقیت رکھنا ضروری ہے اس

۲۸

إِنَّ اللهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا

لمنۃ اللہ کہ یہ نسخہ لاجواب وصحیفہ انتخاب جامع مسائل
حرام وحلال حاوی وظائف و اعمال مطلوب مومنین کرام یعنی

تحفۃ العوام

حسب فتاوای سرکار شریعت مدار سید العلماء الاعلام سند الفقہاء العظام
مجتہد العصر جناب مولانا ومفتنا مفتی سید احمد علی صاحب قبلہ دام ظلہ
العالی ابن حضرت حجۃ الاسلام آیۃ اللہ فی الانام مجتہد العصر والزمان
جناب مفتی سید محمد عباس صاحب قبلہ اعلی مقامہ

حسب فرمائش

ملک سراج الدین اینڈ سنز پبلشرز کشمیری بازار لاہور پاکستان

امامت نبوت کے مساوی ہے

الامامة تساوی النبوة .

IMAMAT IS EQUAL TO PROPHETHOOD

السلام امام ہیں پس یہ بارہ امام معصوم ہیں اور جناب رسالت مآب اور جناب فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ علیہا بھی معصوم ہیں انہیں کو چہار دہ معصوم کہتے ہیں اماموں سے گیارہ معصوم شہید ہوئے اور جناب امام مہدی علیہ السلام بارھویں امام بسبب ظلم ظالموں کے بامر خدا غائب ہوئے اور زندہ ہیں ۔ جب مصلحت ہوگی خدا کی تب ظاہر ہوں گے تمام عالم کو عدل سے معمور کریں گے بعد اس کے کہ ظلم سے بھر گیا ہوگا اور سب امام مثل انبیاء کے پاک و معصوم اور منزہ ہیں عمداً اور سہواً کوئی خطا اُن سے صادر نہیں ہوئی اول عمر سے آخر عمر تک اور تمام انبیا اور رسولوں اور اوصیا کے ماں باپ مومن اور مومنہ ہیں پس جس نبی اور وصی کے ماں باپ مومن نہ ہوں گے ، وہ نبی اور وصی نہ ہوگا ۔ جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ خلیل اللہ کے باپ تارخ تھے آذر بت تراش نہ تھا بلکہ یہ آپ کا چچا تھا چونکہ آذر نے حضرت ابراہیمؑ کو پالا تھا اور عرب لوگ چچا کو بھی باپ کہتے ہیں اس سبب سے کلام اللہ میں لفظ اب آیا ہے اور اسی طرح جو نبی اور وصی عاصی اور خاطی ہوگا وہ نبی اور وصی نہ ہوگا اور اسی طرح وصی بھی چاہیے کہ معصوم ہو اگر عاصی مقام نبی پر حکمرانی کرے وہ ظالم اور غادر ہوگا اور ایمان لانا رجعت پر بھی واجب ہے یعنی جناب صاحب الامر علیہ السلام ظہور اور خروج فرمائیں گے اس وقت مومن خاص اور کافر و منافق مخصوص سب زندہ ہوں گے عالم کو پُر از عدل و داد کریں گے ہر ایک اپنی داد و انصاف کو پہونچے گا اور ظالم سزا پائیں گے **فصل پانچویں** بیان میں قیامت کے مراد قیامت سے یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ خاک سے جسموں کو پیدا کرے گا اور روحوں کو اُن میں داخل کر کے زندہ کرے گا مومن دیندار داخل بہشت ہوں گے اور جو کافر بدکار ہے اُسے دوزخ میں جگہ ملے گی اور پہلی صور کی آواز سے مُردے قبر سے زندہ ہو کر نکلیں گے دوسری آواز میں سب جاندار مر جائیں گے سوائے ذات خدا کے کوئی باقی نہ رہے گا اور تیسری آواز میں صور کی پھر سب زندہ ہوں گے حساب و کتاب سب کا ہوگا اور بعد اس کے کبھی نہ مریں گے ۔ جو قابل بہشت ہے جنت میں رہے گا اور جو قابل دوزخ ہے جہنم میں جلا کرے گا اور جناب رسول خدا و ائمہ ہدیٰ صلوٰۃ اللہ علیہم وقت موت اور بنابر مشہور قبر میں ہر شخص کی تشریف لاتے ہیں ۔ مومن کو بشارت آسانی موت کی دیتے ہیں ۔ اور کافر و منافق کو شدت عذاب و عقاب کی خبر

شیعہ اور صحابہ کرامؓ و خلفاء راشدین

الباب السادس

الشّیعةُ و الصّحابةُ و خلفاءُ الرّاشدینَ

Chapter VI

The Shias and Companions of the Prophet and the Righteous Caliphs.

تاریخی دستاویز کے اس باب میں شیعہ کتب کی بہتر (72) کتابوں کے ایک سو تین (103) حوالہ جات ہیں۔
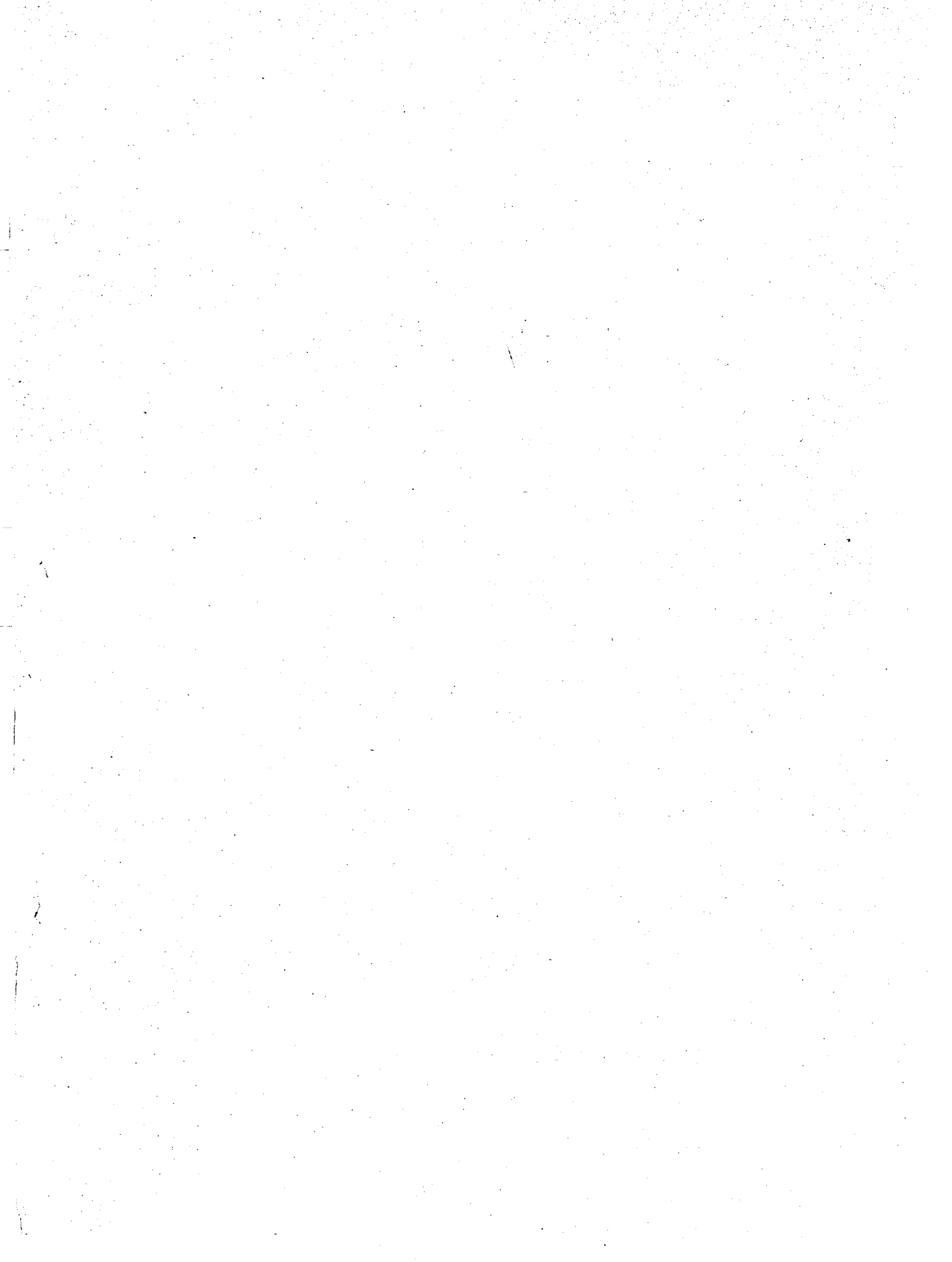
الاصول

من

الكافي

تأليف

ثقة الاسلام ابي جعفر محمد بن يعقوب بن اسحاق الكليني الرازي رحمه الله

المتوفى سنة ٣٢٨/٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه وعلق عليه علي اكبر الغفاري
نهض بمشروعه
الشيخ محمد الآخوندي

الطبعة الثالثة
١٣٨٨

الجزء الاول

الناشر
دار الكتب الاسلامية
مرتضى آخوندي
تهران - بازار سلطاني
تلفن ٢٠٤١٠

حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ کے بارہ میں بدترین کلمات

كلمات قذرة حول سيدنا طلحة رضي الله عنه والزبير رضي الله عنه

AN INSULTING REMARKS AGAINST HAZRAT TALHA رضي الله عنه AND HAZRAT ZUBAIR رضي الله عنه

الاصول من الکافی جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ طبع ایران

ج ١ — كتاب الحجة — ٣٤٥

إلّا لطمع الدنيا ، زعمتما وذلك قولكما : «فقطعت رجاءنا» لا تعيبان بحمدالله من ديني شيئاً وأمّا الّذي صرفني عن صلتكما ، فالّذي صرفكما عن الحقّ و حملكما على خلعه من رقابكما كما يخلع الحرون لجامه وهوالله ربّي لا اُشرك به شيئاً فلا تقولا: «أقلّ نفعاً وأضعف دفعاً» فتستحقّا اسم الشرك مع النفاق ، وأمّا قولكما : إنّي أشجع فرسان العرب ، و هربكما من لعني ودعائي ، فإنّ لكلّ موقف عملاً إذا اختلفت الأسنّة و ماجت لبود الخيل وملأ سحراكما أجوافكما ، فثمّ يكفيني الله بكمال القلب ، وأمّا إذا أبيتما بأنّي أدعو الله فلا تجزعا من أن يدعو عليكما رجل ساحر من قوم سحرة زعمتما : اللّهمّ أقعص الزبير بشرّ قتلة واسفك دمه على ضلالة وعرّف طلحة المذلّة وادّخر لهما في الآخرة شرّاً من ذلك ، إن كانا ظلماني وافتريا عليّ وكتما شهادتهما وعصياك وعصيا رسولك فيّ ، قل : آمين ، قال خداش : آمين .

ثمّ قال خداش لنفسه : والله ما رأيت لحية قطّ أبين خطأً منك ، حامل حجّة ينقض بعضها بعضاً لم يجعل الله لها مساكاً ، أنا أبرأ إلى الله منهما ، قال علي عليه السلام : ارجع إليهما وأعلمهما ما قلت ، قال : لا والله حتّى تسأل الله أن يردّني إليك عاجلاً وأن يوفّقني لرضاه فيك ، ففعل فلم يلبث أن انصرف وقتل معه يوم الجمل رحمه الله .

٢ ـ عليّ بن محمّد ومحمّد بن الحسن ، عن سهل بن زياد؛ و أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّد ابن حسان جميعاً ، عن محمّد بن عليّ ، عن نصر بن مزاحم ، عن عمرو بن سعيد ، عن جراح بن عبدالله ، عن رافع بن سلمة قال: كنت مع عليّ بن أبي طالب صلوات الله عليه يوم النهروان فبينا عليّ عليه السلام جالس إذ جاء فارس فقال : السّلام عليك يا عليّ فقال له عليّ عليه السلام : وعليك السّلام مالك ثكلتك اُمّك ـ لم تسلّم عليّ بإمرة المؤمنين؟ قال: بلى سأخبرك عن ذلك كنت إذ كنت على الحقّ بصفّين فلمّا حكّمت الحكمين برئت منك و سمّيتك مشركاً ، فأصبحت لا أدري إلى أين أصرف ولايتي ، والله لأن أعرف هداك من ضلالتك أحبّ إليّ من الدّنيا ومافيها فقال له : عليّ عليه السلام : ثكلتك اُمّك قف منّي قريباً اُريك علامات الهدى من علامات الضلالة، فوقف الرّجل قريباً منه فبينما هو كذلك إذ أقبل فارس يركض حتّى أتى عليّاً عليه السلام فقال : ياأمير المؤمنين أبشر بالفتح أقرّ الله عينك، قدوالله

الاصول
من
الكافي
تأليف
ثقة الإسلام أبي جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق الكليني الرازي رحمه الله
المتوفى سنة ٣٢٨/٣٢٩ هـ
مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه وعلق عليه علي أكبر الغفاري
نهض بمشروعه
الشيخ محمد الآخوندي
الطبعة الثالثة
١٣٨٨
الناشر
دار الكتب الإسلامية
الجزء الأول
مرتضى آخوندي
تهران - بازار سلطاني
تلفن ٢٠٤١٠

خلفائے ثلاثہؓ اور صحابہؓ کرام حضرت علیؓ کی ولایت کے انکار کی وجہ سے کافر ہوگئے

كفر ارتد الخلفاء الثلاثة و بقية الصحابة لانكار هم ولاية على .

SAHABAS BECAME INFIDEL BY DENYING THE DIVINE RIGHT (WILAYAT) OF HAZRAT ALI.

الاصول من الکافی جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الیکلنی المتوفی ۳۲۸ طبع ایران

-٤٢٠- كتاب الحجّة ج١

٤٠ ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن محمّد بن جمهور ، عن فضالة بن أيّوب ، عن الحسين بن عثمان ، عن أبي أيّوب ، عن محمّد بن مسلم قال : سألت : أباعبد الله عليه السلام عن قول الله عزّ وجلّ : « الّذين قالوا ربّنا الله ثمّ استقاموا » فقال: أبوعبدالله عليه السلام استقاموا على الأئمّة واحداً بعد واحد « تتنزّل عليهم الملائكة ألّا تخافوا ولا تحزنوا وأبشروا بالجنّة الّتي كنتم توعدون[1] » .

٤١ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الوشّاء ، عن محمّد بن الفضيل ، عن أبي حمزة قال : سألت أباجعفر عليه السلام عن قول الله تعالى : «قل إنّما أعظكم بواحدة[2]» فقال : إنّما أعظكم بولاية علي عليه السلام هي الواحدة الّتي قال الله تبارك وتعالى : «إنّما أعظكم بواحدة » .

٤٢ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن محمّد بن اُورمة وعليّ بن عبدالله ، عن عليّ بن حسان ، عن عبدالرّحمن بن كثير ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله عزّ وجلّ : « إنّ الّذين آمنوا ثمّ كفروا ثمّ آمنوا ثمّ كفروا ثمّ ازدادوا كفراً[3] » « لن تقبل توبتهم[4] » قال : نزلت في فلان و فلان و فلان ، آمنوا بالنبيّ صلّى الله عليه وآله في أوّل الأمر و كفروا حيث عرضت عليهم الولاية ، حين قال النبيّ صلّى الله عليه وآله : من كنت مولاه فهذا عليّ مولاه ، ثمّ آمنو بالبيعة لأمير المؤمنين عليه السلام ثمّ كفروا حيث مضى رسول الله صلّى الله عليه وآله ، فلم يقرّوا بالبيعة ، ثمّ ازدادوا كفراً بأخذهم من بايعه بالبيعة لهم فهؤلاء لم يبق فيهم من الإيمان شيءٌ .

٤٣ـ وبهذا الإسناد ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله تعالى : «إنّ الّذين ارتدّوا على أدبارهم من بعد ما تبيّن لهم الهدى[5]» فلانٌ وفلانٌ وفلانٌ ، ارتدّوا عن الإيمان في ترك ولاية أمير المؤمنين عليه السلام قلت : قوله تعالى : «ذلك بأنّهم قالوا للّذين كرهوا ما نزّل الله سنطيعكم في بعض الأمر[6]» قال : نزلت والله فيهما وفي أتباعهما وهو قول الله

---

(١) فصلت : ٣٠ . (٢) السبأ : ٤٥ . (٣) النساء : ١٣٦ .
(٤) آل عمران : ٩٠ ، و هذا تنبيه على أن مورد اللام في الايتين و احد ، وأن كل و احد منهما مفسر للاخرى لان قوله : «لن تقبل توبتهم» وقع في موقع «لم يكن الله ليغفر لهم» لافادته مفاده .
(٥) محمد (ص) ٢٥ . (٦) محمد (ص) : ٢٨ .

اسرار آل محمدؐ

ترجمۂ

اوّلین کتاب شیعہ در زمان امیرالمؤمنینؑ

تألیف

سلیم بن قیس

متوفای ۹۰ ق ھ

امام صادقؑ:

هرکس از پیروان و دوستان ما کتاب سلیم بن قیس هلالی را نداشته باشد
چیزی از مسائل امامت ما نزد او نیست و از وسیله‌های ما هیچ
آگاهی ندارد و آن کتاب الفبای شیعه و سرّی از اسرار آل محمدؐ است

رسول اللہ ﷺ کے بعد چار کے علاوہ سب مرتد ہوگئے ابوبکرؓ گوسالہ کی مثل عمرؓ سامری کے مشابہ ہے

ارتد الناس کلهم بعد النبی الا اربعة

ابوبکر مثل العجل و عمر مثل السامری .

AFTER THE SAD DEMISE OF THE PROPHET ALL SAHABAS TURNED APOSTATES EXCEPT FOUR.

اسرار آل محمد تالیف سلیم بن قیس کوفی متوفی ۹۰ ہجری مذہب شیعہ کی دنیائے کائنات میں سب سے پہلی اور مستند کتاب

حدیث ارتداد اصحاب ———— ۴۳

درباره عثمان

عثمان گفت : یااباالحسن ، آیا نزد تواین اصحاب راجع به من حدیثی هست ؟.
علی (ع) فرمود : آری ،از رسولخدا (ص) شنیدم ترا لعن کرد وطلب آمرزش نکرد پس از لعن کردن عثمان خشمگین شد وگفت : من باتو کاری ندارم ، ولکن تو مرا در زمان پیامبر(ص) وبعد ازاو رها نمی‌کنی ! .
علی (ع) فرمود : آری خداوند بینی ترا بزمین بمالد .

زبیر بی‌ایمان !!؟

عثمان گفت : قسم بخدا ، از رسولخدا (ص) شنیدم که‌فرمود : زبیر از اسلام بر میگردد وکشته میشود .
سلمان میگوید : علی (ع) آهسته بمن فرمود : عثمان راست میگوید . وقضیه اش این است که بعد از قتل عثمان زبیر با من بیعت میکند ، وبعد بیعت مرا میشکند و مرتد کشته میشود ! .

حدیث ارتداد اصحاب جز چهار نفر

سلمان می‌گوید : علی (ع) فرمود : همه مردم بعد از پیامبر (ص) از دین‌برگشتند بجز چهار نفر .
مردم بعد ازپیامبر (ص) دو دسته‌میشوند : یکدسته بمنزله هارون و پیروانش ،و دیگری بمنزله گوساله وپیروانش . علی (ع) شبه هارون است ، عتیق (ابوبکر) شبه گوساله وعمر شبه سامری‌اند .
... وشنیدم ازرسول‌الله (ص)که‌میفرمود : گروهی ازاصحابم که از اشراف‌وصاحبان منزلت ومقام از ناحیه من هستند روز قیامت می‌آیند تا از صراط بگذرند . در این هنگام من آنهارا می‌بینم ومیشناسم ، آنها نیز مرا می‌بینند ومی‌شناسند ، وبردنم اضطراب پیدا میکنند .
دراین هنگام می‌گویم : پروردگارا ! اینها اصحاب من‌اند ! جواب میآید : نمیدانی اینها بعد از توچه کردند . همه اینها وقتی ازتو دورشدند به عقب برگشتند واز اسلام‌رو گردان شدند . من هم میگویم : از رحمت خدا دور باشند .

سیدنا ابوبکرؓ وقت مرگ کلمہ نہ پڑھ سکے (نعوذ باللہ)

لم یتمکن سیدنا ابو بکر ﷺ عند الموت با لنطق با الشھا دتین

(نعوذ باللہ من ذالك)

SYEDNA ABU BAKR (RA) COULD NOT RECITE QALIMAH AT THE TIME OF HIS DEATH.

اسرار آل محمد تالیف سلیم بن قیس کوفی متوفی ۹۰ ہجری مذہب شیعہ کی دنیائے کائنات میں سب سے پہلی اور مستند کتاب

آتش اسفل السافلین مژدهات باد ! وقتی عمر ، این کلمات را از ابوبکر شنید از نزد وی خارج شد در حالیکه میگفت : این مرد (ابوبکر) دیوانه شده !

ابوبکر ، پیامبر را ساحر میپنداشت

عمر گفت : تو ، دومی آن دو نفر (پیامبر و ابوبکر) هستی هنگامی که در غار بودند !

ابو بکر گفت : ایا برای تو نقل نکردم ، وقتی که با محمد در غار بودیم بمن گفت : کشتی جعفر و یارانش را (که از راه دریا به حبشه میرفتند) میبینم که در میان دریا سیر میکند . به محمد گفتم : آنرا نشانم بده . آنحضرت دست بصورتم مالید و نگاه کردم و کشتی را دیدم ! با این عمل پیامبر یقین کردم که او ساحر است ! !

عمر ، با شنیدن این سخنان از ابوبکر ، رو به حاضران کرد و گفت : پدرتان هذیان میگوید ، آنچه از وی شنیدید پنهان کنید تا اهل بیت پیامبر (ص) شمارا سرزنش نکنند !

ابوبکر ، هنگام مرگ قدرت گفتن *لا اله الا الله* را نداشت .

محمد بن ابوبکر میگوید : سپس عمر با برادرم از اطاق خارج شدند تا برای نماز وضو بگیرند . پس از رفتن آنان سخنانی از پدرم شنیدم که اینان نشنیده بودند . وقتی اطاق خلوت شد به او گفتم : ای پدر ، بگو : *لا اله الا الله* . گفت : ابدا آنرا نخواهم گفت ، بلکه قدرت ندارم آنرا بگویم تا داخل تابوت شوم ! وقتی اسم تابوت بمیان آمد گمان کردم هذیان میگوید ، گفتم : کدام تابوت را میگوئی ؟ گفت : " تابوتی از آتش با قفل آتشین قفل شده است . دوازده نفر در آنجا هستند که من و این رفیقم ازجمله آنها هستیم . گفتم : عمر رامیگوئی ؟ گفت : اری ، و ده نفر دیگر در چاهی ازجهنم هستیم . بر در آن چاه سنگ بزرگی است که هنگامی که خداوند اراده کند جهنم شعلهور شود آن سنگ را بر میدارد .

ابو بکر هنگام مرگ بر عمر لعنت کرد

محمد بن ابوبکر گفت : بپدرم گفتم : هذیان میگوئی ؟ گفت : نه بخدا ، هذیان نمیگویم . خداوند ابن صهاک (عمر) را لعنت کند ! او مرا از ذکر خدا باز داشت بعد آنکه بمن رسیده بود . بد رفیقی بود عمر ، خداوند او را لعنت کند . صورت مرا بزمین

سیدنا ابوبکر صدیقؓ سے جس نے مسجد میں سب سے پہلے بیعت کی وہ شیطان تھا

كان الشيطان اول من بايع ابابكر فى المسجد !!

SATAN WAS THE FIRST TO SWORM THE OATH OF ALLEGIANCE FROM ABU BAKR IN THE MOSQUE

اسرار آل محمد تالیف سلیم بن قیس کوفی متوفی ۹۰ ہجری مذہب شیعہ کی دنیائے کائنات میں سب سے پہلی اور مستند کتاب

۳۰ ــــــــــ وفاداران علی (ع)

بنی ساعده با ابوبکر بیعت خواهند کرد بعد از آنکه برسر حق ما اختلاف پیدا می‌کنند و با دلیل ما استدلال می‌کنند . بعد به مسجد می‌آیند واول کسی که با او بیعت می‌کنــد شیطان است که بصورت پیر سالخورده‌ای جدی خواهد بود که این حرفها را خواهدگفت. بعد خارج شده شیاطین خودرا جمع می‌کند ، آنها هم در مقابلش سجده‌کرده‌ومیگویند : ای رئیس بزرگ، ما توهمان کسی هستی که آدم را از بهشت راندی . اوهم می‌گوید "کدام است بعد از پیامبرش گمراه نشد ؟! خیال کرده اید من دیگر راهی برآنان ندارم . نقشه مرا چگونه دیدید آنگاه که امر خدا را مبنی بر اطاعت از علی ، وامر پیامبر را راجع بـه همین مطلب ترک کردند .

واین همان گفته خداوند است که فرمود : *« ولقد صدق علیهم ابلیس ظنه فاتبعوه الا فریقا من المؤمنین »* یعنی : همانا شیطان حدسی که درباره آنان زده بود بمرحله عمل رسانید سپس اورا پیروی کردند جز گروهی از مؤمنان .

وفاداران علی (ع)

سلمان میگوید : چون شب شد علی (ع) فاطمه (ع) را بر الاغی سوار کرد و دست دو فرزندش حسن وحسین را گرفت وبر در خانه همه اهل جنگ بدر از مهاجرین وانصار برد وحق خویش را به آنان یاد آوری کرد واز آنها خواست که او را یاری کنند .

هیچکس جواب مثبت نداد مگر چهل وچهار نفر . امام (ع) هم به آنان دستورداد تا هنگام صبح با سرهای تراشیده واسلحه دردست برای هم پیمانی با مرگ آماده شوند ! هنگام صبح جز چهار نفر به پیمان خود وفا نکردند . راوی گوید : به سلمان گفتــم آن چهار نفر چه کسانی بودند ؟ پاسخ داد : من ، ابوذر ، مقداد ، وزبیر .

شب بعد ، باز علی (ع) به سراغ آنان رفت وآنها را از پیمانشان آگاه ساخت .آنها هم وعده فردا صبح را دادند . باز فردا صبح غیرازماچهار نفر کسی حاضر نبود .

شب سوم نیز نزد آنها رفت ، باز کسی جز ما حاضر نبود .

جمع آوری قرآن بدست امیر المؤمنین علی (ع)

امیر المؤمنین (ع) چون حیله گری وبی وفائی آنان را دید ، "خانه نشینی" را برگزید و مشغول جمع آوری وترتیب قرآن شد واز خانه خارج نشد تا آنرا جمع آوری نمود ، قرآنی که در اوراق ، وپراکنده وپاره پاره بود .

جلاء العیون
در زندگانی و مصائب چهارده معصوم علیهم السلام
علامه مولی محمد باقر مجلسی ره
کتابفروشی اسلامیه

حضرت عمرؓ کے کفر میں شک کرنا کفر ہے -

الشك فی کفر عمر ، کفر (نعوذ بالله من ذالك)

IT IS INFIDILITY TO DOUBT ABOUT THE INFEDILITY OF HAZRAT UMER (RA)

جلاء العیون (فارسی) مولی محمد باقر مجلسی کتاب فروشی اسلامیہ۔ ایران

ج ۱ | جریان حدیث دوات و قلم | -٦٣-

بس است ، پس اختلاف کردند آنها که در آن خانه بودند بعضی گفتند که قول قول عمر است و بعضی گفتند که قول قول رسول خدا ﷺ است و گفتند در چنین حالی چگونه مخالفت رسول خدا ﷺ روا باشد، پس بار دیگر پرسیدند که آیا بیاوریم آنچه طلب کردی یا رسول الله فرمود که بعد از این سخنان که من از شما شنیدم مرا حاجتی بآن نیست ولیکن وصیت میکنم شما را که با اهل بیت من سلوك کنید و رو از ایشان نگردانید ایشان برخواستند .

مؤلف گوید : که این حدیث دوات وقلم در صحیح بخاری ومسلم و سایر کتب معتبره اهل سنت مذکور است بطرق متعدده چنین روایت کرده اند ایشان از ابن عباس که او گریست آن قدر که آب دیده اش سنگریزه مسجد را تر کردومی۔ گفت که روز پنجشنبه وچه روز پنجشنبه روزی که درد رسول خدا ﷺ شدید شد و گفت بیاورید دواتی و کتفی تا بنویسم از برای شما کتابی که گمراه نشوید بعداز آن هرگز، پس نزاع کردند دراین و سزاوار نبود که نزاع کنند در حضور پیغمبر خود، پس عمر گفت که رسول خدا هذیان می گوید بروایتی دیگر گفت که درد بر او غالب شده است نزد شما قرآن هست بس است ما را کتاب خدا .

پس اختلاف کردند اهل آن خانه و بایکدیگر مخاصمه کردند بعضی گفتند بیاورید تا بنویسد رسول خدا ﷺ برای شما کتابی که بعد از آن گمراه نشوید بعضی گفتند که قول قول عمر است چون آوازها بلند شد واختلاف بسیار شد نزد آن حضرت، دلتنگ شد وفرمود که برخیزید از پیش من، پس ابن عباس می گفت که بدرستیکه مصیبت وبدترین مصیبتها آن بود که مانع شدند میان رسول خدا ﷺ ومیان آنکه آن کتاب را از برای ایشان بنویسد بسبب اختلافی که نمودند وآوازها که بلند کردند .

ای عزیز آیا بعد از این حدیث که همه عامه روایت کرده اند هیچ عاقل را مجال آن هست که شك کند در کفر عمر و کفر کسی که عمر را مسلمان داند اگر بقالی یا علافی خواهد که وصیت کند کسی مانع وصیت او شود مردم بر او طعنها می۔

الأنوار النعمانية

تأليف

الجزء الأول

العالم الجليل المحدث المتبحر السيد نعمة الله الموسوي الجزائري ره

المتوفى سنة ١١١٢

بنفقة

الحاج محمد باقر كتابچي حقيقت — الحاج سيد هادي بني هاشم

شارع تربيت — سوق المسجد الجامع

تبريز — ايران

مطبعة «شركت چاپ»

خلفائے ثلثہؓ کی تکفیر

تکفیر الخلفاء الثلاثة رضی الله عنهم

VERDICT OF INFIDELITY ON FIRST THREE CALIPHS

الانوار النعمانیہ جلد اول تالیف نعمت اللہ الموسوی الجزائری المتوفی ۱۱۱۲ھ (طبع ایران)

ج ۱ ـ ب ۱ | نور مرتضوی | ـ ۸۱ ـ

هالة ، ثمّ تزوّجها رسول الله ﷺ وهذا لا اختلاف لأثر له لأنّ عثمان في زمن النبيّ ﷺ قدكان ممّن اظهر الاسلام وأبطن النّفاق وهو ؑ قدكان مكلّفا بظواهر الأوامر كحالنا نحن ايضاً وكان يميل الى مواصلة المنافقين رجاء الأيمان الباطني منهم مع انّه ؑ لواراد الا يمان الواقعي لكان أقلّ قليل ، فانّ أغلب الصّحابة كانوا على النّفاق لكن كانت نار نفاقهم كامنة في زمنه ، فلمّا إنتقل الى جوار ربّه برزت نار نفاقهم لوصيّه ورجعوا القهقرى ، ولذا قال ﷺ إرتدّ النّاس كلّهم بعد النبيّ ﷺ إلاّ أربعة سلمان وأبوذر والمقداد وعمّار وهذا ممّا لاشكال فيه .

وانّما الاشكال في تزويج على ؑ أم كلثوم لعمر بن الخطّاب وقت تخلّفه (۱) لأنّه قد ظهرت منه المناكير وارتدّ عن الدّين إرتدادا أعظم من كلّ من ارتدّ ، حتّى انّه قدوردت في روايات الخاصّة أنّ الشيطان يغل بسبعين غلاّ من حديد جهنّم ويساق إلى المحشر فينظر ويرى رجلا أمامه تقوده ملائكة العذاب وفي عنقه مائة وعشرون غلاّ من أغلال جهنّم فيدنو الشيطان اليه و يقول ما فعل الشقى حتّى زاد على في العذاب

☆ فماتت بها وتزوج عثمان بعدها أختها أم كلثوم وتوفيت عنده وقيل تزوج عثمان اولا أم كلثوم ولم يدخل بها حتى توفيت ثم تزوج رقيه مكانها وتزوج أبوالعاص بن ربيعة زينب وتزوج أمير المؤمنين عليه السلام فاطمة سيدة نساء العالمين عليها السلام

وجمع من أهل البحث والتنقيب من علماء الاسلام قالوا ان خديجة ع‍ کانت عذراء ولم يتزوجها أحد قبل رسول الله صع ورقية وزينب كانتا ابنتى هالة أخت خديجة من أمها وكان عمرها عند ماتزوجها رسول الله صع ثمان وعشرين سنة ورسول الله صع في الخامسة والعشرين قال المؤرخ الفقيه ابن العماد الحنبلي في شذرات الذهب (ورجح كثيرون أنها ابنة ثمان وعشرين) أنظر ج ۱ ص ۱٤ ط مصر وهذا القول أقرب الى التحقيق والله العالم

(۱) ومما هو جدير بالذكر هنا ان الشيخ الاعظم رئيس المذهب الشيخ المفيد قدس سره أنكر تزويج عمر أم كلثوم فى (المسائل السروية) وقال : ان الخبر الوارد بتزويج أمير المؤمنين ع‍ ابنته من عمر لم يثبت وطريقه من الزبير بن بكار ولم يكن موثوقاً به فى النقل وكان متهماً فيما يذكره من بغضه لامير المؤمنين ع‍ وغير مأمون والحديث نفسه مختلف فتارة يروى أن أمير المؤمنين ع‍ تولى العقد له على ابنته وتارة يروى عن العباس انه تولى ذلك عنه وتارة يروى انه كان عن اختيار وايثار وتارة يروى انه لم يقع العقد الا بعد وعيد من عمر وتهديد لبنى هاشم ☆

الأنوار النعمانية

لمؤلفه

العالم الفاضل الكامل الباذل صدر الحكماء ورئيس العلماء

السيد نعمة الله الجزائري

طاب ثراه وجعل الجنة مثواه

المتوفى سنة ١١١٢

الجزء الثاني

منشورات
مؤسسة الأعلمي للمطبوعات
بيروت - لبنان
ص ب : ٧١٢٠

حضرت علیؓ کی خلافت اول کے منکرین کافر ہیں

منکروا لخلافة الاولی لسیدنا علی رضی اللہ عنہ کفار

THOSE WHO DENY THE FIRST RIGHT OF HAZRAT ALI'S ARE INFIDELS.

الانوار النعمانیہ جلد سوئم تالیف نعمت اللہ الموسوی الجزائری المتوفی ۱۱۱۲ھ (طبع ایران)

۲٦٤ نور فی بعض احوال واقعة الطفوف ج ۳

اليه الحكم الشرعي لإمكان الجهل بالضروريات لكثير من الناس ؛ خصوصا اهل القرى والصحارى ، ويؤيده قوله عليه السلام الناس في سعة مما لم يعلموا فاذا عرفت هذا فنقول

انّ الحرّ لمّا خرج من الكوفة ما كان قصده القتال مع الحسين عليه السلام وانّما أمره عبيدالله بن زياد لعنه الله بأن يأتي به الى الكوفة ؛ و امّا منعه له عن الرجوع الى المدينة بعد ان طلب الحسين عليه السلام ان يأذن له فيه فقد كان جاهلا بأنّ مثل هذا يخرج من الدّين ويكون الرجل مرتدا به ، ومن ثمّ لمّا رجع الى الحسين عليه السلام وتاب حلف بأنّي ما كنت أعلم انّ القوم يفعلون بك هذا ، وقد كان صادقا في يمينه ، وحينئذ فالذى صدر منه نوع من أنواع الكبائر فلمّا تاب منها قبل الحسين عليه السلام توبته منها ؛ ويؤيده انّ كثيرا من الشيعة ومن أقارب الائمة عليهم السلام كانوا يؤذون أئمتهم عليهم السلام بأنواع الأذى مثل العباس أخو الرضا عليه السلام و مثل أقارب مولانا الصادق عليه السلام ؛ وقد كان جماعة منهم يسعون بقتلهم و إهانتهم عند خلفاء الجور و مع هذا كلّه اذا أراد أحد من الشيعة ان يذكرهم بسوء في مجالس الائمة عليهم السلام يغضبون عليهم السلام، ويبالغون في نفيه؛ ويقولون انّ هؤلاء أقاربنا دعوا نامعهم لاتتعرضوا لهم بسوء من كلام خبيث وغيره ؛ فالذى صدر من الحرّ على تقدير العلم منه مثل الذى صدر من هؤلاء مع انّ الائمة عليهم السلام قبلوا احالهم قبل التوبة فكيف لو تابوا

الثاني ان المراد من الدين المأخوذ في التعريف انّما هو دين الاسلام على ما صرّحوا به لا دين الشيعة فقط ؛ وذلك انّه لو كان المراد بالمرتدّ من انكر ما علم ثبوته من دين الشيعة ضرورة لكان مخالفونا كلّهم مرتدّين في هذه الدنيا ؛ لأنّ كون على بن ابى طالب عليه السلام هو الخليفة الاوّل بالنّص والا ستحقاق ممّا ثبت من دين الشيعة ضرورة ، فكان يجب ان يحكم على عامّة أهل الخلاف بالارتداد والمصرح به من علمائنا بخلافه في هذه الدنيا ، وامّا في الاخرة فعذابهم أشدّ من المرتدّ و غيره ، وحينئذ منع الحسين عليه السلام عن الرجوع الى المدينة وان كان حراما الاّ انّه ليس ضروريّا من دين الاسلام ولا يقول مخالفونا بكفر مثل هذا ، نعم قالوا بكفر كلّ من خرج على إمام عادل وحاربه والحرّ في وقت الحرب كان للامام عليه السلام لا عليه ، فلم يصدق عليه من هذه الجهة ايضا

الجزء الثالث

الأنوار النعمانية

تأليف

العالم الجليل المحدث المتبحر السيد نعمة الله الموسوي الجزائري ره

المتوفى سنة ۱۱۱۲

بنفقة

الحاج محمد باقر كتابچی حقیقت
سوق شیشه گرخانه
تبريز

الحاج سيد هادی بنی هاشم
سوق المسجد الجامع
ايران

مطبعة «شركت چاپ»

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ کی توہین

اهانة سيدنا عمر رضى الله تعالى عنه

AN INSULTING REMARKS AGAINST HAZRAT UMAR ﷺ

الانوار النعمانیہ جلد اول تالیف نعمت اللہ الموسوی الجزائری المتوفی ۱۱۱۲ھ (طبع ایران)

-۸۲- نور مرتضوى ج ۱ - ب ۱

وانا اغويت الخلق وأوردتهم مواردالهلاك ، فيقول عمر للشيطان مافعلت شيئاً سوى انى غصبت خلافة على بن ابيطالب/ والظاهر انه قد استقل سبب شقاوته ومزيد عذابه، ولم يعلم أنّ كلّ ماوقع فى الدّنيا الى يوم القيامة من الكفر و النّفاق و إستيلاء أهل الجور والظلم إنما هو من فعلته هذه ، وسيأتى لهذا مزيد تحقيق انشاءالله تعالى .

فاذا إرتد على هذا النحو من الارتداد فكيف ساغ فى الشريعة مناكحته وقد حرّم الله تعالى نكاح أهل الكفر والارتداد واتّفق عليه علماء الخاصّة

فنقول قد تفصّى الأصحاب عن هذا بوجهين عامّى وخاصّى

امّا الأوّل فقد إستفاض فى أخبارهم عن الصادق عليه السلام لمّا سئل عن هذه المناكحة فقال انّه اوّل فرج غصبناه ،وتفصيل هذا أنّ الخلافة قد كانت أعزّ على امير المؤمنين عليه السلام من الأولاد والبنات والأزواج والأموال ، وذلك لأنّ بها إنتظام الدين وإتمام السنّة ورفع الجور وإحياء الحقّ وموت الباطل ، وجميع فوائد الدّنيا والاخرة ، فاذا لم يقدر على الدفع عن مثل هذا الأمر الجليل الّذى ماتمكّن من الدفع عنه زمان معاوية وقد بذل عليه الأرواح وسفك فيه المهج ، حتّى أنّه قتل لأجله ستّين ألفاً فى معركة صفّين وقتل من عسكره عشرون ألفا ،وواقعة الطفوف أشهر من أن تذكر ، فاذا قبلنا منه العذر فى ترك هذا الأمر الجليل وقد كان معذورا كما سيأتى الكلام فيه عند ذكر أسباب تقاعده عليه السلام عن الحرب فى زمان الثلاثة انشاءالله تعالى ، والتقيّة باب فتحه الله سبحانه للعباد وأمرهم بارتكابه وألزمهم به ، كما اوجب عليهم الصلوة والصيام حتّى أنّه ورد عن الأئمة الطاهرين عليهم

✿ ثم بعض الرواة يذكر ان عمر اولدها ولداً سماه زيداً وبعضهم يقول ان لزيد بن عمر عقباً ومنهم من يقول انه قتل ولاعقب له ومنهم من يقول انه وأمه قتلا ومنهم من يقول ان أمه بقيت بعده ومنهم من يقول ان عمر امهر أم كلثوم اربعين ألف درهم ومنهم من يقول أمهرها أربعة آلاف درهم ومنهم من يقول كان مهرها خمسمائة درهم وهذا الاختلاف مما يبطل الحديث ثم انه لو صح لكان له وجهان لاينافيان مذهب الشيعة فى ضلال المتقدمين على أمير المؤمنين ع- انظر الى آخر ماذكره قدس سره فى المجلد التاسع من البحار ص ٦٢٥ ط أمين الضرب وللسيد المرتضى علم الهدى قدس سره ايضاً تحقيقات يناسب المقام فى كتابه النفيس القيم (الشافى) فراجع.

کتاب

حق الیقین

از تألیفات

مرحوم علامہ مجلسی قدہ

بسرمایه

آقای حاج سید محمود کتابچی

مدیر

کتابفروشی علمیه اسلامیه طهران

خیابان ناصرخسرو

تلفن ۲۳۳۰۰

چاپخانه حیدری

شیطان (ابلیس) سے بڑھ کر شقی ترین بدبخت ابوبکرؓ عمرؓ (نعوذ باللہ)

ابوبکر و عمر أشقى من ابليس (والعياذ بالله)

ABU BAKR AND UMAR WERE MORE TYRANT THAN SATAN.

حق الیقین جلد اول، دوم تالیف عالم ربانی ملا محمد باقر مجلسی طبع ایران

(۵۰۹) در بیان جهنم و عقوبات آن ( )

النفوس زوجت حضرت باقر علیه السلام فرموده‌است واما اهل بهشت پس ایشانرا جفت میکنند
باخیرات حسان واما اهل جهنم را هریك ازایشان راجفت میکنند باشیطانی که‌اورا گمراه
کرده است وحقتعالی فرموده‌است فانذرتکم ناراً تلظى لايصليها الاالاشقى الذى كذب و
تولى یعنی پس ترسانیدم شما را ازآتشی که پیوسته افروخته است و زبانه میکشد ملازم
آن آتش نیست مگرشقی‌ترین مردم آنکس که تکذیب کرد پیغمبرانرا وپشت گردانید بر
حق۔ وازعلی بن ابراهیم ازحضرت صادق علیه السلام مروی‌است درتفسیر این آیات که درجهنم وادئی
هست ودرآن وادی آتشی هست که نمیوزد بآن آتش و ملازم آن نمیباشد مگرشقی‌ترین
مردم که عمراست که تکذیب کردرسولخدا را درولایت علی علیه السلام وپشت گردانیدازولایت‌او
وقبول نکرد بعد ازآن فرمود که آتشها بعضی‌ازبعضی پست‌تراست وآتش این‌وادی‌مخصوص
ناصبیان‌ودشمنان اهلبیت است ومؤید این‌است آنکه شیخ مفید در کتاب‌اختصاص ازحضرت
صادق علیه السلام روایتکرده استکه حضرت امیرالمؤمنین علیه السلام فرمود که روزی بیرون رفتم به‌پشت
کوفه وقنبردرپیش روی من‌راه میرفت ناگاه ابلیس‌پیداشد گفتم من‌باو که عجب‌پیر گمراه
شقی‌هستی‌تو گفت چرا این‌را میگوئی یاامیرالمؤمنین علیه السلام بخداسوگند تراحدیثی نقل کنم
ازخودم وازخداوند عزوجل ودر مابین ما ثالثی نبود بدرستیکه چون مرا بزمین فرستاد
خدابسبب‌آن خطائی که کردم چون بآسمان چهارم رسیدم‌ندا کردم که‌الهی وسیدی گمان
ندارم که ازمن شقی‌ترخلقی آفریده باشی حقتعالی وحی‌فرمود بسوی من که‌بلکه‌آفریده‌ام
خلقی‌را که از توشقی‌تراست بروبسوی خازن جهنم‌تاصورت اورا و جای اورابتوبنماید‌رفتم
بسوی مالك و گفتم خداوند تورا سلام میرساند و میفرماید که‌بمن‌بنمای کسی‌را که از من
شقی‌تراست مالك مرابرد بسوی‌جهنم وسرپوش‌بالای‌جهنم رابرداشت آتشی‌سیاه بیرون‌آمد
که‌گمان کردم که مراومالك راخواهد خورد مالك‌بآن گفت که ساکن‌شوساکن شد پس
مرا برد بطبقهٔ دویم آتشی بیرون‌آمد ازآن سیاه‌تروگرم‌ترپس گفت ساکن شوساکن شد
وهمچنین‌بهرمرتبه‌ای که میبرد‌ازمرتبهٔ سابق‌تیره‌تروگرم‌تربودتابطبقهٔ هفتم‌بردآتشی‌ازآن
بیرون‌آمد که‌گمان کردم که مرا ومالك راوجمیع آنچه خداآفریده‌است خواهد سوخت
پس دست بردیده‌های خود گذاشتم وگفتم‌ای مالك امرکن اورا که سردو ساکن‌شود والا
میمیرم‌مالك گفت‌تونه خواهی‌مردتاوقت معلوم‌پس‌صورت دومردرادیدم که در گردن‌ایشان
زنجیرهای آتش‌بودوایشانرابجانب بالاآویخته بودندوبرسرآنها گروهی ایستاده بودند و
گرزهای آتش در دست داشتند و برسرایشان میزدند گفتم مالك‌اینها کیستند گفت مگرنه

جہنم کے سات دروازوں سے ایک دروازہ ابوبکرؓ عمرؓ ہیں

سبعة ابواب جهنم منهم باب واحد ابوبکر عمر رضی الله عنهما

HAZRAT ABU BAKR (RA) AND HAZRAT UMER (RA) AMONG SEVEN DOORS OF THE HELL

حق الیقین تالیف علامہ باقر مجلسی طبع (قدیم ایران)

(۵۰۰) حق الیقین ( )

زقوم جهنم بعوض طعام خورند وبقلابهای آتش بدنهای ایشانرا درندو گرزهای آهن برسر ایشان کوبند و ملائکه بسیار غلیظ بسیار شدید ایشانرا در شکنجه دارند و برایشان رحم نمیکنند و بروی ایشانرا در آتش میکشند وباشیاطین ایشانرا در زنجیر میکشند ودرغلها وبندها ایشانرا مقیدمیسازند اگردعا کنند دعای ایشان مستجاب نمیشود واگرحاجتی طلبند برآورده نمیشود و این است حال جمعی که بجهنم میروند وازحضرت امام جعفر صادق علیه السلام منقولستکه جهنم راهفت در است ازیك در فرعون وهامان وقارون که کنایه از ابوبکر وعمر وعثمان است داخل میشوند وازیك در دیگر بنی امیه داخل میشوند که مخصوص ایشانست وکسی با ایشان دراین باب شریك نیست ویکدر دیگر باب لظی است ویکدر دیگر باب سقر و یکدر دیگر باب هاویه است کههر که ازآندر داخل شود هفتاد سال درجهنم فرو میرود پس جهنم جوشی میزید ایشانرا بطبقهٔ بالای جهنم میافکند پس هفتاد سال دیگر فرومیروند وابدالاباد حال ایشان چنین است درجهنم و یك دردری است که ازآن دشمنان ما وهر که با ما جنگ کرده وهر که یاری ما نکرده داخل جهنم میشوند و این در بزرگترین درها است و گرمی وشدتش ازهمه بیشتر است

وبسندمعتبر منقولستکه ازحضرت صادق علیه السلام پرسیدند ازفلق فرمود که دره ایست درجهنم که در آن هفتادهزار خانه است ودر هرخانه هفتادهزار حجره است ودرهر حجره هفتادهزار مارسیاه است ودرشکم هرماری هفتادهزار سبوی زهر است وجمیع اهل جهنم را بر این دره گذار میافتد ودرحدیث دیگر فرمود که این آتش شما که در دنیاهست یکجزو است ازهفتاد جزو از آتش جهنم که هفتادمرتبه آنرا بآب خاموش کرده اند وباز افروخته است واگرچنین نمیکردند هیچکس طاقت نزدیکی آن نداشت بدرستی که جهنم را درروز قیامت بصحرای محشر خواهند آورد که صراطرا برروی آن بگذارند پس جهنم فریادی درمحشر برآورد که جمیع ملائکهٔ مقربین وانبیاء مرسلین ازبیم آن بزانوی استغاثه آیند ودرحدیث دیگر منقولست که غساق وادئیست در جهنم که درآن سیصدوسی قصراست ودرهرقصری سیصد خانه است ودرهرخانه چهل زاویه است ودر هرزاویه ماری است ودرشکم هرماری سیصدوسی عقربست و درنیش هرعقربی سیصدوسی سبوی زهراست واگریکی ازآن عقربها زهرخودرا برجمیع اهل جهنم بریزد ازبرای هلاك همه کافی است ودرحدیث دیگر منقولست که درکات جهنم هفت مرتبه است (اول) جحیم استکه اهل آن مرتبه را برسنگهای تافته میدارند که دماغ ایشان مانند دیك میجوشد (ومرتبه دوم) لظی استکه حقتعالی دروصف آن میفرماید که بسیار کشنده

امام زین العابدین علی بن حسین پر ابوبکرؓ و عمرؓ کی تکفیر کرنے کا الزام

إفترأ الكذب على على بن الحسين رضي الله عنه لإفتاءه على ابى بكر رضي الله عنه وعمر رضي الله عنه بكفرهما

AN ALLEGATION OF DISOWNING ABU BAKR AND UMER BY IMAM ZAIN UL ABEDIN.

حق الیقین تالیف علامہ باقر مجلسی طبع (قدیم ایران)

(۵۲۲) حق اليقين ( )

بکش میان خود و میان اهل عالم هر که مخالف تو باشد در ولایت و امامت اهلبیت زندیق است هرچند از نسل محمد صلی الله علیه و آله و علی و فاطمه علیهما السلام باشد وبسند حسن کالصحیح دیگر فرمود که هر که مخالفت شما کند وازریسمان ولایت بدررود ازاو بیزاری بجوئید هرچند از نسل علی وفاطمه علیهما السلام باشد ودرعقاب الاعمال ازآنحضرت روایتکرده است که حقتعالی علی علیه السلام را نشانهٔ میان خود وخلقش قرار داده است وبغیر او نشانی نیست هر که متابعت او کند مؤمنست وهر که انکار او کند کافراست وهر که شك دراو کند مشرکست وایضاً ازآن حضرت منقولست اگر انکار حضرت امیر علیه السلام کنند جمیع هر که در زمین است خدا همه راعذاب کند وداخل جهنم کند وایضاً دراکمال الدین از حضرت کاظم علیه السلام مروی استکه هر که شك کند درمعرفت امام هرزمان بشخص او و نعمت اوکافرشده است بجمیع آنچه خدا فرستاده است ودر کتاب اختصاص ازحضرت صادق علیه السلام منقولستکه ائمه بعدازپیغمبرما دوازده نجیبند که ملك باایشان سخن میگوید هر کدیکی ازایشانرا کم کند یازیاد کند از دین خدا بدرمیرود وبهره‌ای ازولایت ماندارد و درتقریب المعارف روایتکرده که آزاد کردهٔ حضرت علی بن الحسین علیه السلام ازآنحضرت پرسید که مرابرتوحق خدمتی هست مراخبرده ازحال ابوبکر وعمر حضرت فرمود هردوکافر بودند و هر که ایشانرا دوست دارد کافراست.

وایضاً روایتکرده استکه ابوحمزه ثمالی ازآنحضرت از حال ابوبکر و عمرسؤال کرد فرمود که کافرند وهر که ولایت ایشانرا داشته باشد کافراست ودراین باب احادیث بسیار است ودر کتب متفرق است واکثر در بحارالانوار مذکوراست واما اصحاب کبائر ازشیعه امامیه که گناهان کبیره کرده باشندوبی توبه مرده باشد خلافی نیست میان علمای امامیه که ایشان مخلد درجهنم نخواهندبود و شفاعت رسولخدا صلی الله علیه و آله وائمه البته باکثر ایشان ملحق خواهد شد چنانکه گذشت واما آنکه آیا بعضی از ایشان ممکن است داخل جهنم شوند و شفاعت بایشان ملحق نگردد یا آنکه بفضل خدا هیچیك داخل جهنم نمیشوند و عقاب ایشان یا در دنیا است یادروقت مردن یادرقبر یادرمحشر واحادیث دراینباب اختلاف وایهام بسیاردارد وگویا سبب اختلاف وایهام آنستکه شیعه جرأت برارتکاب کبایرو معاصی ننمایند و معتزله اهل سنت را اعتقاد آنستکه اصحاب کبایر درجهنم خواهند بود واحادیث و اخبار در نفی این قول بسیار است چنانکه ابن بابویه بسند حسن کالصحیح ازحضرت کاظم علیه السلام روایتکرده است که مخلد درجهنم نخواهد بود احدی مگر اهل کفر وانکار واهل ضلال واضلال وشرك و کسی که اجتناب از گناهان کبیره کرده باشد ازمؤمنان اورا از گناهان صغیره سؤال نمیکنند حق

فرعون و ہامان سے مراد ابوبکرؓ عمرؓ ہیں

المراد من فرعون وهامان هما ابوبكر وعمر رضى الله عنهم

ABU BAKR AND UMAR ARE THE HAAMAN AND PHAROS OF THIS UMMAII.

حق الیقین جلد اول' دوم تالیف عالم ربانی ملا محمد باقر مجلسی طبع ایران

(۳۶۴) حق الیقین ( )

اویا رد گفتهٔ اومینمودند میگفتند کاهن است وساحراست و دیوانه است و بخواهش خود سخن میگوید وهر که بااوجنگ کرده باشدهمه را بجزای خودمیرساند وهمچنین برمیگرداند یکیك ازائمه را تا صاحب الامر «ع» وهر که یاری ایشان کرده تاخوشحال شوند وهر که از ایشان دوری کرده تاآنکه پیش از آخرت بعذاب وخواری دنیامبتلا گردندودرآنوقت ظاهر میشودتأویل آیهٔ کریمه که ترجمه اش گذشت **و نریدان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض** تاآخر آیه.

مفضل پرسید که مراد ازفرعون وهامان دراین آیه چیست حضرت فرمود که مراد ابوبکر وعمراست مفضل پرسید که حضرت رسولخدا ﷺ وامیرالمؤمنین با حضرت صاحب الامر «ع» خواهندبود فرمود که بلی ناچاراستکه ایشان جمیع زمین رابگردند حتی پشت کوه قاف وآنچه درظلماتست وجمیع دریاها را تا آنکه هیچ موضعی از زمین نماند مگر آنکه ایشان طی نمایند ودین خدارا درآنجابرپادارند پس فرمود که گویا میبینم ای مفضل آنروزرا که ما گروه امامان نزدجد خودرسولخدا ﷺ ایستاده باشیم وبآنحضرت شکایت کنیم ازآنچه برما واقعشد ازامت جفاکار بعد از وفات آنحضرت و آنچه بما رسانیدند از تکذیب ورد گفتههای ما ودشنام دادن ولعن کردن ما وترسانیدن ما بکشتن وبدربردن خلفای جورمارا ازحرم خدا ورسول به شهرهای ملك خودوشهید کردن ما بزهر ومحبوس گردانیدن ما پس حضرت رسالت پناه گریان شود وبفرماید که ایفرزندان من نازل نشده است بشما مگرآنچه بجد شما پیش ازشما واقعشده بود پس ابتداء کند حضرت فاطمه «ع» وشکایت کند ازابوبکروعمر که فدك را ازمن گرفتند وچندانکه حجتها برایشان اقامه کردم سودنداد ونامهای که توبرای من نوشته بودی برای فدك عمر گرفت درحضورمهاجروانصار وآب دهن نجس خود را برآن انداخت وپاره کرد ومن بسوی قبرتوآمدم ای پدر وشکایت کردم و ابوبکروعمربسوی سقیفه بنی ساعده رفتند و بامنافقان اتفاق کردند وخلافترا ازشوهرمن امیرالمؤمنین ؑ غصب کردند پس چون که آمدند اورا به بیعت ببرند واوابا کرد هیزم بردر خانه ما جمع کردند که اهلبیت رسالترا بسوزانند پس من صدا دردادم که ای عمر این چه جرأتاستکه برخدا و رسول مینمائی که نسل پیغمبر را از زمین براندازی عمر گفت بس کن ای فاطمه که محمد حاضر نیستکه ملائکه بیایند وامرونهی ازآسمان بیاورند علی را بگوبیاید وبیعت کند واگرنه آتش میاندازم در خانه و همه را میسوزانم پس من گفتم خداوندا من بتوشکایت میکنم اینکه پیغمبر توازمیان رفته وامتش همه کافرشدهاند وحق ما

امام مہدی ابوبکرؓ و عمرؓ کو قبر سے نکال کر سزا دیں گے

سیخرج الامام المهدی ابا بکر رضی الله عنه و عمر رضی الله عنه من قبورهما ثم یعذ بهما

IMAM MAHDI WILL ORDER, THE DIGGING OUT FROM GRAVE, THE DEAD BODIES OF SHAIKHEEN, MAKE THEM ALIVE AND WILL BE PUNISHED.

حق الیقین تالیف علامہ باقر مجلسی — طبع (قدیم ایران)

( ) در اثبات رجعت (۳۶۱)

کرده‌اند گویند دومصاحب وهم خوابهٔ اوابوبکروعمرپس حضرت صاحب در حضور خلق
ازروی‌مصلحت پرسد که کیست‌ابوبکروکیست‌عمروبچه سبب‌ایشان را ازمیان‌جمیع‌خلایق
باجدم‌دفن کرده‌اند و گاه باشد که دیگری‌باشد کهدراینجا مدفون‌شده‌باشدپس‌مردم گویند
ای‌مهدی‌آل‌محمد غیرایشان کسی دراینجا مدفون نیست ایشانرا برای همین دراینجا دفن
کرده‌اند که خلیفهٔ رسولخدا وپدرزنان‌آنحضرت بودند پس‌فرمایدآیاکسی هست که‌اگر
ببیند ایشانرا بشناسد گویند بلی‌ما بصفت‌میشناسیم بازفرماید که‌آیاکسی‌هست که شك داشته
باشد دراینکه ایشان اینجامدفونند گویندنه پس‌بعد ازسه روزامر فرماید که دیواررا بشکافند
وهردورا ازقبر بیرون‌آورند پس هردورا بابدن تازه بدر آورد بهمان صورت که داشته‌اند
پس‌بفرماید که کفنهارا ازایشان‌بدر آورند وبگشایند وایشانرا بحلق کشند بردرخت‌خشکی
پس برای امتحان خلق درحال‌آندرخت سبزشود وبرگ برآورد وشاخه هایش بلند شود
پس‌جمعی که ولایت ایشان داشته‌اند گویند که اینستوالله شرف وبزرگی ومارستگارشدیم
بمحبت ایشان وچون این خبرمنتشرشود هر که دردل‌بقدر حبه‌ای‌ازمحبت‌ایشان داشته‌باشد
حاضرشود پس منادی ازجانب‌قائم علیه السلام نداکند که هر که این دو مصاحب و دو همخوابه
رسولخدا را دوست میدارد ازمیان مردم‌جداشود وبیکطرف‌بایستد پس خلق دوطایفه‌شوند
یکی دوستدار ایشان ویکی لعنت کننده برایشان پس‌حضرت فرماید بردوستان ایشان که
بیزاری جوئید ازایشان واگرنه‌بعذاب‌الهی گرفتارمیشویدایشان جواب گویندای‌مهدی‌آل
رسول صلی الله علیه وآله ماپیش ازآنکه بدانیم که ایشانرانزدخدا قرب ومنزلتی‌هست زایشان‌بیزاری
نکردیم چگونه امروزبیزارشویم ازایشان وحال‌آنکه کرامت‌بسیارازایشان‌برماظاهر شد
ودانستیم که مقربان درگاه حقند بلکه ازتوبیزاریم وازهر که بتوایمان آورده‌است و از
هر که ایمان بایشان نیاورده است وازهر که ایشانرا باین خواری‌بدرآورده وبردار کشیده
است پس حضرت مهدی امر فرماید باد سیاهیرا که بایشان وزد وایشانرا بهلاکت رساند
پس‌فرماید که‌آندوملعون‌رابزیرآورندوایشان‌رابقدرت‌الهی‌زنده گردانندوامرفرمایدخلایق
راکه‌جمع‌شوندپس‌هرظلمی و کفری که ازاول‌عالم‌تاآخرشده گناهش رابرایشان‌لازم‌آورد
وزدن‌سلمان‌فارسی را وآتش افروختن بدرخانه امیرالمؤمنین علیه السلام وفاطمه‌وحسن‌وحسین(ع)
برای سوختن ایشان وزهردادن امام حسن و کشتن امام حسین واطفال‌ایشان و پسرعمان
ایشان ویاران اوواسیر کردن ذریهٔ رسول وریختن خون‌آل‌محمد درهرزمانی وهرخونی که
بناحق ریخته شده وهرفرجی که بحرام جماع شده وهرسودی و حرامی که خورده شده و

وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ

الحمدللہ کہ دیں واں بابرکت قرآں کتاب مستطاب راہ نمائے حق و ایماں

تحقیق المبین

اردو ترجمہ

حق الیقین

از تصنیفات عالیہ جناب مستطاب ملا محمد باقر مجلسی اعلی اللہ مقامہ

بہ ترجمہ

جناب مولوی سید مجتبیٰ حسین صاحب مرحوم ہاشمی

بحسن اہتمام احقر الانام مولوی غلام عباس مہتمم امامیہ جنرل ایجنسی لاہور

باہتمام [illegible] پریس لاہور [illegible]

خلفائے ثلثہؓ پر خلفائے ظالم ہونے کا الزام

كان الخلفاء الثلاثة خلفاء ظالمين :

FIRST THREE CALIPHS WERE TYRANT (AN ALLEGATION)

تحقیق المتین اردو ترجمہ حق الیقین از باز مجلسی طبع غلام عباس منیجر امامیہ جنرل بک ایجنسی لاہور

۴۶۸ — باب ۵، مقصد ۹ - حدیث مفضل در باب رجعت

ابن ابی طالبؑ باہر آئینگے اور اون کے لئے نجف اشرف میں ایک قبہ نصب کرینگے جس کا ایک رکن نجف اشرف میں اور دوسرا رکن کربلا میں اور تیسرا مکہ معظمہ میں اور چوتھا مدینہ میں ہوگا۔ گویا میں اوسکی قندیلوں اور چراغوں کو دیکھ رہا ہوں کہ آفتاب و ماہتاب سے زیادہ زمین و آسمان کو روشن کر رہے ہیں۔ بعد اس کے سید اکبر یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر آئیں گے اور آنحضرتؐ کے ہمراہ وہ تمام لوگ ہونگے جو کہ مہاجر و انصار وغیرہ سے آنحضرتؐ پر ایمان لائے ہیں اور نیز وہ لوگ جو کہ لڑائیوں میں حضرتؐ کے ہمراہ رکاب شہید ہوئے ہیں۔ پھر اوس گروہ کو زندہ کرینگے جو کہ حضرتؐ کی تکذیب کرتے یا حضرتؐ کی حقیقت میں شک رکھتے یا حضرتؐ کا قول رد کرتے اور کہتے تھے کہ یہ کاہن و ساحر و دیوانہ ہیں اور اپنی خواہش سے کلام کرتے ہیں اور نیز اون لوگوں کو جنہوں نے حضرتؐ سے جنگ و نزاع کی تھی۔ پھر اون کو اون کے اعمال کی جزا دینگے۔ اور اسی طرح ائمہ طاہرینؑ سے ایک ایک امام کو حضرت صاحب الامرؑ تک دنیا میں پھیر لائینگے۔ اور اوسکو بھی جس نے کہ ان بزرگواروں کی مدد کی ہے تاکہ خوشحال ہوں۔ اور اوسکو بھی جس نے کہ ان بزرگواروں سے دوری اختیار کی تھی تاکہ آخرت سے پہلے دنیا کے عذاب و خواری میں مبتلا ہوں۔ اوس وقت اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی جس کا ترجمہ گذر چکا یعنی وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ تا آخر آیت۔ مفضل نے پوچھا کہ اس آیت میں فرعون و ہامان سے کون لوگ مراد ہیں۔ فرمایا ابوبکر و عمر۔ مفضل نے پوچھا کہ حضرت رسولؐ اور حضرت امیر المومنینؑ حضرت صاحب الامرؑ کے ساتھ رہیں گے۔ فرمایا کہ ہاں [illegible] یہ بزرگوار تمام زمین کی سیر کریں تا اینکہ کوہ قاف کے پیچھے اور جو کچھ کہ [illegible] تمام دریاؤں کی بھی سیر کریں یہاں تک کہ زمین کا کوئی مقام باقی [illegible] دین خدا کو وہاں قایم و برپا نہ فرمائیں۔ بعد اس کے فرمایا اے مفضل گویا میں [illegible] ہوں کہ ہم اماموں کا گروہ اپنے جد بزرگوار حضرت رسول صلعم کے [illegible] ہم سب آنحضرتؐ سے اون ظلموں کی شکایت کرینگے جو کہ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد [illegible] ہم پر واقع ہوئے۔ اور جو جو سلوک کہ اوس گروہ نے ہمارے ساتھ [illegible] ہمارا قول رد کرنا۔ ہمکو دشنام دینا۔ ہم پر لعن کرنا۔ ہم کو قتل کرنے سے ڈرانا [illegible]

کتاب

حق الیقین

از تألیفات

مرحوم علامہ مجلسی قدہ

بسرمایہ

آقای حاج سید محمود کتابچی

مدیر

کتابفروشی علمیۃ اسلامیۃ طهران

خیابان ناصرخسرو

تلفن ۲۲۳۰۰

چاپخانہ حیدری

ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و معاویہؓ بت ہیں یہ تمام لوگ خلق خدا سے بدترین ہیں

ابوبکر و عمر وعثمان ومعاویہ رضی اللہ عنہم اصنام

ونعتقد ایضاً بأن هؤلاء كلهم أسوأ الخلق

ABU BAKR, UMER, USMAN AND MUAVIA ARE LIKE IDOLS. THEY ARE WORST OF ALL THE CREATURES OF GOD.

حق الیقین جلد اول، دوم تالیف عالم ربانی ملا محمد باقر مجلسی طبع ایران

( ) جماعتی که داخل جهنم میشوند (۵۱۹)

وانکار کند یکی ازامامان بعد ازاورا بمنزله کسی استکه ایمان بیاورد بجمیع پیغمبران و انکار کند پیغمبری محمدرا وحضرت صادق علیه السلام فرمود که منکر آخرما مثل منکر اول ما است وحضرت رسول صلی الله علیه وآله فرمود که امامان بعدازمن دوازده نفرند اول ایشان حضرت امیر است وآخر ایشان حضرت قائم است اطاعت ایشان اطاعت من است هر که انکار کند یکی از ایشانرا انکار من کرده است وحضرت صادق علیه السلام فرمود که هر که شك کند در کفر دشمنان ما وستم کنندگان برما کافر است واعتقاد ما درآنها که باعلی جنگ کرده اند مثل فرمودهٔ پیغمبر است هر که باعلی قتال کند بامن قتال کرده است وهر که باعلی جنگ کند بامن جنگ کرده است وهر که با من جنگ کند با خدا جنگ کرده است وسخن آنحضرت درحق علی وفاطمه وحسنین که من جنگم با هر که با ایشان جنگ کند و صلحم باهر که با ایشان صلح کند و اعتقاد ما در برائت آنستکه بیزاری جویند از بتهای چهارگانه یعنی ابوبکر وعمر وعثمان ومعویه وزنان چهارگانه یعنی عایشه وحفصه وهند وام الحکم وازجمیع اشباع واتباع ایشان وآنکه ایشان بدترین خلق خدایند وآنکه تمام نمیشود اقرار بخدا ورسول وائمه مگر به بیزاری ازدشمنان ایشان.

وشیخ مفید در کتاب المسائل گفته است که اتفاق کرده اند امامیه برآنکه هر که انکار کند امامت احدی ازائمه را وانکار کند چیزی را که خدا براو واجب گردانیده است از فرض اطاعت ایشان پس او کافر و گمراه است ومستحق خلود درجهنم است ودرموضع دیگر فرموده است که اتفاق کرده اند امامیه برآنکه اصحاب بدعتها همه کافرند وبرامام لازم است که ایشانرا توبه بفرماید دروقتی که متمکن باشند بعد ازآنکه ایشانرا بدین حق بخواند و حجتها رابرایشان تمام کند اگر توبه کنند از بدعتهای خود وبراه راست بیایند قبول کند والا ایشانرا بکشد ازبرای آنکه مرتدند از ایمان وهر که ازایشان بمیرد برآن مذهب او ازاهل جهنم است وسید مرتضی درشافی وشیخ طوسی درتلخیص گفته اند که نزدما امامیه ثابت است که هر که جنگ کند باحضرت امیر او کافر است ودلیل براین اجماع فرقه محقه امامیه است براین واجماع ایشان حجت است وایضاً میدانیم هر که باآنحضرت جنگ کند منکر امامت او خواهد بود وانکار امامت او کفر است همچنانکه انکار نبوت کفر است زیراکه مدخلیت هردو دراین باب بیك نحو است پس استدلال کرده اند باحادیث بسیار دراین باب وشیخ زین الدین دررساله حقایق الایمان نیز سخن بسیار دراین باب گفته است ومعلوم میشود که کفر واقعی ایشان را اجماعی میداند و آنچه ازاخبار در این باب ظاهر میشود آنستکه غیرمستضعفین از مخالفان دراحکام آخرت

از تألیفات

عالم ربانی مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

تعداد ۴۰۰۰ جلد

چاپ سعدی

سازمان انتشارات جاویدان

مؤسس: محمد حسن علمی

خلفائے راشدین رضی اللہ عنہما پر منافقت کا الزام

افتراء النفاق علی الخلفاء الراشدین رضی اللہ عنہم

AN ALLEGATION OF HYPOCRISY ON CALIPHS

۵۴۸ در بیان جهنم و عقوبات آن

می‌کنند و حوریان و غلامان و کنیزان و پسران و دختران در خدمت ایشان ایستاده‌اند و بر دور ایشان میگردند و بانواع خدمات ایشان قیام می‌نمایند و ملائکه خداوند جلیل می‌آیند بسوی ایشان از جانب پروردگار ایشان بانواع عطاها وکرامتها و تحف و هدایا و میگویند **سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار** پس میگویند آنمومنان که‌مشرف گردیده‌اند بر کافران و منافقان که ای ابوبکر وای‌عمر و ای عثمان تا آنکه همه را بنامهای ایشان ندا میکنند چرا در مواقف خزی و خواری خود مانده‌اید بیائید بسوی ما تادرهای بهشت را برای شما بگشائیم تا خلاص شوید از عذاب خود و ملحق شوید بمادر نعیم بهشت. منافقان گویند وای بر ما کی ما را این امت میسر می‌شود،ومنان گویند نظر کنید بسوی این درها چون نظر کنند و درهای بهشت راگشاده بینند گمان کنند که آندرها بسوی جهنم گشوده است ومی توانندبه‌آندرهارسید پس شروع کنند به شنا کردن در دریای‌حمیم جهنم و از پیش روی زبانیه روند و گریزند وآنها از پی ایشان روند و بایشان رسند و عمودها و گرزها و تازیانه‌ها بر ایشان زنند و پیوسته باین نحو روند و انواع این عقوبات را کشند تا وقتی که گمان کنند که به آن درهارسیده‌اند به‌بینند که درها بر روی ایشان بسته است وزبانیه‌عمودهائی برایشان‌زنند وآنها راسرنگون میان جهنم افکنند و مومنان بر فرش‌ها و مجالس خود بر ایشان خندند و استهزاء و سخریه بایشان کنند و اشاره بـاین است **اللہ‌یستهزیء بهم** و ایضاً فرموده است**فالیوم الذین امنو امن الکفار یضحکون‌علی الارائك ینظرون** یعنی پس در آن روز آنها که ایمان آورده‌انداز احوال کافران‌می‌خندندوبر کرسی‌ها نشسته بسوی ایشان نظر می کنندو حقتعالی فرموده است **واذا النفوس زوجت** حضرت باقر (ع) فرموده است: و اما اهل بهشت پس ایشان را جفت‌میکنند با خیرات حسان و اما اهل جهنم را هر یك ازایشان راجفت میکنند با شیطانی که او را گمراه کرده است و حقتعالی فرموده است **فانذرتکم ناراً تلظی‌لایصلیها الا الاشقی الذی کذب وتولی** یعنی پس ترسانیدم شما را ازآتشی که پیوسته افروخته است و زبانه میکشد ملازم آن آتش نیست مگر شقی ترین مردم آنکس که تکذیب کرد پیغمبرانرا و پشت گردانید بر حق و از علی‌بن ابراهیم از حضرت‌صادق (ع) مروی است در تفسیر این آیات که درجهنم وادئی هست و در آن وادی آتشی‌هست که نمیسوزد به آن آتش و ملازم آن نمیباشد مگر شقی‌ترین مردم که عمر است که تکذیب کرد رسولخدارا در ولایت‌علی(ع) و پشت‌گردانید از ولایت او و قبول‌نکرد، بعد ازآن‌فرمودکه آتشها بعضی از بعضی‌پست تر است و آتش این وادی مخصوص

حق الیقین

از تألیفات

عالم ربانی مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

تعداد ۴۰۰۰ جلد

چاپ سعدی

سازمان انتشارات جاویدان

مؤسس : محمد حسن علمی

حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اور ان کے ساتھیوں پر قیامت تک لعنت

اللعنة الی یوم القیامة علی الشیخین و اصحابهما . رضی الله عنهم

A CURSE TO SHAIKHEEN (RA) AND THEIR COMPANIONS TILL QIYAMAH.

حق الیقین تالیف علامہ باقر مجلسی در طعن بر غاصبین خلافت طبع (قدیم ایران) ۱۵۹

دست طلحه و زبیر بود راست آن رخنهٔ عظیم در خلافت آنحضرت کردند و عایشه را بعراق بردند و فتنهٔ جنگ جمل
برپا شد و جنگ جمل مقدمه و تمهیدی بود از برای جنگ صفین زیرا که اگر جنگ بصره نبود معویه جرأت بر
مخالفت نمیکرد و بوهم اهل شام انداخت که علی فاسق شد بمحاربهٔ عایشه و مسلمانان و آنکه طلحه و زبیر را
کشت و ایشان از اهل بهشت بودند و هرکه مؤمنی از اهل بهشت را بکشد او از اهل جهنم است پس معلوم
شد که فساد صفین از فساد جمل متولد شد و فرع آن بود و از فساد صفین و گمراه شدن معویه ناشی شد
هر فسادی و بدعتی که جاری شد در ایام بنی امیه و فتنهٔ عبدالله بن زبیر نیز فرعی از فروع قتل عثمان لعین
بود زیرا که عبدالله دعوی کرد که چون عثمان لعین بقتل خود بهم رسانید این خلافت از برای من کرد و مروان
بن الحکم و جمع دیگر بر این گواهند پس نمی بینی که سلسلهٔ این امور چگونه بیکدیگر پیوسته است و هر
فرعی متفرع بر اصلی است و هر شاخی بدرختی پیوسته است و از هر آتشی شعلهٔ افروخته است و همه منتهی
میشود به شجرهٔ خبیثهٔ شوری که عمر در زمین فتنه و ضلالت غرس نمود و گفت عجیب تر از این آن بود که
بعمر گفتند که سعید بن عاص و معویه و اکثر منافقین که داخل مؤلفة قلوبهم بودند و اسیر شده های جنگ و
فرزندان ایشان که بجبر ایمان را اظهار میکردند حاکم و والی کردی و علی و عباس و زبیر و طلحه را
مطلقا ولایتی و حکومتی ندادی در جواب گفت که اما علی تکبرش زیاده از آنست که از جانب من قبول
حکومت بکند و اما این جماعت دیگر از قریش میترسم که منتشر شوند در شهرها و فساد بسیار بکنند پس
کسی که از حکومت ایشان خائف باشد که فساد کنند و هریک دعوای خلافت از برای خود کنند چگونه نترسید
از وقتیکه شش نفر را در مرتبهٔ خلافت مساوی قرار داد از آنکه فساد بکنند پس معلوم شد که جمیع فتنهای
اسلام متفرع بر شوری و سقیفه و سایر بدعتهای ابوبکر و عمر شد علیهما و علی اعوانهما لعنة الله و لعنة
اللاعنین الی یوم الدین ششم آنکه مثل سلمان و ابوذر و مقداد و عمار را که باظهار و اتفاق ثابتهٔ صحبهٔ
متفق علیهما از جملهٔ اهل بیت و راستگوترین اهل زمین و ملازم حق و بامر الهی محبوب حضرت رسالت
و شیعیان حضرت امیر ﷺ بودند و عباس عم حضرت را در شوری داخل نکرد و جمعی را که باقرار خودش
مغضوب بهمهٔ عیوب بودند و معدن نفاق و شقاق بودند صاحب اختیار مرجع این کار کرد هفتم آنکه در قضیهٔ
فدك که امر جزئی بود متعلق بدهی دعوی و شهادت چهار معصوم را که جناب احدیت و حضرت رسالت
شهادت بعصمت و طهارت و صدق و حقیت ایشان داده اند بتهمت جر النفع رد کرد و در باب امامت که ریاست
تمام امت در جمیع امور و احکام دین و دنیا و آخرتست رجوع بجمعی نمود که همه را شریک در آن امر کرده
بود و تهمت جر نفع اصلا مانع نشد هشتم آنکه اگرچه بحسب ظاهر حضرت امیر ﷺ را داخل شوری
کرد اما تقسیم آنرا بوجهی نمود و حیله کرد که البته خلافت از جانب آنحضرت بگردد و بغض او ظاهر
شود که دلیل واضح است بر کفر او چه در نهایت ظهور بود که طلحه با وجود آن بغض نسبت بحضرت
رسالت باعتراف عمر و عداوت حضرت امیر ﷺ باعتبار ربط او با ابابکر و معارضهٔ حضرت با او در خلافت
و همچنین عبدالرحمن با خویشی عثمان و سایر اسبابها میان ایشان جانب عثمان را نمیگذاشت و همچنین سعد که از
جملهٔ بنی زهره و بنی امیه بود جانب عبدالرحمن و عثمان را نمیگذاشت و ایشان با وجود او بخلافت حضرت راضی
نمیشدند و زبیر که باقرار عمر گاهی انسان و گاهی شیطان بود اگر با ایشان میبود آنحضرت تنها میماند
اگر در خدمت آنحضرت اقامت مینمود دو کس میبودند و بر تقدیری که سعد هم با ایشان موافقت میکرد و سه نفر
میشدند عبدالرحمن و طلحه البته موافقت نمیکردند پس در هیچ یک از این سه صورت خلافت بآنحضرت نمیرسید
و ابن ابی الحدید گفته است که شعبی در کتاب شوری و جوهری در کتاب سقیفه روایت کرده اند که سهل بن سعد
انصاری گفت چون حضرت امیر ﷺ و عباس از مجلس عمر برخاستند در روزی که بنای شوری گذاشت من

وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ

الحمد للہ کہ دریں اوان برکت اقتران کتاب مستطاب رہنمائے حق و ایمان

تحقیق المبین

اردو ترجمہ

حق الیقین

از تصنیفات علامہ جناب مستطاب ملا محمد باقر مجلسی اعلی اللہ مقامہ

بہ ترجمہ

جناب مولوی سید مجتبیٰ حسین صاحب مرحوم ہاشمی

بحسن اہتمام احقر الانام مولوی غلام عباس شیعہ امامیہ [illegible]

باہتمام [illegible]

حق الیقین

از تألیفات

عالم ربّانی مرحوم ملّا محمّد باقر مجلسی

تعداد ۴۰۰۰ جلد

چاپ سعدی

سازمان انتشارات جاویدان

مؤسس : محمّد حسن علمی

امام مہدی ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کو قبر سے نکال کر سزا دیں گے۔

یعاقب الامام المهدی ابابکر و عمر رضی الله تعالی عنهما بعد احیائهما من القبر (عقیدہ الاثنا عشریۃ)

IMAM MAHDI WILL DIG OUT SHIEKHEN FROM THEIR GRAVES AND WILL PUNISH THEM.

حق الیقین ۴۷۵

گردهاند گویند دو مصاحب و همخوابه او ابوبکر و عمر پس حضرت صاحب درحضور خلق از روی مصلحت پرسد که کیست ابوبکر و کیست عمر و بچه سبب ایشان را از میان جمیع خلایق با جدم دفن کردهاند و گاه باشد که دیگری باشد که در اینجا مدفون شده باشد پس مردم گویند ای مهدی آل محمد غیر ایشان کسی در اینجا مدفون نیست ایشان را برای همین در اینجا دفن کردهاند که خلیفه رسولخدا و پدرزنان آنحضرت بودند پس فرماید آیا کسی هست که اگر ببیند ایشانرا بشناسد گویند بلی ما بصفت میشناسیم باز فرماید که آیا کسی هست که شک داشته باشد در اینکه ایشان اینجا مدفونند گویند نه پس بعد از سه روز امر فرماید که دیوار را بشکافند وهردورا ازقبر بیرون آورند پس هردورا با بدن تازه بدرآورد بهمان صورت که داشتهاند پس بفرماید که کفنها را از ایشان بدر آورند و بگشایند و ایشان را بحلق کشند بسر درخت خشکی پس برای امتحان خلق در حال آن درخت سبز شود و برگ برآورد و شاخههایش بلند شود پس جمعی که ولایت ایشان داشتهاند گویندکه اینست والله شرف و بزرگی و مارستگار شدیم بمحبت ایشان وچون این خبر منتشر شود هرکه در دل بقدر حبهٔ از محبت ایشان داشته باشد حاضر شود پس منادی از جانب قائم عليه السلام ندا کند که هرکه این دو مصاحب و دو همخوابه رسولخدا را دوست میدارد از میان مردم جدا شود و بیکطرف بایستد پس خلق دو طایفه شوند یکی دوستدار ایشان و یکی لعنت کننده بر ایشان پس حضرت فرماید بر دوستان ایشان که بیزاری جوئید از ایشان و اگرنه بعذاب الهی گرفتار میشوید ایشان جواب گویند ای مهدی آل رسول (ص) ما پیش از آنکه بدانیم که ایشان را نزد خدا قرب و منزلتی هست از ایشان بیزاری نکردیم چگونه امروز بیزار شویم از ایشان و حال آنکه کرامت بسیار از ایشان برماظاهر شد و دانستیم که مقربان درگاه حقند بلکه از تو بیزاریم و از هرکه بتو ایمان آورده است و از هرکه ایمان بایشان نیاورده است و از هرکه ایشانرا باین ... برآورده و بر دار کشیده است پس حضرت مهدی امر فرماید باد سیاهیرا که بایشان وزد و ایشان را به هلاکت رساند پس فرماید که آندو ملعون را بزیر آورند و ایشان را بقدرت الهی زنده گرداند و امر فرماید خلایق را که جمع شوند پس هرظلمی و کفری که از اول عالم تاآخر شده گناهش را بر ایشان لازم آورد وزدن سلمان فارسی را و آتش افروختن بدرخانه امیرالمؤمنین (ع) و فاطمه و حسن و حسین (ع) برای سوختن ایشان و زهردادن امام حسن و کشتن امام حسین و اطفال ایشان و پسر عمان ایشان و یاران او و اسیرکردن ذریه رسول و ریختن خون آل محمد درهرزمانی و هرخونی که

حضرت ابوبکر کو فرعون سے اور عمر کو ہامان سے تشبیہ دی ہے

شبہ ابوبکر بفرعون عمر بہامان (العیاذ باللہ)

TO ASSIMILATE HAZRAT ALI BAHR (RA) AND HAZRAT UMAR (RA) BY PHAROAH AND HAMMAN.

ورجعة بيضاء ؛ ثم يخرج الصديق الأكبر اميرالمؤمنين وتنصب له القبّة البيضاء على النجف وتقام أركانها ؛ ركن بالنجف وركن في هجر وركن بصنعاء اليمن وركن بأرض طيبة وركن بأرض البحرين ، كأنّي أنظر الى مصابيحها تشرق في السماء والأرض كأضوء من الشمس والقمر . فعندها تبلى السرائر وتذهل كلّ مرضعة عمّا أرضعت وترى الناس سكارى وماهم بسكارى ولكنّ عذاب الله شديد، ثمّ يظهر السيّد الأجلّ محمّد رسول الله ﷺ في أنصاره والمهاجرين اليه ويحضر مكذّبوه ويحضر الشاكّون فيه ؛ ويحضر الكافرون القائلون انّه ساحر وكاهن ومجنون ومعلّم وشاعر وناطق عن الهوى ومن حاربه وقاتله حتّى يقتصّ منهم ، ويجازون بأفعالهم منذ وقت ظهر الى ظهور المهدي إماماً إماماً ووقتاً ووقتاً ويحق تأويل هذه الآية ونريد أن نمنّ على الذين استضعفوا في الأرض ونجعلهم أئمة ونجعلهم الوارثين الاية

فقال المفضّل ما المراد بفرعون وهامان في الآية ؟ فقال أبوبكر وعمر قال المفضّل قلت يا سيّدي ورسول الله وامير المؤمنين يكونان مع المهدي ؟ فقال لابدّ أن يطأ الأرض أي والله حتّى ماوراء جبل قاف ومافي الظلمات وجميع البحور ، ويقيم دين الله في جميع الأماكن وكأنّي اري يامفضّل انّا (معاشر) أيّتها (اي خ ل) الأئمة واقفون عند جدّنا رسول الله ﷺ نشكو اليه ماصنع بنا هذه الأمّة من بعده ، من تكذيبنا وسبّنا وإخافتنا بالقتل والإخراج من حرم الله ورسوله وقتلنا وحبسنا ، فيبكي النبيّ ﷺ ويقول قد فعلوا بكم ما فعلوا بجدّكم فاوّل من يشكو اليه فاطمة من ابي بكر وعمر فتقول له انّهما اخذا فدك منّي بعد ماأقمت البراهين عليهما فلم ينفع والكتاب الّذي كتبته لي على فدك أخذه منّي عمر بحضور المهاجرين والأنصار وتفل فيه ومزّقه فـأتيت الى قبرك شاكية وابوبكر وعمر بسقيفة بني ساعدة مضوا الى المنافقين وتواطئوا معهم وغصبوا خلافة زوجي فأتوا اليه ابيا يهم فأبى فجمعوا حطبا ووضعوه على باب البيت ليحرقوا اهل البيت فصحت وقلت ما هذه الجرأة على الله وعلى رسوله ياعمر تريدان تقطع نسل الأنبياء فقال عمر أسكتي ليس محمّد موجودا حتّى ينزل عليه الملئكة بالأمر والنهي قولي لعليّ يبايع

نمرود، فرعون، ھامان کے ساتھ ابوبکر، عمر، عثمانؓ جہنم میں ہوں گے

یحشرون ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم فی جہنم مع نمرود، و ھامان (العیاذ باللہ)

SHIEKHEEN WILL BE THE COMPANIONS OF NIMRAH PHAROAH, AND HAMAN IN THE HELL.

۵۲۲ در بیان جهنم و عقوبات آن

ایشانرا در گردن غل کرده‌اند و بر بدن‌های ایشان پیراهن‌ها از مس گداخته پوشانیده‌اند و جبه‌ها از آتش برای ایشان بریده‌اند و برایشان بسته‌اند و در میان عذابی گرفتارند که گرمیش بنهایت رسیده و درهای جهنم را بر روی ایشان بسته‌اند پس هرگز آن درها را نمی‌گشایند و هرگز نسیمی برایشان داخل نمی‌شود وهرگز غمی‌از ایشان بر طرف نمی‌شود و عذاب ایشان پیوسته شدید است و عقاب ایشان همیشه تازه است نه خانه ایشان فانی می‌شود و نه عمر ایشان بسر می‌آید بمالک استغاثه کنند که از پروردگار بطلب که ما را بمیراند جواب گوید که همیشه در این عذاب خواهید بود و بسند معتبر از حضرت صادق (ع) منقولست که در جهنم چاهی است که اهل جهنم از آن استعاذه مینمایند و آن جای هر متکبر جبار معاند است و هر شیطان متمرد وهرمتکبری که ایمان بروز قیامت نداشته باشد و هر که عداوت محمد و آل محمد (ع) را داشته باشد و فرمود که در جهنم کسی که عذابش از دیگران سبکتر باشد کمتر کسی است که در دریای از آتش باشد و دو نعل‌از آتش در پای او باشد و بندنعلینش‌از آتش باشد که از شدت حرارت مغز دماغش مانند دیگ درجوش باشد و گمان کند که ازجمیع اهل جهنم عذابش سخت تر است و حال آنکه عذاب او از همه سهلتر باشد و در حدیث دیگر وارد شده که فلق چاهی است در جهنم که اهل جهنم از شدت حرارت ان استعاذه مینمایند از خدا طلب نمود که نفس بکشد چون نفس کشید جهنم را سوزانید و در انچاه صندوقی است از آتش که اهل آنچاه از گرمی و حرارت آنصندوق‌استعاذه مینمایند و ان تابوتی است که در آن شش کس از پیشینیان جا دارند و شش کس از این امت اما شش نفر (اول) پسر آدم است که برادر خود را کشت و(نمرود) که ابراهیم را در آتش انداخت و (فرعون) و (سامری) که گوساله‌پرستی‌را دین خود کرد و (آنکسی که یهود را بعد از پیغمبرشان گمراه کرد) واما شش کس آخر (ابوبکر) و (عمر) و (عثمان) و(معویه) و(سر کرده خوارج نهروان) و(ابن‌ملجم) است و از حضرت رسول ﷺ منقول است که فرمود اگر در این مسجد صد هزار نفر یا زیاده باشند و یکی از اهل جهنم نفس بکشد و اثر آن بایشان برسد هر آینه مسجد و هر که در آنست بسوزاند و فرمودکه در جهنم ماری هست بکندگی گردن شتران که یکی از آنها که میگزد کسی را چهل قرن یا چهل سال در آن میماند و عقربها هست بدرشتی استر که از گزیدن آنهانیز اینقدراز مدت میماند و از عبدالله‌بن عباس‌منقول‌است که جهنم را هفت دراست و بر هر دری هفتاد هزار کوه است و در هر کوهی هفتاد هزار دره است و در هر دره هفتاد هزار

حق الیقین
از تالیفات
عالم ربانی مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

ناصبی وہ ہے جو ابوبکرؓ و عمرؓ کو علیؓ پر مقدم رکھے

الناصبی هو الذی یجعل ابا بکر رضی الله عنه و عمر رضی الله عنه مقدمًا علی علی رضی الله عنه

HE WHO PREFER ABU BAKR ﷺ AND UMER ﷺ THAN ALI ﷺ IS NASABI (SUNNI).

حق الیقین جلد اول، دوم تالیف عالم ربانی ملا محمد باقر مجلسی طبع ایران

(۵۲۱) ﴿ جماعتی که داخل جهنم میشوند ﴾ ( )

بخدمت امام علی النقی علیه السلام وسئوال کردند که آیا محتاج هستیم در دانستن ناصبی برزیاده از این که ابوبکر وعمررا تقدیم کند برامیرالمؤمنین علیه السلام و اعتقاد برامامت آنها داشته باشد حضرت درجواب نوشت هر که این اعتقاد داشته باشد او ناصبی است وابن بابویه از حضرت صادق علیه السلام روایتکرده است که رسولخدا فرمود که درشب معراج چون مرا بآسمان بردند حقتعالی بمن وحی کرد درباب محمد صلی الله علیه وآله وعلی وفاطمه وحسنین علیهم السلام و گفت ای محمد اگر بندهٔ مرا عبادت کند بقدر آنکه مانند مشک پوسیده بشود و بیاید بنزد من وانکاروجوب ولایت وامامت ایشان بکند ایشانرا در بهشت خود ساکن نگردانم ودرزیر عرش خود جای ندهم ودرتفسیر امام حسن عسکری فرموده است درتفسیر این آیه بلی من کسب سیئة واحاطت به خطیئته فاولئك اصحاب النارهم فیها خالدون یعنی بلی هر که کسب کند گناهی را واحاطه کند باو خطای او پس ایشان اصحاب جهنم اند و همیشه درآن خواهند بود حضرت فرمود که گناهی که احاطه باو کند آنستکه اورا بیرون کند ازدین خدا ونزع کند اورا از ولایت و دوستی ما وایمن گرداند اورا ازغضب خدا وآن شرك بخداست و کفر بنبوت و کفر بولایت علی و خلفای او وهریك از اینها سیئه ایست که باو احاطه کرده است یعنی احاطه باعمال او کرده است وهمه را باطل ومحو کرده است وعمل کنندگان باین سیئه احاطه کننده اصحاب نارند وهمیشه درجهنم خواهند بود

وکلینی بسند معتبر ازحضرت باقر علیه السلام روایتکرده است درتفسیر این آیه کریمه هر که انکار کند امامت امیرالمؤمنین را از اصحاب آتش است وهمیشه درجهنم خواهد بود و عیاشی ازحضرت صادق علیه السلام روایتکرده است که دشمنان علی درجهنم خواهند بود ابدالاباد و هرگز بیرون نخواهد آمد ودر تفسیر فرات بن ابراهیم از حضرت باقر علیه السلام روایتکرده استکه حضرت امیر فرمود که چون روز قیامت شود منادی ندا کند از آسمان که کجا است علی برخیزم بمن گویند توئی علی گویم منم پسرعم پیغمبر و وصی او و وارث او پس بمن گویند راست گفتی داخل بهشت شو آمرزید خدا تو را و شیعه تورا و امان بخشید تورا و ایشانرا از فزع اکبر قیامت داخل بهشت شوید ایمنان ترسی برشما نیست امروز اندوهناك نخواهید شد هرگز ودر علل از حضرت امام موسی علیه السلام روایتکرده است که در وقت هر نماز که این خلق میکنند خدا ایشانرا لعنت میکند گفتند چرا فرمود برای آنکه انکار حق ما و تکذیب ما میکنند در امامت و در معانی الاخبار بسند معتبر منقولست که حضرت صادق علیه السلام بحمران گفت که ریسمان دین حق و ولایت اهلبیت را

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ

اردو ترجمہ

حیات القلوب

جلد اول

مؤلفہ علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ

ترجمہ
مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزا پوری

امامیہ کتب خانہ مغل حویلی اندرون
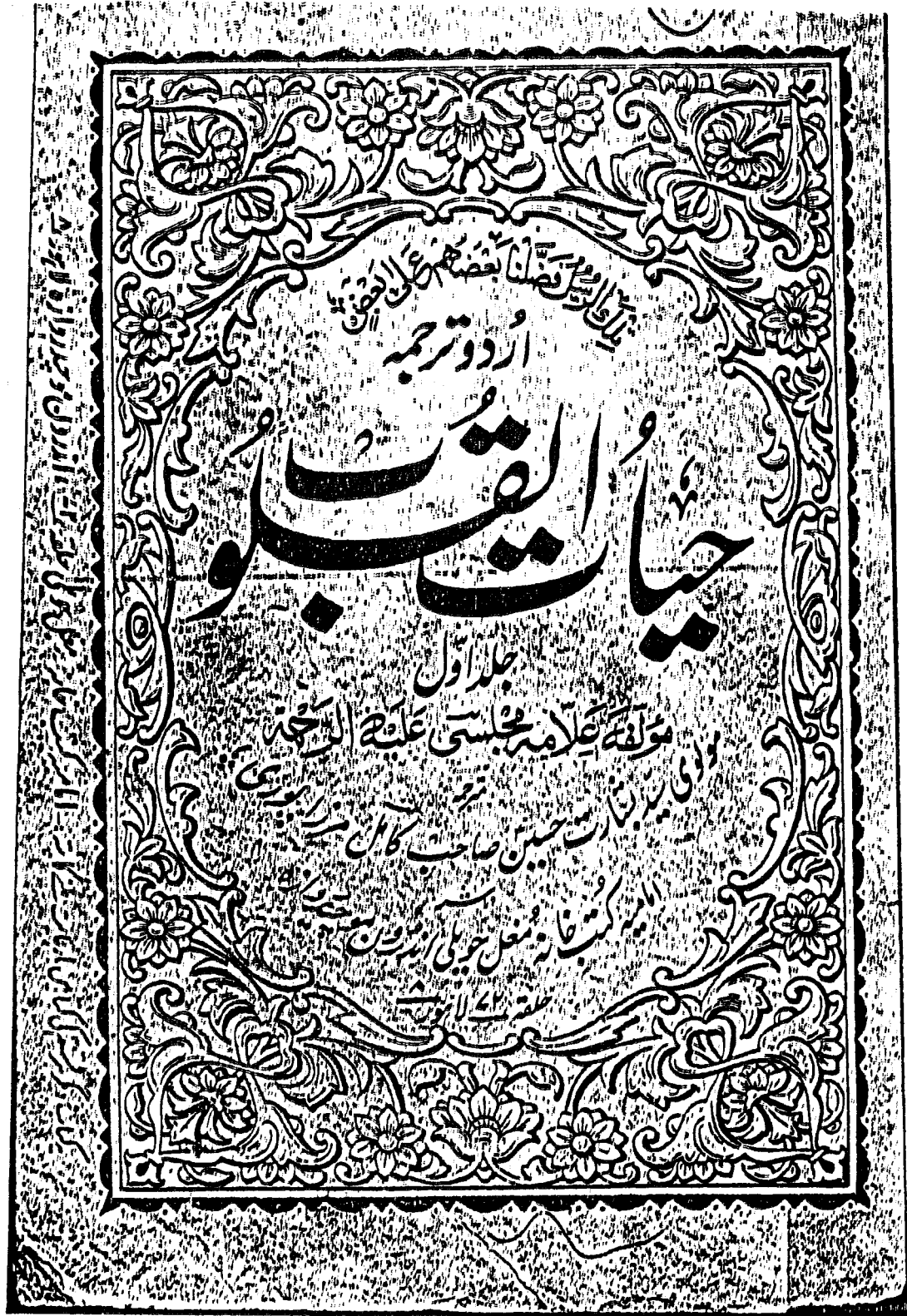
جملہ صحابہؓ کرام پر کفر و ارتداد کا فتویٰ

تکفیر جمیع الصحابة (رضوان الله علیه اجمعین)

VERDICT (FATWA) ABOUT KUFR (INFIDELITY) AND IRTIDAD (APOSTACY) ON SAHABAS.

حیات القلوب اردو ترجمہ جلد دوم مؤلف علامہ باقر مجلسی ناشر امامیہ کتب خانہ موچی دروازہ لاہور

ترجمۂ حیات القلوب جلد دوم ۹۱۶ ستاونواں باب. مہاجرین و انصار وغیرہ کی فضیلت

دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰہِ (آیتؔ سورۃ توبہ پ) یعنی جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور ہجرت کی اور خدا کی راہ میں اپنی جانوں اور مالوں سے جہاد کیا خدا کے نزدیک اُن کے درجے بہت بلند ہیں۔" پھر فرمایا ہے کہ فَضَّلَ اللّٰہُ الْمُجَاهِدِینَ عَلَى الْقَاعِدِینَ اَجْرًا عَظِیمًا دَرَجَاتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّ رَحْمَةً (آیت ۹۵، ۹۶ سورۃ النساء پ) یعنی خدا نے جہاد کرنے والوں کو اُن لوگوں پر جو گھروں میں بیٹھ رہے اجر عظیم کے ساتھ فضیلت دی ہے اور اُن کے لیے خدا کی طرف سے درجے اور بڑی بخششیں اور عظیم رحمتیں ہیں۔" پھر فرمایا ہے کہ، لَا یَسْتَوِی مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِینَ اَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوا (آیت سورۃ حدید پ) یعنی وہ تم میں سے جس نے راہِ خدا میں فتح مکہ سے قبل اپنے مال صرف کیے اور جہاد کیا اور وہ جس نے بعد میں کیا درجہ میں برابر نہیں ہیں۔ وہ لوگ درجہ میں اُن لوگوں سے بلند ہیں جنہوں نے فتح مکہ کے بعد راہِ خدا میں مال صرف کیا اور جہاد کیا۔"

شیخ طوسی نے روایت کی ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک انصار دشمنوں کے دفع کرنے میں میری سپر ہیں۔ لہٰذا اُن سے غلطیاں ہو جائیں تو اُن کو معاف کر دو اور درگزر کرو اور اُن کے نیک لوگوں کی مدد کرو۔

ابن بابویہ نے بسندِ معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جب لوگ جوق در جوق رسولِ خدا کے دین میں داخل ہو رہے تھے کہ ازد کے قبیلہ والے آئے جن کے دل نازک اور زبان شیریں تھی۔ صحابہ نے عرض کی یا رسولؐ اللہ ہم نے دلوں کی نزاکت کو تو سمجھ لیا، لیکن اُن کی زبان کیوں شیریں ہے؟ فرمایا اس لیے کہ زمانۂ جاہلیت میں مسواک کرتے تھے۔

اور شیخ طوسی نے بسند معتبر امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ مسلمانوں کی تلواریں نیاموں سے باہر نہیں نکلیں اور ان کی صفیں نماز اور جہاد میں نہیں قائم ہوئیں اور اذان بلند آواز سے نہیں کہی گئی، اور قرآن میں یَآ اَیُّهَا الَّذِینَ نازل نہیں ہوئی قبل اس کے کہ قبیلۂ اوس و خزرج کے لوگ مسلمان ہوں جو کہ انصار ہیں۔[1]

ابن بابویہ نے بسندِ معتبر روایت کی ہے کہ جناب امام جعفر صادقؑ نے ایک قریشی کو ایک مرد شیعہ

---

[1] مؤلف فرماتے ہیں کہ صحابہ و مہاجرین اور انصار کے لیے ان آیتوں اور حدیثوں میں جو مدح اور فضیلتیں وارد ہوئی ہیں وہ اُن کے لیے ہیں جو دین سے خارج نہیں ہوئے اور نہ منافق ہوتے اور نہ امیر المؤمنین کے سوا کسی غیر حق خلیفہ کی متابعت کی ہے اور جو صحابہ کافر اور مرتد ہو گئے اور انہوں نے امیر المؤمنین کی مخالفت کی اور اُن کے دشمنوں کی مدد کی ہے وہ کافروں سے بھی بدتر ہیں۔ چنانچہ رسولؐ اللہ نے فرمایا ہے کہ میرے بہت سے اصحاب روزِ قیامت حوض کوثر سے دُور کر دیئے جائیں گے تو میں کہوں گا کہ یہ تو میرے اصحاب ہیں تو خداوندِ عالم فرمائے گا کہ اے محمدؐ تم نہیں جانتے کہ تمہارے بعد ان لوگوں نے کیا کیا۔ یہ تمہارے بعد دین سے ایڑیوں کے بل پھر گئے اور مرتد ہو گئے تھے۔ اس کے بعد خاصہ و عامہ کے طریقہ سے بہت سی حدیثیں اس بارے میں انشاء اللہ لکھی جائیں گی۔ ۱۲

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ

اردو ترجمہ

حیات القلوب جلد دوم

مؤلفہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ

مترجمہ مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزا پوری

جس میں

پیغمبر آخر الزمان کے تمام و کمال حالات، خلقتِ نور، ولادت، معجزات ارضی و سماوی، غزوات و سراپا، معراج، مباہلہ، علمائے نجران کا آپس میں مناظرہ، بادشاہانِ وقت کو دعوتِ اسلام، نیز دیگر واقعات تا وفاتِ آنحضرتؐ و فضائل و مناقبِ اہلبیت علیہم السلام نہایت تفصیل سے درج ہیں۔

ناشر

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی۔ اندرون موچی دروازہ

حلقہ ۷ ـــــ لاہور ۸

تین صحابہ کرامؓ کے سوا سب کافر تھے

کان الصحابہ کفرۃ ما عدا ثلاثۃ (نعوذ باللہ من ذالک)

ALL THE SAHABAS WERE INFIDEL EXCEPT THREE

حیات القلوب اردو ترجمہ جلد دوم مولف علامہ باقر مجلسی ناشر امامیہ کتب خانہ موچی دروازہ لاہور

چار اشخاص کی مشتاق ہے۔ میں آپ سے التماس کرتا ہوں کہ حضرتؐ سے دریافت فرمایئے کہ وہ کون لوگ ہیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں اُن سے پوچھوں گا۔ میں اگر اُن چار شخصوں میں ہوا تو خدا کا شکر کروں گا اور اگر اُن میں میرا شمار نہ ہوا تو خدا سے سوال کروں گا کہ مجھے اُن میں سے قرار دے اور میں اُن کو دوست رکھوں گا۔ غرض حضرتؑ روانہ ہوئے اور میں بھی آپؑ کے ساتھ چلا۔ جب ہم آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچے تو دیکھا کہ حضورؐ کا سرِ اقدس دحیہؓ کلبی کی گود میں ہے۔ جب دحیہ کلبیؓ نے امیرالمومنین کو دیکھا تعظیم کے لیئے اُٹھے اور اُن کو سلام کیا اور کہا لو اپنے پسرِ عم کے سر کو اے امیرالمومنین کہ تم مجھ سے زیادہ سزا وار ہو۔ جب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے اور اپنا سر علیؑ کی گود میں دیکھا تو فرمایا کہ اے علیؑ شاید تم کسی حاجت کے لیئے آئے ہو۔ انہوں نے عرض کی میرے باپ ماں آپ پر فدا ہوں یا رسُولؐ اللہ جب میں یہاں آیا تو دیکھا کہ آپ کا سرِ مُبارک دحیہ کلبیؓ کی گود میں تھا۔ تو وہ اُٹھے اور مجھے سلام کر کے بولے کہ اپنے پسرِ عم کے سر کو گود میں لو۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم نے پہچانا کہ وہ کون تھے عرض کی دحیہ کلبیؓ تھے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ جبریلؑ تھے جنہوں نے تم کو امیرالمومنین کہا۔ جناب امیرؑ نے کہا میرے باپ ماں آپ پر فدا ہوں یا رسُولؐ اللہ انس نے مجھے بتایا کہ آپ نے فرمایا کہ بہشت میری اُمت میں سے چار شخصوں کی مشتاق ہے لہٰذا فرمایئے کہ وہ کون کون ہیں۔ حضرتؐ نے جناب امیرؑ کی طرف اشارہ کیا اور تین مرتبہ فرمایا کہ خدا کی قسم تم اُن میں سے پہلے ہو۔ پھر جناب امیرؑ نے عرض کی میرے باپ ماں آپ پر فدا ہوں یا رسولؐ اللہ اور وہ تین اشخاص کون ہیں؟ حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ مقدادؓ، سلمانؓ اور ابوذرؓ ہیں۔

ابن ادریس نے بسندِ معتبر مفضل سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت صادقؑ سے ایک جماعت کے بارے میں دریافت کیا جو آنحضرتؐ کے بعد مرتد ہو گئی تھی۔ میں ہر ایک کا نام لے رہا تھا۔ حضرتؑ فرماتے جاتے تھے کہ دُور ہو میرے پاس سے یہاں تک کہ میں نے حذیفہؓ بن مسعود کا نام لیا۔ حضرتؑ نے ہر ایک کے بارے میں یُوں ہی فرمایا۔ پھر فرمایا کہ اگر ان لوگوں کو معلوم کرنا چاہتے ہو جن کے دلوں میں مطلق شک داخل نہیں ہوا تو وہ ابو ذر، مقداد اور سلمان تھے۔

عیاشی نے بسندِ معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جب جناب رسُول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دُنیا سے رحلت فرمائی چار اشخاص علیؑ بن ابی طالبؑ، مقدادؓ، سلمانؓ اور ابوذرؓ کے سوا سب مرتد ہو گئے۔ راوی نے پُوچھا عمارؓ کے بارے میں کیا ارشاد ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا اگر اُن کو پُوچھتے ہو جن کے دلوں میں مطلق شک داخل نہ ہوا ہو تو وہ یہی تین اشخاص تھے۔

امام حسنؑ عسکری کی تفسیر میں مذکور ہے کہ ایک روز صبح کو آنحضرتؐ مسجد میں تشریف فرما تھے اور مسجد صحابہ سے بھری ہوئی تھی۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کس شخص نے آج اپنے برادرِ مومن کی اپنی شان کے شایان مدد کی؟ امیرالمومنین نے فرمایا کہ میں نے۔ حضرتؐ نے پُوچھا کیا مدد کی؟ جناب امیرؑ نے عرض کی کہ میرا گذر عمارؓ یاسر کی طرف ہوا ایک یہودی اُن سے لپٹا ہوا تھا جس کا تیس درم عمارؓ کے ذمہ قرض تھا جب عمارؓ نے مجھ کو دیکھا تو کہا اے برادرِ رسُولؐ اللہ یہ یہودی مجھ سے لڑ رہا ہے اور مجھے اذیت پہنچاتا ہے اور

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل

کتاب مستطاب دافع زیغ وارتیاب روح بخش مردہ دلان و نور افزای قلوب اہل ایمان مبین حالات فخر کائنات
خلاصۂ موجودات حبیب اللہ المقام المحمود سیدنا ونبینا خاتم المرسلین و رحمۃ للعالمین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی الائمۃ الطاہرین معتبر

جلد دوم

حیات القلوب

از تصنیفات

قدوۃ المحدثین زین السالکین عمدۃ المجتہدین شیخ الاسلام والمسلمین العالم الربانی آخوند ملا محمد باقر
المجلسی الاصفہانی طاب ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ بہ تصحیح علمائے شیعہ کارکنان مطبع

در مطبع نامی منشی نولکشور لکھنؤ حسن انطباع یافت

حضرۃ عثمان رضی اللہ عنہ پر زنا کا الزام

اتهام الزنا على عثمان رضى الله تعالى عنه

BLAME OF ADULTRY ON HAZRAT USMAN رضی اللہ عنہ

رفت کفشش پاره شد و خون از پایش روان شد پس بچهار دست و پا راه رفت تا آنکه زانوهایش
مجروح شد و مانده شد و بناچار در زیر درخت خاری قرار گرفت پس وحی بر رسول خدا نازل شد که آن
منافق در فلان موضع است و حضرت رسول حضرت امیرالمؤمنین ع را طلبید و فرمود تو و عمار و دیگری دیگر
بروید و مغیره را در زیر فلان درخت بکشید و بروایت دیگر حضرت زید و زبیر را فرستاد پس چون بآن
موضع رسیدند بروایت اول حضرت امیرالمؤمنین ع او را بقتل رسانید و بروایت ثانی زید بن حارثه
با زبیر گفت بگذار که من او را بکشم که او دعوی میکرد که برادرم را کشته است و مراد شان از برادر جناب حمزه
بود زیرا که حضرت رسول زید و حمزه را با یکدیگر برادر کرده بود و چون عثمان منافق خبر قتل او را شنید بنزد
دختر حضرت رسول خدا آمد و گفت تو پدر خود را خبر کردی که مغیره در خانه من است تا او کشته شد آن
مظلومه شهیده سوگند یاد کرد بخدا که من خبر برای حضرت نفرستادم و آن منافق تصدیق او نکرد و چوب
جهاز شتر را گرفت و بسیار بر او زد و او را خسته و مجروح گردانید پس آن مظلومه بخدمت پدر خود فرستاد
و از عثمان شکایت کرد و حال خود را بآنحضرت عرض کرد حضرت در جواب او فرستاد که حیای خود را
نگاهدار که بسیار قبیح است که زنی که صاحب نسب و دین باشد هر روز شکایت از شوهر خود نماید پس چند مرتبه
دیگر فرستاد و بخدمت آنحضرت شکایت کرد و در هر مرتبه حضرت چنین جواب فرمود تا آنکه در مرتبه چهارم
فرستاد که این منافق مرا کشت در این مرتبه آنحضرت علی بن ابی طالب را طلبید و فرمود که شمشیر خود را
بردار و برو بخانه دختر عم خود و او را بنزد من بیاور و اگر آن منافق مانع شود و نگذارد او را بشمشیر خود بکش
و حضرت بیتابانه از عقب او روانه شد و از شدت اندوه گویا حیران گردیده بود چون حضرت رسول
بدر خانه عثمان رسید حضرت امیرالمؤمنین آن شهیده مظلومه را بیرون آورده بود چون نظرش بآنحضرت
افتاد صدا بگریه بلند کرد و حضرت نیز از مشاهده حال او بسیار گریست و او را با خود بخانه آورد و چون بخانه
داخل شد پشت خود را گشود و بپدر بزرگوار خود نمود حضرت دید که پشتش تمام سیاه و مجروح گردیده است
پس حضرت سه مرتبه فرمود که چرا ترا کشت خدا او را بکشد و این در روز یکشنبه بود و چون شب خدا
آن منافق در پهلوی جاریه دختر رسول خوابید و با او زنا کرد پس روز دوشنبه و سه شنبه آن مظلومه
در بستر درد و الم خوابید و در روز چهارشنبه باعلای درجات شهیدان ملحق گردید پس مردم برای
نماز آن شهیده حاضر شدند و حضرت رسول با جنازه او بیرون آمد و حضرت فاطمه زهرا صلوات الله
علیها را امر نمود که با زنان مؤمنان همه همراه جنازه او بیایند و آن بیحیای منافق نیز همراه جنازه بیرون
آمده بود چون نظر مبارک حضرت بر او افتاد فرمود که هر که دیشب در پهلوی جاریه خوابیده است

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل

کتاب مستطاب فارغ زیغ وارتیاب روح بخش مردہ دلان و نور افزای قلوب اہل ایمان مبین حالات فخر کائنات
خلاصہ موجودات صاحب المقام المحمود سیدنا ونبینا خاتم المرسلین و رحمۃ للعالمین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی الائمۃ الطاہرین

جلد دوم

حیات القلوب

از تصنیفات

قدوۃ المحدثین زین المتالہین عمدۃ المجتہدین شیخ الاسلام والمسلمین العالم الربانی آخوند ملا محمد باقر
المجلسی الاصفہانی طاب ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ بہ تصحیح علمائے شیعہ کارکنان مطبع

در مطبع منشی نولکشور لکھنؤ حسن انطباع یافت

حضرۃ عمرؓ کے کفر میں جو شک کرے وہ کافر ہے

من يشك في كفر سيدنا عمر رضى الله تعالى عنه فهو كافر

HE WHO MAKE DOUBT IN THE INFIDELITY OF HAZRAT UMER (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) IS INFIDEL

حیات القلوب جلد دوم — ۸۴۲ — باب شصت و سوم در وصیت حضرت رسول

بیرسیم پس حضرت رسول فرمود که روانه کنید لشکر اسامه را و بیرون روید با لشکر اسامه خدا لعنت کند کسی را
که تخلف نماید از لشکر اسامه سه مرتبه این سخن را اعاده فرمود و مدهوش شد از تعب رفتن بمسجد و برگشتن
و از حزن و اندوهی که عارض شد آنحضرت را بسبب آنچه مشاهده نمود از اطوار ناپسندیده منافقان و دانستن
از نیتهای فاسد ایشان پس مسلمانان بسیار گریستند و صدای گریه و نوحه از زنان و فرزندان آنحضرت
بلند شد و شیون از زنان و مردان مسلمانان برخاست پس حضرت چشم مبارک گشود و بسوی ایشان
نظر کرد و فرمود که بیاورید از برای من دواتی و کتف گوسفندی تا بنویسم از برای شما نامه که گمراه نشوید هرگز
پس یکی از صحابه برخاست که دوات و کتف را بیاورد عمر گفت که برگرد که این مرد هذیان میگوید و بیماری
بر او غالب شده است و ما را کتاب خدا بس است پس اختلاف کردند آنها که در آنخانه بودند بعضی گفتند که
قول قول عمر است و بعضی گفتند که قول قول رسول خدا است و گفتند در چنین حالی چگونه مخالفت حضرت
رسول روا باشد پس بار دیگر پرسیدند که آیا بیاوریم آنچه طلب کردی یا رسول الله فرمود که بعد از این
سخنان که از شما شنیدم مرا حاجتی بآن نیست ولیکن وصیت میکنم شما را که با اهلبیت من نیکو سلوک کنید
و رو از ایشان نگردانید و ایشان برخاستند مؤلف گوید که این حدیث دوات و قلم در صحیح بخاری
و مسلم و سائر کتب معتبره اهل سنت مذکور است بطرق متعدده و چنین روایت کرده اند ایشان از ابن
عباس که او گریست آنقدر که آب دیده اش سنگریزه مسجد را تر کرد و میگفت که روز پنجشنبه و چه روز
پنجشنبه روزی که درد رسول خدا شدید شد و گفت بیاورید دواتی و کتفی تا بنویسم از برای شما کتابی
که گمراه نشوید بعد از آن هرگز پس نزاع کردند در این و سزاوار نبود که نزاع کنند در حضور پیغمبر خود
پس عمر گفت که رسول خدا هذیان میگوید و بروایت دیگر گفت که درد بر او غالب شده است و نزد شما
قرآن هست بس است ما را کتاب خدا پس اختلاف کردند اهل آن خانه و با یکدیگر مخاصمه کردند بعضی گفتند
بیاورید تا بنویسد رسول خدا برای شما کتابی که بعد از آن گمراه نشوید و بعضی گفتند که قول قول عمر است
چون آوازها بلند شد و اختلاف بسیار شد نزد آن حضرت آنحضرت دلتنگ شد و فرمود که برخیزید
از پیش من پس ابن عباس میگفت که بدرستیکه مصیبت و بدترین مصیبتها آن بود که مانع شد در میان
رسول خدا و میان آنکه آن کتاب را از برای ایشان بنویسد بسبب اختلافی که نمودند و آوازها که بلند
کردند ای عزیز آیا بعد از این حدیث که همه عامه روایت کرده اند هیچ عاقل را مجال آن هست
که شک کند در کفر عمر و کفر کسی که عمر را مسلمان داند اگر بقالی یا علافی خواهد که وصیت کند و کسی مانع
وصیت او شود مردم بر او طعنها کنند هرگاه رسول خدا خواهد که وصیتی کند که صلاح امت در آن باشد

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ

اردو ترجمہ

حیات القلوب جلد دوم

مؤلفہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ

مترجمہ مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزا پوری

جس میں

پیغمبر آخر الزمان کے تمام و کمال حالات، خلقت نور، ولادت، معجزات ارضی و سماوی، غزوات و سرایا، معراج، مباہلہ، علمائے نجران کا آپس میں مناظرہ، بادشاہان وقت کو دعوت اسلام، نیز دیگر واقعات تا وفات آنحضرتؐ و فضائل و مناقب اہلبیت علیہم السلام نہایت تفصیل سے درج ہیں۔

ناشر

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی۔ اندرون موچی دروازہ

حلقہ ۴۷ لاہور

حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کرنے والے منافق تھے

البايعون على يد ابى بكر الصديق رضى الله عنه كانوا منافقين

THOSE WHO SWORE ALLEGIANCE TO HAZRAT ABU BAKR (RA) WERE HYPOCRITES

ترجمۂ حیات القلوب جلد دوم　　۱۰۲۷　　چونسٹھواں باب آنحضرتؐ کی وفات اور تجہیز و تکفین وغیرہ

لے لی۔ اور اُس وقت فارغ ہوئے جب آنحضرتؐ دفن کر دیئے گئے۔ جب صبح ہوئی جناب فاطمہؑ نے فریاد کی کہ کیسی بد صبح ہوئی ہے کہ تیرا دن بہت ہی منحوس ہوگا۔ ابو بکر نے جب یہ سنا تو کہا تمہارا دن بدترین ایام ہے۔ پھر وہ فرصت کو غنیمت سمجھ کر کہ امیر المومنین آنحضرتؐ کے دفن و کفن میں مشغول ہیں اور بنی ہاشم حضرتؐ کے غم میں گرفتار ہیں سقیفہ میں چلے گئے اور آپس میں اتفاق کیا کہ ابو بکرؓ کو خلیفہ قرار دیں جیسا کہ آنحضرتؐ کی زندگی میں ایسی ہی سازش کی گئی تھی اور انصار میں سے لوگوں نے چاہا کہ سعد بن عبادہ کو خلافت کے لئے منتخب کریں۔ لیکن وُہ مہاجرین کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے اس سبب سے مغلوب ہو گئے۔ جب ابو بکرؓ کی بیعت تمام ہو گئی تو ایک شخص امیر المومنین کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وُہ حضرتؐ بیلچہ ہاتھ میں لیئے ہوئے حضرتؐ کی قبر مطہر درست کر رہے تھے اور کہا منافقوں نے ابو بکرؓ سے بیعت کر لی اس خوف سے کہ ایسا نہ ہو کہ آپ فارغ ہو جائیں گے تو آپ کا حق غصب نہ کر سکیں گے۔ جناب امیرؑ نے یہ سنکر بیلچہ ہاتھ سے رکھ دیا اور یہ آیتیں پڑھیں:۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ الٓمّٓ ○ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنۡ يُّتۡرَكُوۡۤا اَنۡ يَّقُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا وَهُمۡ لَا يُفۡتَنُوۡنَ ○ وَلَقَدۡ فَتَنَّا الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَلَيَعۡلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ صَدَقُوۡا وَلَيَعۡلَمَنَّ الۡكٰذِبِيۡنَ ○ اَمۡ حَسِبَ الَّذِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ السَّيِّاٰتِ اَنۡ يَّسۡبِقُوۡنَا ؕ سَآءَ مَا يَحۡكُمُوۡنَ (آیات ۱ تا ۴ سورۃ عنکبوت پ ۲۰) الم۔ کیا لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ وُہ صرف اتنا کہہ دینے سے کہ ہم ایمان لائے چھوڑ دیئے جائیں گے اور ان کا امتحان نہ لیا جائے گا حالانکہ اُن سے قبل جو لوگ تھے سب امتحان میں مبتلا کیئے جا چکے ہیں تو خدا تو یقیناً سچے اور جھوٹے لوگوں کو جانتا ہے۔ یا ان لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے جو بُرے اعمال بجالاتے ہیں کہ ہماری گرفت سے نکل جائیں گے (اگر ایسا ہے تو) یہ لوگ کیا غلط خیال کیئے ہوئے ہیں" اس کا قصہ مفصل طور پر اس کے بعد دوسری جلد میں انشاء اللہ بیان کیا جائے گا۔

شیخ طوسی نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ لوگوں نے امام محمد تقی علیہ السلام کے پاس لکھ کر دریافت کیا کہ کیا امیر المومنین نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل میت دینے کے بعد خود بھی غسل مس میت کیا تھا یا نہیں حضرتؑ نے جواب میں لکھا کہ جناب رسولؐ خدا طاہر و مطہر تھے لیکن امیر المومنین نے غسل کیا تھا۔ اور یہ سنت جاری ہوئی کہ ہر میت کو (قبل غسل میت اگر) مس کریں تو غسل کریں۔

شیخ طوسی، شیخ طبرسی اور تمام محدثین خاصہ و عامہ نے روایت کی ہے کہ روز شوریٰ جبکہ امیر المومنین نے اہل شوریٰ پر حجتیں تمام کیں تو فرمایا کہ کیا تم میں کوئی میرے علاوہ ہے جس نے رسولؐ خدا کو غسل دیا ہو اُن فرشتوں کے ساتھ جو بہشت کی خوشبوئیں اور پھول لے کر نازل ہوئے تھے۔ وُہ آنحضرتؐ کے جسم اقدس کو پھیرتے جاتے تھے اور میں اُن کی آوازیں سُنتا تھا۔ وُہ کہتے تھے کہ آنحضرتؐ کی شرمگاہ کو پوشیدہ رکھو تاکہ تم کو خدا پوشیدہ رکھے۔ سب نے کہا کوئی نہیں۔ پھر حضرتؑ نے فرمایا کیا میرے سوا تمہارے درمیان کوئی ہے جس نے آنحضرتؐ کو اپنے ہاتھوں سے کفن پہنایا ہو اور دفن کیا ہو۔ سب نے کہا نہیں۔ پھر فرمایا کیا تم میں کوئی میرے سوا ہے جس کی طرف خدا نے تعزیت بھیجی ہو۔ جبکہ جناب رسولؐ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رحلت فرمائی تھی اور فاطمہؑ زہرا آنحضرتؐ پر گریہ کر رہی تھیں ناگاہ میں نے گھر کے ایک گوشہ سے کسی کو جس کو میں نہیں دیکھ رہا تھا یہ کہتے ہوئے سُنا

عین الحیوۃ
تالیف
علامہ مولیٰ محمد باقر مجلسی رہ
از انتشارات کتابفروشی اسلامیہ
تهران خیابان ۱۵ خرداد تلفن ۵۲۱۹۶

نماز میں ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و معاویہؓ و عائشہؓ و حفصہؓ ، ھندہؓ ام الحکمؓ پر لعنت ضروری ہے

یجب اللعنة علی ابی بکر ، و عمر ، و عثمان ، و معاویة ، و عائشة ، و حفصة ، و الهنداً ، و ام الحکم ، فی الصلوة .

TO ACCURSE SHAIKHEEN (RA) AIYSHA (RA) HINDA (RA) AND UMMUL HAKM (RA) DURING PRAYER IS OBLIGATORY.

عین الحیوۃ | عین الحیواۃ تالیف علامہ مولوی محمد باقر مجلسی طبع ایران) | -۵۹۹-

صلیت علی ابراهیم انك حمید مجید و موافق احادیث معتبره میباید بعداز هر نماز بگوید (اللهم صل علی محمد وآل محمد واعذنا من النار و ارزقنا الجنة و زوجنامن الحور العین) وبسند معتبر منقول استکه حضرت امام جعفر صادق ؑ از جای نماز خود بر نمیخاستند تا چهار ملعون وچهارملعونه را لعنت نمیکردند پس باید بعد از هر نماز بگوید « اللهم العن ابابکر و عمر وعثمان و معاویة و عایشة وحفصة وهنداً وام الحکم » و بعضی از تعقیبات در باب فضایل سوروآیات قرآنی گذشت و در باب صلوات نیز بعضی مذکورشد و دراین کتاب چون بترتیب مذکور میشود بهمین اکتفا مینمائیم.

فصل سیم در تعقیب مخصوص نمازظهر

بسند معتبر از حضرت امیرالمؤمنین ؑ منقول استکه حضرت رسول ﷺ بعد ازظهر این دعا میخواندند **لااله الاالله العظیم الحلیم لااله الا الله رب العرش الکریم و الحمدلله رب العالمین اللهم انی اسئلك موجبات رحمتك وعزائم مغفرتك والغنیمة من کل خیر والسلامة من کل اثم اللهم لاتدع لی ذنبا الاغفرته ولاهما الافرجته و لاسقماً الا شفیته ولاعیبا الاسترته و لارزقا الابسطته ولاخوفا الا امنته ولاسوءاً الا صرفته ولا حاجة هی لك رضا ولی فیهاصلاح الاقضیتها یاارحم الراحمین آمین رب العالمین .**

فصل چهارم در تعقیبات نمازعصر

وبسند معتبر از حضرت امام جعفرصادق ؑ منقول است هرکه بعد از نماز عصر هفتاد مرتبه استغفار بکند حقتعالی هفتصدگناه او را بیامرزد و اگراوهفتصد گناه نداشته باشد باقی را ازگناهان پدرش بیامرزد اگر پدرش هم آنقدر گناه نداشته باشد از مادرش واگرنه از گناهان برادرش و اگر نه ازگناهان خواهرش وهمچنین باقی خویشان هرکه باو نزدیکتر باشد . ودرحدیث دیگر هفتاد و هفت مرتبه استغفار وارد شده است و ثواب عظیم برای ده مرتبه سورهٔ « انا انزلناه فی لیلة القدر » بعداز نمازخواندن گذشت . وبسند معتبرازحضرت رسول ﷺ منقول است هرکه هرروز بعداز نمازعصریکمرتبه بگوید **استغفر الله الذی لااله الاهوالحی القیوم الرحمن الرحیم ذوالجلال والاکرام واسئله ان یتوب علی توبة عبد ذلیل خاضع فقیر بائس مسکین مستجیر لایملك لنفسه نفعاً ولاضراً ولاموتاولاحیاة ولا نشوراً** حق تعالی امرفرماید که صحیفهٔ گناهان اورا بدرند هرچندگناه او بسیارباشد .

تذکرۃ الائمہ
یا
ائمہ معصومین علیہم السلام
تالیف :
عالم بزرگوار محمد باقر مجلسی «رض»

ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ سمیت چودہ آدمی منافقین میں سے تھے

كان اربعة عشر (١٤) رجلا من المنافقين من ضمنهم سيدنا ابوبكر وعمر وعثمان رضوان تعالى عليه اجمعين

ABU BAKR, UMAR, USMAN & MANY SAHABA'S WERE HYPOCRITES.

ملا محمد باقر مجلسی تذکرۃ الائمہ جلد سوم تالیف عالم ربانی محمد باقر مجلسی طبع ایران ٣١

برادری که فوت شد زن اوبدون نکاح مال برادر دیگر بود و چند کس را در عوض یک کس میکشتند و بعضی از ایشان عبادت ملئکه و بعضی عبادت ستارهٔ شعرا میکردند و دختر خواهر و جمع بین الاختین و شراب و زنا را حلال میدانستندو زنان بظهار حرام میدانستند و نکاح شفا در مذهب ایشان جایز بود و اعتقادبه معاد و قیامت وحشر و نشر و ببعضی آن انبیاء و دوزخ نداشتند و آنحضرت چنین دین را بر طرف کرد.

دشمنان آنحضرت درایام نبوت که امر او بر عناد و تکذیب داشتند عتبه بود و شیبه و ابوسفیان بن صخر بن حرب و ابوالحکم و ابوجهل و ولید بن‌مغیره بن ابی العاص بن و ایل سهمی و ولیدبن عتبه بن ربیعه خال معاویه و هندبنت عتبه زوجه ابی سفیان و ابی لهب عم آنحضرت و حمالة الحطب‌زوجه او وعاص بن سعیدبن العاص بن امیه وطعمه بن عدی بن‌نوفل اینجماعت ازروٴس اهل ضلالت بودند و از شیاطین قریش نوفل بن خویلد بود و رمعه بن اسود وحرث بن زمعه و نصربن حارث بن کلده بن عبدالدار و این طعون این‌بود که میفرستادبولایت عجم وحکایت ملوک کیان و پهلوانان گبران را مینوشتند و برای اومیفرستادند و آن‌میگفت محمد قصه و حکایات یاران گذشته را نقل میکند و انا احدث بحدیث رستمو اسفندیار و اینرا بر اعراب می خواند و مردم را متصرف میکرد واینقسم جماعت‌بسیارند که ذکر ایشان باعث طول کلام میشود.

دیگر از جمله معاندین و دشمنان اصحاب‌دین اصحاب‌عقبه‌اند که در قصدکشتن آن‌حضرت و خرابی دین اومیکوشیدند و ایشان چهارده نفر بودند از منافقین‌مکه و مدینه ابوبکر و عمر و عثمان و طلحه بن عبدالله و عبدالرحمن بن عوف و سعید بن ابی وقاص و ابوعبیده‌بن جراح و معویة بن ابی سفیان و عمربن عاص وغیر قریش‌پنجنفر بودند. ابو موسی اشعری و مغیره بن شعبه و اوس بن‌الحدثان و ابوطلحه انصاری لعنة الله علیهم من الاولین و الاخرین دیگر از جمله دشمنان آنحضرت جماعتی بودند که در ایام حیات آنحضرت و بعد از دعوت نبوت‌کردند از آنجمله مسلمه کذاب است که عرب او را رحمن الیمامه ناحیه‌ایست میان حجازو یمن‌و بهترین ولایات عرب است از جمله محصولات و مسلمه در زمان رسول‌خدا مدعی نبوت بود و خلق بسیار برو گرویدند و ازو معجزه طلبیدند و قاروره سرتنگ

تذکرۃ الائمہ «ع»

یا

ائمہ معصومین علیہم السلام

تألیف :

عالم بزرگوار محمّد باقر مجلسی «رض»

حضرۃ عمرؓ فاروق کی توہین

اهانة سيدنا عمر رضى الله تعالى عنه

INSULT OF HAZRAT UMER FAROOQ رضی اللہ عنہ

تذکرۃ الائمہ جلد سوم تالیف عالم ربانی محمد باقر مجلسی طبع ایران

۳۶

گوساله سامری را پرستیدند الا دوازده هزار نفر از سبط لاوی و سامری از اهل کرمان بود واز جمله خوبان بود به اعتبار حسبجاه و فرمان روائی باغوای شیطان گوساله را ساخت و خلایق را بضلالت افکند و عزازیل که مراد ابلیس باشد نیز از خوبان وصالحان بندگان خدا بود از راه حسد بر جاه و منزلت آدم بسلطنت درانید واستکبار کرد و بخداوند عالمیان وکافر شد بخداو سجده بر آدم نکردو بلعم باعورا را او نیزاز خوبان بودو از طمع بجهنم رفت و جمع کثیر متابعت او نمودند و برصیصای عابد از دین برگشتو موسی بن طفر که قارون باشد او نیز بندادن زکوت‌کافرشد غرض آنستکه طمع‌وحسد وحب جاه و ریاستو استکبار وغافل شدن ازخدا و رسول عرب بخدا کافر شدندو امت حضرت رسالت‌هفتاد و سه گروه شدند همچنانکه قوم موسی هفتاد ویک استو امت‌عیسی هفتاد و دو فرقه شدند وهر فرقه از مذاهب مبدعهٔ این امت چند شعبه شدند و علت خرابی این دین آن‌بود که عمر بن الخطاب مصدر خلافت شدو غصب خلافت امیرالمؤمنین نمود و خلایق باغوای او بگوساله سامری این امت بیعت نمودند و فرقه ناجیه از این امت طایفه جلیله اثنی عشریه‌اند وایشان را شیعه و امامی میگویند و مخالف و رافضی و باقی شیعیان که هالک‌اند یازده فرقه‌اند زیدیه و کیسانیه و حارودیه و نادوسیه‌و اسماعیلیه و دیصانیه و بطروسیه و واقفی و غلات و سبانیه و دیگر اهل سنت دراصول دومذهب شدند معتزله و اشاعره و معتزله نیز دوازده فرقه‌شدند و اصلیه و مدلبیه و جاحظیه و حناطیه و بشریه و معمریه و مردافیه و ثمامیه و هشتاشیه وحباطیه وحیانیه که بهشیمه نیز میگویند و از مشهور فضلای ایشان‌جاحظ استو ابوالهزیل علاف و ابراهیم النظام و واصل بن عطا و احمد بن جاحظ و بشیربن المعتمر و معتمربن عباد السلمی و ابو موسی بن عیسی ملقب بمرداد که آنراراهب معتزله میدانند و شمامه بن اشرس و هشام بن عمر الفرطی وابوالحسن العمر و الخیاط استاد ابوالحسن الاشعری و پسر خود ابوهاشم و ابوالحسین بصری قاضی الجبارو رمانی نحوی وابوعلی فارسی‌واقضی القضاة ماوردی شافعی و مذهب معتزله در بعض مسائل با فرقه امامیه موافقت دارند و اشاعره معتزله راملعون‌می‌دانند و غالب معتزله‌ملعونند و حنفی اند در فروع و شافعیه اشعری‌اند و بیشتر مالکیه قدریه‌اند و بیشتر حنابله مشویه‌اند واز شیاطین معتزله و مروج این مذهب

تذکرۃ الائمہؑ «ع»

یا

ائمہ معصومین علیہم السلام

تألیف :

عالم بزرگوار محمّد باقر مجلسی «رض»

حضرۃ ابوبکرؓ کی سامری سے تشبیہ

تشبیه ابی بکر رضی الله عنه بالسامری

RESEMBLENCE OF ABU BAKR WITH SAMRY (MAGICIAN)

تذکرۃ الائمہ جلد سوئم تالیف عالم ربانی محمد باقر مجلسی طبع ایران

ملا محمد باقر مجلسی ۳۳

خالد بن ولید درخلافت گوساله سامری یعنی ابابکر مسیلمه را بیاویه نزد او فرستاد.

دیگراز مدعی نبوت سجاج نام زنی بود اسود و کذاب و از سخنان اوست:

باضفدع یا ضفدع بقی بقی بکم بیقین لا الشارب یمنعین ولا الملائکة دین اعلاک فی الماء و اسفک فی الطین

وچون بنی اسد بر اهل عامه غلبه کردند گفت حقتعالی این سوره رافرستاد و از عذاب بنی اسد درگذشت

والذنب الاطحم و الليل الاظلم و اجزع الاظلم فاهكفت اسد و در عوض *والسماء ذات البروج* گفت *والارض ذات المروج و الخيل ذات السروج و النساء ذات الفروج نحن عليها يموج بين اللوى و الفلوج.*

معجزات آنحضرت بسیار است ازآنجمله قرآن است و دیگر بی سواد ودیگری بیسواد بودن و در نزدیک کسی چیزی نخوانده بود و خط نداشت اما خطوط و کتب انبیای سلف ولغات ایشان را میدانست بنحویکه از آسمان نزول نموده بود و دیگر برگردانیدن آفتاب است و شق نمودن ماه است و سخن گفتن بزغاله بریان و بگفتار نمودن آیات نوح و آیات ابراهیم و آیات موسی و آیات عیسی را ازطوفان وعصا ومرده زنده کردن و دیگر آب در رحم و در میان دو انگشت او جوشیدن است و سخن گفتن سنگ ریزه است در دست آنحضرت رحم شدن به‌سوی آنحضرت بهر طرف که حرکت مینمود و سایه‌اش نداشتن و ازعقب دیدن است گفتن احوالات آینده است و آنچه براهل بیت نازل شد وارتداد بعضی از صحابه و خروج بنی‌امیه لعنهم الله وخلافت بنی عباس وخروج نمودن ناکثین و قاسطین و مارقین بود و آنچه از اوبشیعیان رسیده و میرسد تا روز قیامت علمای زمان آنحضرت جمع کثیراز امت طلب معرفت ومسایل وحل معانی قرآن و مشکلات و غوامض آن مینمودند چون عبدالله عباس و حذیفه بن الیمان و ابوسعید خدری و سهل ساعدی و عبدالله بن مسعود وابن زبیروجابر انصاری و ابی کعب بن قرطی وزید بن ارقم وجابربن ثمره وبراه عابرب اسدی و تبعی و مجاهد وانس بن مالک و سعید بن جبیره وعمار یاسر و خزیمه بن ثابت و ام سلمه و عایشه و جماعت بسیار بودند بعضی از ایشان مؤمنند و بعضی منافق بدین چند نفر اکتفا نموده.

حضرات ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تکفیر اور لعنت

اللعنة على سيدنا ابى بكر ، و عمر

TO ACCURSE AND DISOWNING OF HAZRAT ABU BAKR (RA) AND HAZRAT UMER (RA)

بحار الانوار جلد ہشتم از علامہ سید البشر الافضل محمد باقر مجلسی (گیارھویں صدی)

فيه ذكر أهل التابوت في النار وبعض أحوالهم وأسماء ستة من الأولين وستة من الآخرين

خلفائے راشدینؓ کی تکفیر

تکفیر الخلفاء الراشدين

AN INSULT OF FIRST THREE CALIPHS.

بحار الانوار جلد ہشتم از علامہ سید البشر الافضل محمد باقر مجلسی (گیارھویں صدی)

ترجمه جلد سیزدهم

از کتاب

(((بحـــار الانوار)))

از تالیفات

علامه مجلسی

ترجمه مرحوم محمد حسن بن محمد ولی ارومیه

رحمة الله علیه

بسرمایه آقای حاج سید اسمعیل کتابچی و اخوان

فرزندان مرحوم حاج سید احمد کتابچی مؤسس

کتابفروشی اسلامیه

تهران ـ خیابان ۱۵ خرداد (بوذرجمهری) تلفن ۵۲۱۹۶۶ ـ ۵۳۵۴۴۸

۱۳۶۰ هجری شمسی

چاپ افست اسلامیه

حضرات ابوبکرؓ و عمرؓ کو قبر سے نکالا جائے گا

سوف یخرج ابوبکر و عمر من قبورهما .

HAZRAT ABU BAKR (RA) AND HAZRAT UMER (RA) WILL BE DRAWN OUT OF THE GRAVES.

بحار الانوار سیز جلد دہم　　علامات ظهور　تالیف علامہ محمد باقر مجلسی طبع ایران　-۹۳۵-

میدانی اول کاریکه قائم بآن ابتدا میکند چیست عرض کردم نمیدانم فرمود ایندو نفر را یعنی ابوبکر وعمر را در حالتیکه ترو تازه اند ازقبر بیرون میآورد و میسوزاند و خاکسترشانرا بباد میدهد ومسجد رسولخدا ﷺ را برهم میزند بعد از آن فرمودکه رسولخدا فرموده که این مسجد عریشی است مانند عریش موسی علیه السلام و آنجا دربست از چوب علف ساخته میشود واز آن بالاچیق نمیر میکنند۔ سید علی بن عبدالحمید ذکر نموده که دیوار مسجد رسول خدا ﷺ از سمت پشرو از کل بوده و ازسایر اطراف ازشاخهای درخت خرما وباسناد خود از اسحق بن عماد او از صادق علیه السلام روایتکرده که آنحضرت فرمود چون قائم علیه السلام قیام میکند بر میخیزد برای اینکه خراب کند دیواری را که در بالای قبر رسول خدا است ناگاه خدای تعالی باد تندی وصاعقهها ورعدها برمیانگیزاند حتی خلایق گویند کهاینحادثه برای خراب نمودن ایندیوار است پس ازمعجزه آنحضرت از سرش متفرق وپراکنده میشوند حتی احدی از ایشان در خدمتش نمیماند پس آن حضرت خود کلنك بدست گیرد واول کسی میباشد که کلنك باندیوار میزند بعد از آن اصحابش چون می بینند که آنحضرت خود کلنك بدست گرفته میزند بخدمتش برمیگردند پس در آنروز فضیلت وزیادتی بعضی ازایشان بربعضی دیگربقدر سبقت وپیشی نمودن ایشان میشود دربرگشتن بخدمت اویعنی هرکه پیشتر بخدمتش مراجعت کند افضل است از آنکه بعد از او مراجعت مینماید پس آندیوار را خراب میکنند بعد از آن آنحضرت ایشان را یعنی ابوبکر وعمررا با بدنهای تروتازه از قبر بیرون میاورد وبایشان لعنت میکند و ازایشان تبری مینماید و ایشان را بدار میکشد بعد از آن از دار پائین میآورد ومیسوزاند خاکسترشانرا بباد میدهد و باسناد خود ازصادق علیه السلام روایتنموده که آنحضرت فرمود قایم علیه السلام هفت سال خلافت میکند آن هفت سال هفتاد سال است از این سالهاي شما و از آنحضرت روایت نموده که آنحضرت فرمود گویا قائم علیه السلام واصحاب اورا درنجف کوفه می بینم گویا درسرهایشان مرغ ایستاده یعنی بآرام ووقار هستند توشه و ذخیره شان تمام شده ولباسهایشان کهنه گردیده وکثرت سجود درپیشانیهایشان جاکرده ایشان در شبها مانند راهبانان گویا دلهایشان پارهای آهنست بهر مرد از ایشان قوت چهل مرد داده میشود وهیچ یکرا ازایشان بقتل نمیرساند مگر کافر یا منافق وایشان را خدای تعالی در کتاب عزیز خود با توسم یعنی بافهم وادراك و ذکاوت متصف گردانیده چنانچه فرموده ان فی ذلك لایات للمتوسمین » وباسناد خود تابکتاب فضل بن شاذان اورفع حدیث تابعبدالله ابن سنان کرده اوازصادق علیه السلام روایتکرده که آنحضرت فرمود قائم علیه السلام ازخلایق پارهٔ را بقتل میرساند تا اینکه ببازار میرسد و در آنحال مردی از اولاد پدرش بخدمتش عرض میکند که تو

ابوبکرؓ و عمرؓ گوسالہ اور سامری سے بدتر ہیں (نعوذ باللہ)

ابوبکر و عمر أسوآه من العجل والسامری !!

ABU BAKR WAS THE CALF OF BANI ASRAEL AND UMAR "SAMIRIRY"

بحار الانوار تالیفات علامہ باقر مجلسی ناشر کتابفروشی اسلامیہ تہران ایران طبع ۱۳۲۰ھ

علامات ظهور قائم (ع) -۶۲۹-

محمد بن سنان او از صادق علیه السلام او ازپدرش باقر علیه السلام حدیث لوح روایتکرده که م ح م د در آخر
زمان خروج میکند درحالتیکه درسرش عمامهٔ سفیدی میباشد که آفتاب براو سایه میاندازد و
با زبان فصیح ندائی میرسدبنوعیکه همه جن وانس واهل مشرق ومغرب آنرا میشوندکه اینمرد مهدی
آل محمد علیهم السلام است زمین را براز عدل میگرداند چنانچه پر ازجور گردیده شیخ صدوق در
کتاب کمال الدین وعیون اخبار رضا علیه السلام و امالی از عطار او ازپدرش اوازابن عبدالجبار اواز
محمدبن زیاد ازدی او از ابان بن عثمان اواز ثمالی او ازعلی بن حسین اوازپدرش او از جدش (ع)
روایتکرده که رسولخدا فرمود که ائمه که بعد از منند دوازده نفرند اول ایشان یا علی توئی و
آخرایشان قائمی استکه خدایتعالی بلاد مشرق و مغرب زمین را با او فتح خواهد کرد شیخ
صدوق درکتاب کمال الدین و عیون اخبار رضا علیه السلام از طالقانی اواز محمد بن همام اوازاحمدبن
مابند او از احمد بن هلال اوازابن ابی عمیراواز مفضل او ازصادق علیه السلام اواز پدرش علیهم السلام ایشان
ازرسولخدا صلی الله علیه وآله روایتکرده اندکه آنحضرت فرمودکه دروقتیکه خدایتعالی مرابآسمان بردبمن
وحی فرمود حدیثرا ذکر نمود تا اینجاکه آنحضرت فرمودکه سراز سجده برداشتم ناگاه انوار
مقدسه علی وفاطمه وحسن وحسین وعلی بن الحسین و محمد بن علی وجعفر بن محمد و موسی بن
جعفر و علی بن موسی و محمد بن علی و علی بن محمد و حسن بن علی وحجة بن حسن قائم (ع)
را دیدم ونور حجة بن حسن را درمیان ایشان دیدم گویاکه اومانند ستاره دُرّی بود عرضکردم
که ای پروردگار من ایشان کیانند فرمود امامانند بعد از تو واین قائم علیهم السلام کسی استکه حلال
مرا حلال وحرام مرا حرام میگرداند و با او از دشمنان خود انتقام میکشم و این باعث وسبب
استراحت دوستان من میباشد و اوست کسیکه بدلهای شیعیان که از ظلم ظالمان و منکران و
کافران مجروح شده شفا میبخشد و لات و عزی را یعنی ابوبکر وعمر را با بدن تروتازه ازقبر
بیرون میآورد و میسوزاند پس در آنوقت خلایق بسبب ایشان فتنه برپا میکنند که ازفتنه گوساله
وسامری شدید تر میباشد - محمد بن ابراهیم در کتاب الغیبه با اسناد گذشته درباب نص بردوازده
امام از امیرالمؤمنین او از رسول خدا صلی الله علیه وآله روایتکرده که آنحضرت فرمودکه نام آخرین ائمه
نام منست خروج میکندوزمین دابراز عدل میگرداندچنانچه پراز ظلم وجور گردیده ومال درنزداو مانند
خرمن بسیارمیباشدهرمردی که بخدمتش میآید ومیگوید یامهدی بمن عطابفرما میفرماید که بگیر پس
هرچه که میخواهد آنحضرت میدهد شیخ محمد بن علی خزازدر کتاب کفایه باسنادسابق درباب مذکور
ازابن عباس اواز رسولخدا روایت نموده که آنحضرت فرمود پسر نهمین ازاولادحسین علیه السلام کهقائم اهل
بیت من و مهدی امت منست در شمایل و افعالش شبیه ترین خلایق است بمن هر آینه بعد از

حضرات ابوبکرؓ و عمرؓ کو لات و عزیٰ سے تشبیہ

تشبیہ ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما باللات والعزی .

TO ASSIMILATE HAZRAT UMAR (RA) AND HAZRAT ABU BAKR (RA) WITH LAT AND IZZA.

بحار الانوار سیز جلد دہم — علامات ظہور قائم (ع) تالیف علامہ محمد باقر مجلسی طبع ایران -۶۲۹-

محمد بن سنان او از صادق علیہ السلام او از پدرش باقر علیہ السلام حدیث لوح روایتکرده که م ح م د در آخر زمان خروج میکند درحالتیکه درسرش عمامهٔ سفیدی میباشد که آفتاب براو سایه میاندازد و با زبان فصیح ندائی میرسد بنوعیکه همه جن وانس واهل مشرق ومغرب آنرا میشوند که اینمرد مهدی آل محمد علیهم السلام است زمین را پراز عدل میگرداند چنانچه پر از جور گردیده شیخ صدوق در کتاب کمال الدین وعیون اخبار رضا علیہ السلام و امالی از عطار او ازپدرش اوازابن عبدالجبار اواز محمدبن زیاد ازدی او از ابان بن عثمان اواز ثمالی او ازعلی بن حسین اوازپدرش او از جدش (ع) روایتکرده که رسولخدا فرمود که ائمه که بعد از منند دوازده نفرند اول ایشان یا علی توئی و آخرایشان قائمی استکه خدایتعالی بلاد مشرق و مغرب زمین را با او فتح خواهد کرد شیخ صدوق درکتاب کمال الدین و عیون اخبار رضا علیہ السلام از طالقانی اواز محمد بن همام اوازاحمدبن مابند او از احمد بن هلال اوازابن ابی عمیراواز مفضل او ازصادق علیہ السلام اواز پدرش علیهم السلام ایشان ازرسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایتکرده اندکه آنحضرت فرمود که دروقتیکه خدایتعالی مرابآسمان بردبمن وحی فرمود حدیثرا ذکر نمود تا اینجاکه آنحضرت فرمودکه سراز سجده برداشتم ناگاه انوار مقدسه علی وفاطمه وحسن وحسین وعلی بن الحسین و محمد بن علی وجعفر بن محمد و موسی بن جعفر و علی بن موسی و محمد بن علی و علی بن محمد و حسن بن علی وحجة بن حسن قائم (ع) را دیدم ونور حجة بن حسن را درمیان ایشان دیدم گویاکه اومانند ستاره دری بود عرضکردم که ای پروردگار من ایشان کیانند فرمود امامانند بعد از تو واین قائم علیہ السلام کسی استکه حلال مرا حلال وحرام مرا حرام میگرداند و با او از دشمنان خود انتقام میکشم و این باعث وسبب استراحت دوستان من میباشد و اوست کسیکه بدلهای شیعیان که از ظلم ظالمان و منکران و کافران مجروح شده شفا میبخشد و لات و عزی را یعنی ابوبکر وعمر را با بدن تروتازه ازقبر بیرون میآورد و میسوزاند پس در آنوقت خلایق بسبب ایشان فتنه برپا میکنند که ازفتنه گوساله وسامری شدید تر میباشد ـ محمد بن ابراهیم در کتاب الغیبه با اسناد گذشته درباب نص بردوازده امام از امیرالمؤمنین او از رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایتکرده که آنحضرت فرمود که نام آخرین ائمه نام منست خروج میکندوزمین را پر ازعدل میگرداند چنانچه پر ازظلم وجور گردیده ومال رانزداو مانند خرمن بسیار میباشدهر مردی که بخدمتش میآید ومیگوید یامهدی بمن عطا بفرما میفرماید که بگیر پس هرچه که میخواهد آنحضرت میدهد.شیخ محمد بن علی خزاز در کتاب کفایه باسناد سابق درباب مذکور ازابن عباس اواز رسولخدا روایت نموده که آنحضرت فرمود پسر نهمین ازاولاد حسین علیہ السلام که قائم اهل بیت من و مهدی امت منست در شمایل و افعالش شبیه ترین خلایق است بمن هر آینه بعد از

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تین آدمیوں کے سوا سب صحابہؓ مرتد ہوگئے تھے

ارتد الناس کلهم بعد النبی الا ثلاثة

AFTER THE SAD DEMISE OF THE HOLY PROPHET, ALL SAHABAS TURNED APOSTATE EXCEPT THREE.

بحار الانوار جلد ہشتم از علامہ سید البشر الافضل محمد باقر مجلسی (گیارھویں صدی)

باسمہ سبحانہ

هٰذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ

کل آدمیوں کے لیے یہ کھلی دلیلیں ہیں اور ان لوگوں کے لیے جو یقین رکھتے ہیں ہدایت اور رحمت ہے

منتخب

بصائر الدرجات

ترجمہ و تالیف

الفاضل الجلیل محمد بشیر بن شیر محمد الشاسولوی الکیتانی

الناشر

مکتبۃ الساجد شمس آباد کالونی ملتان

شیعہ مذہب کا امام مہدی حضرات ابوبکرؓ و عمرؓ کی لاشوں کو پرانے درخت پر لٹکانے کا حکم دیں گے

يأمر المهدى بتصليب جثث الشيخين على شجرة قديمة .

SHIA IMAM MEHDI WILL ORDER TO HANG THE DEAD BODIES OF HAZRAT ABU BAKAR (RA) AND HAZRAT UMAR (RA).

بصار الدرجات از فاضل الجلیل محمد شریف بن شیر محمد شاہ رسولوی الباکستانی

۱۸

لِلنُّقَبَاءِ ابْحَثُوا عَنْهُمَا وَانْبُشُوهُمَا فَيَبْحَثُونَ
بِأَيْدِيهِمْ حَتَّى يَصِلُوا إِلَيْهِمَا فَيُخْرَجَانِ
غَضَّيْنِ طَرِيَّيْنِ كَصُورَتِهِمَا فَيُكْشَفُ
عَنْهُمَا أَكْفَانُهُمَا وَيَأْمُرُ بِرَفْعِهِمَا عَلَى
دَوْحَةٍ يَابِسَةٍ نَخِرَةٍ فَيَصْلِبُهُمَا
عَلَيْهَا فَتَحْيَى الشَّجَرَةُ وَتُورِقُ وَتُونِعُ
وَيَطُولُ فَرْعُهَا فَيَقُولُ الْمُرْتَابُونَ
مِنْ أَهْلِ وَلَايَتِهِمَا هٰذَا وَاللّٰهِ الشَّرَفُ
حَقًّا وَلَقَدْ فُزْنَا بِمَحَبَّتِهِمَا وَوَلَايَتِهِمَا
وَيُخْبِرُ مَنْ أَخْفَى مَا فِي نَفْسِهِ وَلَوْ مِقْيَاسَ
حَبَّةٍ مِنْ مَحَبَّتِهِمَا وَوَلَايَتِهِمَا فَيَحْضُرُونَهُمَا
وَيَرَوْنَهُمَا وَيَفْتَنُونَ
بِهِمَا وَيُنَادِي مُنَادِي الْمَهْدِيِّ عَلَيْهِ
السَّلَامُ كُلُّ مَنْ أَحَبَّ صَاحِبَيْ رَسُولِ
اللّٰهِ وَضَجِيعَيْهِ فَلْيَنْفَرِدْ جَانِبًا فَيَتَجَزَّى
الْخَلْقُ جُزْئَيْنِ أَحَدُهُمَا مُوَالٍ وَالْآخَرُ
مُتَبَرِّئٌ مِنْهُمَا فَيَعْرِضُ الْمَهْدِيُّ عَلَيْهِ
السَّلَامُ عَلَى أَوْلِيَائِهِمَا الْبَرَاءَةَ مِنْهُمَا
فَيَقُولُونَ يَا مَهْدِيَّ آلِ رَسُولِ اللّٰهِ
ص مَا نَتَبَرَّأُ مِنْهُمَا وَمَا كُنَّا نَعْلَمُ
لَهُمَا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَكَ هٰذِهِ الْمَنْزِلَةَ
وَهٰذَا الَّذِي بَدَا لَنَا مِنْ فَضْلِهِمَا
أَنَتَبَرَّأُ السَّاعَةَ مِنْهُمَا وَقَدْ رَأَيْنَا

کوئی اور ہے، کہیں گے ایسا نہیں قبروں
کی طرف دیواریں کھولی جائیں گی۔ نقیبوں سے
فرمائیں گے کھود و اور ان کو نکالو۔ اپنے ہاتھوں
سے کھودیں گے مسجد تک پہنچ جائیں گے،
تروتازہ نکالے جائیں گے اصلی حالت میں
ہوں گے۔ کفن اتار دیئے جائیں گے، بہت
پرانے بوسیدہ درخت پر لٹکا دینے کا
حکم دیں گے، لٹکانے کے بعد درخت ہرا
ہو جائے گا۔ اور پھل دے گا۔ شاخیں بلند ہو
جائیں گی۔ ان کے ماننے والے کہیں گے خدا کی
قسم یہ شرف حق ہے ہم ان محبت اور ولایت
کامیاب ہو گئے، دانے کے برابر بھی جس کے
دل میں ان کی محبت ہو گی وہ آکر انکی زیارت
کریں گے۔ مہدی علیہ السلام کی طرف سے اعلان ہو گا
جو شخص رسول اللہ صلعم کے ساتھیوں کو دوست
رکھتا ہے وہ ایک طرف ہو جائے مخلوق دو
حصوں میں بٹ جائے گی۔ ایک ماننے والے
دوسرے نہ ماننے والے، مہدی علیہ السلام
ان کے دوستوں سے کہیں گے کہ ان سے بیزاری کرو
وہ کہیں گے ہم بیزاری نہیں کرتے ہم ان
کے حق میں کچھ نہیں کہتے، وہ اللہ کے پیارے
ہیں آپ کے نزدیک ان کی یہ قدر ہے
ہم پر ان کی فضیلت ظاہر ہو چکی ہے

خلفائے ثلٰثہ کی توہین

اہانۃ الخلفاء الثلاثۃ

INSULT OF FIRST THREE CALIPHS.

بصار الدرجات از فاضل الجلیل محمد شریف بن شیر محمد شاہ رسولوی الپاکستانی

۴۷

اَلَّتِی کَانَ یَرْتَیَا ھَا فَقَالَ ھَلْ تَعْرِفُوْنَ اَبِی فَقَالَ کُلُّنَا نَعْرِفُہٗ فَرَفَعَ لَھُمْ سِتْرًا کَانَ عَلٰی بَابِ بَیْتٍ ثُمَّ قَالَ اُنْظُرُوْا فِی الْبَیْتِ فَنَظَرْنَا فَاِذَا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ (ع) فَقُلْنَا ھٰذَا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ (ع) وَنَشْھَدُ اِنَّکَ خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ حَقًّا وَاِنَّکَ وَلَدُہٗ

باپ کو جانتے ہو عرض کیا ہم سب جانتے ہیں۔ حضرت نے پردہ اٹھایا گھر کے دروازہ پر حضرت علیؑ تشریف فرما تھے۔ فرمایا گھر میں دیکھو ہم نے امیرالمومنین علیہ السلام کو بیٹھا ہوا دیکھا عرض کیا واقعی یہ امیرالمومنینؑ ہیں۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ تعالے کے سچے خلیفہ ہیں اور آپ امیرالمومنین کے فرزند ہیں۔

(۱۸) رَوٰی اَبُو الصَّخْرِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اِنَّہٗ کَانَ مَعَ الْبَاقِرِ عَلَیْہِ السَّلَامُ بِمِنٰی وَمَرَّ یَرْمِی الْجِمَارَ فَرَمٰی وَبَقِیَ فِیْ یَدِہٖ خَمْسُ حَصَیَاتٍ فَرَمٰی بِاثْنَتَیْنِ فِیْ نَاحِیَۃٍ مِنَ الْجَمْرَۃِ وَبِثَلَاثٍ فِیْ نَاحِیَۃٍ مِنْھَا فَقَالَ لَہٗ جَدِّیْ جَعَلَنِیَ اللّٰہُ فِدَاکَ لَقَدْ رَاَیْتُکَ بِحَصَیَاتِکَ فِی الْعَقَبَاتِ ثُمَّ رَمَیْتَ بِخَمْسٍ بَعْدَ ذٰلِکَ یَمْنَۃً وَیَسْرَۃً فَقَالَ نَعَمْ یَا بْنَ اَنْعَمْ اِنَّمَا کَانَ فِیْ کُلِّ مَوْسِمٍ یُخْرِجُ اللّٰہُ الْفَاسِقَیْنِ اَنَّا کَنْتَیْنِ غَضَیْنِ طَرِیْنَ فَیُصْلَبَانِ ھَاھُنَا لَا یَرَاھُمَا اَحَدٌ اِلَّا الْاِمَامُ فَرَمَیْتُ الْاَوَّلَ بِثِنْتَیْنِ وَالثَّانِیْ ثَلَاثٌ لِاَنَّہٗ اَکْفَرُ وَاَظْھَرُ لِعَدَاوَتِنَا وَالْاَوَّلُ اَدْھٰی وَاَمَرُّ

ابو الصخر اپنے باپ سے وہ آپ کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں منیٰ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ تھا آپ کنکر مار رہے تھے آپ کے ہاتھ میں پانچ سنگریزے بچ گئے، دو ہمزہ کے ایک کونے میں پھینکے تین دوسرے کونے میں مارے میرے دادا نے عرض کیا، میں قربان جاؤں آپ نے وہ کام کیا جو کسی نے نہیں کیا، آپ نے عقبات میں پتھر مارے پھر آپ نے دائیں بائیں پانچ پتھر مارے فرمایا ہاں اے ابن عم ایسا کیا ہے، حج کے زمانے میں دو فاسق بیعت توڑنے والے .... نکالے جاتے ہیں، انہیں جہاں لٹکایا جاتا ہے "امام کے سوا اور کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ میں نے اول کو دو اور ثانی کو تین پتھر مارے کیونکہ یہ کفر اور ہماری دشمنی میں بڑھا ہوا تھا۔ اوّل چالاک اور چالباز تھا۔

عَنْ عُبَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

عبید بن عبدالرحمٰن خثعمی امام

شیعہ مذھب کا امام مہدی حضرات ابوبکرؓ و عمرؓ کی لاشیں ان کی قبر سے باہر نکالے گا

المهدی المنتظر عند الشیعة یخرج جثث ابی بکرؓ و عمرؓ من قبورهما

IMAM MAHDI WILL EXHUME THE BODIES OF HAZRAT ABU BAKAR (RA) & HAZRAT UMAR(RA).

بصار الدرجات از فاضل الجلیل محمد شریف ۸۰ بن شیر محمد شاہ رسولوی الباکستانی

مقام عجیب یظهر فیه سرور للمؤمنین وخزی للکافرین

قال المفضل یا سیدی ما هو ذالک قال یرمعشر الخلائق هذا قبر جدی رسول الله (ص)، فیقولون نعم یا مهدی آل محمد فیقول ومن معه فی القبر یقولون صاحباه وضجیعاه ومتوا عدنم بهما والخلائق کلهم جمیعاً یتمعون من . و . وکیف دفنا من بین الخلق مع جدی رسول الله صلی الله علیه وآله وعسی المدفونون غیرهما فیقول الناس یا مهدی آل محمد ما هنا غیرهما انهما دفنا معه لانهما خلیفتا رسول الله (ص)، وابوا زوجتیه فیقول للخلق بعد ثلاث اخرجوهما من قبریهما فیخرجان غضین طریین لم یتغیر خلقتهما ولم یشحب لونهما بالصفة ولیس ضجیعی جدک غیرهما فیقول هل فیکم احد یقول غیر هذا او لیشک فیهما فیقولون لا فیؤخر اخراجهما ثلاثة ایام ثم ینتشر الخبر فی الناس ویظهر المهدی ویکشف الجدران عن القبرین ویقول

وہاں مومنین کے لئے خوشی ہوگی۔ اور کافروں کے لئے شرمساری۔

مفضلؒ۔ آقا وہ کیا چیز ہوگی؟

امامؑ۔ مہدی علیہ السلام اپنے دادا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر پر تشریف لائیں گے۔ لوگوں سے فرمائیں گے یہ قبر میرے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے لوگ کہیں گے اے مہدی آل محمد ایسا ہی ہے۔ پوچھیں گے قبر میں کون دفن ہیں کہیں گے اور آنحضرت کے ساتھی ہیں آپ اس بات کو جانتے ہوئے فرمائیں گے تمام مخلوق سن رہی ہوگی کہ تمام مخلوق کے ہوتے ہوئے میرے نانا کی قبر میں کیسے دفن ہوگئے۔ دفن ہونے والے یہ نہیں ہوں گے اور ہوں گے لوگ جواب دیں گے مہدی آل محمدؐ یہاں کوئی اور دفن نہیں ہے، وہی ہیں کیونکہ دونوں آنحضرتؐ کے خلیفہ اور آپ کی دو بیویوں کے باپ ہیں یہ بات تین مرتبہ کہنے کے بعد لوگوں سے کہیں گے ان کو قبر سے نکالو جب قبر سے نکلیں گے تو ان کی لاشیں تر و تازہ ہوں گی، رنگ و بو بالکل درست ہوگا فرمائیں گے کوئی ہے جو ان کو جانتا ہو کہیں گے ہم جانتے ہیں آپ کے نانا کی قبر میں ان دونوں کے سوا کوئی دفن نہیں ہے۔ فرمائیں گے کوئی ایسا شخص ہے جو یہ کہے کہ وہ دونوں نہیں ہیں

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ

قرآن مجید مترجم

لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

الحمد للہ کہ ترجمہ بامحاورہ جسکی محبان اہلبیت کو مدت سے آرزو تھی مع فوائد تفسیری مطابق مذہب اہل بیت از مستفادات دقیقہ شناس رموز قرآنی متکلم و مناظر لاثانی جناب مولانا مولوی حکیم سید مقبول احمد صاحب دہلوی اعلی اللہ مقامہ

بحسن اہتمام و سعی مالا کلام حاجی آغا نثار احمد صاحب کربلائی و مشہدی دہلوی۔

افتخار بک ڈپو ... کرشن نگر لاہور

خلفائے ثلٰثہ ظلمات کا مصداق تھے

كان الخلفاء الثلاثة مصداق الظلمات (والعياذ بالله)

SHAIKHEEN WERE TYRANTS.

قرآن مجید مترجم ترجمہ مولوی مقبول دھلوی افتخار بک ڈپو کرشن نگر لاہور بار پنجم استقلال پریس لاہور

ل‍ه اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ الخ تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ اَوْ كَظُلُمٰتٍ سے مراد ہیں فلاں و فلاں (اول و ثانی) فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ اس سے مراد ہیں نعثل (ثالث) مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ اس سے مراد ہیں طلحہ و زبیر۔ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اس سے مراد معاویہ، یزید اور بنی اُمیہ کے فتنے ہیں۔ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا مذکورہ بالا اشخاص کے زمانہ میں جو اندھیر تھا اسکی مثال ہے وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا اس سے یہ مطلب ہے کہ جسکے لئے اولادِ فاطمہؑ میں سے کوئی امام نہوگا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ تو قیامت میں بھی اسکا کوئی امام نہ ہوگا جسکی روشنی میں وہ چل پھر سکیگا جیسا کہ خدا تعالٰے نے فرمایا ہے۔ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ انکا نور ان کے آگے آگے اور داہنی داہنی چلتا ہوگا (فردا یعنی قیامت کے دن یہ مومنوں کی حالت ہوگی جبتک کہ وہ جنت میں نہ چلے جائیں ۱۲ ل‍ه۲ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ خشکی اور تری میں سے پرندہ ہو یا درندہ یا چوپایہ۔ اُسوقت تک شکار نہیں ہوتا جبتک کہ تسبیح خدا سے غافل نہ ہو جائے ۱۲۔ ل‍ه۳ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ تفسیر قمی میں ہے کہ جناب امیر المومنین سے منقول ہے کہ خدا تعالٰے کا ایک فرشتہ مرغ کی صورت سبز رنگ اور چتلے رنگ کا جسکے پنجے ساتویں زمین پر ہیں اور چوٹی اور تاج عرش کے نیچے اور اُسکے دونو بازو ایک مشرق میں ہے اور ایک مغرب میں۔ جو بازو مشرق میں ہے وہ برف کا ہے اور جو بازو مغرب میں ہے وہ آگ کا ہے۔ جب نماز کا وقت آتا ہے تو وہ اپنے پنجوں کے بل کھڑا ہوتا ہے اور سر کو عرش کے نیچے بلند کرتا ہے اور ایک بازو کو دوسرے کی طرف جھکاتا ہے اور دونو کو اس طرح پھٹ پھٹاتا ہے جیسے کہ خود تمہارے گھروں میں مرغ پھڑ پھڑایا کرتے ہیں مگر نہ برف آگ کو بجھاتی ہے اور نہ آگ برف کو پگھلاتی ہے پھر بلند آواز سے یہ ندا کرتا ہے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَخَاتَمُ

قد افلح ۱۸ | ۴۰۷ | النور ۲۴

الظَّمْاٰنُ مَآءً حَتّٰٓى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔا وَّوَجَدَ اللّٰهَ

اُسکو پانی خیال کرلیتا ہے یہانتک کہ جب اُسکے پاس پہنچتا ہے تو اُسکو کوئی چیز نہیں پاتا

عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ۭ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ اَوْ

اور اللہ کو اپنے پاس پائیگا پھر وہ اُسکا پورا پورا حساب کر دیگا اور اللہ سب سے تیز حساب کرنیوالا

كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ

ہے یا ان کافروں کے اعمال اُن اندھیریوں کے مانند ہیں جو گہرے سمندر میں ہوں کہ اُسکو

مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ۭ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ۭ اِذَآ

موج نے ڈھانپ رکھا ہو اور اُس موج پر ایک اور موج ہو اور اُس موج پر ایک بادل ہو۔

اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا

اسطرح اندھیریاں ایک کے اوپر ایک ہوں کہ جب کوئی اپنا ہاتھ نکالے تو اُسکو بھی نہ دیکھ سکے

فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي

اور جس کے لئے خدا کوئی روشنی قرار نہ دے اُسکے لئے کوئی روشنی ہو ہی نہیں سکتی کیا تمنے نہیں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ۭ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ

دیکھا کہ جو آسمانوں میں ہیں اور زمین میں ہیں اور پر پھیلا کر اُڑنیوالے پرندے اللہ ہی کی

وَتَسْبِيْحَهٗ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝ وَلِلّٰهِ مُلْكُ

تسبیح کرتے رہتے ہیں ہر ایک اِن میں سے اپنی اپنی نماز اور اپنی اپنی تسبیح کو خوب جانتا ہے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ

اور جو کچھ یہ کرتے ہیں اللہ اُس سے خوب واقف ہے اور آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے

ل‍ه سب سے زیادہ قابل تعریف اور سب سے زیادہ پاک و پاکیزہ ہے) پس زمین میں کوئی مرغ

منزل ۴

ابوبکرؓ اور عمرؓ شیطان کے ایجنٹ تھے

كان ابوبكر و عمر عميلا الشيطان . (نعوذ بالله من ذالك)

HAZRAT ABU BAKR ﷺ AND HAZRAT UMAR ﷺ WERE THE FOLLOWERS OF SATAN.

قرآن مجید مترجم ترجمہ مولوی مقبول دھلوی افتخار بک ڈپو کرشن نگر لاہور بار پنجم استقلال پریس لاہور

اقترب ۱۷ | ۶۷۴ | الحج ۲۲

أُوتُوا الْعِلْمَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَيُؤْمِنُوا بِهِ

جنکو علم دیا گیا ہے وہ یہ جان لیں کہ حق تمہارے پروردگار ہی کی طرف سے ہے پس وہ اُس

فَتُخْبِتَ لَهُ قُلُوبُهُمْ ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَهَادِ الَّذِينَ

پر ایمان لے آئیں پس اُنکے دل اُسکے لئے نرم ہو جائیں اور ضرور اللہ اُن لوگوں کو جو ایمان لائے

آمَنُوا إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٥٤﴾ وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ

ہیں صراط مستقیم تک پہنچا دینے والا ہے اور جو لوگ کافر ہو چکے وہ تو برابر

كَفَرُوا فِي مِرْيَةٍ مِنْهُ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ

اُسکی طرف سے شک میں رہینگے یہانتک کہ قیامت اُن کو یکایک آ لے گی

بَغْتَةً أَوْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيمٍ ﴿٥٥﴾

یا اُنکے دن کا عذاب اُن پر آ جائیگا

الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ۚ فَالَّذِينَ

اختیار اُس دن خدا ہی کو ہوگا وہی اُنکے مابین فیصلہ کریگا اب جو ایمان لائے

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿٥٦﴾

اور جنہوں نے نیک عمل کئے وہ تو نعمت والی جنتوں میں ہونگے

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَأُولَٰئِكَ

اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا پس اُنہی کے لئے

لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ﴿٥٧﴾ وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي

ذلیل کرنے والا عذاب ہوگا اور جنہوں نے راہ خدا میں ہجرت

ع ۷ / ۱۴

منزل ۴

بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۷۳۔ کچھ کھانا ہے؟ اُس نے عرض کی یا رسول اللہ ہے۔ اور ایک بکری ذبح کی اور اُسکے گوشت کو مشوی کیا (یعنی خالی تیکے آگ پر بھون لئے) جب آنحضرتؐ کے سامنے رکھا تو آنحضرتؐ کے دل میں آرزو پیدا ہوئی کہ میرے ساتھ اسوقت علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ بھی ہوتے مگر اتفاق ہو گئے اُسوقت ابوبکر و عمر پھر ان دونو کے بعد علی مرتضٰےؑ پہنچے اور خداتعالٰے نے یہ آیت نازل کی وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ وَّلَا مُحَدَّثٍ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ (مطلب یہ ہے کہ یہ تمہارے لئے کوئی نئی بات نہیں ہے۔ بلکہ تم سے پہلے بھی جو رسول اور نبی و محدث گزرے ہیں اُن میں سے کسی نے کوئی آرزو کی تو شیطان نے اُنکی آرزو میں کوئی نہ کوئی اڑنگا لگا ہی دیا۔ جیسے یہاں اُسنے اپنے دونو ایجنٹ ابوبکر و عمر بھیج دیئے) ۱۲ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ (مطلب یہ ہے کہ شیطان جو اڑنگا لگا رہا خدائے تعالٰی اُنکو منسوخ فرما رہا جیسے یہاں اُن دونوں کے بعد علی مرتضٰےؑ آگئے) ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ مطلب یہ ہے کہ پھر اپنی آیتوں کو اسی طرح مضبوط کرتا رہتا ہے جیسے جناب امیرالمؤمنینؑ کی نصرت فرمائی ۱۲۔

فحشا سے ابو بکر، منکر سے عمر اور البغی سے مراد عثمان رضی اللہ عنہم ہیں

المراد بالفحشاء ابو بکر و بالمنکر عمر رضی اللہ عنہ و بالبغی عثمان رضی اللہ عنہ

IN HOLY QURAN فحشا REFERS TO HAZRAT ABU BAKR رضی اللہ عنہ المنکر REFERS TO HAZRAT UMER رضی اللہ عنہ AND البغی REFERS TO HAZRAT USMAN رضی اللہ عنہ

قرآن مجید مترجم ترجمہ مولوی مقبول دھلوی افتخار بک ڈپو کرشن نگر لاہور بار پنجم استقلال پریس لاہور

بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۵۰۔ زیدیا موجودہ زمانہ کے اہل القرآن یا پرانے حسبنا کتاب اللہ کہنے والے جو ابتدا سے اسوقت تک علماً اہلبیت رسولِ خدا کے مخالف رہے اور اب بھی ہیں) ۱۲ ؎ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ تفسیر قمی اور تفسیر عیاشی میں جو حدیثیں اس آیت کی تفسیر میں منقول ہیں اُن سب کا خلاصہ یہ ہے کہ بِالْعَدْلِ سے مراد ہے کلمۂ شہادت لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور الْاِحْسَانِ سے مراد ہیں جناب امیرالمؤمنین اور اِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی سے مراد ہے اہلبیت رسول اللہ کی حق شناسی اور ہر ایک کو اُنکے درجے پر رکھنا اور اُنسے مودت و محبت کرنا اور الْفَحْشَآءِ سے مراد ہیں جناب اوّل اور الْمُنْکَرِ سے مراد ہیں حضرت ثانی اور الْبَغْیِ سے مراد ہیں مسٹر ثالث۔ روایت میں وارد ہے کہ یہ آیت جناب امام جعفر صادقؑ کے سامنے پڑھی گئی تو آن حضرتؑ نے فرمایا کہ اس طرح پڑھو جس طرح میں کہتا ہوں اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی حَقَّہٗ عرض کیا گیا کہ زید ابن ثابت کی قرأت میں تو ہم یوں نہیں پڑھتے فرمایا لیکن علیؑ ابن ابیطالب کی قرأت میں تو ہم یونہی پڑھتے ہیں ۱۲ ؎

ربما ۱۴ | ۵۵۱ | النحل ۱۶

وَلَا تَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ بَعْدَ تَوْکِیْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰہَ
اُنکے پختہ کر دینے کے بعد نہ توڑو جس حال میں کہ تم اللہ کو

عَلَیْکُمْ کَفِیْلًا ۭ اِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَا
ضامن دیچکے ہو بیشک جو کچھ تم کروگے اللہ اُس سے خوب واقف ہے اور تم

تَکُوْنُوْا کَالَّتِیْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْکَاثًا ۭ
اُس عورت کے مانند نہو جانا جو اپنے کاتے ہوئے کو مضبوط ہو جانیکے بعد ٹکڑے ٹکڑے

تَتَّخِذُوْنَ اَیْمَانَکُمْ دَخَلًا بَیْنَکُمْ اَنْ تَکُوْنَ
کر دیا کرتی تھی کہ تم (بھی) اپنی قسموں کو باہمی مکر و حیلہ کا سبب بنا لو (اس خیال سے) کہ ایک

اُمَّةٌ هِیَ اَرْبٰی مِنْ اُمَّةٍ ۭ اِنَّمَا یَبْلُوْکُمُ اللّٰہُ بِهٖ ۭ
گروہ دوسرے سے بڑھا چڑھا ہے سوائے اسکے نہیں ہے کہ اللہ اسکے ذریعہ سے تمہاری

وَلَیُبَیِّنَنَّ لَکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَا کُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۲﴾
آزمایش کرتا ہے اور جو جو کچھ تم کہا کرتے تھے اُس سب کو ضرور تمہارے لئے قیامت کے دن صاف

وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ لَجَعَلَکُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰکِنْ یُّضِلُّ
صاف کھولدیگا اور اگر اللہ چاہتا تو تمکو ایک ہی گروہ بنا دیتا لیکن وہ جس سے چاہتا

مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ۭ وَلَتُسْئَلُنَّ عَمَّا
ہے توفیق ہدایت سلب کر لیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت فرما دیتا ہے اور تم جو جو کچھ کرتے

کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَیْمَانَکُمْ دَخَلًا ۭ
رہتے ہو اُسکی بابت تم سے ضرور ضرور باز پرس کیجائیگی اور تم اپنی قسموں کو باہمی مکر و حیلہ کا

منزل ۳

حاشیہ صفحہ ۵۵۱

ؔلہ لَا تَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ بَعْدَ تَوْکِیْدِهَا کافی اور تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جب حکم ولایت علیؑ ابن ابی طالب نازل ہوا اور جناب رسولِ خداؐ نے سب سے فرمایا کہ اسوقت سے سب علیؑ کو امیرالمؤمنین کہکر سلام کیا کریں تو اُسکی تاکید اُسی دن خدا تعالےٰ نے یہ فرمائی کہ جناب رسولِ خدا نے اُن دونو کو حکم دیا کہ تم دونو بھی اُٹھو اور علیؑ کو اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ کہکر سلام کرو تو دونوں نے عرض کی کہ آیا یہ حکم خدا کی طرف سے ہے یا رسول اللہ کی طرف سے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کی طرف سے بھی ہے اور رسولِ خدا کی طرف سے بھی۔ اسی پر خدا تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ۱۲۔ ؔلہ نَقَضَتْ غَزْلَهَا تفسیر عیاشی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اَلَّتِیْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا ...

اد المعاد
تألیف
لامۂ مجلسی قدہ
کتابفروشی اسلامیہ
تهران - خیابان بوذرجمهری تلفن ۵۲۱۹۶۶

حضرت عمرؓ، حضرت عائشہؓ پر لعنت حضرت معاویہؓ بائیس رجب کو واصل جہنم ہوئے تھے شیعوں کو چاہیے کہ اس دن شکرانے کا روزہ رکھیں

اللعنة على عمر و عائشة . وانتقل معاوية فى ٢٢ / من شهر رجب ، الى جهنم ،

TO INVOKE CURSE ON UMER . AYESHA.

DIED ON 22ND RAJAB. ALL SHIA'S MUST KEEP FAST TO CELEBRATE THAT DAY.

زاد المعاد تالیف علامہ محمد باقر مجلسی طبع (ایران ۱۳۷۸ھ)

۳۴ **اعمال ماه رجب**

الحرام و هذا را بیند از دو بهشت باشد فصل پنجم در بیان فضایل و اعمال
نصف آخر ماه رجب است و شیخ طوسی و دیگران گفته اند که در روز
هیجدهم این ماه ابراهیم پسر رسول خدا صلی الله علیه و آله از دنیا رفت پس
حزن و اندوه و لعن بر آنها کردن که در این مصیبت شماتت کردند مناسبت
خصوصاً عایشه علیها اللعنة و ابن عیاش که یکی از محققان شیعه است گفته
است که حضرت فاطمه زهرا صلوات الله علیها در روز بیست و یکم ماه رجب
بعالم قدس ارتحال نموده اگرچه خلاف مشهور است اما لعن بر قاتلان و ظالمان
آن جگر گوشه حضرت رسالت پناه که عمده آنها عمر بن الخطاب علیه اللعنة و
العذاب الشدید است و زیارت آنحضرت احتیاطاً مناسبت بنحوی که مذکور
خواهد شد ان شاء الله تعالی و شیخ مفید ره گفته است که در روز بیست و دوم
این ماه معویه علیه اللعنة بجهنم واصل شده است مستحب است که این روز را
روزه بدارند بشکرانه این نعمت و در روز بیست و سیم این ماه خارجیان
خنجر زهرآلود بر ران مبارک حضرت امام حسن مجتبی صلوات الله علیه
زدند زیارت آنحضرت و لعن بر ظالمان و قاتلان آنحضرت مناسبت و در
روز بیست و چهارم این ماه فتح خیبر بر دست معجز نمای اسد الله الغالب علی
بن ابی طالب جاری شد و مرحب یهودی بر دست آنحضرت کشته شد گفته
اند روزه آن روز بشکرانه این نعمت و زیارت آنحضرت مستحب است و شیخ ره
ذکر کرده است که شهادت حضرت امام موسی کاظم علیه السلام در روز بیست
و پنجم ماه رجب واقع شد اما احادیث بسیار در فضیلت این روز و ثواب
روزه اش وارد شده است و روایتی نقل کرده اند از ابن بابویه و غیر او
که حضرت رسول در روز بیست و پنجم ماه رجب مبعوث برسالت شد و این
خلاف مشهور است و احادیث بسیار است که بعد از این مذکور خواهد شد
اما در فضیلت روزه اش شکی نیست چنانچه از حضرت امیر المؤمنین صلوات
الله علیه منقول است که روزه اش کفاره دویست سال گناه است و بسند
بسیار معتبر از حضرت امام رضا علیه السلام منقول است که هر که روز بیست
و پنجم را روزه دارد حق تعالی روزه او را کفاره هفتاد سال گناه کرداند

یہ کتاب مکابرہ منقولی خاص تہذیب شیعہ کیلیے لکھی ہے

حضرات اہل سنت والجماعۃ ملاحظہ نفرمائیں!!

کتاب

رد هفوات شیعہ

کا

مکابرات شیعہ

حصہ دوم موسوم بہ

تنزیہ الانساب

فی

شیوخ الاصحاب

مولفہ و مرتمہ و مضاعفہ

قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین شہسوار عرصۂ ملکوت یکہ تاز میدان لاہوت محمد داعی ملت عت

عالم جلیل فاضل نبیل مولانا و مقتدانا جناب مولوی محمد ماہِ عالم صاحب قبلہ و کعبہ

مصطفوی چشتی رضی اللہ عنہ

جسکو

۱۳۳۷ھ مطابق ۱۹۱۹ء میں مؤلف کے بھائی مرزا احمد سلطان صاحب مصطفوی چشتی ساکن دہلی نے

مطبع نول المطابع لکھنؤ میں باہتمام منشی سید نور الحسن صاحب مالک مطبع چھپوا کر بار دوم مکرر شائع کیا

حضرت عمر فاروقؓ اپنی بہن کے بطن سے پیدا ہوئے ہیں ان کے والد نے اپنی بیٹی سے منہ کالا کیا تھا

ولدِ عمر من بطن اختہ وقد زنی ابوہ باختہ (نعوذ باللہ)

HAZRAT UMER (RA) WAS BORN BY COMMITING FORNICATION (RINA) WITH REAL DAUGTER.

تنزیہ الانساب فی قبائل الاعراب شیوخ الاصحاب از محمد ماہ عالم چشتی ۱۲۹۹ھ نور المطابع لکھنؤ

۲۳

کا بدل کر سکتے ہیں اور نہ دنیا میں گالی کا جواب گالی ہے بلکہ ....

لیکن ہم اونکے مطاعن انساب کا ماحصل لیکر اور اہل علم شیعہ کا بانی الضمیر جانچ کر منقول بہ منقول سے دیتے ہیں جس سے ظاہر ہوگا کہ فرقہ شیعہ کو گالی گلوج کے سوا مناظرہ کا سلیقہ نہیں کیا معنے کہ کسی مذہب کے اہل مذہب پر اعتراض اوسکے مذہبی اصول اور اوسی کے مسلمات پر ہونا چاہیے لیکن حضرات شیعہ کے جملہ اعتراضات وہمی خیالی بلکہ واہی ولا وبالی ہوا کرتے ہیں چنانچہ جوابات کے ملاحظہ سے روشن ہوگا ملاحظہ ہو۔

فصل اوّل در مطاعن نسب فاروق منجانب شیعہ

برق لامع منظوم مصنفہ مرزا فصیح دہلوی کے آخری حصہ میں بجواب مخاطب اہلسنت لکھا ہے جن اشعار کا خلاصہ یہ ہے کہ ضہاکہ ہاشم بن عبد مناف کے گھر کی حبشیہ باندی چرمی لنگوٹی باندھ کر اونٹ چرانے جایا کرتی تھی وہاں نفیل بن عبد العزی اسپر قادر ہوا جس سے خطاب پیدا ہوا اور پھر نفیل کے بعد خطاب جوان ہوگیا تھا تو خطاب نے ضہاکہ سے حنتمہ کو جنوایا لیکن حنتمہ کے پیدا ہوتے ہی گھر سے باہر ڈلوا دیا گیا اتفاقاً ابو جہل خال فاروق کا باپ ہشام بن مغیرہ اسے گھر لے گیا اور اوسکی پرورش کی جب حنتمہ جوان ہوگئی تو خطاب کا اوس سے نکاح ہوگیا جس سے حضرت فاروق رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے **پس** اس رشتہ کی مثال میں یہ پہیلی صادق آتی ہے ؎ بھائی بھتیجا پنگی سوت کلہایا جن یہ جایا دن میں جائی ۞ اسکا باپ میرا بھائی ۞ یہ شاعر تیرھوین صدی ہجری کے آخر میں ہوے ہیں اور ابو عبد اللہ حسین بن احمد بن محمد بغدادی معروف بابن الحجاج بڑے ادیب و شاعر و کاتب تھے جنکا انتقال بغداد میں ۳۱۹ سنہ ہجری میں ہوا انھوں نے حضرت فاروق کے نسب کی نسبت یہ لکھا ہے وہ شخص کہ جسکا دادا ماموں بھی ہو اور اوسکا باپ بھی اور اسکی ماں اوسکی بہن بھی ہو اور اوسکی پھوپھی

من جدہٗ خالہٗ ووالدہٗ ۞ وامہ اختہ وعمتہٗ

اجدر ان یبغض الوصی وان ینکر یوم الغدیر بیعتہ

بھی ۞ وہ زیادہ سزاوار ہے کہ وصی رسول سے بغض کرے اور اوسکی یوم غدیر کی بیعت کا انکار کرے انتہیٰ محصلاً شاہ نعمت اللہ

یہ کتاب
خاص تہذیب شیعہ کیلئے لکھی ہے
حضرات اہل سنت والجماعت ملاحظہ نہ فرمائیں!!

کتاب
ردِ ھفواتِ شیعہ
مکابراتِ شیعہ
کا
حصہ اول، دوم
موسوم بہ،

تنزیہ الانساب
عن
قبائل الاعراب، شیوخ الاصحاب

مؤلفہ و مترجمہ و مصنفہ
قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین شہسوار عرصۂ ملکوت یکہ تاز میدان لاہوت مجدد ملت ماحی بدعت
عالم جلیل فاضل نبیل مرجع الانام و مقتدانا جناب مولوی محمد ماہِ عالم صاحب تبلیغی دکھنی مصطفوی چشتی
رضی اللہ عنہ

حضرت عثمانؓ کا باپ نامرد اور ماں فاحشہ تھی

کان والد عثمان رضی اللہ عنہ عنیناً وامہ بغیا (والعیاذ باللہ)

THE FATHER OF HAZRAT USMAN ﷺ WAS IMPOTENT AND MOTHER WAS PROSTITUTE

تنزیہ الانساب فی قبائل الاعراب شیوخ الاصحاب از محمد ماہ عالم چشتی ۱۹۹۹ء نور المطابع لکھنؤ

رد جوابات شیعہ — ۶۶ — بسلا برات شیعہ

کیا معنی کہ لفظ عثمان کا مادہ عثم سے ہے اور تاج العروس شرح قاموس جلد آٹھ صفحہ ۳۱۸
مین استخوان شکستہ کے جوڑ پر ٹھیک نہ بیٹھکر ٹیڑھے رہنے کو عثم کہتے ہین اور الف ونون نسبت کا
ہے چونکہ باپ نامرد تھا اور ماں فاحشہ پس نہین معلوم ہوسکتا کہ حضرت عثمان اروی بنت
کریز کی گود مین کیونکر پہونچے اور ابن عفان کیونکر بنگئے اسی وجہ سے ماں باپ نے
نام بھی ایسا چھانٹ کر رکھا کہ نام عثمان سنتے ہی انسان انکا بے جوڑ نسب سمجھ لے
اور جو لفظ عثم سے قطع نظر کیجاے تو لفظ عثمان بھی شرافت نسب پر دال نہین کیونکہ مجموعہ
لغات عربی ترجمہ قاموس مین عثمان کے چند معانی ہیں سانپ کا بچہ اور اژدہا کا
بچہ اور سرخاب کا بچھا غرض ان تینوں معانی سے آدمیت نہین پائی جاتی اور چونکہ
قاتلان مومنین اور موذیان بانی اسلام کی سفارشین کرکرکے اونکی جانون کی معافیان
دلوانا انکا شعار خاص تھا اسوجہ سے معانی اول ودوم پوری منطبق ہوگئے بلکہ اگر
غور کیا جائے تو انکے سلسلہ نسب مشہورہ کی دو چار پشت کے نام تک بھی ذلیل تھے مثلاً
باپ کا نام عفان یعنی عفونت بھرا اور دادا کا نام عاص یعنی گنہگار اور پردادا کا امیہ
یعنی ذلیل باندی اور سکڑدادا کا نام عبدشمس یعنی سورج کا بندہ یاسورج کا غلام
الغرض جیسے حضرت ابوبکر وعمر شریف تھے کہ اول صاحب چرمیار زادے اور ثانی صاحب
چرولبے زادے یا لکڑہار زادے تھے ویسے ہی آپکے والد ماجد دفالی اور مخنث پیشہ
شریف تر تھے اور رحملہ مجہول ومعیوب الانساب مین آپکو یہ شرف خاص ہے کہ باپ کے
مجہول ہونیکے علاوہ اپکی اماجان بھی مجہول الاسم تھین انتہی۔
خرابی نسب حضرت عثمان کے یہ کھوٹے سکے حضرات شیعہ کے کیسۂ مطاعن مین ہین
جو بالکل سلیٹ ہین جسمین کوئی بھی کھرا نہین لیکن افسوس یہ ہے کہ اس کتاب کا موضوع
تنزیہ نسب پدری ہے مادری نہین اس مجبوری کے سبب موضوع کتاب کے مطابق
ہفوات شیعہ کا رد لکھتے ہین اور باقی مطاعن کے جوابات کو قلم انداز کرتے ہین ہو المستعان

شیعانِ علیؑ زندہ باد
دشمنانِ علیؑ مُردہ باد

یا علیؑ مدد

تحفہ حنفیہ
در جواب
تحفہ جعفریہ

اس رسالہ میں تمام علماء اہلسنت کو دعوت فکر دی گئی ہے کہ وہ اہلسنت کی کتابوں سے سُنی مذہب کے خلاف پیش کئے گئے حوالہ جات کی صفائی پیش کریں اور شیعوں کی مخالفت اور لوگوں کو انکے خلاف بھڑکانے پر ہی گزارہ نہ کریں"

نوٹس:- اس کتاب کو نابالغ بچے اور عورتیں نہ پڑھیں

از قلم حقیقت رقم

خادمِ مذہب شیعہ وکیل آل محمدؐ علامہ غلام حسین نجفی فاضل عراق

حضرت عثمان پر من گھڑت الزام۔ (نعوذ باللہ)

افتراء المخترعة علی عثمان رضی تعالی عنه

A SELF CREATED ALLEGATION ON HAZRAT USMAN (RA).

۴۳۲

جماع میت کے جرم میں دور ہٹ گئے اور خود نبی کریم کا اور حضرت علی کا اس لڑکی کو دفن نہ کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ حضور اس کے باپ نہ تھے۔ عثمان کے گدی نشین معاویہ کبیر نے بنوامیہ کی حکومت چمکانے کی خاطر عثمان کی بیوی کو نبت نبی مشہور کر دیا اور حدیثوں کے راوی اس چکر میں پھنس گئے۔

جناب عثمان نے اپنی بیوی ام کلثوم کو قتل کیا

ثبوت ملاحظہ ہو۔

اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ ج۲ ص۱۴۴ فصل ۶ میں لکھا... کہ اسمٰعیل بن علی فرماتے ہیں کہ میں انس بن حباب سے علم حدیث لینے گیا۔ انہوں نے پوچھا تو کہاں سے آیا ہے میں نے کہا کہ بصرہ سے اس نے کہا کہ بصرہ تو وہ شہر ہے کہ جس کے رہنے والے قاتل نبت نبیؐ جناب عثمان سے محبت کرتے ہیں۔ میں نے کہا کہ اگر عثمان نے ایک لڑکی کو قتل کیا تھا تو حضور نے دوسری کیوں دی

ارباب انصاف۔ ایک مرتبہ مذکورہ واقعہ میں نے میر صاحب کو سنا دیا انہوں نے فرمایا کہ عثمان نے پہلی بیوی رقیہ کو قتل نہیں کیا تھا بلکہ دوسری بیوی ام کلثوم کو اذیت جماع سے مار ڈالا تھا اور پھر خلیفہ ولید کی طرح اس کے مردہ سے ہمبستری کرتا رہا۔ اور پوری دنیا میں یہ پہلا خلیفہ ہے جس نے شرم و حیا کا باڈر توڑ کر اپنی بیوی کے مردہ سے ہمبستری کی ہے اور نبی کریم کو اذیت دینے والا رحمت خدا کا حق دار نہیں ہے۔

پس شیعوں کے امام نے اسی لیے فرمایا ہے کہ جس نے نبی کریم کو اذیت دی ہے اسے خدا تو اس پر لعنت بھیج۔ میں نے کہا میر صاحب شیعوں کی کتاب

مختلف کتابوں سے خود ساختہ رائے جناب عمرؓ علت المشائخ میں مبتلا تھے

کان عمر رضی اللہ عنہ مبتلٰی بعلة اللواط (والعیاذ باللہ)

ACCORDING TO DIFFERENT SHIA BOOKS, HAZRAT UMER (RA) WAS SODOMIST.

سہم مسموم فی جواب نکاح ام کلثوم از حجۃ الاسلام علامہ غلام حسین نجفی ادارہ تبلیغ اسلام ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

۴۳۴

نسائی سنن نسائی ص ۲۷۰ باب التقمیص فی الکفن

۶۶۔ جناب عمر کی سیرت پر چلنے سے جناب امیر نے انکار کیا تھا (چونکہ وہ سیرت غیر شرعی تھی)
مسند امام احمد بن حنبل ص ۱۵ عقد الفرید ص ۲۱۳ تاریخ الخلفا ص ۱۵۴

۶۷۔ جناب عمر نے چار تکبیر والی نماز جنازہ جاری کی (یہ سنت عمر ہے نہ کہ سنت نبوی) تاریخ الخلفا ص ۱۳۷

۶۸۔ جناب عمر اللہ کے حضور میں غیر معصوم کو وسیلہ بنا کر دعا مانگتے تھے (اور اس میں وہابی مذہب کی بربادی ہے) بخاری شریف ص ۲۷ کتاب الصلوٰۃ

۶۹۔ جناب عمر کے نسب پر اعتراضات۔ حوالے اسی کتاب میں مذکور ہیں۔

۷۰۔ جناب عمر کے علت المشائخ میں مبتلا ہونے کا ثبوت۔ بحث اسی کتاب میں مذکور ہے۔

۷۱۔ جناب عمر نے ام کلثوم بنت ابی بکر پانچ سالہ شہزادی سے اپنے بڑھاپے میں شادی کی۔
حوالے اسی کتاب میں مذکور ہیں

۷۲۔ جناب عمر کافروں کے گھر پیدا ہوئے اور کافی عرصہ تک خود بھی کافر رہے۔ تاریخ الخلفا ذکر اسلام عمر

۷۳۔ جناب عمر روضۂ نبیؐ میں دفن ہو کر بی بی عائشہ کے لئے مصیبت بن گئے۔ کیونکہ بی بی عائشہ کو عمر کے مردہ جسم سے پردہ کرنا پڑتا تھا۔ مشکوٰۃ شریف ص ۱۵۴

۷۴۔ جناب عمر اپنی غلط کاریوں کے حساب سے قبر میں بارہ سال کے بعد فارغ ہوئے۔
تاریخ الخلفا ص ۱۵۴

۷۵۔ جناب عمر نے اپنے جگری یار مغیرہ بن شعبہ کو زنا کی سزا سے بچانے کی خاطر ایک گواہ کو غلط پٹی پڑھائی اور باقی تین گواہوں پر حد تہمت جاری کی
فیض الباری شرح بخاری ص ۳۸۶ مطبوعہ مصر۔ تاریخ یعقوبی ص ۱۳۶

۷۶۔ جناب عمر نے لشکر اسامہ کے ہمراہ جانے سے گریز کیا تھا اور گریز کرنے والوں پر نبی کریم نے نفرین کی تھی۔ مدارج النبوۃ ص ۴۰۹ ذکر وقائع سنہ ۱۱

۷۷۔ جناب عمر نے اسامہ کو دوبارہ امیر بنانے میں ابوبکر کی مخالفت کی تھی اور ابوبکر نے عمر کی داڑھی پکڑ کر کھینچی تھی۔ تاریخ کامل ابن اثیر ص ۱۶۱ ذکر انفاذ جیش۔

جناب عمرؓ نبی کے گستاخ تھے

کان عمر یسب النبی صلی اللہ علیہ وسلم (والعیاذ باللہ)

HAZRAT UMER (RA) WAS IMPUDENT TO THE HOLY PROPHET (SAW)

سم مسموم فی جواب نکاح ام کلثوم از حجتہ الاسلام علامہ غلام حسین نجفی ادارہ تبلیغ اسلام ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

۴۳۵

۷۸۔ جناب عمر بیعت ابوبکر کو ایک فتنہ اور فلتہ جانتے تھے۔ (پس نصوص خلافت ابوبکر باطل ہو گئی) سیرت حلبیہ ص ۲۸۴ ج ۲ تاریخ کامل ص ۱۵۷ ج ۲

۷۹۔ جناب عمر نے سیدہ فاطمہ زہراؑ کا وثیقہ فدک چاک کر کے بی بی کو ناراض کیا تھا۔ سیرت حلبیہ ص ۲۸۴ ج ۳ ذکر وفات نبی

۸۰ جناب عمر نے سعد بن عبادہ صحابی رسولؐ کے بے گناہ قتل کا حکم دیا تھا سیرت حلبیہ ص ۲۸۲ ج ۳ تاریخ لیعقوبی ص ۱۱۴ ج ۲ صحیح بخاری ص ۱۷ ج ۸ باب رجم الحبلی

۸۱۔ جناب عمر غازیوں کی صفوں پر درّے برساتا تھا۔ الامامت والسیاست ص ۲ ج ۱

۸۲۔ جناب عمر نے نبیؐ کی بیٹی سیدہ فاطمہ زہراؑ کو ناراض کیا تھا اور بی بی نے فرمایا تھا کہ میں اپنے باپ رسول اللہ سے عمر کی شکایت کروں گی۔ الامامت والسیاست ص ۱۴ ج ۱

۸۳۔ جناب عمر نے خلیفہ سازی کے لیے شوریٰ والی بدعت جاری کی۔ تاریخ طبری ذکر شوریٰ

۸۴۔ جناب عمر نے حق مہر کی مقدار معین کی اور یہ مخالفت قرآن ہے۔ تحفہ اثنا عشریہ ذکر مطاعن عمر۔

۸۵۔ جناب عمر کو اپنی جان نبی کریم سے زیادہ پیاری تھی۔ صحیح بخاری ص ۱۲۹ ج ۸ کتاب الایمان والنذور

۸۶۔ جناب عمر کی تمام اولاد یزید نواز تھی (اور یہ ان کی تربیت کا اثر تھا) صحیح بخاری ص ۵۷ ج ۸ کتاب الفتن

۸۷۔ جناب عمر کا اقرار کہ ابوبکر کو نبی کریم نے خلیفہ نہیں بنایا تھا (پس نصوص خلافت ابوبکر جھوٹی ہیں) صحیح بخاری ص ۱۰۱ ج ۹ کتاب الاحکام باب الاستخلاف

۸۸۔ جناب عمر کا اقرار کہ حضرت علیؑ اور عباسؓ نے ابوبکر کی خلافت کی مخالفت کی تھی۔ (پس حق علیؑ کے ساتھ ہے) صحیح بخاری ص ۱۶۹ ج ۸ کتاب المحاربین باب رجم الحبلی

۸۹۔ جناب عمر نے نبی کی شان میں گستاخی کی تھی اور نبی کریم نے ناراض ہو کر عمر کو دربار رحمت سے نکال دیا تھا۔ صحیح بخاری ص ۱۲ ج ۷ کتاب الطب باب قول المریض قوموا عنی

۹۰ - نبی کریم کی بیٹی سیدہ زہراؑ نے وصیت کی تھی کہ عمر کو میرے جنازے میں شامل نہ ہونے دیا جائے۔ شرح ابن ابی الحدید ص ۳ ط بیروت

۹۲۔ جناب عمر نبی کریم سے اپنے باپ کا نام پوچھنے سے گھبرا گیا تھا (پس دال میں کالا کالا ہے)

جناب عمرؓ بے وضو نماز پڑھا لیا کرتے تھے

كان عمر يؤم الناس على غير وضوء (والعياذ بالله)

HAZRAT UMER (RA) OFFERED HIS PRAYERS WITHOUT ABLUTION (WADOO.)

۴۳۶

صحیح بخاری ص۲۶ ج۱ کتاب العلم

۹۲۔ جناب عمر نے شجرہ بیعت الرضوان کو کاٹ دیا تھا (پس صحابہ کی بیعت رضوان کو برباد کر دیا)

(عمدۃ القاری شرح بخاری ص۲۸۴ ج۸ مطبوعہ مصر

۹۳۔ جناب عمر کو نبی کریم نے سوئی کے سوراخ کے برابر بھی مسجد کی طرف سوراخ رکھنے سے روک دیا تھا۔ جذب القلوب ص۱۲۵

۹۴۔ جناب عمر حالت جنابت میں بھی نماز پڑھا دیا کرتے تھے۔ کنز العمال ص۲۲۳ ج۴ کتاب الصلوٰۃ

۹۵۔ جناب عمر نے حالت روزہ میں ایک کنیز سے ہمبستری کر کے روزہ توڑ دیا تھا۔

کنز العمال ص۳۲۷ ج۴ کتاب الصوم

۹۶۔ جناب عمر سورج ڈوبنے سے پہلے ہی روزہ افطار کر لیتے تھے۔ کنز العمال ص۳۲۷ ج۴ کتاب الصوم

۹۷۔ جناب عمر بغیر بسم اللہ پڑھے نماز پڑھتے تھے۔ تاریخ بغداد ص۴۲۹ ج۱ ذکر عبداللہ بن محمد البزاز

۹۸۔ جناب عمر کو نبی کریم کی بیٹی سیدہ فاطمہ زہراؑ نے فرمایا تھا کہ میرے گھر سے نکل جاؤ ورنہ میں سر کے بال کھول کر تمہارے لئے بددعا کروں گی۔ تاریخ یعقوبی ص۱۲۶ ج۲ خبر سقیفہ

۹۹۔ جناب عمر نے اقرار کیا تھا کہ لولا علیؑ لھلک عمر۔ نحو میر ذکر حرف لولا

۱۰۰۔ جناب عمر کو امام حسینؑ نے فرمایا تھا کہ "انزل عن منبر ابی" میرے باپ کے ممبر سے اتر آؤ۔

صواعق محرقہ ص

۱۰۱۔ جناب عمر نے ابوبکر کی غیر قانونی حکومت منوانے کے لئے حضرت علیؑ کو قتل کی دھمکی دی تھی۔

(الامامۃ والسیاسۃ ذکر بیعت ابی بکر)

نوٹ۔ ؎ تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم

جناب عمر کے بارے میں قرطاس ابیض میں ذکر کئے گئے اعتراضات کے ثبوت میں جن کتابوں کے حوالے دیئے گئے ہیں وہ تمام کتابیں اہلسنت دوستوں کی ہیں اور مذکورہ اعتراضات بطور نمونہ کے ہیں ورنہ خامیاں اور عیب تو حضرت عمر میں بہت زیادہ ہیں جو بڑی کتابوں میں مذکور ہیں۔ مذکورہ خامیوں اور عیبوں کی وجہ سے جناب عمر کو ہم نہ تو انسانیت سے اور نہ ہی صحابیت

خود ساختہ الزامات ہی الزامات

افتراءات مختلقة متلاحقة .

A PLENTY OF SELF CREATED ALLEGATIONS.

سہم مسموم فی جواب نکاح ام کلثوم از حجۃ الاسلام علامہ غلام حسین نجفی ادارہ تبلیغ اسلام ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

۲۱۲

صحیح مسلم ج۱ ص۲۲۱ مسند امام احمد حنبل ص۲۸ ج۱ مسند ابن عباس

۵۰۔ جناب عمر نے آذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم کہنے کی بدعت کو جاری کیا۔
نیل الاوطار ص۲۳ ج۲ باب صفوۃ الآذان

۵۱۔ جناب عمر نے نماز تراویح کی بدعت جاری کی۔ صحیح بخاری ص۲۵ ج۲ کتاب الصوم

۵۲۔ جناب عمر کو نبی کریم نے نماز کی امامت کرانے سے روکا تھا۔ سیرۃ ابن ہشام ص۶۵۲ ج۴ ذکر وفات النبیؐ۔

۵۳۔ جناب عمر کی بد خلقی کی شکایت اصحاب نبیؐ نے ابوبکر سے کی تھی۔
اسد الغابہ ص۱۶۸ ج۴ بخاری شریف ص۱۱ ج۵ باب مناقب عمر

۵۴۔ جناب عمر کا علم غیب جاننے کا دعوے (قصہ ساریۃ الجبل)
(علم غیب جاننے والا بیٹی سے مسئلہ نہیں پوچھتا) صواعق محرقہ ص۶۰ ذکر عمر ریاض النضرۃ ص۴۳ ج۲

۵۵۔ جناب عمر کا ایک جن سے کشتی کرنے کا ڈھکوسلہ (کیونکہ یہ رستم عرب بچپن میں خالد بن ولید سے کشتی لڑاتھا اور ٹانگ تڑوا بیٹھا تھا۔ ریاض النضرۃ ص۴۳ ج۲ فصل ۱۰

۵۶۔ جناب عمر نے اپنی بیٹی حفصہ کی طلاق کے وقت غم سے اپنے سر میں خاک ڈالی تھی (اور یہ بدعت عمر ہے) حلیۃ الاولیاء ص۵۱ ج۲ معارج النبوۃ رکن چہارم باب ۵

۵۷۔ جناب عمر نے سیاہ لباس پہنا تھا (جو کہ بقول اہلسنت دوزخیوں کا لباس ہے) ریاض النضرہ ص۱۵۹ ج۲

۵۸۔ جناب عمر نے عبدالرحمٰن صحابی کو گالیاں دی تھیں کہ یہ فرعون امت ہے۔ الامامت والسیاست ص۲۳ ج۱

۵۹۔ جناب عمر کے کلام کی نبی کی نظر میں کوئی وقعت نہ تھی۔ صحیح مسلم ص۸۴ ج۲ غزوہ بدر

۶۰۔ جناب عمر ضدی تھا۔ ابوبکر کی ایک تحریر پر تھوک کر مٹا دیا۔ کتاب الاموال ص۲۷۷ باب الاقطاع

۶۱۔ جناب عمر نے اپنے بخیل ہونے کا اقرار کیا تھا۔ تاریخ الخلفا ص۱۳۹ تاریخ خمیس ص۲۴۱ ج۲

۶۲۔ جناب عمر بیت المال سے قرض لے کر مال شرول کرتا تھا۔ تاریخ الخلفا ص۱۳۹

۶۳۔ جناب عمر ماتم بھی کرتا تھا جیسا کہ نعمان بن مقرن پر کیا تھا عقد الفرید ص۵ ج۲

۶۴۔ جناب عمر نے ایک وقت میں تین طلاقوں کو نافذ کیا اور پھر فوراً ہی نکاح ثانی کے لئے حلالہ کی منزلت (بدعت عمر ہے اور زنا ہے) صحیح مسلم ص۴۷۷ ج۱ باب طلاق الثلاث

۶۵۔ جناب عمر کی ایک سرکشی نبی کریم کے حضور میں کہ اس میت کا جنازہ مت پڑھو

اہل تشیع کی طرف سے کذب و افترا پر مبنی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے قرطاس ابیض

حضرت عمرؓ بیہودہ کلام کرتے تھے

كان عمر يتكلم بالكلام الفحش (نعوذ بالله من ذالك)

HAZRAT UMER (RA) USED INDECENT AND VULGAR LANGUAGE.

سم مسموم فی جواب نکاح ام کلثوم از حجتہ الاسلام علامہ غلام حسین نجفی ادارہ تبلیغ اسلام ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور
۴۲۸

اچھے لوگ تھے. تو جناب امیر نے بخاری شریف گواہ ہے کہ ابوبکر کی چھ ماہ تک بیعت کیوں نہیں کی تھی اور جو شخص چھ ماہ تک جھوٹا رہے وہ بعد میں تا وفات سچا خلیفہ بھی نہیں ہو سکتا.

جناب عمر کے متعلق قرطاس ابیض

(جناب عمر کی وہ خامیاں کہ جن کی وجہ سے وہ ملت مسلمہ میں احترام کی نگاہ سے نہیں دیکھے جاتے)

۱۔ جناب عمر نے نبی کی وفات کے وقت حضور کے حکم کو بیہودہ کلام سے تعبیر کیا۔ (اور یہ عمر صاحب کی نبی کریمؐ کی شان میں گستاخی ہے)
ثبوت۔ صحیح بخاری کتاب العلم ص۲۲ ۔ صحیح مسلم باب ترک الوصیۃ ص۴۳ ج۲

۲۔ جناب عمر نے ابوبکر کی غیر قانونی حکومت منوانے کے لئے بنت نبیؐ فاطمہ کو ان کا گھر جلانے کی دھمکی دی تھی (اور یہ آل نبی پر ظلم ہے) تاریخ طبری ص۱۸ ج۴

۳۔ جناب عمر نے ابوبکر کی غیر قانونی خلافت منوانے کی خاطر نبی کی بیٹی فاطمہ کو مارا تھا جس سے بی بی کے شکم کا بچہ شہید ہو گیا۔ الملل والنحل ص۵۷ ذکر النظامیہ

۴۔ جناب عمر ابوبکر کو الیکشن میں کامیاب کرانے کی خاطر ان کے پولنگ سٹیشن پر کنٹرول کی خاطر نبی پاک کے جنازہ کو چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ کنز العمال ص۱۴۰ کتاب الخلافۃ مع الامارۃ

۵۔ جناب عمر نے سیاسی غرض کی وجہ سے وفات نبی کا انکار کیا تھا (اور یہ حکم قرآن کی مخالفت ہے) بخاری شریف ص۷ باب فضل ابی بکرؓ ص۱۴ ج۲

۶۔ جناب عمر کو خدا اور رسول نے خلیفہ نہیں بنایا تھا بلکہ ابوبکر کی بوقت موت بے ہوشی میں عثمان نے عمر کو نامزد کر دیا تھا۔ (اور یہ عدل و انصاف نہیں بلکہ دین حق سے بغاوت ہے)
الطبقات الکبریٰ ص۴۲ ج۳ ذکر وفات ابی بکر۔ تاریخ خمیس ص۲۴۱ ج۲

جناب عمرؓ کا موجودہ قرآن پر ایمان نہ تھا

لم یکن عمر یؤمن بالقرآن الموجودبین ایدی الناس .

HAZRAT UMAR ﷺ HAD NO FAITH ON PRESENT QURAN.

سم مسموم فی جواب نکاح ام کلثوم از حجتہ الاسلام علامہ غلام حسین نجفی ادارہ تبلیغ اسلام ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

۴۲۹

۷۔ جناب عمر نے اس لفافہ پر جس میں خلافت کی خاطر انہیں کا نام تھا لوگوں سے جبراً بیعت لی۔ (اور یہ ایک بدعت ہے اور قرآن و سنت کے مخالف ہے) الامامۃ والسیاستہ ص ۱۹/۱

۸۔ جناب عمر کو لقب فاروق یہودیوں نے عطا کیا تھا (اور یہ عطیہ عمر کے لئے کوئی فضیلت نہیں بلکہ بدعت ہے) اسد الغابہ ص ۱۵۱/۴ تاریخ طبری ص ۱۵/۵ مطبوعہ مصر

۹۔ جناب عمر کو لقب امیر المومنین بید بن ربیعہ یا مغیرہ بن شعبہ نے خوشامد کے لئے دیا تھا۔ (پس اس لقب میں عمر کے لئے کوئی فضیلت نہیں ہے بلکہ یہ بھی ایک بدعت ہے) اسد الغابہ ص ۱۷۱/۴ ذکر عمر۔ ادب المفرد للامام بخاری باب امیر المومنین کو سلام ص ۵۲۴

۱۰۔ جناب عمر کو اپنی خلافت میں شک تھا۔ تاریخ الخلفا ص ۱۲۷

۱۱۔ جناب عمر کا اقرار کہ حضرت علیؑ مجھ کو اور ابو بکر کو جھوٹا۔ گناہگار۔ دھوکے باز اور خیانت کار سمجھتے تھے۔ صحیح مسلم ص ۱/۲ باب حکم الفئی صحیح بخاری ص ۹۹/۹ کتاب الاعتصام بالکتاب والسنہ

۱۲۔ جناب عمر کا موجودہ قرآن پر ایمان نہ تھا کیونکہ ان کے عقیدہ میں اصلی قرآن کے دس لاکھ ستائیس ہزار حروف ہیں اور موجودہ قرآن میں حروف کی یہ تعداد نہیں ہے۔ تفسیر اتقان ص ۸۸

۱۳۔ جناب عمر نے صلح حدیبیہ کے وقت نبی پاک کی صلح پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ یہ کیا کمینگی ہے۔ صحیح بخاری ص ۱۹۶/۳ کتاب الشہادات باب شروط الجہاد

۱۴۔ جناب عمر اسلام لانے کے بعد کفار سے ڈر کر گھر میں چھپ کر بیٹھ گئے (اور یہ انکی بزدلی ہے) بخاری شریف ص ۲۵/۵ باب اسلام عمر

۱۵۔ جناب عمر نے صلح حدیبیہ کے وقت اقرار کیا تھا کہ مجھے نبوت پر شک گزرا ہے (اور ایسا شک ایمان کی بربادی ہے) تاریخ خمیس ص ۲۲/۲ سنہ تفسیر خازن ص ۱۴۳/۴

۱۶۔ جناب عمر جنگ احد میں نبیؐ کو دشمن کے نرغے میں چھوڑ کر بھاگ گئے تھے (اور یہ نبی سے بیوفائی ہے) تفسیر در منثور ص ۸۸/۲ آل عمران۔ بخاری شریف ص ۳۶/۲ کتاب التفسیر۔ ازالۃ الخفا ص ۲۲/۲ مطبوعہ کراچی۔

جناب عمرؓ نبی کی بیویوں پر آوازیں کسا کرتے تھے

كان عمر يطيل اللسان على ازواج النبى (والعياذ بالله)

HAZRAT UMAR USED TO DECRY THE WIVES OF RASUL ALLAH ﷺ.

سہم مسموم فی جواب نکاح ام کلثوم از حجۃ الاسلام علامہ غلام حسین نجفی ادارہ تبلیغ اسلام ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

۴۳۰

۱۷۔ جناب عمر جنگ خیبر میں کفار کے مقابلے سے بھاگ آئے تھے اور لشکر نے ان کی بزدلی کی شکایت کی تھی۔ المستدرک للحاکم ص۳۷ کتاب المغازی ازالۃ الخفا ص۱۷

۱۸۔ جناب عمر جنگ حنین سے بھی بھاگ گئے تھے (اور اسلام کے لئے رسوائی کا باعث بنے) بخاری ص۹۲ کتاب الجہاد

۱۹۔ جناب عمر نے جنگ خندق میں نبی کے اس حکم کی کہ "جاؤ کفار کی خبر لاؤ" نافرمانی کی تھی تفسیر درمنثور ص۱۸۵ س الاحزاب

۲۰۔ جناب عمر نبیؐ کی بیویوں پر آوازے کستا تھا جبکہ وہ رات کے وقت رفع حاجت کے لئے مدینے سے باہر جاتی تھیں۔ صحیح بخاری ص۲۷ کتاب الوضوء

۲۱۔ جناب عمر شراب حرام ہونے کے بعد بھی شراب پیتے رہے المستطرف فی کل فن ص۱ مستطرف باب تحریم خمر

۲۲۔ جناب عمر کو شراب کے حرام ہونے کا یقین نہ آتا تھا اور کلام خدا پر اعتبار نہ آتا تھا۔ مسند امام احمد حنبل ص۳۱ مسند عمر سنن نسائی ص۲۸ باب تحریم خمر

۲۳۔ جناب عمر کی دنیا سے جاتے وقت آخری غذا شراب تھی۔ ریاض النضرۃ ص۲ ذکر وفات عمر

۲۴۔ جناب عمر کا ایمان پر مرنا مشکوک ہے۔ شرح فقہ اکبر ص۱۰۸ مطبوعہ مصر

۲۵۔ جناب عمر کو گالیاں دینا کفر نہیں ہے شرح فقہ اکبر ص۲ مطبوعہ مصر

۲۶۔ جناب عمر کا نام ابن مسعود نے خلافت کی خاطر نبی پاک کے سامنے پیش کیا تھا لیکن نبی کریم نے اسے ناپسند فرما کر ٹھکرا دیا فتاویٰ عبدالحیٔ ص۱۲۲

۲۷۔ جناب عمر کا آرزو کرنا کہ کاش میں پاخانہ ہوتا (یہ آرزو کرنا ناشکری اور کفر ہے) نور الابصار ص۸۶ ذکر عمر

۲۸۔ جناب عمر جہنم کا تالا ہے (اور بہتر تو یہ تھا کہ جہنم کا گیٹ ہوتا)

جناب عمرؓ اپنی بیویوں سے غیر فطری فعل کرتا تھا

کان عمر رضی اللہ عنہ یاتی ازواجہ فی ادبارھن (العیاذ باللہ)

HAZRAT UMAR (RA) USED TO HAVE UNNATURAL SEXUAL INTERCOURSE WITH HIS WIVES.

۴۳۲

صحیح بخاری ص ۵۴/۴ ریاض النضرة ص ۴۷

۴۰ - جناب عمر دربار نبیؐ میں شور و غل کرتا تھا (جو کہ دربار رسالت کی توہین ہے)
صحیح بخاری ص ۹۷/۹ کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة

۴۱ - جناب عمرؓ نے اپنی بیٹی حفصہ سے وہ بات پوچھی جو بیوی سے پوچھی جاتی ہے کہ عورت کتنی مدت کے بعد شوہر کے لئے بیقرار ہوتی ہے - ازالۃ الخفا ص ۱۸/۲ فصل ۶ تاریخ الخلفا ص ۲۲

۴۲ - جناب عمر رات کے وقت لوگوں کے گھروں میں جھانک کر ان کے عیب تلاش کرتا تھا (جو کہ حکم قرآن کی مخالفت ہے) ازالۃ الخفا ص ۲۶۹/۲

۴۳ - جناب عمر اپنی بیوی سے غیر فطری طریقے پر ہمبستری کرتا تھا - (اس چیز نے ان کی خلافت کو چار چاند لگا دیئے) ترمذی شریف باب التفسیر پارہ ۲ مسند امام احمد حنبل ص ۲۴۶/۴ مسند ابن عباس -

۴۴ - جناب عمر نے بقول معاویہ امت رسول میں اختلاف کا بیج بویا ہے (اور اس چیز نے امت کو گمراہ کیا ہے) عقد الفرید ص ۲۱۲/۲ ذکر وفات عمر

۴۵ - جناب عمر وقت وفات بنو ہاشم کی حق تلفی کے باعث بے چین تھے - (اور یہ ظلم کا اقرار ہے) صحیح بخاری ص ۱۳/۵ باب مناقب عمر

۴۶ - جناب عمر نے حضرت علی کو اپنے کسی کار خلافت میں شریک نہیں کیا تھا (اور یہ ان کے بغض کا منہ بولتا ثبوت ہے) مروج الذہب ص ۶/۲ ذکر معاویہ

۴۷ - جناب عمر نے نبی کریم کو بجائے قرآن مجید کے تورات سنا کر اذیت دی تھی -
مشکوٰۃ شریف باب الاعتصام بالکتاب والسنہ ازالۃ الخفا ص ۱۹۷/۲

۴۸ - جناب عمر کے وقت وفات بنک اسلامی کا چھیاسی ہزار روپیہ ان کے ذمہ واجب الادا تھا (اور یہ مسلمانوں کے مال میں دھاندلی ہے) اسد الغابہ ص ۷۹/۴

۴۹ - جناب عمر نے متعۃ النسا کو حرام کیا تھا (حالانکہ قانون سازی کا حق صرف اللہ تعالے کو ہے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱۴)
چودہ ستارے

(معہ اضافہ)

یعنے

حضرات چہاردہ معصومین علیہم السّلام کے حالات زندگی

مؤلفہ

تاج المتکلمین نجم الواعظین مؤرخ یگانہ فخر العلماء حضرت حجۃ الاسلام الحاج مولانا مولوی السید نجم الحسن کراروی قبلہ

ناظم اعلیٰ، پاکستان مجلسِ علماء، ممبر حج کمیٹی مرکزی حکومت پاکستان

ناشران

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی اندرون موچی دروازہ

لاہور
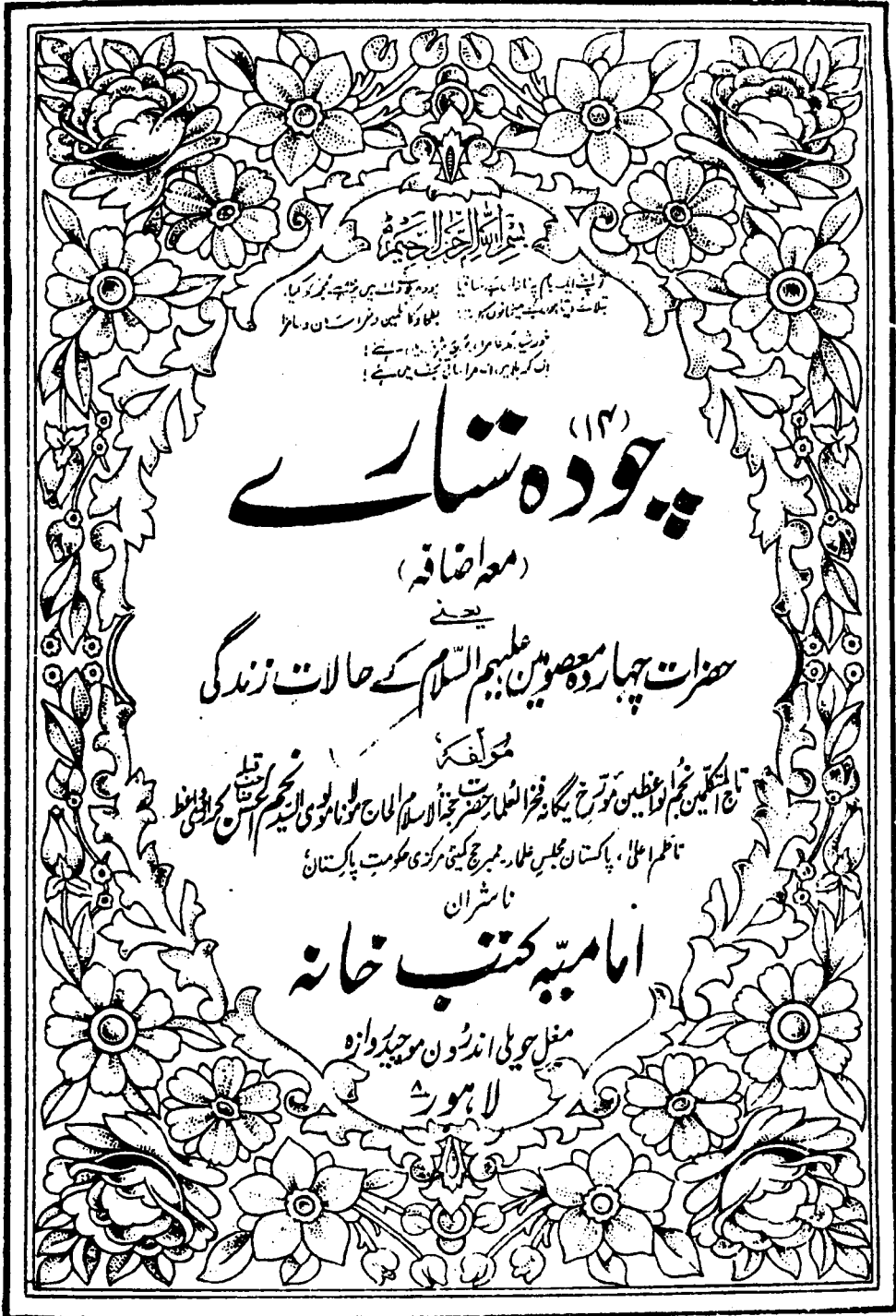
حضرت عثمانؓ کی توہین اور عقیدہ الاثناء عشری

اهانة عثمان رضي الله عنه وعقيدة الاثنا عشرية

AN INSULT OF HAZRAT USMAN .(RA) AND SHI'ITE DOCTRINE.

۵۸۴

جلاء العیون، ارشاد مفید، اعلام الوریٰ، جامع عباسی، صواعق محرقہ، مطالب السؤل، شواہد النبوت ارجح المطالب، بحار الانوار، مناقب وغیرہ۔

حدیثِ نعثل اور امام عصرؑ

نعثل ایک یہودی تھا، جس سے حضرت عائشہ حضرت عثمان کو تشبیہہ دیا کرتی تھیں، اور رسولِ اسلام علیہ السلام کے بعد فرمایا کرتی تھیں:۔ اس نعثل اسلامی عثمان کو قتل کردو۔ (ملاحظہ ہو، نہایۃ اللغتہ علامہ ابن اثیر جزری صـ۳۲۱) یہی نعثل ایک دن حضور رسولِ کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض پرداز ہوا۔ مجھے اپنے خدا، اپنے دین، اپنے خلفاء کا تعارف کرائیے، اگر میں آپ کے جواب سے مطمئن ہوگیا، تو مسلمان ہو جاؤں گا۔ حضرت نے نہایت بلیغ اور بہترین انداز میں خلاقِ عالم کا تعارف کرایا، اس کے بعد دین اسلام کی وضاحت کی "قال صدقت" نعثل نے کہا آپ نے بالکل درست فرمایا پھر اس نے عرض کی مجھے اپنے وصی سے آگاہ کیجئے اور بتائیے کہ وہ کون ہے یعنی جس طرح ہمارے نبی حضرت موسیٰ کے وصی یوشع بن نون ہیں اس طرح آپ کے وصی کون ہیں؟ آپ نے فرمایا میرے وصی علی بن ابی طالب اور ان کے فرزند حسن وحسین پھر حسین کے صلب سے نو بیٹے قیامت تک ہوں گے۔ اس نے کہا سب کے نام بتائیے آپ نے بارہ اماموں کے نام بتائے، ناموں کو سننے کے بعد وہ مسلمان ہوگیا اور کہنے لگا کہ میں نے کتب آسمانی میں ان بارہ ناموں کو اسی زبان کے الفاظ میں دیکھا ہے۔ پھر اس نے ہر وصی کے حالات بیان کئے، کربلا کا ہونے والا واقعہ بتایا۔ امام مہدی کی غیبت کی خبر دی اور کہا کہ ہمارے بارہ اسباط میں سے لاوی بن برخیا غائب ہوگئے تھے۔ پھر مدتوں کے بعد ظاہر ہوئے اور از سر نو دین کی بنیادیں استوار کیں۔ حضرت نے فرمایا اسی طرح ہمارا بارہواں جانشین امام مہدی محمد بن حسن طویل مدت تک غائب رہ کر ظہور کرے گا۔ اور دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔ (غایۃ المقصود صـ۱۳۴ بحوالہ فرائد السمطین حموینی)۔

علاماتِ ظہورِ مہدی علیہ السلام کے متعلق اربابِ عصمت کے ارشادات

امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے پہلے بیشمار علامات ظاہر ہوں گے، پھر آخر میں آپ کا ظہور ہوگا۔ مغرب ومشرق پر آپ کی حکومت ہوگی۔ زمین خود بخود تمام دفائن اگل دے گی، دنیا کی کوئی ایسی زمین نہ باقی رہے گی جس کو آپ آباد نہ کردیں۔ علاماتِ ظہور میں چند یہ ہیں۔

(۱) عورتیں مردوں کے مشابہہ ہوں گی۔ (۲) مرد عورتوں جیسے ہوں گے (۳) عورتیں زین جیسی چیزوں گھوڑے سائیکلوں پر سواری کرنے لگیں گی۔ (۴) نماز جان بوجھ کر قضا کی جانے لگے گی۔ (۵) لوگ خواہشاتِ نفسانی کی پیروی کرنے لگیں گے (۶) قتل کرنا معمولی چیز سمجھا جائے گا (۷) سود

مختصر ترجمہ و تعارف

فصل الخطاب

فی اثبات تحریف کتاب ربّ الارباب

للعلامۃ المرزا حسین بن محمد تقی النوری الطبرسی الشیعی الامامی

محمد الفاروقی النعمانی ـــــــ رفیق دار المؤلفین کراتشی

ناشر مرکزیہ حزب الاسلام لاہور

صحابہ کرامؓ کو جرائم پیشہ اور منافقین تحریر کیا گیا ہے

ذکر الصحابة بارتکاب الجرائم النفاق

THE HOLY COMPANIONS (SAHABA) ARE MENTIONED AS CRIMINAL AND HYPOCRITE.

۱۲۱

قریش کے ستّر آدمیوں کے نام میٹ دیئے گئے

قران میں ابولہب کا نام کیوں باقی رکھا گیا ہے

طاحسین نوری لکھتا ہے

محی منہ سبعون من قریش باسمائہم واسماء ابائہم وما ترك ابولهب الا للازراء علی رسول الله صلی الله علیه وسلم لانہ عمہ

موجودہ قران میں قریش کے ستر آدمیوں کے نام مع ان کے آباء کے نام میٹ دیئے گئے ہیں۔ مگر ابولہب کا نام صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینے کے لئے نہیں میٹا گیا کیونکہ وہ آپ کا چچا تھا۔

(فصل الخطاب ص ۱۲۵/۲۳۸ باب اول مقدمہ ثالثہ)

بڑے بڑے جرائم پیشہ منافقوں کے نام قرآن میں کنایۃً ذکر کرنا اللہ تعالیٰ کا فعل نہیں ہے

شیعوں کے پہلے امام جناب علیؑ کا پہلا ارشاد

ان الكناية عن اسماء اصحاب الجرائر العظيمة من المنافقين في القران ليست من فعله تعالى وانها من فعل المغيرين المبدلين الذين جعلوا القران عضين واعتاضوا الدنيا من الدين ..... انهم اثبتوا في الكتاب ما لم يقله الله ليلبسوا على الخليقة.

بڑے بڑے جرائم پیشہ منافقوں کے نام قرآن میں کنایۃً ذکر کرنا یہ اللہ تعالیٰ کا فعل نہیں یہ کام منافقوں کا ہے۔ جنہوں نے قرآن میں تغیر تبدل کرکے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کیا۔ اور دنیا کے عوض دین کو بیچ ڈالا انہوں نے قرآن میں وہ باتیں درج کی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمائی تھیں تاکہ حق و باطل کی آمیزش سے مخلوق کو دھوکہ دیں

(فصل الخطاب ص ۱۳۰ باب اول مقدمہ ثالثہ)

حقیقت فقہ حنفیہ
در جواب
حقیقت فقہ جعفریہ

از قلم حقیقت رقم

وکیل آل محمد حجۃ الاسلام مولانا غلام حسین نجفی فاضل عراق
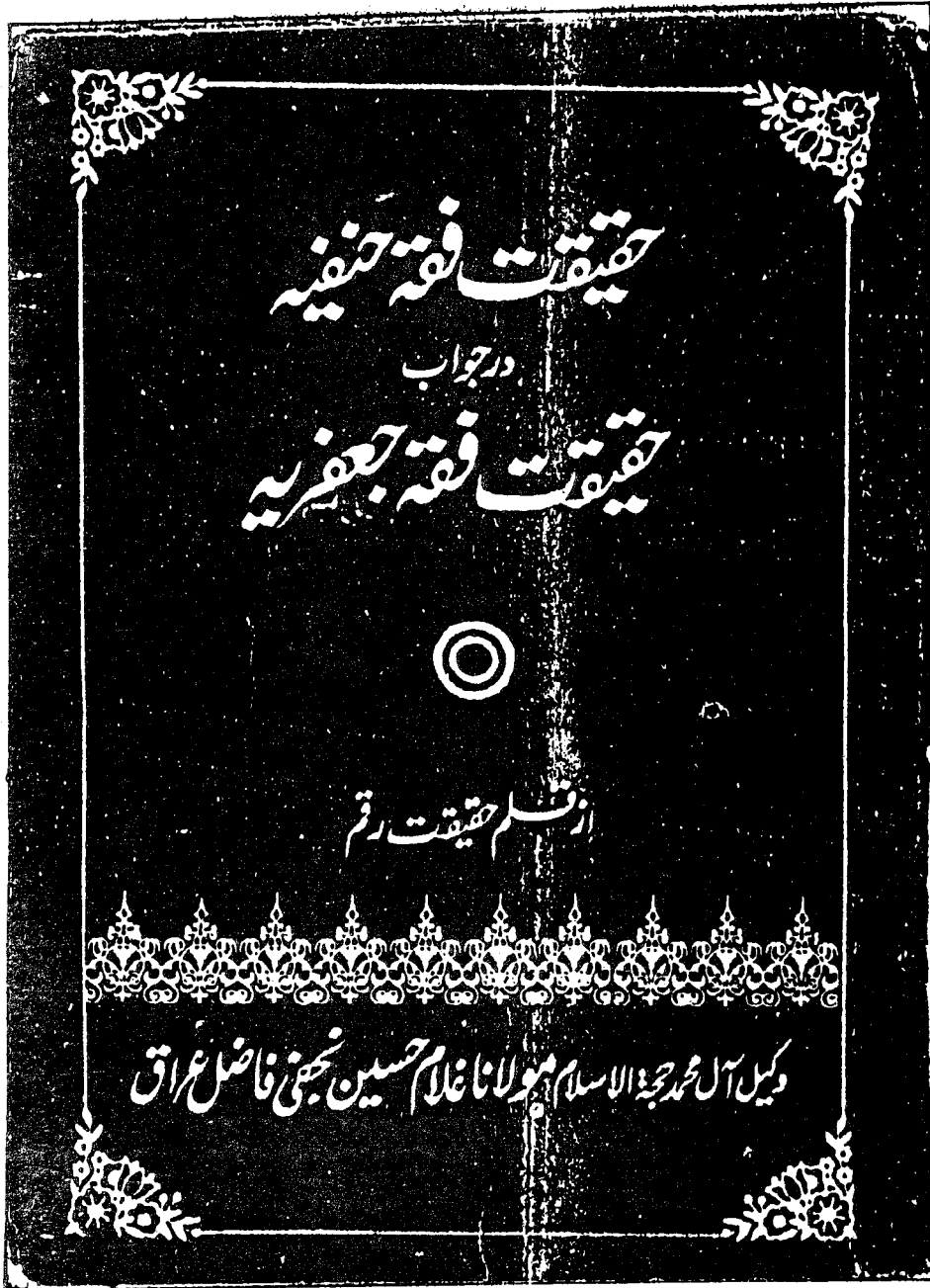
ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کی خلافت کا عقیدہ گدھے کے عضو تناسل کی مثل ہے کیونکہ جیسی خلافت ویسا عقیدہ چاہئے

عقيدة خلافة أبى بكر و عمر مثل ذكر الحمار !! (نعوذ بالله من ذالك) لانه لابدوأن تكون ألعقيدة مثل الخلافة .

ASSIMILATION OF SHAIKHEEN'S CALIPHATE WITH PENIS OF AN ASS.

حقیقت فقہ حنفیہ در جواب حقیقت فقہ جعفریہ حجۃ الاسلام غلام حسین نجفی جامع المنتظر ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

۶۲

تناسل بڑھے تو بڑھتا چلا جاتا ہے اور جب غائب ہو تو بالکل پتہ ہی نہیں۔

افاضات یومیہ ج ۴

نوٹ۔ سنی فقہ بلے بلے۔ سنی علماء کی زبانی یہ ہے بیچارے سُنیوں کے عقیدے کی شان۔ بات بھی کسی حد تک درست معلوم ہوتی ہے کیونکہ ابوبکر و عمر و عثمان کی خلافت کے بارے میں جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ یہ خلافت حق ہے وہ عقیدہ بالکل گدھے کے عضو تناسل کی مثل ہے کیونکہ جیسی خلافت ہو اس کے لئے ویسا ہی عقیدہ چاہیے۔

یہ حوالہ کتابچہ "اکابرین کے جواہر پارے" مؤلف شاہد رضوی پیش کردہ جمعیت خدام رضا ص۵ سے منقول ہے

مذہب اہلسنت میں شان تقیہ[1]

نوٹ۔ سنی فقہ میں ہے قال الحسن التقیۃ الی یوم القیامۃ
حسن بصری کہتا ہے کہ تقیہ کرنا قیامت تک جائز ہے
بخاری شریف ص ۱۹/۹ کتاب الاکراہ

نوٹ۔ سنیوں کے نزدیک تقیہ نام ہے جھوٹ بولنے کا اور حق کو چھپانے کا۔ پس سنیوں کو مبارک ہو کہ ان کی فقہ میں "تاقیامت حق کا چھپانا اور

---

[1] یعنی حق کو چھپانا

کائنات کا بدترین گستاخ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم! نوٹ لکھتا ہے کہ اگر خصیتین پر ثلثہؓ (ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ) کا نام لکھ کر ہمبستری کیجائے تو انزال نہ ہوگا (نعوذ باللہ)

احقد الناس على الصحابة . كتب الملاحظة أنه من كتب على خصيتية أسماء الخلفاء الثلاثة عند الجماع لاينزل فلا ينزل

A WORST IMPUDENT OF SAHABA WRITES THAT BY WRITING THE NAMES OF SHAIKHEEN ON TESTIS, EJACULATION CANNOT TAKE PLACE.

تحفہ حنیفہ درجواب تحفہ جعفریہ تالیف خادم مذہب شیعہ ۲۵ علامہ غلام حسین نجفی ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

دیوبندی شریعت میں کنوارپن لوٹانے کی ہدایات

الرحمۃ ص ۱۲۶ میں لکھا ہے کہ جو دیوبندن بیل کا پتا نے کر اکسیں روئی بھگو کر شرمگاہ میں رکھے گی اگر اسکا پردہ بکارت زائل ہو چکا ہے تو غوث پاک کی برکت سے دوبارہ لوٹ آئے گا مجرب "مشائخ علماء کا اپنے گھروں میں یہ تجربہ شدہ نسخہ ہے نوٹ علماء دیوبند کے تجربات اور ہدایات پر اسلام کو بڑا فخر ہے۔

حمل گرانے کے لیئے فقہ دیوبند کی خصوصی ہدایات

کتاب الرحمۃ ص ۱۵۴ میں لکھا ہے کہ جو دیوبندن اور دہابن تھوڑا سا کیتا کا دودھ اور کچھ شہد ملا کر چاٹے نے اسکا حمل گر جائے گا۔

دیوبندی احتلام روکنے کے لئے آلہ تناسل کے ارد گرد ماں باپ کا نام لکھیں

کتاب الرحمۃ ص ۱۲۷ پ میں لکھا یکتب علی فخذہ الایمن آدم وعلی الایسر حوا فلا یحتلم کہ جو دیوبندی اپنی دائیں ران پر آدم اور بائیں پر حوا کا نام لکھے گا اسکو احتلام نہ ہوگا نوٹ اور اگر خصیتین پر ثلثہ کا نام لکھ کر ہمبستری کی جائے تو انزال نہ ہوگا۔

مولانا محمد علی بلال گنجی شیخ الحدیث کو دعوت فکر

اعلیٰ حضرت اپکی فقہ عائشہ اور عثمان میں پیشاب پینا اور منی کھانا بلکہ پاخانہ کھانا جائز ہے اور ہر قسم کے حیوانات کے آلہ تناسل ہر مجاز

تاریخ اسلام
مؤلفہ علامہ محمد بشیر انصاری
ناشر شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس ریلوے روڈ۔ لاہور
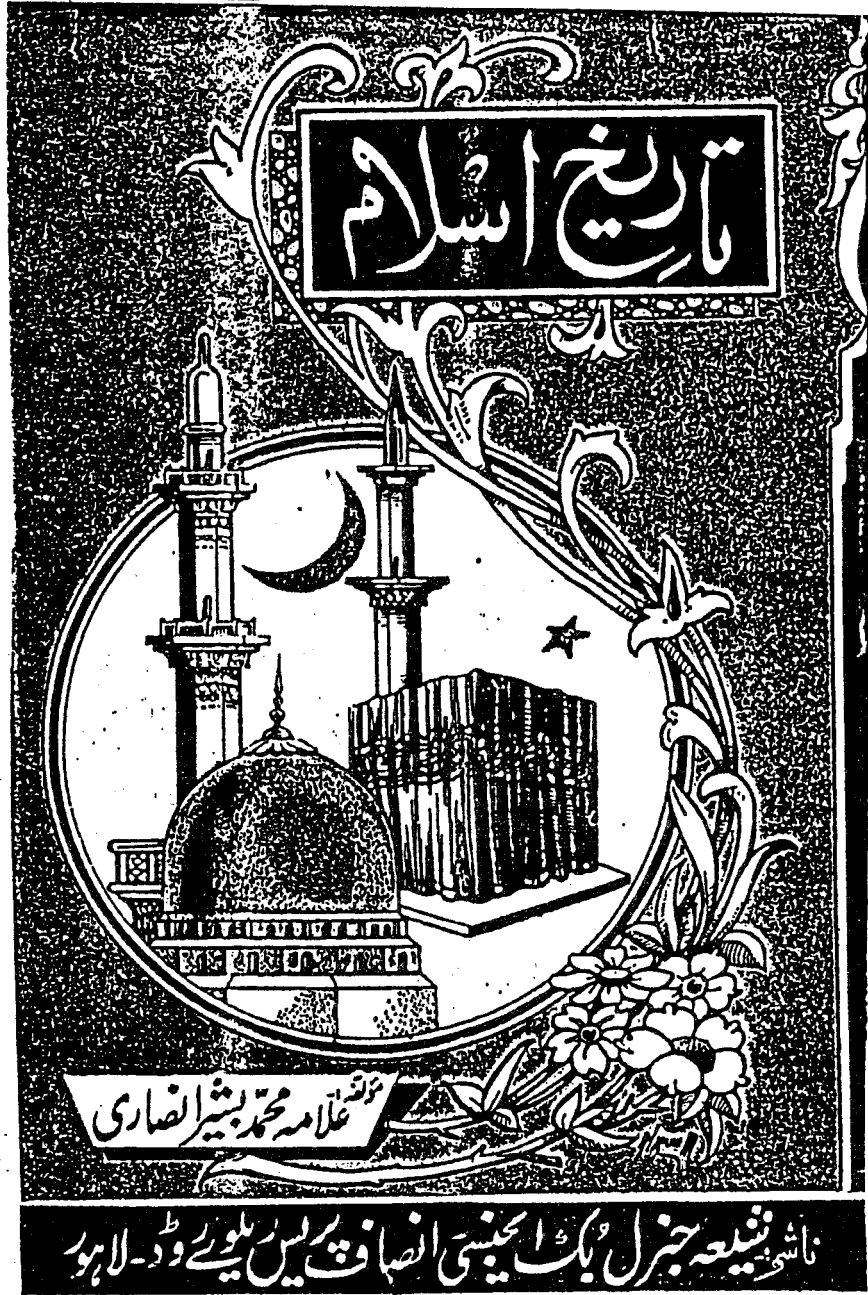
حضرات ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و طلحہؓ اور زبیرؓ منافقوں میں سے ہیں

كان أبوبكر و عمر و عثمان و طلحة و الزبير من المنافقين .

HAZRAT ABU BAKR ﷺ, HAZRAT UMAR ﷺ HAZRAT USMAN ﷺ, HAZRAT TALHA ﷺ HAZRAT ZUBAIR ﷺ WERE AMONG APOSTATES.

تاریخ اسلام از علامہ محمد بشیر انصاری — انصاف پریس ریلوے روڈ لاہور

۳۹۷

وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا، یعنی آج میں نے تمہارا دین تمہیں کامل کر دیا اور اپنی نعمت تمہیں پر تمام کر دی اور تمہارے دین کے طور پر اسلام کو پسند کر لیا۔ اس کے بعد حضرتؐ نے غدیر کا جلسہ برخاست کیا اور مدینہ تشریف لے آئے۔

فصل بیست وسوم

ابوعُبیدہ جراح کو امین کیوں کہا جاتا ہے

غدیر خم کے اجتماع میں صحابۂ کرام نے علیؑ کو مولا اور امیر المؤمنین مان کر بیعت تو کر لی مگر اکثر حضرات کے دل میں حسد کی آگ جلتی رہی اور وہ بدستور نفاق کے مرض میں مبتلا رہے۔ جب یہ حضرات مدینہ پہنچے تو حضرت ابوبکر کے گھر اکٹھے ہوئے اور ایک صحیفہ تحریر کیا، اور اس پر دستخط کر کے ابوعبیدہ جراح کے سپرد کیا اور اُسے اس صحیفہ کا امین قرار دیا گروہ منافقین میں ابوعبیدہ اسی دن سے امین کے نام سے پکارے جانے لگا۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ غدیر سے مدینہ آتے ہوئے جب سرکار دو عالمؐ عقبہ سے صحیح و سالم گزر گئے تو جناب حذیفہ کے غلام سالم نے دیکھا کہ جناب ابوبکر، عمر اور ابوعبیدہ جراح باہم سرگوشیاں کر رہے ہیں۔ سالم نے کہا: کیا حضورؐ نے ایسی سرگوشیوں سے منع نہیں فرمایا؟ اُن تینوں نے کہا کہ اگر تم حضورؐ کے پاس ہماری شکایت نہ کرو تو آؤ تم بھی ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ چنانچہ سالم بھی اُن کے ساتھ گھل مل گیا۔ اور انہوں نے سارا راز اُس پر فاش کر دیا۔ کہ ہم لوگ علیؑ کی امامت و امارت کو ہرگز پسند نہیں کریں گے اور اُن کی بیعت کو توڑ دیں گے، اور حضورؐ کی رحلت کے بعد خلافت پر قابض ہو جائیں گے۔

غرض مدینہ میں پہنچے تو ابوبکر کے گھر منافقوں کا ایک گروہ اکٹھا ہوا۔ جن میں چودہ تو وہی اصحاب عقبہ تھے جنہوں نے حضورؐ کے ناقہ کو بھڑکانے کی ناکام کوشش کی تھی۔ ان چودہ کے نام یہ ہیں: (۱) ابوبکر (۲) عمر (۳) عثمان (۴) طلحہ (۵) عبدالرحمٰن بن عوف (۶) سعد بن ابی وقاص (۷) ابوعبیدہ بن جراح (۸) معاویہ بن ابی سفیان (۹) عمرو بن العاص (۱۰) ابوموسیٰ اشعری (۱۱) مغیرہ بن شعبہ (۱۲) اوس بن حدثان (۱۳) ابوہریرہ (۱۴) ابوطلحہ انصاری ان کے علاوہ دوسرے بیس منافقوں نے بھی شرکت کی اور صحیفہ پر چونتیس منافقین نے دستخط کئے۔ صحیفہ کے کاتب کے فرائض سعید

مناظرہ مصر

علامہ حسین بخش جاڑا
کتبہ رضا احمد اعوان
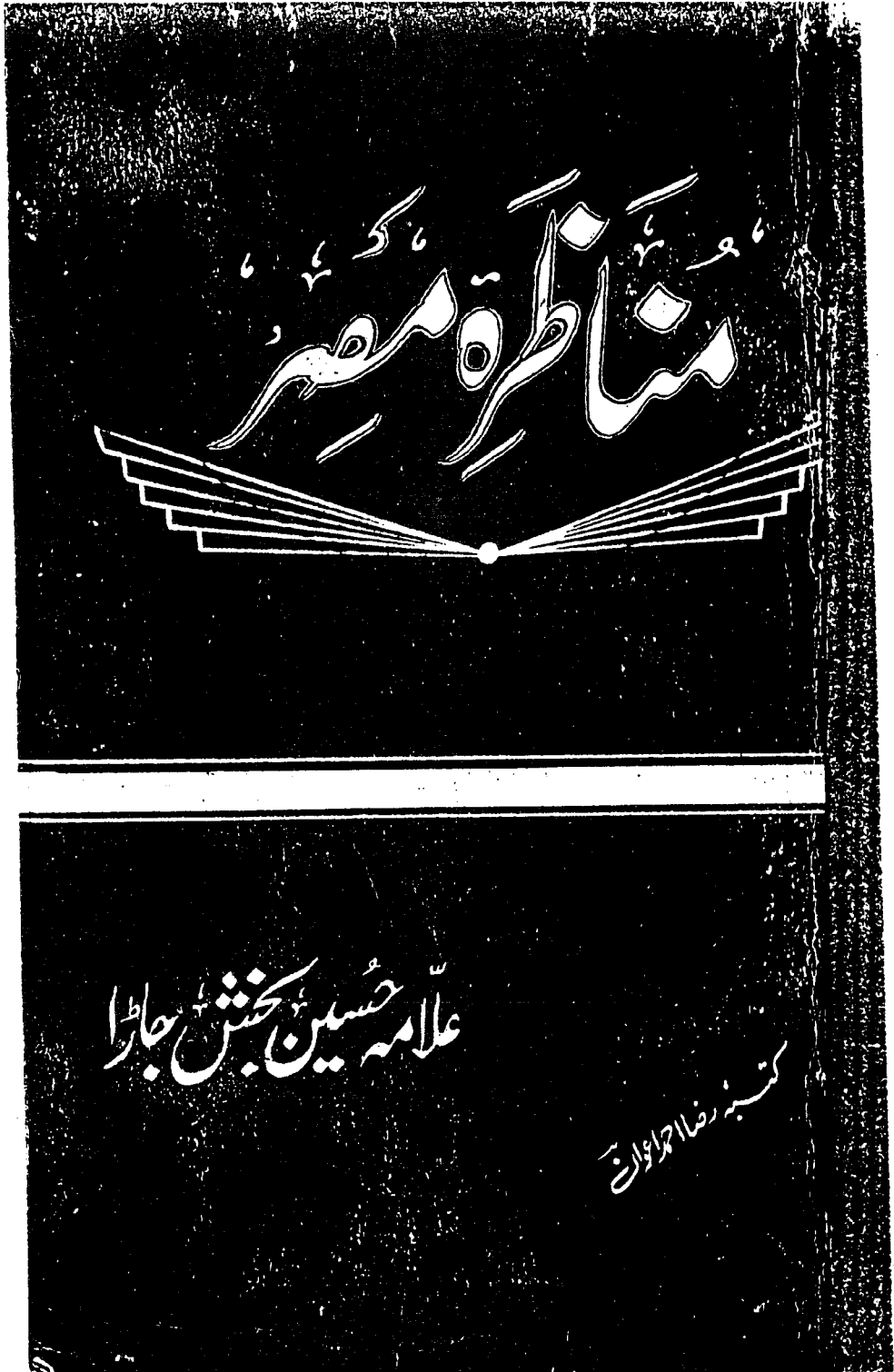
خلفاء ثلثہؓ اور تمام صحابہ کرامؓ کی تکفیر

تکفیر الخلفاء الثلاثة و جميع الصحابة رضوان الله عليه اجميعن

DESECRATION OF SAHABAS (HOLY COMPANION) ﷺ

مناظرہ معراز حسین بخش جاڑا

۵۰

ایمان ثلثہ

سنی مناظر عباسی نے فوراً بحث کا ایک نیا دروازہ کھولتے ہوئے کہا کہ شیعہ لوگ خلفائے ثلثہ کے ایمان کے منکر ہیں۔ حالانکہ وہ ایمان دار نہ ہوتے تو رسول اللہ ان سے رشتہ نہ کرتے۔

شیعہ مناظر علوی نے جواب دیا۔ بے شک شیعوں کا عقیدہ یہ ہے کہ یہ لوگ (ثلاثہ) دل و جان سے مومن نہیں تھے۔ البتہ ظاہراً زبانی طور پر وہ اسلام کا اظہار کرتے تھے اور حضرت رسالتمآب کا یہ دستور تھا کہ جو لوگ کلمۂ شہادتین زبان پر جاری کر لیا کرتے تھے وہ ان کا اسلام قبول کر لیتے تھے خواہ کلمہ پڑھنے والے منافق ہی کیوں نہ ہوں پس ایسے لوگوں کے ساتھ آپ مسلمانوں کا سا برتاؤ کرتے تھے اسی بناء پر آپ نے ان سے رشتے بھی قبول کر لئے۔

صراط علی حق نمسکہ

مناظرہ حسنیہ

تالیف

عالم و عارفِ علوم ربانی مولانا شیخ ابو الفتوح [illegible] رح

مترجمہ

مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزا پوری

مترجم کتاب حیات القلوب۔ جلاء العیون وحق الیقین وغیرہ

ناشر

امامیہ کتب خانہ مغل حویلی

اندرون موچی دروازہ۔ لاہور

حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کی توہین اور حضرت معاویہؓ پر لعنت

اهانة الشيخين واللعن على سيدنا معاوية . رضى الله عنهم

DESECRATION OF HAZRAT ABU BAKR (RA), HAZRAT UMER(RA), AND CURSE TO HAZRAT MUAVIYA (RA)

مناظرہ حسینہ از شیخ ابو الفتوح رازی کی ترجمہ مولوی سید بشارت حسین ناشر امامیہ کتب خانہ لاہور

۴۴

اور بنی خزرج کے نو ہزار لوگوں کی اور قیس بن سعد کی اور مالک ابن نویرہ اور ان کے دس ہزار ساتھیوں کی ان سے مخالفت سب پر عیاں ہے کہ ان لوگوں نے ابوبکر کی بیعت نہیں کی۔ اس لئے ابوبکر نے خالد بن ولید کو ان کے خلاف لشکر دے کر بھیجا۔ اس نے اس مومن کو مع اس کے دس ہزار اشخاص قبیلہ کے قتل کیا اور ان کے مال و اسباب سب لوٹ لئے اور اُن کی عورتوں اور بچوں کو قید کر لیا۔

اے ابراہیم! بتا کس طرح خواص اُمت کا اجماع ہوا۔ خدا سے ڈرو اور اپنے اس اعتقادِ فاسد سے باز آجاؤ اور خدا و رسولؐ پر ایسی جرأت نہ کرو۔ اے ابراہیم اگر اجماع اُمت کا خلافت ابوبکر میں اعتبار ہو اور اجماع پر اتفاق ہوا ہو تو پھر یزید اور باقی بنی اُمیہ جو کہ قرآن دین ہیں کیوں امام نہ ہوں کیونکہ ان سے اس قدر لوگوں نے بیعت کی کہ ابوبکر و عمر کی بیعت کرنے والوں سے صد گونہ زیادہ تھے لہٰذا اس صورت سے معاویہ و یزید ملعون اور باقی بنی اُمیہ سب امام ہوتے۔ اور کسی کو ان کے کفر میں شک نہیں ہو سکتا جن کے وُہ امام ہوں جنہوں نے فرزندِ رسولؐ کا سر کاٹا اور ان کے اہلبیتؑ کو برہنہ اُونٹوں کی پشت پر سوار کر کے اسیری میں لے گئے اور مدت دراز تک اہلبیت رسولؐ کو سب و شتم کرتے اور بُرا کہتے رہے۔

اے ابراہیم! قتلِ عثمان پر البتہ اہل اسلام کا اجماع منعقد ہوا جو اُمت کے خواص و عوام کا اجماع ہے کہ اسلام کے تمام شہروں سے لوگوں نے خطوط لکھے اور لوگوں کو عثمان کے قتل کی ترغیب و تحریص کی۔ ملک مصر سے تقریباً تیس ہزار اشخاص اُس کے ظلم کی شکایت کرنے آئے۔ اور اتفاق کر کے یکبارگی اس پر حملہ کیا اور اُسے بری طرح قتل کیا۔ اور چند روز تک اس کے پیروں میں رسی باندھ کر مدینہ کے گلی کوچوں میں کھینچتے رہے۔ اور مسلمان گروہ گروہ آتے تھے اور اس کے سر پر ٹھوکریں مارتے تھے اور اس کے ظلم کی شکایت کرتے تھے۔ اے ابراہیم چونکہ عمر بن الخطاب، خالد بن ولید اور بنی اُمیہ کے منافقوں کے ایک گروہ کو علیؑ سے عداوت فطری تھی اس لئے یہ تمام فسادات برپا کئے اور کتنے ہزار مومنین کو قتل کیا اور کتنے

فتوحات شیعہ
از افادات
حضرت مبلغ اعظم
مولانا محمد اسماعیل
قدس سرہٗ
مؤلف ومرتب:
مولانا الحاج
ناصر حسین نجفی
ناشر: مبلغ اعظم اکیڈمی

خلفائے ثلاثہؓ پر غصب خلافت کا الزام

اتہام غصب الخلافة على الخلفاء الثلاثة رضوان عليم اجمعين .

THE CALIPHATE OF SHAIKHEEN WAS BASED ON USURPTION

فتوحات شیعہ مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل ناشر مبلغ اعظم اکیڈمی 5R-22 سیٹلائٹ ٹاؤن خوشاب

۷۵

ابھی آیا ہی نہیں تھا - یہ تو ان کے چیلوں چانٹوں کی شورش تھی ورنہ ابوبکر کا وہاں موجود ہونا مصرح دکھا دیجئے - میرے مقابل دوست جنس جامع العیون سے آپ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں - اس میں تو صاف تصریح ہے کہ شیخ مفید و شیخ طوسی و شیخ طبرسی و جمیع محدثین فریقین نے روایت کی ہے کہ جب حضرتؐ نے رحلت فرمائی تو منافقین، مہاجرین و انصار مثل عبدالرحمٰن بن عوف و ابوبکر و عمرؓ وغیرہ نے اہل بیت رسالتؐ کو اسی حالت میں چھوڑ دیا اور ان کی تعزیت کو نہ آئے اور نہ متوجہ تجہیز و تکفین حضرتؐ ہوئے - بلکہ سقیفہ بنی ساعدہ میں غصب خلافت کے لئے گئے اور اسی وجہ سے ان میں سے اکثر کو نماز جنازۂ حضرتؐ نصیب نہ ہوئی - جناب امیرؑ نے بریدہؓ کو ان کے پاس بھیجا کہ حضرتؐ پر نماز پڑھنے کیلئے حاضر ہوں مگر یہ نہ آئے - یہاں تک کہ ان کی بیعت اس وقت تمام ہوئی جبکہ حضرتؐ دفن ہو چکے تھے -

اور یہی اہل السنت کی مشہور و مستند کتاب کنز العمال جلد ۳ صفحہ ۱۴۰ میں حضرت عروہ سے روایت ہے کہ عن عروة ان ابا بكر وعمر لم يشهد ادفن النبى وكانا فى الانصار فدفن قبل ان يرجعا - یعنی عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ جو حضرت ابوبکر کے خاص نواسے اور اسماء بنت ابوبکر کے فرزند ارجمند ہیں - کہ ابوبکر اور عمرؓ دونوں جنازہ اور دفن پیغمبر خدا میں حاضر نہیں ہوئے اور وہ دونوں انصار میں تھے - اور حضورؐ ان دونوں کے واپس از سقیفہ ہونے سے پہلے دفن کر دیئے گئے -

لیجئے حضرات ! یہ ہے آپ کے ثلاثہ کے جنازہ پڑھنے کی حقیقت جسے آپ سننے کے لئے مدت سے تڑپ رہے تھے - ذرا ان روایات کا جواب دیکر ابوبکر کا بالتصریح جنازہ پڑھنا ثابت تو کیجئے اور انعام لیجئے - اگر آپ کو ابوبکر کا نام کسی کتاب سے نہیں مل رہا تو دیگر علماء کی امداد حاصل کریں اور ابوبکر کا بالتصریح جنازہ پڑھنا دکھا دیں روپوں کا نام سن کر آپ کی رال تو ٹپک پڑی مگر بغیر نام دکھانے کے آپ کو کون دے - اب نہ سہی پھر کبھی اگر دکھا دیں تو آپ انعام کے حقدار ہیں - ———

——— اور ہاں اردو دان حضرات جو عربی نہیں جانتے شبلی نعمانی کی الفاروق سے "ثلاثہ کا ترک دفن رسولؐ ملاحظہ

خلفاء ثلثہؓ پر اور حضرت معاویہؓ پر بے جا الزامات

افتراءات كاذبة على الخلفاء الثلاثة و على سيدنا معاوية بن ابى سفيان

BASELESS ALLEGATIONS ON FIRST THREE CALIPHS AND HAZRAT MUAVIYA (RA)

فتوحات شیعہ مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل ناشر مبلغ اعظم اکیڈمی 5R-22 سیٹلائٹ ٹاؤن خوشاب

۷۹

ثابت ہے۔ اور باقی رہا انما الشوریٰ للمهاجرين والانصار یہ معاویہ کے اعتراض کا جواب ہے۔ اور وہ اعتراض یہ تھا۔ کہ معاویہ کہتا تھا کہ علیؑ اس لئے خلیفہ نہیں کہ میں اور اہلِ شام انتخابِ علیؑ کے وقت حاضر نہ تھے۔ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ آپ کے مسلمات سے ہے۔ کہ شوریٰ مہاجرین اور انصار کا حق ہے اور اہلِ شام نہ مہاجر ہیں نہ انصار۔ جس کا معاویہ کوئی جواب نہ دے سکا۔ بلکہ آج تک معاویہ کے مریدوں سے بھی اس کا جواب نہ بن پڑا۔ اور اس فقرہ کی تشریح اہل السنّت کی مستند کتاب "عقد الفرید" جلد ۳ صفحہ ۱۰۶ اسی خط کے ضمن میں موجود ہے واعلم انك من الطلقاء الذين لا تحل لهم الخلافة ولا يدخلون فى الشورى کہ اے معاویہ تو تو آزاد شدہ اسیروں میں سے ہے جن کیلئے عند المهاجرين والانصار نہ تو خلافت کا حق ہے نہ شوریٰ کا۔

اور فان اجتمعوا على رجل وسموه اماما كان ذالك لله رضا یہ کیفیت شوریٰ کا بیان ہے کہ مہاجرین اور انصار کے نزدیک شوریٰ کا یہ مطلب ہے کہ اگر وہ کسی آدمی پر جمع ہو جائیں اور اس کا نام امام رکھ لیں تو وہ اللہ کے نزدیک بھی پسندیدہ ہے۔ مگر جب معاویہ نے علیؑ کو امام نہ مانا تو اپنے مسلمہ قاعدے کی یہاں بھی خلاف ورزی کی فان خرج عن امرهم خارج بطعن اوبدعة ردوه الى ماخرج منه فان ابى قاتلوه۔ یہ شوریٰ کمیٹی کے مرتبہ آئین کی امر، دفعہ کا بیان ہے۔ جس کی بنا پر آپ نے معاویہ اور اس کے اصحاب اور عائشہ اور اس کے حواریوں کو خارجی اور بدعتی اور واجب القتال قرار دے دیا۔

الغرض اس الزامی خط سے ثلاثہ کی خلافت اور معاویہ کی بغاوت اور عائشہ وغیرہ کے خروج کی قلعی کھول دی۔ اب اگر سنّی خلافت علیؑ کو حق سمجھیں تو معاویہ اور عائشہ کو پناہ نہیں ملتی اگر نہ سمجھیں تو خلافتِ ثلاثہ کی بیخ کنی ہوتی ہے۔ یہ تھا جناب امیرؑ کا الزام۔ اور اس خط کو الزامی ثابت کرنے کے لئے مبلغ اعظم نے اہل السنّت کی مستند کتاب "عقد الفرید جلد ۳ صفحہ ۱۰۶ مطبوعہ مصر" سے اس مکتوب کی ابتداء میں یہ تصریحی الفاظ دکھائے" وكتب الى معاوية بعد وقعة الجمل سلام عليك اما بعد فان بيعتى بالمدينة لزمتك وانت بالشام۔ لانه بايعنى الذين الخ۔

خلفاء ثلثہؓ کی تکفیر

تکفیر الخلفاء الثلاثة رضوان الله عليهم اجمعين .

DISOWNING OF FIRST THREE CALIPHS.

فتوحات شیعہ مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل ناشر مبلغ اعظم اکیڈمی 5نمبر R-22 سیٹلائٹ ٹاؤن خوشاب

۹۰۱

چنانچہ یہ بھی لعل حسین صاحب کے دخل درمعقولات کی حقیقت - جو وقت اس بحث پر صرف ہوا وہ مبلغ اعظم کے وقت میں شامل نہ کیا گیا۔

اس کے بعد قبلہ مبلغ اعظم نے پھر تقریر شروع کی - کہ حضورؐ یہ وعدۂ خلافت تو ایمان والوں سے ہے جن کے اعمال صالح ہوں اور ان کی خلافت کا اعلان اللہ تعالیٰ بذریعہ رسولؐ کرے جیسے پہلے خلفاء کا کر چکا ہے - اور اس کے واسطے سے دین محکم ثابت کرے گا اور خوف کے بعد ان کو امن آئے گا اور وہ اللہ کی عبادت کریں گے اور وہ شرک ہرگز نہ کریں گے - اور ان کی خلافت کا منکر اور مخالف فاسق ہو گا۔

اوّلاً ایمان کامل کی شرط ہے - مگر ایمان ثلاثہ ثابت نہیں - شرائط ایمان سامنے رکھئے اور اپنے خلفاء کا ایمان ثابت کیجئے - اس کے بعد آپ نے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ پیش کیں :-

انّما المومنون اٰمنوا باللّٰه ورسوله ثم لم یرتابوا وجاهدوا باموالهم وانفسهم فی سبیل اللّٰه اولٰئك هم الصّٰدقون - (پ۲۶ الحجرات)

یعنی سوائے اس کے نہیں - کہ مومن وہ ہیں جو ایمان لائے ساتھ اللہ اور رسولؐ کے - پھر انہوں نے شک نہ کیا اور انہوں نے اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کیا - وہی سچے لوگ ہیں۔

وعد اللّٰه الذین اٰمنوا

پس ثابت ہوا کہ ایمان کے لئے تصدیق اور اطمینان قلب کی ضرورت ہے۔ لیکن مشکل تو یہ ہے کہ مندرجہ صفات ایمان ثلاثہ صاحبان کو نصیب نہیں - پھر آپ نے اہل السنت کی کتابوں سے عمر کا شک فی النبوۃ پیش کیا تفسیر خازن ص۱۷۳ جلد۶ ، اور درمنثور ص۷۷ جلد۶ سے یہ عبارت پڑھی

قال عمر واللّٰه ما شککت منذ اسلمت الا یومئذ - یعنی حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں جب سے ایمان لایا تھا مجھ کو کبھی شک واقع نہ ہوا مگر آج کے دن (یعنی صلح حدیبیہ کے دن) پھر اہل السنت کی مشہور کتاب فتح الملہم شرح صحیح مسلم جلد۲ ص۳۶۱ سے یہ عبارت پیش کی :-

فوقع فی صدر عمر شیٔ عرفه النبی فی وجهه فقال

پس حضرت عمر کے سینے میں کوئی ایسی چیز واقع ہو گئی جس کو حضورؐ نے اس کے چہرے سے

(کتاب)

مصائب النواصب

(در رد نواقض الروافض)

(تالیف)

قاضی سید نوراللہ شوشتری
شہید سنہ ۱۰۱۹ قمری هجری

«ترجمه»

آقا میرزا محمد علی مدرس رشتی چهار دهی نجفی
متوفی سنه ۱۳۳٤ قمری هجری

(نگارش وحواشی)
(آقای مرتضی مدرسی چهاردهی)

بسرمایهٔ:
آقای حاج سید احمد کتابچی مدیر
کتابفروشی وچاپخانهٔ اسلامیه
(تهران - خیابان بوذرجمهری)
تلفن ٦٩١٦٦

چاپخانهٔ اسلامیه

حضرة ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تکفیر اور نفاق کا الزام

اتهام التكفير والنفاق لسيدنا ابی هريره رضی اللہ تعالیٰ عنہ

DISOWNING AND ALLEGATION OF HYPOCRISY ON HAZRAT ABU HURAIRA رضی اللہ تعالیٰ عنہ.

مصائب النواصب در رد نواقض الروافض از قاضی نور اللہ سوشتری 1019 ہجری (طبع ایران)

ص ۱

(۱-ابوهريره)

از شگفتی های لجاجت ونفاق ایشان است که عمل به یك خبر راروادارند وهرگاه از پیشوایان ائمه اثنی عشری ع روایت شود باورندارند وگواه و دلیل میخواهند روایت ابو هریره را باور دارند وبآن عمل می کنند باآنکه حضرت محمد ص درباره‌اش فرمود« ان فيك لشبته من الكفر » ودر زمان پیغمبر ص به حضرت افترا زد و همچنین روایت کرد که پیغمبر فرمود هرکس یك رکعت نماز در آن مزرعه مکه گذارد مانند آنست که دورکعت در مکه بجای آورده حضرت که این سخن از ابوهریره شنید از وی بیزاری جست ابو هریره عرض کرد این حدیث را جعل کردم تا قیمت آنجا زیاد گردد وروایت شده که عمر گواهی داد که او دشمن خدا ومسلمانان است وچون والی بحرین شد خیانت نمود وحکم نمود که ده هزار دینار ازاو بستانند(۱)

صاحب کتاب طرایف گفت. همه میدانند که ابو هریره ازحضرت امیر ع و بنی هاشم دوری نموده وابراز دشمنی کردوبسوی معاویه شتافت اینها نیازی به روایت وحکایت نیست چه مورخین درتاریخ ها نوشته‌اند ودرنزد دانشمندان ثابت شده با این وصف در کتابهای صحاح از ابو هریره روایت حدیث نموده‌اند با آنکه متهم بدروغگوئی بود ودرنزد صحابه هم متهم بود مانند اینها است خبری که حمیدی درجمع بین‌الصحیحین درحدیث بعداز صد وشصت‌وشش روایت کرد که درمسند ابی هریره اتفاق دارند که از ابی زرین که گفت ابوهریره نزدما آمدو دست بر پیشانی خود می نواخت ومیگفت بزبان من گواه باشید که نسبت دروغ به پیغمبر ص داده‌ام!!!.

روایت دیگر حمیدی درجمع بین‌الصحیحین درمسند عبداللہ بن عمر در حدیث بعداز صدو بیست‌وچهار است که اتفاق دارند که حضرت رسول ص امر به کشتن سگان داد بجز سگ شکاری وسگ چوبان وسگ پاسبان گفته شد ای ابن عمر هریره گوید سگ کشت هم می باشد ابن عمر گفت از برای ابوهریره کشت باشد!!

روایت حمیدی درجمع بین‌الصحیحین درحدیث بعداز صد وشصت است که اتفاق دارند درمسند ابوهریره که روایت نموده از پیغمبر ص که فرمود هر که پیرو

۱- به کتاب ابوهریره تالیف آقای سید عبدالحسین شرف‌الدین چاپ جدید که دراین موضوع بهترین کتاب است مراجعه شود «مرتضی»

یہ کتاب بمکابرۂ معقولی خاص تہذیب شیعہ کیلیے لکھی ہے
حضرات اہل سنت والجماعۃ ملاحظہ فرمائیں!!

کتاب

ردِّ ہفواتِ شیعہ

بمکابراتِ شیعہ

کا

حصہ دوم موسوم بہ

تنزیہ الانساب

شیوخ الاصحاب

مولفہ و مرتبہ و مضاعفہ

قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین شہسوار عرصۂ ملکوت یکہ تاز میدان لاہوت محمد ملت داعی
عالم جلیل فاضل نبیل مولانا و مقتدانا جناب مولوی محمد ماہ عالم صاحب قبلہ و کعبہ
مصطفوی چشتی رضی اللہ عنہ

جسکو

۱۳۳۸ھ مطابق سنہ ۱۹۱۹ء میں مؤلف کے بھائی مرزا احمد سلطان صاحب مصطفوی چشتی ساکن دہلی نے
مطبع نول المطابع لکھنؤ میں باہتمام منشی سید نور الحسن صاحب مالک مطبع چھپوا کر بار دوم مکرر شائع کیا

صحابیہؓ عورتوں کی توہین

اهانة الصحابيات (رضوان الله عليهن اجمعين) (والعياذ بالله)

HUMILATION OF HOLY WOMEN (SAHABIA'S)

تنزیہ الانساب فی قبائل الاعراب شیوخ الاصحاب از محمد ماہ عالم چشتی ۱۲۹۹ھ نور المطابع لکھنؤ

ردو ہفوات شیعہ ۱۴۶ بکابرات تنفیہ

سلمیہ المعروف بہ ام شریک کا یہ قصہ درج ہے کہ وہ ہر وقت بنی سنوری رہا کرتی تھین ایکدن حضرت عائشہ نے جو انکا سر جھاڑ منہ پہاڑ دیکھا تو پوچھا کہ تیری کیا حالت ہے اُن بی بی نے کہا کہ مین بناؤ سنگار کس کے لیے کرون میاں کو روزہ نماز سے ہی فرصت نہین پس ام المومنین نے بجہت شفقت مادری آنحضرت سے یہ قصہ عرض کیا آنحضرت بہت برہم ہوے اور لوگون کو جمع کرکے خطبہ فرمایا کہ کیا تم اگر مجھ سے بھی آگے بڑھ جانا چاہتے ہو مین باوجود نبی مرسل ہونے کے افطار بھی کرتا ہون اور صائم بھی رہتا ہون اور اپنی ازواج کے پاس بھی جاتا ہون پس یہ خطاب پُر عتاب سُنکر بعض صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم نے ازواج کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی ہے پس اسپر یہ آیت نازل ہوئی لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم کہ تمھاری قسموں میں سے جو لغو قسمیں ہیں انکے توڑ دالنے میں اللہ تعالے تم سے مواخذہ نہ کریگا انتہی

ان دونون حدیثون اور قرآن کی آیتون سے معلوم ہوا کہ جماع کو وہ شرف حاصل ہے کہ خداے منزہ اور اسکا رسول اس فعل کے اجتناب کی قسمین زبردستی تڑوا تڑوا کر عورتون کو آسودہ کرا دیتے ہیں سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

مشہور تو یہ ہے کہ کھجور یا نمک یا پانی سے روزہ کھولنے مین زیادہ ثواب ہے لیکن بعض صحابہ کے عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ جماع سے افطار میں زیادہ ثواب ہے چنانچہ حضرت عبداللہ ابن عمر جماع

وعن ابن عمر فقد کان یفطر بالجماع وانہ جامع ثلثۃ جواری فی رمضان قبل العشاء۔ (مجمع بحار الانوار جلد سوم صفحہ ۲۹۵)	سے روزہ افطار فرمایا کرتے تھے اور انھون نے رمضان مین قبل عشا تین لونڈیون سے جماع کیا انتہی۔
عن عائشہ ان النبی صلعم کان یقبل وھو صائم ویمص لسانھا (سنن ابوداؤد کتاب الصیام باب الصائم یبلع الریق صفحہ ۲۶۶)	اور حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ پیغمبر خدا بحالت صوم میرے بوسے لیا کرتے اور میری زبان چوسا کرتے تھے انتہی۔

غالباً فقہاء رحمہم اللہ نے جو دن رات میں دس بارہ دفعہ جماع کا حکم دیا ہے وہ ایسے ہی فضائل و محامد اور کثرت ثواب کی نیت سے چنانچہ ذخیرۃ المسائل کے صفحہ ۲۹ مین بحوالہ دُر مختار لکھا ہے

فقیل یقضی علیھما زوجین باربع رمضات	کہ اُن دونون کو لازم ہے کہ چار دفعہ دن کو

شیعانِ علیؑ زندہ باد
دشمنانِ علیؑ مُردہ باد
یا علیؑ مدد
تحفہ حنفیہ
در جواب
تحفہ جعفریہ
اس رسالہ میں تمام علمائے اہلسنت کو دعوتِ فکر دی گئی ہے کہ وہ اہلسنت کی کتابوں سے سُنی مذہب کے خلاف پیش کئے گئے حوالہ جات کی صفائی پیش کریں اور شیعوں کی مخالفت اور لوگوں کو انکے خلاف بھڑکانے پر ہی گزارہ نہ کریں،
نوٹس :- اس کتاب کو نابالغ بچے اور عورتیں نہ پڑھیں
از قلم حقیقت رقم
خادمِ مذہب شیعہ وکیل آلِ محمدؐ علامہ غلام حسین نجفی فاضل عراق

لچر اور بیہودہ تحریر

عبارة غليظة وفاحشة !! (نعوذ بالله من ذالك)

INDECENT AND VULGAR WRITING.

تحفہ حنیفہ درجواب تحفہ جعفریہ تالیف خادم مذہب شیعہ علامہ غلام حسین نجفی ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

۲۶۸

غسل کی مزید تفصیلات کے لئے ہمارا رسالہ فقہ حنفیہ درجواب فقہ جعفریہ ملاخطہ کریں اس میں بخاری شریف کے حوالہ جات کے ساتھ لکھا ہے کہ انبیاء بنی اسرائیل ننگے ہو کر غسل کرتے تھے۔

غسل جنابت حضرت عائشہ نبی کریم کے ساتھ ایک برتن میں کرتی تھی

اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ص ۵۵ کتاب الغسل عن عائشۃ۔
قالت کنت اغتسل انا والنبی من اناء واحد۔
ترجمہ :۔ حضرت عائشہ فرماتی ہے کہ میں اور نبی پاک ایک برتن میں غسل کرتے تھے۔
(نوٹ) حضرت عائشہ نے یہ رپورٹ عروہ صحابی کو دی ہے اور ہمارا مقصد اس روایت سے یہ ہے کہ حضرت عائشہ کو کیا ضرورت اور مجبوری تھی کہ وہ اپنی خلوت کی باتیں مردوں کو بتاتی تھی شرفاء گھرانوں کی بیٹیاں ایسی باتیں نہیں کرتی۔ جیسی روح ویسے فرشتے

فقہ دیوبند میں بغیر غسل کے کئی عورتوں سے جماع جائز ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ص ۵۸ کتاب الغسل۔
ترجمہ :۔ انس بن مالک فرماتے ہیں کہ نبی کریم دن اور رات میں صرف ایک گھنٹہ میں اپنی گیارہ بیویوں سے ہمبستری فرما لیتے تھے کسی نے پوچھا کہ کیا حضور پاک میں اتنی قوت باہ تھی انس نے کہا انجناب میں تیس مردوں

سنی اپنے سرپرست عمرؓ کی طرح شہوت پرست تھے

کان اهل السنة متوغلین فی حب الشهوة مثل زعیمهم عمر رضی اللہ عنہ

SUNNI WERE SODOMIST LIKE HAZRAT UMER (RA).

تحفہ حنیفہ درجواب تحفہ جعفریہ تالیف خادم مذہب شیعہ علامہ غلام حسین نجفی ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

۱۲۲

فتاوی قاضی ادر عالمگیری کی عبادت — ولو قبلت المصلی امراۃ ولم یشتھا لم تفسد صلوته
اور اگر عورت کسی مرد کو حالت نماز میں چوم لے تو مرد کی نماز باطل نہیں ہے بشرطیکہ مرد کو شہوت نہ آئے۔

نوٹ: شیخ رضی الدین بن ابی بکر بن علی بن محمد الحداد البغدادی نے سراج وہاج میں اسی فتویٰ کو لکھا ہے کہ اگر عورت نمازی کو چومے تو عورت کی نماز باطل نہیں ہے اور اگر مرد بغیر شہوت کے عورت نمازی کو چومے تو عورت کی نماز باطل نہیں ہے اور قاضی محمد بن احمد بن عمر ظہیر الدین البخاری نے فتاویٰ ظہیریہ میں بھی اس فتویٰ کو لکھا ہے۔ اور زین الدین بن نجیم مصری نے بحر الرائق شرح کنز الدقائق میں باقاعدہ بحث کے بعد یہ نتیجہ نکالا ہے مرد اور عورت بحالت نماز جب ایک دوسرے کو چومیں تو دونوں کی نماز باطل نہیں ہوتی۔

دیوبند کے شیوخِ اسلام کو دعوت فکر

مذکورہ حوالہ جات سے چند باتیں روشن ہو گئی ایک تو یہ پتہ چل گیا کہ فقہ دیوبند میں بحالت نماز عورت مرد کا ایک دوسرے کو چومنا جائز ہے اور یہی عبادت ہے اور یہ فتویٰ دہلوی دجال کے منہ پر طمانچہ ہے۔ اور یہ بھی چل گیا کہ علماء دیوبند اہل سنت عوام کی تمام ضروریات کا خاص خیال فرماتے ہیں یہ عوام اپنے سرپرست اعلیٰ امیر عمرؓ کی طرح بہت شہوت پرست ہیں آنجناب کا بحالت روزہ جماع کرنا کنز العمال ۲۲۴/۴ میں اور بحالت جنابت نماز پڑھنا ص ۲۲۲ میں لکھا ہے پس سنی مرد مغیرہ بن شعبہ کی مانند اور انکی عورتیں ہند بن عتبہ کی طرح شہوت پرست تھے پس انکے باپ نے انکی دلجوئی کے لئے فتوحی سازی کر کی ہے یہ فتویٰ نکال لیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا وقال اننی من المسلمین

کتاب مستطاب

احسن الفوائد
في
شرح العقائد

جس میں

تمام شیعہ عقائد و مسلمات کو قرآن کریم، احادیث معصومین اور عقل سلیم کی روشنی میں ثابت کیا گیا ہے اور دیگر فرقہائے اسلام کے مقابلہ میں دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ سے شیعہ اصول و عقائد کی برتری واضح کی گئی ہے اور ہر ہر موضوع پر ملاحدہ و منکرین کے جملہ شکوک و شبہات کو عقلی و نقلی ادلہ سے علوم قدیمہ اور جدیدہ کی روشنی میں رد کیا گیا ہے

سرکار صدوق العلماء العاملین رئیس الفقہاء والمحدثین حضرت شیخ ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ القمی علیہ الرحمۃ

سرکار صدر المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ محمد حسین صاحب قبلہ مدظلہ العالی علی رؤس المومنین
۲۹۶-بی سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

ناشر: الغدیر پرنٹنگ پریس بلاک نمبر ۷ سرگودھا فون ۶۰۲۷۲

صحابہ کرام خود جہنمی ہیں ان کی اتباع باعث رشد وہدایات کیسے ممکن ہے

الصحابة بانفسهم اهل النار فكيف يمكن كون اتباع الصحابة موجب الرشد والهداية ؟

THE SAHABAS (HOLY COMPANIONS OF RASUL ALLAH ﷺ) ARE PERPETUAL INHABITANTS OF HELL. HOW CAN THEIR GUIDENCE LEAD US TO RIGHT PATH?

احسن الفوائد فی شرح العقائد از صدوق العلماء ابو جعفر محمد بن علی الحسن القمی ناشر عدیر پریس سرگودھا

۳۵۶

السنۃ والجماعت بلاتاویل ولا یختلف فیہ وقال القاضی حدیثہ متواتر النقل رواہ خلائق من الصحابۃ۔ خلاصہ یہ کہ احادیث حوض صحیح اور متواتر ہیں۔ انہیں بہت سے صحابہ نے نقل کیا ہے۔ لہذا ان پر بلاتاویل ایمان لانا فرض ہے۔

لمحہ فکریہ ان احادیث سے برادران اسلامی کے بہت سے مزعومہ مسلّمات کے قصر مسمار ہو کر رہ جاتے ہیں اور کئی ایک جعلی احادیث بے دجل وفریب اور دمنع وجعل کے پردے چاک ہو جاتے ہیں۔ جیسے اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم۔ اور الصحابۃ کلھم عدول وغیرہ وغیرہ۔ کیونکہ بنص رسول جب کئی صحابہ یقیناً جہنمی ہیں تو پھر یہ عمومی نظریہ کہ سب صحابہ عادل ہیں اور سب کی اتباع موجب دخول جنت اور باعث رشد وہدایت ہے۔ کسی طرح بھی درست اور قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ جو خود جہنمی اور راہ گم کردہ ہو۔ وہ دوسروں کو کس طرح راہ راست کی ہدایت کر کے جنت میں پہنچا سکتا ہے۔ ع

آں خویشتن گم است کرا رہبری کند؟

ان اصحاب کی مزید نشاندہی

اگرچہ ان احادیث میں ان جہنمیوں کی نشاندہی کر دی گئی ہے کہ یہ وہی اصحاب ہوں گے۔ جنہوں نے آں حضرت کے بعد دین اسلام میں اپنی رائے وقیاس سے تغیر و تبدل کئے ہوں گے۔ لہذا طالبان تحقیق حق آئینہ سیر وتواریخ میں بآسانی دیکھ سکتے ہیں کہ صحابۂ رسولؐ میں سے ایسے لوگ کون تھے۔ جنہوں نے اپنے اجتہادات سے دین میں بدعات واحداث پھیلائے؟ اس سلسلہ میں تاریخ الخلفاء سیوطی کے باب اولیات فلاں وفلاں اور الفاروق شبلی وغیرہ کتب سے کافی مدد مل سکتی ہے تاہم مزید وضاحت کے لئے ہم ایک دو روائتیں بھی ان کی تشخیص کے لئے پیش کئے دیتے ہیں۔ جن سے معلوم ہوگا کہ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے رسولؐ کے بعد ثقلین یعنی قرآن وعترت کے ساتھ برا سلوک کیا تھا اور ان کی حرمت وعزت کا کچھ بھی پاس ولحاظ نہیں کیا تھا۔ چنانچہ حق الیقین علامہ شبترؒ میں بروایت حضرت ابوذر غفاری رضوان اللہ علیہ ایک طویل حدیث مذکور ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ آں حضرتؐ کی خدمت میں حوض کوثر پر مختلف لوگ وارد ہوں گے اور آپ ان سے باری باری سوال کریں گے کہ تم نے میرے بعد ثقلین کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا؟ مختلف حضرات جو مختلف جواب دیں گے وہ یہ ہوں گے۔ کذبنا الاکبر ومزقناہ واضطھدنا الاصغر وابتززناہ فقد کذبنا الاکبر ومزقناہ وقاتلنا الاصغر وقتلناہ۔ کذبنا الاکبر وعصیناہ وخذلنا الاصغر وخذلناہ۔ ہم نے ثقل اکبر کو جھٹلایا۔ اور اس کے ٹکڑے کئے اور اس کی نافرمانی کی اور ثقل اصغر کو کمزور کیا۔ اس کے حق کو غصب کیا۔ اس سے جنگ کی اور اسے قتل کیا بحکم رسولؐ ہوگا۔ ان سب گروہوں کو جہنم میں جھونک دو۔ پھر شیعیان علیؑ کا ورود ہوگا۔ ان سے بھی سوال کیا جائے گا وہ جواب میں عرض کریں گے۔ اتبعنا الاکبر وصدقناہ ووازرنا

خلفاء راشدینؓ کو خدا پر جھوٹ بولنے والا ان ظالموں پر خدا کی لعنت اور آخرت کے منکر تحریر کیا ہے

الافتراء علی الخلفاء الراشدین بالکذب علی اللہ
ولعنۃ اللہ علی ھؤلاء الظالمین (والعیاذ باللہ)

THE FIRST THREE CALIPHS WERE LIARS AND WERE DENIAL OF DOOMSDAY.

احسن الفوائد فی شرح العقائد از صدوق العلماء ابو جعفر محمد بن علی الحسن القمی ناشر عدیر پریس سرگودھا

۵۹۹

کذبوا علی ربھم الا لعنۃ اللہ علی الظالمین الذین یصدون عن سبیل اللہ ویبغونھا عوجاً وھم بالآخرۃ ھم کافرون قال ابن عباسؓ فی تفسیر ھذہ الآیۃ ان سبیل اللہ فی ھذا الموضع علی ابن ابی طالب والائمۃ فی کتاب اللہ عزوجل

پروردگار پر جھوٹ بولا کرتے تھے۔ خبردار! ان ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔ جنہوں نے خدا کی راہ سے بندوں کو روک کر اس میں کجی ڈالنے کی کوشش کی اور یہی لوگ آخرت کے منکر ہیں۔

اس آیت کی تفسیر میں عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہاں "سبیل خداوندی" سے مراد حضرت امیرالمومنینؑ علیؑ بن ابی طالبؑ اور دوسرے آئمہ اطہار علیہم السلام ہیں۔ خدائے عزوجل کی کتاب میں

ہابیل کے مقابلے کے لئے قابیل، موسیٰؑ کے لئے فرعون، اور محمد مصطفےٰ کے خلاف ابوجہل۔ ابوسفیان اور مسیلمہ کذاب وغیرہ موجود ہیں۔ اسی طرح حقیقی خلافت و امامت کے خلاف مصنوعی خلافت و حکومت موجود ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام کے اندر جتنے خون خرابے اور فتنے فساد اس اختلاف کی وجہ سے ہوئے۔ اتنے اور کسی وجہ سے نہیں ہوئے۔ حقیقت نے ہمیشہ کذب کو ماننے سے انکار کیا۔ خواہ اس کے سر پر کتنے ہی آرے چلے۔ اور کذب نے حکومت کی آڑ میں کوئی ایسا ظلم نہیں تھا جو حق اور اہل حق پر نہ کیا ہو۔ اسی تنازعہ نے اسلام کے فقہ و احکام پر بھی بہت برا اثر ڈالا۔ اور یہی اختلاف تمام اختلافات اور فقہ اسلام کے احکام میں ترمیم و تنسیخ کا باعث بنا۔ جن لوگوں کو آنحضرتؐ کے انتقال پرملال کے بعد اقتدار حاصل ہو گیا تھا۔ انہوں نے اسلامی امامت کو یونانی حکومت کے ساتھ بدل دیا۔ اور اس تبدیلی کے لئے انہیں وہ تمام نظریات جن پر حقیقی امامت مبنی تھی۔ بدلنے پڑے اور ان کے بدلنے کے ساتھ اسلام بدلا گیا۔ غرض کہ بقول صاحب ملل ونحل امامت کا اختلاف امت اسلامیہ میں سب سے بڑا اختلاف ہے اور مذہب تشیع و تسنن کا بنیادی نقطہ اختلاف بھی یہی تنازعہ ہے (فلسفۂ اسلام)

امتِ اسلامیہ میں امامت کے دو سلسلے موجود ہیں۔ ایک وہ سلسلۂ جلیلہ ہے جو حضرت امیرالمومنین علیؑ بن ابی طالبؑ سے شروع ہو کر بارہویں امام مہدیؑ دوران صاحب العصر والزمان حضرت حجۃ بن الحسنؑ تک منتہی ہوتا ہے۔ اور دوسرا سلسلہ جناب ابوبکر سے شروع ہو کر نہ معلوم مروان الحمار اموی یا معتصم عباسی یا کسی اور پر جا کر منتہی ہوتا ہے! (جس کا صحیح علم ان کی خلافت کے علمبرداروں کو بھی نہیں[1] ہے

[1] تفصیلات معلوم کرنے کے شائقین ہماری کتاب اثبات الامامت صفحہ ۱۶۱ کی طرف رجوع کریں۔ (منہ عفی عنہ)

بوکھلا اٹھی
یزیدیت

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اپنی بہن سے زنا کا الزام (العیاذ باللہ)

اتهام الزنا با الأخت على سيدنا معاوية رضى الله عنه

AN ALLEGATION ON HAZRAT MUAVIA OF COMMITING ZINA (FORNICATION) WITH HIS SISTER.

یزیدیت بکمالاتھی از خضر عباس

۱۲۶

کے پتھر نہ برسیں کیونکہ یزید تو اتنا بڑا بے دین ہے کہ:

"واللہ ما خرجنا علی یزید حتی خفنا ان نرمی بالحجارۃ من السماء ان کان رجلا ینکح الامہات والبنات والاخوات ویشرب الخمر ویدع الصلوۃ"
(صواعق محرقہ ص ۲۱۹)

"ماؤں بیٹیوں، بہنوں سے اپنی خواہش پوری کرتا ہے۔ علانیہ شراب پیتا ہے اور تارکِ نماز ہے۔"
(صواعق محرقہ ابنِ حجر مکی ص ۱۳۲ طبع مصر)

یزید کا اپنی پھوپھی سے خواہشاتِ نفس کا پورا کرنا

یزید کا اپنی ماں، بہنوں اور بیٹیوں سے خواہشاتِ نفس کا پورا کرنا کوئی عجیب امر نہیں ہے۔ اس کے شب و روز کے مشاغل زندگی ہی اس قسم کے تھے کہ وہ اپنے باپ کی مدخولہ سے بھی زنا کرنے میں باز نہ رہتا تھا۔ چنانچہ صاحب مناقب فاخرہ مولوی احمد شاہ صاحب لکھتے ہیں:

"یزید اپنی پھوپھی پر عاشق ہو گیا اور اپنے عشق کو اس سے چھپائے رکھا۔ ایک دن وہ اپنی پھوپھی کو لے کر باغ میں گیا اور ایک گوشہ میں بیٹھ کر حکم دیا کہ سانڈ گھوڑا مست گھوڑی پر چھوڑا جائے۔ جب گھوڑے نے جفتی کی اور اس کی پھوپھی نے بھی دیکھا تو وہ بے قابو ہو گئی۔ یزید نے اس کی مستی کو تاڑ لیا اور پھوپھی کو وہاں سے الگ لے جا کر ایک خاص مقام پر اس سے منہ کالا کیا لیکن اس کو باکرہ نہ پایا۔ یزید نے سبب پوچھا تو معشوقہ نے کہا کہ تیرے باپ نے کسی کا کنوارہ پن چھوڑا بھی ہے؟"
(مناقب فاخرہ ص ۸۹)

* خواجہ حسن نظامی مرحوم نے اپنے رسالہ (طمانچہ بر رخسارِ یزید) میں دلائل قاہرہ ثابت کیا ہے کہ یزید نے اپنی ماں مرجانہ سے زنا کیا تھا اور یزید ملعون کے اوصافِ خبیثہ پر تبصرہ کرتے ہوئے مورخ مدارج النبوۃ رقمطراز ہے کہ اس لعین نے حرم رسولؐ ام المومنین حضرت عائشہ سے بھی عقد کی خواستگاری کی و گرد ہنے اس پر لعنت کی۔
(بحوالہ مدارج النبوۃ جلد ۲ ص ۱۲۰)

هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ

ہدایت ہے پرہیزگاروں کے لیے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نمازیں قائم کرتے ہیں اور ہمارے دیے ہوئے میں سے خرچ کرتے ہیں

تحفۃ العوام مقبول مستند

مطابق فتاویٰ

العلامۃ الفقیہ آیت اللہ العظمیٰ سرکار آقا الحاج السید محمود الحسینی الشاہرودی ظلہ تعالیٰ نجف اشرف عراق

العلامۃ الفقیہ آیت اللہ العظمیٰ سرکار آقا الحاج السید ابو القاسم الخوئی مدظلہ تعالیٰ نجف اشرف عراق

العلامۃ الفقیہ آیت اللہ العظمیٰ سرکار آقا الحاج السید محمد کاظم شریعتمدار ظلہ تعالیٰ زعیم حوزۂ علمیہ قم

العلامۃ الفقیہ آیت اللہ العظمیٰ سرکار الحاج السید محسن الحکیم اعلی اللہ مقامہٗ نجف اشرف عراق

ناشران

شیعہ جنرل بک ایجنسی

انصاف پریس ریلوے روڈ۔ لاہور

(پاکستان)

حضرت معاویہؓ رضی اللہ عنہ پر لعنت کی دعا

دعاء اللعنة على معاوية رضى الله عنه (نعوذ بالله من ذالك)

A PRAY OF CURSE TO HAZRAT MUAVIA.

تحفۃ العوام مقبول مستند مطابق فتاویٰ فاضل عراق ناشر شیعہ جنرل بک ایجنسی ریلوے روڈ لاہور

۳۲۷

اللهم اجعلني في مقامي هذا ممن تناله منك صلوات ورحمة ومغفرة

ہے اور کتنی عظیم مصیبت ہے اسلام میں اور تمام اہل آسمان اور اہل زمین میں ۔ اے اللہ مجھے اسی مقام پر ان لوگوں میں رکھ

اللهم اجعل محياى محيا محمد وآل محمد ومماتي ممات محمد وآل محمد

جنہیں تیری عنایتیں اور رحمتیں اور مغفرت پہنچ رہی ہے ۔ اے اللہ میری زندگی کو محمد وآل محمد کی زندگی قرار دے اور میری

صلواتك وسلامك عليهم . اللهم ان هذا يوم تبركت به بنو امية وابن

موت کو محمد وآل محمد کی موت بنا دے ۔ ان پر تیری صلوٰت اور سلام ۔ اے اللہ آج وہ دن ہے جسے بنو امیہ اور کلیجے کھانے

اكلة الاكباد اللعين ابن اللعين على لسانك ولسان نبيك صلى الله عليه و

والی کے بیٹے نے برکت کا دن بنایا ۔ جو تیری زبانی اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ کی زبانی لعین ابن لعین ہے

آله في كل موطن وموقف فيه نبيك صلواتك عليه وآله . اللهم العن

ہر جگہ اور ہر مقام پر جہاں تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نے قیام فرمایا ۔ اے اللہ ابوسفیان

ابا سفيان ومعوية بن ابي سفيان ويزيد بن معوية وآل مروان عليهم

اور معاویہ ابن ابی سفیان اور یزید بن معاویہ اور آل مروان کو لعنت کر ان

منك اللعنة ابد الابدين . وهذا يوم فرحت به آل زياد وآل مروان

پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تیری لعنت ہو ۔ اور آج وہ دن ہے جس میں آل زیاد اور آل مروان

عليهم اللعنة بقتلهم الحسين صلوات الله وسلامه عليه . اللهم نضاعف

علیہم اللعنۃ نے حسین صلوٰت اللہ وسلامہ علیہ کو قتل کرنے کی خوشیاں منائی تھیں ۔ سو اے اللہ اپنی

عليهم اللعن منك والعذاب الاليم اللهم اني اتقرب اليك في هذا

لعنت ان پر دو چند کر دے اور دردناک عذاب بڑھا دے ۔ اے اللہ میں تیری قربت ڈھونڈتا ہوں آج کے دن

اليوم وفي موقفي هذا وايام حيوتي بالبرآءة منهم واللعنة

یہاں کھڑے اور اپنی زندگی بھر ان لوگوں سے تبرا کرکے اور ان پر لعنت کرکے

عليهم وبالموالات لنبيك وآل نبيك عليهم السلام .

تیرے نبی اور اس کی آل علیہم السلام سے دوستی رکھ کر ۔

زندگانی حضرت زینب سلام اللہ علیہا
مجالس از شہیدِ محراب آیت اللہ دستغیب
ولی العصر ٹرسٹ
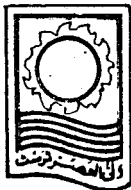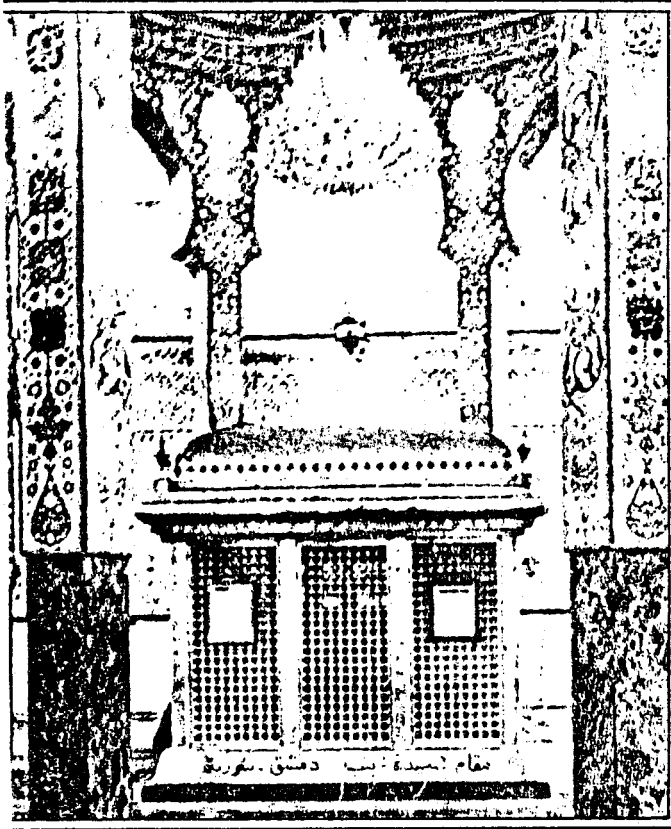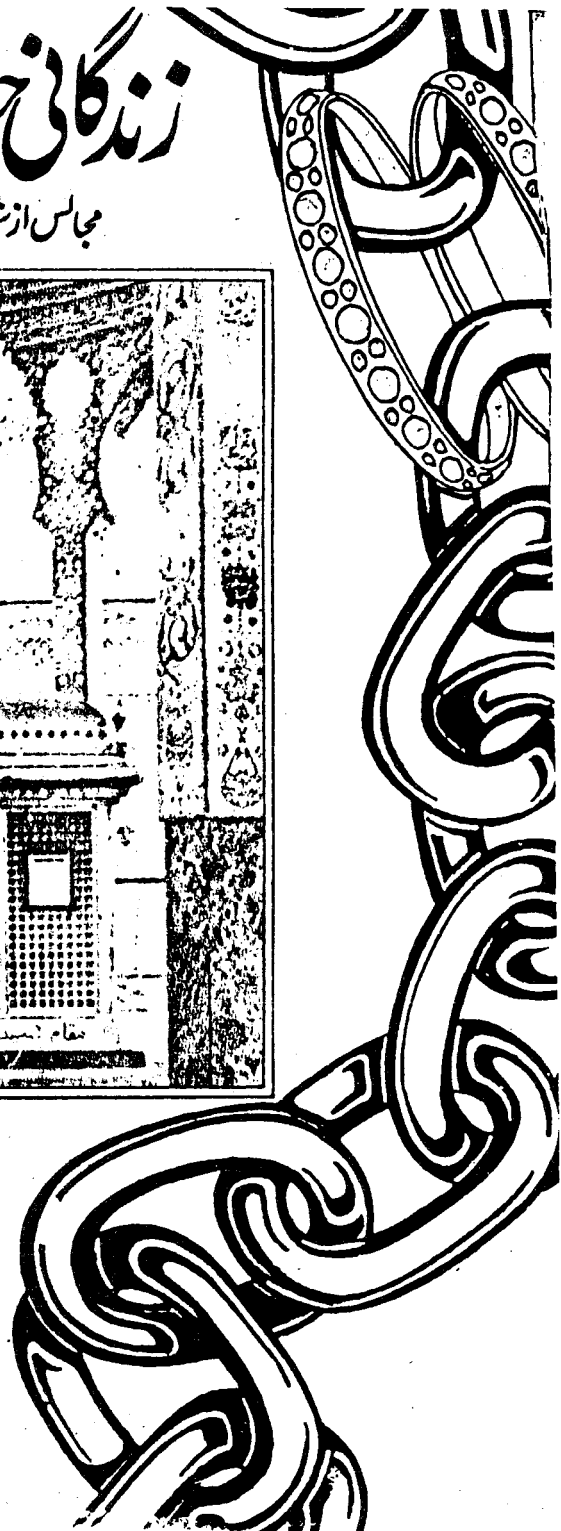
سیدنا معاویہؓ ظالم اور جابر تھے

کان معاویة ظالما و جبارا (والعیاذ باللہ)

SYEDNA MUAVIA رضی اللہ عنہ WAS TYRANT AND OPPRESSOR.

زندگانی حضرت زینب (مجالس محراب آیت اللہ دستغیب) طبع ولی العصر ٹرسٹ

۱۶۰ — گیارہویں مجلس

معاویہ کے لیے بے حساب گناہ

وائے ہے معاویہ کے لیے جس نے اپنے ظلم وجور اور برے اعمال اور گندے کاموں کے ذریعے اور پھر یزید کی جانشینی کے ذریعے اپنے لیے بیحساب گناہوں کا ذخیرہ کیا کیونکہ من سن سنته سیئة کان له وزر من عمل بها الی یوم القیٰمة ۔ یعنی جو شخص ظلم وستم کے ذریعے گناہوں کی بنیاد رکھتا ہے جب تک یہ بنیاد قائم رہتی ہے اور اُس کے واسطے سے گناہ جاری رہتے ہیں تو یہ تمام بوجھ اُس شخص پر پڑتا ہے جس نے یہ بنیاد رکھی تھی یزید کے زمانہ میں جتنے بھی پاک لوگوں کے خون کو بہایا گیا یا اُس کے بعد قتل وغارت کی گئی یا بنی امیہ کے دور میں جتنے بھی ظلم وستم ڈھائے گئے اِن سب میں معاویہ برابر کا شریک ہے جس نے اِن مظالم اور گناہوں کی بنیاد رکھی تھی ۔

ظالم کا ظلم بُرے بدلہ کی تیاری ہے

یہاں جناب زینب سلام اللہ علیہا نے اشارہ فرمایا کہ اے بدبخت تیرے باپ نے تجھے اِس مسند پر بٹھایا ہے جس کا نقصان اُس کو بھی ہوگا اور تجھے بھی تیرے باپ معاویہ نے ہلاکت میں پھینک دیا ہے اور یہ ایک شیطانی برائی ہے کہ تجھے مسلمانوں پر مسلط کر دیا گیا مگر بہت جلد تجھے معلوم ہو جائے گا کہ ظالموں کا بہت برا انجام ہے عالیہ بی بی نے قرآن مجید سے اقتباسات فرماتے ہوئے

عمرو بن عاصؓ جہنمی تھے

کان عمرو بن العاص من اهل النار (والعیاذ باللہ)

UMR BIN AAS (RA) WAS DESTINED TO HELL.

زندگانی حضرت زینب (مجالس محراب آیت اللہ دستغیب) طبع ولی العصر ٹرسٹ

عذاب میں مزید اضافہ ہو سکے۔

عمرو عاص کی حیات و موت پہ نظر کیجئے

معاویہ کے بااختیار آدمی عمرو عاص پر نظر کیجئے جس زنا زادے کا آغاز میں گدھے کی کھال کھینچنے کا کاروبار تھا اور اس نے معاویہ سے بنا کے رکھی ہوئی اور حضرت علی علیہ السلام سے بگاڑ کے رکھی ہوئی تھی جس کا مال اور ریاست دن بدن ترقی میں یہاں تک کہ وہ مصر کا صاحب اقتدار بادشاہ بن گیا اور اس نے بادشاہی کی وجہ سے صندوقوں کو سونے سے پُر کر کے رکھا ہوا تھا۔ لکھتے ہیں جس وقت وہ جہنم رسید ہونے لگا تو حسرت بھری نگاہوں سے اپنے مال کی طرف دیکھ کر کہتا تھا کہ کون ہے جو میری زندگی کی جمع کردہ اس پونجی کو مجھ سے لے اور سونے کے صندوق بھی لے جائے۔ جب کہ یہ تمام مسلمانوں کے بیت المال سے حق الناس کو غصب کر کے جمع کیا گیا تھا۔ جس کا بروز محشر حساب و کتاب ہونا تھا۔ معاویہ کو جب عمرو عاص کی آخری خواہش کا علم ہوا تو اس نے آدمیوں کو بھیجا کہ جاؤ اس کا مال و سونا لے آؤ اسے میں قبول کرتا ہوں۔ حالانکہ اس بدبخت کو یہ خبر نہیں ہے اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ۵۳/۳۸ یہ کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا نفس دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔ جب کہ عمرو عاص کا انجام آخرت اس کے سامنے تھا اور وہ بذات خود بھی اسی طرح اموال مسلمین کا غاصب تھا تو کیا ایسی دولت عذاب خدا کے علاوہ تھی ؟

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلاً

لمنۃ اللہ کہ یہ نسخہ لاجواب و صحیفہ انتخاب جامع مسائل حرام و حلال حاوی وظائف و اعمال مطلوب مومنین کرام یعنی

تحفۃ العوام

حسب فتاوای سرکار شریعت مدار سید العلماء الاعلام سند الفقہاء العظام مجتہد العصر جناب مولانا و مقتدانا مفتی سید احمد علی صاحب قبلہ دام ظلہ العالی ابن حضرت حجۃ الاسلام آیۃ اللہ فی الانام مجتہد العصر و الزمان جناب مفتی سید محمد عباس صاحب قبلہ اعلی مقامہ

حسب فرمائش

ملک سراج الدین اینڈ سنز و پبلشرز کشمیری بازار لاہور پاکستان

عاشورہ کی دعاؤں میں حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ پر لعنت کی دعا

دعاء اللعنة على ابی بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ و عثمان رضی اللہ عنہ یوم عاشورا

TO INVOKE CURSE ON FIRST THREE CALIPHS DURING PRAYERS IS AN ACT OF GREAT MERIT.

۳۲۸ تحفۃ العوام مقبول مستند مطابق فتاویٰ فاضل عراق ناشر شیعہ جنرل بک ایجنسی ریلوے روڈ لاہور

پس دو رکعت نماز زیارت پڑھیں، (اور زاد المعاد میں لکھا ہے کہ نماز کے بعد احتیاطاً دوبارہ یہی زیارت پڑھیں تو بہتر ہے) اس کے بعد سو مرتبہ کہیں۔

اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَوَّلَ ظَالِمٍ ظَلَمَ حَقَّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاٰخِرَ تَابِعٍ لَّهٗ عَلٰى

اے اللہ لعنت کر پہلے ظالم کو جس نے محمد و آل محمد کا حق غصب کیا اور اس کے دوسرے پیرو کو جس نے

ذٰلِكَ. اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْعِصَابَةَ الَّتِيْ جَاهَدَتِ الْحُسَيْنَ صَلَوٰاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

اس کی پیروی کی، اے اللہ اس جماعت کو لعنت کر جس نے حسین صلوات اللہ علیہ سے جنگ کی اور ان کے

وَشَايَعَتْ وَبَايَعَتْ وَتَابَعَتْ عَلٰى قَتْلِهٖ. اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ جَمِيْعًا ۞

قتل کے لئے ساتھ دیا اور بیعت کی متابعت کی۔ اے اللہ ان سب کو لعنت کر۔

پھر دو رکعت نماز پڑھ کر سو مرتبہ کہیں:۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَعَلَى الْاَرْوَاحِ الَّتِيْ حَلَّتْ بِفِنَائِكَ وَ

سلام آپ پر اے اباعبداللہ اور ان روحوں پر جو آپ کے صحن میں آ اتریں اور

اَنَاخَتْ بِرَحْلِكَ. عَلَيْكَ مِنِّيْ سَلَامُ اللّٰهِ اَبَدًا مَّا بَقِيْتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَ

آپ کی منزل پر اقامت گزیں ہوئیں، آپ پر میری طرف سے ابد تک اللہ کا سلام، جب تک میں باقی ہوں اور رات

النَّهَارُ. وَلَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنِّيْ لِزِيَارَتِكَ. اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ وَ

اور دن باقی ہیں۔ اور آپ کی زیارت کے لئے اللہ اسے آخری عہد نہ بنائے۔ سلام حسین پر اور علی ابن الحسین پر اور

عَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَعَلٰى اَوْلَادِ الْحُسَيْنِ وَعَلٰى اَصْحَابِ الْحُسَيْنِ ۞

اولاد حسین پر اور اصحاب حسین پر

پھر دو رکعت نماز پڑھیں اور کہیں۔

اَللّٰهُمَّ خُصَّ اَنْتَ اَوَّلَ ظَالِمٍ بِاللَّعْنِ مِنِّيْ وَابْدَأْ بِهٖ اَوَّلًا. ثُمَّ الثَّانِيْ ثُمَّ

اے اللہ! تو پہلے ظالم کو میری طرف سے مخصوص بہ لعنت کر اور شروع میں پہلے کو لعنت کر، پھر دوسرے کو پھر

صراط علی حق نمسکہ

مناظرہ حسینیہ

تالیف

عالم و عارف علوم ربانی مولانا شیخ ابوالفتوح رازی رح

مترجمہ

مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزا پوری

مترجم کتاب حیات القلوب۔ جلاء العیون و حق الیقین وغیرہ

ناشر

امامیہ کتب خانہ مغل حویلی

اندرون موچی دروازہ۔ لاہور

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دوزخ کے کتے تحریر کیا ہے (نعوذ باللہ)

اصحاب الرسول کلاب جھنم (والعیاذ باللہ)

SAHABA ARE MENTIONED AS DOGS OF HELL.

مناظرہ حسینہ از شیخ ابو الفتوح رازی کی ترجمہ مولوی سید بشارت حسین ناشر امامیہ کتب خانہ لاہور

۵۶

کہ اے خالد بیٹھ جاؤ تمہارا مقام و مرتبہ ظاہر ہوا اور تمہاری سعی مشکور ہے۔ یہ سنکر وہ بیٹھ گئے
پھر سلمان اُٹھے اور کہا اللہ اکبر خدا کی قسم میں نے اپنے انہی دونوں کانوں سے سُنا ہے اگر
غلط کہتا ہوں تو یہ کان بہرے ہو جائیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بینما اخی
وابن عمی جالس فی مسجدی مع نفر من اصحابہ یہم کلاب النار۔ یعنی پیغمبر نے
فرمایا کہ ایک وقت آئے گا کہ میرے بھائی علیؑ مسجد میں اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہوں گے کہ ایک
جماعت دوزخ کے کتوں کی اُن پر حملہ کرے گی۔ اور اس کے دوستوں کے قتل کا ارادہ کرے
گی۔" مجھے اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ وہ جہنمی کتے تم لوگ ہو۔ یہ سُنکر عمر اپنی تلوار کھینچ کر
سلمان کے قتل کے ارادہ سے جھپٹے۔ امیرؑ المومنین یہ دیکھتے ہی اپنی جگہ سے اُٹھے اور عمر کا گلا
پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔ تلوار اُن کے ہاتھ سے گر گئی اور اُن کی پگڑی زمین پر آ رہی۔ اور وہ
لوگوں کے درمیان خجل و شرمندہ ہوئے۔ اُس وقت ابو بکر اور اُن کے ساتھی اُٹھے اور عمر کو
زمین سے اٹھا کر بٹھایا۔ امیرؑ المومنین نے فرمایا یا ابن الضحاک الحبشیہ لولا کتاب اللہ
سبق وعہد من رسولؐ اللہ تقدم لرأیتم ایما اضعف ناصرا واقل عدد۔
اے ضحاک حبشیہ کے بیٹے اگر خدا کی کتاب مانع نہ ہوتی اور رسولؐ کا عہد پہلے سے نہ ہوتا تو
تو دیکھتا کہ کون مددگاروں کے لحاظ سے کمزور یا تعداد میں کم ہے۔ یہ فرما کر اپنے اصحاب کے ساتھ
اُٹھے اور فرمایا کہ تم پر خدا کی رحمت ہو اور مجلس سے چلے گئے۔

پھر عمر لشکر گراں کے ساتھ مدینہ میں گھومنے لگے اور جن لوگوں نے خلافت ابو بکر سے انکار
کیا تھا اُن میں سے ایک ایک کو پکڑ کر لاتے تھے اور قہراً و جبراً بیعت لیتے تھے۔ جس جس جگہ
کچھ لوگ گھروں میں پوشیدہ ہوتے ان کو باہر نکال لاتے۔ اور اُن سے بیعت لیتے۔ بعض کو
قتل کر دیتے تھے۔ تین مہینہ تک اُن کے درمیان خلافت کا یونہی شور و شر برپا تھا۔ بالآخر
امیرؑ المومنین بلانے گئے اور جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کا معاملہ درپیش ہوا اور دروازۂ
معصومہؑ پر عمر کا لات مارنا اور معصومہؑ کونین کو ایذا پہنچانا ہر شخص پر ظاہر ہے۔ اور سعد بن عبادہؓ

کتاب مستطاب

مصنفہ

حضرت حجۃ الاسلام سید محمد سلطان الواعظین شیرازی دام ظلہ

مترجم

جناب الحاج مولانا سید محمد باقر صاحب باقری رئیس جوارس ضلع باربنکی

ناشر

کتب خانہ شاہ نجف مغل حویلی لاہور

ملنے کا پتہ

افتخار بک ڈپو رجسٹرڈ مین بازار اسلام پورہ ۔ لاہور۔

حضرت امیر معاویہؓ (معاذ اللہ) کافر اور لعین تھے

كان معاوية كافرا ولعينا (والعياذ بالله)

HAZRAT MUAVIA (RA) WAS INFIDEL.

خورشید خاور ترجمہ شبہائے پشاور حصہ دوم از سید محمد سلطان شیرازی افتخار بک ڈپو اسلام پورہ لاہور

جائے، پس یہ لوگ اس شدید حکم کے ساتھ تین ہزار کا جرار و خونخوار لشکر لے کر روانہ ہوئے اور مدینہ، مکہ، یمن، طائف اور نجران میں نیز راستے کے درمیان اس قدر مومنین و محبان علی حتی کہ عورتوں اور بچوں کو بھی قتل کیا کہ ان کے اعمال سے تاریخ کے صفحات سیاہ ہو گئے افسوس کہ ان سارے انسانیت سوز حرکات کی تشریح پیش کرنے کا وقت نہیں لیکن مختصر نمونہ یہ ہے کہ جس وقت یمن میں پہنچے تو والی یمن عبیداللہ ابن عباس شہر سے باہر تھے۔ یہ ان کے گھر میں گھس گئے اور ان کے دو چھوٹے چھوٹے بچوں سلیمان اور داؤد کو ماں کی گود میں ذبح کر دیا۔

ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ جلد اول ص۱۲۱ سطر اول میں لکھتے ہیں کہ اس فوج کشی میں جو لوگ آگ سے جلا دیئے گئے اُن کے علاوہ تیس ہزار افراد قتل کیے گئے۔

کیا آپ حضرات کو اب بھی اس حقیقت میں کوئی شک و شبہ ہے کہ معاویہ پر آیات قرآنی کے حکم سے دنیا و آخرت میں خدا و رسولؐ کی لعنت ہے؟

امیرالمومنینؑ پر سب و شتم اور آپ کی مذمت میں حدیثیں گھڑنے کیلئے معاویہ کا حکم

معاویہ کے کفر اور قابل لعن ہونے کے ثبوت میں اس جگہ دوسرے واضح دلائل کے امیرالمومنینؑ پر سب و شتم اور لعنت کرنا نیز لوگوں کو نمازوں کے قنوت اور نماز جمعہ کے خطبے وغیرہ میں اس گناہ عظیم کا حکم دینا بھی ہے جس پر تمام آپ کے اور جمہور امت یہاں تک کہ غیر قوم کے مورخین کا بھی اتفاق ہے کہ یہ عمل قبیح اور بدعت کھلم کھلا حتی کہ منبروں کے اوپر بھی رائج تھی، اور ایک بڑی جماعت کو سب نہ کرنے کے جرم میں قتل کر دیا گیا، بالآخر عمر ابن عبدالعزیز نے اپنی خلافت کے زمانے میں اس بدعت کو ختم کیا۔

قطعی چیز ہے کہ جو شخص امام الموحدین، برادر رسولؐ، زوج بتولؑ امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام پر آپ کی حیات میں یا بعد وفات سب و شتم اور لعن کرے یا اس کا حکم دے وہ ملعون اور کافر ہے اس لئے کہ آپ کے اکابر علماء نے اپنی معتبر کتابوں میں جیسے امام احمد نے مسند میں، امام ابو عبدالرحمن نسائی نے خصائص العلوی میں، امام ثعلبی و امام فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر میں، ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ میں، محمد بن یوسف گنجی شافعی نے کفایت الطالب میں، سبط ابن جوزی نے تذکرہ میں، سلیمان بلخی حنفی نے ینابیع المودۃ میں، میر سید علی ہمدانی نے مودۃ القربیٰ میں، دیلمی نے فردوس میں، مسلم بن حجاج نے صحیح میں، محمد بن طلحہ شافعی نے مطالب السئول میں، ابن صباغ مالکی نے فصول المہمہ میں، حاکم نے مستدرک میں، خطیب خوارزمی نے مناقب میں، ابراہیم حموینی نے فرائد میں، ابن مغازلی شافعی نے مناقب میں، امام الحرم نے ذخائر العقبیٰ میں اور ابن حجر نے صواعق میں غرضیکہ آپ کے سبھی بڑے بڑے علماء نے مختلف الفاظ و عبارات کے ساتھ مجمل اور مفصل طور سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔
من سبّ علیا فقد سبّنی ومن سبّنی فقد سبّ اللہ (یعنی جس شخص نے علی کو سب و شتم کیا اس نے

M.K.M

تجلیات صداقت
جلد
اوّل

آفتاب ہدایت

صادق پبلیکیشنز
مکتبہ اصغریہ امام بارگاہ بلاک سرگودھا

مدعیان خلافت فرعون صفت تھے

كان المدعون بالخلافة فراعنة .

THE CLAIMENTS OF CALIPHATE HAD PHAROAH'S NATURE.

تجلیات صداقت بجواب آفتاب ہدایت جلد اول از شیخ محمد حسین ۱۸ نور چمبر گپت روڈ لاہور
۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وآلہ الطاہرین

تجلیات صداقت

بجواب

آفتاب ہدایت

قدیم الایام سے دشمنانِ دین وایمان محبانِ اہل بیت علیہم السلام کو بجائے "شیعہ خیر البریہ" کہنے کے "رافضی" کہہ کر اپنے دل کا بخار نکالتے رہتے ہیں اور اس سلسلہ میں فروع کافی کتاب الروضہ صـ ۱۶ ج ۳ سے بموجب "کلمۃ حق یراد بہا الباطل" امام جعفر صادق علیہ السلام کے اس فرمان سے بھی استدلال کرتے ہیں کہ آنجنابؑ نے فرمایا۔

"واللہ ما ہم سموکم بل اللہ سماکم" (خدا کی قسم تمہارا یہ نام لوگوں نے نہیں رکھا بلکہ خدا نے تمہارا نام "رافضی" رکھا ہے"، پھر فتنہ رفض کو فتنۂ ارتداد سے بھی زیادہ خطرناک قرار دیتے ہوئے یہاں تک کہا جاتا ہے کہ "آریہ عیسائی وغیرہ مخالفین اسلام کو قرآن پاک اور احادیث رسولؐ پر ناپاک حملے کرنے کا مصالحہ ہی روافض کی تصانیف سے ملتا ہے" (آفتاب ہدایت صـ ۲۶)

الجواب وباللہ التوفیق لقمع یکل شاک ومرتاب! ہم لفظ شیعہ کے معانی، اس کی جلالت اور قدامت پر وہاں بحث کریں گے جہاں آخر میں مؤلف نے اس پر بحث کی ہے انشاء اللہ سردست صرف اس قدر لکھا جاتا ہے۔ کہ لفظ "رفض" میں فی نفسہ نہ کوئی اچھائی ہے اور نہ برائی بلکہ وہ جو کچھ بھی حسن یا قبیح حاصل کرتا ہے وہ اضافت ونسبت سے کرتا ہے کیونکہ رفض کے لغوی معنی ہیں "ترک کرنا، چھوڑنا"۔ جس طرح اچھائی کا ترک کرنا برا ہے اسی طرح برائی کا ترک کرنا اچھا ہے۔ لہٰذا اگر حضرات شیعہ کو اس اعتبار سے "رافضی" کہا جائے کہ یہ برے لوگوں اور بری باتوں کے تارک ہیں تو اس میں ہرگز کوئی قباحت نہیں ہے اور یہی امام علیہ السلام کے مفصل فرمان کا ماحصل ہے جس کا صرف ایک جملہ اوپر استدلال میں پیش کیا گیا ہے۔ امامؑ نے فرمایا ہے کہ پہلے پہل یہ لقب فرعون اور فرعونیوں نے ان جادوگروں کو دیا تھا جو اعجازِ موسویؑ دیکھ کر حلقہ بگوش توحید ہو گئے تھے۔ اور فرعون کی ربوبیت کا جوا اپنی گردنوں سے اتار پھینکا تھا اور شیعیان حیدر کرار کو بھی اسی لئے "رافضی" کہا جاتا ہے کہ انہوں نے امتِ محمدیہ کے بعض فرعون صفت مدعیان خلافت و [illegible] کی اتباع و پیروی ترک کر کے خدا کے مقرر کردہ ائمہ ہدایت خلفاء حق کو مرکز رشد وہدایت تسلیم کرتے ہیں
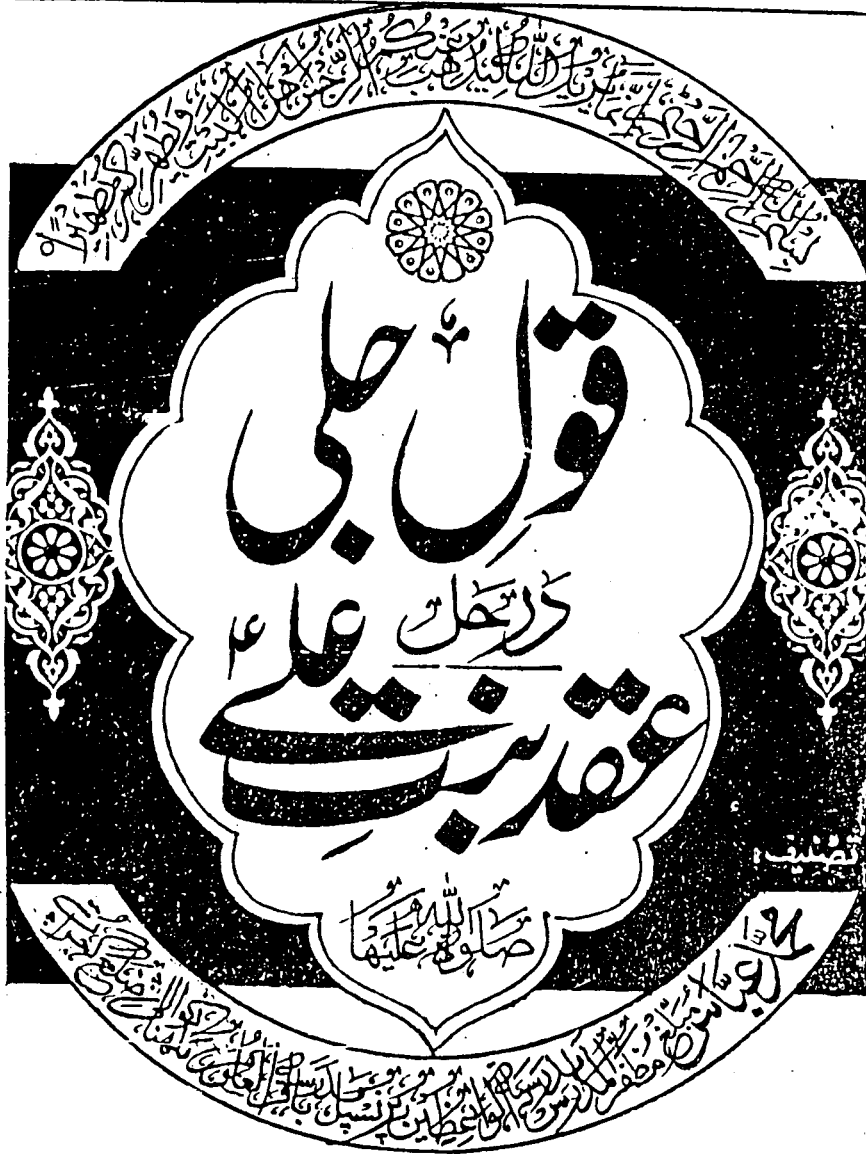
تقریظ: مبلغ اسلام علامہ مرزا یوسف حسین صاحب قبلہ پرنسپل مدرسۃ الواعظین لاہور
ناشر: انجمن حیدریہ (رجسٹرڈ) نارنگ سیداں تحصیل چکوال ضلع جہلم

خالد بن ولید زانی تھے

کان خالد بن الولید زانیا (نعوذ باللہ من ذالک)

HAZRAT KHALID BIN WALEED WAS AN ADULTERER

قول جلی در حل عقد بنت علی از محمد عباس پرنسپل مدرسہ باقر العلوم ضلع گجرات ناشر انجمن حیدریہ ضلع جہلم

۱۲۵

قارئین - ماتم کے مخالف ملاؤں کے جب بزرگ فوت ہوئے تو ان پر نوحہ اور ماتم حضرت عمر کے سامنے ہوا بلکہ گریباں بھی چاک ہوئے اور حضرت عمر جیسے سخت گیر نے انہیں منع نہ کیا اور اگر شہادت امام حسینؑ کو یاد رکھنے کے لئے ماتم کیا جائے تو ان ملاؤں کو تکلیف ہونے لگتی ہے۔ اور خالد بن ولید کی تعریف اہلسنت حضرات بہت کرتے ہیں کیونکہ یہ ان کے حاکم اوّل کے خاص چیلے تھے اور بر سر اقتدار پارٹی اپنے حزب مخالف اہلبیت نبوت کو ان کے مقاصد میں ناکام اور ان کے حقوق پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے اسے استعمال کرتی تھی جب دروازۂ سیدہ بنتِ رسول مقبولؐ کو آگ لگانے کی کوشش کی گئی تو یہ خالد وہاں بھی حکومت وقت کی مدد کے لئے حاضر تھا۔ اور بیرون مدینہ بھی جو قبائل اہلبیتِ نبوت کی حمایت کا دم بھرتے تھے۔ مثلاً مالک بن نویرہ کا قبیلہ۔ تو ان کو کچلنے کے لئے بھی حکومت وقت نے اسی خالد بن ولید کو استعمال کیا اور اہل بیت نبوۃ کے وفادار کے قتل عام سے حکومت وقت اتنی خوش ہوئی کہ اس کے واجب القتل گناہ سے بھی چشم پوشی کی گئی۔ کیونکہ مالک کے قتل کے بعد خالد نے اس کی بیوی سے زنا کیا تھا اور اسی پر وزیر اعظم نے اسکو معزول کرنے کا مشورہ دیا تھا لیکن صدر گرامی نے اس کے جرم سے چشم پوشی بھی کی اور اپنے خصوصی اختیارات سے سیف اللہ کا لقب بھی عطا کیا۔ اب یہ خالد مرتا ہے اور اس کا ماتم ہو رہا ہے ساری اہلسنت کی تنظیمیں خاموش ہیں اس لئے کہ اپنی پارٹی کا آدمی ہے۔ مذمت ماتم والی یہ ساری

جملہ حقوق بذریعہ رجسٹری محفوظ ہیں

هٰذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ

الحمد للہ والمنہ کہ بعد کشاکش یک عالم رنج وغم و تراکم مصائب پیہم کہ بوجہ انتقال دو فرزندان نوجوانان کہ یکی بسن ہیجدہ و دوم بسن بست و یک سالگی داغ مفارقت خویش بر قلب مجروح مترجم گزاشتند

ضمیمہ جات مقبول ترجمہ و حواشی

مرتبہ و مولفہ و مترجمہ

ملک جناب فضائل مآب مستفیض فیوض ربانی دقیقہ شناس رموز قرآنی مکتشف حقائق عرفانی متکلم مناظر لاثانی حضرت مولانا مولوی حکیم سید حاجی مقبول احمد صاحب قبلہ دہلوی مدظلہم العالی دام ظلہم

بار دوم

آغا سلطان مرزا پرنٹرز اینڈ پبلشر

تعداد ۲۰۰۰

اس امت کے گوسالہ ابوبکرؓ فرعون عمرؓ سامری عثمانؓ ہیں

عجل هذه الأمة أبوبكر و فرعونها عمر وسامريها عثمان بن عفان رضى الله عنهم

HAZRAT ABU BAKR IS THE CALF OF BANI ISRAEL, UMAR IS PHAROH AND USMAN SAMIRIY OF THIS UMMAH.

عرض کی کہ پروردگارا! بدکار تو اپنی بدی کے سبب عذاب پائیں گے۔ یہ نیکوکار کیوں عذاب دئے جائیں گے؟ ارشاد ہوا کہ اس سبب سے کہ بدکاروں کی بدیوں سے چشم پوشی کیا کرتے تھے۔ اور میرے ناراض ہونے پر بھی اُن سے ناراض نہ ہوتے تھے۔

ضمیمہ نوٹ نمبر ۲ متعلق صفحہ ۹۹ | اُن پانچ جھنڈوں میں سے پہلا جھنڈا اس اُمت کے گوسالہ (ابوبکر) کا ہوگا۔ اس میں آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ

میں ان لوگوں سے سوال کرونگا کہ تم نے میرے بعد اُن دو گرانقدر چیزوں کے ساتھ جو میں تم میں چھوڑ آیا تھا کیا برتاؤ کیا؟ وہ جواب دیں گے کہ ثقلِ اکبر (یعنی کتاب خدا) میں تو ہم نے تحریف کی اور اُسے پس پشت ڈالدیا اور ثقلِ اصغر (یعنی اہلبیتِ رسولؐ) اُن سے ہم نے عداوت اور بغض رکھا اور ظلم کیا آنحضرتؐ فرماتے ہیں میں اُن سے یہ کہوں گا کہ تمہارے کالے منہ ہوں تم جہنم میں بھوکے پیاسے چلے جاؤ۔ پھر دوسرا جھنڈا اس اُمت کے فرعون (عمر) کا میرے پاس آئیگا اور میں اُن سے سوال کرونگا کہ تم نے میرے بعد ثقلین کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ وہ جواب دیں گے ثقلِ اکبر میں تو ہم نے تحریف کی اور اُسے پھاڑ ڈالا اور اُس کی مخالفت کی۔ اب رہا ثقلِ اصغر اُن سے ہم نے دشمنی کی اور اُن سے لڑے تو میں اُن سے کہونگا کہ تمہارا بھی کالا منہ ہو تم بھی جہنم میں پیاسے چلے جاؤ۔ اس کے بعد تیسرا جھنڈا اس اُمت کے سامری (عثمان) والے کا۔ اُن سے بھی میں یہی سوال کرونگا کہ تم نے میرے بعد میرے متعلقین کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ وہ جواب دینگے ثقل اکبر کی ہم نے نافرمانی کی اور اُسے چھوڑ دیا اور ثقل اصغر کی ہم نے مدد چھوڑ دی اور اُن کو ضائع کر دیا تو میں ان سے کہوں گا کہ تمہارا بھی منہ کالا ہو جہنم میں پیاسے چلے جاؤ۔ اس کے بعد چوتھا جھنڈا ذوالثدیہ کا جس کے ساتھ اول سے آخر تک کل خوارج ہونگے آئیگا میں اُن سے بھی یہ سوال کرونگا کہ میرے بعد ثقلین کے ساتھ تم نے کیا کیا؟ وہ یہ کہیں گے کہ ثقلِ اکبر تو ہم نے پھاڑ ڈالا اور اُس سے علیحدہ رہے اور ثقلِ اصغر کے ساتھ ہم لڑے اور اُن کو قتل کیا۔ میں اُن سے کہونگا جاؤ جہنم میں پیاسے چلے جاؤ۔ پھر پانچواں جھنڈا امام المتقین سید الوصیین قائد الغر المحجلین وصی رسول رب العلمین کا میرے پاس وارد ہوگا۔ میں اُن سے دریافت کرونگا کہ تم میرے بعد ثقلین کے ساتھ کس کس طرح پیش آئے؟ وہ جواب میں عرض کرینگے کہ ثقل اکبر کی ہم نے پیروی اور اطاعت کی اور ثقلِ اصغر سے ہم نے محبت و موالات کی اور اُن کو یہانتک مدد دی کہ اُن کے بارے میں ہمارے خون تک بہا دئے گئے۔ پس اُن سے میں کہونگا کہ تم سیر و سیراب ہو کر سفید رو بنکر جنت میں چلے جاؤ۔ اس کے بعد آنحضرتؐ نے یہ آیتیں تلاوت فرمائیں جو یَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوهٌ سے هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ تک ہیں۔ (دیکھو صفحہ ۹۹ سطر ۱۱ اور صفحہ ۱۰۰ سطر ۴)

ضمیمہ نوٹ نمبر ۱ متعلق صفحہ ۱۰۳ | تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے غزوہ احد

الفحشاء سے مراد اول (ابوبکرؓ) والمنکر ثانی (عمرؓ)

اس لئے دونوں صاحب از روئے صورت و سیرت مجسم بے حیائی و بدکاری تھے

المراد بالفحشاء هو الاوّل (ابوبكر) و بالمنكر هو الثانى (عمر)

ولذا كانا فحشاء و منكرا مجسمين .

IN THE POPULAR SHIA TRANSLATION COMMENTARY OF THE QURAN IT IS STATED IN EXPOSITION OF THE المنكر VERSE THAT REFERS TO ABU BAKR الفحشاء REFERS TO UMAR BECAUSE BOTH THESE PERSONS IN APPER ANCE AND CHARACTER WERE A TRUE REPLICA OF LEWDNESS & INEQUITY.

ضمیمہ جات مقبول ترجمہ وحواشی مرتبہ مولف و ترجمہ فیوض ربانی رموز قرانی مقبول احمد دھلوی بار دوئم

ضمیمہ مقبول نوٹ نمبر ۱ ۴۲۰ متعلق صفحہ ۶۴۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ضمیمہ جات بابت پارہ لبست و یکم

ضمیمہ نوٹ نمبر ۱ متعلق صفحہ ۶۴۱

التوحید میں جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ خدا نے اپنے بندوں پر نماز کو محافظ مقرر کیا ہے کہ جب تک آدمی نماز پڑھتا ہے گناہ سے محفوظ رہتا ہے۔ پھر اُن جنابؑ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ کافی میں ہے کہ سعد خفاف نے جناب امام محمد باقر علیہ السّلام سے دریافت کیا۔ اے مولا! کیا قرآن بھی کلام کرتا ہے۔ یہ سن کر حضرت نے تبسم کیا اور فرمایا خدا ہمارے ضعفاء شیعہ پر رحمت نازل کرے کہ وہ ہمارے مطیع ہیں۔ اے سعد! (قرآن کا تو ذکر ہی کیا ہے) نماز بھی باتیں کرتی ہے اور اُس کے لئے صورت بھی ہے اور خلقت بھی۔ وہ حکم بھی دیتی ہے اور منع بھی کرتی ہے۔ سعد کہتا ہے کہ یہ سُنکر تو میرا رنگ متغیر ہوگیا اور دل میں کہنے لگا کہ یہ بات تو میں کسی آدمی سے بھی بیان نہ کروں گا۔ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے شیعوں کے سوا اور کسی میں انسانیت ہی نہیں ہے۔ جس نے نماز کو نہ پہچانا وہ ہمارے حق کا منکر ہے۔ اے سعد! میں تم کو قرآن کا کلام سناؤں! میں نے عرض کی آپ پر خدائے تعالےٰ کا درود و سلام ہو ضرور سُنائیے۔ حضرتؑ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ لَذِكْرُ اللّٰہِ اَكْبَرُ پھر فرمایا کہ نماز کا منع کرنا یہ تو اُس کا کلام ہے۔ (اور) فحشاء اور منکر سے مخصوص لوگ مراد ہیں اور ذکرِ خدا سے ہم اہلبیت رسالت مراد ہیں (اور) ہم ہی اکبر (یعنی سب سے زیادہ بزرگ) ہیں قول صاحب تفسیر صافی۔ الفحشاء و المنکر سے مراد حضرت اوّل اور جناب ثانی ہیں اس لئے کہ دونوں صاحب از روئے صورت و سیرت مجسم بے حیائی و بدکاری تھے اور اصلی نماز وہی ہے جو ان دونوں کی محبت سے باز رکھے اور المعروف سے مراد ویسی ہی نماز ہے۔

قول مترجم۔ اس سے زیادہ بے حیائی کیا ہوگی کہ فخر مریم و حوا۔ صدیقۂ کبریٰ۔ بتول عذرا جناب سیدہ فاطمۃ زہرا بنت رسولؐ خدا علیہا التحیۃ والثناء کو جن کی تعظیم کے لئے خود آنحضرتؐ سروقد کھڑے ہو جایا کرتے تھے معاملۂ فدک میں رد و در رد جھٹلایا۔ اور اس طرح خود کو مورد لعنت بنالیا۔ رہا منکر وہ اتفاق سے ثانی کے مشہور نام کا ہم عدد بھی ہے۔ اور قیامت کے دن اس کی دوستی اور جان پہچان کا ہر مرید اسی طرح منکر ہوگا جس طرح دنیا میں کوئی شخص کسی بدی

فرعون نمرود سامری کے ساتھ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ جہنم کے ایک آگ کے صندوق میں ہوں گے

یکون ابوبکر و عمر و عثمان (رضی اللہ عنہم)

مع فرعون و نمرود والسامری فی صندوق ناری فی جھنم .

SHAIKHEEN WILL ACCOMPANY PHAROAH, NIMRAH AND SAMIRI IN A BOX OF FIRE IN HELL.

ضمیمہ مقبول نوٹ نمبر۱ — متعلق صفحہ ۹۶۵

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ مکہ معظمہ میں قریش نے جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے یہ استدعا کی کہ اپنے پروردگار کی صفت ہمارے لئے بیان کیجئے تاکہ ہم اُس کو پہچان لیں اور اُس کی عبادت کریں۔ پس خدائے تعالےٰ نے اپنے نبیؐ پر سورۃ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ نازل فرمایا۔ اَحَدٌ کے یہ معنی ہیں کہ اُسکے حصّے اور اجزا نہیں ہو سکتے۔ اور نہ اُس میں کوئی کیفیت پائی جاتی ہے اور نہ اُس پر گنتی راست آسکتی ہے۔ اور نہ اُس میں کمی بیشی ہو سکتی ہے۔ پھر فرمایا اَللّٰہُ الصَّمَدُ کا مطلب یہ ہے کہ سرداری اُسی پر ختم ہے۔ اور کل آسمانوں کے اور زمین کے رہنے والے اپنی اپنی حاجتوں کے سبب اُسی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ پھر فرمایا لَمْ یَلِدْ کا یہ مطلب ہے کہ نہ تو عزیرؑ اُس سے پیدا ہوئے جیسا کہ ملعون یہودی کہتے ہیں اور نہ مسیحؑ اُس سے پیدا ہوئے جیسا کہ نصاریٰ کہتے ہیں۔ خدا اُن پر غضب نازل کرے۔ اور نہ سورج، چاند اور ستارے اُس کی ذات سے نکلے جیسا کہ مجوسیوں کا قول ہے۔ خدا اُن پر لعنت کرے۔ اور نہ فرشتے اُس کی بیٹیاں ہیں جیسا کہ مشرکین عرب کہا کرتے تھے وَلَمْ یُوْلَدْ کا یہ مطلب ہے کہ نہ اُس کا کوئی شبیہ ہے اور نہ نظیر اور نہ برابر والا۔ اور جو کچھ اُس نے اپنے فضل سے تم کو عطا کیا ہے اُس کی مخلوق میں سے کوئی بھی ویسا نہیں دے سکتا۔

ضمیمہ نوٹ نمبر۲ متعلق صفحہ ۹۶۵ معانی الاخبار میں منقول ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے دریافت کیا گیا تھا کہ الفلق کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ آتش جہنم میں ایک دراڑ ہے جس میں ستر ہزار میدان ہیں اور ہر میدان میں ستر ہزار مکان ہیں اور ہر مکان میں ستر ستر ہزار کالے ناگ ہیں۔ اور ہر ناگ کے اندر اتنا اتنا زہر ہے کہ ستر ستر ہزار مٹکے ایک ایک کے زہر سے بھر جائیں۔ اور تمام دوزخیوں کو جبرًا و قہرًا اس فلق پر سے گزرنا پڑیگا۔

تفسیر قمی میں ہے کہ فلق جہنم کی ایک گہران ہے جس کی حرارت کی شدت سے اہل جہنم بھی پناہ مانگتے رہتے ہیں۔ اس فلق نے ایک دفعہ خدا تعالےٰ سے دم کشی کی اجازت مانگی تھی۔ اجازت ملنے پر جب دم کھینچا تو تمام جہنم بھڑک اُٹھا۔ اور اُس گہران میں آگ کا ایک صندوق ہے جس کی حرارت سے اُس گہران میں رہنے والے بھی پناہ مانگتے رہتے ہیں۔ اس صندوق میں چھ پہلوں میں سے ہونگے اور چھ پچھلوں میں سے۔ اول کے چھ یہ ہیں۔ آدمؑ کا وہ بیٹا جس نے اپنے بھائی کو سب سے پہلے قتل کیا تھا۔ نمرود جس نے ابراہیمؑ کو آگ میں ڈلوایا تھا۔ وہ فرعون جس نے موسٰیؑ سے مقابلہ کیا تھا۔ سامری جس نے سب سے پہلے گوسالہ پرستی سکھائی تھی۔ وہ شخص جس نے یہودیوں کو یہودی بنایا (یعنی اُن سے عزیرؑ کو خدا کا بیٹا کہلوا دیا) وہ شخص جس نے نصرانیوں کو نصرانی بنا دیا (یعنی تثلیث کو اُن کے عقیدہ میں داخل کر دیا اور حضرت عیسٰیؑ کو اُن سے خدا کا بیٹا کہلوا دیا) اور پچھلوں میں سے چھ یہ ہونگے حضرت اول۔ جناب ثانی۔ مسٹر ثالث۔ جس کو نواصب نے چہارم مانا۔

اللہ ولی الذین آمنوا یخرجہم من الظلمات الی النور

بحمد اللہ کہ این کتاب لاجواب مطبوع طبائع ہر شیخ و شاب

رونق بخش زمین و آسمان

مسمیٰ بہ

نور ایمان

مصنفہ

عالیجناب خان بہادر مولینا مولوی سید خیرات احمد صاحب وکیل

سکرٹری انجمن امامیہ گیا

حسب فرمائش

کتب خانہ اثنا عشری لاہور موچی دروازہ

کوچہ مغل حویلی

خلفاء ثلاثہ مسلمانوں کے مذہبی راہنما نہیں تھے۔

لم یکن الخلفاء الثلاثة قادة الدین للمسلمین

FIRST THREE CALIPHS WERE NOT THE RELIGIOUS LEADERS OF THE MUSLIMS.

نور ایمان از مولوی سید خیرات احمد سیکرٹری انجمن امامیہ کتب خانہ اثنا عشری لاہور

۱۶۲

اور آنحضرت صلعم کے داماد اور ابن عم حضرت علیؑ جو عمر بھر حضرت کے ساتھ رہے۔ اور جو ہر معرکہ میں سینہ سپر رہے۔ اور جن کو خود حضرت نے تین مہینے قبل تمام عالم کا مولیٰ قرار دیا تھا۔ ایک دم برطرف کئے گئے!!

الامان!! الحفیظ!! الٰہی تیری پناہ!!!

مختصر یہ کہ اس معاملہ کو جہاں تک سوچو۔ جہاں تک غور کرو نتیجہ صرف یہی نکلتا ہے کہ خلافت محض ایک دھوکے کی ٹٹی ہے۔ اور اس کو مذہب سے کوئی واسطہ یا سروکار نہیں ہے

محی الدین۔ واہ یہ کیا خوب کہی؟ ہم لوگ اب تو برابر دیکھتے ہیں۔ کہ فرانس اور امریکہ وغیرہ جمہوری سلطنتوں میں ایک پریذیڈنٹ کے بعد دوسرا پریذیڈنٹ لوگوں کا بنایا ہوا سارے ملک کا مالک ہو جاتا ہے۔ اور سارے ملک پر حکمرانی کرتا ہے اس لئے کوئی شک نہیں کہ انتظام سلطنت میں ڈیماکریسی (DEMOCRACY) کو بہت کچھ دخل ہے۔

علی رضا۔ یہ بات تو میں نے خود کہی تھی۔ کہ مذہب سنت جماعت کوئی مذہب نہیں ہے۔ بلکہ پولیٹیکل پارٹی ہے۔ جس طرح فرانس و امریکہ میں سلطنت کو خدا اور رسولؐ سے کوئی تعلق نہیں ویسے ہی سنت جماعت کو خدا یا رسولؐ سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

لیکن اس کو یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ **رسالت امامت خلافت عبادت** وغیرہ مثل **وراثت** کے مذہبی امور ہیں۔ جن کو دین اور دنیا دونوں سے تعلق رہتا ہے ان کا حاکم اعلیٰ صرف حقتعالٰے جلشانہ ہے جس کے احکام اور قوانین اس کی کتاب پاک میں مندرج اور منضبط ہیں۔ اور اس کے ناظم اسی حقتعالٰے جلشانہٗ کے رسل و انبیاء و آئمہ کرام ہوتے ہیں۔ ان امور میں بشر کو دست اندازی کا مطلق حق نہیں ہے۔ جیسا میں کہہ چکا ہوں اور قرآن سے ثابت کر چکا ہوں۔ کہ حضرت موسیٰ بلا اجازت خداوند کے اپنے بھائی حضرت ہارون کو اپنا وزیر مقرر نہیں کر سکتے تھے۔ اور نہ ڈیماکریسی یعنی جمہور کو ایسا اختیار تھا کہ کسی شخص کو حضرت موسےٰؑ کا وزیر مقرر کر دیتے۔ اس لئے جس طرح فرانس اور امریکہ کے پریذیڈنٹ مذہبی امور میں اُنہیں ملکوں کے مسلمانوں کے پیشوا نہیں ہیں۔ اسی طرح حضرات خلفائے ثلاثہ مسلمانوں کے مذہبی پیشوا ہو نہیں سکتے۔ اور جس طرح فرانس اور امریکہ کے پریذیڈنٹ وہاں کے بزرگان دین نہیں ہیں۔ اسی طرح خلفائے ثلاثہ ہم تم مسلمانوں کے بزرگان دین ہو نہیں سکتے

جس طرح ڈیماکریسی کو یہ اختیار نہیں۔ کہ کسی لڑکے کو کسی شخص کا پسر متبنیٰ بنا دے اسی طرح اس کو یہ اختیار نہیں۔ کہ کسی شخص کو نبی یا خلیفہ یا امام بنا دے۔ یہ سب خدا کا "PREROGATIVE" یعنی حق و حصہ ہے۔

خلفائے ثلثہؓ سے نفرت کرنے والا جنتی ہے

المبغض للخلفاء الثلاثة من اهل الجنة (نعوذ بالله من ذالك)

HE WHO HATE FIRST THREE CALIPHS WILL BE DESTINED TO PARADISE.

نور ایمان از مولوی سید خیرات احمد سیکرٹری انجمن امامیہ کتب خانہ اثنا عشری لاہور

مذہب وہی ہے۔ جو تیرے حبیب پاک کی بیٹی سیدہ معصومہؑ کا مذہب تھا۔ اور ہم خلفائے
اس لئے ناراض رہے کہ وہ معصومہؑ ناراض رہیں۔ اس مذہب کی حقیقت ان معصومہؑ سے پوچھ
لی جائے۔ جو جواب ان کا ہے۔ وہی جواب ہم لوگوں کا ہے۔ کیونکہ ان معصومہؑ نے تو سب
سیرت اصحاب ثلاثہ کو بچشم خاص ملاحظہ فرمایا تھا۔ جب ان معصومہؑ نے ان کی اچھی بری
باتوں کو دیکھ کر ان کی پیروی نہ کی۔ بلکہ ناراض رہیں۔ اور اسی حالت میں انتقال فرمایا
تو ہم لوگ جو بارہ سو برس کے بعد پیدا ہوئے۔ ان سے زیادہ کیا جواب دے سکتے
ہیں!!! الغرض ہم لوگوں کی برأت تو اس طرح پر انشاء اللہ تعالے یقینی ہے۔ کیونکہ
جب باوجود نفرت رکھنے اصحاب ثلثہ سے جناب خاتون جنت سیدۃ النساء اہل جنت ہیں
جیسا بخاری شریف میں مندرج ہے۔ تو ہم لوگ کیوں اسی فعل کی وجہ سے بہشت سے
نکالے جائیں گے۔ کیونکہ خداوند عالم عادل ہے۔ اور عادل کی عدالت سب پر یکساں ہوتی ہے۔
علاوہ اس کے ان واقعات سے ایک بڑا مسئلہ اہم بھی حل ہوتا ہے۔ یعنی ایک حدیث ضعیف
مگر مشہور یہ ہے کہ آں حضرتؐ نے فرمایا کہ میری امت کے تہتر فرقے ہوں گے۔ منجملہ
ان کے ایک ناجی ہے اور باقی سب ناری۔ اور اس حدیث کی بنا پر ہر فرقہ یہ کہہ رہا ہے اور زعم
کر رہا ہے۔ کہ ہمارا فرقہ ناجی ہے اور بقیہ سب ناری ہیں اب یہاں پر میں جو غور کرتا ہوں
تو یہ مسئلہ اس طرح پر حل ہو جاتا ہے۔ کہ جس فرقہ کا ایک شخص بھی بقول جملہ فرقوں کے جنتی
ہوا، تو بیشک وہ فرقہ جنتی ہوگا۔ کیونکہ جب ایک شخص باوجود اس خاص مختلف فیہ اعتقاد کے جنتی
ہوا تو کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ کہ دوسرا شخص اسی اعتقاد والا جنتی نہ ہو باقی ہر شخص کے دیگر اعمال
و افعال وہ امر دیگر ہے۔ اور وہ تو ہر فرقہ میں ہے بعد اس کے یہ بات فوراً ذہن میں آتی ہے۔ کہ ایک
شخص شیعوں کا اعتقاد رکھنے والا یعنی اہلبیتؑ سے محبت رکھنے والا۔ اور خلفاء سے نفرت
کرنے والا یقینی جنتی ہے۔ بلکہ اس سے جنت کی زینت ہے۔ اور اس کو جنتی نہ کہنا یا نہ سمجھنا
باعتقاد جملہ فرقہائے اسلام کے کفر ہے۔ یعنی جناب فاطمہ زہراؑ باوجود نفرت رکھنے ساتھ اصحاب
ثلاثہ کے صرف جنتی نہیں ہیں بلکہ سردار زنانِ جنت ہیں پس یہ بات مثل بدیہات کے ثابت ہوئی
کہ اصحاب ثلاثہ سے نفرت کرنے والا فرقہ بوجہ اس اعتقاد کے ناری ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ جب
ایک فرد یقینی جنتی ہوا تو دوسرے افراد اسی اعتقاد والے ناری کیوں ہونے لگے۔ اس لئے نتیجہ
یہی ہوا۔ کہ فرقہ شیعہ یقینی ناجی ہے باقی تو دانی خداوند۔

محی الدین۔ لیکن اس میں ایک بات کہی جا سکتی ہے کہ جناب سیدہ نے یہ ایک گناہ
کیا۔ لیکن ان کی اور خوبیوں نے اس عیب کو ڈھانپ دیا اور حق تعالے نے معاف کیا اور اس

یا علی مدد
شیعان علیؑ
زندہ باد
دشمنان علیؑ
مردہ باد
نماز میں ہاتھ کھلے رکھنے کا ثبوت
اور
وضو میں پاؤں پر مسح کرنے کا ثبوت
ہمارے
شعبۂ تبلیغ کی ۱۷ ادیں پیشکش
اس رسالہ میں علماء اہلسنت کو دعوت فکر دی گئی ہے کہ اہلسنت کی کتابوں سے انکے خلاف پیش کئے گئے حوالہ جات کی صفائی پیش کریں، اور
شیعوں کو برا بھلا کہنے پر اور وکیل آل محمدؐ پر قاتلانہ حملے کرنے پر ہی گزارہ نہ کریں
از قلم، شیر پاکستان خادم مذہب علیؑ
شاہ مردان وکیل آل محمدؐ علامہ غلام حسین نجفی فاضل عراق

خلفاء ثلاثہؓ لالچ اور اقتدار پرست تھے

كان الخلفاء الثلاثة طماعين وراغبين فى الحكم (نعوذ بالله)

FIRST THREE CALIPHS WERE TREACHEROUS AND USURPERS.

نماز میں ہاتھ کھلے رکھنے کا ثبوت اور وضو میں پاؤں پر مسح کرنے کا ثبوت از غلام حسین نجفی لاہور

۲۰

ہر کوئی منتظرِ اشارہ ہے کہ خدمت بجا لائے۔ ملائکہ کو مناسب ہدایات جاری کی جا چکی ہیں۔ جماعت انبیاء و مرسلین علیہم السلام سلامی کے لئے تیار نظر آتی ہے۔ ہر چیز سجی ہوئی ہے۔ پوری فضا پر حسن طاری ہے۔ عرش و کرسی کو انتہائی تزک و احتشام سے مزین کر دیا گیا ہے۔ اھلاً و سھلاً کی صدائیں گونج رہی ہیں۔ نعت و درود کا ورد جاری ہے۔ ہر کوئی منتظر ہے کہ احکم الحاکمین کا محبوب آنے والا ہے۔
ایسے پُرسعادت مواقع پر ہر ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی سعی کیا کرتا ہے۔
لہٰذا جملہ کارندے مصروفِ کار ہیں۔ سب جی ہی جی میں سوچ رہے ہیں کہ اگر محبوبِ خدا خوش ہو گیا تو پھر کسی اور کی ناراضگی کی پرواہ نہیں ہے۔ کہ محمدؐ راضی تو اللہ راضی۔ عالمِ بالا کے مکینوں کی مستعدی کا یہ عالم ہے کہ خوشنودیٔ رسولؐ کو خوشنودیٔ الٰہی سمجھتے ہوئے ہر کوئی دل و جان سے اپنے اپنے کام کو انتہائی خوش اسلوبی سے سرانجام پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرنا چاہتا ہے۔
مگر عالمِ زیریں میں اشرف المخلوقات ہونے کا دعویدار انسان حرص و ہوس و حسد کی آگ میں جلا جا رہا ہے۔ انتشار و فتنہ و فساد کی خفیہ بنیادیں کھڑی کر رہا ہے اور ہدایت کی محکم دیوار کو گرانے کے لمبے لمبے منصوبے بنا رہا ہے۔ یہ ناعاقبت اندیش گروہ اس گھڑی کا بے تابی سے انتظار کر رہا ہے کہ کب محسنِ انسانیت اس خطہ ارضی و فانی کو خیرباد کہہ کر رخصت ہو۔ ایسے مسلمانوں کی نگاہیں اسرارِ دنیا پر جمی ہوئی ہیں اور مقتدرِ اعظم کی زندگی ظاہری کا ایک مختصر حریص جماعت کو اندر ہی اندر کھائے جا رہا ہے۔ ہادی عالمینؐ کے بستر علالت کے گرد جلد ہی یتیم ہو جانے والی قوم جمع ہے۔ کوئی مستقبل کے سہانے خواب دیکھ رہا ہے اور کوئی مقصودہ گھڑی کو قریب سے قریب تر لانے کی راہیں سوچ رہا ہے۔ قوم کی سوچ کچھ ہی کیوں نہ ہو مگر سردارِ قوم بسترِ مرگ پر بھی فلاحِ قوم کے غم میں مرا جا رہا ہے۔

اصحاب رسولؐ کی کہانی
قرآن و حدیث کی زبانی
ابو عرفان سید عاشق حسین النقوی
مکتبۃ العرفان واحد کالونی کراچی
ہدیہ

اہل تشیع کی طرف سے سیدنا عمر فاروقؓ کیلئے من گھڑت حسب و نسب (استغفر اللہ)

نسب عمر بن الخطاب المختلق من قبل الشيعة (والعياذ بالله)

FALSE ANCESTRY OF SYEDNA UMAR ﷺ CREATED BY SHIITE.
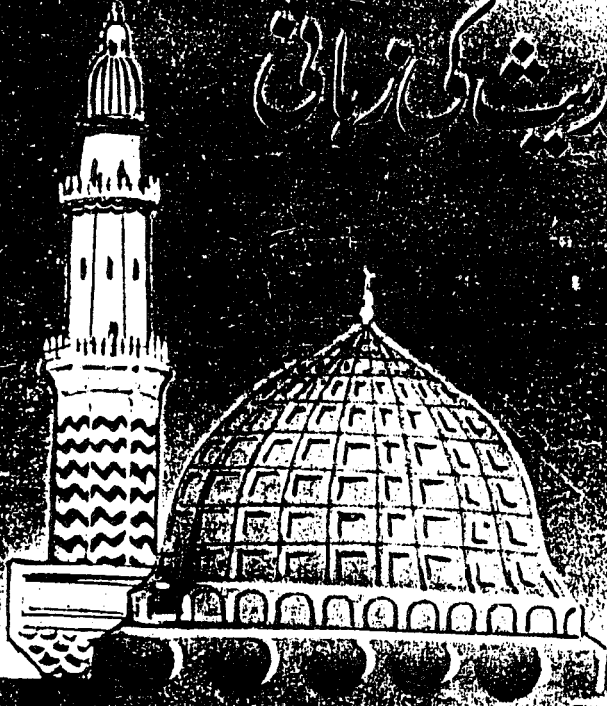
اصحابہ رسولؐ کی کہانی قرآن وحدیث کی زبانی از ابو عرفان سید عاشق حسین نقوی مکتبہ عرفان واحد کالونی کراچی

۵۷

حرام ہے کہ اہل قبلہ ہیں جنگ ختم ہوگئی۔ تین دن تک جناب امیؑ نے بصرہ میں قیام کیا۔
اور حضرت عائشہ کو باعزت مدینہ روانہ کر دیا۔ جہاں پوری زندگی جنگ جمل کو یاد کرکے
بی بی عائشہ تاسف کرتی رہیں۔

حضرتِ عمرؓ

حضرت کا نام عمرؓ کنیت ابو حفص اور کہا جاتا ہے کہ لقب فاروق تھا۔ حضرت عمر
کو مسلمانوں کی اکثریت رسولؐ کا دوسرا خلیفہ تسلیم کرتی ہے۔ حضرت عمر کی ولادت اور اسلام
قبول کرنے کے واقعات عجیب ہیں۔ ان کے نسب کے متعلق اصابہ فی نسب الصحابہ اور
التنقیح فی نسب الصریح نے تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔ ایک راز کی بات کے عنوان سے رقمطراز
ہیں کہ حضرت عبدالمطلب کو حبشہ سے ایک حسین کنیز جس کا نام ضحاک تھا ہدیہ میں ملی تھی۔
وہ حضرت کی بکریاں چرایا کرتی تھی اور اس کو فعلِ بد سے محفوظ رکھنے کیلئے حضرت عبدالمطلب
نے چمڑے کی شلوار پہنا رکھی تھی۔ اسی طرح حضرت کے اونٹ چرانے کے لئے ایک غلام تھا۔
جس کا نام نوفل تھا۔ دونوں کی چراگاہیں علیحدہ علیحدہ مقرر کر رکھی تھیں۔ ایک دن نوفل ضحاک
کی چراگاہ میں پہنچ گیا اور اس حسینہ و جمیلہ کو دیکھتے ہی نوفل فریفتہ ہوگیا۔ اور اس کے ارادے
بدل گئے اس نے ضحاک کو کافی بہلایا پھسلایا۔ لیکن وہ ٹالتی رہی کہ دیکھو مالک نے اس
بدفعلی سے بچنے کے لئے مجھے چمڑے کی شلوار پہنا رکھی ہے اور اس کا اتارنا مشکل ہے۔ نوفل
نے کہا تم راضی ہو جاؤ اس کا بندوبست میرے ذمہ رہا۔ آخر ضحاک راضی ہوگئی تو نوفل نے
ایک ناقہ کا دودھ نکالا اور اس کی جھاگ کو شلوار کے اوپر لگا کر نرم کر لیا اور ضحاک سے کہا کہ اب
تم درخت کی ٹہنی پکڑ کر کھڑی ہو جاؤ۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ تو نوفل نے شلوار کو کھینچا۔ شلوار
اتر گئی تو پھر نوفل نے ضحاک سے بدفعلی کی۔ ضحاک نے اس بدفعلی کے ثمر کو ایک لڑکے کی شکل میں
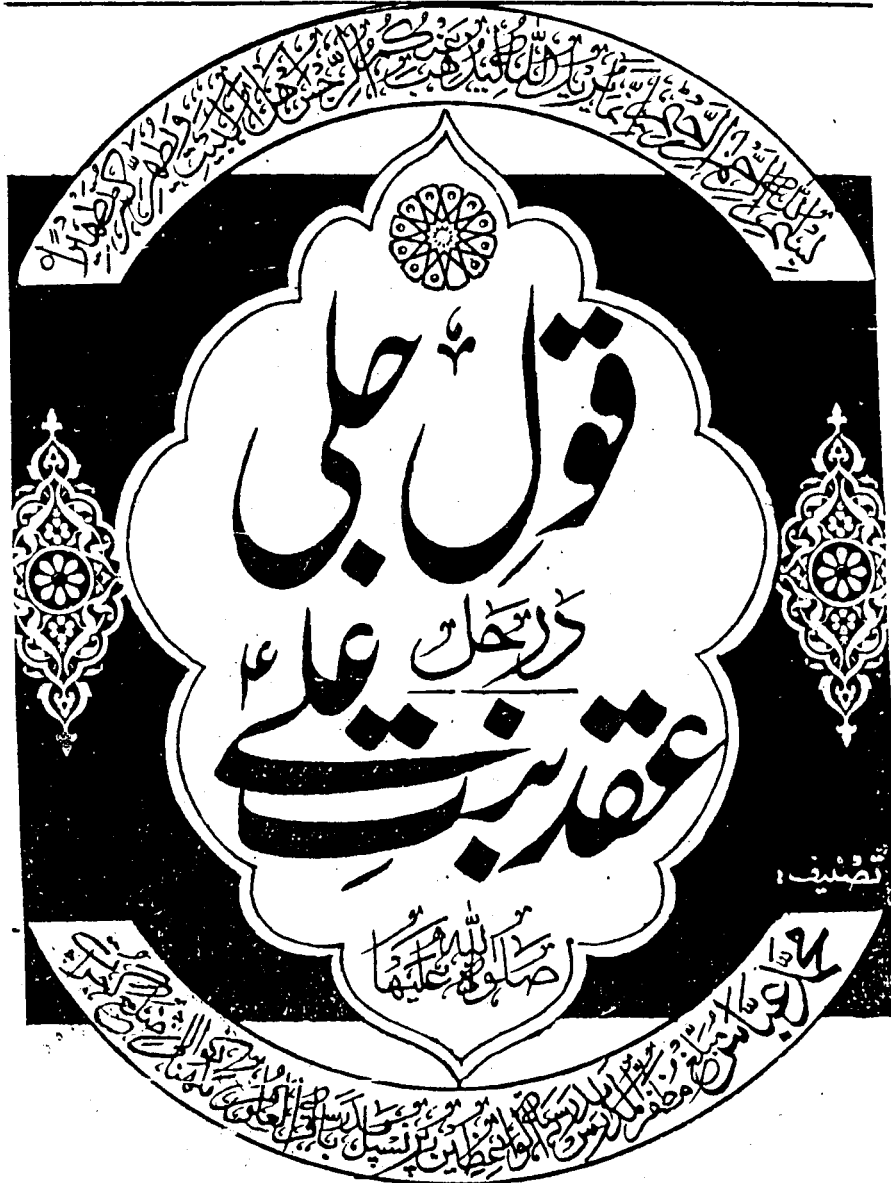
تقریظ: مبلّغ اسلام علامہ مرزا یوسف حسین صاحب قبلہ پرنسپل مدرسۃ الواعظین، لاہور

ناشر: انجمن حیدریہ (رجسٹرڈ) ○ نارنگ سیداں تحصیل چکوال ○ ضلع جہلم

حضرت عمرؓ کے نسب کے بارہ میں اتہامی گفتگو

الکلام المفتری فی نسب عمر بن الخطاب (والعیاذ باللہ)

A FALSE CHARGE ON HAZRAT UMER'S ANCESTRY.

قول جلی در حل عقد بنت علی از محمد عباس پرنسپل مدرسہ باقر العلوم ضلع گجرات ناشر انجمن حیدریہ ضلع جہلم

۴۷

اور یہ رشتہ خلاف ضابطہ قرآن ہوگا۔ . . . .

قارئین کرام: تو اب آیئے مذکورہ بالا اصولوں کی روشنی میں انصاف کے ساتھ جائزہ لیں کہ آیا حضرت عمر اور حضرت ام کلثوم بنت حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا کوئی جوڑ تھا کہ اس موہوم عقد کو تسلیم کر لیا جائے . . . .

۱۔ خاندان: حضرت ام کلثوم کے خاندان کے بارے میں تو پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ یہ مخدومہ سلام اللہ علیہا رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقی نواسی، سیدۃ نساء العالمین سلام اللہ علیہا کی دختر، حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی صاحبزادی اور سیدا شباب اہل الجنۃ کی بہن یعنی خاندانِ تطہیر سے تھیں۔ . . . .

رہ حضرت عمر کا خاندان تو ایام جہالت میں ماحول نے ان کے خاندان پر ایسا اثر ڈالا تھا کہ اس خاندان میں بھی چند دیگر عرب خاندانوں کی طرح بیوہ عورتیں اپنے سوتیلے بیٹوں کے تصرف میں آتی رہیں جیسا کہ محمد حسین ہیکل مصری نے اپنی کتاب "فاروق اعظمؓ" اردو ترجمہ ص۴۴ پر لکھا ہے کہ: حضرت عمر کے دادا نفیل بن عبد العزیٰ کی بیوی جیدہ فہمیہ نفیل کے مرنے کے بعد عمرو بن نفیل (اپنے سوتیلے بیٹے) کے تصرف میں آ گئی اور اس سے زید بن عمرو پیدا ہوا تو ارباب دانش اسی سے ان کی خاندانی حالت کا اندازہ لگا لیں۔ . . . کہاں حضرت ام کلثوم سلام اللہ علیہا کا خاندانِ "ساجدین" اور کہاں حضرت عمر کا یہ خاندان! . . . . .

۲۔ تعلیم و تربیت۔ حضرت ام کلثوم سلام اللہ علیہا اس گھر میں پیدا ہوئیں اور پروان چڑھیں جو معدنِ رسالت، ملائکہ کی آمد و رفت کا مقام اور مہبطِ وحی تھا۔ مدینۃ العلم نانا، بابِ مدینۃ العلم والد بزرگوار اور عالمہ، محدثہ سیدۃ طاہرہ ماں
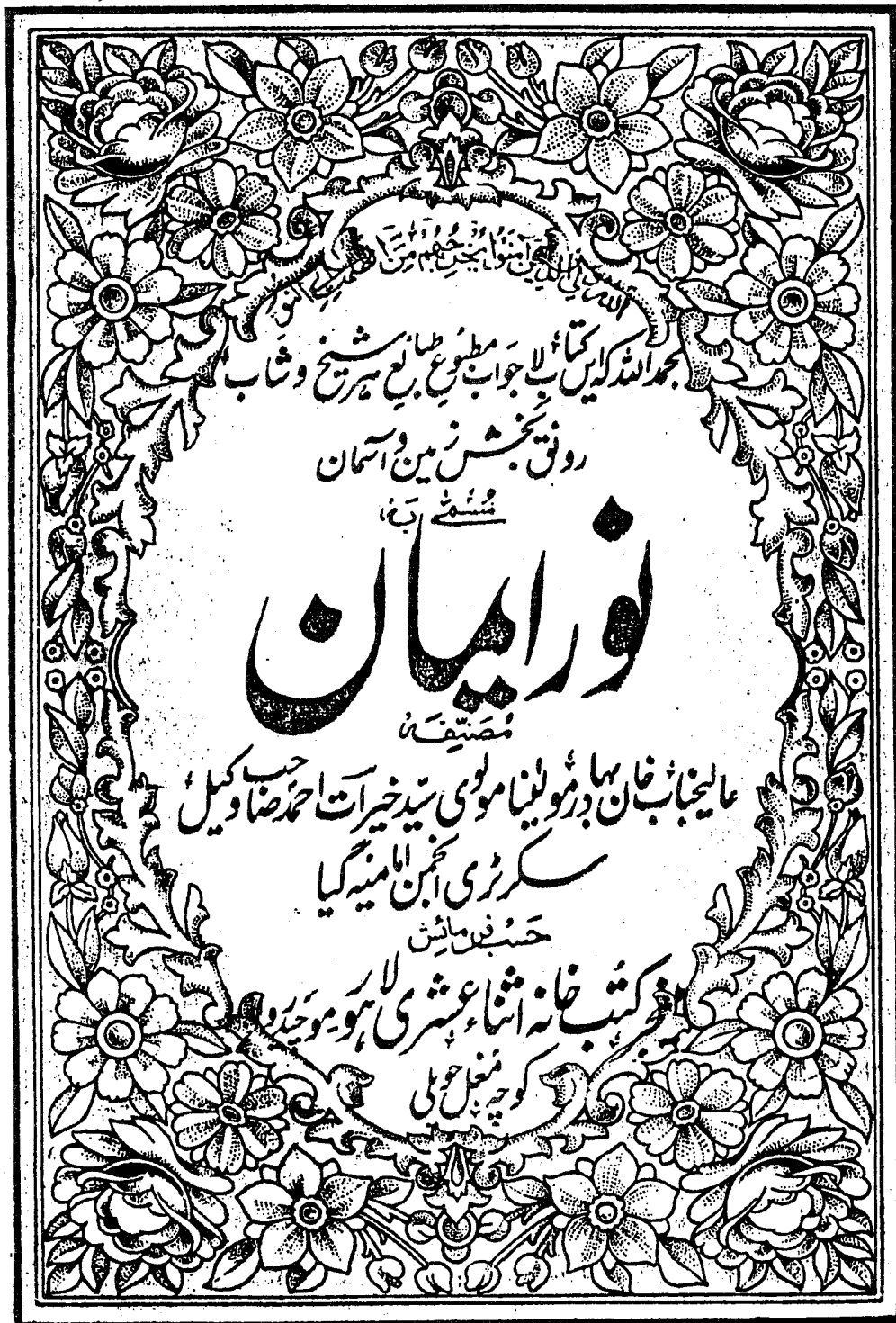
بحمد اللہ کہ ایں کتابِ لاجواب مطبوعِ طبائعِ ہر شیخ و شاب
رونق بخشِ زمین و آسمان
مسمّٰی بہ
نورِ ایمان
مصنفہ
عالیجناب خان بہادر مولینا مولوی سید خیرات احمد صاحب وکیل
سکرٹری انجمن امامیہ گیا
حسب فرمائش
کتب خانہ اثنا عشری لاہور موچی دروازہ
کوچہ مغل حویلی

عمرؓ فرعون، ھامان اور قارون کا دل تھے

كان عمر قلب فرعون و هامان و قارون (نعوذ بالله من ذالك)

HAZRAT UMAR ﷺ WAS LIKE A PHAROH, HAMAM & QARUN.

نور ایمان از مولوی سید خیرات احمد سیکرٹری انجمن امامیہ کتب خانہ اثنا عشری لاہور

۲۹۵

ہونا منظور نہ کریں۔ تو جس گروہ میں عبدالرحمان ہوں رہنے دیں اور باقی اشخاص کو قتل کر دیں دیکھو تاریخ احمدی صـ۱۲۸۔

پس حضرت عمر عجیب کیرکٹر کے گذرے ہیں۔ کہ میدان جنگ سے فرار کرنا آپ کے شعار میں داخل تھا۔ لیکن بیگناہوں کے قتل میں اور لوگوں کے مثل مولی پیاز سر قلم کرنے میں حضرت کو مرتے دم تک کوئی تردد نہ ہوتا تھا۔

ان چھ اشخاص میں ایک حضرت علیؑ بھی تھے۔ جن کے بارے میں حضرت عمر ابھی اپنی جان کی قسم دے چکے ہیں کہ اُن کو خلیفہ مقرر نہ کرنا۔ تب کوئی شک نہیں۔ کہ اُس حکم قتل میں حضرت عمر کے دلی مشارٌ الیہ حضرت علیؑ تھے۔ اس لیے حضرت عمر اپنے دم واپسیں تک قتل علیؑ کا خیال اپنے دل میں لئے ہوئے دُنیا سے اُٹھے ہیں۔ اور یوں اپنی عاقبت بخیر کر گئے ہیں! الامان !! الحفیظ !!!

اور یہ وہی حضرت علیؑ ہیں۔ جن کے بارے میں جناب رسُول مقبول صلعم نے فرمایا تھا انا و علیؑ من نور واحد اور یہی وہ علی ہیں جن کو خود حضرت عمرؓ نے کہا تھا بخ بخ یا علی انت مولائی و مولی المومنین !!

علاوہ ان سب واقعات کے قرآن مجید سے ایک عجیب و غریب نکتہ نکلتا ہے۔ جو تمہارے سوال کا جواب بھی ہے۔ اور نہایت دل چسپ بھی ہے۔ یعنی قرآن مجید میں حقتعالے جلشانہٗ نے سورہٗ مومن پارہ ۲۴ میں ایک جگہ فرعون ہامان قارون کو متصل فرمایا ہے۔ کما قال ولقد ارسلنا موسیٰ بآیاتنا وسلطان مبین الی فرعون وھامان وقارون فقالوا ساحر کذاب ۞ اور قاعدہ مشہور یہ ہے۔ کہ پنج حرفی الفاظ میں وسط کا حرف یعنی تیسرا حرف اس لفظ کا دل سمجھا جاتا ہے۔ اب تم خود دیکھ لو کہ اس قاعدے سے قرآن مجید کے رو سے فرعون ہامان قارون کا دل حضرت خلیفہ ثانی یعنی عمر ہوتے ہیں یا نہیں۔ فقط اتنا یاد رہے۔ کہ جو قرآن آنحضرت پر نازل ہوا تھا۔ اس میں اعراب نہ تھا۔

پس جو شخص قرآن مجید کی رو سے فرعون ہامان۔ قارون کا دل ثابت ہوا۔ اس سے ہم لوگوں کا [1]نفرت رکھنا ہرگز خلاف قیاس نہیں ہے۔ بلکہ عین فطرت ہے۔

محی الدین۔ اس کا تو میرے پاس کوئی جواب نہیں۔ اور نہ اب میرے ذہن میں کوئی اعتراض باقی ہے۔

علی رضا۔ تو اب کہو۔ کہ تمہارا ایمان کیا کہتا ہے۔ اس قدر تو ظاہر اً تمہارا مقبولہ ہے حضرت علیؑ

[1] اس کے بعد تبصرہ مختصراز صفحہ ۱۶۰ تا صفحہ ۱۶۳ کتاب ہذا ملاحظہ فرمائیے۔

حب علی رحمۃ اللہ
دشمن ولایت علیؑ مردہ باد
بغض علی لعنۃ اللہ
کتاب الجواب
دیوبندیت نمبر
درجواب
شیعیت نمبر
فتویٰ ڈائجسٹ
درجواب
اقرار ڈائجسٹ
"کیا ناصبی مسلمان ہیں؟"
درجواب:
"کیا شیعہ مسلمان ہیں؟"
وکیل آل محمد علامہ غلام حسین نجفی فاضل عراق

حضرت عمرؓ فاروق علت مفعولی کے جنسی مریض تھے (العیاذ باللہ)

کان سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مریض الجنس یتلوط (والعیاذ باللہ)

HAZRAT UMAR WAS SODOMIST (NAUZOO- BILLAH)

کیا ناصبی مسلمان ہیں در جواب کیا شیعہ مسلمان ہیں از وکیل آل محمد علامہ غلام حسین نجفی ماڈل ٹاؤن لاہور

۵۱

سپاہ صحابہ کا خلفاء پر لواطہ کا فتویٰ

اہل سنت کی معتبر کتاب علاج الامراض صد ۲۰۶ قلمی

وھو الشافی

دوائیکہ صاحب علت اُبنہ را نفع دھد و خلیفہ دوم اکثر ایں دوا را استعمال می فرمودند (صفت) آں گل نیلوفر خشک دو درم۔ کشنیز خشک دو درم و نیم تخم کاسنی تخم خرفہ از ہر یک سہ درم۔ گل سرخ۔ پنج درم بزرقطونا دہ درم۔ شربتی دو درم تا سہ درم با نیم اوقیہ سرقہ باآب آمیختہ در حقنہ کردن بشراب انگوری نیز سود دارد۔ انتھیٰ بلفظہ

ترجمہ:

حکیم اجمل خاں دہلوی کے والد حکیم شریف خاں نے اپنی بیاض خاص علاج الامراض فصل ہفتم مقالہ چہارم دہم صد ۲۰۶ قلمی میں لکھا ہے کہ وہ دوا جو اُبنہ کے (یعنی علت المشائخ کے) بیماروں کو نفع دیتی ہے اور عزت مآب خلیفہ دوم اس دوا کو زیادہ استعمال فرماتے تھے وہ دوا یہ ہے کہ مذکورہ دواؤں کو کوٹ چھان کر سرکہ میں پانی ملا کر یا شراب انگوری لے کر ان دواؤں میں اس کو ملا کر مریض اُبنہ کو حقنہ کیا جائے

نوٹ:

منظور نعمانی کو یہ نسخہ ہدیہ کیا جاتا ہے کیونکہ جس شریف قوم کی وہ وکالت فرماتے ہیں ان کو اس دوا کی سخت ضرورت ہے۔

ابوبکرؓ جاھل تھے بے شک وہ ظالم اور اجہل تھا (معاذ اللہ)

كان ابوبكر جاهلا وانه كان ظالماً وأجهل (نعوذ بالله)

ABU BAKR WAS ILLETERATE AND TYRANT

منیمۂ مقبول نوٹ نمبر ۱ ۴۶۶ متعلق صفحہ ۲۸۲

سے انکار کیا اور خوف زدہ ہو گئے کہ امانت کے دعوے دار بنیں اور حقدار سے اس کو غصب کر لیں لیکن میاں اول نے جو بڑے بے وقوف اور اظلم تھے (آؤ دیکھا نہ تاؤ اور امامت جیسی) امانت کو اپنے اوپر لاد لیا۔

نہج البلاغہ میں ہے کہ جناب امیر المؤمنین علیہ السلام نے مسلمانوں کو وصیتیں فرمائیں منجملہ ان کے ایک وصیت یہ بھی تھی کہ امانت کا ادا کرنا بھی ضروری ہے اور جو شخص امانت کا اہل نہ ہو اور دعوے کرے وہ نقصان اٹھائے گا۔ کیونکہ یہ امانت ہی وہ چیز ہے کہ جو بڑے بڑے آسمانوں اور بچھی ہوئی زمینوں اور لمبے چوڑے محکم پہاڑوں کے سامنے پیش ہوئی۔ پس ان میں سے نہ کوئی چیز امانت سے زیادہ طولانی اور چوڑی تھی اور نہ اعلیٰ اور اعظم تھی۔ اشیائے مذکورہ کا انکار اس وجہ سے نہ تھا کہ امانت ان سے طویل، عریض اور قوی و غالب تھی بلکہ سبب یہ تھا کہ وہ عقوبت سے ڈر گئیں اور انہوں نے اس امانت کا انجام بھی سمجھ لیا جس سے حضرت انسان (ابوبکر) جاہل تھے اور باوجود اس کے کہ انسان بہ نسبت ان چیزوں کے زیادہ ضعیف تھا مگر اس نے امانت کو اپنے سر لے لیا۔ بے شک وہ بڑا ظالم اور اجہل تھا۔

العوالی میں ہے کہ جب نماز کا وقت قریب ہوتا تھا تو جناب امیر المؤمنین علیہ السلام مضطرب اور بے چین ہو جایا کرتے تھے اور چہرۂ مبارک کا رنگ متغیر ہو جاتا تھا۔ لوگ عرض کرتے تھے یا امیر المؤمنین! یہ آپ کی کیا حالت ہو جاتی ہے؟ حضرت فرماتے تھے کہ نماز کا وقت آگیا۔ خدا کی امانت جسے خدا نے آسمانوں اور زمینوں اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تھا اور انہوں نے اس امانت کے تحمل سے انکار کر دیا تھا اور ڈر گئے تھے۔ ادا کرنے کا یہی وقت ہے۔

تہذیب الاحکام میں ہے کہ کسی نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ مسئلہ دریافت کیا کہ اے مولا! ایک شخص نے دوسرے شخص کو بازار بھیجا اور یہ کہا کہ میرے لئے ایک کپڑا خرید لا۔ وہ کپڑا بازار میں بھی ملتا ہے اور ویسا ہی اس کے پاس بھی موجود ہے آیا جائز ہے کہ وہ منگانے والے کو اپنے پاس سے کپڑا دے دے؟ حضرت نے فرمایا ہرگز وہ ایسے کام کے قریب نہ جائے اور اپنے نفس کو (ایسے معاملہ سے) آلودہ نہ کرے کیونکہ خدا فرماتا ہے اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ الخ پھر حضرت نے فرمایا جو کپڑا بازار میں دستیاب ہوتا ہے اگرچہ اس شخص کے پاس اس سے بہتر بھی موجود ہو تب بھی اپنے پاس سے نہ دے۔

(قول صاحب تفسیر صافی) اس آیت کے متعلق جتنی حدیثیں وارد ہوئی ہیں ان

سیدنا ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا انکار

انکار خلافة سیدنا ابی بکر الصدیق رضی الله عنه .

DENIAL OF HAZRAT ABU BAKR'S CALIPHATE.

شواہد الصادقین لرغم انواف الکاذبین از حکیم سید احمد شاہ فخر ملت لکھنؤ

۹۳

. . . . . تو عمر نے علی مرتضےٰ کو وہیں سو رہنے کیلئے کہا پس علی مرتضےٰ نے وہیں آرام فرمایا۔ پس صبح کے وقت جب گھر سے باہر آیا۔ تو بطور تعریض علی مرتضےٰ کو کہنے لگا۔ کہ آپ فرماتے تھے۔ کہ مومن کو مناسب نہیں ہے۔ کہ اپنے شہر میں بغیر عورت کے مجرد شب بسر کرے۔ پس فرمایا علی مرتضےٰ نے میرے مجرد رہنے کا تمہیں کہاں سے علم ہوا۔ تحقیق میں نے آج رات کو تمہاری فلاں ہمشیرہ سے متعہ کیا۔ پس عمر کو اس واقعہ سے جو قلق و خفت حاصل ہوئی اس کو مخفی رکھا۔ اس وقت کہ انکو متعہ کی حرمت کی قدرت حاصل ہوئی۔ پس متعہ کو عمر نے حرام کر دیا۔ اس حکایت سے دو باتوں کا پتہ چلتا ہے۔ اول یہ کہ یہ وقوعہ خلافت ابوبکر سے پہلے کا ہے۔ کیونکہ خلافت ابوبکر برائے نام تھی۔ درحقیقت اس وقت بھی خلافت عمر ہی تھی۔ ورنہ فوراً متعہ کو بند کر دیتا۔ پس معلوم ہوا۔ کہ زمانہ رسول خدا کی حیات کا تھا۔ جبکہ عمر کی ایسے امور میں دال نہ گلتی تھی۔ دوئم یہ قلق بطور وراثت عمر کے مریدوں میں منتقل ہوتا رہا۔ حتیٰ کہ مریدان عمر نے بھی بغرض مسرت عمر حضرت رسول خدا کی اس سنت اور اس کے عامل علی مرتضےٰ سے نفرت اور بغض پیدا کر لیا۔ حتیٰ کہ اس بغض خاص کی وجہ سے بنیت حقارت علی مرتضےٰ تصنیفِ نکاح ام کلثوم بنت علی با عمر تراشا گیا۔ ورنہ درحقیقت جس ام کلثوم کا عمر کے ساتھ نکاح ہوا۔ وہ ام کلثوم دختر ابوبکر تھی جیسا کہ تاریخ الخلفاء مذکور کے صفحہ ۵۵ سے پتہ چلتا ہے۔ مالک نے حضرت عائشہ سے روائیت کی ہے۔ کہ حضرت ابوبکر صدیق نے ایک کھجور کا درخت حضرت عائشہ کو دیدیا تھا۔ اسپر سے نہائت درجہ بیس وسق کھجوریں اترا کرتی تھیں۔ آپ نے مرض موت میں انسے فرمایا۔ کہ تم میری بیٹی ہو۔ واللہ مجھے تم سے زیادہ کوئی محبوب نہیں۔ میں ہر حال میں تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔ تمہاری خوش حالی سے مجھے راحت ہے۔ اور غربت سے رنج۔ اس درخت سے اب تک جو کچھ تم نے نفع اٹھایا ہے۔ وہ تمہارا تھا۔ لیکن میرے بعد یہ ترکہ ہو جائیگا اور بہن بھائیوں کو محروم نہ کرنا۔ اور مطابق حکم کتاب اللہ اس کو تقسیم کرنا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا۔ والد بزرگوار واللہ بھلا ایسا ہو سکتا ہے۔ لیکن میری بہن تو صرف ایک اسماء ہی ہے۔ آپنے فرمایا۔ کہ نہیں ایک اپنی ماں کے پیٹ میں بھی ہے۔ سعد کہتے ہیں۔ کہ جن کا خیال حضرت ابوبکر صدیق نے حالت جنین میں رکھا۔ وہ ام کلثوم تھیں۔ قول کرم دین مسئلہ تقیہ کے متعلق جو نتیجہ بحث میں ذکر ہے۔ اس کے متعلق کتاب اصول کافی صفحہ ۴۸۲ میں یہ عبارت درج ہے۔ قال لی ابوعبداللہ علیہ السلام یا ابا عمر ان تسعة اعشار الدین

حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضورؐ کے بعد بدعات کیں

افتراات و اتهامات مخترعة على سيدنا الصديق الاكبر رضي الله عنه

HAZRAT ABU BAKR (RA) INNOVATED NEW COMMANDMENTS.

مناظرہ معراز حسین بخش جاڑا

۲۳۰

میرے قریب آنے کی کوشش کریں گے۔ تو وہاں سے ہٹائے جائیں گے۔ پس میں کہوں گا یہ تو میرے صحابہ ہیں یہ میرے صحابہ ہیں۔ پس مجھے جواب ملے گا کیا تجھے معلوم نہیں کہ تیرے بعد انہوں نے کیا کیا بدعات کیں۔ (بخاری جلد ۴ کتاب الفتن وکتاب التفسیر سورۃ الانبیاء) جناب رسالت مآبؐ نے جب شہدائے بدر کی قوت ایمانی کی شہادت دی تو حضرت ابو بکر نے عرض کی۔ ہم نے بھی ویسا ہی جہاد کیا جیسا کہ انہوں نے جہاد کیا اور ویسا ہی ایمان لائے جیسا کہ یہ لائے تو آنحضرتؐ نے فرمایا۔ ہاں یہ ٹھیک ہے۔ لیکن کیا معلوم کہ تم لوگ میرے بعد کیا کیا بدعات کروگے (موطا) ان تصریحات کے بعد پھر جناب رسالت مآبؐ کی طرف یہ منسوب کرنا کہ آپ نے فرمایا۔ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّہِمْ اَقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ میرے تمام اصحاب مثل ستاروں کے ہیں۔ جس کی بھی اقتداء کروگے ہدایت پاؤ گے۔ دین کے ساتھ تمسخر نہیں تو اور کیا ہے؟ حضرت امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا کہ میدان محشر میں سوار ہو کر سوائے ہمارے اور کوئی نہ جائے گا۔ اور وہ ہم چار ہوں گے۔ انصار میں سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی میرا ماں باپ آپ پر قربان ہو آقا فرمائیے۔ وہ چار کون کون ہونگے فرمایا (۱) میں براق پر سوار ہوں گا (۲) میرا بھائی حضرت صالح پیغمبر اپنی ناقہ پر سوار ہوگا (۳) میرا چچا حضرت حمزہ میری ناقہ عضباء پر سوار ہوگا (۴) میرا بھائی علیؑ جنت کی ناقہ پر سوار ہوگا اور اس کے ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا۔ عرش کے سامنے کھڑے ہو کر توحید و رسالت کا کلمہ پڑھے گا تو تمام انسان دیکھ کر محو حیرت ہو کر کہیں گے یہ یا تو کوئی ملک مقرب ہے یا نبی مرسل اور یا حامل عرش ہے تو زیر عرش سے ایک فرشتہ جواب دیگا یہ نہ ملک مقرب ہے نہ نبی مرسل اور نہ حامل عرش ہے بلکہ یہ صدیق اکبر ہے اور یہ علی بن ابی طالب ہے۔ (الروضۃ البہیۃ کتاب المناقب
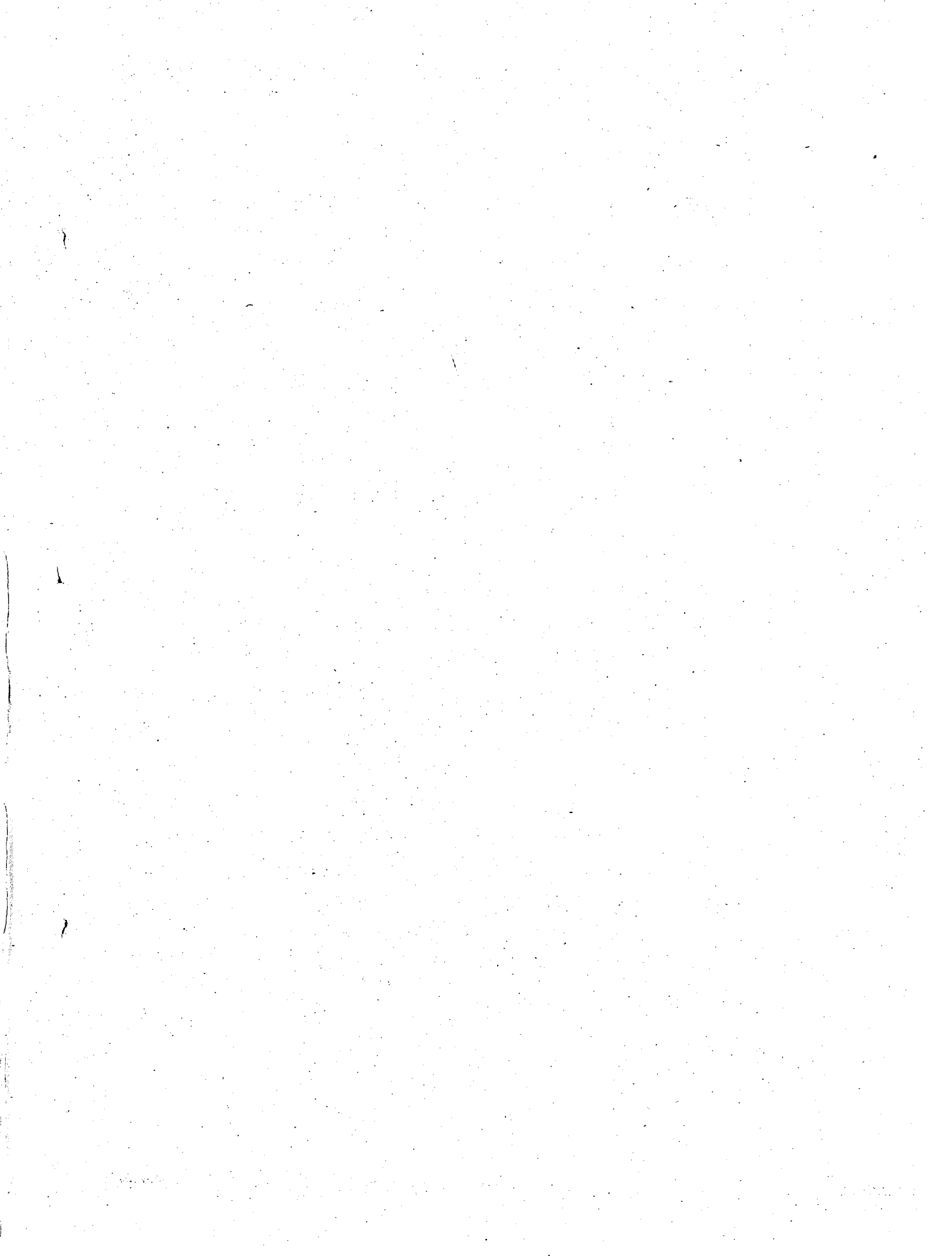
الباب السابع

الشّیعةُ و المسائلُ المتفرقةُ

Chapter VII

The Shias and Miscellaneous Issues.

تاریخی دستاویز کے اس باب میں شیعہ کتب کی چھبیس (26) کتابوں کے چون (54) حوالہ جات ہیں۔

الاصول

من

الكافي

تأليف

ثقة الاسلام ابي جعفر محمد بن يعقوب بن اسحاق الكليني الرازي رحمه الله

المتوفى سنة ۳۲۸/۳۲۹ ھ

مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه وعلق عليه علي اكبر الغفاري

نهض بمشروعه
الشيخ محمد الآخوندي

الجزء الثاني

الناشر
دار الكتب الاسلامية
مرتضى آخوندى
تهران - بازار سلطانى
تلفن ۲۰۴۱۰

الطبعة الثالثة
۱۳۸۸ ھ

دین ٪90 فیصد جھوٹ میں ہے

إن تسعة اعشار الدين فى التقية

TAQIYYAH (FALSE HOOD) IS NINE OF TEN PARTS OF THE RELIGION.

الاصول من الکافی جلد دوم تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ھ -طبع ایران)

ج۲ کتاب الإيمان والكفر -۲۱۷-

﴿ باب التقية ﴾

١ ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم وغيره عن أبي‌عبدالله عليه السلام في قول‌الله عزّ وجلّ : « اُولئك يؤتون أجرهم مرّتين بماصبروا (قال : بما صبروا على التقيّة) ويدرؤن بالحسنة السيّئة[1]» قال : الحسنة التقيّة والسيّئة الإذاعة .

٢ ـ ابن‌أبي‌عمير ، عن‌هشام‌بن سالم ، عن‌أبي‌عمر الأعجمي قال: قال‌لي‌أبوعبدالله عليه السلام : يا اباعمر إنَّ تسعة أعشار الدين في‌التقيّة ولا دين لمن لاتقيّة له و التقيّة في كلّ شيء إلا في‌النبيذ و المسح على الخفّين[2].

٣ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن خالد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة ، عن أبي بصير قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : التقيّة من دين الله . قلت : من دين الله ؟ قال : إي والله من‌دين الله ولقد قال يوسف : « أيّتها العير إنّكم‌لسارقون» والله ما كانوا سرقوا شيئاً ولقد قال إبراهيم : « إنّي سقيم » والله ماكان سقيماً .

٤ ـ محمّد بن‌يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن محمّد بن خالد ؛ والحسين‌بن سعيد‌جميعاً ، عن النضر‌بن‌سويد ، عن يحيى بن‌عمران الحلبيّ ، عن حسين‌بن‌أبي‌العلاء عن حبيب‌بن بشر قال : قال أبوعبد الله عليه السلام : سمعت أبي يقول : لاوالله ماعلى‌وجه الأرض شيء أحب إليَّ من التقيّة ، ياحبيب إنّه من كانت له تقيّة رفعه الله ، يا حبيب من لم تكن له تقيّة وضعه الله ، ياحبيب إنّ الناس إنّما هم في هدنة[3] فلو قد كان ذلك كان هذا[4].

---

(١) القصص ، ٥۴ ، وصدر الاية « الذين آتيناهم الكتاب‌من قبله هم به يؤمنون وإذا يتلى عليهم قالوا آمنا به انه الحق من ربنا اناكنا من قبله مسلمين * اولئك يؤتون ... الاية » .

(٢) ذلك لعدم‌مسيس‌الحاجة إلى التقيه فيها إلا نادراً . (فى) أو يكون نفى التقية فيهما باعتبار رعاية زمان‌هذا الخطاب ومكانه وحال المخاطب وعلمه عليه السلام بانه لا يضطر إليهما .

(٣) الهدنة ، السكون والصلح والموادعة بين المسلمين و الكفار وبين كل متحاربين .

(۴) « فلو قدكان ذلك » أى ظهور القائم . وقوله : «وكان هذا » أى ترك التقيه (آت) .

تقیہ جزوِ دین ہے

التقية جزء من الدين

FALSE HOOD (TAQQIYA) IS A PART OF RELIGION.

(الاصول من الکافی جلد دوم تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ھ - طبع ایران)

-۲۱۸- کتاب الایمان والکفر ج۲

٥ ــ أبو عليّ الأشعريّ، عن الحسن بن عليّ الكوفيّ، عن العبّاس بن عامر عن جابر المكفوف، عن عبد الله بن أبي يعفور، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: اتّقوا على دينكم فاحجبوه بالتقيّة، فإنّه لا إيمان لمن لا تقيّة له، إنّما أنتم في الناس كالنحل في الطير لو أنّ الطير تعلم ما في أجواف النحل ما بقي منها شيء إلّا أكلته ولو أنّ الناس علموا ما في أجوافكم أنّكم تحبّونا أهل البيت لأكلوكم بألسنتهم ولنحلوكم [1] في السرّ والعلانية، رحم الله عبداً منكم كان على ولايتنا.

٦ ــ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن حمّاد، عن حريز، عمّن أخبره، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله عزّ وجلّ: «ولا تستوي الحسنة ولا السيّئة» قال: الحسنة: التقيّة والسيّئة: الإذاعة [2]، وقوله عزّ وجلّ: «ادفع بالّتي هي أحسن السيّئة [3]» قال: الّتي هي أحسن التقيّة، «فإذا الّذي بينك وبينه عداوة كأنّه وليّ حميم [4]».

٧ ــ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد بن عيسى، عن الحسن بن محبوب، عن هشام بن سالم، عن أبي عمرو الكنانيّ قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: يا أبا عمرو أرأيتك لو حدّثتك بحديث أو أفتيتك بفتيا ثمّ جئتني بعد ذلك فسألتني عنه فأخبرتك بخلاف ما كنت أخبرتك أو أفتيتك بخلاف ذلك بأيّهما كنت تأخذ؟ قلت: بأحدثهما وأدع الآخر، فقال: قد أصبت يا أبا عمرو أبى الله إلّا أن يعبد سرّاً [5] أما والله لئن فعلتم ذلك إنّه [لـ]ـخير لي ولكم، [و] أبى الله عزّ وجلّ لنا ولكم في دينه إلّا التقيّة.

٨ ــ عنه، عن أحمد بن محمّد، عن الحسن بن عليّ، عن درست الواسطي قال: قال أبو عبدالله عليه السلام: ما بلغت تقيّة أحد تقيّة أصحاب الكهف إن كانوا ليشهدون الأعياد ويشدّون الزنانير [6] فأعطاهم الله أجرهم مرّتين.

٩ ــ عنه، عن أحمد بن محمّد، عن الحسن بن عليّ بن فضّال، عن حمّاد بن واقد

---

(١) نحله القول كمنعه، نسبه إليه. ونحل فلاناً، سابه. وفي بعض النسخ [نجلوكم] بالجيم وفي القاموس نجل فلاناً ضربه بمقدم رجله وتناجلوا، تنازعوا. (٢) أذاع الخبر، أفشاه.

(٣) قوله عليه السلام: «السيئة» بعد قوله عز وجل: «ادفع بالتي هي أحسن» تفسير له، إذ ليس في هذا الموضع من القرآن (في).

(٤) فصلت، ٣٤ (٥) أي في دولة الباطل. (٦) الزنانير جمع زنار.

تقیہ (جھوٹ) اصل دین ہے

التقیة الکذب اساس الدین

TAQQIYA (FALSE HOOD) IS A ORIGINAL RELIGION.

الاصول من الکافی جلد دوم تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ھ - طبع ایران)

ج۲ کتاب الایمان والکفر -۲۱۹-

اللحّام قال: استقبلت أباعبدالله عليه السلام في طريق فأعرضت عنه بوجهي ومضيت ، فدخلت عليه بعد ذلك ، فقلت : جعلت فداك إنّي لألقاك فأصرف وجهي كراهة أن أشقّ عليك فقال لي : رحمك الله ولكن رجلاً لقيني أمس في موضع كذا و كذا فقال : عليك السلام يا أباعبدالله ، ما أحسن ولا أجمل (۱) .

۱۰ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن هارون بن مسلم ، عن مسعدة بن صدقة قال : قيل لأبي عبدالله عليه السلام : إنّ الناس يروون أنّ عليّاً عليه السلام قال على منبر الكوفة : أيّها الناس إنّكم ستدعون إلى سبّي فسبّوني ، ثمّ تدعون إلى البراءة منّي فلا تبرّؤوا منّي ، فقال : ما أكثر ما يكذب الناس على عليّ عليه السلام ، ثمّ قال : إنّما قال : إنّكم ستدعون إلى سبّي فسبّوني ، ثمّ ستدعون إلى البراءة منّي وإنّي لعلى دين محمّد ؛ ولم يقل : لا تبرّؤوا منّي . فقال له السائل : أرأيت إن اختار القتل دون البراءة؟ فقال : والله ما ذلك عليه و ماله إلاّ ما مضى عليه عمّار بن ياسر حيث أكرهه أهل مكّة و قلبه مطمئنّ بالايمان ، فأنزل الله عزّ وجلّ فيه « إلاّ من اُكره و قلبه مطمئنّ بالايمان » فقال له النبيّ صلى الله عليه وآله عندها : يا عمّار إن عادوا فعد فقد أنزل الله عزّ و جلّ عذرك وأمرك أن تعود إن عادوا .

۱۱ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن هشام الكندي قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : إيّاكم أن تعملوا عملاً يعيّرونا به ، فإنّ ولد السوء يعيّر والده بعمله ، كونوا لمن انقطعتم إليه زيناً ولا تكونوا عليه شيناً صلّوا في عشائرهم (۲) و عودوا مرضاهم و اشهدوا جنائزهم ولا يسبقونكم إلى شيء من الخير فأنتم أولى به منهم والله ما عُبد الله بشيء أحبّ إليه من الخبء قلت: وما الخبء (۳) ؟ قال : التقيّة .

۱۲ ـ عنه ، عن أحمد بن محمّد ، عن معمر بن خلاّد قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن القيام للولاة ، فقال : قال أبو جعفر عليه السلام : التقيّة من ديني ودين آبائي ولا إيمان لمن لا تقيّة له .

۱۳ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن ربعي ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : التقيّة في كلّ ضرورة و صاحبها أعلم بها حين تنزل به .

(۱) أى لم يفعل حسناً ولا جميلاً . (۲) يعنى عشائر المخالفين لكم فى الدين .
(۳) الخبء ، الاخفاء والستر .

تقدیر خداوندی کا انکار ۔ جزا اور شر اللہ کی طرف سے نہیں

انکار التقدير

وليس الخير والشر من الله تعالى

DENIAL OF DIVINE DECREE (GOOD AND EVIL IS NOT FROM GOD).

الاصول من الكافی جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الیکلنی المتوفی ۳۲۸ طبع ایران

أوضحت من أمرنا ماكان ملتبساً ✿ جزاك ربّك بالاحسان إحسانا

٢ـ الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسين بن عليّ الوشّاء ، عن حمّاد بن عثمان ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله قال : من زعم أنّ الله يأمر بالفحشاء فقدكذب

ـــ الساذجة ارتفاع تأثير الارادة في الفعل وكون الانسان مجبوراً في فعله غير مختار ، تشعب جماعة الباحثين (وهم قليل البضاعة في العلم يومئذ) على فرقتين :

احديهما وهم المجبرة أثبتوا تعلق الارادة الحتمية الالهية بالافعال كسائر الاشياء وهو القدر و قالوا بكون الانسان مجبوراً غير مختار في أفعاله و الافعال مخلوقة لله تعالى و كذا أفعال سائر الاسباب التكوينية مخلوقة له .

و ثانيتهما وهم المفوضة أثبتوا اختيارية الافعال و نفوا تعلق الارادة الالهية بالافعال الانسانية فاستنتجوا كونها مخلوقة للانسان ، ثم فرع كل من الطائفتين على قولهم فروعاً ولم يزالوا على ذلك حتى تراكمت هناك أقوال وآراء يشمئز منها العقل السليم ، كارتفاع العلية بين الاشياء وخلق المعاصي والارادة الجزافية ووجود الواسطة بين النفي و الاثبات و كون العالم غير محتاج في بقائه الى الصانع الى غير ذلك من هوساتهم .

والاصل في جميع ذلك عدم تفقههم في فهم تعلق الارادة الالهية بالافعال وغيرها و البحث فيه طويل الذيل لايسعه المقام على ضيقه ، غير أنا نوضح المطلب بمثل نضربه ونشير به إلى خطأ الفرقتين والصواب الذي عدلوا عنه فلنفرض انساناً اوتي سعة من المال و المنال و الضياع والدار والعبيد والاماء ثم اختار واحداً من عبيده وزوجه احدى جواريه وأعطاه من الدار و الاثاث مايرفع حوائجه المنزلية و من المال و الضياع ما يسترزق به في حياته بالكسب و التعمير ، فان قلنا : إن هذا الإعطاء لايؤثر في تملك العبد شيئاً والمولى هو المالك وملكه بجميع ما أعطاه قبل الإعطاء وبعده على السواء كان ذلك قول المجبرة وان قلنا : ان العبد صار مالكاً وحيداً بعد الاعطاء وبطل به ملك المولى وانما الامر الى العبد يفعل مايشاء في ملكه كان ذلك قول المفوضة وان قلنا كما هو الحق ان العبد يملك ما وهبه له المولى في ظرف ملك المولى وفي طوله لافي عرضه فالمولى هو المالك الاصلي والذي للعبد ملك في ملك ، كما ان الكتابة فعل اختياري منسوب الى يد الانسان والى نفس الانسان ، بحيث لايبطل احدى النسبتين الاخرى ، كان ذلك القول الحق الذي يشير عليه السلام اليه في هذا الخبر .

فقوله عليه السلام : لوكان كذلك لبطل الثواب والعقاب الى قوله : واعطى على القليل كثيراً اه إشارة الى نفي مذهب الجبر بمحاذير ذكرها (ع) و معناها واضح وقوله : ولم يعص مغلوباً اه . اشارة الى نفي مذهب التفويض بمحاذيرها اللازمة فان الانسان لوكان خالقاً لفعله ، كان مخالفته لما كلفه الله من الفعل غلبة منه على الله سبحانه و قوله : ولم يطع مكرهاً اه . نفي للجبر و مقابلة للجملة السابقة فلو كان الفعل مخلوقاً لله و هو الفاعل فقد أكره العبد على الاطاعة و قوله : ولم يملك مفوضاً اه . بالبناء للفاعل وصيغة اسم الفاعل نفي للتفويض أي لم يملك الله ما ملكه العبد من الفعل بتفويض الامر اليه و ابطال ملك نفسه وقوله عليه السلام : « ولم يخلق السماوات والارض ـــ

الفروع
من
الكافي
تأليف
ثقة الإسلام أبي جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق الكليني الرازي رحمه الله

المتوفى سنة ٣٢٨/٣٢٩ ھ

مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه وقابله وعلق عليه
علي أكبر الغفاري

الناشر
دار الكتب الإسلامية
تهران - بازار سلطاني

الجزء السادس

١٣٩١ ق ھ
١٣٥٠ ش

تمتاز هذه الطبعة عمّا سبقها بعناية تامّة في التّصحيح
الشيخ محمد الآخوندى

شرمگاہوں کے بارہ میں شرمناک وضاحت

التعبیر المخزی المفضح عن الفروج و عورات النساء

A SHAMEFUL EXPLANATION ABOUT HIDDEN PARTS OF THE BODY.

فروع الکافی جلد ششم تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸/۳۲۰ھ (طبع ایران)

ج۹ کتاب الزيّ والتجمّل ـ۵۰۱ـ

٢٢ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمّد بن عيسى ، عن إسماعيل بن يسار ، عن عثمان بن عفّان السدوسيّ ، عن بشير النبّال قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن الحمّام فقال : تريد الحمّام ؟ فقلت : نعم قال : فأمر بإسخان الحمّام ثمّ دخل فاتّزر بإزار وغطّى ركبتيه وسرّته ثمّ أمر صاحب الحمّام فطلى ما كان خارجاً من الإزار ثمّ قال : اخرج عنّي ثمّ طلى هو ما تحته بيده ثمّ قال : هكذا فافعل .

٢٣ ـ سهل رفعه قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : لا يدخل الرّجل مع ابنه الحمّام فينظر إلى عورته .

٢٤ ـ عليّ بن محمّد بن بندار ، عن إبراهيم بن إسحاق ، عن يوسف بن السخت رفعه قال : قال أبوعبدالله عليه السلام : لاتتّك في الحمّام فإنّه يذيب شحم الكليتين ، ولاتسرّح في الحمّام فإنّه يرقّق الشعر ، ولا تغسل رأسك بالطين فانّه يذهب بالغيرة ، ولا تتدلّك بالخزف فإنّه يورث البرص ، ولا تمسح وجهك بالإزار فإنّه يذهب بماء الوجه .

٢٥ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عليّ بن أسباط ، عن أبي الحسن الرضا عليه السلام قال : قال رسول الله صلّى الله عليه وآله : لا تغسلوا رؤوسكم بطين مصر فإنّه يذهب بالغيرة و يورث الدياثة .

٢٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن أبي يحيى الواسطيّ ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي الحسن الماضي عليه السلام قال : العورة عورتان القبل و الدبر ، فأمّا الدبر مستور بالأليتين فإذا سترت القضيب والبيضتين فقد سترت العورة .
و قال في رواية اُخرى : و أمّا الدّبر فقد سترته الأليتان و أمّا القبل فاستره بيدك .

٢٧ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن غير واحد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : النظر إلى عورة من ليس بمسلم مثل نظرك إلى عورة الحمار[1] .

٢٨ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن أبان بن عثمان ،

(١) يظهر من المؤلف وابن بابويه ـ رحمهما الله ـ القول بمدلول الخبر ويظهر من الشهيد و جماعة عدم الخلاف في التحريم . (آت)

کپڑے کے بغیر شرمگاہ کی حفاظت

تحفيط العورة بغير الثوب

HIDING THE PRIVATE PARTS OF THE BODY WITHOUT CLOTH.

فروغ الکافی جلد ششم تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸/۳۲۹ھ (طبع ایران)

-۵۰۲- كتاب الزيّ والتجمّل ج۹

عن ابن أبي يعفور قال ، سألت أبا عبدالله عليه السلام أيتجرّد الرجل عند صبّ الماء ترى عورته أو يصبّ عليه الماء أو يرى هو عورة الناس ؟ فقال : كان أبي يكره ذلك من كلّ أحد[1].

٢٩ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن رفاعة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يدخل حليلته الحمّام[2] .

٣٠ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن خالد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يرسل حليلته إلى الحمّام .

٣١ ـ عنه ، عن إسماعيل بن مهران ، عن محمّد بن أبي حمزة ، عن عليّ بن يقطين قال : قلت لأبي الحسن عليه السلام : أقرء القرآن في الحمّام وأنكح ؟ قال : لا بأس .

٣٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد بن عيسى ، عن ربعيّ بن عبدالله ، عن محمّد بن مسلم قال : سألت أبا جعفر عليه السلام أكان أمير المؤمنين عليه السلام ينهى عن قراءة القرآن في الحمّام ؟ قال : لا إنّما نهى أن يقرء الرجل وهو عريان فأمّا إذا كان عليه إزار فلا بأس .

٣٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا بأس للرجل أن يقرء القرآن في الحمّام إذا كان يريد به وجه الله ولا يريد ينظر كيف صوته .

٣٤ ـ بعض أصحابنا ، عن ابن جمهور ، عن محمّد بن القاسم ، عن ابن أبي يعفور ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : [قال :] لا تضطجع في الحمّام فإنّه يذيب شحم الكليتين .

٣٥ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن أحمد ، عن عمر بن عليّ بن عمر بن يزيد ، عن عمّه محمّد بن عمر ، عن بعض من حدّثه أنّ أبا جعفر عليه السلام كان يقول : من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يدخل الحمّام إلّا بمئزر ، قال : فدخل ذات يوم الحمّام فتنوّر فلمّا أن

(١) حمل على الحرمة . (آت) .

(٢) حمل على ما اذا لم تدع اليه الضرورة كما في البلاد الحارة او على ما اذا بنث الى الحمامات للتنزه والتفرج أو على ما اذا كانت الرجال والنساء يدخلون الحمام معاً من غير تناوب (آت) .

الفروع
من
الكافي

تأليف

ثقة الإسلام أبي جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق الكليني الرازي رحمه الله

المتوفى في سنة ٣٢٨ / ٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه وقابله وعلق عليه

علي أكبر الغفاري

الناشر
دار الكتب الإسلامية
تهران - بازار سلطاني
تلفن ٢٠٤١٠

الجزء الخامس

تمتاز هذه الطبعة عمّا سبقها بعناية تامّة في التصحيح
الشيخ محمد الآخوندي

١٣٩١ ق
١٣٥٠ ش

گواہوں کے بغیر نکاح جائز ہے

يجوز النكاح بغير الشهود

A MARRIAGE WITHOUT WITNESSES IS LAWFUL.

الاصول من الكافی جلد پنجم تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ھ (طبع ایران)

﴿ باب ﴾

☆(التزويج بغير بينة)☆

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن اُذينة ، عن زرارة بن أعين قال : سئل أبوعبدالله عليه السلام عن الرّجل يتزوّج المرأة بغير شهود فقال : لابأس بتزويج البتّة فيما بينه وبين الله إنّما جعل الشهود في تزويج البتّة من أجل الولد لولا ذلك لم يكن به بأس .

٢ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن يحيى ، عن عبدالله بن محمّد جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إنّما جعلت البيّنات للنّسب والمواريث؛ وفي رواية اُخرى والحدود .

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختريّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الرّجل يتزوّج بغير بيّنة قال : لابأس .

٤ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن داود النّهديّ ، عن ابن أبي نجران عن محمّد بن الفضيل قال : قال أبو الحسن موسى عليه السلام لأبي يوسف القاضي : إنّ الله تبارك و تعالى أمر في كتابه بالطلاق وأكّد فيه بشاهدين ولم يرض بهما إلّا عدلين (١) وأمر في كتابه بالتزويج فأهمله بلا شهود فأثبتّم شاهدين فيما أهمل و أبطلتم الشاهدين فيما أكّد .

﴿ باب ﴾

☆(ما احل للنبي صلى الله عليه و آله من النساء)☆

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ ومحمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد جميعاً ، عن ابن أبي عمير عن حمّاد ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن قول الله عزّ وجلّ : «يا أيّها النبيّ إنّا أحللنا لك أزواجك (٢)» ، قلت : كم أحلّ له من النّساء ؟ قال : ماشاء من شيء

(١) في بعض النسخ [لم يوص بهما الاعدلين] .
(٢) الاحزاب : ٥٠ .

تهذيب الأحكام

في شرح المقنعة للشيخ المفيد رضوان الله عليه

تأليف

شيخ الطائفة أبي جعفر محمد بن الحسن الطوسي قدس سره

المتوفى ٤٦٠ هـ

الجزء السابع

حققه وعلق عليه سيدنا الحجة
السيد حسن الموسوي الخرسان

نهض بمشروعه
الشيخ علي الآخوندي

الناشر
دار الكتب الإسلامية
تهران - بازار سلطاني

الطبعة الثالثة

تلفن ٢٠٤١٠

تمتاز هذه الطبعة عمّا سبقها بعناية تامّة
في التصحيح
الشيخ محمد الآخوندي

غیر مسلم عورتوں سے متعہ کا جواز

جواز المتعة مع المرأة غير المسلمة

A LOGIC OF LEGALISED PROSTITUTION (MUTTA) WITH NON MUSLIM WOMEN.

تہذیب الاحکام جلد ہفتم تالیف ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی المتوفی ۴۶۰ھ (طبع ایران)

٢٥٦ في تفصيل احكام النكاح ج ٧

﴿ ١١٠٣ ﴾ ٢٨ — روى أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن علي ابن فضال عن بعض اصحابنا عن ابي عبدالله عليه السلام قال: لا بأس أن يتمتع الرجل باليهودية والنصرانية وعنده حرة .

﴿ ١١٠٤ ﴾ ٢٩ — وعنه عن محمد بن سنان عن ابان بن عثمان عن زرارة قال : سمعته يقول : لا بأس بان يتزوج اليهودية والنصرانية متعة وعنده امرأة .

﴿ ١١٠٥ ﴾ ٣٠ — وعنه عن اسماعيل بن سعد الاشعري قال : سألته عن الرجل يتمتع من اليهودية والنصرانية قال: لا ارى بذلك بأساً قال: قلت بالمجوسية؟ قال : واما المجوسية فلا .

قوله عليه السلام : واما المجوسية فلا. ورد مورد الكراهية ، وعند التمكن من غيرها ، فاما في حال الاضطرار فليس به بأس روى ذلك :

﴿ ١١٠٦ ﴾ ٣١ — أحمد بن محمد بن عيسى عن محمد بن سنان عن الرضا عليه السلام قال : سألته عن نكاح اليهودية والنصرانية ؟ فقال : لا بأس فقلت : فمجوسية ؟ فقال : لا بأس به يعني متعة .

﴿ ١١٠٧ ﴾ ٣٢ — وعنه عن ابي عبدالله البرقي عن ابن سنان عن منصور الصيقل عن ابي عبد الله عليه السلام قال : لا بأس بالرجل ان يتمتع بالمجوسية ،

﴿ ١١٠٨ ﴾ ٣٣ — وعنه عن البرقي عن فضيل بن عبد ربه عن حماد بن عيسى عن بعض اصحابنا عن ابي عبد الله عليه السلام مثله ،

والتمتع بالمؤمنة افضل على كل حال روى ذلك :

﴿ ١١٠٩ ﴾ ٣٤ — أحمد بن محمد بن عيسى عن معاوية بن حكيم عن

* - ١١٠٢- الاستبصار ج ٣ ص ١٤٦ الكافي ج ٢ ص ٤٦ الفقيه ج ٣ ص ٢٩٣
-١١٠٣-١١٠٤-١١٠٥-١١٠٦-١١٠٧-١١٠٨- الاستبصار ج ٣ ص ١٤٤

زنا کی عام اجازت

رخصة للزنا عامة

GENERAL PERMISSION OF ADULTERY.

تہذیب الاحکام جلد ہفتم تالیف ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی المتوفی ۴۶۰ھ (طبع ایران)

٢٥٨ في تفصيل احكام النكاح ج ٧

امرأة بغير اذنها ؟ قال : لا بأس به .

﴿ ١١١٥ ﴾ ٤٠ — وعنه عن علي بن الحكم عن سيف بن عميرة عن داود ابن فرقد عن ابي عبد الله عليه السلام قال : سألته عن الرجل يتزوج بأمة بغير اذن مواليها ؟ فقال : ان كانت لامرأة فنعم وان كانت لرجل فلا .

﴿ ١١١٦ ﴾ ٤١ — محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيي عن أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن سيف بن عميرة عن ابي عبد الله عليه السلام قال : لا بأس بان يتمتع الرجل بأمة المرأة ، فاما أمة الرجل فلا يتمتع بها إلا بامره .

ولا بأس بان يتمتع الرجل متعة ما شاء لأنهن بمنزلة الاماء ، وليس ذلك مثل نكاح الغبطة الذي لا يجوز فيه العقد على اكثر من اربع نساء .

﴿ ١١١٧ ﴾ ٤٢ — روى محمد بن يعقوب عن الحسين بن محمد عن أحمد ابن اسحاق الاشعري عن بكر بن محمد الازدي قال : سألت ابا الحسن عليه السلام عن المتعة أهي من الاربع ؟ قال : لا .

﴿ ١١١٨ ﴾ ٤٣ — وعنه عن محمد بن يحيي عن أحمد بن محمد عن ابن محبوب عن ابن رئاب عن زرارة بن اعين قال: قلت ما يحل من المتعة؟ قال: كم شئت.

﴿ ١١١٩ ﴾ ٤٤ — وعنه عن الحسين بن محمد عن معلى بن محمد عن الحسن بن علي عن حماد بن عثمان عن ابي بصير قال : سئل ابو عبد الله عليه السلام عن المتعة أهي من الاربع ؟ فقال : لا ولا من السبعين .

﴿ ١١٢٠ ﴾ ٤٥ — وعنه عن الحسين بن محمد عن أحمد بن اسحاق عن

---

* - ١١١٤ - ١١١٥ - ١١١٦ - الاستبصار ج ٣ ص ٢١٩ واخرج الأخيرين الكليني في الكافي ج ٢ ص ٤٧

- ١١١٧ - ١١١٨ - ١١١٩ - الاستبصار ج ٣ ص ١٤٧ الكافي ج ٢ ص ٤٣ واخرج الثالث الصدوق في الفقيه ج ٣ ص ٢٩٤

زنا کے اڈوں کا اجرا

اجراء مراكز الزنا

ESTABLISHMENT OF PROSTITUTION HOUSES.

تہذیب الاحکام جلد ہفتم تالیف ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی المتوفی ۴۶۰ھ (طبع ایران)

ج ٧ | في تفصيل احكام النكاح | ٢٥٩

سعدان بن مسلم عن عبيد بن زرارة عن ابيه عن ابي عبد الله عليه السلام قال : ذكر له المتعة أهي من الاربع ؟ قال : تزوج منهن الفاً فانهن مستاجرات .

﴿ ١١٢١ ﴾ ٤٦ — محمد بن أحمد بن يحيى عن العباس بن معروف عن القاسم بن عروة عن عبد الحميد الطائي عن محمد بن مسلم عن ابى جعفر عليه السلام في المتعة قال : ليست من الاربع لأنها لا تطلق ولا ترث ، وانما هي مستأجرة وقال: عدتها خمسة واربعون ليلة .

﴿ ١١٢٢ ﴾ ٤٧ — فاما الذي رواه الصفار عن معاوية بن حكيم عن علي ابن الحسن بن رباط عن عبدالله بن مسكان عن عمار الساباطي عن ابى عبدالله عليه السلام عن المتعة قال : هي احد الاربعة

﴿ ١١٢٣ ﴾ ٤٨ — وما رواه أحمد بن محمد بن ابي نصر عن ابى الحسن عليه السلام قال : سألته عن الرجل يكون عنده المرأة أيحل له ان يتزوج باختها متعة ؟ قال : لا قلت حكى زرارة عن ابى جعفر عليه السلام انما هي مثل الاماء يتزوج ما شاء قال : لا هي من الاربع .

فليس هذان الخبران منافيين لما قدمناه من الاخبار ، لأن هذين الخبرين انما وردا مورد الاحتياط دون الحظر ، والذي يكشف عما ذكرناه ما رواه :

﴿ ١١٢٤ ﴾ ٤٩ — أحمد بن محمد بن ابي نصر عن ابى الحسن الرضا عليه السلام قال : قال ابو جعفر عليه السلام : اجعلوهن من الاربع فقال له صفوان بن يحيى: على الاحتياط ؟ قال : نعم .

* - ١١٢٠ - ١١٢١ - الاستبصار ج ٣ ص ١٤٧ الكافي ج ٢ ص ٤٣ والثاني بدون الذيل فيه .
- ١١٢٢ - الاستبصار ج ٣ ص ١٤٧
- ١١٢٣ - الاستبصار ج٣ ص١٤٨

اپنی باندی (جاریہ) کسی کو ادھار دے سکتا ہے

الرجل يحل لاخيه فرج جاريته

A WIFE CAN BE LEND TO OTHER PERSON.

تہذیب الاحکام جلد ہفتم تالیف ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی المتوفی ۴۶۰ھ (طبع ایران)

۲۴۴ في ضروب النكاح ج ۷

عن الحسن عن الحسين اخيه عن أبيه علي بن يقطين عن ابى الحسن الماضي عليه السلام انه سئل عن المملوك يحل له ان يطأ الأمة من غير تزويج إذا احل له مولاه؟ قال: لا يحل له.

وينبغي ان يراعى في هذا الضرب من النكاح لفظة التحليل ولا يسوغ فيه لفظة العارية، يدل على ذلك ما رواه:

﴿ ۱۰۶۳ ﴾ ۱۵ — محمد بن يعقوب عن علي عن أبيه عن ابن ابي عمير قال: اخبرني قاسم بن عروة عن ابي العباس البقباق قال: سأل رجل اباعبدالله عليه السلام ونحن عنده عن عارية الفرج فقال: حرام، ثم مكث قليلا ثم قال: لكن لا بأس بأن يحل الرجل جاريته لأخيه.

ومتى جعل الرجل اخاه في حل من شيء من مملوكته مثل النظر أو الخدمة أو القبلة أو الملامسة فلا يحل له غير ما احل له، ومتى احل له فرجها حل له ما سواه، يدل على ذلك ما رواه:

﴿ ۱۰۶۴ ﴾ ۱۶ — محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد وعلي بن ابراهيم عن أبيه جميعاً عن ابن محبوب عن جميل بن صالح عن الفضيل بن يسار قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: جعلت فداك ان بعض اصحابنا قد روى عنك انك قلت إذا أحل الرجل لأخيه جاريته فهي له حلال؟ قال: نعم يا فضيل، قلت له: ما تقول في رجل عنده جارية نفيسة وهي بكر أحل لأخيه ما دون فرجها أله ان يفتضها قال: لا ليس له إلا ما احل له منها، ولو أحل له قبلة منها لم يحل له سوى ذلك قلت: أرأيت ان احل له ما دون الفرج فغلبته الشهوة فافتضها؟ قال: لا ينبغي له ذلك، قلت: فان فعل أيكون زانياً؟ قال: لا ولكن يكون خائناً ويغرم لصاحبها عشر قيمتها

* - ۱۰۶۳ - الاستبصار ج ۳ ص ۱۴۰ الكافي ج ۲ ص ۴۹
- ۱۰۶۴ - الكافي ج ۲ ص ۴۸ الفقيه ج ۳ ص ۲۸۹

عورت کے ساتھ غیر فطری فعل سے نہ روزہ ٹوٹتا ہے نہ غسل واجب ہوتا ہے

اذا اتی الرجل المراة فی الدبر وهی صائمه لم ینقص صومها ولیس غسل

AN UNATURAL SEXUAL INTERCOURSE WITH A WOMAN
NEITHER HARM FAST NOR MAKES GHUSL (BATH) OBLIGATORY.

تہذیب الاحکام جلد ہفتم تالیف ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی المتوفی ۴۶۰ھ (طبع ایران)

٤٦٠ في الزيادات في فقه النكاح ج ٧

﴿ ١٨٤٠ ﴾ ٤٨ — وعنه عن أحمد بن محمد عن الحسن عن الحسين اخيه عن ابيه علي بن يقطين عن ابي الحسن الماضي عليه السلام انه سئل عن المملوك أيحل له ان يطأ الامة من غير تزويج إذا احل له مولاه ؟ قال : لا يحل له .

﴿ ١٨٤١ ﴾ ٤٩ — وعنه عن معاوية بن حكيم عن معمر بن خلاد عن الرضا عليه السلام انه قال : أي شيء يقولون في اتيان النساء في اعجازهن ؟ فقلت له : بلغني ان اهل الكتاب لا يرون بذلك بأساً فقال : ان اليهود كانت تقول : إذا أتى الرجل المرأة من خلفها خرج الولد احول فانزل الله تعالى : ﴿ نساؤكم حرث لكم فاتوا حرثكم انى شئتم ﴾ قال : من قُبل ومن دبر خلافاً لقول اليهود ولم يعن في ادبارهن .

وهذا الخبر قد قدمناه وليس فيه تناف لجواز ما قدمناه في هذه المسألة ، لأنه انما تضمن ان تأويل الآية على ما ذكر ، وليس فيه ان من فعل الفعل المخصوص فقد ارتكب محظوراً والذي يكشف عن جواز ذلك ايضاً مارواه :

﴿ ١٨٤٢ ﴾ ٥٠ — محمد بن أحمد بن يحيى عن ابي اسحق عن عثمان بن عيسى عن يونس بن عمار قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : أو لأبي الحسن عليه السلام : اني ربما أتيت الجارية من خلفها يعني دبرها ونذرت فجعلت على نفسي ان عدت الى امرأة هكذا فعليّ صدقة درهم وقد ثقل ذلك علي قال : ليس عليك شيء وذلك لك .

﴿ ١٨٤٣ ﴾ ٥١ — وعنه عن أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن رجل عن ابي عبد الله عليه السلام قال : إذا أتى الرجل المرأة في الدبر وهي صائمة لم ينقض صومها وليس عليها غسل .

* - ١٨٤٠ - الاستبصار ج ٣ ص ١٣٧
- (١٨٤١-١٨٤٢) - الاستبصار ج٣ ص ٢٤٤ بتفاوت في الاول وقد تقدم الاول بتسلسل ١٦٦٠

گھنٹے دو گھنٹے کے لئے مرد عورت سے فائدہ حاصل کرسکتا ہے

يجوز انِ يتمتع الرجل من المراة ساعة اوساعتين

A MAN CAN ENJOY SEX WITH A WOMAN FOR ONE OR TWO HOURS

تہذیب الا حکام جلد ہفتم تالیف ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی المتوفی ۴۶۰ھ (طبع ایران)

٢٦٦ في تفصيل احكام النكاح ج ٧

ويسمي من الاجل ما تراضيا عليه قليلا كان أو كثيراً ، فاذا قالت نعم فقد رضيت فهي امرأتك وانت اولى الناس بها ، قلت : فاني استحي ان اذكر شرط الايام فقال : هو أضر عليك قلت : وكيف ؟ قال : انك ان لم تشترط كان تزويج مقام لزمتك النفقة في العدة وكانت وارثا ولم تقدر على ان تطلقها إلا طلاق السنة .

واما الاجل فانه يشترط عليها ما شاء بعد ان يكون اياماً معلومة أو شهوراً أو سنين ، يدل على ذلك ما رواه :

﴿ ١١٤٦ ﴾ ٧١ — محمد بن يعقوب عن عدة من اصحابنا عن سهل بن زياد عن ابن محبوب عن ابن رئاب عن عمر بن حنظلة عن ابى عبد الله عليه السلام قال: ويشارطها ما شاء من الايام .

﴿ ١١٤٧ ﴾ ٧٢ — وعنه عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن محمد بن اسماعيل عن ابى الحسن الرضا عليه السلام قال : قلت له : الرجل يتزوج متعة سنة أو اقل أو اكثر قال : إذا كان شيء معلوم الى اجل معلوم قال : قلت وتبين بغير طلاق ؟ قال : نعم .

﴿ ١١٤٨ ﴾ ٧٣ -- محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن ابن فضال عن ابن بكير عن زرارة قال : قلت له هل يجوز ان يتمتع الرجل من المرأة ساعة أو ساعتين ؟ فقال : الساعة والساعتين لا يتوقف على حدهما ولكن العود والعودين (١) واليوم واليومين والليلة واشباه ذلك .

فما تضمن هذا الخبر من مرة واحدة فانما ورد مورد الرخصة والاحوط ما

* (١) نسخة في الجمع (العرد والعردين) والعرد الذكر المنتشر المنتصب وليس له معنى مناسب للمقام ولعله من باب الكناية عن المواقعة مرة ومرتين

- ١١٤٦ - ١١٤٧ - ١١٤٨ - الاستبصار ج ٣ ص ١٥١ الكافي ج ٢ ص ٤٥

متعہ یعنی زنا کی عام اجازت کا حکم

حکم الرخصة العامة للمتعة يعنى الزنا

GENERAL PERMISSION OF LEAGLISED PROSTITUTION (MUTTA).

تہذیب الاحکام جلد ہفتم تالیف ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی المتوفی ۴۶۰ھ (طبع ایران)

ج ۷ — فى تفصيل احكام النكاح — ۲۵۳

﴿ ۱۰۸۹ ﴾ ۱۴ — واما ما رواه أحمد بن محمد عن ابي الحسن عن بعض اصحابنا يرفعه الى ابي عبد الله عليه السلام قال : لا تتمتع بالمؤمنة فتذلها .

فهذا حديث مقطوع الاسناد شاذ ، ويحتمل ان يكون المراد به إذا كانت المرأة من اهل بيت الشرف فانه لا يجوز التمتع بها لما يلحق اهلها من العار ويلحقها هي من الذل ويكون ذلك مكروهاً دون ان يكون محظوراً .

وقد رويت رخصة في التمتع بالفاجرة إلا انه يمنعها من الفجور .

﴿ ۱۰۹۰ ﴾ ۱۵ — روى محمد بن أحمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن علي ابن حديد عن جميل عن زرارة قال : سأل عمار وانا عنده عن الرجل يتزوج الفاجرة متعة قال : لا بأس وان كان التزويج الآخر فليحصن بابه .

﴿ ۱۰۹۱ ﴾ ۱۶ — عنه عن سعدان عن علي بن يقطين قال : قلت لأبي الحسن عليه‌السلام: نساء اهل‌المدينة قال: فواسق قلت: فأتزوج منهن ؟ قال: نعم، ومتى اراد الرجل تزويج المتعة فليس عليه التفتيش عنها بل يصدقها في قولها .

﴿ ۱۰۹۲ ﴾ ۱۷ — روى محمد بن أحمد بن يحيى عن علي بن السندي عن عثمان بن عيسى عن اسحاق بن عمار عن فضل مولى محمد بن راشد عن ابى عبد الله عليه السلام قال : قلت اني تزوجت امرأة متعة فوقع فى نفسي أن لها زوجاً ففتشت عن ذلك فوجدت لها زوجاً قال : ولم فتشت ؟ ! .

﴿ ۱۰۹۳ ﴾ ۱۸ — وعنه عن أيوب بن نوح عن مهران بن محمد عن بعض اصحابنا عن ابى عبد الله عليه السلام قال : قيل له ان فلاناً تزوج امرأة متعة فقيل له ان لها زوجاً فسألها فقال ابو عبد الله عليه السلام : ولم سألها ؟ .

﴿ ۱۰۹۴ ﴾ ۱۹ — وعنه عن الهيثم بن ابي مسروق النهدي عن أحمد بن

* - ۱۰۸۹ - ۱۰۹۰ - ۱۰۹۱ - الاستبصار ج ۳ ص ۱۴۳

زنا پر اجرت میں سہولت

سهولة على اجرة الزنا

A FACILITY IN THE WAGES OF ADULTERY.

تہذیب الاحکام جلد ہفتم تالیف ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی المتوفی ۴۲۰ھ (طبع ایران)

ج ۷ | في تفصيل احكام النكاح | ۲۶۳

مهر معلوم الى اجل معلوم .

والاحوط ان يشترط على المرأة جميع شرائط المتعة من ارتفاع الميراث والعزل أن اراد والعدة وغير ذلك ، يدل على ذلك ما رواه :

﴿ ١١٣٦ ﴾ ٦١ — محمد بن أحمد بن يحيى عن العباس بن معروف عن صفوان عن القاسم بن محمد عن جبير ابى سعيد المكفوف عن الأحول قال : سألت ابا عبد الله عليه السلام قلت : ما ادنى ما يتزوج به الرجل المتعة ؟ قال : كف من بُر يقول لها زوجيني نفسك متعة على كتاب الله وسنة نبيه نكاحاً غير سفاح على ان لا ارثك ولا ترثيني ولا اطلب ولدك الى اجل مسمى فان بدالي زدتك وزدتيني .

﴿ ١١٣٧ ﴾ ٦٢ — محمد بن يعقوب عن علي ابن ابراهيم عن ابيه عن ابن ابي نصر عن ثعلبة قال : تقول أتزوجك متعة على كتاب الله وسنة نبيه نكاحاً غير سفاح على ان لا ترثيني ولا ارثك كذا وكذا يوماً بكذا وكذا وعلى أن عليك العدة.

﴿ ١١٣٨ ﴾ ٦٣ — وعنه عن محمد بن يحيى عن محمد بن الحسين وعدة من اصحابنا عن أحمد بن محمد عن عثمان بن عيسى عن سماعة عن أبي بصير قال : لابد ان تقول فيه هذه الشروط اتزوجك متعة كذا وكذا يوماً بكذا و كذا نكاحاً غير سفاح على كتاب الله وسنة نبيه على ان لا ترثيني ولا ارثك وعلى ان تعتدي خمسة واربعين يوماً ، وقال بعضهم : حيضة .

وشروط النكاح تكون بعد العقد لأن ما يكون قبل العقد لا اعتبار به وانما الاعتبار بما يحصل بعده فان قبلت الشرط الذي وقع قبل العقد مضى العقد والشرط وإلا فكان ما تقدم من الشروط باطلا والعقد غير صحيح ، يدل على ذلك ما رواه :

﴿ ١١٣٩ ﴾ ٦٤ — محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن ابيه عن محمد

* - ١١٣٧ - ١١٣٨ - الكافي ج ٢ ص ٤٤

زنا پر اجرت میں مزید سہولت

زاد سهولة على اجرة الزنا

A SPECIAL FACILITY IN THE WAGES OF ADULTERY.

تہذیب الاحکام جلد ہفتم تالیف ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی المتوفی ۴۲۰ھ (طبع ایران)

قدمناه ان يكون يوماً أو ليلة بحسب ما يختاره .

وقد روي إذا شرط دفعة أو دفعتين فانه يصرف بوجهه عنها عند الفراغ منها .

﴿ ١١٤٩ ﴾ ٧٤ — روى ذلك محمد بن يعقوب عن عدة من اصحابنا عن سهل بن زياد عن ابن فضال عن القاسم بن محمد عن رجل سماه قال: سألت اباعبدالله عليه السلام عن الرجل يتزوج المرأة على عود واحد قال : لا بأس ولكن إذا فرغ فليحول وجهه ولا ينظر .

ومتى تمتع بالمرأة شهراً غير معين كان العقد باطلا ، يدل على ذلك ما رواه :

﴿ ١١٥٠ ﴾ ٧٥ — أحمد بن محمد عن بعض رجاله عن عمر بن عبدالعزيز عن عيسى بن سليمان عن بكار بن كردم قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : الرجل يلقى المرأة فيقول لها : زوجيني نفسك شهراً ولا يسمي الشهر بعينه ثم يمضي فيلقاها بعد سنين قال : فقال له : شهره ان كان سماه وان لم يكن سمى فلا سبيل له عليها .

ومتى عقد عليها متعة على مرة واحدة مبهماً كان العقد دائماً ، يدل على ذلك ما رواه :

﴿ ١١٥١ ﴾ ٧٦ — محمد بن أحمد بن يحيى عن محمد بن الحسين عن موسى ابن سعدان عن عبد الله بن القاسم عن هشام بن سالم الجواليقي قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : اتزوج المرأة متعة مرة مبهمة قال فقال : ذلك اشد عليك ترثها وترثك ولا يجوز لك أن تطلقها إلا على طهر وشاهدين ، قلت : اصلحك الله فكيف اتزوجها ؟ قال : اياماً معدودة بشيء مسمى مقدار ما تراضيتم به فاذا مضت ايامها كان طلاقها في شرطها ولا نفقة ولا عدة لها عليك ، قلت : ما اقول لها ؟ قال : تقول لها اتزوجك

- ١١٤٩ - الاستبصار ج ٣ ص ١٥١ الكافي ج ٢ ص ٤٦
- ١١٥٠ - الكافي ج ٢ ص ٤٧ الفقيه ج ٣ ص ٢٩٧
- ١١٥١ - الاستبصار ج ٣ ص ١٥٢

سنی کافر ہیں ان کے ساتھ نکاح جائز نہیں

اهل السنة كفار لا يجوز التناكح معهم

A MARRIAGE WITH SUNNI IS UNLAWFUL BECAUSE THEY ARE INFIDELS.

تہذیب الاحکام جلد ہفتم تالیف ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی المتوفی ۴۶۰ھ (طبع ایران)

۳۰۲ فيمن يحرم نكاحهن بالاسباب دون الانساب ج ۷

عدتها فان اسلمت أو اسلم قبل انقضاء عدتها فهما على نكاحهما الاول ، وان هي لم تسلم حتى تنقضي العدة فقد بانت منه .

والذي يدل على انه متى كان بشرائط الذمة لا تبين منه وان انقضت عدتها ما رواه :

﴿ ۱۲۵۹ ﴾ ۱۷ — محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن ابن ابي عمير عن بعض اصحابه عن محمد بن مسلم عن ابي جعفر عليه السلام قال : ان اهل الكتاب وجميع من له ذمة إذا اسلم احد الزوجين فهما على نكاحهما وليس له ان يخرجها من دار الاسلام الى غيرها ولا يبيت معها ولكنه يأتيها بالنهار ، واما المشركون مثل مشركي العرب وغيرهم فهم على نكاحهم الى انقضاء العدة فان اسلمت المراة ثم اسلم الرجل قبل انقضاء عدتها فهي امرأته ، وان لم يسلم إلا بعد انقضاء العدة فقد بانت منه ولا سبيل له عليها ، وكذلك جميع من لا ذمة له ، ولا ينبغي المسلم ان يتزوج يهودية ولا نصرانية وهو يجد حرة أو امة .

قال الشيخ رحمه الله ولا يجوز نكاح الناصبية المظهرة لعداوة آل محمد عليهم السلام ولا بأس بنكاح المستضعفات منهن .

يدل على ذلك ما ثبت من كون هؤلاء كفاراً بادلة ليس هذا موضع شرحها ، وإذا ثبت كفرهم فلا تجوز مناكحتهم حسب ما قدمناه ، ويزيد ذلك بياناً ما رواه :

﴿ ۱۲۶۰ ﴾ ۱۸ — علي بن الحسن بن فضال عن الحسن بن محبوب عن جميل بن صالح عن الفضيل بن يسار عن ابي عبد الله عليه السلام قال : لا يتزوج المؤمن بالناصبية المعروفة بذلك .

﴿ ۱۲۶۱ ﴾ ۱۹ — الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن عبد الله

- ۱۲۵۹ - الاستبصار ج ۳ ص ۱۸۳ الكافي ج ۲ ص ۱٤
- ۱۲۶۰ - ۱۲۶۱ - الاستبصار ج ۳ ص ۱۸۳ الكافي ج ۲ ص ۱۱

سنی کافر ہیں ان کے ساتھ نکاح جائز نہیں ان کا ذبیحہ حرام ہے

اهل السنة كفار ولاتناكحهم ولاتاكل ذبيحتهم لانه حرام

A MARRIAGE WITH SUNNI IS UNLAWFUL THEIR ALTARED ANIMAL IS FORBIDDEN TO EAT BECAUSE THEY ARE INFIDELS.

تہذیب الاحکام جلد ہفتم تالیف ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی المتوفی ۴۶۰ھ (طبع ایران)

ج ۷ فيمن يحرم نكاحهن بالاسباب دون الانساب ٣٠٣

ابن سنان قال : سألت ابا عبد الله عليه السلام عن الناصب الذي عرف نصبه وعداوته هل يزوجه المؤمن وهو قادر على رده وهو لا يعلم برده قال : لا يتزوج المؤمن الناصبية ولا يتزوج الناصب مؤمنة ولا يتزوج المستضعف مؤمنة .

﴿ ١٢٦٢ ﴾ ٢٠ — محمد بن يعقوب عن عدة من اصحابنا عن أحمد بن محمد عن ابن فضال عن ابن بكير عن زرارة عن ابي جعفر عليه السلام قال : دخل رجل على علي بن الحسين عليهما السلام فقال : ان امرأتك الشيبانية خارجية تشتم علياً عليه السلام فان سرك أن أسمعك ذلك منها اسمعتك ؟ فقال : نعم قال : فاذا كان غداً حين تريد أن تخرج كما كنت تخرج فعد واكمن في جانب الدار قال : فلما كان من الغد كمن في جانب الدار وجاء الرجل فكلمها فتبين ذلك منها فخلى سبيلها وكانت تعجبه.

﴿ ١٢٦٣ ﴾ ٢١ — علي بن الحسن بن فضال عن محمد بن علي عن ابي جميلة عن سندي عن الفضيل بن يسار قال : سألت ابا جعفر عليه السلام عن المرأة العارفة هل ازوجها الناصب ؟ قال : لا لأن الناصب كافر قال : فأزوجها الرجل غير الناصب ولا العارف ؟ فقال : غيره أحب إلي منه .

﴿ ١٢٦٤ ﴾ ٢٢ — وعنه عن أحمد بن الحسن عن ابيه عن علي بن الحسن بن رباط عن ابن اذينة عن فضيل بن يسار عن ابي جعفر عليه السلام قال : ذكر الناصب فقال : لا تناكحهم ولا تأكل ذبيحتهم ولا تسكن معهم .

﴿ ١٢٦٥ ﴾ ٢٣ — فاما الذي رواه الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن عبد الله بن سنان قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام بم يكون الرجل مسلماً يحل مناكحته وموارثته وبم يحرم دمه؟ فقال: يحرم دمه بالاسلام إذا أظهر وتحل مناكحته موارثته.

- ١٢٦٢ - الاستبصار ج ٣ ص ١٨٣ الكافي ج ٢ ص ١٢
- ١٢٦٣ - ١٢٦٤ - ١٢٦٥ - الاستبصار ج ٣ ص ١٨٤

من لا يحضره الفقيه

تأليف

رئيس المحدثين أبى جعفر الصدوق محمد بن على بن
الحسين بن بابويه القمى

المتوفى سنة ٣٨١

الجزء الثالث

حققه وعلق عليه سيدنا الحجة
السيد حسن الموسوي الخرسان

نهض بمشروعه
الشيخ على الآخوندى

الناشر
دار الكتب الاسلامية
تهران - بازار سلطانى

الطبعة الخامسة
تلفن ٢٠٤١٠

تمتاز هذه الطبعة عمّا سبقها بعناية تامّة
في التصحيح
الشيخ محمد الاخوندى
١٣٩٠ هـ ق

سنی کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں اس لئے سنی سے نکاح بھی حرام ہے

السنی لا نصیب له فی الاسلام فلهذا حرام نکاحهم

A MARRAIGE WITH SUNNI BELIEVER IS FORBIDDEN BECAUSE THEY HAVE NO PART IN ISLAM.

من لا یحضرہ الفقیہ جلد سوئم تالیف ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین القمی المتوفی ۳۸۱ھ (طبع ایران)

۲۵۸ في ما أحل الله عز وجل من النكاح وما حرّم منه ج ۳

۱۲۲۳ ۸ — وروى الحسن بن محبوب عن العلا بن رزين عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر عليه السلام قال : سألته عن الرجل المسلم يتزوّج المجوسية ؟ فقال : لا ولكن إن كانت له أمة مجوسية فلا بأس أن يطأها ويعزل عنها ولا يطلب ولدها .

۱۲۲٤ ۹ — وروى الحسن بن محبوب عن سليمان الحمّار عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا ينبغي للرجل المسلم منكم أن يتزوّج الناصبية ، ولا يزوّج ابنته ناصبياً ولا يطرحها عنده .

قال مصنف هذا الكتاب ـ رحمه الله ـ من نصب حرباً لآل محمد صلوات الله عليهم فلا نصيب له في الاسلام فلهذا حرم نكاحهم .

۱۲۲٥ ۱۰ — وقال النبي صلى الله عليه وآله : صنفان من أمتي لا نصيب لهم في الاسلام الناصب لأهل بيتي حرباً وغال في الدين مارق منه .

ومن استحل لعن أمير المؤمنين عليه السلام والخروج على المسلمين وقتلهم حرمت مناكحته لأن فيها الالقاء بالأيدي إلى التهلكة ، والجهال يتوهمون أن كل مخالف ناصب وليس كذلك .

۱۲۲٦ ۱۱ — وروى صفوان عن زرارة عن أبي عبد الله عليه السلام قال : تزوّجوا في الشكاك ولا تزوّجوهم لأن المرأة تأخذ من أدب زوجها ويقهرها على دينه .

۱۲۲۷ ۱۲ — وروى الحسن بن محبوب عن يونس بن يعقوب عن حمران بن أعين وكان بعض أهله يريد التزويج فلم يجد امرأة يرضاها فذكر ذلك لأبي عبد الله عليه السلام فقال : أين أنت من البلها واللواتي لا يعرفن شيئاً ؟ قلت إنا نقول : إن الناس على وجهين كافر ومؤمن فقال : فأين الذين خلطوا عملاً صالحاً وآخر سيئاً ؟!

ـ ۱۲۲۳ ـ التهذيب ج ۲ ص ۳۰۸ الكافي ج ۲ ص ۱٤ بدون الذيل .
ـ ۱۲۲٦ ـ الاستبصار ج ۳ ص ۱۸٤ التهذيب ج ۲ ص ۲۰۰ الكافي ج ۲ ص ۱۱ .
ـ ۱۲۲۷ ـ الكافي ج ۲ ص [illegible] بدون [illegible] إنا نقول الخ

بھتیجی، پھوپھی اور خالہ بھانجی نکاح میں ایک جگہ جمع ہو سکتی ہیں

یجمع فی نکاح واحد بنت الاخ والعمة والخالة وبنت الاخت

A PERSON CAN MARRY HIS BROTHER'S DAUGHTER, FATHER'S SISTER, MOTHER'S SISTER AND SISTER'S DAUGHTER SIMULTANEOUSLY.

من لا یحضرہ الفقیہ جلد سوئم تالیف ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین القمی المتوفی ۳۸۱ھ (طبع ایران)

عليه السلام عن المحرم يتزوّج ؟ قال : لا ولا يزوّج المحرم المحل

۱۲۳٤ ۱۹ — وفي خبر آخر : إن زوّج أو تزوّج فنكاحه باطل .

۱۲۳۵ ۲۰ — وروى الحسن بن محبوب عن عبدالله بن سنان عن أبي عبدالله عليه السلام في الرجل تكون عنده الجارية يجرّدها وينظر إلى جسمها نظر شهوة هل تحل لأبيه ؟ وإن فعل أبوه هل تحل لابنه ؟ قال : إذا نظر اليها نظر شهوة ونظر منها إلى ما يحرم على غيره لم تحل لابنه وإن فعل ذلك الابن لم تحل للأب .

۱۲۳٦ ۲۱ — وروى الحسن بن محبوب عن علي بن رئاب عن أبي عبيدة الحذاء قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : لا تنكح المرأة على عمتها ولا على خالتها ولا على أختها من الرضاعة . قال وقال عليه السلام : إن علياً عليه السلام ذكر لرسول الله صلى الله عليه وآله ابنة حمزة فقال : أما علمت أنها ابنة أخي من الرضاعة ، وكان رسول الله صلى الله عليه وآله وحمزة قد رضعا من ابن امرأة .

۱۲۳۷ ۲۲ — وروى الحسن بن محبوب عن مالك بن عطية عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لا تتزوّج المرأة على خالتها وتزوّج الخالة على ابنة أختها .

۱۲۳۸ ۲۳ — وفي رواية محمد بن مسلم عن أبي جعفر عليه السلام قال : لا تنكح ابنة الأخ ولا ابنة الأخت على عمتها ولا على خالتها إلا باذنهما ، وتنكح العمة والخالة على ابنة الأخ وابنة الأخت بغير إذنهما .

۱۲۳۹ ۲٤ — وسأل عبدالله بن سنان أبا عبدالله عليه السلام عن الرجل يريد أن يتزوّج المرأة أينظر إلى شعرها ؟ قال : نعم إنما يريد أن يشتريها بأغلا الثمن .

— ۱۲۳۵ — الاستبصار ج ۳ ص ۲۱۲ التهذيب ج ۲ ص ۳۰۸ .
— ۱۲۳٦ — الاستبصار ج ۳ ص ۱۷۸ التهذيب ج ۲ ص ۱۹۷ الكافي ج ۲ ص ۱۳۰ وفي الأول والأخير صدر الحديث فقط .
— ۱۲۳۸ — الكافي ج ۲ ص ۳۵ بتفاوت يسير .
— ۱۲۳۹ — التهذيب ج ۲ ص ۲۳۵ الكافي ج ۲ ص ۱٦ بسند آخر .

بیوی کی حلت اور حرمت کے بارہ میں اہلسنت سے الگ تصریحات

تصریحات غیر تصریحات اهل السنة فی حل الزوجة و حرمتها

AN EXPLANATION OF BEING LAWFUL & UNLAWFUL OF WIFE

من لا یحضرہ الفقیہ جلد سوئم تالیف ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین القمی المتوفی ۳۸۱ھ (طبع ایران)

٢٦٤   في ما أحل الله عز وجل من النكاح وما حرّم منه   ج ٣

فتزوج أمها أو ابنتها أو أختها فدخل بها ثم علم فارق الأخيرة والأولى امرأته ولم يقرب امرأته حتى يستبرىء رحم التي فارق ، وإن زنى رجل بامرأة ابنه أو امرأة أبيه أو بجارية ابنه أو بجارية أبيه فان ذلك لا يحرّمها على زوجها ولا يحرّم الجارية على سيدها ، وإنما يحرم ذلك إذا كان ذلك منه بالجارية وهي حلال فلا تحل تلك الجارية أبداً لابنه ولا لأبيه ، وإذا تزوج امرأة تزويجاً حلالاً فلا تحل تلك المرأة لابنه ولا لأبيه .

١٢٥٧ ٤٢ — وروى أبو المعزا عن أبي بصير قال : سألته عن رجل فجر بامرأة ثم أراد بعد ذلك أن يتزوجها فقال : إذا تابت حلت له ، قلت : وكيف تعرف توبتها ؟ قال : يدعوها إلى ما كانت عليه من الحرام فان امتنعت فاستغفرت ربها عرف توبتها .

١٢٥٨ ٤٣ — وروى علي بن رئاب عن زرارة عن أبي جعفر عليه السلام قال : سألته عن رجل تزوج امرأة بالعراق ثم خرج إلى الشام فتزوج امرأة أخرى فاذا هي أخت امرأته التي بالعراق قال : يفرّق بينه وبين التي تزوجها بالشام ولا يقرب المراقية حتى تنقضي عدة الشامية ، قلت : فان تزوج امرأة ثم تزوج أمها وهو لا يعلم أنها أمها فقال : قد وضع الله عنه جهالته بذلك ثم قال : إذا علم أنها أمها فلا يقربها ولا يقرب الابنة حتى تنقضي عدة الأم منه ، فاذا انقضت عدة الأم حلّ له نكاح الابنة ، قلت : فان جاءت الأم بولد فقال : هو ولده يرثه ويكون ابنه وأخاً لامرأته .

١٢٥٩ ٤٤ — وروى الحسن بن محبوب عن مالك بن عطية عن أبي عبيدة عن أبي عبدالله عليه السلام في رجل أمر رجلاً أن يزوجه امرأة من أهل البصرة من بني تميم فزوّجه

ـ ١٢٥٧ ـ الاستبصار ج ٣ ص ١٦٨ التهذيب ج ٢ ص ٢٠٧ .
ـ ١٢٥٨ ـ الاستبصار ج ٣ ص ١٦٩ التهذيب ج ٢ ص ١٩٥ الكافي ج ٢ ص ٣٧ بتفاوت
ـ ١٢٥٩ ـ التهذيب ج ٢ ص ٢٤٨ .

گدھے کا گوشت حلال ہے

لحم الحمار حلال

A FLESH OF AN ASS IS LAWFUL.

من لا یحضرہ الفقیہ جلد سوئم تالیف ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین القمی المتوفی ۳۸۱ھ (طبع ایران)

ج ۳ — في الصيد والذبائح — ۲۱۳

تعرفه فانه بمنزلة الجبن فكل ولا تسأل عنه .

۷۸ — وسأل محمد بن مسلم أبا جعفر عليه السلام عن لحوم الخيل والدواب والبغال والحمير فقال : حلال ولكن الناس يعافونها . ۹۸۸

وإنما نهى رسول الله صلى الله عليه وآله عن أكل لحوم الحمر الإنسية بخيبر لئلا تفنى ظهورها ، وكان ذلك نهي كراهة لا نهي تحريم ، ولا بأس بأكل لحوم الحمر الوحشية ولا بأس بأكل الأمص(۱) وهو اليحامير ولا بأس بألبان الأتن والشيراز المعدّ (۲) منها .

ولا يجوز أكل شيء من المسوخ وهي القردة والخنزير والكلب والفيل والذئب والفأرة والأرنب والضب والطاووس والنعامة والدعموص(۳) والجرّي والسرطان والسلحفاة والوطواط والعيفيقا (۴) والثعلب والدب واليربوع والقنفذ مسوخ لا يجوز أكلها .

۷۹ — وروي أن المسوخ لم تبق أكثر من ثلاثة أيام فان هذه مُثل لها فنهى الله عز وجل عن أكلها . ۹۸۹

۸۰ — وروى الوشا عن داود الرقي قال قلت لأبي عبد الله عليه السلام : إن رجلاً من أصحاب أبي الخطاب نهاني عن البخت (۵) وعن أكل لحم الحمام المسرول(۶) ۹۹۰

---

(۱) الأمص : والأميص طعام يتخذ من لحم عجل بجلده أو مرق السكباج المعنى من الدهن معرب وروي أنها اليحامير .

(۲) نسخة في الجميع (المتخذ منها) .

(۳) الدعموص : كبرغوث دويبة سوداء تغوص في الماء وتكون في الغدران .

(۴) في هامش المخطوطات والمطبوعة (العيقيقا) و(البقعاء) وفسرت هذه بهامش نسخة بالغراب الأبقع .

(۴) البخت : نوع من الإبل واحده بختي .

(۵) المسرول : وهو من الحمام ما وجد في رجليه ريش .

ـ ۹۸۸ ـ الاستبصار ج ۴ ص ۷۴ التهذيب ج ۲ ص ۳۴۹ الكافي ج ۲ ص ۱۵۲ بتفاوت .

ـ ۹۹۰ ـ الاستبصار ج ۴ ص ۷۹ التهذيب ج ۲ ص ۳۵۰ الكافي ج ۲ ص ۱۶۸ .

نکاح میں گواہ کی ضرورت نہیں کیونکہ گواہ خدا ہے

الشاهد ما يحتاج فى النكاح لا ن الشاهد هو الرب

IN THE PRESENCE OF GOD THERE IS NO NEED OF WITNESSES AT THE TIME OF MARRIAGE.

من لا یحضرہ الفقیہ جلد سوئم تالیف ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین القمی المتوفی ۳۸۱ھ (طبع ایران)

ج ٣ — في الولي والشهود والخطبة والصداق — ٢٥١

تزوّج وكانت بكراً ، فان كانت ثيباً فلا يجوز عليها تزويج أبيها إلا بأمرها ، وإن كان لها أب وجد فلجد عليها ولاية ما دام أبوها حياً لأنه يملك ولده وما ملك فاذا مات الأب لم يزوّجها الجد إلا باذنها .

٥ — وروى حنان بن سدير عن مسلم بن بشير عن أبي جعفر عليه السلام قال : سألته عن رجل تزوّج امرأة ولم يُشهد فقال : اما فيما بينه وبين الله عز وجل فليس عليه شيء ، ولكن إن أخذه سلطان جائر عاقبه . ١١٩٤

٦ — وروي عن عبدالحميد بن عواض عن عبدالخالق قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن المرأة الثيّب تخطب إلى نفسها قال : هي أملك بنفسها تولي أمرها من شاءت إذا كان كفواً بعد أن تكون قد نكحت زوجاً قبل ذلك . ١١٩٥

٧ — وروي عن داود بن سرحان عن أبي عبدالله عليه السلام أنه قال في رجل يريد أن يزوّج أخته قال : يؤامرها فان سكتت فهو إقرارها ، فان أبت لم يزوّجها فان قالت : زوجني فلاناً فليزوّجها ممن ترضى ، واليتيمة في حجر الرجل لا يزوّجها إلا ممن ترضى . ١١٩٦

٨ — وروى الفضيل بن يسار ومحمد بن مسلم وزرارة وبريد بن معاوية عن أبي جعفر عليه السلام قال : المرأة التي قد ملكت نفسها غير السفيهة ولا المولّى عليها تزويجها بغير ولي جائز . ١١٩٧

٩ — وخطب أبو طالب رحمه الله لما تزوّج النبي صلى الله عليه وآله خديجة بنت خويلد رحمها الله بعد أن خطبها إلى أبيها ، ومن الناس من يقول إلى عمها ، فأخذ بعضادتي الباب ومن شاهده من قريش حضور فقال : الحمد لله الذي جعلنا ١١٩٨

- ١١٩٥ ـ الاستبصار ج٣ ص٢٢٣ التهذيب ج٢ ص٢٢١ الكافي ج٢ ص٢٥ بسند آخر فراجع .
- ١١٩٦ ـ الاستبصار ج ٣ ص ٢٣٩ التهذيب ج ٢ ص ٢٢٣ الكافي ج ٢ ص ٢٥ .
- ١١٩٧ ـ الاستبصار ج ٣ ص ٢٣٢ التهذيب ج ٢ ص ٢٢٠ الكافي ج ٢ ص ٢٥

من لا يحضره الفقيه

تأليف

رئيس المحدثين أبي جعفر الصدوق محمد بن علي بن
الحسين بن بابويه القمي
المتوفى سنة ٣٨١

الجزء الاول

حققه وعلق عليه سيدنا الحجة

السيد حسن الموسوي الخرسان

نهض بمشروعه

الشيخ علي الآخوندي

الناشر
دار الكتب الاسلامية
تهران - بازار سلطاني
الطبعة الخامسة
تلفن ۲۰٤۱۰
تمتاز هذه الطبعة عما سبقها بعناية تامة
في التصحيح
الشيخ محمد الاخوندي
١٣٩٠ هـ ق

اہلسنّت کا جھوٹا ہر اسلام دشمن کے جھوٹے سے بھی ناپاک تر ہے۔

سور السنی اشد نجاسة من کل عدو الاسلام

THAN LEFT OVER FOOD OF SUNNI IS MORE POLLUTED THAM
THE LEFT OVER FOOD OF INFIDEL.

من لا یحضرہ الفقیہ جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین القمی المتوفی ۳۸۱ھ (طبع ایران)

٨ في المياه وطهرها ونجاستها ج ١

٩ ٩ — وقال رسول الله صلى الله عليه وآله : كل شيء يجتر «١» فسؤره حلال ولعابه حلال.

١٠ ١٠ — وأتى أهل البادية رسول الله صلى الله عليه وآله فقالوا يارسول الله إن حياضنا هذه تردها السباع والكلاب والبهائم فقال لهم صلى الله عليه وآله : لها ما أخذت افواهها ولكم سائر ذلك.

وإن شرب من الماء دابة أو حمار أو بغل أو شاة أو بقرة أو بعير فلا بأس باستعماله والوضوء منه ، فإن وقع وزغ في اناء فيه ماء أهريق ذلك الماء ، وإن وقع فيه كلب أوشرب منه أهريق الماء وغسل الاناء ثلاث مرات مرة بالتراب ومرتين بالماء ثم يجفف ، واما الماء الآجن «٢» ، فيجب التنزه عنه إلا أن يكون لا يوجد غيره ، ولا بأس بالوضوء بماء يشرب منه السنور ولا بأس بشربه .

١١ ١١ — وقال الصادق عليه السلام : إني لا أمتنع من طعام طعم منه السنور ولا من شراب شرب منه .

ولا يجوز الوضوء بسؤر اليهودي والنصراني وولد الزنا والمشرك وكل من خالف الاسلام وأشد من ذلك سؤر الناصب ، وماء الحمام سبيله سبيل الماء الجاري إذا كانت له مادة .

١٢ ١٢ — وقال الصادق عليه السلام : في الماء الذي تبول فيه الدواب وتلغ «٣» فيه الكلاب ويغتسل فيه الجنب انه إذا كان قدر كر لم ينجسه شيء .

«١» يجتر : جر وأجتر البعير اعاد الاكل من بطنه فمضغه ثانية ، والجر بالكسر لذي الخف والظلف كلقمة للانسان .

«٢» الآجن : أجن الماء أجنا وأجونا من بابي ضرب وقعد : تغير إلا انه يشرب فهو آجن .

«٣» تلغ فيه الكلاب أي باطراف ألسنتها .

٩ — التهذيب ج ١ ص ٦٤ . — ١٠ — التهذيب ج ١ ص ١١٧ .

تھوک کے ساتھ استنجا جائز ہے

يجوز الاستنجاء بالريق

EVACUATION WITH SPITTLE IS LAWFUL.

من لا يحضره الفقيه جلد اول تاليف ابي جعفر محمد بن علی بن الحسین القمی المتوفی ۳۸۱ھ (طبع ایران)

ج ۱ — فيما ينجس الثوب والجسد — ٤١

فلا أصيب الماء وقد أصاب يدي شيء من البول فأمسحه بالحائط وبالتراب ثم تعرق يدي فأمسح (١) وجهي أو بعض جسدي أو يصيب ثوبي ، فقال : لا بأس به .

١١ — وسأل ابراهيم بن أبي محمود الرضا عليه السلام عن الطنفسة والفراش يصيبهما البول كيف يصنع وهو ثخين كثير الحشو ؟ فقال : يغسل منه ما ظهر في وجهه . ١٥٩

١٢ — وسأل حنان بن سدير أبا عبد الله عليه السلام فقال إني ربما بلت فلا أقدر على الماء ويشتد ذلك علي ، فقال : اذا بلت وتمسحت فامسح ذكرك بريقك فإن وجدت شيئاً فقل هذا من ذاك . ١٦٠

١٣ — وسئل عليه السلام عن امرأة ليس لها إلا قميص واحد ولها مولود فيبول عليها كيف تصنع ؟ قال : تغسل القميص في اليوم مرة . ١٦١

١٤ — وقال محمد بن النعمان لأبي عبدالله عليه السلام : أخرج من الخلاء فأستنجي بالماء فيقع ثوبي في ذلك الماء الذي استنجيت به ، فقال : لا بأس به وليس عليك شيء . ١٦٢

١٥ — وقال أبو الحسن موسى بن جعفر عليهما السلام : في طين المطر أنه لا بأس به أن يصيب الثوب ثلاثة أيام إلا أن يعلم أنه قد نجسه شيء بعد المطر فان أصابه بعد ثلاثة أيام غسله وإن كان طريقاً نظيفاً لم يغسله . ١٦٣

١٦ — وسأل أبو الأغر النخاس أبا عبدالله عليه السلام فقال إني اعالج الدواب فربما خرجت بالليل وقد بالت وراثت فتضرب إحداها بيدها أو برجلها (٢) فينضح على ثوبي ، فقال : لا بأس به . ١٦٤

ولا بأس بخرء الدجاجة والحمامة لو أصاب الثوب ، ولا بأس بخرء ما طار وبوله ،

---

(١) نسخة و ج والمطبوعة (فأمس) .　　(٢) في المطبوعة (بيديها ورجليها) .

✿ – ١٥٩ – التهذيب ج ١ ص ٧١ الكافي ج ١ ص ١٧ .
– ١٦٠ – التهذيب ج ١ ص ١٠١ الكافي ج ١ ص ٧ .
– ١٦١ – التهذيب ج ١ ص ٧١ .
– ١٦٣ – التهذيب ج ١ ص ٧٦ الكافي ج ١ ص ٥ .　– ١٦٤ – الكافي ج ١ ص ١٨ .

کالا لباس فرعون کا لباس ہے

اللباس الاسود لباس فرعون

THE BLACK DRESS IS THE DRESS OF PHARAOS.

من لا یحضرہ الفقیہ جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین القمی المتوفی ۳۸۱ھ (طبع ایران)

ج ١ فيما يصلى فيه وما لا يصلى فيه من الثياب وجميع الأنواع ١٦٣

١٧ — وقال أمير المؤمنين عليه السلام فيما علّم أصحابه لا تلبسوا السواد فانه لباس فرعون . ٧٦٦

١٨ — وكان رسول الله صلى الله عليه وآله يكره السواد إلا في ثلاثة العمامة والخف والكساء . ٧٦٧

١٩ — وروي أنه هبط جبرئيل عليه السلام على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في قباء اسود ومنطقة فيها خنجر فقال صلى الله عليه وآله ياجبرئيل ماهذا الزي فقال : زي ولد عمك العباس يامحمد ، ويل لولدك من ولد عمك العباس فخرج النبي صلى الله عليه وآله الى العباس فقال : ياعم ويل لولدي من ولدك فقال يارسول الله أفأجب نفسي قال جرى القلم بما فيه . ٧٦٨

٢٠ — وروى اسماعيل بن مسلم عن الصادق عليه السلام أنه قال : أوحى الله عز وجل إلى نبي من انبيائه قل للمؤمنين لايلبسوا لباس اعدائي ، ولا يطعموا مطاعم اعدائي ، ولا يسلكوا مسالك اعدائي فيكونوا اعدائي كما هم اعدائي . ٧٦٩

فاما لبس السواد للتقية فلا إثم فيه .

٢١ — فقد روي عن حذيفة بن منصور أنه قال : كنت عند أبي عبدالله عليه السلام بالحيرة (١) فأتاه رسول أبي العباس الخليفة يدعوه فدعا بممطر (٢) أحد وجهيه اسود والآخر أبيض فلبسه ، ثم قال عليه السلام أما اني البسه وأنا اعلم أنه لباس أهل النار . ٧٧٠

٢٢ — وقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لايصلي الرجل وفي يده خاتم حديد . ٧٧١

---

(١) الحيرة : البلد القديم بظهر الكوفة كان يسكنه النعمان بن المنذر وهي عاصمة المناذرة .

(٢) الممطر : كثير مايلبس في المطر يتوقى به منه .

☆ — ٧٦٧ — الكافي ج ١ ص ١١٢ .

— ٧٧١ — التهذيب ج ١ ص ٢٠٠ الكافي ج ١ ص ١١٢ .

مروجہ اذان صحیح ہے لعنت ہو مفوضہ پر جنہوں نے اذان میں اشہد ان علیا ولی اللہ کا اضافہ کیا

اذان العامة صحيح ولعن الله المفوضة حيث زادوا عليه كلمات «اشهد ان عليا ولى الله» .

THE AZAN OF THE SUNNIS IS RIGHT AND CURSE THE MUFAWAZAH WHO ADDED ASH-HADO-ANNA ALIYYAN WALI ALLA . «اشهد ان عليا ولى الله» IN AZAN

من لا یحضرہ الفقیہ جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین القمی المتوفی ۳۸۱ھ (طبع ایران)

ج ١ — في الاذان والاقامة وثواب المؤذن — ١٨

٨٩٥ ٣٣ — وسأل معاوية بن وهب أبا عبدالله عليه السلام عن التثويب (١) الذي يكون بين الاذان والاقامة فقال: ما نعرفه .

٨٩٦ ٣٤ — وكان علي عليه السلام يقول: لا بأس أن يؤذن الغلام قبل أن يحتلم ، ولا بأس أن يؤذن المؤذن وهو جنب ولا يقيم حتى يغتسل .

٨٩٧ ٣٥ — وروى أبو بكر الحضرمي وكليب الاسدي عن أبي عبدالله عليه السلام أنه حكى لهما الاذان فقال الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر، أشهد أن لا إله إلا الله ، أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن محمداً رسول الله أشهد أن محمداً رسول الله ، حي على الصلاة حي على الصلاة ، حي على الفلاح حي على الفلاح ، حي على خير العمل حي على خير العمل الله أكبر الله أكبر ، لا إله إلا الله لا إله إلا الله ، والاقامة كذلك ولا بأس أن يقال في صلاة الغداة على أثر حي على خير العمل الصلاة خير من النوم مرتين للتقية .

وقال مصنف هذا الكتاب : هذا هو الاذان الصحيح لا يزاد فيه ولا ينقص منه والمفوضة (٢) لعنهم الله قد وضعوا أخباراً وزادوا في الاذان محمد وآل محمد خير البرية مرتين ، وفي بعض رواياتهم بعد اشهد أن محمدا رسول الله ، أشهد أن علياً ولي الله مرتين ومنهم من روى بدل ذلك أشهد ان عليا أمير المؤمنين حقاً مرتين ، ولا شك في أن عليا ولي الله وأنه أمير المؤمنين حقا وأن محمد اواله صلوات الله عليهم

(١) التثويب : ثوب الداعي تثويبا ردد صوته ، والمراد به قول المؤذن في اذان الصبح « الصلاة خير من النوم »

(٢) المفوضة : فرقة ضالة قالت بان الله خلق محمدا (ص) وفوض اليه خلق الدنيا فهو الخلاق ، وقيل بل فوض ذلك الى علي عليه السلام ، وهم غير الذين يقولون بتفويض اعمال العباد اليهم — كالمعتزلة واضرابهم .

* — ٨٩٥ — الاستبصار ج ١ ص ٣٠٨ التهذيب ج ١ ص ١٥١ .

— ٨٩٦ — التهذيب ج ١ ص ٢١٦ .

— ٨٩٧ — الاستبصار ج ١ ص ٣٠٦ التهذيب ج ١ ص ١٥٥ .

۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الایمان والکفر

ترجمہ **اصول کافی** جلد چہارم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مترجمہ
مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی
بانی ومنتظم جامعہ امامیہ کراچی
مصنف دوصد کتب

ناشر
شمیم بک ڈپو۔ ناظم آباد ۲۔ کراچی ۱۸
۱۹۹۰ء

تقیہ کی اہمیت! حسنہ (نیکی) سے مراد تقیہ ہے سیئہ (بدی) سے مراد راز افشاں کرنا یعنی تقیہ نہ کرنا

اهمية التقية عند الشيعة . قال الحسنة التقية والسيئة الاذاعة .

IMPORTANCE OF TAQIYAH (CONCEALMENT)

دوسو پچیسواں باب

تقیہ

((بابُ التَّقِيَّةِ)) ۲۲۵

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَغَيْرِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام في قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «أُولَئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا (قَالَ: بِمَا صَبَرُوا عَلَى التَّقِيَّةِ) وَيَدْرَؤُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ» قَالَ : الْحَسَنَةُ التَّقِيَّةُ وَالسَّيِّئَةُ الْإِذَاعَةُ .

۱۔ آیا ان لوگوں کو دوہرا اجر دیا جائے گا صبر کرنے کی بناء پر حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا صبر سے مراد ہے تقیہ پر صبر۔ اور ایک آیت کے متعلق دفع کرتے ہیں برائی کو نیکی سے، فرمایا حسنہ سے مراد ہے تقیہ اور سیئہ (بدی) سے مراد ہے افشاء راز کرنا۔

٢ ـ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عُمَرَ الْأَعْجَمِيِّ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : يَا أَبَا عُمَرَ إِنَّ تِسْعَةَ أَعْشَارِ الدِّينِ فِي التَّقِيَّةِ وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ وَالتَّقِيَّةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا فِي النَّبِيذِ وَالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ .

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ تقیہ میں نوے حصہ دین ہے جو وقت ضرورت تقیہ نہ کرے اس کا دین نہیں اور تقیہ ہر شئے میں ہے، سوائے نبیذ (جو کی شراب) اور موزوں پر مسح ہے۔

توضیح:۔ نبیذ اور موزوں پر مسح کا استثناء اس لئے کیا ہے کہ مخالفین ان چیزوں پر مجبور نہیں کرتے لہٰذا بلا تقیہ ان کو ترک کرے۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : التَّقِيَّةُ مِنْ دِينِ اللهِ ، قُلْتُ : مِنْ دِينِ اللهِ ؟ قَالَ : إِي وَاللهِ مِنْ دِينِ اللهِ ، وَلَقَدْ قَالَ يُوسُفُ عليه السلام : «أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ» وَاللهِ مَا كَانُوا سَرَقُوا شَيْئاً وَلَقَدْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام : «إِنِّي سَقِيمٌ» وَاللهِ مَا كَانَ سَقِيماً .

الجزء الثالث

الأنوار النعمانية

تأليف

العالم الجليل المحدث المتبحر السيد نعمة الله الموسوي الجزائري ره

المتوفى سنة ١١١٢

بنفقة

الحاج محمد باقر كتابچي حقيقت
سوق شيشه گرخانه
تبريز

الحاج سيد هادي بني هاشم
سوق المسجد الجامع
ايران

مطبعة «شركت چاپ»

سنی مفتی جو بھی مسئلہ بتائے اس کے الٹ کرنا ہی شیعہ مذہب ہے

اذا اخبر مفتی اهل السنة ای مسئله فالواجب مخالفتها هو مذهب الشیعه

TO ACT OPPOS ITE AGAINST SUNNI BELIEFS IS SHIA RELIGION.

الانوار النعمانیہ جلد سوئم تالیف نعمت اللہ الموسوی الجزائری المتوفی ۱۱۱۲ھ (طبع ایران)

وقوله عليه السلام المجمع عليه من أصحابك الظاهر ان المراد بهذا الاجماع الاتفاق فی نقل الرواية لا الاتفاق فی الفتوى كما ذهب اليه جماعة من الاصحاب بقرينة ما سيأتی، ولأن الكلام انما هی فی تعارض الروايات وترجيحها لافی تعارض الاقوال

و قوله عليه السلام و شبهات بين ذلك الظاهر ان المراد بالشبهات هنا ما تعارض فيه الدليلان من غير إهتداء الى الترجيح بينهما كما يقع كثيرا فی كتب الحديث ، و قوله عليه السلام ما خالف العامة ففيه الرشاد مما لاريب فيه حتى انه روى ان رجلا من اهل الاهواز كتب اليه عليه السلام وهو فی المدينة انه ربما أشكل علينا الحكم فی المسئلة التی يحتاج اليها ولا تصل الأيدی اليك فی كل وقت فماذا نصنع ؟ فكتب اليه عليه السلام اذا كان الحال على ما ذكرت فأت القاضی البلد وسله عن تلك المسئلة ، فما قال لك فخذ بخلافه فان الخير (الحق خ) فی خلافهم

☆ فی الحقيقة عبارة عن تشخيص الموضوعات ولذا يحتاج الى ملكة و قريحة و عبقرية فذة وذكاء وحدة ذهن و سرعة فی الخاطر اكثر مما تحتاجه الفتوى واستنباط الاحكام الكلية بكثير ولو تصدى له غير الحائز لرتبة النظر والاستنباط و غير الواجد لملكة الاجتهاد مع اجتماع سائر الشرائط اللازمة فيه كما فصل فی محله كان ضرره اعظم من نفعه وخطاؤه اكثر من صوابه واما تصدی غير المجتهد العادل الذی له اهلية الفتوى فهو عند الامامية من اعظم المحرمات واكبر الكبائر الموبقة بل هو على حد الكفر بالله تعالى فان الحكومة بين الناس والتصدی لولاية القضاء بينهم عند الامامية نيابة عن صاحب الرسالة والامامة ومرتبة من الرياسة العامة وخلافة الله فی الارضين قال تعالى : (يا داود انا جعلناك خليفة فی الارض فاحكم بين الناس بالعدل) قال امير المؤمنين (ع) يا شريح قد جلست مجلسا لايجلسه الانبی او وصی نبی او شقی .

فكيف يدعی الاسلام من يتصدى للقضاء فی هذه المحاكم الرسميه (العدلية) وهو لم يتعلم الا نبذة يسيرة من علم الحقوق واخذ شهادة رسمية لنفسه من بعض هذه المدارس الرسمية الفاقدة للفضائل كلها من دون احراز مرتبة الاجتهاد و من غير حصول ملكة الاستنباط له بل يحكم على ما يريد و يفعل ما يشاء ولذا ضاعت الحقوق وشاع الظلم و ارتفع العدل والامة الايرانية حيارى سكارى وليس سبب ذلك الا الامة انفسهم فانهم أموات فی صورة الاحياء والى الله المشتكى

الجزء الثانی

الأنوار النعمانية

تألیف

العالم الجليل المحدث المتبحر السيد نعمة الله الموسوي الجزائري ره

المتوفى سنة ۱۱۱۲

بنفقة

الحاج محمد باقر کتابچی حقیقت — الحاج سید هادی بنی هاشم

شارع تربیت — سوق المسجد الجامع

تبريز — ایران

مطبعة «شركت چاپ»

علمائے امامیہ کے اجماع کے مطابق سنی یہودی نصرانی مجوسی سے زیادہ شریر اور بیشک نجس کافر ہیں

الناصب (اهل النسة) شرمن اليهودى والنصرانى والمجوسى وانه كافر نجس باجماع علماء الامامية .

ACCORDINING TO THE UNANIMOUS CONSENT OF THE IMMAMIA SCHOLARS THE SUNNIES ARE MORE FILTHY AND MORE VICIOUS THAN JEWS, CHRISTIANS AND ZOROASTRIANS.

الانوار النعمانیہ جلد دوم تالیف نعمت اللہ الموسوی الجزائری المتوفی ۱۱۱۲ھ (طبع ایران)

ج ۲ ظلمة فی احوال الصوفية والنواصب -۳۰٦-

لبس الخشن وأكل الجشب على من يعرف من نفسه النخوة والعجب وجماحة (۱) النفس فيكون ذلك المأكل والملبس سوطا تخوفّها به وتسوقها الى موافاة الأخيار ؛ وامّا من عرف من نفسه عكس هذا فيكون الأولى له إستعمال نعم الله عليه من الملابس والملاذّ ونحوهما ؛ فانّ حالات النفس عجيبة فهى كحمار السوء إن جاع نهق وان شبع زقط ،فان أردت ان تعرفها فانظرها وقت إرادتها شهوتها فانّك لوتوسّلت إليها بالأنبياء والمرسلين وعرضت عليها الجنّة والنار ، وقلت لها هذه الجنّة ان تركت هذا الذنب فهى مهيّأة لك وان فعلتها فأنت من الداخلين الى هذه النار كانت حريصة على الاتيان بذلك الذنب وتركت كلّ تلك الوسائل ، ولو كانت جايعة و(عرّ) عوضتها عن(على خ) تلك الوسائل رغيفا من خبز الشعير أقلعت عن ذلك الذنب و رضيت بذلك الرغيف ، فانظر كيف صار عندها رغيف الشعير أحسن من وسيلة الأنبياء و الجنّة والنار و الحور العين، ما هذا الاّ عجب عجيب وأمر غريب

وأمّا الناصبى وأحواله وأحكامه فهو ممّا يتمّ ببيان أمرين :الأوّل فى بيان معنى الناصب الذى ورد فى الأخبار أنّه نجس و أنّه شرّ من اليهودى والنصرانى والمجوسىّ وانّه كافر نجس باجماع علماء الإماميّة رضوان الله عليهم ،فالّذى ذهب اليه اكثر الأصحاب هو انّ المراد به من نصب العداوة لآل بيت محمّد ﷺ وتظاهر ببغضهم كما هو الموجود فى الخوارج وبعض ماوراء النهر ،ورتّبوا الاحكام فى باب الطهارة والنجاسة والكفر والايمان وجواز النكاح وعدمه على الناصبى بهذا المعنى

وقد تفطّن شيخنا الشهيد الثانى قدّس الله روحه من الإطّلاع على غرائب الاخبار فذهب الى انّ الناصبى هو الّذى نصب العداوة لشيعة اهل البيت عليهم السلام وتظاهر بالوقوع فيهم؛ كما هو حال اكثر المخالفين لنافى هذه الأعصار فى كلّ الأمصار ،وعلى

---

(۱) جمح جمحا وجماحا وجموحا الفرس : تغلب على راكبه وذهب به لايثنى استعصى فهو جامح بلفظ واحد للمذكر وا لمؤنث جمع جوامح ومنه جمحت المرأة زوجها اذا تركته وغادرت بيتها الى اهلها

وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ؕ

الحمد للہ کہ دریں اوان برکت اقتران کتاب مستطاب راہنمائے حق و ایماں

تحقیق المتین

اردو ترجمہ

حق الیقین

از تصنیفات عالیہ جناب مستطاب ملا محمد باقر مجلسی اعلی اللہ مقامہ

بہ ترجمہ

جناب مولوی سید مجتبےٰ حسین صاحب مرحوم ہاشمی

بحسن اہتمام احقر الانام مولوی غلام عباس منیجر امامیہ جنرل ایجنسی لاہور

باہتمام لالہ [illegible] پریس لاہور [illegible] چھپی

اہلسنت خنزیر کے مشابہ ہے

اهل السنة مثل الخنزير .

SIMILE OF BOAR TO AHLE SUNNAT.

تحقیق التین اردو ترجمہ حق الیقین از باز مجلسی طبع غلام عباس مینجر امامیہ جنرل بک ایجنسی لاہور

باب ۵ مقصد ۸ - ذکر غیبت امام عصر علیہ السلام [illegible]

سکے ہے جو کہ حضرت رسول کی خدمت میں [illegible] اور حضرت صادق سے منقول ہے کہ لوگوں کے لئے وہ زمانہ بھی آئیگا کہ ان کا امام ان سے غائب ہو جائیگا۔ پس خوشا حال ان لوگوں کا جو کہ اس زمانہ میں ہمارے امر پر ثابت رہیں۔ ان کا کمتر ثواب یہ ہے کہ حق تعالیٰ ان کو ندا دیگا کہ اے میرے بندو تم نے میرے سر پر ایمان لایا اور میری غیبت کی تصدیق کی پس تمکو میری جانب سے ثواب نیک و بہتر کی بشارت ہو۔ تم وہ میرے بندہ و کنیز ہو کہ میں فقط تم سے عبادت کو قبول کرتا ہوں اور تمہارے گناہوں کو بخش دیتا ہوں نہ کہ تمہارے سوا اور لوگوں کے گناہوں کو۔ میں تمکو بخش دیتا ہوں اور بس۔ میں تمہاری برکت سے اپنے بندوں کے لئے پانی برساتا ہوں اور تمہارے سبب ان سے بلاؤں کو دفع کرتا ہوں۔ اگر تم نہ ہوتے تو میں ان پر اپنا عذاب نازل کرتا۔ راوی نے پوچھا اے فرزند رسول خدا ان زمانے کے لوگ جو امام کو نہ دیکھینگے ان کے لئے سب میں کونسا کام بہتر ہے۔ فرمایا اپنی زبان روکنا اور اپنے گھر میں بیٹھنا۔ اس بارہ میں جو حدیثیں وارد ہوئی ہیں وہ شمار و احصا کی حد سے زیادہ ہیں۔ علاوہ اس کے یہ کہاں سے ثابت و معلوم ہے کہ آنحضرت کا نفع تمام لوگوں کو نہیں پہونچتا اور شیعہ لوگ آنحضرت کو نہ پہچانیں۔ جیسا کہ روایت [illegible] آنحضرت ہر سال حج کے لئے تشریف لاتے ہیں اور لوگوں کو پہچانتے ہیں۔ مگر لوگ آنحضرت کو نہیں پہچانتے۔ اور جب آنحضرت ظاہر ہونگے اس وقت اکثر لوگ کہینگے کہ ہم حضرت کو دیکھتے تھے مگر نہیں پہچانتے تھے۔ حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ اس امر کا صاحب [illegible] شباہت رکھتا ہے۔ یہ اہلسنت جو کہ خنزیر کے مشابہ ہیں اس امر کا انکار کیوں کرتے ہیں حضرت یوسف کے بھائی عاقل و دانشمند اور پیغمبروں کے اسباط تھے یہ سب حضرت یوسف کے پاس گئے اور ان سے کلام اور سودا و معاملہ کیا۔ اور باوجودیکہ ان کے بھائی تھے انکو نہ پہچانا تا اینکہ خود انہوں نے جتایا کہ میں یوسف ہوں۔ پس اس امت حیران کو اس امر میں کیا انکار ہے کہ حق تعالیٰ کو کسی وقت یہ منظور ہو کہ اپنی حجت کو ان سے پوشیدہ رکھے اور وہ ان کے درمیان تردد کرے اور ان کے بازاروں میں راہ چلے اور ان کے فرشوں پر قدم رکھے مگر یہ لوگ اس کو نہ پہچانیں تا اینکہ حق تعالیٰ اسکو اجازت دے کہ وہ خود ان کو اپنے سے آگاہ کرے جیسا کہ حضرت یوسف کو اجازت دی تھی کہ

حق الیقین
از تالیفات
عالم ربانی مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

سنی[ناصبی] کتے سے بدتر ہے اور ولد الزنا سے بدتر ہے

الناصبی أسوأ من الکلب وأسوأ من ولدالزنا

A NASABI (SUNNI) IS WORSE THAN ILLEGITIMATE AND A DOG.

حق الیقین جلد اول، دوم تالیف عالم ربانی ملا محمد باقر مجلسی طبع ایران

این‌دین‌باشد آنرا داند مگر نادری مثل کسیکه تازه مسلمان شده باشد و هنوز نزد او
ضروری نشده باشد مانندنماز وروزهٔ ماه‌مبارك رمضان وحج و زکوة و امثال‌اینها کسیکه
ترك اینها کند کافر نیست و کسیکه ترك اینهارا حلال داند کافراست و مستحق قتل‌است و
همچنین اگرفعلی‌از اوصادرشود که‌متضمن‌استخفاف بدین‌یامحرمات‌الهی‌باشدعمداًمثل‌آنکه
عمداًمصحف‌مجیدرا بسوزاند یادر قازورات اندازد یالگدبرآن‌بزندیاحقتعالی یاملائکه یا
یکی از انبیاءرا دشنام‌دهد یاسخنی بگوید که متضمن استخفاف باشد خواه در نظم وخواه
درنثر یاکعبهٔ معظمه‌را خراب کند بیجهت یاعمداً درآن بول کند یاغائط و همچنین نسبت
بروضات مقدسه‌حضرت رسول‌الله‌وائمه استخفافی کند بقول یابفعل یاتربت‌شریف‌حسین علیه‌السلام
را استخفافی کند قولاً یافعلاً مثل‌آنکه العیاذبالله بآن استنجاءنماید یانسبت بکتب‌حدیث
شیعه استخفاف کند وبعضی کتب فقه‌شیعه‌رانیز چنین‌میدانند یا یکی ازعبادات که‌ضروری
دین‌است استهزاء واستخفاف نماید یابت‌یاغیربت را معبودخود قراردهد وآنرابقصدعبادت
سجده کند یاشعار کفاررا که متضمن‌اظهار کفرباشدظاهر گرداند مثل آنکه زنارببندباین
قصد و یا پیشانی‌خودرا بروش‌هنود زرد کند بقصد اظهار شعار ایشان وبعضی دیگردر ضمن
ضروریات دین مذکور خواهدشد انشاءالله واما غیرشیعه امامیه از زیدیه وسنیان وفطحیه‌و
واقفیه‌وکیسانیه‌وناووسیه وسایر فرق مخالفین اگرانکار یکی از ضروریات دین‌اسلام کنند
آنها نیزکافر ونجس‌ومخلددرجهنم‌اند مانندخوارج که برامام‌زمان خروج کرده‌اندوناسزا
نسبت بائمه‌میگویندمانندخارجیان‌عمان یاغلات که ائمه‌را خداداناند یا بهترازپیغمبر دانند
یاگویند خدا درایشان حلول کرده است یاایشان‌را خالق عالم‌دانند بنابر بعضی‌ازاحادیث
و نواصب که‌عداوت باهمه ائمه یابعضی ازایشان داشته باشند زیراکه وجوب محبت ایشان
ضروری دین اسلام است وازحضرت صادق علیه‌السلام منقولست که‌غسل مکن درجائیکه در آن
جمع‌میشود غسالهٔ حمام زیراکه درآن غسالهٔ ولدزنا میباشد و غسالهٔ ناصبی میباشد و آن
بدتراست ازولدزنا بدرستیکه حق‌تعالی خلقی بدترازسگ نیافریده‌است وناصبی نزدخدا
خوارتراست از سگ ومجسمه که‌خدارا جسم‌میدانند ازبلوریا بصورت پسر ساده میدانند
ایشان نیزکافر ومخلد درآتشند ودرغیراینها ازفرق‌مخالفان دوقسمند (اول) متعصبی‌چندند
که‌حجت برایشان تمام شده است وعلم ببطلان مذهب خود نیز دارند و ازبرای تعصب و
اغراض دنیویه انکار حق‌مینمایند یا باعتبار متابعت آباء واسلاف بدین باطل قائل‌شده‌اندو
قوت تمیز میان‌حق‌و باطل‌ندارند وخودرا ازاغراض‌باطله‌خالی نمی کنند که‌حق برایشان

شیعہ کے علاوہ تمام طبقے جہنمی ہیں

جمیع الناس اهل جهنم الا الشیعة

EXCEPT SHIA S ALL THE PEOPLE BELONGS TO HELL.

حق الیقین تالیف علامہ باقر مجلسی طبع (قدیم ایران)

(۵۲۷) — معانی ایمان و اسلام و کفر و ارتداد — ( )

بر گردانیدن انگشتر از انگشت بانگشت وثمرهٔ ایمان آنها استکه ازبرای انبیاء و اوصیاء وارد شده است ازدرجات کمال وقرب نزد خداوشفاعت کبری والهامات حقتعالی و مراتبی که عقل ازادراك آنهاقاصر است (چهارم) محض عقاید حقه است بدون اعمال مطلقاً وثمره ای که بر آن مترتب میشود دردنیا امان یافتن است درجان ومال وعرض از کشته شدن واخذ اموال و اسیر شدن واهانت ومذلت مگر آنکه فعلی ازاوصادرشود که مستحق کشته شدن یا سنگسار کردن یا تعزیر گردد ودر آخرت آنکه اعمالش صحیح است فی الجمله گو بدرجه قبول نرسد واورا ازعذاب نجات دهد گومستحق ثواب نباشد یاباشد فی الجمله امامستحق درجات عالیه نباشد ومخلد درجهنم نباشد وبنابریك قول مطلقا داخل جهنم نشود گودر برزخ وقیامت عقوبت ها براو وارد شود بنابرخلاف قولین اما البته مخلد در جهنم نباشد و مستحق عفو وشفاعت باشد در قیامت و اکثرمتکلمین امامیه ایمان رابراین معنی اطلاق کرده اند یاباقرار ظاهری یابشرط عدم انکار از روی عناد چنانچه دانستی درضمن نقل اقوال وبرهرتقدیر مشروط است بآنکه فعلی که موجب ارتداد اوباشد ازاوصادر نشود چنانکه مذکورشد ودر کفری که مقابل این ایمانست داخلند جمیع فرق ارباب مذاهب باطله از کفار ومنافقین ومشرکین وسنیان و سایر فرق شیعه اززیدیه وفطحیه وواقفیه و کیسانیه وناووسیه وهر که غیرشیعه اثناعشریه است زیرا که ایشان مخلد در جهنم اند چنانچه سابقاً مذکور شد (پنجم) آنستکه تکلم بشهادتین بکند وانکار امری که ضروری دین اسلام است ظاهر أنکند وفعلیکه مستلزم استخفاف بدین اسلام باشد ازاوصادر نشود واگرچه در دل اعتقاد باینها نداشته باشد وهرچند اعتقاد بهمهٔ ائمه نداشته باشد واظهار آنهم نکند و ثمرهٔ این ایمان بنابرمشهور آنستکه جان ومالش محفوظ باشد و اورا نکاح توان کرد ومستحق میراث مسلمانان باشد وسایر احکام ظاهرهٔ مسلمانان جاری باشد بنابرمشهور اما در آخرت هیچ بهره ای ندارد و هیچ عمل از اعمال اومقبول نیست و مثل سایر کفار است بلکه ازبعضی از آنها بدتراست ومنافقان نیزدر این ایمان داخلند و باین وجه جمع میان جمیع آیات واخبار میتواند شد ودرهرمقام مناسب آن مقام بریکی از آن معانی محمول خواهد شد .

وجه دویم آنستکه ایمان عبارت از اصل عقاید حقه باشد اما مشروط باشد باعمال و باین وجه جمع میان بعضی از آیات و اخبار میتواند شد اما بدون انضمام با وجه اول چندان فائده نمی بخشد .

وجه سیم آنستکه ایمان محض عقاید حقه باشد و آنچه در اخبار وارد شده استکه

حِلْیَۃُ الْمُتَّقِیْن

از تألیفات

عالمِ ربانی

مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

درمحاسن آداب و محامد اخلاق و دستورات شرع مطهر نبوی

بانضمام دو کتاب مجمع المعارف و حسنیه

با تصیح کامل

چاپ افست

کتابفروشی اسلامیه

خیابان پانزده خرداد شرقی تلفن - ۵۲۱۹۶۶

چاپ افست اسلامیه

سیاہ لباس اہل جہنم کا ہے

اللباس الاسود لاهل النار

BLACK DRESS IS AN INDICATION OF THOSE WHO DOOMED TO HELL

حلیۃ المتقین تالیف عالم ربانی ملا محمد باقر مجلسی طبع (ایران)

در بیان آداب جامه پوشیدن

رفت حضرت رسول ﷺ فاطمه راطلب فرمود که شوهرخود علی‌را بطلب پس‌چون‌حاضر شدند حضرت امیرالمؤمنین علیه السلام رادرجانب راست نشانید ودستش‌را گرفت وبردامن خود گذاشت وحضرت‌فاطمه را در جانب چپ نشانید ودستش را گرفت وبردامن خود گذاشت پس‌فرمود که میخواهیدشمارا‌خبردهم‌بآنچه‌جبرئیل مرابآن خبرداد گفتندبلی‌یارسول‌الله فرمود که جبرئیل گفت که درقیامت من درجانب راست عرش خواهم‌بود وخدای تعالی‌دو جامه بمن‌پوشاندیکی سبزودیگری سرخ برنگ گل وتویاعلی درجانب‌راست عرش باشی ودو جامهٔ چنین در تو پوشانند پس راوی عرض کرد که مردم رنگ سرخ‌چنین‌را مکروه میدانند حضرت فرمود که چون خداحضرت‌عیسی‌را بآسمان‌بردد‌وجامهٔ چنین‌براوپوشانید وبسند معتبر ازحضرت‌امیرالمؤمنین منقولستکه شخصی ازحضرت صادق علیه السلام پرسید که در کلاه سیاه نماز بکنم فرمود که درآن نماز مکن که لباس‌اهل جهنم‌است وازحضرت‌رسول منقولستکه مکروه‌است سیاه مگردر سه چیز درموزه وعمامه وعبا.

فصل پنجم در بعضی‌از آداب‌جامه پوشیدن جامه‌های درازپوشیدن وآستین‌جامه را درازکردن وجامه راازروی‌تکبر برروی خاك کشیدن مکروه و مذموم‌است‌وازحضرت‌امام‌جعفرصادق علیه السلام منقولستکه حضرت‌امیرالمؤمنین علیه السلام رفت ببازار وسه جامه‌برای خود خریدیك اشرفی پیراهن‌را تانزدیك بندپا ولنگ راتانیمه ساق و ردا را ازپیش تاپستان واز عقب تاپائین تراز کمرپس دست‌بآسمان برداشت وپیوسته حمد الهی مینمود براین‌نعمت‌تابخانه بازگشت وحضرت صادق فرمود که جامه آنچه ازغوزك پا میگذرد در آتش‌جهنم‌است واز حضرت‌امام موسی‌کاظم علیه السلام منقولستکه‌حقتعالی‌بپیغمبرش فرمود که **وثیابك وطهر** که ترجمهٔ‌لفظش آنستکه‌جامه‌های‌خودراپس‌پاك گردان‌حضرت فرمود که‌جامه‌های آنحضرت‌پاك بودولیکن‌مرادالهی آنستکه جامه را کوتاه کن که‌آلوده نشود ودروایت دیگریعنی بردار که‌بزمین کشیده نشود ودرروایت حسن‌ازحضرت‌باقر علیه السلام منقولستکه حضرت رسول ﷺ شخصی را وصیت فرمود زینهار که پیراهن وازار خود را بلند میاویز که این از تکبراست وخداتکبررادوست‌نمیدارد ودر حدیث معتبر منقولستکه حضرت امیرالمؤمنین چون‌پیراهن می‌پوشیدند آستین رامیکشیدند آنچه ازسرانگشتشان میگذشت میبریدند وحضرت رسول ﷺ بابوذر فرمود که هرکه‌ازروی‌تکبرجامه‌اش‌را بزمین کشد حقتعالی درقیامت نظررحمت‌باونفرماید وازار مرد تا نصف ساق‌است وتابندپا هم جایزاست وزیاده در آتش است.

عورت کی فرج کو بوسہ دینے میں کوئی حرج نہیں

لا جناح تبقبيل فرج المرأة

TO KISS VIGINA IS A NORMAL PRACTICE.

حلیۃ المتقین تالیف عالم ربانی ملا محمد باقر مجلسی طبع (ایران)

در بیان آداب زفاف و مجامعت (۷۱)

کور باشد و در روایات دیگر از آنحضرت منقول استکه باکی نیست نگاه کردن بفرج در وقت جماع و در چندین حدیث معتبر وارد شده است که مرد و زن در حالتی که خضاب بحنا و غیر آن بسته باشند جماع نکنند و از حضرت امام موسی علیه السلام پرسیدند که اگر در حالت جماع جامه از روی مرد و زن دور شود چیست فرمود باکی نیست باز پرسیدند اگر کسی فرج زنرا ببوسد چون است فرمود باکی نیست و از حضرت صادق علیه السلام پرسیدند که اگر کسی زن خود را عریان کند و باو نظر کند چون است فرمود که مگر لذتی از این بهتر میباشد و پرسیدند که اگر بدست و انگشت بافرج زن و کنیز خود بازی کند چون است فرمود باکی نیست اما بغیر اجزای بدن خود چیزی دیگر در آنجا نکند و پرسیدند که آیا میتواند در میان آب جماع بکند فرمود باکی نیست و در حدیث صحیح از حضرت امام رضا علیه السلام پرسیدند از جماع کردن در حمام فرمود باکی نیست و حضرت صادق علیه السلام فرمود که مرد بازن و کنیز خود جماع نکند در خانه‌ای که طفل باشد که آن طفل زناکار میشود یا فرزندیکه از ایشان بهم رسد زناکار باشد و از حضرت رسول صلی الله علیه وآله منقول است که فرمود بحق آن خداوندی که جانم در قبضهٔ قدرت اوست اگر شخصی بازن خود جماع کند و در آن خانه شخصی بیدار باشد که ایشانرا ببیند یا سخن و نفس ایشان را شنود فرزندی که از ایشان بهم رسد رستگار نباشد و زناکار باشد و چون حضرت امام زین العابدین علیه السلام ارادهٔ مقاربت زنان مینمودند خدمتکارانرا دور می کردند و درها را می بستند پرده‌ها را می انداختند و از حضرت صادق علیه السلام منقول استکه کسی با کنیزی جماع کند و خواهد که با کنیز دیگر پیش از غسل جماع کند وضو بسازد و در حدیث صحیح وارد شده است که باکی نیست با کنیز وطی کند و در خانه دیگری باشد که بیند و شنود و مشهور میان علماء آنست که باکی نیست که مرد درمیان دو کنیز خود بخوابد اما مکروه است که درمیان دو زن آزاد بخوابد و در حدیث موثق از حضرت صادق علیه السلام منقول استکه باکی نیست مرد میان دو کنیز و دو آزاد بخوابد و فرمود کراهت دارد مرد رو بقبله جماع کند و در حدیث دیگر از آنحضرت پرسید که آیا مرد عریان جماع میتواند کرد فرمودند که نه و رو بقبله و پشت بقبله جماع نکند و در کشتی جماع نکند و حضرت امام موسی علیه السلام فرمود دوست نمیدارم کسیکه در سفر آب نیابد برای غسل کردن جماع کند مگر آنکه خوف ضرری داشته باشد بر خود و بعضی از علماء قایل بحرمت شده‌اند و حضرت رسول صلی الله علیه وآله نهی فرمود از آنکه کسیکه محتلم شده باشد پیش از آنکه غسل کند جماع کند و فرمود اگر بکند و فرزندی بهم رسد دیوانه باشد ملامت نکند مگر خود را و حضرت صادق علیه السلام فرمود مکروه است جنب شدن در وقتیکه آفتاب طلوع

الجزء الثانی

کشف الغمة فی معرفة الائمة

تألیف:

العلامة المحقق ابی الحسن علی بن عیسی بن ابی الفتح الاربلی (رہ)

وعلق علیہ الفاضل المحقق الحاج السید هاشم الرسولی

اهتم بطبعه الوالد المعظم الحاج السید علی بنی هاشمی دام ظله

الناشر:

مکتبة بنی هاشمی

تبریز - سوق المسجد الجامع

سنة ۱۳۸۱ هـ ق

المطبعة العلمية - قم

تمام ناصبی (سنی) جہنمی ہیں

جميع النواصب (اهل السنة) اهل النار

ALL NASABI ARE DESTINED TO HELL.

کشف الغمۃ فی معرفۃ الائمہ جلد دوئم تالیف ابی الحسن علی بن عیسیٰ بن ابی الفتح الاربلی (طبع ایران)

ج۳ | في سيرة القائم ﷺ | ص۲۶۵.

مهدياً لانه يهدى الى أمرمضلول عنه ، وسمى بالقائم لقيامه بالحق .

و روى عبد الله بن المغيرة عن أبي عبد الله ﷺ قال : اذا قام القائم من آل محمد عليهم السلام أقام خمسمأة من قريش ، فضرب أعنا قهم ، ثم أقام خمسمأة أخرى حتى يفعل ذلك ست مرات ، قلت : و يبلغ عدد هؤلاء هذا ؟ قال : نعم منهم و من مواليهم .

وروى أبو بصيرقال :قال أبو عبد الله ﷺ : اذا قام القائم هدم المسجدالحرام حتى يرده الى أساسه ؛ وحوّل المقام الى الموضع الذى كان فيه ، وقطع أيدى بنى شيبة (١) وعلقها بالكعبة ، و كتب عليها : هؤلاء سرّاق الكعبة .

وروى عن أبي الجارود من أبي جعفر ﷺ فی حديث طويل أنه اذا قام القائم فيخرج منها بضعة عشر ألف نفس ، يدعون البترية ، عليهم السلاح فيقولون له : ارجع من حيث جئت فلا حاجة بنا الى بنى فاطمة ، فيضع عليهم السيف حتى يأتى على آخرهم ، ثم يدخل الكوفة فيقتل بها كل منافق مرتاب ، ويهدم قصورها ، و يقتل مقاتلتها حتى يرضى الله عزو جل .

وروى أبو خديجة عن أبى عبد الله ﷺ أنه قال : اذا قام القائم ﷺ جاء بامر جديد ، كما دعا رسول الله ﷺ فی بدو الاسلام الى أمرجديد .

وروى علي بن عقبة عن أبي عبد الله ﷺ قال: اذا قام القائم ﷺ حكم بالعدل وارتفع في ايامه الجور ، وامنت به السبل ، وأخرجت الارض بركاتها ورد كل حق الى أهله ؛ ولم يبق أهل دين حتى يظهروا الاسلام ويعترفوا بالايمان أما سمعت الله عزوجل يقول: « وله أسلم من فى السموات والارض طوعاً و كرها واليه يرجعون »(٢) وحكم في الناس بحكم داود وحكم محمد صلى الله عليهما فحينئذ تظهر الارض كنوزها وتبدى بركاتها ، فلايجد الرجل منكم يومئذ موضعاً لصدقته ولا لبرّه ، لشمول الغني جميع المؤمنين ، ثم قال : انّ دولتنا آخر الدول ، ولم يبق أهل بيت لهم دولة الا ملكوا قبلنا

(١) قبيلة معروفة وعندهم مفتاح الكعبة من زمن الجاهلية الى قيام الحجة (ع)

(٢) آل عمران : ٨٣ .

۱۴۰۳ ھجری قمری

عورت کے ساتھ غیر فطری فعل جائز ہے

اباحة ایتان النساء فی اعجاز هن

UN NATURAL SEXUAL PRACTICE WITH WOMAN IS LAWFUL

زاد المعاد تالیف علامہ محمد باقر مجلسی طبع (ایران ۱۳۷۸ھ)

(۷۰) در بیان آداب زفاف ومجامعت

اخلاصاً او وحدانیته وصلی الله علی سید بریته والاصفیاء من عترته اما بعد فقد کان من فضل الله علی الانام ان اغناهم بالحلال عن الحرام فقال سبحانه وانکحوا الایامی منکم والصالحین من عبادکم وامائکم ان یکونوا فقرآء یغنهم الله من فضله والله واسع علیم وسایر خطبهای طولانی در کتب مبسوطه مذکور است واین رساله گنجایش ذکر آنها را ندارد ودر باب صیغهٔ نکاح رسالهٔ جدائی تألیف کرده‌ام.

فصل چهارم در بیان آداب زفاف ومجامعت بدانکه زفاف کردن در وقتی که ماه در برج عقرب باشد یا تحت‌الشعاع باشد مکروه است وجماع کردن در فرج زن دروقتی که حایض باشد یا باخون نفاس باشد حرام است واز ما بین ناف تا زانو ازایشان تمتع بردن مکروه است وبعد ازپاك شدن وپیش از غسل کردن جماع را نیز بعضی حرام میدانند واحوط اجتنابست مگر آنکه ضرورتی باشد پس امر کند زن را که فرج را بشوید وبا او مقاربت کند وزن مستحاضه اگر غسل وسایر اعمالیکه او را میباید کرد بجا آورد بااو جماع میتوان کرد ودر وطی دبر زن خلافست بعضی حرام میدانند واکثر علماء مکروه میدانند واحوط اجتناب است و بهتر آنست بازن خود که جماع کند وآزاد باشد منی خود را بیرون فرج نریزد وبعضی علماء حرام میدانند بیرخصت زن ودر کنیز باکی نیست واز حضرت صادق ؈ منقولستکه نباید مرد را دخول کردن بزن خود در شب چهارشنبه وحضرت امام موسی ؈ فرمود که هر که جماع کند بازن خود در تحت‌الشعاع پس باخود قرار دهد افتادن فرزند را از شکم پیش از آنکه تمام شود وحضرت صادق ؈ فرمود که جماع مکن در اول ماه و میان ماه وآخر ماه که باعث این میشود که فرزند سقط شود ونزدیکست که اگر فرزندی بهم رسد دیوانه باشد یا صرع داشته باشد نمی‌بینی کسی را که صرع می گیرد اکثر آنست که یادر اول ماه یادر آخر ماه میباشد وحضرت رسول (ص) فرمود که هر که جماع کند بازن خود درحیض پس فرزندیکه بهم رسد مبتلا شود بخوره یا پیسی پس ملامت نکند مگر خودرا وحضرت صادق ؈ فرمود که دشمن مااهلبیت نیست مگر کسیکه ولدالزنا یا مادرش در حیض باو حامله شده باشد ودر چندین حدیث معتبر از حضرت رسول ﷺ منقولست که چون کسی خواهد بازن خود جماع کند بروش مرغان بنزد اونرود بلکه اول بااو دست بازی وخوشطبعی بکند وبعدازآن جماع بکند ودر حدیث صحیح ازحضرت صادق ؈ منقولست که دروقت جماع سخن مگوئید که بیم آنست فرزندی که بهم رسد لال باشد ودر آنوقت نظر بفرج زن مکنید که بیم آنست فرزندی که بهم رسد

الاحتجاج

تأليف

أبي منصور أحمد بن علي بن أبي طالب الطبرسي

من علماء القرن السادس

تعليقات وملاحظات

السيد محمد باقر الموسوي الخرسان

الجزء الأول

(بانی مذہب شیعہ) عبد اللہ ابن سبا یہودی تھا

(مؤسس مذهب الشيعة) عبد الله ابن سبأ كان يهودياً

ABDULLAH - IBN - SABAH (FOUNDER OF SHIA RELIGION) WAS JEW.

الاحتجاج ا لبطری جلد اول تالیف ابی منصور احمد بن علی ابی طالب الطوسی المتوفی قرن سادس (طبع نجف)

عبد الله بن سبأ ١٠١

رسول الله وكان الذى يكذب عليه ويعمل فى تكذيب صدقه ويفترى على الله الكذب عبد الله بن سبأ .

الكشي : وذكر بعض أهل العلم ان عبد الله بن سبأ كان يهودياً فأسلم ووالى علياً عليه السلام . وكان يقول وهو على يهوديته فى يوشع بن نون وصى موسى بالغلو فقال فى اسلامه بعد وفات رسول الله صلى الله عليه وآله فى على عليه السلام مثل ذلك . وكان أول من أشهر بالقول بفرض امامة على وأظهر البراءة من أعدائه وكاشف مخالفيه وكفرهم ، فمن هنا قال من خالف الشيعة ان أصل التشيع والرفض مأخوذ من اليهودية .

فى السبعين رجلا من الزط الذين ادعوا الربوبية فى أمير المؤمنين عليه السلام

حدثنى الحسين بن الحسن بن بندار القمى قال : حدثنى سعد بن عبدالله ابن أبى خلف القمى قال : حدثنا أحمد بن محمد بن عيسى وعبد الله بن محمد بن عيسى ومحمد بن الحسين بن ابى الخطاب عن الحسن بن محبوب عن صالح بن سهل عن مسمع بن عبد الملك ابى سيار عن رجل عن أبى جعفر عليه السلام قال : ان علياً عليه السلام لما فرغ من قتال أهل البصرة أتاه سبعون رجلا من الزط (١) فسلموا عليه وكلموه بلسانهم فرد عليهم بلسانهم وقال لهم : انى لست كما قلتم انا عبد الله مخلوق . قال : فأبوا عليه وقالوا له : أنت أنت هو فقال لهم : لئن لم ترجعوا عما قلتم فى وتتوبوا الى الله تعالى لأقتلنكم . قال : فأبوا أن يرجعوا أو يتوبوا ، فأمر ان يحفر لهم آبار فحفرت ثم خرق بعضها الى بعض ثم قرفهم فيها ثم طم رؤسها ثم ألهب النار فى بئر منها ليس فيها أحد فدخل الدخان عليهم فماتوا .

(١) الزط بضم الزاي وتشديد الطاء : جنس من السودان والهنود .

شیعانِ علیؑ زندہ باد
دشمنانِ علیؑ مُردہ باد
یا علیؑ مدد
تحفہ حنفیہ
در
جواب
تحفہ جعفریہ
اس رسالہ میں تمام علماء اہلسنت کو دعوتِ فکر دی گئی ہے کہ وہ اہلسنت کی کتابوں سے سُنی مذہب کے خلاف پیش کئے گئے حوالہ جات کی صفائی پیش کریں اور شیعوں کی مخالفت اور لوگوں کو انکے خلاف بھڑکانے پر ہی گزارہ نہ کریں،
نوٹس:۔ اس کتاب کو نابالغ بچے اور عورتیں نہ پڑھیں
ازقلم حقیقت رقم
خادمِ مذہب شیعہ وکیل آل محمدؐ علامہ غلام حسین نجفی فاضل عراق

انتہائی لچراور بیہودہ تحریر! اہل تشیع اور تبلیغی جماعت

عبارة واهية . الشيعة وجماعة التبليغ

INDECENT AND VULGAR BOOK "AHLE TASHI AND TABLIGHI JAMAT "WRITTEN BY SHIA AUTHOR.

تحفہ حنیفہ درجواب تحفہ جعفریہ تالیف خادم مذہب شیعہ علامہ غلام حسین نجفی ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

۲۴۶

انزال لینے گیر باہر نہیں آرہی تو اسکو اونٹ کا پیشاب پلایا جائے شفا ہوگی۔ بقول میر صاحب اگر اونٹ کا پیشاب نہ ملے تو اپنا پلا دے

فقہ دیوبندکی بستر بند تبلیغی جماعت کے لئے ہدایات کہ انکی عدم موجودگی میں انکی بیوی کو کوئی دوسرا دیوبندی استعمال نہ کرسکے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمۃ صفحہ ۱۳۱ باب ۱۲۰ مولف سیوطی

ترجمہ: اگر کوئی دیوبندی تبلیغ کی خاطر سفر جارہا ہے اور وہ بیوی کی شرمگاہ پر تالا لگا کر جانا چاہتا ہے تو وہ بھیڑیا کا پتا لے کر اسکو اپنے آلہ تناسل پر مل کر اپنی بیوی سے ہمبستری کرے۔ انشاء اللہ اسکی بیوی کی شرمگاہ پر غیبی تالا لگ جائے اگر کسی اور مرد نے اس سے ہمبستری کا ارادہ کیا تو وقت ملاپ اسکا آلہ تناسل سست ہو جائے گا۔ (۲) اور اگر دیوبندی کوے کا خون۔ یا بجو کا پتا اپنے آلہ تناسل پر مل کر بیوی کے ساتھ ہمبستری کرے گا تو اس عورت سے اور کوئی ملاپ نہ کرسکے گا۔ (۳) اگر کوئی دیوبندی بھیڑیا کے خصیے کو آگ پر خوب تیل لگائے اور پھر اس تیل کو آلہ تناسل پر مل کر بیوی کے ساتھ ہمبستری کرے تو پھر وہ دیوبندن کسی اور کے کام نہ آئے گی

دیوبندی عورتوں کو لذت جماع سے مست کرنے کی خاطر مشائخ کی ہدایات

ترجمہ (۱) مرغ کی چربی اور شہد ملا کر آلہ تناسل پر مل کر جماع کرے (۲) اونٹ کی کوہان کی چربی سے گھی نکال کر آلہ تناسل پر ملے (۳) عاقر قرحا چبا کر آلہ پر ملے (۴) بھیڑیا کا پتا اور نر بھیڑ کا پتا اور تیل خالص، ملا کر خصیہ اور آلہ پر ملے (۵) جوان عورت کا دودھ آلہ تناسل پر ملے اگر یہ ملا کر آلہ تناسل پر مل کر کسی دیوبندن سے جماع کیا جائے تو لذت

حقیقت فقہ حنفیہ
درجواب
حقیقت فقہ جعفریہ
از قلم حقیقت رقم
وکیل آل محمد حجۃ الاسلام مولانا غلام حسین نجفی فاضل عراق

شیعہ کے نزدیک مؤطا امام مالک، صحیح البخاری، اور صحیح مسلم جھوٹ کا پلندہ ہیں

موطأ الامام مالك و صحيح الامام البخارى و صحيح الامام مسلم مجموعات الاكاذيب عند الشعية .

SHIA DENY THE SIX AUTHENTIC BOOKS OF HADITH VIZ BUKHARI MUSLIM, TIRMIDHI, ABU DAUD, IBN MAJA AND MISAI CALLED SIAH - E - SITTA.

حقیقت فقہ حنیفہ در جواب حقیقت فقہ جعفریہ حجۃ الاسلام غلام حسین نجفی جامع المنتظر ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

۱۲۶

ہوں کہ اس فعل سے دونوں کو بڑا ثواب ملیگا۔

فتاویٰ قاضی خاں کتاب الحظر صـ۸۳ج۴

ہدایہ شریف صـ۴۶۱ج۴ حاشیہ کتاب الکراہیتہ

نوٹ ۔ بلّے بلّے فقہ نعمان یہ شعروہ ہے جو لوہا رکھتا ہے ۔ حنفی فقہ نے مذکورہ مسئلے کی وضاحت تو حتی المقدور بہت کی ہے لیکن ایک کمی پھر بھی باقی رہ گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ لفظ مس کی تشریح پوری نہیں ہوئی۔ کیونکہ مس منہ اور لبوں سے بھی ہوسکتا ہے اور ہاتھوں سے بھی ہوسکتا ہے پس اگر دونوں صورتیں جائز ہیں تو پھر حنفی بھائیوں کے گھروں رنجیں ہیں۔ کیونکہ یہ چاٹتا رہے اور وہ چوستی رہے اور اس عبادت کا ثواب آئمہ ملی روح نعمان کو پہنچتا رہے۔

۱۲۹ سنی فقہ میں ہے کہ جنت میں خدا ایک ایسی مخلوق پیدا کرے گا کہ نصفهم الاعلى كالمذكور والاسفل كالاناث جس کا اوپر والا آدھا حصہ مردوں کی طرح ہوگا اور نیچے والا حصہ عورتوں کی طرح ہوگا۔ اور اہل جنت ان سے وطی فی الدبر کریں گے ۔

الدر المختار کتاب الحدود باب الوطی صـ۸۵ج۲

نوٹ ۔ فقہ نعمان تیرے قربان یہ مذہب علتہ المشائخ کا اتنا رسیا ہے کہ فردوس بریں میں بھی یہ خواہش رکھتے ہیں کہ ان کو یہ عادت پورا کرنے کے اسباب میسر ہوں ۔
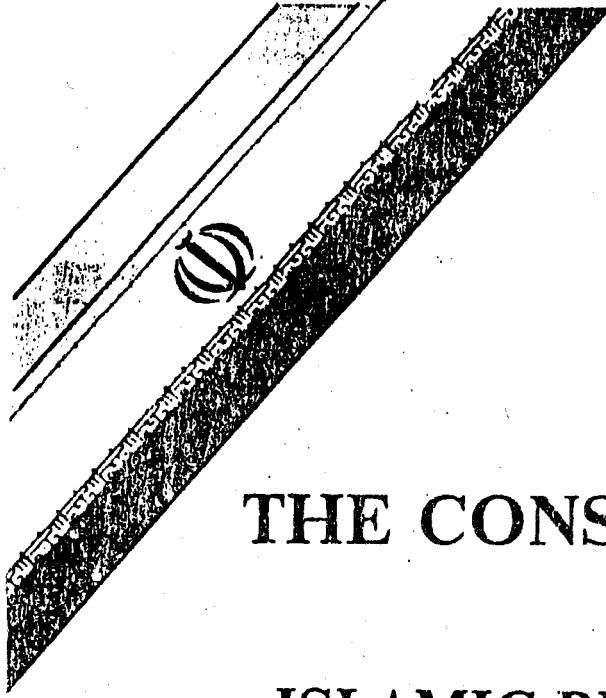
THE CONSTITUTION OF THE ISLAMIC REPUBLIC OF IRAN

Islamic Propagation Organization

245

شیعہ اثنا عشری کے علاوہ کوئی سرکاری عہدہ دار نہیں بن سکتا ایرانی آئین

لایمکن لاحد أن یکون موظفاً رسمیاً غیر الشیعة اثنا عشریین (الدستور ایرانی)

BELIEVER CAN JOIN GOVERNMENT SERVICE.

(AN IRANIAN CONSTITUTION).

life, the executive power must work toward the creation of an Islamic society. Consequently, the confinement of the executive power within any kind of complex and inhibiting system that delays or impedes the attainment of this goal is rejected by Islam. Therefore, the system of bureaucracy, the result and product of *tāghūtī* forms of government, will be firmly cast away, so that an executive system that functions efficiently and swiftly in the fulfilment of its administrative commitments comes into existence.

Mass-Communication Media

The mass-communication media, radio and television, must serve the diffusion of Islamic culture in pursuit of the evolutionary course of the Islamic Revolution. To this end, the media should be used as a forum for healthy encounter of different ideas, but they must strictly refrain from diffusion and propagation of destructive and anti-Islamic practices.

It is incumbent on all to adhere to the principles of this Constitution, for it regards as its highest aim the freedom and dignity of the human race and provides for the growth and development of the human being. It is also necessary that the Muslim people should participate actively in the construction of Islamic society by selecting competent and believing *(mu'min)* officials and keeping close and constant watch on their performance. They may then hope for success in building an ideal Islamic society that can be a model for all people of the world and a witness to its perfection (in accordance with the Qur'ānic verse وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ... *"Thus We made you a median community, that you might be witnesses to men"* [2:143]).

Representatives

The Assembly of Experts, composed of representatives of the people, completed its task of framing the Constitution, on the basis of the draft proposed by the government as well as all the proposals received from different groups of the people, in one hundred and seventy-five articles arranged in twelve chapters, on the eve of the fifteenth century after the migration of the Holy Prophet (peace and blessings be upon him and his Family), the founder of the redeeming school of Islam, and in accordance with the aims and aspirations set out above, with the hope that this century will witness the establishment of a universal government of the *mustad'afūn* and the downfall of all the *mustakbirūn*.

انسائیکلوپیڈیا حضرت علی
براہین الطالب فی مناقب علی بن ابی طالب
جلد ۴
مؤلف: جناب مولانا طالب حسین کرپالوی
جعفریہ دار التبلیغ امامبارگاہ ساندہ کلاں لاہور
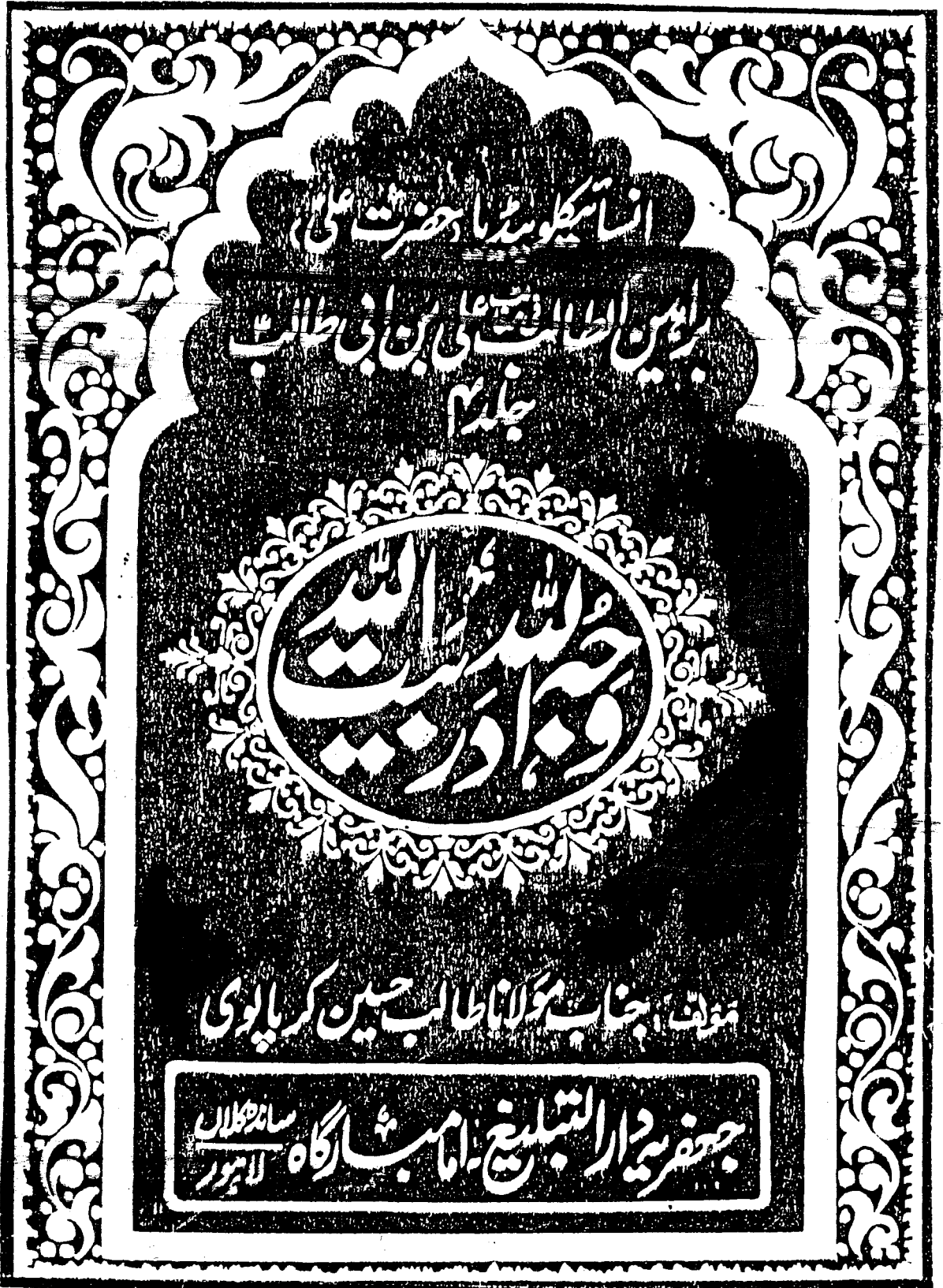
توہین کعبہ اللہ

اهانة الكعبة حرسها الله .

AN INSULT OF KAABAH TULLAH.

وجہ اللہ در بیت اللہ جلد چہارم از مولانا طالب حسین کرپالوی جعفریہ دار التبلیغ امامبارگاہ سانده لاہور

بت پرستی کے دن محمد مصطفیٰ نے علی مرتضیٰ کے ذریعے کعبے کو پاک کر کے اس قابل بنا دیا کہ وہ اب قبلۂ جہاں ہو جائے۔

ظہیر البشیر کی عبارت سے واضح ہوا کہ ولادت حضرت علی علیہ السلام سے کعبے کو ایک خاص شرف حاصل ہوا ہے۔

الشاد بہار بے خزاں کی عبارت سے واضح ہوا کہ ولادت حضرت علی علیہ السلام سے کعبہ قیامت تک کے لئے مسلمانوں کے لئے پرستش گاہ بن گیا۔

مصباح المقربین کے میر انیس کے قطعے سے عیاں ہوا کہ کعبہ نے قبلہ ہونے کا شرف حضرت علی علیہ السلام کے در سے پایا ہے۔

کعبے کا طواف کیوں ہوا

- مولانا لطف اللہ نیشاپوری

طواف خانہ کعبہ ازاں شد بر ہمہ واجب ٭ کہ آنجا در وجود آمد علی بن ابی طالب

یعنی کعبے کا طواف تمام مسلمانوں پر واجب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس جگہ علی بن ابی طالب کا وجود ظاہر ہوا۔

حضرت علی علیہ السلام کی ولادت کی وجہ سے کعبے کا طواف واجب ہو گیا۔ یعنی اگر حضرت علی علیہ السلام کعبے میں تشریف نہ لاتے تو کعبے کا طواف واجب نہ ہوتا۔ اور اگر کعبے کا طواف نہ ہوتا تو حج نہ ہوتا۔ لہٰذا یوم اوّل سے لے کر یوم آخر تک کے تمام حاجیوں پر حضرت علی علیہ السلام کا احسان ہے کہ انہوں نے کعبے میں تشریف لا کر اسے طواف کے قابل بنا دیا۔

حجر اسود کا بوسہ فرض کیوں ہوا

- شاہ ظہیر احمد ظہیر البشیر ص ۱۹ سطر ۲ طبع بدایوں ۱۹۰۸ء

فرض بوسہ سنگ اسود کا ہوا اس واسطے ٭ اس کے پہلو میں علی مرتضیٰ پیدا ہوئے

حجر اسود تاریخی لحاظ سے ایک اہم مقام رکھتا ہے۔ اور اس کا بوسہ ارکان حج میں سے ہے لہٰذا اگر حضرت علی علیہ السلام کعبے میں تشریف نہ لاتے تو اس کا بوسہ واجب نہ ہوتا۔

إنَّ اللهَ لا يُضِيعُ أجْرَ مَنْ أحْسَنَ عَمَلاً

لمنۃ اللہ کہ یہ نسخہ لاجواب وصحیفہ انتخاب جامع مسائل
حرام وحلال حاوی وظائف و اعمال مطلوب مومنین کرام یعنی

تحفۃ العوام

حسب فتاوی سرکار شریعت مدار سید العلماء الاعلام سند الفقہاء العظام
مجتہد العصر جناب مولانا و مقتدانا مفتی سید احمد علی صاحب قبلہ دام ظلہ
العالی ابن حضرت حجۃ الاسلام آیۃ اللہ فی الانام مجتہد العصر والزمان
جناب مفتی سید محمد عباس صاحب قبلہ اعلی مقامہ

حسب فرمائش

ملک سراج الدین اینڈ سنز پبلشرز کشمیری بازار لاہور پاکستان

سنی العقیدہ پر نماز جنازہ میں بد دعائیں

الادعیة علی اهل السنة فی صلوة الجنازة .

A CURSE TO MUSLIMS IN NAMAZ-E-JANAZA.

تحفہ العوام مقبول مستند مطابق فتاویٰ فاضل عراق ناشر شیعہ جنرل بک ایجنسی ریلوے روڈ لاہور

بیسواں بیان میں واجبات غسل وکفن وغیرہ کے ۲۲۵ تحفۃ العوام حصہ اول

اغفِرۡ لَہَا اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡھَا عِنۡدَکَ فِیۡ اَعۡلٰی عِلِّیِّیۡنَ وَاخۡلُفۡ عَلٰی اَھۡلِھَا فِی الۡغَابِرِیۡنَ وَارۡحَمۡھَا بِرَحۡمَتِکَ یَا اَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡنَ پھر تکبیر پانچویں کہے اَللّٰہُ اَکۡبَرُ تمام ہوئی نماز واضح ہو کہ نماز جنازہ میں لازم ہے کہ دعاؤں کو ہر مصلی پڑھتا جائے اگرچہ پیش نماز کے پیچھے نماز پڑھیں اسی واسطے پیش نماز کو چاہیے کہ ان دعاؤں کو بآواز بلند اور ٹھہر ٹھہر کے پڑھے تاکہ سب لوگ پڑھتے جائیں اور یہ جو نماز جنازہ میں ماموین ساکت کھڑے رہتے ہیں نماز ان لوگوں کی صحیح نہیں ہوتی مگر چاہیے کہ ماموین ان الفاظ کو جو پیش نماز پکار کر پڑھتا ہے چپکے چپکے پڑھیں یہی حکم ہے جناب شیخ زین العابدین علیہ الرحمۃ کا اور سنت ہے کہ بعد فراغ نماز کے کہے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّفِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور سنت ہے کہ اسی جگہ پر ٹھہرے جب تک جنازہ اٹھا دیں خصوصاً پیش نماز اور میت نابالغ ہو بعد چوتھی تکبیر کے کہے اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡہُ لِاَبَوَیۡہِ وَلَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّاَجۡرًا اگر میت ضعیف العقل ہو اور تمیز درمیان مذہبوں کے نہ کرتا ہو یا مخالف حق ہو مگر دشمنی شیعہ سے نہ رکھتا ہو یا اعتقاد اہل بیت کے رکھتا ہو اور اُن کے دشمنوں سے بھی برائت نہ کرے تو بعد چوتھی تکبیر کے کہے اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لِلَّذِیۡنَ تَابُوۡا وَاتَّبَعُوۡا سَبِیۡلَکَ وَقِھِمۡ عَذَابَ الۡجَحِیۡمِ اور اگر میت شیعہ نہ ہو اور دشمن اہل بیت ہو اور نماز بضرورت پڑھنا پڑے تو بعد چوتھی تکبیر کے کہے اَللّٰھُمَّ اخۡزِ عَبۡدَکَ فِیۡ عِبَادِکَ وَبِلَادِکَ اَللّٰھُمَّ اَصۡلِہٖ حَرَّ نَارِکَ اَللّٰھُمَّ اَذِقۡہُ اَشَدَّ عَذَابِکَ فَاِنَّہٗ کَانَ یُوَالِیۡ اَعۡدَائَکَ وَیُعَادِیۡ اَوۡلِیَائَکَ وَیُبۡغِضُ اَھۡلَ بَیۡتِ نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور اگر مذہب میت کا معلوم نہ ہو تو بعد چوتھی تکبیر کے کہے اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذِہِ النَّفۡسَ اَنۡتَ اَحۡیَیۡتَھَا وَاَنۡتَ اَمَتَّھَا اَللّٰھُمَّ وَلِّھَا مَا تَوَلَّتۡ وَاحۡشُرۡھَا مَعَ مَنۡ اَحۡبَبۡتَ اور اگر میت کو بغیر نماز جنازہ پڑھے دفن کر دیا ہو تو احوط ہے کہ اس کی قبر پر نماز پڑھیں فصل ساتویں بیان ثواب جنازہ اٹھانے اور کندھا دینے

عمر میں ایک مرتبہ متعہ (زنا) کرنے والا اہل بہشت سے ہے

من تمتع (زنا) مرة فی عمره دخل الجنة .

HE WHO PERFORM MUT'A AT LEAST ONCE WILL DESTINED TO PARADISE.

تحفۃ العوام مقبول مستند مطابق فتاویٰ فاضل عراق ناشر شیعہ جنرل بک ایجنسی ریلوے روڈ لاہور

باب بارھواں ثواب مباشرت و متعہ میں

منقول ہے کہ فرمایا ہرگاہ شوہر متوجہ ہو زوجہ سے اپنی ایسا ہے کہ راہ خدا میں اس سے تلوار کھینچی ہو واسطے جہاد کے جب مجامعت کرے تو گناہ اس کے گرتے ہیں مثل گرنے پتے درخت کے جب غسل کرے گناہ سے پاک ہو گا فرمایا جو شخص متعہ کرے عمر میں ایک مرتبہ وہ اہل بہشت سے ہے دوسری حدیث میں فرمایا کہ عذاب نہ کیا جائے گا وہ مرد اور وہ عورت کہ متعہ کرے اگر عورت عفیفہ ہو مومنہ ہو اس سے متعہ کرے اور مدت اور مہر معین کریں پس صیغہ کی کئی صورتیں ہیں اگر وکیل کریں تو پہلے وکیل عورت کا کہے: مَتَّعْتُ نَفْسَ مُوَكِّلَتِي مِنْ مُوَكِّلِكَ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ بِالْمَبْلَغِ الْمَعْلُومِ وکیل مرد کا بلا فاصلہ کہے قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِمُوَكِّلِي فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ بِالْمَبْلَغِ الْمَعْلُومِ صورت دوسری اگر وکیل عورت کا ہو اور مرد خود سے صیغہ جاری کرے وکیل عورت کا کہے مَتَّعْتُكَ نَفْسَ مُوَكِّلَتِي فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ مرد کہے قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِنَفْسِي فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ صورت تیسری یہ ہے کہ مرد و عورت خود صیغہ جاری کریں عورت کہے مَتَّعْتُكَ نَفْسِي فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ بِالْمَبْلَغِ الْمَعْلُومِ مرد کہے قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِنَفْسِي فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ بِالْمَبْلَغِ الْمَعْلُومِ فائدہ جاننا چاہیے کہ متعہ کرنا زن مسلمہ یا اہل کتاب یعنی یہودیہ اور نصرانیہ سے درست ہے اور زن بت پرست اور ناصبیہ اور خارجیہ سے درست نہیں مگر اہل کتاب کو بھی کرے اکل نجاسات اور شرب خمر وغیرہ سے اور نہ جانے

لہ متعہ میں دیا میں نے ذات موکلہ اپنی کو موکل تیرے کو بیچ مدت معلومہ کے مبلغ معلوم پر سلہ قبول کیا میں نے واسطے موکل اپنے کے بیچ مدت معلومہ کے مبلغ معلوم پر سلہ متعہ میں دیا میں نے تجھ کو نفس موکلہ اپنی کو بیچ مدت معلومہ کے مہر معلوم پر سلہ قبول کیا میں نے متعہ کو واسطے ذات اپنی کے اوپر مہر معلوم کے سلہ متعہ میں دیا میں نے تجھے ذات اپنی کو بیچ مدت معلومہ کے ساتھ مہر معلوم کے سلہ قبول کیا میں نے متعہ کو واسطے نفس اپنے کے بیچ مدت معلوم کے اوپر مہر معلوم کے

زیرِ نظر، استادِ محقق آیۃ اللہ ناصر مکارم شیرازی

تفسیرِ نمونہ

ترجمہ
سید صفدر حسین نجفی
پرنسپل جامعۃ المنتظر لاہور

از نگارش
اہلِ قلم کی ایک جماعت

مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور، پاکستان

نکاح مؤقت کئی لحاظ سے اسلامی حکم کی طرح ہیں

النکاح الموقت (المتعة) مثل النکاح الاسلامی بوجوہ .

TEMPRORY MARRAIGE IS AN ISLAMIC COMMANDMENT BY DIFFERENT ASPECTS.

تفسیر نمونہ جلد سوئم ترجمہ سید صفدر حسین نجفی — مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور

۱ - طرفین کا مقصد صاحب اولاد ہونا نہ ہو اس سلسلے میں ضروری ہے کہ انہیں حمل روکنے کے طریقے سکھلائے جائیں۔

۲ - ان کی علیحدگی بآسانی ہو سکے۔

۳ - طلاق کے بعد عورت کسی قسم کے نان و نفقہ کا حق نہ رکھتی ہو۔

رسل بج لینڈسی کا مقصد بیان کرنے کے بعد کہتا ہے:

میرا خیال ہے کہ اگر اس قسم کی شادی کو قانونی طور پر درست مان لیا جائے تو بہت سے نوجوان خصوصاً کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طالب علم وقتی نکاح پر تیار ہو جائیں گے اور ایک وقتی مشترک زندگی میں قدم رکھیں گے۔ ایسی زندگی جو اپنی جلو میں آزادی لیے ہوتے ہے۔ اس طرح بہت سی معاشرے کی خرابیوں، لڑائی جھگڑوں، خصوصاً جنسی بے راہ روی سے نجات مل جائے گی۔[1]

جیسا کہ آپ پڑھ چکے ہیں کہ نکاح موقت کے بارے میں مندرجہ بالا تجویز کئی لحاظ سے اسلامی حکم کی طرح ہے لیکن جو شرطیں اور خصوصیتیں اسلام نے نکاح موقت کے لیے تجویز کی ہیں وہ کئی لحاظ سے زیادہ واضح اور مکمل ہیں۔ اسلامی نکاح موقت میں اولاد نہ ہونے دینا ممنوع نہیں ہے اور فریقین کا ایک دوسرے سے جدا ہونا بھی آسان ہے۔ جدائی کے بعد نان و نفقہ بھی واجب نہیں ہے۔

ولاجناح علیکم فیما تراضیتم بہ من بعد الفریضة

آیت کے آخر میں یہ ذکر کرنے کے بعد کہ حق مہر کی ادائیگی ضروری ہے اس بات کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے کہ اگر طرفین عقد ایک دوسرے کی رضامندی کے ساتھ حق مہر کی مقدار میں کمی بیشی کریں تو کوئی حرج نہیں ہے اس لیے کہ مہر ایک ایسا قرض ہے جو طرفین کی مرضی سے تبدیل ہو سکتا ہے۔ اس سلسلے میں عقد موقت و دائمی میں کوئی فرق نہیں ہے اگرچہ ہم تفصیل سے لکھ چکے ہیں کہ یہ آیت نکاح موقت کے بارے میں ہے۔

مندرجہ بالا آیت کی تفسیر میں ایک اور بھی احتمال ہے اور وہ یہ کہ اس میں کوئی مانع نہیں کہ نکاح موقت کے ختم ہونے پر طرفین مدت نکاح اور اسی طرح حق مہر کے اضافے کے متعلق آپس میں موافقت کر لیں۔ نکاح موقت مدت مقررہ ختم ہونے سے پہلے بھی قابل تجدید ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ میاں بیوی ایک دوسرے کے ساتھ طے کر لیتے ہیں کہ معین شدہ مدت نکاح اور مقررہ حق مہر دونوں میں بقدر ضرورت اضافہ کر دیا جائے۔ روایات اہل بیت میں بھی اس تفسیر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

ان اللہ کان علیما حکیما

جن احکام کی طرف اس آیت میں اشارہ ہوا ہے وہ ایسے ہیں جو نوع بشر کے لیے خیر و سعادت کے حامل ہیں کیونکہ پروردگار عالم بندوں کے مصالح سے آگاہ اور اجرائے قانون میں حکیم ہے۔

۲۵- وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

[1] کتاب زناشوئی و اخلاق صفحہ ۱۸۹ و ۱۹۰۔

محرم یعنی ماں بہن بیٹی وغیرہ کے سوائے آگے پیچھے کے مقام کے ایک دوسرے کا باقی بدن دیکھ سکتے ہیں

يجوز النظر الى جميع بدن المحرمة الوالدة والاخت والبنت ماعدا الفرج والدبر

MAHRAM CAN LOOK AT THE BODIES OF EACH OTHER EXCEPT LOWER (HIDDEN) PARTS.

تحفہ نماز جعفریہ جدید (مع اضافہ) مطابق فتاوی آیۃ اللہ العظمی آقائے الحاج ابوالقاسم الموسوی الخوئی اور سید روح اللہ خمینی الموسوی

و بُرائی کو سمجھتی ہو کے بدن کو دیکھنا یا اُن کے بالوں و زلفوں کو دیکھنا خواہ لذت کے قصد سے ہو یا بغیر لذت کے قصد کے حرام ہے اور ان کے منہ اور ہاتھوں کو لذت کے قصد سے دیکھنا بھی حرام ہے بلکہ احتیاطِ واجب اسی میں ہے کہ لذت کے قصد کے بغیر بھی ان کو نہ دیکھے اسی طرح عورت پر نامحرم مرد کا بدن دیکھنا بھی حرام ہے۔

● عیسائی اور یہودی عورتوں کے بدن کو بغیر قصد لذت دیکھنا اگر حرام میں پڑنے کا موجب نہ ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔

● عورت کو اپنا بدن اور بال نامحرم مرد سے چھپانا چاہیئے بلکہ احتیاط واجب اسی میں ہے کہ ایسے نابالغ لڑکے سے بھی جو اچھائی اور بُرائی کو سمجھتا ہے بدن اور بالوں کو چھپائے۔

● کسی دوسرے انسان کے آگے اور پیچھے کو دیکھنا بلکہ ایک ممیز بچے کے بھی جو اچھائی اور بُرائی کو سمجھتا ہے، حرام ہے۔ یہاں تک کہ شیشے کے پیچھے یا صاف پانی وغیرہ میں بھی ان کا دیکھنا حرام ہے البتہ میاں بیوی ایک دوسرے کے تمام بدن کو دیکھ سکتے ہیں۔

● وہ مرد اور عورت جو آپس میں محرم ہیں لذت کے بغیر سوائے آگے پیچھے کے مقام کے ایک دوسرے کا باقی بدن دیکھ سکتے ہیں۔

● ایک مرد دوسرے کے بدن کو لذت کے قصد سے نہیں دیکھ سکتا۔ اسی طرح ایک عورت کا دوسری عورت کے بدن کو لذت کے قصد سے دیکھنا حرام ہے۔

● مرد نامحرم عورت کا فوٹو نہیں اُتار سکتا اور اگر نامحرم عورت کو پہچانتا ہو

۲۹۲

تحفہ نماز جعفریہ

جدید

(مع اضافہ)

مطابق فتاویٰ

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے حاج سید ابوالقاسم الموسوی الخوئی مدظلہ

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے حاج سید روح اللہ الخمینی الموسوی مدظلہ

مرتبہ

مولانا سید زوار الحسین ہمدانی (فاضل عراق)

افتخار بک ڈپو رجسٹرڈ اسلام پورہ لاہور

سعی ناحق سے ہوگا حاصل کیا
حق کے آگے فروغ باطل کیا

عجالۂ حسنہ
ترجمہ
رسالۂ متعہ

مؤلفہ
فاضل جلیل عالم نبیل جناب آخوند مولنا محمد باقر مجلسی اصفہانی طاب ثراہ الشریف

ترجمہ
الراجی الی رحمۃ القوی سید محمد جعفر قدسی جائسی ایدہ اللہ العزیز

در مطبع اثنا عشری دہلی طبع شد
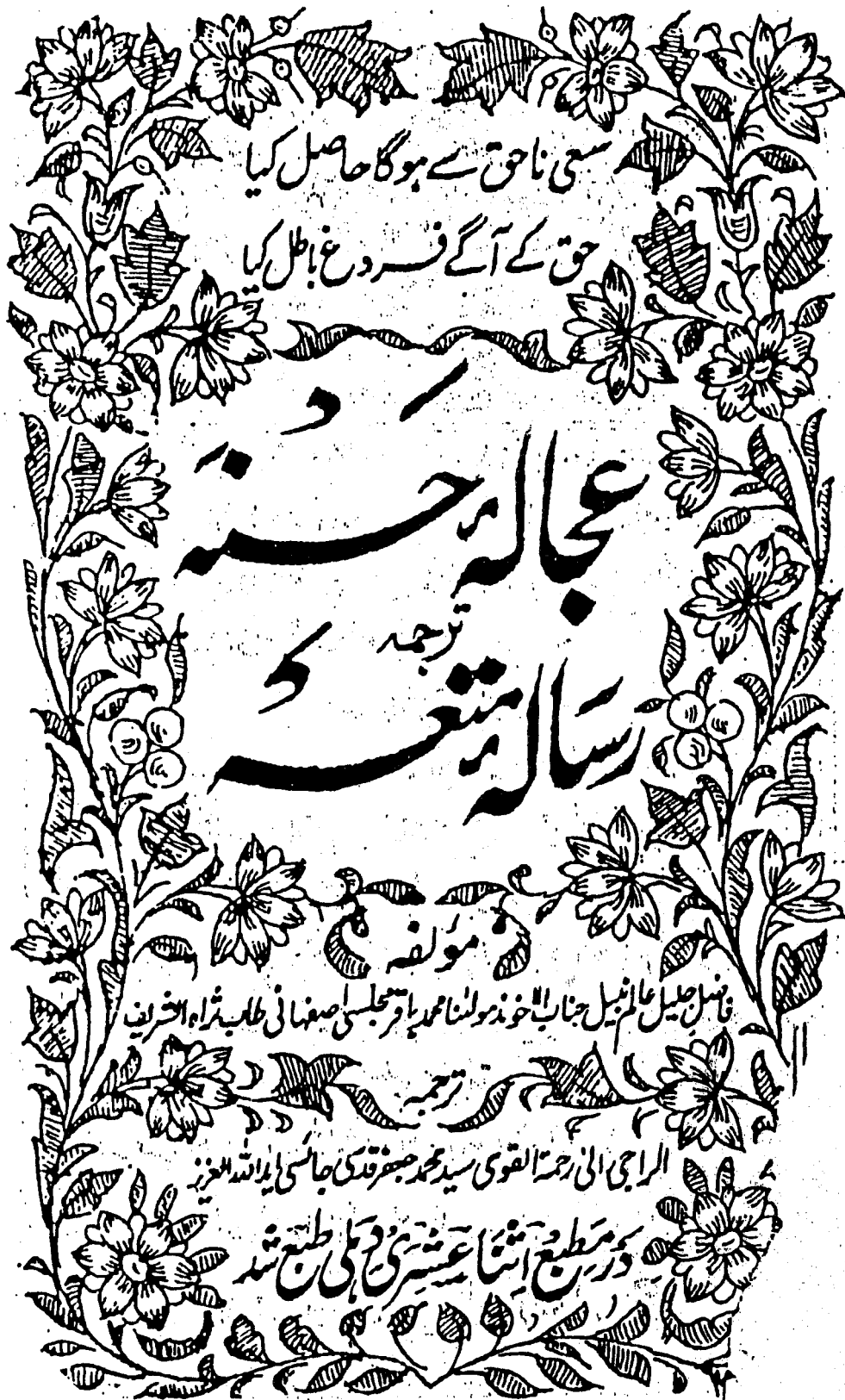
زمانہ رسول مقبولؐ میں متعہ رائج تھا۔ لوگ متعہ سے منکر ہو کر دردناک عذاب میں گرفتار ہوتے ہیں

كانت المتعة شائعة و مروجة فى عهد النبى صلى الله عليه وسلم

وقد ابتلى الناس بعذاب اليم لانكارهم المتعة .

MUT'A WAS IN VOGUE DURING PROPHET'S PERIOD.
THOSE WHO DENY, WILL FACE DIVINE'S WRATH.

مجالہ حسنہ ترجمہ رسالہ متعہ مولف ۱۴ محمد باقر مجلسی مطبع اثنا عشری دہلی طبع شدہ

کا مہر زیادہ مقرر کریگا میں اسکو واپس لے کے بیت المال میں داخل کروں گا۔ یہ سنتے ہی ایک عورت نے خلیفہ صاحب کے پاس آکر عرض کی کہ آپ ہم کو اُس چیز سے کیوں منع کرتے ہیں جسے خدائے تعالیٰ نے ہمارے لئے حلال فرمایا اور اپنے کلام پاک میں وان اٰتیتم احدٰھن قنطارا ارشاد فرمایا ہے (یعنی اگرچہ تم ان عورتوں میں سے کسیکو پوست گاؤ پر از زر دے دو تو کچھ قباحت نہیں) خلیفہ صاحب نے باوجود ناانصافی خود ہی انصاف کیا اور یہ فرمایا کہ کل الناس افقہ من عمر حتی المخدرات فی الحجال (مسائل حلال و حرام میں تمام مرد بلکہ پردہ نشین عورتیں تک عمر سے داناتر ہیں)

ایسے آدمیوں سے البتہ نہایت تعجب معلوم ہوتا ہے جو اہل علم و عقل میں اپنا شمار کرتے ہیں اور پھر ایسے ہادی گمراہ کی متابعت سے جنہے برسوں بت پرستی کی ہو متعہ کو منع کریں اور حرام سمجھیں باوجودیکہ خود ہی بھی قائل ہوں کہ زمانۂ رسول مقبول میں متعہ رائج تھا اور حدیثیں بھی متعہ کے جائز و رائج ہونے پر دلالت کرتی ہیں لیکن پھر بھی دیدہ و دانستہ وہ لوگ متعہ سے منکر ہو کر اپنے آپکو عذاب دردناک میں گرفتار کرتے ہیں چنانچہ روایت تحریم متعہ اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ باوجود ایسے افعال شنیعہ کے پھر بھی اہل حق پر یہ طعن کرتے ہیں کہ قول عمر کیوں نہیں قبول کرتے؟ متعہ کیوں کرتے ہو اس قضیہ نامرضیہ سے ان کے تعصب و زیادتی کی انتہا اور ظلم و گمراہی کی حد صاف صاف ظاہر ہے۔

عقد اول فضیلت اور ثواب متعہ کا بیان

متعہ کی فضیلت میں احادیث کثیرہ وارد ہوئی ہیں چنانچہ منجملہ ان کے چند حدیثیں نقل کیجاتی ہیں۔ حضرت سلمان فارسی، مقداد ابن اسود کندی اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم یہ حدیث صحیح روایت کرتے ہیں کہ جناب ختم المرسلین نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنی عمر میں

اتنے فضائل کہ جتنے متعہ میں ہیں نماز' روزہ' زکوٰۃ' حج' خیرات غرضیکہ کسی اور عمل میں نہیں

الفضائل التی توجد فی المتعة لاتوجد فی غیرها من الصلوة والزکوة و الحج والخیرات الخ

MUTTA IS AN ACT OF GREAT MERIT.

بحالہ حسنہ ترجمہ رسالہ متعہ ۱۵ مولف محمد باقر مجلسی مطبع اثنا عشری دہلی طبع شدہ

ایک دفعہ متعہ کریگا وہ اہل بہشت سے ہے۔ وہ مرد جسنے متعہ کا ارادہ کیا اور وہ عورت جو متعہ کیلئے
آمادہ ہوئی جب یہ دونوں باہم بیٹھتے ہیں تو ایک فرشتہ نازل ہوتا ہے اور جب تک دونوں اپنی
خلوت گاہ سے نکلتے ہیں وہ انکی حفاظت کرتا ہے۔ دونوں کا آپس میں گفتگو کرنا تسبیح کا مرتبہ رکھتا
ہے جب دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتے ہیں تو انکی انگلیوں سے انکے گناہ ٹپکتے ہیں۔ دونو
جب آپس میں بوسہ لیتے ہیں تو حق تعالیٰ دونوں کو ہر بوسہ کے ساتھ حج و عمرہ کا ثواب عطا فرماتا
ہے وہ دونو عیش و مباشرت میں جب تک مصروف رہتے ہیں پروردگار عالم ہر لذت شہوت
کے ساتھ اُن کے نامۂ عمل میں پہاڑوں کے برابر ثواب تحریر کرتا ہے۔ جب دونو فارغ ہوتے
اور غسل کرتے ہیں درحالیکہ وہ یہ جانتے ہیں اور یقین رکھتے ہوں کہ حق سبحانہ تعالیٰ ہمارا خدا
ہے اور متعہ کرنا سنت رسول مقبول ہے تو خدا تعالیٰ فرشتوں سے خطاب کرتا ہے کہ میرے ان
دونوں بندوں کو دیکھو جو اٹھے ہیں اور اس علم و یقین کے ساتھ غسل کر رہے ہیں کہ میں انکا
پروردگار ہوں تم گواہ رہو کہ میں نے اُن کے گناہوں کو بخشدیا۔ ان کے جسم کے کسی بال سے
پانی گرنے بھی نہیں پاتا کہ دونو کیلئے ایک ایک بال کے عوض دس دس ثواب لکھدیئے جاتے
اور دس دس گناہ بخشدئے جاتے اور اُن کے مراتب میں دس دس درجہ بلند کردئے جاتے ہیں
راویان حدیث جناب سلمان وغیرہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المومنین علیؑ اُٹھے اور عرض کیا
کہ یا حضرت میں آپکی تصدیق کرنیوالا ہوں یہ ارشاد ہو کہ جو شخص اس کار خیر میں سعی کرے
اُس کیلئے کیا ثواب ہے؟ حضرت نے فرمایا کہ اُسکا ثواب بھی متعہ کرنیوالوں کے ثواب کے مانند
ہے پھر جناب امیرؑ نے عرض کیا کہ متعہ کرنیوالوں کا کیا ثواب ہے؟ حضرت نے فرمایا وہ لوگ
فارغ ہوکر جب غسل کرتے ہیں تو جتنے قطرے انکے بدن سے گرتے ہیں اُن سے حق تعالیٰ
ایسے فرشتے خلق فرماتا ہے جو تسبیح و تقدیس ایزدی بجا لاتے ہیں اور اسکا ثواب تا قیامت
دونوں کو پہونچتا ہے۔ بعد ازاں جناب امیرؑ نے فرمایا کہ جو شخص اس سنت کو دشوار سمجھے
اور اسپر عمل نہ کرے وہ میرے شیعوں سے نہیں ہے اور میں اس سے بیزار ہوں۔

متعہ کرنے والوں کیلئے فرشتوں کی دعا اور متعہ نہ کرنے والوں کیلئے قیامت تک فرشتوں کی لعنت

تدعو الملائکة للتمتعین و تلعن علی تارکی المتعة .

A PRAY OF ANGELS FOR THOSE WHO PERFORM MUT'A AND CURSE TO THOSE WHO DENY IT TILL QAYAMAH.

برھان المتعہ تالیف مولانا الحاج ابو القاسم ۱۳۰۵ھ طبع لاہور

ثواب المتعہ ۱۰۱

یستغفرون لہ الی یوم القیٰمۃ ویلعنون مجتنبہا الی ان تقوم
یوم الساعۃ حضرت ابو عبد اللہ ع فرمود مرد متمتع نیست کہ بعد مقاربت غسل
جنابت کند مگر آنکہ پیدا میکند خدا از ہر قطرہ کہ از بدنش از آب مقطر شدہ
ہفتاد ملک را کہ استغفار میکنند ایشان مر متمتع را تا روز قیامت و لعنت
میکنند آن ملائکہ اجتناب و ترک کنندگان متعہ را تا آنکہ قیام ساعت
قیامت میشود شانزدہم شیخ علی بن عبد العالی در رسالہ متعہ باسناد خود
روایت کردہ و در منہج الصادقین نیز مرویست قال النبی صلعم من
تمتع مرۃ واحدۃ عتق ثلثہ من النار و من تمتع مرتین عتق
ثلثاہ من النار و من تمتع ثلث مرات عتق کلہ من النار
یعنی پیغمبر فرمود ہر کہ یکمرتبہ در عمر نکاح متعہ کند یک ثلث بدن او از نار جہنم
آزاد میشود و ہر کہ دو بار نکاح متعہ کند دو ثلث بدن او از نار جہنم آزاد میشود
و ہر کہ سہ بار متعہ کند کل بدن او از نار آزاد میشود ہفدہم شیخ علی در
رسالہ متعہ و در تفسیر منہج نیز روایت کردند قال النبی صلعم من تمتع
مرۃ امن من سخط اللہ الجبار و من تمتع مرتین حشر مع الابرار
و من تمتع ثلث مرات زاحمنی فی الجنان یعنی پیغمبر فرمود ہر کہ متعہ
کند یکمرتبہ بیخوف میشود از غضب خدای جبار قہار و ہر کہ دو بار متعہ کند

شیعہ اس وقت تک کامل ایمان نہیں ہوتا جب تک متعہ نہ کرے

لایکتمل ایمان الشیعی مالم یتمتع .

A SHIA CANNOT BECOME MOMIN UNLESS HE PERFORM MUT'A.

برھان المتعہ تالیف مولانا الحاج ابو القاسم ۱۳۰۵ھ طبع لاہور

ثواب متعہ ۴۵

زن والی در روایت سیوطی بجنازۂ امام حسن مجتبیٰ سہ صد زن از منکوحات آنحضرت حاضر بودند پس ایشان ہم شہوت رانی میکردند یا نہ این تشنیع است یا نہ جوابنا جوابکم لعمری این طعن نیست مگر بر انبیا و ائمہ علیہم الصلوٰۃ والسلام برعایت عمر **باب دوم** در احکام متعہ بالاجمال ولواحق آن پس بیان آن در چند فصل و مقدمہ است اما **مقدمہ** پس بدانکہ متعہ نزد امامیہ مستحب موکد است بل علامت ایمانست زیراکہ اہل بدعت و مبطلین آنرا حرام و بدعت ساختہ و ہمش از شریعت بالکل برآوردہ بودند پس امر شرعی کہ معاندان او را باطل و اسمش محو و فعلش اکبر کبایر و اقبح قبایح ساختہ بودند احیا و تجدید و ترویج آنرا بعد ابطال آن ثواب عظیمی است و تعبیر باحیا سنت و بعلامت ایمان میکنند اللھم اکتبنا منھم **فصل** در ثواب متعہ بالاجمال در آن چند حدیث است **اول** در فقیہ از قرآن ناطق حضرت صادق علیہ السلام مرویست لیس منا من لم یؤمن بکرتنا ولم یستحل متعتنا یعنی از ما نیست ہر کہ اعتقاد بازگشت ما در زمانہ حضرت صاحب العصر علیہ السلام و حلیت متعہ ما ندارد **اقول** مرحیت کہ منکر رجعت و متعہ از شیعۂ ما نیست چہ مرد چہ زنیکہ قابل متعہ باشد **دوم** در ہدایت الامت مرویست ان المؤمن لا یکمل حتی یتمتع یعنی مومن کامل الایمان نمیشود تا آنکہ

مومن کی پہلی نشانی یہ ہے کہ عورتوں سے متعہ کرے

اول علامة المؤمن أن يتمتع بالنساء .

TO PRACTICE MUT'A WITH WOMEN IS THE FIRST SIGN OF TRUE MUSLIM (MOMIN)

برھان المتعہ تالیف مولانا الحاج ابو القاسم ۱۳۰۵ھ طبع لاہور

۴۷

ثواب متعہ

ووسایل از حضرت ابوجعفر علیہ السلام مرویست قال النبی لما اسری بی اِ
السماء قال لحقنی جبرئیل فقال یا محمد ان اللہ تعالی یقول انی قد
غفرت للمتمتعین من امتک من النساء خلاصہ سرور عالم فرمود در بین
راہ در شب معراج جبرئیل بمن ملحق شد عرض کرد کہ خداوند جل و علی میفرماید اے
محمد آمرزیدم از امت تو زنہاے متمتعہ را اقول درین قدسی اگرچہ در مغفرت
زنان متمتعہ خصوصیت یافتند برای آنکہ زنان زیادہ تر ازین امر اعراض
میکردند ولکن مرد و زن در غفران مشترک اند اگر قربت و اجراء شریعت مرام
داشتہ باشند یا مخصوص زنانیکہ این امر را برای رضاے الہی جاری سازند
ہفتم در خصال مرویست از حضرت ابوجعفر علیہ السلام لھو المؤمن فی
ثلثۃ اشیاء التمتع بالنساء ومفاکھۃ الاخوان والصلوۃ باللیل
خلاصہ آنکہ مومن کسی است کہ مصروف و مشغول سہ امر باشد یکی متعہ با زنان دیگر ملاطفہ
و مطایبہ برادران ایمان و قیام نماز شب اقول سبحان اللہ متعہ چہ درجہ
دارد و مومن چہ نشان دارد کہ نماز شب و متعہ کند و متعہ را اول و مقدم بر
نماز شب شمردہ تدبر کن ہشتم در وسایل مرویست کہ حضرت ابوعبداللہ
اسمعیل جعفی را پرسید کہ امسال متعہ کردی عرض کرد بلے حضرت فرمود از
متعہ حج نمیپرسم بل از متعہ زن میپرسم عرض کرد بلی با کنیزک بربریہ قال قد

متعہ عبادت واطاعت خدا ہے اور اس کا نہ کرنا معصیت ہے

المتعة عبادة و طاعة و ترکها معصية .(والعياذ بالله)

MUT'A IS A KIND OF PRAY.

برہان المتعہ تالیف مولانا الحاج ابو القاسم ۱۳۰۵ھ طبع لاہور

۵۰ ثواب متعہ

می بخشد بعوض این غسل بعدد مو ہائیکہ در بدنش اند براں آب گذشتہ سائل
عرض کرد بعدد موہاے بدن آنحضرت فرمود بلی بعدد موہاے چہاردہم
در تقیہ و وافی و ہدایۃ الامۃ و وسایل چند حدیث بتفاوت یسیرہ بمضمون
واحد مروی اند کہ بعض اصحاب ابو عبد اللہ علیہ السلام را عرض کردہ کہ من
قسم خوردم کہ متعہ ابدا نخواہم کرد فقال علیہ السلام انک اذا لم تطع
اللہ عصیتہ یعنی آنحضرت فرمود اگر اطاعت خدا نکنی عاصی میشوی
یعنی نکردن متعہ گنہگار میشوی و قسم بر گناہ صحیح نیست و جواب حجۃ اللہ
القائم در این چنین حلف بر آمدہ یستحب لہ ان یطیع اللہ تعالی
بالمتعة لیزول عنه الحلف فی المعصية ولو مرة واحدة یعنی
مستحب یا واجب است کہ حالف اطاعت خدا کند بفعل متعہ تا کہ حلف معصیت
ازو زایل شود اگرچہ در عمر یک مرہ باشد اقول سبحان اللہ متعہ اطاعت
و عبادت خدا باشد پس نکردن آن معصیت و حلف بر ترک آن معصیت
دیگر دارد پس برای زوال معصیت حلف و عوض کفارہ آن فعل متعہ باشد بخلاف
حلف دیگر بر امر شرعی دیگر کہ مخالفت آن کفارہ دارد یازدہم در وسایل
مرویست قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ما من رجل تمتع ثم
اغتسل الا خلق اللہ من کل قطرة تقطر منه سبعین ملکا

اہل تشیع کے نزدیک جو شخص چار مرتبہ متعہ (زنا) کرے

وہ رسول اللہ ﷺ کے درجہ کو پہنچ جاتا ہے (نعوذ باللہ من ذالک)

و من تمتع اربعًا فدرجته كدرجة النبی ﷺ عند الشيعة

HE WHO PERFORM MUT'A FOUR TIMES REACH TO THE STATUS OF HOLY PROPHET.

برہان المتعہ تالیف مولانا الحاج ابو القاسم ۵ ۱۳۰ھ طبع لاہور

۵۲ ثواب متعہ

محشور با برار شود و ہر کہ سہ بار متعہ کند مزاحم من شود در درجات جنت

ہجدھم ایضا ہرو روایت کروند قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

من تمتع مرۃ درجته كدرجة الحسين ومن تمتع مرتين درجته

كدرجة الحسن ومن تمتع ثلث مرات درجته كدرجة علی

ومن تمتع اربع مرات درجته كدرجتی یعنی پیغمبر فرمود ہر کہ یکبار متعہ

کند درجہ او در جنت چون درجہ حسین میباشد و ہر کہ دو مرتبہ متعہ کند درجہ

او چون درجہ حسن میباشد و ہر کہ سہ بار متعہ کند درجہ او چون درجہ علی میباشد

و ہر کہ چہار بار متعہ کند درجہ او چون درجہ من در جنت میباشد اشکال اگر گفتہ

شود کہ این از موضوعات عند العقل میباشد چہ بر مباحات و تلذذات خصوص

بر شہوت رانی ثوابے نباید باشد جواب مقتضای عقل است کہ جمیع آنچہ

از شرعیات از اوامر و نواہی باشد اگر چہ از مباحات و تلذذات باشد محض

و عبادت و انقیاد تعالی است و بر ہر طاعتے جزائے لازم است خصوص

نزد ممانعت امرے با جبار جاہلے فاسدے و آن بالکل متروک و مطروح

العمل و دواعیان مقدوح حال آن باشد پس در احیاء و اجراء آن ثواب

جزاء لاتعد و لاتحصی باید باشد و از نیجاست من احیاها فكانما احیی

الناس جمیعا ہر کہ احیاء یک امر دین نماید ثواب او کانہ ثواب احیاء جمیع صحابہ

اندھیروں کے نقیب ہفت روزہ تکبیر کا جواب
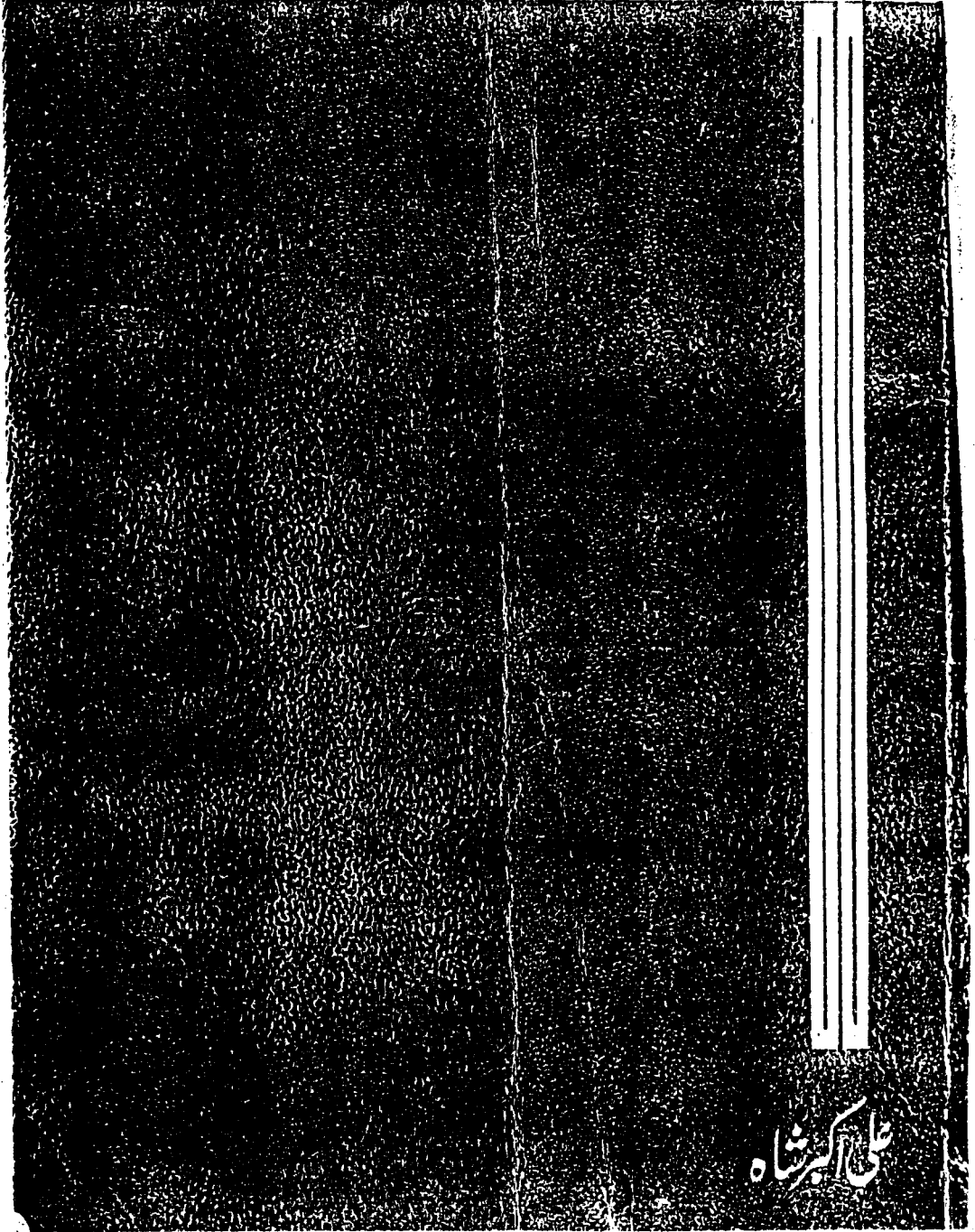
متعہ ——— اور ——— صلاح الدین علیہ

متعہ صنفی تعلق کی جائز شکل یا جسم فروشی کاروبار ؟

المتعة شكل مشروع للعلاقة الجنسية أم هى تجارة الفروج !!

IS MU'TA A LAWFUL PATTERN OF MAN - WOMAN RELATIONSHIP OR NARCOT'S TRADE.?

متعہ --- اور --- صلاح الدین عیبی (اندھیروں کا نقیب ہفت روزہ تکبیر کا جواب) از علی اکبر شاہ کراچی

آج کے ایران میں عارضی شادی کے نام پر سرکاری سرپرستی میں فروغ پذیر شیعی رواج

متعہ ○ صنفی تعلق کی جائز شکل یا جسم فروشی کا کاروبار ؟

LAW OF DESIRE

متعہ --- کئی دوسرے شیعی عقائد اور طریقوں کی طرح ایک ایسا موضوع رہا ہے، جس پر عموماً اہل تشیع خود بھی عام گفتگو سے احتراز کرتے رہے ہیں، لیکن ایران کی موجودہ انقلابی حکومت کی طرف سے صنفی تعلق کے اس طریقے کو عام کرنے کے لئے گزشتہ کئی برس سے پرزور مہم جاری ہے۔ حال ہی میں منظر عام پر آنے والی ایک خبر کے مطابق ایران کے صدر ہاشمی رفسنجانی نے اپنے ملک کے ۱۶ برس سے زائد تمام لڑکوں اور لڑکیوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے جذبات کی تسکین کے لئے عارضی ازدواجی تعلق کا یہ طریقہ اختیار کریں، جو گھنٹوں سے لے کر برسوں تک کی کسی بھی مدت کے لئے ہو سکتا ہے اور جس کے لئے عارضی میاں بیوی کی رضامندی کے سوا کوئی دوسری شرط نہیں ہے اور جو شیعہ مذہب کی رو سے جائز ہی نہیں بلکہ دینی لحاظ سے درجات کی بلندی اور رضائے الٰہی کے حصول کا نہایت اعلیٰ و ارفع ذریعہ ہے۔

○ ایرانی حکومت کی اس مہم نے مغرب کے علمی حلقوں کو چونکا کر رکھ دیا ہے، کیونکہ ان کے ہاں صنفی معاملات میں جو بے محابا آزادی پائی جاتی ہے، اس کے ساتھ اخلاقی فضیلت کا کوئی تصور بہرحال وابستہ نہیں۔ شادی کے علاوہ صنفی روابط بالکل عام ہونے کے باوجود آج بھی وہاں اخلاقی اعتبار سے معیوب ہی سمجھے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اگر انہیں اپنے حکمرانوں اور سیاسی رہنماؤں کے ایسی کسی سرگرمی میں ملوث ہونے کا پتہ چلتا ہے تو عوامی سطح پر ان کا ایسا کڑا احتساب کیا جاتا ہے کہ ان کے لئے سیاست سے راہ فرار اختیار کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوتا۔

اس صورت میں ایرانی حکومت کی طرف سے متعہ کے نام پر صنفی روابط پر تقریباً تمام پابندیاں اٹھا لینے کی مہم ان کے لئے جستجو کا سبب بنی اور انہوں نے یونیورسٹی آف کیلیفورنیا سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری لینے والی ایرانی خاتون شہلا حائری کو جو اب ہارورڈ یونیورسٹی میں ریسرچ کا کام کر رہی ہیں، متعہ اور اس کے فروغ کی مہم اور ایرانی معاشرے پر اس کے اثرات کے موضوع پر تحقیق کے لئے ایران بھیجنے کا اہتمام کیا۔ شہلا حائری خود ایک مرحوم ایرانی آیت اللہ کی پوتی ہیں جو انقلاب سے پہلے ۱۹۷۸ء میں بھی اس موضوع پر ایران جا کر انہوں نے تحقیق کا کام کیا تھا۔ شیعہ مذہبی گھرانے سے تعلق کی بناء پر دوسروں کی نسبت ان کے لئے اس موضوع پر کام اور اس تجربے سے گزرنے والے دونوں صنفوں کے افراد سے گفتگو آسان تھی۔

ان کی تحقیق کو کتابی شکل میں آئی۔ بی۔ ٹارس اینڈ کمپنی لمیٹڈ لندن نے ۱۹۸۹ء میں شائع کیا ہے۔ اس کتاب کے مختلف اجزاء اس سے پہلے بعض تحقیقی جرائد میں بھی شائع ہو چکے ہیں۔ ۲۵۰ سے زائد صفحات پر مشتمل اس اہم تحقیقی کاوش میں موضوع کے تمام متعلقہ پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ شیعہ مذہب میں عورتوں کے مقام کا شعور حاصل کرنے کے لئے اس کتاب کا

کمل مطالعہ نہایت مفید ثابت ہو سکتا ہے، تاہم ہمارے لئے ان صفحات میں اس کتاب کی صرف ایک جھلک ہی پیش کرنا ممکن ہے۔ پوری کتاب تین حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصے میں شیعہ عقائد کے مطابق نکاح اور متعہ دونوں کا تقابل کر کے باہمی فرق واضح کیا گیا ہے۔ دوسرے حصہ میں صیغہ کے نام سے رائج متعہ کی مختلف اقسام کی تفصیل پیش کی گئی ہے۔ تیسرے حصے میں ان عورتوں اور مردوں کے منتخب انٹرویو دیئے گئے ہیں، جو خود اس تجربے سے گزرے ہیں۔ صفحہ ۶۰ پر ایک گوشوارے کی شکل میں نکاح یعنی مستقل شادی اور متعہ یعنی عارضی شادی کے باہمی فرق کو واضح کیا گیا ہے۔ یہ گوشوارہ اس تحریر کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے

رسالۂ نوین ۱

عبادت و خودسازی

حاوی فتاویٰ حضرت آیت اللہ العظمیٰ

امام خمینی

همراه با اصول اعتقادی، تاریخچهٔ فقه و اجتهاد،
محتوای عبادات، توضیحات و تازه‌ترین استفتاءات

نگارش و ترجمه و توضیح از:

عبدالکریم بی‌آزار شیرازی

خانہ کعبہ میں شیعہ کو تقیہ کرکے اہل سنت والی نماز پڑھنی چاہیے
لیصل الشیعة فی الحرم المکی الشریف صلوة اهل السنة عملا بالتقیة .
A SHIA SHOULD OFFER PRAYER IN KA'ABA LIKE SUNNI WAY BU DOING TAQIYAH.

حج — رساله نوین عبادت و خود سازی از امام خمینی طبع ایران — ۲۶۵

تقیه مداراتی
یا پرهیز از اختلاف

امام خمینی

۱ـ اگر اول ماه ذیحجه نزد علماء اهل سنت ثابت شد و حکم کردند به اول ماه باید حجاج شیعه از آنها تبعیت کنند، و روزی را که سایر مسلمین به عرفات می روند آنها نیز بروند و حج آنها صحیح است.

۲ـ خارج شدن از مسجدالحرام یا مسجد مدینه بهنگام شروع نماز جماعت جایز نیست. و بر شیعیان واجب است که با آنان نماز جماعت بخوانند.

۳ـ برای شرکت درجماعت اهل سنت، چنانچه شخص برای تقیه مطابق آنها وضو بگیرد، و دست بسته نماز بخواند و پیشانی بر فرش بگذارد، نمازش صحیح است، و اعاده ندارد.

۴ـ در مسجدالحرام و مسجد رسول الله مهر گذاشتن و سجده کردن بر آن حرام است و نماز اشکال پیدا می کند.

۵ـ گفتن اشهد ان علیاً ولی الله جزء اذان و اقامه نیست، و در جایی که خلاف تقیه است گفتن آن حرام است و نباید بگوید.

۲۸/ شوال/۹۹

بدنبال فرمان وحدت بخش امام خمینی بعضی از برادران اهل سنت اظهار داشته اند که این فرامین در ایجاد وحدت و برادری بسیاری سودمند است اما چه فایده که از روی ترس و تقیه است. و از اینسو بعضی از برادران شیعه پرسیده اند:

در حال حاضر که آن تعصبات شدید جاهلانه و ظلم و ستم زمامداران نسبت به شیعه از بین رفته و دیگر ترس و تهدیدی وجود ندارد مخصوصاً با قدرت عظیمی که خداوند به انقلاب اسلامی ایران داده تقیه چه معنایی میتواند داشته باشد؟

فيه مذاهب فرق أهل الامامة
وأسماؤها وذكر أهل مستقيمها
من سقيمها واختلافها وعللها :

تأليف

ابى محمد الحسن بن موسى النوبختى
من اعلام القرن الثالث
للهجرة

صححه وعلق عليه
العلامة السيد محمد صادق آل بحر العلوم

من نشريات المكتبة المرتضوية
لصاحبها الشيخ محمد صادق الكتبي في النجف

المطبعة الحيدرية — في النجف
١٣٥٥ — ١٩٣٦

مرد کا مرد سے نکاح جائز ہے۔
اپنی حقیقی ماں بہن اور بیٹی سے بھی نکاح جائز ہے۔

— ۹۳ —

وعشرة ايام (١) وكانت إمامته ثلاثاً او ثلاثين سنة و سبعة اشهر (٢).

وأمه أم ولد يقال لها سوسن وقال بعضهم اسمها سمانة (٣)

وقد شذت « فرقة » من القائلين بامامة « علي بن محمد » في حياته فقالت بنبوة رجل يقال له « محمد بن نصير النميري (٤) » وكان يدعي أنه نبي بعثه ابو الحسن العسكري عليه السلام وكان يقول بالتناسخ والغلو (٥) في ابي الحسن ويقول فيه بالربوبية ويقول بالاباحة للمحارم ويحلل نكاح الرجال بعضهم بعضاً في ادبارهم ويزعم أن ذلك من التواضع والتذلل وأنه احدى الشهوات والطيبات وأن الله عز وجل لم يحرم شيئاً من ذلك وكان يقوي اسباب هذا النميري

محرم عورتوں (ماں، بہن، بیٹی وغیرہ) کے ساتھ نکاح جائز ہے اور مرد کا مرد کے ساتھ بھی نکاح جائز ہے وہ ایک دوسرے کی دبر استعمال کریں اور زعم کیا کرتا تھا کہ اس فعل میں تواضع اور انکساری پائی جاتی ہے اور یہ فعل خواہشات اور طیبات میں سے ہے اور بے شک رب نے ذرہ بھر بھی حرام قرار نہیں دیا

فروع کافی جلد 7 کے صفحہ [illegible] روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے [illegible] کو قتل کر کے جلا دیا تھا

[١] ولد عليه السلام بالمدينة يوم الثلاثاء او يوم الجمعة منتصف ذي الحجة او في السابع والعشرين منه او ثاني رجب او خامسه او الثلاث عشر خلون من رجب سنة مأتين واثنتي عشرة او سنة مأتين واربع عشرة

[٢] في الارشاد للشيخ المفيد أن مدة إمامته ثلاث وثلاثون سنة وفي كشف الغمة و اعلام الورى بزيادة اشهر

[٣] وكانت سمانة مغربية ولقبها السيدة وكنيتها ام الفضل

[٤] قال الشيخ الطوسي في كتاب الغيبة ص ٢٥٩ كان محمد بن نصير النميري من اصحاب ابي محمد الحسن بن علي عليه السلام فلما توفي ابو محمد ادعى مقام ابي جعفر محمد بن عثمان أنه صاحب إمام الزمان وادعى له البابية و فضحه الله تعالى بما ظهر منه من الالحاد والجهل ولعن ابي جعفر محمد بن عثمان له وتبريه منه واحتجابه منه راجع بقية مقالاته في الفرق بين الفرق وفي احتجاج الطبرسي و في كتاب الغيبة للشيخ الطوسي ص ٢٥٩ — ٢٦٠ وفي رجال الكشي ص ٣٢٣ وفي غيرها من كتب الرجال

[٥] ويغلو — غال —

لمحہ فکریہ

قارئین کرام سے خصوصی گذارش ہے کہ تاریخی دستاویز کے مطالعہ سے آپ کو معلوم ہوچکا ہے کہ شیعہ کے عقائد کے مطابق کلمہ طیبہ کی تبدیلی، عقیدہ تحریف قرآن، تکفیر صحابہ اور عقیدہ امامت میں امت مسلمہ کے عقائد سے یکسر انحراف کر کے من گھڑت اور خود ساختہ نئی شریعت اور نئے دین کی ترویج کی گئی ہے۔

ان عقائد کا محمدی شریعت اور اسلامی عقائد سے دور کا بھی کوئی تعلق نہیں۔ اس سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ سپاہ صحابہ کی طرف سے شیعہ کے کفر کے اعلان کو محض تعصب اور تنگ نظری پر محمول کرنا حقائق سے انحراف ہے۔ ——— شیعہ کے مذکورہ عقائد کے بعد اگر ایرانی حکومت یا دنیا بھر کا شیعہ اپنے اسلام کے دعویٰ میں اگر اسی طرح اصرار کرتا رہے گا تو شرعی ذمہ داری کے مطابق ان کے کفر کا اعلان بھی اسی قوت اور جرأت کے ساتھ ہوتا رہے گا۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ کفریہ عقائد کو اسلام کا نام دیکر دولت کے بل بوتے پر عام کیا جائے تو اس پر مساحمت یا چشم پوشی یا خاموشی اختیار کی جائے۔

شیعہ عقائد کی تکفیر پوری امت مسلمہ کا بنیادی فریضہ ہے۔ جس طرح قادیانیت کی تکفیر کے لئے پوری امت کا اتحاد عمل میں آیا تھا اسی طرح وقت آچکا ہے کہ دنیا بھر کے مسلمان شیعہ عقائد کے واضح ہوجانے اور کفریہ عقائد کے منظر عام پر آجانے کے بعد کسی قسم کی چشم پوشی کا مظاہرہ نہیں کریں گے۔ کفر کو اسلام سے علیحدہ کر کے اسلامی فریضے پر عمل کریں گے۔

ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہ